(جلد اوّل)
توضیح مسائل المومنین
بزبان
چہاردہ معصومینؑ
(تقریباً تین ہزار احادیث صحیحہ کا مجموعہ)
(بمطابق ترتیب عناوین توضیح المسائل آیت اللہ سیستانی)
تالیف:
آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
مکتبۃ احیاء الاحادیث الامامیۃ لاہور
(پاکستان)
+92 (0) 301 7691868

نام کتاب : **توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ**

تالیف : آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

پروف ریڈنگ : عابس عباس خان (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

کمپوزنگ : **محمد طارق اسماعیل**

تزئین : عرفان اشرف (03214700355)

اشاعت : **اگست 2023**

ہدیہ :

ناشر: **مکتبۃ احیاء الاحادیث الامامیۃ لاہور۔ پاکستان**

**+92 (0) 301 7691868**

مکتبۃ احیاء الاحادیث الامامیۃ لاہور

(پاکستان)

www.shia.im

+92 (0) 301 7691868

اسٹاکسٹ

**تراب پبلیکیشنز: دکان نمبر 4 فسٹ فلور المحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔**

**فون: 0323-8512972**

**القائم بکڈپو: دُوکان نمبر 4 اندرون کربلا گامے شاہ لاہور۔**

فون: **0336 4761012**

# مقدمہ مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد المصطفیٰ و علی المرتضیٰ و فاطمۃ الزہرا والحسن والحسین واولادہٗ المعصومین حجج اللہ علیٰ خلقہ۔ اشھدان لاّ الٰہ الاّ اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھدان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ واشھدانّ علیاً امیرالمومنین ولی اللہ و اولادہٗ المعصومین حجج اللہ نعم الائمۃ۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وآلِ محمد وعجّل فرجھم۔

امّا بعد! السلام علیکم۔

خدائے غنی کی رحمت کا محتاج آصف علی رضا ابن غلام قاسم عرض کرتا ہے کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تمام تعریفات اس ذات کے لیے سزاوار ہیں جس کی کمال ذات کی کوئی حد معین نہیں، نہ اس کے لئے توصیفی الفاظ ہیں کہ جس سے اس کی مدحت کا حق ادا ہو سکے، نہ اس کی ابتدا کے لئے کوئی وقت ہے جسے شمار میں لایا جاسکے اور نہ ہی اس کی کوئی مدت ہے جو کہیں پر ختم ہوجائے۔ نہ بلند پرواز ہمتیں اسے پاسکتی ہیں اور نہ عقل وفہم کی گہرائیاں اس کی تہہ تک پہنچ سکتی ہیں۔ کس قدر اعلیٰ وارفع ہے اس کی ذات کہ جس کی مخلوق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمدؑ ہیں جن کو اس نے براہِ راست خلق کیا اور اپنا نور قرار دیا۔ یہی وہ ہستیاں ہیں جن کو اس نے اپنے امر کا حاکم (اولی الامر) بنایا پس یہ جو بھی کرتے ہیں اس کے امر سے کرتے ہیں۔ انہی ہستیوں کو اس نے اپنا کلمہ، اپنا ہاتھ، اپنا چہرہ، اپنی زبان، اپنے کان، اپنے باب قرار دیا اور باقی خلائق کو ان کا محتاج قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا ذکر اس کا ذکر ہے اور ان کی بیعت اس کی بیعت ہوتی ہے، ان کی طرف جانا اس کی طرف جانا ہے اور ان کو چھوڑ دینا اس کو چھوڑ دینا ہے۔ پس اللہ نے انہیں بالواسطہ مخلوق کے لئے وسیلہ قرار دیا ہے اور ہم انہی کے وسیلے سے اللہ کو پہچان سکے ہیں اور یہ وہ ہستیاں ہیں کہ جن کو مخلوق میں سے کسی پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ تمام انسانی صفات سے اشرف وافضل اور اعظم واکمل صفت علم ہے کیونکہ یہ علم ہی ہے جو جہالت ونادانیوں کی تاریکیوں میں رہبری ورہنمائی کرتا ہے اور ضلالت وگمراہی کی تہوں سے بندہ کو آزاد کراتا ہے۔ یہ علم ہی ہے کہ جس کے طلبگار کے پاؤں کے نیچے ملائکہ ابرار کے مقدس پر بچھائے جاتے ہیں اور جس کے لئے پرندے ہواؤں میں اور مچھلیاں دریاؤں میں استغفار کرتی ہیں۔ پھر یہ حقیقت بھی لاریب ہے کہ عندالتحقیق تمام علوم وفنون سے اشرف واوثق اور اعلیٰ وبالا حدیث کا علم ہے بلکہ ایک دقیق نگاہ رکھنے والا اہل علم ومحقق اکثر بلکہ تمام علوم کا اسی علم سے استفادہ کرسکتا ہے لہٰذا یہ علم اس قابل ہے کہ عمر عزیز ونفیس اس کی تحصیل وتکمیل میں صرف کی جائے۔ بھلا یہ علم کیونکر ایسا نہ ہوجبکہ یہ ان ہستیوں سے ماخوذ ہے جو وجوب اطاعت واتباع کے ساتھ مخصوص ہیں جو بالنص والاجماع علم کے تمام انواع واقسام کے جامع اور ان پر حاوی ہیں جو ہر قسم کی خطاو خطل سے معصوم ومحفوظ اور ہر قسم کے خلل وزلل سے منزہ ومبرہ ہیں۔ مبارکبادی کے لائق ہے وہ شخص جو اپنے قیمتی اوقات اور اپنے ایام وساعات اس علم کی تحصیل و تکمیل میں صرف کرتا ہے اور اس کی خاطر بیداری کی تکلیفیں اُٹھاتا ہے اور اپنا آرام وہ بستر لپیٹ کے رکھ دیتا ہے اور اپنی سعی وکوشش کا مُنہ اس کی طرف موڑ دیتا ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اس سے منہ موڑ لیتا ہے، اپنے تمام مطالب ومقاصد میں اسی علم حدیث کو اپنا عماد بناتا ہے اور اس پر کلی اعتماد کرتا ہے اور اسی کی طلب وتحقیق اور تلاش وجستجو میں اپنی تمام عمر عزیز صرف کردیتا ہے پس وہ اپنے دل و

دماغ کو اس علم کے عجیب و غریب باغات کی سیر و تفریح کراتا ہے اور اس کے حوضوں کے خوشگوار اور شیریں پانی سے اپنی علمی پیاس بجھاتا ہے اور اپنے دین و ایمان کے سلسلہ میں مضبوط ترین اسباب سے تمسک کرتا ہے اور معصومینؑ کے اقوال کو مضبوطی سے پکڑ کر ہر قسم کی خطاو لغزش اور ہر قسم کے شک وشبہ سے اپنے تئیں محفوظ کرتا ہے۔

اور ہاں! یہ علم ہی ہے کہ جس کے حامل کی عبادت دیگر عبادت گزاروں کی عبادت سے اور جس کے قلم کی سیاہی شہدا کے خون سے بروزِ محشر افضل و برتر ہوگی۔ پھر یہ حقیقت بھی لاریب ہے کہ علم کی ملکیت کا دعویٰ عوام الناس میں سے کوئی نہیں کر سکتا، چاہے ظاہراً لوگ اسے بہت بڑا عالم ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں، اور چاہے اس کے پاس بڑے بڑے سکول و مدارس کی کئی عدد ڈگریاں واسناد ہوں کیونکہ یہ بات عام مشاہدے سے ثابت ہے کہ بہت سے ڈگریوں کے حامل اور ایک عرصہ اسکولوں اور مدرسوں میں پڑھنے والے علم سے محروم ہیں جبکہ بہت سے ایسے لوگ جن کے پاس کوئی ڈگری نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ کسی سکول اور مدرسے سے پڑھے ہوتے ہیں وہ علم کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علم کا مالک اختیارِ کُل رکھتا ہے کہ جسے چاہے عطا کرے اور جسے چاہے محروم رکھے، لہٰذا اگر کوئی شخص کچھ عرصہ کسی سکول یا مدرسے میں پڑھ کر کچھ ڈگریاں حاصل کر چکا ہے اور اس زعم میں ہے کہ بس وہ "عالم" ہے تو اسے حقیقت کی دُنیا میں واپس آنا چاہیے اور لوگوں کے سامنے ڈگریوں کا عالم مشہور ہونے کے بجائے علم کے مالک سے علم کی بھیک مانگنی چاہیے تا کہ تکبر کے راستے کو چھوڑ کر عاجزی کے راستے پر گامزن ہو سکے اور بے شک اللہ متکبرین کو پسند نہیں کرتا ہے۔

میں اکثر اوقات اپنی فکر و نظر اور اپنے قلم سے مطالبہ کرتا ہوں اور اپنے اشہب عزم و ہمت کو مہمیز کرتا ہوں کہ جب بھی کچھ لکھا جائے صرف معصومینؑ کے اقوال کی تشہیر میں لکھا جائے تا کہ ہر اس چیز میں جس میں کسی قسم کی غلطی اور لغزش کا خوف وخطر ہے اس میں صاحبان عصمت وطہارت کی طرف رجوع کیے جانے کے مواقع فراہم ہو سکیں اور تمام مطالب مبہمہ میں انہی کے کلام حق ترجمان پر عمل کیا جا سکے۔ محض اس نیک مقصد کے تحت میں نے اس کتاب "توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ" کو لکھنے کا بیڑا اٹھایا اور میں نے اسے لکھنے میں اپنی مکمل قوت صرف کی ہے اور عمداً کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے لیکن میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ وقت کرے گا۔ پُرامید ہوں کہ ذواتِ مقدسہ میری اس محنت و کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشیں گی اور میری نجات کا وسیلہ قرار دیں گی۔

## کتاب لکھنے کا سبب:

واضح ہونا چاہیے کہ قبل ازیں اس موضوع پر میری کتاب "احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ" بہت معروف ہے اور اکثر مومنین کے گھروں میں موجود ہے لیکن اس کتاب پر بعض مخصوص حضرات نے کچھ اعتراض وارد کیے ہیں اور اس سلسلے میں تنقید کی ہے حالانکہ یہ بلاوجہ ہے مگر پھر بھی میں نے ان کی طرف توجہ دی اور یہ فیصلہ کیا کہ میں ان اعتراضات کو مولا کریم کی مدد سے جلدی رفع کر دوں گا چنانچہ یہ کتاب اسی مقصد کے لئے آپ کے ہاتھوں میں آ چکی ہے۔

## "احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ" پر اعتراضات

جن اعتراضات کی طرف میں نے توجہ دی وہ درج ذیل ہیں:

(1) احکام دین میں احادیث مکمل نہیں درج کی گئی ہیں۔
(2) عربی متن شامل نہیں کیا گیا
(3) ضعیف احادیث درج کی گئی ہیں
(4) احادیث میں کتر و بیونت کی گئی ہے
(5) اس میں رطب و یابس جمع کر دیا گیا ہے

## اعتراضات کا جواب

جاننا چاہیے کہ یہ اعتراضات محض مخالفت یا تنگ دلی کے سبب اٹھائے گئے ہیں ورنہ حقیقت میں ان کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ میں نے ''احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ '' کو عوام الناس کے لئے لکھا تھا بالخصوص اس طبقہ کے لئے جو زیادہ پڑھا لکھا نہیں ہے۔ اس لئے اس کا اسلوب انتہائی سادہ رکھا گیا اور وقت نے ثابت کیا کہ اس کتاب نے اس طبقہ میں انقلاب برپا کر دیا ہے اور جو صرف سنی سنائی پر عمل پیرا تھے وہ کلام معصوم علیہ السلام سے متمسک ہو گئے ہیں۔ میں نے اُس کتاب میں احادیث مکمل اس لئے درج نہیں کی تھیں کہ سادہ لوح لوگ نہ زیادہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی سمجھ سکتے ہیں اس لئے میں نے احادیث میں سے صرف وہ جملے نقل کئے جو کوئی حکم رکھتے تھے اور باقی راوی کا معصوم علیہ السلام سے مکالمہ ترک کر دیا اور اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ کتاب بہت زیادہ طویل نہیں ہوئی۔ عربی متن شامل نہ کرنے کی وجہ بھی وہی ہے کہ جو طبقہ زیر نظر تھا اسے اردو سمجھنا مشکل ہوتا ہے تو عربی سے انہیں کیا مطلب؟ ضعیف احادیث کے درج کرنے پر اعتراض بھی بے معنی ہے کیونکہ میں نے تمام احادیث (سوائے چند کے) کتب اربعہ سے نقل کیں جن پر عمل کرنے پر اجماع ہے اور ان کے مؤلفین سمیت متقدمین ان کے ''صحیح'' ہونے کا حکم لگاتے ہیں اور اس نظریئے کے قائل متاخرین میں بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل کے لئے ''کتاب الوافی مترجم'' جلد اول میں درج میرے مقدمات کی طرف رجوع کیا جائے۔ دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ ہمارے پاس احادیث کا کثیر ذخیرہ موجود ہے لہٰذا ایسا عموماً ہے کہ اگر کوئی حدیث ''الکافی'' میں ضعیف السند ہے تو وہ کسی دوسری کتاب میں ''صحیح السند'' بھی موجود ہوتی ہے لہٰذا ممکن ہے کہ ''احکام دین'' میں درج حدیث ضعیف السند ہو مگر یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ حدیث کسی بھی کتاب میں ''صحیح السند'' موجود نہ ہو یا کم از کم اس کا متن کہیں نہ کہیں ''صحیح السند'' حدیث میں موجود ہوتا ہے۔ اس کے باوجود میں نے یہ اعتراض رفع کر دیا ہے اور اس کتاب (جو آپ کے زیر مطالعہ ہے) میں تمام احادیث ''صحیح یا از قسم صحیح'' درج کی ہیں۔

''احکام دین'' میں درج احادیث میں کتر و بیونت کا اعتراض بھی بے سبب ہے اور اس کی وجہ وہی ہے جو قبل ازیں ذکر کر آیا ہوں کہ میں نے احادیث میں سے صرف ''حکم'' کو نقل کیا اور مکالمہ چھوڑ دیا تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو اور طوالت نہ ہو۔ رہا یہ اعتراض کہ ''احکام دین'' میں رطب و یابس جمع ہے تو یہ بات کم علمی، تنگ دلی یا مطالعہ کی کمی کی وجہ سے ہے یا ممکن ہے حسد کی وجہ سے ہو ورنہ ہر منقول حدیث کے بعد میں نے ایک سے زیادہ کتب کے حوالہ جات درج کیے اور وہ کتب ہماری ''کتب اربعہ'' سمیت مشہور و معروف کتب ہیں جن پر شیعہ حضرات کئی صدیوں سے عمل پیرا ہیں۔ مزید یہ کہ کتاب کے آخر میں ان کتب کی مکمل فہرست درج کی گئی جن

میں سے میں نے کچھ نقل کیا تھا تا کہ محقق حضرات آسانی سے تحقیق کر سکیں۔ رہی بات اس عمل کی جو آپ کو پسند نہیں یا آپ کی سمجھ میں نہیں آیا یا آپ نے اس کے خلاف ٹن یا پڑھ رکھا ہے یا آپ کی تحقیق میں درست نہیں ہے تو آپ کا اعتراض اصل مصادر اور ان کے لکھاریوں پر ہونا چاہیے منقول کتاب یا ناقل پر نہیں۔ ہاں ناقل پر اعتراض تب ہو سکے گا جب وہ نقل میں کوتاہی کرے گا مگر الحمد للہ میں نے نقل کرنے میں عمداً کوئی کوتاہی نہیں کی اور اب تک کوئی ایسی نشاندہی بھی سامنے نہیں آئی ہے سوائے ایک یا دو غلطیوں کے جو یقیناً سہواً رہ گئی ہیں اور ان کو بھی اب تیسرے ایڈیشن میں درست کر دیا جائے گا ان شاءاللہ۔

لہٰذا کتاب ھذا میں ان سارے اعتراضات کو رفع کر دیا گیا ہے چنانچہ:

① اس کتاب میں احادیث کو مکمل درج کیا گیا ہے بالکل اسی اسلوب کے تحت جیسے محدثین حدیث نقل کرتے ہیں۔

② اس میں مکمل عربی متن شامل کیا گیا ہے اور اعراب کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

③ اس کتاب میں ضعیف احادیث درج نہیں کی گئی ہیں بلکہ سب احادیث ''صحیح یا از قسم صحیح'' نقل کی گئی ہیں اور اگر کوئی حدیث اس قسم میں سے نہیں ہے تو اسکی توثیق متن کے ذریعے یا اس پر عمل کے ذریعے درج کی گئی ہے۔

④ احادیث کو مکمل و کامل نقل کیا گیا ہے اور کتر و بیونت کے الزام کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی گئی ہے۔

⑤ اس کتاب میں وہی ''رطب و یابس'' نقل کیا گیا ہے جس پر عمل ہے یا جو صحیح ہے یا جو مشہور ہے یا جس کے مطابق فتویٰ ہے چاہے کسی کو پسند ہو یا نہ ہو۔

## کتاب ہذا کی چند منفرد خصوصیات:

اس کتاب کی چند منفرد خصوصیات درج ذیل ہیں:

① یہ کتاب اگرچہ علمائے کرام کے معیار پر لکھی گئی ہے لیکن یہ عوام الناس کے لئے بھی برابر مفید ہے بلکہ ہر طبقہ کی ضرورت ہے۔

② یہ کتاب فقہ کے حوالے سے تمام مسائل کا احاطہ کرتی ہے جن کی عموماً ایک انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔

③ اس کتاب میں وہ تمام مسائل بلکہ اس سے زیادہ موجود ہیں جو کسی توضیح المسائل میں موجود ہوتے ہیں۔

④ اس کتاب کے عناوین کی ترتیب آغا سیستانی کی توضیح المسائل کے مطابق رکھی گئی ہے۔

⑤ احادیث کا عربی متن مع اعراب شامل کیا گیا ہے۔

⑥ ہر حدیث کے بعد اس کی تخریج درج کی گئی ہے۔

⑦ ہر حدیث کے بعد اس کی اسناد کی تحقیق درج کی گئی ہے اور وہ تحقیق جن علماٗ سے نقل کی گئی ہے ان کی کتب کے حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

(۸) احادیث کے اُردو ترجمہ میں صرف آخری راوی کا نام درج کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے میں آسانی ہو اور طوالت سے بھی بچا جا سکے مگر محققین حضرات کے لئے عربی متن میں تمام راویوں کے نام موجود ہیں۔

(۹) اسلوب انتہائی سادہ اور قابل فہم ہے جسے عام شخص بھی سمجھ سکتا ہے۔

(۱۰) کتب حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ کی استدلالی کتب سے بھی بہت سارا استفادہ اس میں شامل کیا گیا ہے۔

## چند ضروری گزارشات:

قارئین کی خدمت میں چند گزارشات پیش کی جا رہی ہیں تاکہ کتاب کو پڑھنے، سمجھنے اور تحقیق کا طریقہ کار جاننے میں آسانی رہے۔

(۱) میں نے اکثر احادیث کو محمدون ثلاثہ اولیٰ سے روایت کیا ہے سوائے چند دیگر حضرات کے کہ جن کا ذکر اپنے مقامات پر یا آخر میں فہرست مصادر و مراجع میں درج ہے۔

(۲) میں جس سے حدیث روایت کرتا ہوں اس کا نام عربی متن میں پہلے راوی کے طور پر درج کرتا ہوں اور اسی سند کی تحقیق بھی شامل کرتا ہوں اور یہ بات واضح ہونی چاہیے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ دیگر کتب میں وہ حدیث کسی دوسری سند سے موجود ہو۔ مثلاً ایک ایسی حدیث جو چاروں کتابوں میں چار مختلف اسناد سے نقل ہے تو میں ان میں سے اس سند کو ترجیح دے کر درج کرتا ہوں جس کے راوی مضبوط ہیں یا مثلاً اگر حدیث الکافی میں ''بسند حسن'' موجود ہے جبکہ تہذیب الاحکام میں ''بسند صحیح'' موجود ہے تو میں ''محمد بن الحسن'' سے روایت کرتا ہوں اور اسی سند کی تحقیق درج کرتا ہوں اور ''الکافی'' کی سند پر تحقیق درج نہیں کرتا لیکن اگر درج کرتا ہوں تو وضاحت کر دیتا ہوں۔

(۳) حدیث کو روایت کرتے وقت میں محمدون ثلاثہ میں سے جس سے روایت کرتا ہوں عربی متن اسی کی کتاب سے نقل کرتا ہوں لہٰذا ممکن ہے کہ کسی دوسری کتاب میں بعض الفاظ کا فرق پایا جاتا ہو تو وہ اس کتاب کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی میں نے اس فرق کی نشاندہی کی ہے بلکہ مفہوم ایک ہونے پر تخریج درج کر دی ہے۔

(۴) اسناد کی تحقیق کے لئے میں نے فقہ کی استدلالی کتب میں سے مشہور و معروف کتب کو شامل کیا ہے جن کی تعداد کم و بیش ایک ہزار کو پہنچ جاتی ہے اور ان سب کے نام و تفصیل کتاب کے آخر میں فہرست میں درج کی ہے البتہ واضح ہونا چاہیے کہ وقت کی قلت کے سبب شاید بعض کتب کے نام درج کرنے سے چھوٹ گئے ہیں لہٰذا اس پر معذرت خواہ ہوں۔ قارئین کتاب پڑھتے ہوئے ان کو معلوم کر سکیں گے۔

(۵) تحقیق میں کتب کا حوالہ دیتے ہوئے میں نے کتب کے نام مختصر ذکر کیے ہیں تاکہ طوالت سے بچا جا سکے اور میں نے

ان کے مکمل نام معہ اسم مصنف آخر پر فہرست میں درج کیے ہیں لہٰذا اگر کوئی تفصیل دیکھنا چاہے تو فہرست آخر کی طرف رجوع کرے۔

(٦) بعض جگہ ایسا معاملہ بھی پیش آتا ہے کہ ایک ہی سند میں اختلاف ہوتا ہے مثلاً بعض اسے ''صحیح'' بعض دیگر اسے ''حسن'' اور دوسرے اسے ''موثق'' کہتے ہیں تو ایسی صورت میں تحقیق کے حوالہ جات میں اول وہ کتب ذکر کرتا ہوں جن میں اسے ''صحیح'' کہا گیا ہے پھر وہ ذکر کرتا ہوں جن میں اسے ''حسن'' کہا گیا ہے اور پھر ان کا ذکر کرتا ہوں جن میں اسے ''موثق'' کہا گیا ہے اور یہی طریقہ معتبر اور قوی وغیرہ تک چلا جاتا ہے۔

(٧) بعض جگہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ علما حدیث کو ''صحیح یا از قسم صحیح'' کہتے ہیں مگر علامہ مجلسی اسے ''ضعیف یا از قسم ضعیف'' کہتے ہیں تو میں دیگر علماٗ کی تحقیق کو شامل کرتا ہوں اور ''قول مؤلف'' کے تحت علامہ مجلسی کی تحقیق کو بھی شامل کرتا ہوں تا کہ محققین حضرات وساوس کا شکار نہ ہو جائیں۔

(٨) بعض مقامات پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں جو حدیث روایت کرتا ہوں تو اس کے متعارض حدیث بھی موجود ہوتی ہے لہٰذا میں اس مقام پر اپنی استطاعت کے مطابق مناسب تاویل وتشریح کرتا ہوں اور اگر کسی کو میری تاویل وتشریح غلط لگے تو وہ میری تصحیح کرسکتا ہے یا اسے نظر انداز کرسکتا ہے اور خود جو مناسب سمجھے عمل کرے۔

(٩) میں نے احادیث کو مسلسل نمبر لگا کر درج کیا ہے جن کی تعداد **2980** ہے تا کہ حدیث کو تلاش کرنے میں مشکل نہ ہو لیکن میں نے کئی احادیث مختلف مقامات پر تشریح کے لئے ''قول مؤلف'' کے تحت درج کی ہیں جو مذکورہ نمبروں کے علاوہ ہیں لہٰذا احادیث کی کل تعداد کم وبیش تین ہزار کو پہنچ جاتی ہے۔

# اظہار تشکر

معلوم ہونا چاہیے کہ میں نے جب اس کتاب کو لکھنے کا ارادہ کیا تو اس کا ذکر اپنے بہت ہی محترم دوست سید علی نقی عابدی (آسٹریلیا) سے کیا تو انہوں نے اس کی مکمل تائید کے ساتھ ساتھ اپنی تمام توانائیاں صرف کرنے کا اعادہ بھی کر لیا پھر ہم نے اس کا تذکرہ اپنے محترم دوست کاظم رضا (حال مقیم آسٹریلیا) سے کیا تو انہوں نے بھی وہی اعادہ کیا اور پھر یہ تذکرہ ہمارے دوست تہور علی (آسٹریلیا) سے ہوا تو انہوں نے بھی وہی اعادہ کیا اور جب ہم سب نے اس کا تذکرہ محترم سید زہیر حسین نقوی (آسٹریلیا) سے کیا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور انہوں نے بھی وہی اعادہ کیا چنانچہ اس طرح میری ہمت چار گنا بڑھ گئی اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب انتہائی قلیل عرصہ میں تکمیل کو پہنچ گئی نیز محترم قمر بنی ہاشم مرزا اور محترم منہاج علی یونیا بھی قابل ذکر ہیں اور اس کتاب کی اشاعت میں حصہ دار ہیں اس کی اشاعت کے اخراجات بھی مذکورہ تمام حضرات نے برداشت کئے ہیں، میں ان کا مشکور ہوں اور ان سب کے لیے بالخصوص سید علی نقی عابدی اور محترم کاظم رضا کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ان کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔مزید دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے مرحومین کو اس کتاب کے اجر و ثواب میں شامل فرمائے۔قارئین سے درخواست ہے کہ تمام مرحومین بالخصوص میرے والد مرحوم کے لئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمادیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔آمین۔

**آصف علی رضا** ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

8 مارچ 2023ء بروز بدھ بمطابق ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

وقت 2:30 بجے سہ پہر بمقام لاہور۔

# انتساب

جب میں یہ مقدمہ وانتساب لکھ رہا ہوں تو یہ ۱۵ شعبان کا دن ہے جو کہ تقدیس وتبریک کے حوالے سے بے مثل و بے نظیر ہے کیونکہ آج کے دن امام زمان علیہ السلام تشریف لائے ہیں لہٰذا میں اس کتاب کو اس مقدس ہستی کے نام سے منسوب کرتا ہوں کہ جس کے صدقے کائنات کا نظام چلتا ہے،

— جس کے صدقے رزق ملتا ہے،
— جس کے صدقے چاند کی روشنی ہے،
— جس کے صدقے بادل برستا ہے،
— جس کے صدقے زمین قائم ہے،
— جس کے صدقے آسمان باقی ہے،
— جس کے صدقے ہوائیں چلتی ہیں،
— جس کے صدقے پانی بہتا ہے،
— جس کے صدقے حیات باقی ہے،
— جس کے صدقے کائنات باقی ہے،
— جس کے صدقے اسلام باقی ہے،
— جس کے صدقے نظام باقی ہے،
— جس کے صدقے قیام باقی ہے!

اللہ تعالیٰ ان کے ظہور میں تعجیل فرمائے، آمین!

از قلم:
**آصف علی رضا** ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

# احکام تقلید

{1} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا وَ اللَّهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ دَعَوْهُمْ مَا أَجَابُوهُمْ وَ لَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَاماً وَ حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالاً فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''انہوں نے اللہ کے علاوہ اپنے احباروں (علماؤں) اور رہبانوں کو اپنا رب بنالیا ہے (توبہ:۳۱)'' کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! ان (نصاریٰ) لوگوں کوانہوں نے (یعنی علماء اور رہبانوں نے) اپنے نفسوں کی طرف نہیں دی تھی اور اگر وہ ان کو اپنے نفسوں کی عبادت کی دعوت دیتے تو وہ ہرگز قبول نہ کرتے لیکن انہوں نے ان کے لئے حرام کو حلال اور ان پر حرام کو حلال قرار دیا (جس میں انہوں نے ان کی پیروی کی تو اس طرح انہوں نے ان کی لاشعوری طور پر عبادت کی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3] یا پھر موثق ہے [4]

{2} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَلشُّعَرٰاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ قَالَ هَلْ رَأَيْتَ شَاعِراً يَتَّبِعُهُ أَحَدٌ إِنَّمَا هُمْ قَوْمٌ تَفَقَّهُوا لِغَيْرِ الدِّينِ فَضَلُّوا وَ أَضَلُّوا.

حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے قول: ''شعرا کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں (الشعراء:۲۲۴)'' کے بارے میں فرمایا: کیا تم نے کسی شاعر کو دیکھا ہے جس کی کوئی پیروی کرتا ہو؟ (بلکہ) وہ (شعرا) فقط ایک گروہ کے لوگ ہیں جو غیر دین کے لئے فقیہ بنتے ہیں پس وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ [5]

---

[1] الکافی: ۱/۵۳ ح ۱ و ۲/۹۸ ح ۷؛ المحاسن: ۱/۸۳ ح ۸۳؛ تفسیر العیاشی: ۲/۸۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۱۲۴ ح ۸۲ ۳۳۳؛ بحار الانوار: ۲/۹۸ ح ۵۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۲۳۱؛ تفسیر البرہان: ۲/۷۸؛ تفسیر الصافی: ۲/۳۳۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۲۰۹؛ الفصول المہمہ: ۱/۵۲۳؛ الوافی: ۲/۲۳۹؛ الوافی: ۱/۲۳۹ و ۳/۹۸۵؛ سفینۃ البحار: ۷/۳۳۶؛ قاموس نہج البلاغۃ شرقی: ۴/۹۲؛ تفسیر اثنی عشری: ۵/۲۶؛

[2] الکشکول: ۱/۶۷

[3] مرآۃ العقول: ۱/۱۲۸ و ۱۱/۷۸

[4] الاصول الاصیلۃ فیض کاشانی: ۱۳۵

[5] معانی الاخبار: ۳۸۵ ح ۱۹؛ تفسیر البرہان: ۴/۱۹۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۷۰؛ بحار الانوار: ۲/۸۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۵۲۱؛ نوادر الاخبار: ۱/۳؛ تفسیر الصافی: ۴/۵۵؛ الفصول المہمہ: ۱/۲۰۸

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] ۔نیز شیخ آصف نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے [2] ۔

{3} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ جَمِيعاً عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لاَ أَكَادُ أَصِلُ إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ عَنْ كُلِّ مَا أَحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنْ مَعَالِمِ دِينِي أَ فَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثِقَةٌ آخُذُ عَنْهُ مَا أَحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنْ مَعَالِمِ دِينِي فَقَالَ نَعَمْ.

✪ عبدالعزیز بن مہندی اور حسن بن علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم ہر وقت آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر براہ راست آپؑ سے دینی معلومات حاصل نہیں کر سکتے ہیں تو کیا یونس بن عبدالرحمن ثقہ ہیں اور ہم ان سے دینی معلومات حاصل کر سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{4} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا بَيْنَهُمَا مُنَازَعَةٌ فِي دَيْنٍ أَوْ مِيرَاثٍ فَتَحَاكَمَا إِلَى السُّلْطَانِ وَ إِلَى الْقُضَاةِ أَ يَحِلُّ ذَلِكَ قَالَ مَنْ تَحَاكَمَ إِلَيْهِمْ فِي حَقٍّ أَوْ بَاطِلٍ فَإِنَّمَا تَحَاكَمَ إِلَى الطَّاغُوتِ وَ مَا يَحْكُمُ لَهُ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ سُحْتاً وَ إِنْ كَانَ حَقّاً ثَابِتاً لِأَنَّهُ أَخَذَهُ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ وَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُكْفَرَ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَ قَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ قُلْتُ فَكَيْفَ يَصْنَعَانِ قَالَ يَنْظُرَانِ إِلَى مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَ نَظَرَ فِي حَلاَلِنَا وَ حَرَامِنَا وَ عَرَفَ أَحْكَامَنَا فَلْيَرْضَوْا بِهِ حَكَماً فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِماً فَإِذَا حَكَمَ بِحُكْمِنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا اسْتَخَفَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَ عَلَيْنَا رَدَّ وَ الرَّادُّ عَلَيْنَا الرَّادُّ عَلَى اللَّهِ وَ هُوَ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّهِ.

✪ عمر بن حنظلہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخصوں کے بارے میں پوچھا جو آپس میں قرض

---

[1] البحوث الہامۃ: ۶/ ۲۷۸

[2] معجم الاحادیث المعتبر ۃ: ۱/ ۶۲

[3] اختیار معرفۃ الرجال: ۵۴۳ ح ۹۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/ ۱۴۷ ح ۸ ۳۳۴۴۳؛ بحار الانوار: ۲/ ۲۵۱؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۵۹۰؛ تہذیب الاصول خمینی: ۳/ ۱۸۳

[4] معجم رجال الحدیث: ۱۲/ ۲۱۷؛ المباحث الاصولیہ: ۸/ ۴۹۷؛ حدود الشریعہ محسنی: ۲/ ۶۱۴؛ مفتاح الاصول: ۳/ ۲۶۴؛ دروس فی علم الاصول فقیہ: ۵/ ۴۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الاجتہاد والتقلید): ۵۵؛ بیان الفقہ (الاجتہاد والتقلید): ۳/ ۸۵ و ۱/ ۲۲۱؛ سند العروۃ (الاجتہاد والتقلید): ۱/ ۱۱۲

یا میراث کے بارے میں جھگڑا کرنے والے تھے اور وہ اپنا فیصلہ سلطان اور قاضی کی طرف لے گئے تھے تو کیا یہ جائز ہے؟ آپؑ نے فرمایا جو بھی ان (سلطان اور قاضی) کے پاس حق یا باطل فیصلے کے لئے گیا تو درحقیقت وہ طاغوت کے پاس گیا اور جو کچھ بھی ان کے حکم کے مطابق حاصل کرے گا وہ حرام ہے اگرچہ جس چیز کو لے رہا ہے وہ اس کا ثابت شدہ حق ہے کیونکہ اس نے طاغوت کے فیصلے کے مطابق لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس سے انکار کیا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وہ لوگ اپنے فیصلوں کے لئے طاغوت کی طرف رجوع کرنا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں طاغوت کا انکار کرنے کا حکم دیا گیا تھا (النسا:۶۰)''

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے عرض کیا: پھر انہیں کیا کرنا چاہیے؟

آپ نے فرمایا: انہیں چاہیے کہ تم میں سے اس شخص کو دیکھیں جو ہماری حدیثیں روایت کرتا ہے (یعنی بیان کرتا ہے) اور ہمارے حلال اور ہمارے حرام میں نظر رکھتا ہے اور ہمارے احکام جانتا ہے پس اس کے فیصلے پر راضی ہو جائیں کیونکہ میں نے اسے تم لوگوں پر حاکم قرار دیا ہے اور جب وہ ہمارے حکم سے فیصلہ کرے اور اسے اس سے قبول نہ کیا جائے تو یہ اللہ کے حکم کی توہین ہوگی اور ہماری تردید ہوگی اور ہمیں رد کرنے والا (اصل میں) اللہ کو رد کرنے والا ہے اور وہ اللہ کے ساتھ شرک کی حد پر ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق[2] اور مقبول ہے[3] یا پھر صحیح ہے[4]۔

{5} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَمْدَوَيْهِ وَ إِبْرَاهِيمُ ابْنَا نُصَيْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ النَّحْوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلاَمُ) : قَالَ لِي: بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقْعُدُ فِي الْجَامِعِ فَتُفْتِي النَّاسَ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ وَ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِنِّي أَقْعُدُ فِي الْمَسْجِدِ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي عَنِ الشَّيْءِ فَإِذَا عَرَفْتُهُ بِالْخِلاَفِ لَكُمْ أَخْبَرْتُهُ بِمَا يَفْعَلُونَ، وَ يَجِيءُ الرَّجُلُ أَعْرِفُهُ بِحُبِّكُمْ أَوْ مَوَدَّتِكُمْ فَأُخْبِرُهُ بِمَا جَاءَ عَنْكُمْ وَ يَجِيءُ الرَّجُلُ لاَ أَعْرِفُهُ وَ لاَ أَدْرِي مَنْ هُوَ فَأَقُولُ جَاءَ عَنْ فُلاَنٍ كَذَا وَ جَاءَ عَنْ فُلاَنٍ كَذَا فَأُدْخِلُ قَوْلَكُمْ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ. قَالَ. فَقَالَ لِي: اِصْنَعْ كَذَا فَإِنِّي كَذَا أَصْنَعُ.

---

[1] الکافی: ۱/ ۶۷ ح ۱۰ و ۷/ ۴۱۲ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۲۱۸ ح ۵۱۴ و ۳۰۱ ح ۸۴۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۳/ ۸ ح ۳۲۳۳؛ الوافی: ۱/ ۲۸۵ و ۱۶/ ۹۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۴ ح ۵۱ و ۲۷/ ۱۳۶ ح ۳۳۴۱۶؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/ ۳۱۱ ح ۲۱۴۳۹؛ الاحتجاج: ۳۵۵؛ عوالی اللئالی: ۴/ ۱۳۳ ح ۲۳۱؛ بحار الانوار: ۲/ ۲۲۰ و ۱۰۱/ ۲۶۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/ ۴۵۳؛ عوالم العلوم: ۲۰/ ۶۰۳؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۵۳۸؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۱۰۳؛ تفسیر الصافی: ۱/ ۴۶۶

[2] مرآۃ العقول: ۱/ ۲۲۶ و ۲۴/ ۲۷۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/ ۲۱۳

[3] مبانی منہاج الصالحین (؟): ۳/ ۲۲۰؛ مہذب الاحکام: ۲۷/ ۱۵؛ الولایۃ الالٰہیہ عراقی: ۳۷؛ مباحث الاصول: ۱۷۷؛ فقہ الصادق: ۲۵/ ۲۵؛ دروس فی اصول الفقہ فضلی: ۲/ ۵۷۳؛ الوسیط فی قواعد: ۱۵؛ جامع المدارک: ۶/ ۵؛ الخیارات فی الاصول: ۲/ ۱۹۳؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۲/ ۸۹؛ تحفۃ الامام المہدی: ۲۶۹؛ مسائل من الاجتہاد و التقلید: ۱۰۰؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/ ۸۳؛ دروس فی علم الاصول صدر: ۲/ ۸۳؛ الوسائل الاحمدیہ: ۳/ ۲۳۰؛ ولایۃ عقد النکاح: ۲۷؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۵/ ۱۳۸

[4] دروس اصول مظاہری: ۱۲۷؛ باوارا لفقہ: ۹/ ۲۷۴؛ ارشاد العقول: ۴/ ۵۲۱

❂ معاذ بن مسلم نحوی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم جامع (مسجد) میں بیٹھ کر لوگوں کو فتوے دیتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی اور میرا ارادہ تھا کہ میں جانے سے پہلے آپؑ سے یہ پوچھ لوں کہ میں مسجد میں بیٹھتا ہوں اور میرے پاس وہ شخص آ کر کچھ پوچھتا ہے جسے میں جان لیتا ہوں کہ وہ آپؑ کے خلاف ہے تو اُسے وہ بتاتا ہوں جو وہ لوگ کرتے ہیں اور ایک دوسرا شخص آتا ہے جسے میں جان لیتا ہوں کہ وہ آپؑ سے محبت و مودت کرتا تو اسے وہ بتاتا ہوں جو آپؑ (آل محمدؑ) کی طرف سے ہوتا ہے اور ایک تیسرا شخص آتا ہے جس کے بارے میں مجھے پتا نہیں چلتا اور میں نہیں جان پاتا کہ وہ کون ہے اور اس سے کہتا ہوں کہ اس کے بارے میں فلاں فلاں کی طرف سے ایسے ایسے (بیان ہوا) ہے اور فلاں فلاں کی طرف سے ایسے ایسے ہے اور ان کے درمیان آپؑ حضراتؑ کا قول بھی شامل کر دیتا ہوں (تو کیا یہ صحیح ہے)؟ آپؑ نے فرمایا: اسی طرح کیا کرو کیونکہ میں بھی اسی طرح کرتا ہوں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2] یا پھر معتبر ہے [3]۔

{6} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ مُعَاذٍ اَلْهَرَّاءِ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُسَمِّيهِ اَلنَّحْوِيَّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنِّي أَجْلِسُ فِي اَلْمَسْجِدِ فَيَأْتِينِي اَلرَّجُلُ فَإِذَا عَرَفْتُ أَنَّهُ يُخَالِفُكُمْ أَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ غَيْرِكُمْ وَ إِذَا كَانَ مِمَّنْ لاَ أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِكُمْ وَ قَوْلِ غَيْرِكُمْ فَيَخْتَارُ لِنَفْسِهِ وَ إِذَا كَانَ مِمَّنْ يَقُولُ بِقَوْلِكُمْ أَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِكُمْ فَقَالَ رَحِمَكَ اَللَّهُ هَكَذَا فَاصْنَعْ.

❂ معاذ الھرا سے روایت ہے اور اسے امام جعفر صادقؑ نحوی پکارتے ہیں، اس کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں مسجد میں بیٹھتا ہوں پس (مسئلہ پوچھنے کے لئے) ایک شخص آتا ہے پس جب میں اسے پہچان لیتا ہوں کہ وہ آپ لوگوں کا مخالف ہے تو اسے آپ لوگوں کے غیر کے قول کی خبر دے دیتا ہے اور جب ایسا شخص آتا ہے جسے میں نہیں جانتا (کہ وہ آپ لوگوں کا مخالف ہے یا محب) تو اسے آپ لوگوں کا قول اور آپ لوگوں کے غیر کا قول (دونوں) بتا دیتا ہوں پس وہ اپنی مرضی سے (جو چاہے گا) اختیار کرے گا اور جب ایسا شخص ہو جو آپ لوگوں کے قول کا قائل ہو تو اسے آپ لوگوں کے قول کی خبر دے دیتا ہوں (تو کیا میں صحیح کرتا ہوں)؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے ایسا ہی کیا کرو۔ [4]

---

[1] اختیار معرفۃ الرجال: ۲۶۳ ح ۴۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۴۸/۲۷ ح ۳۳۴۱۱ و ۳۳۴۱۹/۲۳۳ ح ۲۱۴۴۴؛ بحار الانوار: ۱۲۲/۲؛ رجال حلی: ۱۷۱؛ رجال ابن داؤد: ۳۴۷

[2] عمدۃ الاصول: ۲۵۸/۵ و ۳۰۸

[3] معدن الفوائد: ۱۶۶

[4] تہذیب الاحکام: ۲۲۵/۶ ح ۵۳۹؛ الوافی: ۱/۸۸؛ علل الشرائع: ۵۳۱/۲ باب ۳۱۵ ح ۲؛ بحار الانوار: ۲۳۷/۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{7} مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّمَا عَلَيْنَا أَنْ نُلْقِيَ إِلَيْكُمُ الْأُصُولَ وَعَلَيْكُمْ أَنْ تُفَرِّعُوا.

❂ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم تمہارے سامنے اصول پیش کریں اور تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم شاخیں نکالو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3]

{8} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِحْتَفِظُوا بِكُتُبِكُمْ فَإِنَّكُمْ سَوْفَ تَحْتَاجُونَ إِلَيْهَا.

❂ امام جعفر صادق نے فرمایا: اپنی کتابوں کی حفاظت کرو کیونکہ تم عنقریب انہی کی محتاج ہو گے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔ [5] یا پھر موثق ہے [6] یا پھر صحیح ہے [7]

{9} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى مِنَ اللَّهِ لَعَنَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ وَلَحِقَهُ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِفُتْيَاهُ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اللہ کی طرف سے علم اور ہدایت کے بغیر لوگوں کو فتویٰ دے تو اس پر رحمت کے فرشتے اور

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۰/۸؛ ۲ مجمع الآمال فی شرح زبدۃ المقال: ۷/۲/۳؛ عوائد الایام: ۱/۲۴۳؛ شرح تجرید الاصول: ۹۹/۳

[2] السرائر ابن ادریس حلی: ۳/۵۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۶۱ ح ۳۳۲۰۱؛ عوالی اللئالی: ۴/۶۳؛ الفصول المہمہ: ۱/۵۵۳؛ بحار الانوار: ۲/۲۴۵ و ۹۱/۱۰۵

[3] بدائع البحوث فی علم الاصول سیفی: ۲/۶۸؛ الشہاب ال اقب کاشانی: ۳۲ و ۸۲؛ حقائق الاصول نجف آبادی: ۳۴۰؛ القوانین المحکمۃ فی الاصول میرزای قمی: ۸/۴۵۰؛ عیون الحقائق الناظرۃ العصفور: ۱/۲۵؛ الذخر الفاخر دامغانی: ۲۲۱

[4] الکافی: ۱/۵۲ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۸۱ ح ۳۳۲۶۲ و ۳۳۲ ح ۳۳۸۴۵؛ الوافی: ۱/۲۳۵؛ بحار الانوار: ۲/۱۵۲؛ منیۃ المرید: ۳۴۰؛ الایقاظ من الہجعہ: ۲۳؛ ہدایۃ الامہ: ۸/۳۷۷

[5] مرآۃ العقول: ۱/۱۸۵

[6] الاصول الصیہ: ۵۲

[7] المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۱/۲۳۰

عذاب کے فرشتے دونوں کی لعنت ہے اور اس شخص کا وبال بھی اسی پر ہوگا جو اس کے فتوی پر عمل کرے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{10} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ تَرِدُ عَلَيْنَا أَشْيَاءُ لَيْسَ نَعْرِفُهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ لاَ سُنَّةٍ فَنَنْظُرُ فِيهَا فَقَالَ لاَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ أَصَبْتَ لَمْ تُؤْجَرْ وَ إِنْ أَخْطَأْتَ كَذَبْتَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم پر بعض ایسی چیزیں (یعنی مسائل) پیش آتی ہیں جن کے بارے ہمیں کتاب اللہ اور سنت سے کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے پس ہم اس میں غور و فکر کر لیتے ہیں (یعنی کوشش کر کے مسئلہ اخذ کر لیتے ہیں تو کیا صحیح ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں کیونکہ اس طرح اگر تم (حق تک) پہنچ بھی گئے تب بھی تمہیں کوئی اجر نہیں دیا جائے گا اور اگر تم نے غلطی کی تو تم نے اللہ تعالی پر جھوٹ بولا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا پھر حسن ہے[5]۔

## قول مؤلف:

المحاسن کی ایک حدیث میں بس اتنا سا فرق ہے کہ روای نے یوں عرض کیا کہ بعض چیزیں ہمیں پیش آتی جو ہمیں قرآن وسنت میں نہیں ملتی ہیں تو ہم اس میں اپنی رائے سے بیان کر دیتے ہیں۔

---

[1] الکافی: ۷/۴۰۲ ح ۳ و ۷/۴۰۹ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۶/۲۲۳ ح ۵۳۱؛ المحاسن: ۱/۲۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۲۰ ح ۳۳۱۰۰ و ۲۲ ح ۳۳۱۰۸؛ الفصول المہمہ: ۱/۴۹۷؛ بحار الانوار: ۲/۱۱۸؛ الوافی ۱/۱۹۰؛ ھدایۃ الامۃ: ۱/۵۱۷؛ کنز الفوائد: ۲/۱۰۹؛ اعلام الدین: ۸۳

[2] مراۃ العقول: ۱/۱۳۷ و ۲/۲۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۲۴؛ عمدۃ الاصول: ۵/۷۷؛ الرسائل الاربع: ۱/۲۱؛ علوم القرآن: ۱/۳۱۷؛ منتھی المطلب: ۱۵/۲۵۰؛ منہاج الاصول: ۱/۲۴۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۱/۲۷۳؛ المناھل: ۷۹۴؛ مہذب الاحکام: ۱/۲۷۸؛ حدود الشریعہ: ۱/۳۳۷؛ ارشاد الطالب: ۱/۲۲؛ مباحث حقوقی: ۴۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۰؛ تحریر الوسیلہ: ۲/۳۳۳؛ سند العروہ (الاجتہاد و التقلید): ۳/۲۷۸؛ لوامع الانوار العرشیہ: ۲/۴۷۷؛ النور الساطع: ۲/۴۹۴؛ رسالہ القلم طلاب البحرین: ۳/۱۸۰؛ القضاء والشھادۃ: ۲/۷؛ تحریر الاحکام: ۱/۵۸؛ ریاض المسائل: ۱۵/۱۰؛ الاصول الاصیلہ: ۱۳؛ الانوار اللوامع: ۱۵/۱۴؛ ارشاد الطالب: ۱/۲۳۶؛ کشف الظلام: ۱۰/۱۸؛ البحوث الہامہ: ۱/۸۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱۵/۲۳؛ سند العروۃ (الاجتہاد و التقلید): ۲/۳۰۳

[3] الکافی: ۱/۵۶ ح ۱۱؛ المحاسن: ۱/۲۱۳ و ۲۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۴۰ ح ۳۳۱۵۶ و ۵۱ ح ۱؛ اثبات الہداۃ: ۱/۷۹؛ الفصول المہمہ: ۱/۲۷ و ۵۳۴؛ بحار الانوار ۲/۳۰۹؛ ھدایۃ الابرار: ۱/۴۳۳؛ الوافی: ۱/۵۶

[4] مجمع الرسائل: ۱/۳؛ الوافیۃ فی اصول الفقہ: ۳۰۷؛ بدائع البحوث: ۸/۲۰؛ معجم رجال الحدیث: ۱/۱۹؛ مفتاح الاحکام: ۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۹/۳؛ مناہج الاحکام: ۶۰۲؛ مقیاس الرأویۃ: ۱۷۴

[5] مراۃ العقول: ۱/۱۹۵

{11} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا السِّنْدِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ تَفَقَّهْنَا فِي الدِّينِ وَرَوَيْنَا وَرُبَّمَا وَرَدَ عَلَيْنَا رَجُلٌ قَدِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ صَغِيرٍ الَّذِي مَا عِنْدَنَا فِيهِ بِعَيْنِهِ شَيْءٌ وَعِنْدَنَا مَا هُوَ يُشْبِهُهُ مِثْلَهُ أَفَنُفْتِيهِ بِمَا يُشْبِهُهُ قَالَ لاَ وَمَا لَكُمْ وَالْقِيَاسَ فِي ذَلِكَ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ بِالْقِيَاسِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمَا يَكْتَفُونَ بِهِ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمَا اسْتَغْنَوْا بِهِ فِي عَهْدِهِ وَبِمَا يَكْتَفُونَ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ ضَاعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ لاَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِهِ.

❁ محمد بن حکیم سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (موسیٰ کاظم علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم دین میں سے فقیہ بنے اور راوی (حدیث) بھی ہیں لیکن بعض اوقات ایک شخص جو چھوٹی سی آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے وہ ہم پر کوئی چیز وارد کرتا ہے (یعنی مسئلہ پوچھتا ہے) جس کے عین مطابق ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی ہے البتہ ہمارے پاس اس سے ملتی جلتی اس کے مثل موجود ہوتی ہے تو کیا ہم اس مشابہ چیز کے مطابق فتویٰ دے سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں اور تمہیں کیا ہوگیا ہے اور اس میں قیاس ہلاکت ہے جو ہلاک ہوا قیاس سے ہوا۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وہ سب آگیا تھا جو لوگوں کے لئے کافی ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سب آگیا تھا جو ان کے زمانہ میں لوگوں کو کافی ہوا اور جو ان کے بعد سے قیامت کے دن تک کافی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اس میں سے کچھ ضائع بھی ہوا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں (بلکہ) وہ اس کے اہل کے پاس موجود ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔اسے محمد بن حسن صفار نے اس سند سے روایت کیا ہے: حدثنا السندی بن محمد [2] عن صفوان بن یحییٰ [3] عن محمد بن حکیم [4] عن ابی الحسن علیہ السلام۔اور اسی مضمون کی ایک حدیث الکافی میں ہے [5] جو موثق ہے [6]

{12} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِحْتَفِظُوا بِكُتُبِكُمْ فَإِنَّكُمْ سَوْفَ تَحْتَاجُونَ

---

[1] بصائر الدرجات: ۳۰۲؛ بحارالانوار: ۲/۳۰۵؛ الاختصاص: ۲۶۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۷/۲۵۸ ح ۲۱۲۸۱

[2] السندی بن محمد یعنی ابان بن محمد البجلی البزاز امام صادقؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں اور ان کی کتب بھی ہیں (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۰)

[3] صفوان بن یحییٰ ابو محمد البجلی بیاع السابری امام کاظمؑ، امام رضاؑ اور امام جوادؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ عین ہیں ان سے ۱۱۸۱ روایات نقل ہیں (دیکھئے: ایضاً ۲۸۷)

[4] محمد بن حکیم الخثعمی امام صادقؑ اور امام کاظمؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ممدوح ہیں ان کی کتاب بھی ہے (دیکھئے: ایضاً ۵۲۱)

[5] الکافی: ۱/۵۷ ح ۱۳؛ الوافی: ۱/۲۵۲ ح ۱۹۱

[6] مرآۃ العقول: ۱/۱۹۶؛ تفسیر مبسوط: ۱/۳۰۰؛ شرح تجرید الاصول: ۴/۱۷؛ خزائن الاحکام: ۲/۷۶؛ مطارح الانظار: ۳/۲۹

إِلَيْهَا.

⭘ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ اپنی کتابوں کی حفاظت کرو کیونکہ عنقریب تم انہی کے محتاج ہو گے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح [2] یا موثق کالصحیح [3] یا موثق ہے [4]

{13} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالُوا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِحُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ فِي شَيْءٍ سَأَلَهُ إِنَّمَا يَهْلِكُ النَّاسُ لِأَنَّهُمْ لاَ يَسْأَلُونَ.

⭘ زرارہ، محمد بن مسلم اور برید العجلی سب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حمران بن اعین سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے پر فرمایا کہ لوگ اس لئے ہلاک ہوتے ہیں کیونکہ وہ سوال نہیں کرتے ہیں۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

{14} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلَيْنِ أَصَابَا صَيْداً وَ هُمَا مُحْرِمَانِ الْجَزَاءُ بَيْنَهُمَا أَوْ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا جَزَاءٌ قَالَ لاَ بَلْ عَلَيْهِمَا أَنْ يَجْزِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الصَّيْدَ قُلْتُ إِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِنَا سَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَلَمْ أَدْرِ مَا عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتُمْ مِثْلَ هَذَا فَلَمْ تَدْرُوا فَعَلَيْكُمْ بِالاِحْتِيَاطِ حَتَّى تَسْأَلُوا عَنْهُ فَتَعْلَمُوا . وَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ: مِثْلَهُ

---

[1] الکافی: ۱/۵۲ ح ۱۰؛ الوافی (مترجم از مؤلف): ۱/۳۳۳ ح ۱۹۶؛ منیۃ المرید: ۳۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۸۱ ح ۳۳۲۶۲؛ بحارالانوار: ۲/۵۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۹ و ۸/۷۷۳؛ مکاتیب الائمہ: ۳/۱۲

[2] المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۱/۲۳۰

[3] مرآۃ العقول: ۱/۱۸۰

[4] الاصول الاصیلہ: ۷۷؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۳/۸۱۲؛ فقہ الثقلین: ۱/۱۰

[5] الکافی: ۱/۴۰ ح ۲؛ الوافی: ۱/۱۸۰؛ بحارالانوار: ۱/۱۹۸؛ منیۃ المرید: ۱۷۵

[6] مرآۃ العقول: ۱/۱۳۰؛ مصابیح الانوار: ۱/۳۰۷؛ انوار الہدایہ: ۲/۴۲۰؛ فوائد الاصول: ۴/۳۰۵؛ النور الساطع: ۱/۱۷؛ تہذیب الاصول: ۳/۲۷۲؛ اوثق الوسائل: ۳۹۹؛ دروس فی الرسائل باصیانی: ۴/۲۰۱؛ اصول الفقہ المقارن: ۲۹۵؛ وسیلۃ الوسائل: ۲۶۱؛ عمدۃ الاصول: ۲/۳۴۸؛ موسوعۃ البرغانی: ۴/۱۰۰؛ شرح بحارالانوار: ۱/۴۳۵؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۲/۲۰۰

❁ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (موسیٰ کاظمؑ) سے ایسے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا جنہوں نے احرام کی حالت میں شکار کیا تھا تو کیا دونوں پر ایک کفارہ واجب ہوگا یا ہر دو پر الگ الگ ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ ہر دو پر الگ الگ دینا ہوگا۔

میں نے عرض کیا: ہمارے بعض اصحاب نے مجھ سے اس بارے سوال کیا تھا مگر میرے پاس اس کا جواب نہیں تھا جو اس پر دیتا۔

پس امامؑ نے فرمایا: پس جب ایسی صورت حال کا سامنا ہو تو تم پر احتیاط لازم ہے حتیٰ کہ تم اس بارے سوال کرو اور تم جان لو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن کالصحیح ہے۔ [3]

**{15}** عَبْدُ اَللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِنَا يَقُولُونَ نَسْمَعُ اَلْأَمْرَ يُحْكَى عَنْكَ وَعَنْ آبَائِكَ. فَنَقِيسُ عَلَيْهِ وَنَعْمَلُ بِهِ فَقَالَ سُبْحَانَ اَللَّهِ لاَ وَاَللَّهِ مَا هَذَا مِنْ دِينِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ. هَؤُلاَءِ قَوْمٌ لاَ حَاجَةَ بِهِمْ إِلَيْنَا قَدْ خَرَجُوا مِنْ طَاعَتِنَا وَصَارُوا فِي مَوْضِعِنَا فَأَيْنَ اَلتَّقْلِيدُ اَلَّذِي كَانُوا يُقَلِّدُونَ جَعْفَراً وَأَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ. قَالَ جَعْفَرٌ لاَ تَحْمِلُوا عَلَى اَلْقِيَاسِ فَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يَعْدِلُهُ اَلْقِيَاسُ إِلاَّ وَاَلْقِيَاسُ يَكْسِرُهُ.

❁ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ ہم آپؑ سے یا آپؑ کے آبائے طاہرینؑ سے کسی امر کا (روایت شدہ) حکم سنتے ہیں پس (دوسرے معاملات کا) اس پر قیاس کرتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں (تو کیا یہ جائز ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: سبحان اللہ! نہیں بخدا یہ امام جعفر صادقؑ کے دین سے نہیں ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو ہماری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری اطاعت سے خارج ہیں اور ہماری جگہ خود بیٹھ گئے ہیں اب ان کی وہ تقلید کہاں گئی ہے جو تقلید یہ لوگ امام جعفر صادقؑ اور امام محمد باقر علیہ السلام کی کیا کرتے تھے (چنانچہ) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ کسی چیز کو قیاس پر محمول نہ کرو پس کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جسے قیاس سے سیدھا کیا جاتا ہے مگر یہ کہ اسے دوسرا قیاس توڑ دیتا ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۴/۳۹۳ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۳۶۶ ح۱۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۴۶ ح۲۰۱۷ و ۲۷/۱۵۴ ح۳۳۴۶۴؛ الوافی: ۱۳/۵۷۳؛ بحار الانوار: ۲/۲۵۹؛ نوادر الاخبار: ۹۳

[2] مرآۃ العقول: ۱۷/۳۸۳؛ عمدۃ الاصول: ۵/۵۲۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۱۲؛ الحدیث فی مناسک: ۲/۲۳۳؛ دروس فی مسائل: ۵/۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۱۲۶؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۴/۵۷؛ البدر الزاہر: ۱/۹۲؛ مہذب الاحکام: ۱۳/۲۵۲؛ بحوث فی علم الاصول: ۵/۱۰۱؛ درر الفوائد: ۲/۹۴؛ منتقی الدرایہ: ۵/۳۳۱؛ نہایۃ الاصول: ۲/۵۷؛ انوار الاصول: ۳/۵۶؛ وسیلۃ الوصول: ۱/۲۰۴؛ منہاج الاصول: ۲/۵۲؛ المحاضرات داماد: ۲/۲۵۱؛ رسائل فی الاصول والفقہ: ۱/۵۷؛ عمدۃ الاصول: ۵/۵۲۵؛ خلاصۃ عمدۃ الاصول: ۲/۲۱۰؛ مجمع الافکار: ۳/۳۲۴؛ کتاب الحج شاہرودی: ۵/۱۱۴؛ الفوائد المدنیہ: ۳۳۵

[3] ملاذ الاخیار: ۸/۵۲۶

[4] قرب الاسناد: ۳۵۷ ح۱۲۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۷/۵۸ ح۳۳۱۹۱؛ بحار الانوار: ۲/۲۹۹؛ مسند الامام الرضاؑ: ۱/۲۳۴

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔[1]

# ﴿احکام طہارت﴾

## مطلق اور مضاف پانی:

### قول مؤلف

پانی یا مطلق ہوتا ہے یا مضاف۔مضاف وہ پانی ہے جو کسی چیز سے حاصل کیا جائے۔مثلاً تربوز کا پانی (ناریل کا پانی) گلاب کا عرق (وغیرہ)۔اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے آلودہ ہو مثلاً گدلا پانی جو اس حد تک مٹیالا ہو کہ پھر اسے پانی نہ کہا جاسکے۔ان کے علاوہ جو پانی ہو اسے آب مطلق کہتے ہیں اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) کُر پانی (۲) قلیل پانی (۳) جاری پانی (۴) بارش کا پانی (۵) کنویں کا پانی۔

## کُر پانی:

{16} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْكُرِّ مِنَ الْمَاءِ كَمْ يَكُونُ قَدْرُهُ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ ثَلَاثَةَ أَشْبَارٍ وَ نِصْفٍ [نِصْفاً] فِي مِثْلِهِ ثَلَاثَةِ أَشْبَارٍ وَ نِصْفٍ فِي عُمْقِهِ فِي الْأَرْضِ فَذَلِكَ الْكُرُّ مِنَ الْمَاءِ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کُر پانی کی کس مقدار کو کہا جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ساڑھے تین بالشت ضرب ساڑھے تین بالشت۔یہ ہے کُر کی مقدار۔[2]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔[3] یا پھر موثق ہے۔[4] اور اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔[5]

---

[1] مقیاس الروایۃ:۶۷؛ بدایع البحوث:۱/۲۰۲و۲۱/۸؛ مدارک العروۃ:۱/۳۷

[2] الکافی:۳/۳ح۵؛ الاستبصار:۱/۱۰ح۱۴؛ وسائل الشیعہ:۱/۱۶۶ح۱۳؛ عوالی اللئالی:۳/۱۰؛ الوافی:۶/۳۶؛ تہذیب الاحکام:۱/۴۲ح۱۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ:۱/۳ح۲؛ مستدرک الوسائل:۱/۹۹ح۴۴۳؛ بحار الانوار:۸۰/۱۸

[3] دروس تمہیدیہ:۱/۲۷؛ شرح العروۃ:۱/۲۵۷؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی:۲۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۱/۲۷۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۱۰۳؛ حکم القضاء فی مدارک:۶۲

[4] مراۃ العقول:۱۳/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ:۱/۲۷۳؛ فقہ الصادق:۱/۱۰۱؛ مصباح المنہاج:۱/۱۰۳؛ تبصرۃ الفقہا:۱/۲۷۴؛ ملاذ الاخیار:۱/۸۳؛ مستمسک العروۃ الوثقیٰ:۱/۵۲؛ مقابس الانوار:۶۷؛ مستند الشیعہ:۱/۴۱؛ غنائم الایام:۱/۵۱۳؛ فقہ الصادق:۱/۱۰۱؛ اصول الفوائد:۲/۳۰۳؛ موسوعہ البرغانی:۲/۱۶۰

[5] توضیح المسائل آقا تقی قمی:۶فتویٰ۶؛ توضیح المسائل آقا بشیر:۴۵فتویٰ۱۷

{17} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْكُرُّ مِنَ الْمَاءِ أَلْفٌ وَمِائَتَا رِطْلٍ.

۞ ابن ابی عمیر اپنے بعض اصحاب سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: پانی کا وہ کر ہے جسے کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی وہ بارہ سو (۱۲۰۰) رطل (عراقی) ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے کیونکہ ابن ابی عمیر کی مراسیل کو مسانید شمار کیا جاتا ہے۔[2]

{18} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ كُرٍّ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: جب پانی بمقدار کر ہو تو اُسے کوئی شے نجس نہیں کرتی۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4]۔

{19} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَاءِ الَّذِي تَبُولُ فِيهِ الدَّوَابُّ وَ تَلَغُ فِيهِ الْكِلاَبُ وَ يَغْتَسِلُ فِيهِ الْجُنُبُ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ كُرٍّ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کھڑے ہوئے پانی (اور پانی کے اس چھپڑ) کے متعلق سوال کیا گیا جس میں حیوانات پیشاب کرتے ہیں، اس سے کتے پانی پیتے ہیں اور جب آدمی غسل کرتے ہیں (کہ وہ نجس ہے یا پاک)؟

---

[1] الکافی: ۳/۳ ح ۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۱ ح ۱۳؛ الاستبصار: ۱/۱۰ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۶۷ ح ۴۱۶؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۸

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۷۷؛ منتقد المنافع: ۱/۲۰۹؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۵؛ ریاض المسائل: ۱/۱۰۵؛ مصابیح الاحکام: ۱/۲۶۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰ ح ۱۰۹؛ الکافی: ۳/۲ ح ۱؛ الاستبصار: ۱/۶ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۵۹ ح ۳۹۶؛ الوافی: ۲/۳۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۸

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۱۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۲۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۱۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۸۰؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۵۲؛ ینابیع الاحکام: ۱/۲۲۸؛ تنقیح مبانی العروہ (الطہارۃ): ۱/۲۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۳۹؛ فرائد الاصول: ۳/۵۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۶؛ دراسات فقہیہ: ۴۲؛ العمل الابقی: ۱/۸۳؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۲؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۲

آپؑ نے فرمایا: جب پانی بمقدار کر ہو تو اُسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

## قلیل پانی:

{20} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْجَرَّةِ تَسَعُ مِائَةَ رِطْلٍ يَقَعُ فِيهَا أُوقِيَّةٌ مِنْ دَمٍ أَشْرَبُ مِنْهُ وَأَتَوَضَّأُ قَالَ لَا.

۞ سعید اعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا: ایک گھڑے میں نوسو (۹۰۰) رطل (یعنی کر سے کم) پانی ہے جس میں تھوڑا سا خون پڑ گیا تو کیا میں اس سے پی سکتا ہوں اور وضو کر سکتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ ③

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ④

{21} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّجَاجَةِ وَالْحَمَامَةِ وَأَشْبَاهِهِمَا تَطَأُ الْعَذِرَةَ ثُمَّ تَدْخُلُ فِي الْمَاءِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ لِلصَّلَاةِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَاءُ كَثِيراً قَدْرَ كُرٍّ مِنْ مَاءٍ

۞ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: اگر کوئی مرغی یا کبوتر یا ان جیسا پرندہ پاخانہ کو روند کر پھر پانی

---

① الکافی:۳/۲ح۲؛ تہذیب الاحکام:۱/۳۹ح۱۰۷و۲۲۶ح۶۵۱؛ من لایحضرہ الفقیہ:۱/۹ح؛ الاستبصار:۱/۶ح۱و۲۰ح۴۸؛ بحارالانوار:۷۷/۲۱؛ الوافی:۶/۳۲؛ دعائم الاسلام:۱/۱۱۲؛ مستدرک الوسائل:۱/۱۹۸ح۳۴۰

② مراۃ العقول:۱۳/۸؛ ملاذ الاخیار:۱/۱۷؛ مشارق الشموس:۳/۹؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۱/۸۸؛ مستند المنافع:۱/۸۲؛ الدرالباہر فی منتخبات الجواہر:۱/۵۹؛ مفتاح البصیرۃ:۱/۴۳۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید:۱/۹۶؛ موسوعۃ العلامۃ البلاغی:۷/۱۳۰؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۱۲۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۱/۱۳۵؛ موسوعۃ الامام الخوئی:۲/۲۹۶؛ مصباح الفقیہ:۱/۷۴۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ):۱/۴۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۱/۹۱؛ رسائل الشیخ بہاؤالدین:۳۸۲؛ التنقیح فی شرح العروۃ:۲/۵۴۳؛ الحدائق الناضرۃ:۱/۳۳۹؛ المعالم المأثورۃ:۱/۱۰۵؛ صراط الیقین:۲/۹؛ العمل الابقی:۱/۹۳؛ مستمسک العروۃ:۱/۲۲۳؛ ریاض المسائل:۱/۲۳؛ تبصرۃ الفقہاء:۱/۲۵۳؛ اصول الفقہ حلی:۴/۲۵۳؛ کتاب الطہارۃ؛ مصطفیٰ خمینی:۲/۷۹؛ مہذب الاحکام:۱/۱۹۹؛ ینابیع الاحکام:۱/۱۰۴؛ مدارک العروۃ:۱/۲۲۱؛ مصباح الہدیٰ:۱/۴۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی:۲/۱۱؛ التنقیح فی شرح العروۃ:۲/۷۴۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ):۱/۲۸۸؛ کشف الظلام:۱/۲۵۶؛ فقہ الصادق:۱/۳۱؛ مصابیح الاحکام:۱/۱۴۳

③ الاستبصار:۱/۲۳ح۵۶؛ تہذیب الاحکام:۱/۴۱۸ح۳۹؛ وسائل الشیعہ:۱/۱۶۹ح۴۲۱

④ ملاذ الاخیار:۳/۹۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید:۱/۱۰۰؛ جواہر الکلام:۱/۱۱۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ:۱/۴۶؛ ینابیع الاحکام:۱/۸۱؛ الاقوال المختارۃ:۸۴؛ فقہ الشیعہ:(کتاب الطہارۃ):۳/۲۲؛ مصباح الفقیہ:۱/۷۹؛ مصابیح الاحکام:۱/۸۴؛ بقیۃ البداۃ:۱/۱۰۹؛ مصباح الہدیٰ:۱/۶۹؛ میراث حوزہ اصفہان:۹/۲۱۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری:۱/۱۱۲

میں چلا جائے تو کیا اس پانی سے نماز کے لئے وضو کیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ پانی گر جتنا کثیر ہو۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{22} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا أَتَيْتَ مَاءً وَفِيهِ قِلَّةٌ فَانْضِحْ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ يَسَارِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَتَوَضَّأْ.

✿ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرماتے تھے: جب ایسے پانی کے پاس جاؤ جو بالکل تھوڑا (یا یہ کہ اس میں کوئی کثافت ہو) تو دائیں، بائیں، اور سامنے کی طرف چھڑک دو (یعنی صاف کرلو) اور پھر اس سے وضو کرلو۔ ③

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ ④

{23} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُيَسِّرِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ الْجُنُبِ يَنْتَهِي إِلَى الْمَاءِ الْقَلِيلِ فِي الطَّرِيقِ وَيُرِيدُ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنَاءٌ يَغْرِفُ بِهِ وَيَدَاهُ قَذِرَتَانِ قَالَ يَضَعُ يَدَهُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ هَذَا مِمَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ.

✿ محمد بن میسر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک جنب آدمی (سفر کرتے ہوئے) راستہ میں ایک ایسی جگہ پہنچتا ہے جہاں قلیل پانی موجود ہے اب اس کے پاس کوئی ایسا برتن بھی نہیں ہے جس سے پانی لے اور اس کے ہاتھ بھی گندے ہیں تو وہ کیسے غسل کرے؟

---

① تہذیب الاحکام: ۱/۴۱۹ ح ۴۵؛ الاستبصار: ۱/۲۱ ح ۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۵۵ ح ۳۸۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۵؛ الوافی: ۶/۴۳؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۴

② ملاذ الاخیار: ۳/۱۹۷؛ کتاب الطہارہ الخمینی: ۳/۲۲؛ تنقیح مبانی العروہ: ۲/۱۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۶؛ شرح العروۃ الوثقی: ۳/۴۶؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۴۱۳؛ تفصیل الشریعہ فی شرح تحریر الوسیلہ: ۱/۷؛ جواہر الکلام: ۱/۹۸؛ کشف اللثام: ۱/۲۵۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۵۶؛ مصابیح الظلام: ۵/۲۶۷؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۲۲؛ الحاشیہ علی مدارک: ۱/۵۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۲۷۶؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۳۰؛ ریاض المسائل: ۱/۲۴؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۱۷؛ ینابیع الاحکام: ۱/۳۰۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۱۵۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۸۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۶۷؛ کتاب الطہارۃ مصطفی خمینی: ۱/۲۰۵؛ المعالم الزلفی: ۱۵۵؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۸۶

③ الکافی: ۳/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۸ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۱۸ ح ۵۵۵؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۴۰؛ الوافی: ۶/۷۷

④ مرآۃ العقول: ۱۳/۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۹؛ منتہی المطلب: ۱/۱۳۷؛ مصابیح الانوار: ۱/۲۵۸

آپؑ نے فرمایا: پہلے اس (پانی) پر ہاتھ رکھے۔ پھر وضو کرے اور بعد ازاں غسل کرے۔ اسی (سہولت) کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”دین میں تم پر کسی قسم کی سختی نہیں کی۔ (الحج: ۷۸)“ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]

**{24}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَلنُّعْمَانِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُولَوَيْهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: كُلَّمَا غَلَبَ اَلْمَاءُ عَلَى رِيحِ اَلْجِيفَةِ فَتَوَضَّأْ مِنَ اَلْمَاءِ وَ اِشْرَبْ فَإِذَا تَغَيَّرَ اَلْمَاءُ وَ تَغَيَّرَ اَلطَّعْمُ فَلاَ تَوَضَّأْ مِنْهُ وَ لاَ تَشْرَبْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تک پانی مردار کی بدبو پر غالب رہے تب تک اس سے وضو بھی کر سکتے ہیں اور پی بھی سکتے ہو پس جب پانی اور اس کا ذائقہ تبدیل ہو جائے تب نہ اس سے وضو کرو اور نہ اس سے پیو۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/ ۴ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۹۰؛ الاستبصار: ۱/ ۱۲۸ ح ۴۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۵۲ ح ۳۷۹؛ الوافی: ۶/ ۲۱؛

[2] مہذب الاحکام: ۱/ ۲۴۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/ ۹۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۶۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (طہارۃ) ۱/ ۴۵۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۴۳۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/ ۵۱؛ دروس فقہ مظاہری: ۶۲؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/ ۵۵؛ کنز الفوائد: ۱/ ۳۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۲۲۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۸۵؛ فقہ الصادق: ۱/ ۴۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲/ ۸۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۲۴؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۴۵؛ فقہ الصادق: ۱/ ۱۳؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۴؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱۸۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۲۰۱؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۴۹؛

[3] ملاذ الاخیار: ۱/ ۵۳۶؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۹؛ جواہر الکلام: ۱/ ۹۰؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۱؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۶۶؛ الرسائل التسع: ۲۱۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۴۴؛ عوائد الایام: ۷۶؛ الحبل المتین: ۱/ ۴۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/ ۹۱؛ موسوعہ العلامہ البلاغی: ۷/ ۱۳؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۵؛ وسیلۃ الوسائل: ۲۳۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/ ۸۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۱۰۹؛ مشارق الشموس: ۲/ ۷۲؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۷۳؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۴۲۳؛ مصابیح الاحکام: ۱/ ۲۱۱؛ منتہی المطلب: ۲/ ۲۰۰؛ بغیۃ الہداۃ: ۱/ ۱۰۵؛ الاقوال المختارۃ: ۲۱۳؛ آیات الاحکام: ۵/ ۸۲؛ الاحکام: ۴/ ۳۵۳؛ القواعد الفقہیہ: ۴۵؛ ابی شیر علی مدارک: ۱/ ۹۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۷

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۱۶ ح ۸؛ الاستبصار: ۱/ ۱۲ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۳۷ ح ۳۳۶؛ الکافی: ۳/ ۴ ح ۳؛ الوافی: ۶/ ۲۰

[5] ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۱۸؛ الاقوال المختارۃ: ۱/ ۱۰۷؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۱؛ تفصیل الشریعہ: ۴/ ۸ و ۲/ ۵۱؛ کتاب الطہارۃ الخمینی: ۳/ ۴۳؛ الاستقصاء الاعتبار: ۱/ ۴۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۹/ ۷؛ شرح نجاۃ العباد: ۱/ ۳؛ فقہ الشیعہ: (کتاب الطہارۃ): ۲/ ۷۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۱/ ۲۷؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/ ۸۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۶؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۱۱؛ شرح الحلقۃ الثالثۃ: ۵/ ۲۱؛ المحجۃ البیضاء: ۱/ ۵۰۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۲۴۳؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۱/ ۵۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۵؛ فقہ الشیعہ (الطہارۃ): ۱/ ۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۲۶؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۴۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/ ۸۴؛ مقابس الانوار: ۶۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/ ۵۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۳۲۴؛ حکم القضاء فی مدارک: ۴۳؛ شرح حلقات الاصول: ۱۹/ ۳۲۱؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۸۲؛ کشف الظلام: ۱/ ۵۷؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۲۷۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/ ۵۴۵؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۷۱؛ شرح العروۃ شیرازی: ۵۷؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۰۴؛ بدائع البحوث: ۴/ ۳۰۴؛ مشارق الشموس: ۳/ ۵۸۱؛ العمل الابقی: ۱/ ۷۳

## قول مؤلف:

یہ حدیث قلیل اور کثیر ہر قسم کے پانی کو شامل ہے جیسا کہ متن سے ظاہر ہے۔ (واللہ اعلم)

{25} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَصَابَتِ الرَّجُلَ جَنَابَةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَلَا بَأْسَ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَ يَدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَنِيِّ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب انسان مجنب ہو اور اپنے ہاتھ کو (پانی والے) برتن میں ڈالے تو اگر اس کے ہاتھ پر کوئی منی (یعنی نجاست) نہیں لگی ہوئی تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{26} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَنَا جَالِسٌ عَنْ غَدِيرٍ أَتَوْهُ وَ فِيهِ جِيفَةٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَاهِراً وَ لَا يُوجَدُ فِيهِ الرِّيحُ فَتَوَضَّأْ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں بھی وہاں بیٹھا تھا کہ کچھ آدمی چھپڑ (ایسا گڑھا جس میں پانی جمع ہو) پر گئے جس میں مردار پڑا تھا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر پانی غالب ہو اور اس میں بدبو (وغیرہ) نہ ہو تو پھر اس سے وضو (اور غسل) کر سکتے ہو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۷ ح ۸۳؛ الاستبصار: ۱/ ۲۰ ح ۷ ۴ و ۱/ ۵۰ ح ۱۴۳؛ الوافی: ۶/ ۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۵۳ ح ۳۸۳ و ۳۹۴ ح ۱۱۲۳؛

[2] ملاذ الاخیار: ۱/ ۱۳۹؛ کشف الاسرار جزائری: ۲/ ۵۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۷۵؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۲۲۹؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۸۳؛ تفصیل الشریعہ: ۵/ ۱۸۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۴۴۰؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۴۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/ ۷۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/ ۶۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/ ۷۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۱۱۰؛ مقابس الانوار: ۱۷؛ صراط الیقین: ۱/ ۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/ ۸۳؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/ ۲۱۰؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۷۰؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۰۰؛ بحوث فی القواعد: ۱/ ۳۱۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/ ۸۹؛ مصابیح الاحکام: ۱/ ۳۶۵

[3] الکافی: ۳/ ۴ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۶ ح ۲۲؛ الوافی: ۶/ ۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۴۱ ح ۳۴۲؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۲۱؛ مستدرک الوسائل: ۱/ ۱۸۸ ح ۳۰۸؛ عائم الاسلام: ۱/ ۱۱۱

[4] مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۱/ ۱۰۴؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۴۲؛ مصباح المنہاج: ۱/ ۹۰؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/ ۶۷؛ مشارق الشموس: ۳/ ۲۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۲/ ۷۵؛ الاقوال المختارۃ: ۲۱۵؛ ریاض المسائل: ۲/ ۹۹؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۶۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۹۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/ ۸۷؛ میراث حوزہ اصفہان: ۹/ ۸۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۲۹؛ مصابیح الاحکام: ۱/ ۲۰۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۳۲؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۱۱؛ مہذب الاحکام: ۱/ ۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۸۳؛ فقہ الشیعہ: (کتاب الطہارۃ): ۱/ ۳۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/ ۴۹؛ مقابس الانوار: ۳۶؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۲۱۰؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۰۴؛ الاقوال المختارۃ: ۱۰۷

## جاری پانی:

{27} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ أَطَهُورٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا دریا (سمندر) کا پانی پاک اور پاک کنندہ ہے؟

آپ نے فرمایا! ہاں[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{28} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْمَيْتَةِ فِي الْمَاءِ قَالَ يَتَوَضَّأُ مِنَ النَّاحِيَةِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا الْمَيْتَةُ.

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص ایسے پانی سے گزرتا ہے جس میں کوئی مردار پڑا ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پانی کی اس طرف سے وضو کر لو جس طرف مردار نہ ہو۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

## قول مؤلف:

یہ حکم عام ہے جو جاری پانی کو بھی شامل ہے اور کھڑے ہوئے پانی کو بھی جبکہ وہ پانی بمقدار کر ہو (واللہ اعلم)

{29} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي مَاءِ الْحَمَّامِ قَالَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ الْجَارِي.

❂ داؤد بن سرحان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ علیہ السلام حمام کے پانی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

---

[1] الکافی: ۳/۱ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۶ ح ۵ / ۲۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۳۲ ح ۳۳۲؛ الوافی: ۶/۱۶

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۲۱۶؛ مشارق الشموس: ۳/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۲؛ الحبل المتین: ۱/۵۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۸ ح ۱۲۸۵؛ الاستبصار: ۱/۲۱ ح ۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۴۳ ح ۳۵۶؛ الوافی: ۶/۲۸؛ بحوث فی شرح العروہ: ۱/۲۷۵؛ تفصیل الشریعہ فی شرح تحریر الوسیلہ: ۲/۸۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۷۰؛ مشارق الشموس: ۳/۶۲؛ جواھر الکلام: ۱/۱۱۹؛ مصباح المنہاج: ۱/۲۸؛ ینابیع الاحکام: ۱/۲۱۰؛ مصابیح الاحکام: ۳/۲۲۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۸۰؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۸۷

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بمنزلہ آب جاری کے ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{30}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمَّامُ يَغْتَسِلُ فِيهِ الْجُنُبُ وَ غَيْرُهُ أَغْتَسِلُ مِنْ مَائِهِ قَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنْهُ الْجُنُبُ وَ لَقَدِ اغْتَسَلْتُ فِيهِ ثُمَّ جِئْتُ فَغَسَلْتُ رِجْلَيَّ وَ مَا غَسَلْتُهُمَا إِلَّا مِمَّا لَزِقَ بِهِمَا مِنَ التُّرَابِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا میں اس حمام کے پانی سے جس میں جب (یا عیسائی، یہودی) وغیرہ سب غسل کرتے ہیں، غسل کر سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگرچہ اس میں جب آدمی غسل کرے تو بھی اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور میں نے خود ایسے پانی سے غسل کیا ہے اور پھر آ کر پاؤں دھوئے ہیں اور وہ بھی اس وجہ سے کہ ان میں مٹی لگ گئی تھی۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۷۸ ح ۱۱۷۰؛ بحار الانوار: ۷۳/۷۹؛ مکارم الاخلاق: ۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۴۸ ح ۳۶۷؛ الوافی: ۶/۵۲

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۹۸؛ مستند الشیعہ: ۱/۸۷؛ مدارک العروہ: ۲/۵؛ مشارق الشموس: ۳/۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۳؛ الدر الباھر: ۱/۵۶؛ جواھر الکلام: ۱/۹۵؛ التنقیح فی شرح العروہ: ۲/۲۱؛ مقابس الانوار: ۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۹۳؛ ینابیع الاحکام: ۱/۴۲۸؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱/۱۹۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۳/۵۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۲۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۲۰؛ فقہ الشیعہ: (کتاب الطہارۃ): ۱/۸۶؛ مدارک العروہ: ۲/۱۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۹۰؛ الاقوال: المختارۃ: ۴۲؛ غنائم الایام: ۱/۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/۱۳۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۵۴؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۲/۴۳؛ جامع المدارک: ۱/۴؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۲۶۵؛ ینابیع الاحکام: ۱/۳۰۴؛ مصابیح الاحکام: ۱/۱۹؛ بدائع البحوث: ۹/۲۰؛ بغیۃ الہداۃ: ۱/۱۳۱؛ مجمع الفائدۃ: ۳۵۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۷۹؛ الدر الباھر: ۵۶؛ مفتاح البصر: ۳/۴۲؛ کتاب الطہارۃ (طاھری): ۷۸؛ موسوعہ الشہید: ۱۰/۵۵؛ فقہ الخلاف: ۳/۲۳؛ مستمسک العروۃ: ۱/۸۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۹۹؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۲؛ العمل الابقی: ۱/۳۴؛ شرح العروۃ: ۱/۲۹۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۸۰؛ المعالم الزلفی: ۱۳۸

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۷۸ ح ۱۱۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۱۱ ح ۵۴۳ و ۱/۱۴۸ ح ۳۶۸؛ مکارم الاخلاق: ۵۴؛ الوافی: ۶/۵۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۹۹؛ مستند الشیعہ: ۱/۸۷؛ مدارک العروۃ الوثقیٰ: ۲/۷؛ مشارق الشموس: ۳/۲۱؛ شرح العروۃ الوثقیٰ ۲/۲۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۳۴؛ التنقیح فی شرح العروہ: ۲/۵۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۲۷؛ کشف اللثام: ۱/۳۰۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۳۳۸؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۰۶؛ دلیل العروۃ: ۱/۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۵۰۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۲۸۲؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۴۸؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۲۰۳؛ المعالم الزلفیٰ: ۲۰۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۵۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۳؛ المناظر الناضرۃ: ۳۰۴؛ صراط الیقین: ۲/۵۵؛ ریاض المسائل: ۱/۳۷؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۹۰؛ مہذب الاحکام: ۱/۲۳۸؛ ینابیع الاحکام: ۱/۳۶۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ) ۱/۲۲۱؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۲۸۶؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۲۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۳۴۱؛ العمل الابقی: ۱/۲۷۷؛ کتاب الطہارۃ (انصاری): ۱/۵۸۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۲۴۴؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۰۰؛ جامع المدارک: ۱/۲۰؛ مدارک العروۃ: ۲/۷۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۵۶۳؛ مصابیح الاحکام: ۱/۳۳۱؛ وسائل العباد: ۱/۵۸؛ معالم الدین: ۱/۳۳۴

{31} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الْجَارِي وَ كُرِهَ أَنْ يَبُولَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص جاری پانی میں پیشاب کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی پانی نجس نہیں ہوتا) ہاں البتہ کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

دیگر احادیث میں جاری پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے۔[3] لہٰذا اسے مطلق جائز یا حرام نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کو کراہت پر محمول کیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

{32} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ سَأَلَ عَنْ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ فِي مَاءِ الْمَطَرِ وَ قَدْ صُبَّ فِيهِ خَمْرٌ فَأَصَابَ ثَوْبَهُ هَلْ يُصَلِّي فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ فَقَالَ لَا يَغْسِلُ ثَوْبَهُ وَ لَا رِجْلَهُ وَ يُصَلِّي فِيهِ وَ لَا بَأْسَ.

علی بن جعفر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آدمی برستی ہوئی بارش میں جا رہا ہے کہ بارش کے پانی میں شراب ڈال دی جاتی ہے اور پھر وہ شراب زدہ پانی اس کے کپڑے کو لگ جاتا ہے تو کیا دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑا اور پاؤں دھونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۳ح ۱۲۱؛ الاستبصار: ۱/۱۳ح ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۴۳ح ۳۵۲؛ الوافی: ۶/۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۱ح ۸۱

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۹۳؛ مستقصد المنافع: ۱/۲۲۱؛ مدارک العروہ: ۱/۱۰۴؛ مصباح المنہاج: ۲/۱۴۵؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۴/۴۴؛ العمل الابقی: ۲/۳۸؛ مصابیح الاحکام: ۱/۷۰؛ مستند الشیعہ: ۱/۹۸؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۸/۵۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۲۲۸؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۲۸؛ ینابیع الاحکام: ۲/۴۱۴؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۴۱۰؛ الحدائق: الناضرۃ: ۲/۸۴؛ ریاض المسائل: ۱/۱۱۰؛ کشف اللثام: ۱/۲۳۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۲؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۴۵؛ مصباح الفقیہ: ۲/۱۱۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۴/۴۲۱؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۴۳۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ) ۴/۴۲؛ التعلیقات علی شرح: ۴۲؛ صراط الیقین: ۲/۱۴۳

[3] وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۱ باب ۲۴

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۴۱۸ح ۱۳۲۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۸ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۴۵ح ۳۵۹؛ مسائل علی بن جعفر: ۲۲۰ح ۴۳۳؛ الوافی: ۶/۲۷

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۵۹۱؛ جواہر الکلام: ۶/۱۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۱۴۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۳/۵۰۱؛ مشارق الشموس: ۴/۴۹۰؛ فقہ الصادق: ۱/۳۲

## بارش کا پانی:

{33} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْبَيْتِ يُبَالُ عَلَى ظَهْرِهِ وَ يُغْتَسَلُ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يُصِيبُهُ الْمَاءُ أَ يُؤْخَذُ مِنْ مَائِهِ فَيُتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ فَقَالَ إِذَا جَرَى فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم سے اس گھر کے بارے پوچھا جس کی چھت پر پیشاب کیا جاتا ہے اور غسل جنابت کیا جاتا ہے اور اس پر بارش ہوگئی تو کیا بارش کے اس پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر بارش کا پانی جاری ہوجائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{34} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ السَّطْحِ يُبَالُ عَلَيْهِ فَتُصِيبُهُ السَّمَاءُ فَيَكِفُ فَيُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْمَاءِ أَكْثَرُ مِنْهُ.

❁ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مکان کی اس چھت کے بارے میں سوال کیا جس پر پیشاب کیا جاتا ہے (اور) اس پر بارش برستی ہے جس کی وجہ سے وہاں کچھ پانی جمع ہوجاتا ہے پھر وہ کپڑے کو لگ جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ پانی پیشاب سے زیادہ ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۱۱ ح ۱۲۹۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۸ ح ۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۴۵ ح ۳۵۹؛ الوافی: ۶/ ۴۷؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۱۱؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۴ ح ۴۳۳؛ ھدایۃ الامۃ: ۱/ ۵۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۹۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/ ۲۱۵؛ جواھر الکلام: ۶/ ۳۱۶؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۴۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/ ۲۵۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/ ۲۳۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/ ۳۳۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۲۹۷؛ الدر الباھر: ۴۹۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۹؛ مقابس الانوار: ۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۲۱؛ منتھی المطلب: ۱/ ۲۹؛ کشف اللثام: ۱/ ۲۵۸؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۲۸؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۳۷۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۱۱۵؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/ ۵۶؛ شرح نجاۃ العباد: ۶۳؛ روض الجنان: ۱۳۸؛ مشارق الشموس: ۳/ ۱۴۲؛ مصابیح الاحکام: ۱/ ۳۳۸؛ مجمع الفائدہ: ۱/ ۲۵۶؛ صراط الیقین: ۱/ ۶۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۱/ ۲۲۵؛ الاقوال المختارۃ: ۷۳۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۱۲۹؛ العمل الابقی: ۱/ ۱۲۸؛ بغیۃ البلد: ۱/ ۳۷؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۳۱۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۴/ ۵۷؛ فقہ الخلاف: ۳/ ۱۹۸؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۲۶؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۵/ ۱۲۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۶۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۲۱۰؛ فقہ الصادق: ۱/ ۳۰؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۶؛ معالم الدین: ۱/ ۳۱۲؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/ ۱۲۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۰

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۷ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۴۴ ح ۳۵۸؛ الوافی: ۶/ ۴۷؛

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{35} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي مِيزَابَيْنِ سَالاَ أَحَدُهُمَا بَوْلٌ وَ الْآخَرُ مَاءُ الْمَطَرِ فَاخْتَلَطَا فَأَصَابَ ثَوْبَ رَجُلٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان دو پرنالوں کے بارے میں فرمایا کہ جن میں سے ایک سے پیشاب آرہا ہو اور دوسرے سے بارش کا پانی اور دونوں مل جائیں اور کسی کا کپڑا بھیگ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

تحقیق: حدیث صحیح ہے[3] یا پھر حسن ہے۔[4]

{36} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ سَأَلَ عَنِ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : عَنِ الرَّجُلِ الْجُنُبِ هَلْ يُجْزِيهِ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ أَنْ يَقُومَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يُغْسَلَ رَأْسُهُ وَ جَسَدُهُ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى مَاءٍ سِوَى ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا غَسَلَهُ اغْتِسَالَهُ بِالْمَاءِ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ.

علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ ایک شخص حالت جنابت میں ہے تو وہ بارش میں کھڑا ہو جائے اور اپنا سر دھوئے اور پورا جسم دھوئے حالانکہ وہ دوسرے پانی سے بھی غسل کرسکتا ہے تو کیا وہ غسل جنابت سے مستغنی ہو جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے (اس نیت سے) غسل کیا ہے اور سارا جسم دھویا ہے تو پھر وہ مستغنی ہے۔[5]

---

[1] الحاشیة علی الفقیه: ۱/۳۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۳۱۳؛ روضة المتقین: ۱/۴۶؛ الحدائق الناضرة: ۱/۲۱۵؛ مدارک العروة: ۲/۹؛ سند العروة (الطهارة): ۱/۸۸؛ کتاب الطهارة طاهری: ۱/۲۶؛ کتاب الطهارة خمینی: ۳/۳۴۵؛ بغیة الهدی: ۱/۳۷؛ جواهر الکلام: ۳/۵۰۱؛ شرح نجاة العباد: ۶۴؛ مصباح الهدی: ۱/۱۲۷؛ میراث حوزه اصفهان: ۴/۵۷؛ موسوعه الامام الخوئی: ۲/۲۱۷؛ الاقوال المختارة: ۳۴۸؛ تفصیل الشریعه: ۲/۲۴۴؛ دراسات فقهیه: ۴۲؛ مهذب الاحکام: ۱/۲۰۱؛ الرسائل الاحمدیه: ۱/۱۹۸؛ العمل الابقی: ۱/۱۲۶؛ فقه الشیعه (کتاب الطهارة): ۵/۲۳؛ کتاب الطهارة مصطفیٰ خمینی: ۱/۳۸۴؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۷۵؛ مصباح المنهاج (الطهارة): ۱/۵۲۳؛ ینابیع الاحکام: ۱/۴۹۱؛ موسوعه الفقه الاسلامی: ۱/۴۱۸؛ فقه الصادقؑ: ۱/۷۱؛ المعالم الماثورة: ۱/۱۷۳؛ لوامع الاحکام: ۱۸۲؛ شرح طهارة القواعد: ۳۸۰؛ تنقیح مبانی العروة (الطهارة): ۱/۲۴۲؛ التعلیقه الاستدلالیه: ۱/۵۹؛ ذخیرة المعاد: ۱/۱۲۰؛ مستمسک العروة: ۱/۱۷۵

[2] الکافی: ۳/۱۲ ح ۱؛ وسائل الشیعه: ۱/۱۴۵ ح ۳۶۱؛ تهذیب الاحکام: ۱/۴۱۱ ح ۱۲۹۸؛ الوافی: ۶/۴۸؛ منتقد المنافع: ۱/۲۰۳

[3] تفصیل الشریعه: ۲/۲۴۵؛ التنقیح فی شرح العروة: ۲/۲۵۷؛ ینابیع الاحکام: ۱/۵۰۱؛ مستند الشریعه: ۱/۲۵؛ التعلیقه الاستدلالیه: ۱/۲۱۸؛ کتاب الطهارة طاهری: ۳۳؛ شرح نجاة العباد: ۶۴؛ کتاب الطهارة خمینی: ۴/۳۳۳؛ بحوث فی شرح العروة: ۲/۹؛ روض الجنان: ۱/۷۱؛ تنقیح مبانی العروة (الطهارة): ۱/۳۸۰؛ مصباح المنهاج (الطهارة): ۱/۵۲۳؛ سند العروة (الطهارة): ۱/۲۱۰؛ منتهی المطلب: ۱/۲۹؛ موسوعه البرغانی: ۲/۵۷؛ الاقوال المختارة: ۳۴۱؛ الرسائل الاحمدیه: ۱/۱۹۶؛ مستقصی مدارک: ۲۵؛ مهذب الاحکام: ۱/۲۰۳؛ العمل الابقی: ۱/۱۲۷؛ مصباح الفقیه: ۸/۳۳۹

[4] کشف اللثام: ۱/۲۵۸؛ معتصم الشیعه: ۲/۱۳۰؛ مصابیح الاحکام: ۱/۳۴۸؛ میراث حوزه اصفهان: ۳/۲۰۸؛ ریاض المسائل: ۱/۲۰؛ جواهر الکلام: ۳/۵۰۵؛ مرآة العقول: ۱۳/۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۷۹

[5] تهذیب الاحکام: ۱/۱۴۹ ح ۴۲۴؛ من لا یحضره الفقیه: ۱/۲۰ ح ۲۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۴۷ ح ۵۴۳؛ وسائل الشیعه: ۲/۲۳۱ ح ۲۰۲۲؛ قرب الاسناد: ۱۸۲؛ بحار الانوار: ۱۰/۲۸۲؛ الاستبصار: ۱/۱۲۵؛ الوافی: ۶/۵۲۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[1]

## کنویں کا پانی:

{37} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَاءُ الْبِئْرِ وَاسِعٌ لاَ يُفْسِدُهُ شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يَتَغَيَّرَ بِهِ.

❂ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: کنویں کا پانی وسیع ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی مگر یہ کہ اس کی وجہ سے اس میں کوئی تغیر پیدا ہو جائے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{38} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لاَ يُغْسَلُ الثَّوْبُ وَ لاَ تُعَادُ الصَّلاَةُ مِمَّا وَقَعَ فِي الْبِئْرِ إِلاَّ أَنْ يُنْتِنَ فَإِنْ أَنْتَنَ غُسِلَ الثَّوْبُ وَأَعَادَ الصَّلاَةَ وَنُزِحَتِ الْبِئْرُ.

❂ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: کنویں میں کسی چیز کے پڑ جانے کی وجہ سے کپڑے کو نہیں دھویا جائے گا اور نہ ہی نماز دوبارہ پڑھی جائے گی جب تک کہ وہ بدبودار نہ ہو جائے اور اگر کنویں

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/ ۵۳۴؛ جواہر الکلام: ۳/ ۱۰۰؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۱۱۹؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۳۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۵۷؛ العمل الابقی: ۲/ ۳۳۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۵۴۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۱۸۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۱۷۶؛ کشف اللثام: ۲/ ۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۳۹۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۳۷

[2] الکافی: ۳/ ۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۹ ح ۱۲۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۷۰ ح ۴۲۲؛ الوافی: ۶/ ۳۹؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۱؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۹؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳ ح ۸۶؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۳۰

[3] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۷۰؛ الاقوال المختارۃ: ۱/ ۲۱۴؛ الموسوعہ الفقہیہ المیسر: ۶/ ۲۳۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۱۳۱؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۱؛ بحوث فی شرح العروہ: ۱/ ۲۵۸؛ مفتاح البصیرہ: ۱/ ۸۰؛ مدارک العروۃ الوثقیٰ: ۲/ ۱۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۸۲؛ مشارق الشموس: ۳/ ۲۷۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/ ۹۴؛ مصطلحات الفقہ: ۴۹۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۵۰؛ شرح نجاۃ العباد: ۳۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۳۵؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۶۱۵؛ العمل الابقی: ۱/ ۸۰؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۳۰۰؛ المعالم المأثورۃ: ۱/ ۲۰۹؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/ ۴۹؛ جامع المدارک: ۱/ ۲؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۴۶؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۴۷؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۱۲۵؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۵۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۳۴؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۵۲؛ مصطلحات الفقہ: ۴۹۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۵۲؛ المحصول فی علم الاصول: ۲/ ۵۹۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/ ۳۶۶؛ کشف اللثام: ۱/ ۳۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۱۹۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۷۹؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۲۱؛ المناظر الناضرۃ: ۱۱۲؛ الدرر الباہر: ۹۶؛ دراسات فقہیہ: ۲۷؛ بغیۃ البدۃ: ۱/ ۱۱۵؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۲۷؛ ریاض المسائل: ۱/ ۱۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۱/ ۶۶؛ کتاب المضاربہ اسماعیل پور: ۱۷۸

کا پانی بدبودار ہو جائے تو کپڑے کو بھی پاک کیا جائے گا، نماز بھی دوبارہ پڑھی جائے گی اور کنویں کا پانی بھی نکالا جائے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{39} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ ٱللّٰهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِ ٱللّٰهِ بْنِ ٱلصَّلْتِ عَنْ عَبْدِ ٱللّٰهِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي ٱلْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي ٱلْبِئْرِ فَيَتَوَضَّأُ ٱلرَّجُلُ مِنْهَا وَيُصَلِّي وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ أَيُعِيدُ ٱلصَّلاَةَ وَيَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَ لاَ يُعِيدُ ٱلصَّلاَةَ وَلاَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ.

❂ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: چوہا کنویں میں گر گیا اور آدمی نے اس پانی سے وضو بھی کرلیا اور نماز بھی پڑھ لی جبکہ اسے پہلے یہ معلوم نہیں تھا تو کیا وہ دوبارہ نماز پڑھے اور اپنے کپڑوں کو دھوئے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ وہ نماز دوبارہ پڑھے گا اور نہ کپڑوں کو دھوئے گا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{40} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ ٱلْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي ٱلْبِئْرِ لاَ يُعْلَمُ بِهَا إِلاَّ بَعْدَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهَا أَيُعَادُ ٱلْوُضُوءُ فَقَالَ لاَ.

❂ ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ چوہا پانی میں گر گیا اور اس سے وضو کرنے کے بعد معلوم ہوا تو کیا دوبارہ نماز پڑھی جائے گی یا دوبارہ وضو کیا جائے گا؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۳۲ ح ۶۷۰؛ الاستبصار: ۱/۳۰ ح ۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۷۳ ح ۴۳۳؛ الوافی: ۶/۴۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۹

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۱۷۴؛ مشارق الشموس: ۳/۲۰۷؛ غنائم الایام فی مسائل الحلال والحرام: ۱/۵۷۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۱۹۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۳۴۳؛ المعالم الزلفی: ۹۰؛ مقابس الانوار: ۶۴؛ ریاض المسائل: ۱/۳۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۹۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۷۹؛ المناظر الناضرۃ: ۷۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۲۶؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۹؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۵۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۳۱۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۲۰۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۳۳ ح ۶۷۱؛ الاستبصار: ۱/۳۱ ح ۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۷۳ ح ۴۳۰؛ الوافی: ۶/۳۱

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۲۷۴؛ دلیل العروۃ الوثقیٰ: ۱/۸/۳۱؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۱۲۶؛ منتہی المطلب: ۱/۶۰؛ رسائل الشہید الثانی: ۱/۹۷؛ مصباح المنہاج: ۱/۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۵۱؛ کتاب الطہارۃ وتراث الانصاری: ۱/۲۰۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۱/۶۰؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۵۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۵۰۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۳۵۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۳۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۹؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/۱۷۴؛ موسوعۃ الفاضل: ۱/۱۱۳؛ التوضیح النافع: ۸؛ جواہر الکلام: ۱/۱۹۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۱۹۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{41} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَ أَبِي يُوسُفَ يَعْقُوبَ بْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا وَقَعَ فِي الْبِئْرِ الطَّيْرُ وَ الدَّجَاجَةُ وَ الْفَأْرَةُ فَانْزَحْ مِنْهَا سَبْعَ دِلاَءٍ قُلْنَا فَمَا تَقُولُ فِي صَلاَتِنَا وَ وُضُوئِنَا وَ مَا أَصَابَ ثِيَابَنَا فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کنویں میں پرندہ، مرغی اور چوہا گر جائے تو اس کے لئے سات ڈول نکالو۔

ہم نے پوچھا: آپ علیہ السلام ہمارے وضو، نماز اور کپڑوں پر لگے پانی کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [4] یا پھر صحیح ہے [5]

{42} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَقَطَ فِي الْبِئْرِ شَيْءٌ صَغِيرٌ فَمَاتَ فِيهَا فَانْزَحْ مِنْهَا دِلاَءً وَ إِنْ وَقَعَ فِيهَا جُنُبٌ فَانْزَحْ مِنْهَا سَبْعَ دِلاَءٍ فَإِنْ مَاتَ فِيهَا بَعِيرٌ أَوْ صُبَّ فِيهَا خَمْرٌ فَلْيُنْزَحْ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کنویں میں کوئی چھوٹا جانور مر جائے تو اس سے کچھ (سات) ڈول نکالو اور اگر اس میں جنب والا آدمی گر جائے تو اس سے سات ڈول نکالو اور اگر اس میں اونٹ مر جائے یا اس میں شراب انڈیلی جائے تو پورا پانی نکالا جائے۔ [6]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [7]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۳۳ ح ۶۷۲؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱ ح ۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۷۳ ح ۴۳۲؛ الوافی: ۶/ ۴۱؛ منتقد المنافع: ۱/ ۲۸۸

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۷۵؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۱۹۰؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۹۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/ ۱۶۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۲۸؛ الحاشیہ علی مدارک: ۱/ ۱۱۳؛ شرح قواعد الطہارۃ: ۴۴؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۵۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۴۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۳۳ ح ۶۷۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱ ح ۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۷۳ ح ۴۳۳؛ الوافی: ۶/ ۴۲

[4] ملاذ الاخیار: ۲/ ۶۷۷؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۹۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/ ۱۶۸؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۱۹۰؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۱۵۰؛ شرح نجاۃ العباد: ۵۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۲۰۴؛ مستمسک العروہ: ۱/ ۶۹

[5] تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۱۹۴؛ صراط الیقین: ۱/ ۱۳۱؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۲۸۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۴۴

[6] الکافی: ۳/ ۶ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۴۰ ح ۶۹۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۴ ح ۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۸۰ ح ۴۴۹؛ الوافی: ۶/ ۸۵

[7] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۱۵۰؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۶۲؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۱۸۱؛ منتہی المطلب: ۱/ ۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۲۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۹۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۱۳۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۸؛ کشف اللثام: ۱/ ۳۴۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۸۹؛ جواہر الکلام: ۱/ ۲۱۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۱۹۵؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۱۹۳؛ غنائم الایام: ۱/ ۵۶۹

{43} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الْبِئْرِ يَبُولُ فِيهَا الصَّبِيُّ أَوْ يُصَبُّ فِيهَا بَوْلٌ أَوْ خَمْرٌ فَقَالَ يُنْزَحُ الْمَاءُ كُلُّهُ.

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ اس نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کنویں میں بچہ پیشاب کر جاتا ہے یا اس میں پیشاب یا شراب گرایا جاتا ہے تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پورا پانی نکالا جائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{44} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الْفَأْرَةِ وَ السِّنَّوْرِ وَ الدَّجَاجَةِ وَ الطَّيْرِ وَ الْكَلْبِ قَالَ فَإِذَا لَمْ يَتَفَسَّخْ أَوْ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُ الْمَاءِ فَيَكْفِيكَ خَمْسُ دِلاَءٍ وَ إِنْ تَغَيَّرَ الْمَاءُ فَخُذْ مِنْهُ حَتَّى يَذْهَبَ الرِّيحُ

ابواسامہ زید شحام سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے چوہا، بلی، مرغی، کتا اور پرندہ (کنویں میں گرنے) کے بارے میں فرمایا: اگر وہ پھولا نہیں ہے یا پانی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوا تو پانچ ڈول نکالنا کافی ہے اور اگر تبدیل ہو چکا ہے تو اتنا پانی نکالو کہ بدبو ختم ہو جائے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{45} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۴۱ ح ۶۹۶؛ الاستبصار: ۱/۳۵ ح ۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۸۲ ح ۴۵۶ و ۱/۱۹۷ ح ۷۴۴؛ بحار الانوار: ۷۷/۳۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۸؛ الوافی: ۶/۹۱

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۲۹۸؛ مدارک الاحکام: ۱/۸۲؛ جواہر الکلام: ۱/۷۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۲۱۱؛ ینابیع الاحکام: ۱/۴۶۷؛ التعلیقۃ علی ریاض المسائل: ۱۴۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۴۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۵۵؛ کشف اللثام: ۱/۳۱۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۱۹۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۲۲۴؛ الحاشیۃ علی الروضۃ البہیۃ: ۸۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۷۸

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۳۷ ح ۶۸۴؛ الاستبصار: ۱/۳۷ ح ۱۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۸۳ ح ۴۶۳؛ الکافی: ۳/۵ ح ۳؛ الوافی: ۶/۸۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۷

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۲۸۶؛ جواہر الکلام: ۱/۲۲۹؛ مدارک الاحکام: ۱/۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۲۶؛ مختلف الشیعہ: ۱/۱۹۴؛ مصباح الفقیہ: ۱/۲۰۱؛ سند العروہ (الطہارۃ): ۱/۲۳۵؛ ینابیع الاحکام: ۱/۶۹۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۳۹؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۸۶؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۷۹؛ کشف اللثام: ۱/۳۳۷؛ الدرر الباہرہ: ۹۲؛ جامع المدارک: ۱/۱۷؛ کتاب الطہارۃ الصدر: ۱/۲۶۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۶۹؛ صراط الیقین: ۱/۱۳۸؛ مقابس الانوار: ۴۷؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۳۲؛ لوامع الاحکام: ۵۱؛ رسائل الشہید: ۲۱؛ رسائل شیخ قمی: ۱/۱۰۸

حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا مَاتَ الْكَلْبُ فِي الْبِئْرِ نُزِحَتْ وَ قَالَ جَعْفَرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا وَقَعَ فِيهَا ثُمَّ أُخْرِجَ مِنْهَا حَيّاً نُزِحَ مِنْهَا سَبْعُ دِلَاءٍ.

❁ ابومریم سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ (میرے والد) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر کتا کنویں میں مرجائے تو پانی نکالا جائے اور امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کتا کنویں میں گر جائے اور پھر زندہ نکل آئے تو صرف سات ڈول نکالے جائیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{46} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ جَمِيعاً عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْفَأْرَةِ وَ الْعَقْرَبِ وَ أَشْبَاهِ ذَلِكَ يَقَعُ فِي الْمَاءِ فَيَخْرُجُ حَيّاً هَلْ يُشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ وَ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ يُسْكَبُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ قَلِيلُهُ وَ كَثِيرُهُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ وَ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ غَيْرَ الْوَزَغِ فَإِنَّهُ لَا يُنْتَفَعُ بِمَا يَقَعُ فِيهِ.

❁ ہارون بن حمزہ غنوی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: اگر کنویں میں چوہا، بچھو اور اس جیسی چیزیں گر جائیں اور پھر زندہ نکل آئیں تو کیا اس کا پانی پیا جاسکتا ہے اور وضو کیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تین مرتبہ پانی بہا دیا جائے گا اور اس لحاظ سے قلیل پانی اور کثیر پانی ایک ہی طرح کے ہیں پھر اس پانی سے پیا بھی جاسکتا ہے اور وضو بھی کیا جاسکتا ہے لیکن چھپکلی کے لئے نہیں کیونکہ چھپکلی جس میں گر جائے اس سے کسی صورت استفادہ نہیں کیا جاسکتا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{47} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ بِئْرِ مَاءٍ وَقَعَ فِيهَا زِنْبِيلٌ مِنْ عَذِرَةٍ يَابِسَةٍ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۵ ح ۱۰ ۳۱ و ۱/ ۲۳۷ ح ۶۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۸۲ ح ۴۵۷؛ الاستبصار: ۱/ ۳۸ ح ۱۰۳؛ الوافی: ۶/ ۸۸

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۸۸ ح ۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۱۳۵؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۹۱؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۱/ ۲۱۷؛ جواہر الکلام: ۱/ ۲۵۴؛ معالم الدین: ۱/ ۲۲۷؛ صراط النجاة: ۱/ ۱۵۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۳۸ ح ۶۹۰؛ الاستبصار: ۱/ ۲۴ ح ۵۹؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۲۴۰ ح ۶۱۸؛ منتقد المنافع: ۱/ ۳۵۵

[4] ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۹۰ ح ۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۸۰

أَوْ رَطْبَةٍ أَوْ زِنْبِيلٌ مِنْ سِرْقِينٍ أَيَصْلُحُ الْوُضُوءُ مِنْهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: کنویں میں خشک یا تر پاخانہ کا ٹوکرا یا گوبر کا ٹوکرا اگر گیا تو کیا اس پانی سے وضو کرنا مناسب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{48} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ شَاةً فَاضْطَرَبَتْ فَوَقَعَتْ فِي بِئْرِ مَاءٍ وَ أَوْدَاجُهَا تَشْخُبُ دَماً هَلْ يَتَوَضَّأُ مِنْ ذَلِكَ الْبِئْرِ قَالَ يَنْزَحُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دَلْواً ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ دَجَاجَةً أَوْ حَمَامَةً فَوَقَعَتْ فِي بِئْرٍ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهَا قَالَ يَنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءً يَسِيرَةً ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَسْتَقِي مِنْ بِئْرٍ فَرَعَفَ فِيهَا هَلْ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا قَالَ تَنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءً يَسِيرَةً.

✪ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: ایک آدمی نے بکری ذبح کی تو وہ تڑپتی ہوئی کنویں میں گر گئی جبکہ اس کی رگوں میں سے خون نکل رہا تھا تو کیا اس کنویں کے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے تیس سے چالیس ڈول کے درمیان پانی نکالا جائے اور پھر وضو کیا جا سکتا ہے کوئی حرج نہیں ہے۔

انہوں نے کہا: میں نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے مرغی یا کبوتر ذبح کیا اور وہ کنویں میں گر گیا تو کیا وہ پانی وضو کے قابل ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کنویں میں سے پانی کے کچھ ڈول نکالے جائیں پھر اس سے وضو کیا جا سکتا ہے۔

راوی نے کہا: میں نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے کنویں سے پانی پیا اور اس دوران کنویں میں اس کی نکسیر پھوٹی تو کیا پھر بھی وضو کر سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: اس سے کچھ ڈول نکال لئے جائیں۔ [3]

---

[1] الاستبصار: ۱/۳۴ ح ۱۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۴۶ ح ۷۰۹ و ۱/۴۱۶ ح ۱۳۱۲؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۷۲ ح ۴۲۹؛ مستدرک الوسائل: ۱/۲۰۱ ح ۳۰۵؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۵؛ قرب الاسناد: ۱/۱۸۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۱

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۳۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱/۱۵۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۱۲۸؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۳۰؛ مشارق الشموس: ۳/۲۷۶؛ فقہ الصادق: ۱/۱۵۱؛ العمل الابقی فی شرح العروۃ: ۱/۳۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۲۷؛ کشف الاسرار فی شرح الاستبصار: ۲/۲۹۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۸۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱/۸۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۴؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۲۹؛ ریاض المسائل: ۱/۳۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۲۰۲؛ المعالم الزلفیٰ: ۱۹۰؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۱۵؛ کتاب الطہارۃ خاصری: ۱۳۱؛ مستمسک العروۃ: ۱/۱۹۳؛ جواہر الکلام: ۱/۱۹۶؛ الدر الباہر: ۸۵؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۱۹۳؛ مستند الشیعہ: ۱/۹۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۴۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۳۰۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۷۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۹ ح ۱۲۸۸؛ الاستبصار: ۱/۴۴ ح ۱۲۳؛ الکافی: ۳/۶ ح ۸؛ الوافی: ۶/۸۳؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۹۳ ح ۴۹۷؛ قرب الاسناد: ۸۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵ ح ۲۹؛

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

**{49}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ قَالُوا: قُلْنَا لَهُ بِئْرٌ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا يَجْرِي الْبَوْلُ قَرِيباً مِنْهَا أَ يُنَجِّسُهَا قَالُوا فَقَالَ إِنْ كَانَتِ الْبِئْرُ فِي أَعْلَى الْوَادِي وَ الْوَادِي يَجْرِي فِيهِ الْبَوْلُ مِنْ تَحْتِهَا وَ كَانَ بَيْنَهُمَا قَدْرُ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ أَوْ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ لَمْ يُنَجِّسْ ذَلِكَ الْبِئْرَ شَيْءٌ وَ إِنْ كَانَتِ الْبِئْرُ فِي أَسْفَلِ الْوَادِي وَ يَمُرُّ الْمَاءُ عَلَيْهَا وَ كَانَ بَيْنَ الْبِئْرِ وَ بَيْنَهُ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ لَمْ يُنَجِّسْهَا وَ مَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ لَمْ يُتَوَضَّأْ مِنْهُ قَالَ زُرَارَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنْ كَانَ يَجْرِي بِلِزْقِهَا وَ كَانَ لَا يَلْبَثُ عَلَى الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرَارٌ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مِنْهُ قَلِيلٌ فَإِنَّهُ لَا يَثْقُبُ الْأَرْضَ وَ لَا يَغُولُهُ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَيْهِ وَ لَيْسَ عَلَى الْبِئْرِ مِنْهُ بَأْسٌ فَتَوَضَّأْ مِنْهُ إِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا اسْتَنْقَعَ الْمَاءُ كُلُّهُ.

✪ زرارہ، محمد بن مسلم اور ابوبصیر سے روایت ہے کہ ہم نے امام علیہ السلام سے پوچھا: ایک کنویں سے وضو کیا جاتا ہے مگر اس کے قریب سے پیشاب بھی بہتا رہتا ہے تو کیا وہ پیشاب کنویں کو نجس کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کنواں وادی کی اونچائی پر ہے اور وادی کی جس جگہ پر پیشاب بہتا ہے وہ اس کے نیچے ہے اور ان کے درمیان تین یا چار ہاتھ کا فاصلہ ہے تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرسکتی اور اگر کنواں وادی کے نچلے حصے میں ہے اور پانی (یعنی پیشاب والا پانی) اس پر سے گزر کیا جاسکتا ہے مگر اس کے اور کنویں کے درمیان سات (یا نو) ہاتھ کا فاصلہ ہے تو بھی اسے نجس نہیں کرے گا لیکن اگر درمیانی فاصلہ اس سے کم ہو تو اس سے وضو نہ کیا جائے۔

زرارہ کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا: اگر پیشاب خود بہہ جاتا ہو وہاں نہ رکتا ہو لیکن اس کی تری برقرار رہتی ہو تو پھر (کیا حکم ہے)؟

آپ نے فرمایا: جو چیز نہیں ٹھہرتی تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے چاہے اس کا تھوڑا سا حصہ ٹھہر بھی جائے تب بھی کیونکہ وہ زمین میں گھس کر جذب نہیں ہوتا کہ کنویں تک پہنچ سکے اور اس سے کنویں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا پس اس سے وضو کرسکتے ہیں۔ یہ بیان کردہ فاصلہ تو اس صورت میں ہے کہ جب پانی پورا رک کر جذب ہو جائے۔[2]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۱۷۱؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۲۰۸؛ منتھی المطلب: ۱/۷۹؛ غنائم الایام: ۱/۵۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۳۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/۵۷۹؛ جواہر الکلام: ۱/۲۰۴؛ مستند المنافع: ۱/۱۸۳؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/۸۲؛ العجمہ: ۱/۴۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۸۰؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۲۹۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۳۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۰۰؛ کشف اللثام: ۱/۳۳۶؛ صراط الیقین: ۱/۲۲۳؛ ینابیع الاحکام: ۱/۶۸۱؛ مشارق الشموس: ۳/۲۳۵؛ الدرر الباھرہ: ۸۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۲۷۲؛ معالم الدین: ۱/۲۱۹؛ مدارک الاحکام: ۱/۸۳؛

[2] الاستبصار: ۱/۴۶ ح ۱۲۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۱۰ ح ۱۲۹۳؛ الکافی: ۳/۷ ح ۲؛ الوافی: ۶/۷۹؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۹۷ ح ۵۱۰؛

## تحقیق:

حدیث حسن ہے [1] یا پھر صحیح ہے [2]

{50} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الْبِئْرِ يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْكَنِيفِ خَمْسَةُ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلُّ أَوْ أَكْثَرُ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا قَالَ لَيْسَ يُكْرَهُ مِنْ قُرْبٍ وَلاَ بُعْدٍ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا وَيُغْتَسَلُ مَا لَمْ يَتَغَيَّرِ الْمَاءُ.

محمد بن قاسم نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ اگر کنویں اور پاخانہ میں صرف پانچ ہاتھ یا اس سے کم وبیش فاصلہ ہو تو کیا اس کنویں کے پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: کنویں کا پانی (پاخانہ سے) نزدیک یا دور ہونے سے مکروہ نہیں ہوتا لہٰذا اس سے وضو یا غسل کیا جاسکتا ہے جب تک پانی میں کوئی تغیر واقع نہ ہوجائے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا پھر حسن ہے۔ [5]

{51} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنِ الصَّدُوقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ بِئْرٍ يَقَعُ فِيهَا كَلْبٌ أَوْ فَأْرَةٌ أَوْ خِنْزِيرٌ قَالَ تُنْزَفُ كُلُّهَا قَالَ الشَّيْخُ يَعْنِي إِذَا تَغَيَّرَ الْمَاءُ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَإِنْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَلْيُنْزَفْ يَوْماً إِلَى اللَّيْلِ يُقَامُ عَلَيْهَا قَوْمٌ يَتَرَاوَحُونَ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ فَيَنْزِفُونَ يَوْماً إِلَى اللَّيْلِ وَقَدْ طَهُرَتْ.

امام صادق علیہ السلام نے ایک طویل حدیث میں فرمایا جبکہ آپ علیہ السلام سے یہ پوچھا گیا کہ اگر کنویں میں کتا یا چوہا یا خنزیر گر جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمام پانی کھینچا جائے۔

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۷؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۱/ ۱۷؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۱۰۱؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۳۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۶۰؛ العالم الزلفی: ۹۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۵۳؛ جواہر الکلام: ۱/ ۶۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۲۰۱؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۶۸؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۱/ ۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۴۰؛ منتہی المطلب: ۱/ ۱۱۱؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۲۷؛ شرح مازندرانی: ۱/ ۱۰۷؛ کشف الاسرار: ۲/ ۳۱۷

[2] دروس فقہ مظاہری: ۹۵؛ مصباح المنہاج: ۹۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/ ۱۹۲؛ جواہر الکلام: ۱/ ۲۳۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۲۳۰؛ الاقوال المختارۃ: ۳۱۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۱/ ۲۳۲

[3] الکافی: ۳/ ۸ ح ۴؛ الاستبصار: ۱/ ۴۶ ح ۱۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۲۰۰ ح ۵۱۶؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۱۳۷؛ الوافی: ۶/ ۹۸؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۸ ح ۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۱۱ ح ۱۲۹۴

[4] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/ ۱۸۶؛ کتاب الطہارۃ خاھری: ۱/ ۱۴۷؛ دروس فقہ مظاہری: ۱/ ۹۵؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/ ۳۰۱

[5] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۲۲۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/ ۲۷۲

پھر فرمایا: اگر پانی ان پر غالب آئے (یعنی کثیر ہو اور کھینچنا ممکن نہ ہو) تو پھر صبح سے شام تک آدمیوں کا ایک گروہ اس طرح پانی کھینچے گا کہ یکے بعد دیگرے دو دو آدمی پانی کھینچیں گے (اور اس طرح ایک دوسرے کو راحت پہنچائیں گے) اس کے بعد پانی پاک ہو جائے گا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ احادیث میں کنویں سے مختلف چیزوں کے لئے مختلف مقدار نکالنے کا جو اختلاف ہے یہ معاوضہ نہیں ہے بلکہ ممکن ہے کہ کم مقدار کافی ہوگی جبکہ زیادہ مقدار فضیلت اور احتیاط پر ہوگی نیز یہ کہ کنویں کے پانی میں تغیر کے بغیر بھی جو ڈول نکالنے کا حکم ہے تو اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں کیونکہ یہ پانی نجس نہیں ہوتا ہے لہٰذا ممکن ہے کہ ایسا کرنا طبعی نفرت دور کرنے کے لئے ہو یا یہ کہ استحباب پر محمول ہو یا یہ کہ حکم تو واجب ہو لیکن ڈول نکالے بغیر اس پانی سے وضو اور نماز درست ہو۔ (واللہ اعلم)

## مصاف پانی:

{52} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ بَعْضِ اَلصَّادِقِينَ قَالَ: إِذَا كَانَ اَلرَّجُلُ لاَ يَقْدِرُ عَلَى اَلْمَاءِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى اَللَّبَنِ فَلاَ يَتَوَضَّأْ بِاللَّبَنِ إِنَّمَا هُوَ اَلْمَاءُ أَوِ اَلتَّيَمُّمُ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى اَلْمَاءِ وَ كَانَ نَبِيذاً فَإِنِّي سَمِعْتُ حَرِيزاً يَذْكُرُ فِي حَدِيثٍ أَنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَدْ تَوَضَّأَ بِنَبِيذٍ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى اَلْمَاءِ.

❁ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ بعض صادقین علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی آدمی کے پاس پانی نہ ہو مگر دودھ موجود ہو تو وہ اس سے وضو نہ کرے کیونکہ وضو صرف پانی اور (تیمم صرف) مٹی سے کیا جاتا ہے اور اگر پانی نہ ہو مگر نبیذ موجود ہو تو میں نے حریز سے سنا ہے کہ وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبیذ سے وضو کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پانی نہیں تھا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۴۲ ح ۸۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۹۶ ح ۵۰۹؛ الوافی: ۶/ ۹۳

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۳۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۲۹؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۱۵۳؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۳۴۸؛ الورود الجعفریہ: ۱۹؛ التعلیقات علی شرح: ۱۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۹۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/ ۳۰۳؛ لوامع الاحکام: ۳۸

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۱۹ ح ۶۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۲۰۲ ح ۵۲۰؛ الاستبصار: ۱/ ۱۵ ح ۲۸؛ الوافی: ۶/ ۳۲۶؛ عوالی اللئالی: ۴/ ۵۱

[4] ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۷۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۱۹۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۱۲؛ وسائل العباد: ۱/ ۲۱؛ شرح نجاۃ العباد: ۴۱؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۲۲۸؛ مقابس الانوار: ۱۱/ ۲۸۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۳۵؛ مناہج الاخیار: ۱/ ۳۰؛ کشف الاسرار: ۲/ ۱۶۲

## قول مؤلف:

نبیذ سے مراد وہ پانی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ والوں کو بنانے کی اجازت دی تھی کہ انہوں نے پانی کی بدذائقگی کی شکایت کی تھی اور وہ اپنے پانی برتن میں کچھ کھجوریں ڈال لیتے تھے۔[1] اس سے مراد عرف عام میں نبیذ مراد نہیں ہے اس لئے کہ وہ نجس ثابت ہے۔

## ﴿پانی کے احکام﴾

{53} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي اَلْخَطَّابِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ اَلْمُنْشِدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمَاءُ كُلُّهُ طَاهِرٌ حَتَّى يُعْلَمَ أَنَّهُ قَذِرٌ.

❂ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تک نجاست کا علم (ویقین) نہ ہوجائے تب تک ہر قسم کا پانی پاک متصور ہوتا ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{54} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ اَلْأَوَّلِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصِيبُ اَلْمَاءَ فِي سَاقِيَةٍ أَوْ مُسْتَنْقَعٍ أَ يَغْتَسِلُ فِيهِ لِلْجَنَابَةِ أَوْ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ لِلصَّلاَةِ إِذَا كَانَ لاَ يَجِدُ غَيْرَهُ وَ اَلْمَاءُ لاَ يَبْلُغُ صَاعاً لِلْجَنَابَةِ وَ لاَ مُدّاً لِلْوُضُوءِ وَ هُوَ مُتَفَرِّقٌ فَكَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ وَ هُوَ يَتَخَوَّفُ أَنْ يَكُونَ اَلسِّبَاعُ قَدْ شَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَ إِذَا كَانَتْ يَدُهُ نَظِيفَةً فَلْيَأْخُذْ كَفّاً مِنَ اَلْمَاءِ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ فَلْيَنْضَحْهُ خَلْفَهُ وَ كَفّاً عَنْ أَمَامِهِ وَ كَفّاً عَنْ يَمِينِهِ وَ كَفّاً عَنْ شِمَالِهِ فَإِنْ خَشِيَ أَنْ لاَ يَكْفِيَهُ غَسَلَ رَأْسَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ جِلْدَهُ بِيَدِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهِ وَ إِنْ كَانَ اَلْوُضُوءُ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى ذِرَاعَيْهِ وَ رَأْسِهِ وَ رِجْلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ اَلْمَاءُ مُتَفَرِّقاً فَقَدَرَ أَنْ يَجْمَعَهُ وَ إِلاَّ اِغْتَسَلَ مِنْ هَذَا وَ هَذَا فَإِنْ كَانَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ وَ هُوَ قَلِيلٌ لاَ يَكْفِيهِ لِغُسْلِهِ فَلاَ عَلَيْهِ أَنْ يَغْتَسِلَ وَ يَرْجِعَ اَلْمَاءُ فِيهِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهِ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا: ایک آدمی کو صرف کسی چھوٹی سی نہر یا کسی چھپڑی میں پانی دستیاب ہوتا ہے اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی پانی نہیں ہے جبکہ وہ اس قدر تھوڑا ہے کہ غسل کے لئے ایک صاع (تین

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۲۲۰ ح۶۲۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ:۱/۹ ح۳۰؛ الاستبصار:۱/۱۶ ح۲۹؛ وسائل الشیعہ:۱/۲۰۳ ح۵۲۱؛ الکافی:۶/۴۱۶؛ بحار الانوار:۴۷/۲۲۸

[2] تہذیب الاحکام:۱/۲۱۵ ح۶۱۹؛ الکافی:۳/۱ ح۳؛ وسائل الشیعہ:۱/۱۳۴ ح۳۲۹؛ فقہ القرآن:۱/۶۱؛ بحار الانوار:۷۷/۹؛ الوافی:۶/۱۵؛ مستدرک الوسائل:۱/۱۹۰

[3] ملاذ الاخیار:۲/۲۱۵؛ مستند العروۃ (الطہارۃ):۱/۳۱۸؛ عمدۃ الاصول:۷/۶۲

سیر) سے بھی کم ہے اور وضو کے لئے ایک مد (قریباً گیارہ چھٹاک اور ساڑھے تین تولہ) سے بھی کم ہے اور ہے بھی متفرق اور ادھر اُدھر بکھرا ہوا تو کیا وہ اس پانی سے نماز پڑھنے کے لئے غسل یا وضو کرسکتا ہے جبکہ یہ اندیشہ بھی ہے کہ شاید اس پانی سے درندوں نے بھی پیا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر اس کا ہاتھ صاف ہے تو اس سے ایک چلو بھر لے جسے اپنے پیچھے چھینکے پھر ایک چلو اپنے آگے، ایک چلو اپنی دائیں طرف اور ایک چلو اپنی بائیں طرف چھڑکے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ پانی پورے غسل کے لئے کافی نہیں ہوگا تو پھر سر کو تو تین بار دھوئے، پھر پانی سے ہاتھ تر کر کے اس طرح جسم پر ملے جس طرح مسح کیا جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں ایسا کرنا کافی ہے اور اگر وضو کرنا تو پھر منہ کو تو پانی سے دھوئے مگر اپنی کلائیوں پر اور سر اور پاؤں پر صرف مسح کرے اور اگر پانی متفرق ہے تو اگر سب کو اکٹھا کرسکے تو ضرور کرے ورنہ کچھ غسل اس سے اور کچھ اس سے کرے اور اگر وہ پانی اکٹھا تو ہو مگر غسل کے لئے کافی نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اس پانی سے اس طرح غسل کرے کہ وہی (غسل والا) پانی پھر اسی جگہ لوٹ آئے (وہ اسے دوبارہ استعمال کرے) کیونکہ ایسا کرنا اس کے لئے کافی ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{55}** مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ ٱلْفُضَيْلِ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْجُنُبِ يَغْتَسِلُ فَيَنْتَضِحُ مِنَ ٱلْأَرْضِ فِي ٱلْإِنَاءِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ هٰذَا مِمَّا قَالَ ٱللّٰهُ تَعَالَى مٰا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ.

✪ فضیل سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جب آدمی غسل کرتا ہے اور اس پانی کے کچھ چھینٹے زمین سے اُڑ کر پانی والے برتن میں پڑ جاتے ہیں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے یہ انہی چیزوں میں سے ہے جن کے بارے خدا فرماتا ہے: ''دین میں تم پر کسی قسم کی سختی نہیں کی (الحج:۷۸)''۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۱۶ ح ۱۳۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۱۶ ح ۵۵۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۷؛ بحارالانوار: ۷۸/۱۴۱؛ الاستبصار: ۱/۲۸ ح ۷۲؛ قرب الاسناد: ۱۸۰؛ السرائر: ۴۸۵

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۱۹۱؛ شرح العروۃ: ۲/۲۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۲۰۴؛ کشف اللثام: ۱/۴۹۵؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۰۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۲۲۵؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۳۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۲۱۲؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/۲۳۰؛ لوامع الاحکام: ۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۳۹۷؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۵۰۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۵۹؛ جواہر الکلام: ۱/۱۱۰؛ مہذب الاحکام: ۱/۲۴۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۳۲۲؛ مصابیح الاحکام: ۱/۳۶۳؛ مقابس الانوار: ۷۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۰۷؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (الطہارۃ الی الجعالہ): ۱/۱۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۸۶؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۴۹؛ ینابیع الاحکام: ۱/۳۸۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۲۳۶؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۲۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۴۲۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۸۶ ح ۲۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۱۱ ح ۵۳۹؛ بحارالانوار: ۲/۲۷۴؛ الفصول المہمہ: ۱/۶۲۵؛ الکافی: ۳/۱۳ ح ۷؛ الوافی: ۶/۹۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{56} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَأَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ فَيَقَعُ ثَوْبِي فِي ذَلِكَ الْمَاءِ الَّذِي اسْتَنْجَيْتُ بِهِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ.

❂ محمد بن نعمان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب میں بیت الخلا سے نکلتا ہوں تو پانی سے استنجا کرتا ہوں اور اس پانی میں میرا کپڑا گر جاتا ہے جس سے میں نے استنجا کیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا پھر حسن ہے [4]

## ﴿بیت الخلاء کے احکام﴾

{57} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: لَا يَنْظُرِ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ.

❂ حریز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی شرم گاہ کو مت دیکھے [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/۵۴۳؛ منتہی المنافع: ۱/۴۰۰؛ منتہی المطلب: ۱/۴۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۷۱۹؛ العمل الابقی: ۱/۳۷؛ مبانی الفقہ: ۴/۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۲/۴۳۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۷۴؛ فرائد الاصول: ۴/۸؛ ریاض المسائل: ۱/۹۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۵۱؛ ریاض المسائل: ۱/۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۵۲؛ مصباح الفقیہ: ۱/۵۱۳؛ صراط الیقین: ۲/۱۲؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۷؛ الاحکام: ۴/۳۵۳؛ حاشیہ فرائد الاصول: ۱/۵۴۵ عائد الایام: ۵۷؛ شرح العروۃ: ۱/۵۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۰۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۸۰۳؛ ینابیع الاحکام: ۱/۴۷۳؛ العروۃ الکاملہ: ۴۰؛ التوضیح النافع: ۱۱؛ مشارق الشموس: ۳/۷۴۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۴۹؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۹۱۳؛ اوثق الوسائل: ۳۴۳؛ ہدایۃ المسترشدین: ۲/۷۴۲

[2] الکافی: ۳/۱۳ ح۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۷۰ ح۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۰۱ ح۴۲۸۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۸۵ ح۲۲۳؛ عوالی اللئالی: ۲۱/۳

[3] مصباح الہدیٰ: ۱/۲۱۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۳۰۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۳۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۱۲؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۱۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۳۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/۲۲۶؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱۸۷؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۲۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۱۵۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۸۹؛ الموسوعہ الفقہیہ المیسرۃ: ۳/۱۲۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۹/۲۲۳؛ مدارک العروۃ: ۱/۲۳۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۴۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۱۴۳؛ مشارق الشموس: ۳/۳۷۳؛ معالم الدین: ۱/۲۷۴؛ الدر الباہر: ۱۱۰؛ التنقیح فی شرح: ۲/۹۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۴۳؛ منتہی المطلب: ۱/۴۳؛ کشف اللثام: ۱/۴۰۱؛ العمل الابقی: ۱/۸۲؛ مصابیح الاحکام: ۱/۲۳۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۲۳؛ موسوعہ الفاضل: ۱/۲۲۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۴۶۸؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۲۳

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۳۷۴ ح۱۱۴۹؛ الوافی: ۶/۵۹۵ ح۵۰۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۹۹ ح۷۸۵

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{58} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ أَيَّدَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارِ وَ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ أَوْ غَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا حَدُّ الْغَائِطِ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ لَا تَسْتَدْبِرْهَا وَ لَا تَسْتَقْبِلِ الرِّيحَ وَ لَا تَسْتَدْبِرْهَا.

✪ عبدالحمید بن ابی العلاء وغیرہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ پاخانہ پھرنے کی شرعی حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پشت اور نہ ہوا کی طرف منہ کرو اور نہ پشت۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{59} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ذَكَرَ وَ هُوَ فِي صَلَاتِهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَنْجِ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ يَنْصَرِفُ وَ يَسْتَنْجِي مِنَ الْخَلَاءِ وَ يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَ إِنْ ذَكَرَ وَ قَدْ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ وَ لَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی کو نماز پڑھتے وقت یہ بات یاد آئی کہ اس نے استنجاء نہیں کیا تھا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ نے فرمایا: وہ نماز توڑ دے اور جا کر استنجاء کرے (کیونکہ یہ واجب ہے) پھر نماز کا اعادہ کرے اور اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۸۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۳۱۸؛ دروس تمہیدیہ: ۲/۳۰۹؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۳/۴۱؛ صراط النجاۃ: ۲/۱۰۲؛ شرح نجاۃ العباد: ۵۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۲/۴۵؛ معالم الدین: ۲/۸۲۱؛ مہذب الاحکام: ۲/۱۹؛ تبصرۃ الفقہا: ۱/۸۳؛ لوامع الاحکام: ۲۲۱؛ مصابیح الظلام: ۳/۵۷؛ فقہ الصادق: ۱/۲۹۷؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۳۲۵؛ مجمع الفائدہ: ۲/۱۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۲/۱۸۷

[2] الکافی: ۳/۱۵ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۶ ح ۴۷ (عن حسن بن علیؑ)؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۳ ح ۸۸؛ الاستبصار: ۱/۴۷ ح ۱۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۰۱ ح ۷۹۱؛ الوافی: ۶/۱۰۷

[3] ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶؛ مصابیح الظلام: ۳/۲۲۶؛ روضۃ المتقین: ۱/۱۰۷

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۵۰ ح ۱۴۸؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۲۳؛ قرب الاسناد: ۹۶؛ السرائر: ۳/۶۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۱۸ ح ۸۳؛ الاستبصار: ۱/۵۵ ح ۱۶؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۹۳؛ الوافی: ۶/۱۵۸

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{60} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِأَيِّهِمَا يَبْدَأُ بِالْمَقْعَدَةِ أَوْ بِالْإِحْلِيلِ فَقَالَ بِالْمَقْعَدَةِ ثُمَّ بِالْإِحْلِيلِ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب کوئی شخص استنجاء کرنا چاہے تو آیا مقعد سے ابتداء کرے یا ذکر سے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مقعد سے ابتداء کرے بعد ازاں ذکر کا استنجاء کرے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{61} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ لِبَعْضِ نِسَائِهِ مُرِي نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَسْتَنْجِينَ بِالْمَاءِ وَ يُبَالِغْنَ فَإِنَّهُ مَطْهَرَةٌ لِلْحَوَاشِي وَ مَذْهَبَةٌ لِلْبَوَاسِيرِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض ازواج کو حکم دیا کہ تمام مومنین کی عورتوں سے کہو کہ وہ استنجاء کیا کریں اور وہ بھی مبالغہ کے ساتھ کیونکہ ایسا کرنے سے ایک تو مقعد کے کنارے خوب صاف ہوتے ہیں اور دوسرے اس سے بواسیر کی بیماری دور ہوتی ہے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/۲۱۸؛ منتھی المطلب: ۱/۲۶۷؛ جواہر الکلام: ۲/۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۲/۲۰۱؛ لوامع الاحکام: ۵۸؛ مصابیح الظلام: ۶/۱۸۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۴۹۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۹۱؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹۰/۹؛ التنقیح فی شرح: ۳/۳۷۷؛ ریاض المسائل: ۲/۱۲۷؛ الحاشیہ علی مدارک: ۲/۲۴۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۲۰۰؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۴۲۵؛ الدرر الباھرۃ: ۴۸۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۹۹؛ کشف الاسرار: ۲/۳۷۴

[2] الکافی: ۱۷/۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۹ ح ۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۲۳ ح ۸۵۱؛ الوافی: ۶/۱۲۳

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۱/۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۴۰؛ مصباح البدیٰ: ۳/۴۲؛ مہذب الاحکام: ۱/۲۵۴؛ التنقیح فی شرح: ۴/۳۵۵؛ شرح العروہ شیرازی: ۱۲۰؛ تنقیح مبانی العروہ (الطہارۃ): ۱/۳۶۲؛ مدارک العروۃ: ۲/۴۲۶؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۳/۱۲۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۳۱۴؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۸۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۸۰

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴ ح ۱۲۵؛ الکافی: ۳/۱۸ ح ۱۲؛ علل الشرائع: ۲۸۴؛ الاستبصار: ۱/۵۱ ح ۱۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۱۶ ح ۸۳۱؛ مستدرک الوسائل: ۱/۲۵۸ ح ۲۸۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۲ ح ۹۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۵؛ الاربعون حدیثاً شہید اول: ۲۱؛ الفصول المہمہ: ۳/۱۵۸؛ الوافی: ۶/۱۲۸؛ بحار الانوار: ۷/۱۹۹؛

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (1)

{62} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّٰهِ عَنِ ٱلْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ٱلنَّهْدِيِّ عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ نَشِيطِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ كَمْ يُجْزِي مِنَ ٱلْمَاءِ فِي ٱلاِسْتِنْجَاءِ مِنَ ٱلْبَوْلِ فَقَالَ مِثْلاَ مَا عَلَى ٱلْحَشَفَةِ مِنَ ٱلْبَلَلِ.

نشیط بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ پیشاب کے استنجاء میں کم از کم کس قدر پانی لازم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (پیشاب کے بعد) سرِ حشفہ پر جس قدر تری باقی رہ جائے اس کے دو برابر (یعنی دو قطرے) (2)

## تحقیق:

حدیث حسن ہے (3) یا پھر صحیح ہے (4) نیز شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے (5)

{63} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِذَا بَالَ ٱلرَّجُلُ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ شَيْءٌ غَيْرُهُ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ إِحْلِيلَهُ وَحْدَهُ وَلاَ يَغْسِلَ مَقْعَدَتَهُ وَإِنْ خَرَجَ مِنْ مَقْعَدَتِهِ شَيْءٌ وَلَمْ يَبُلْ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ ٱلْمَقْعَدَةَ وَحْدَهَا وَلاَ يَغْسِلَ ٱلْإِحْلِيلَ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے (ایک حدیث کے ضمن میں) فرمایا: جب کوئی آدمی صرف پیشاب کرے اور اس کے سوا اس سے اور کوئی چیز (براز وغیرہ) خارج ہو تو پھر اس پر صرف مقعد کا دھونا لازم ہو گا عضو خاص کو نہیں دھوئے گا۔ (6)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (7)

---

(1) ملاذ الاخیار: ۱/۱۹۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۵۸؛ منتهی المنافع: ۱/۶۴۳؛ مصباح المنهاج: ۲/۴۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۵۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۲۲۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۸۱؛ کشف الاسرار: ۲/۳۵۵؛ روضۃ المتقین: ۱/۱۲۰

(2) تہذیب الاحکام: ۱/۳۵ ح ۹۳؛ الاستبصار: ۱/۴۹ ح ۱۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۴ ح ۹۱۱؛ الوافی: ۶/۱۲۷

(3) ملاذ الاخیار: ۱/۱۵۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۱۸۷

(4) مصباح المنهاج (الطہارۃ): ۲/۶۴

(5) معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۴/۱۲۸

(6) تہذیب الاحکام: ۱/۴۵ ح ۱۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۶ ح ۹۱۸؛ الاستبصار: ۱/۵۲ ح ۱۴۹؛ الوافی: ۶/۱۳۵؛ ہدایۃ الامہ: ۱/۹۵؛ المعتبر: ۱/۱۷۴

(7) ملاذ الاخیار: ۱/۱۹۸؛ ریاض المسائل: ۱/۱۸۸؛ مصباح المنهاج (الطہارۃ): ۲/۸۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۶۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۷۷؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۲۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۴۹۸؛ مصباح الفقیہ: ۳/۲۰۳؛ التنقیح فی شرح: ۳/۵۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۳۱؛ مقابس الانوار: ۸۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۴/۵۹؛ مدارک العروۃ: ۵/۳۱۱

{64} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فِي الاِسْتِنْجَاءِ يُغْسَلُ مَا ظَهَرَ عَلَى الشَّرَجِ وَلاَ يُدْخَلُ فِيهِ الْأَنْمُلَةُ.

ابراہیم بن ابی محمود سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ کو استنجاء کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ مقعد کے صرف ظاہری حصہ کو دھویا جائے اور اس کے اندر انگلی داخل کر کے باطنی حصہ کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{65} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ طَهُورِ الْمَرْأَةِ فِي النِّفَاسِ إِذَا طَهُرَتْ وَكَانَتْ لاَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَسْتَنْجِيَ بِالْمَاءِ أَنَّهَا إِنِ اسْتَنْجَتِ اعْتَقَرَتْ هَلْ لَهَا رُخْصَةٌ أَنْ تَتَوَضَّأَ مِنْ خَارِجٍ وَتُنْشِفَهُ بِقُطْنٍ أَوْ بِخِرْقَةٍ قَالَ نَعَمْ لِتُنَقِّي مِنْ دَاخِلٍ بِقُطْنٍ أَوْ بِخِرْقَةٍ.

زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نفساء (جس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو) کی طہارت کے متعلق سوال کیا کہ جب وہ پاک ہوجائے مگر پانی سے استنجاء نہ کرسکتی ہو کیونکہ اسے استنجاء میں پانی استعمال کرنے میں بانجھ ہوجانے کا اندیشہ ہے تو کیا اس کے لئے یہ گنجائش ہے کہ (اندام نہانی کے) ظاہری حصہ (یعنی کناروں) کو تو پانی سے دھوئے اور خود اسے کپاس وغیرہ سے صاف کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس کے داخلی حصہ کو کپاس وغیرہ سے صاف کرسکتی ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[4]

{66} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَفَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّمَسُّحِ بِالْأَحْجَارِ فَقَالَ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَمْسَحُ بِثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۵ ح ۱۲۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۱ ح ۴۰؛ الاستبصار: ۱/ ۵۱ ح ۱۴۶؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۴۵؛ الوافی: ۶/ ۱۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۴۷ ح ۹۱۹؛ الکافی: ۳/ ۱۷ ح ۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱/ ۲۰۱؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۵۴؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۱۱۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/ ۳۳۳؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۴۵۳؛ لوامع الاحکام: ۲۲۵؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۲۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۲۰۷؛ معالم الدین: ۲/ ۸۵۶؛ مناہج الاخیار: ۱/ ۷۶؛ کشف الاسرار: ۲/ ۳۵۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۵۵ ح ۱۰۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۴۷ ح ۹۲۱؛ الوافی: ۶/ ۱۳۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۳۳

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پتھروں، ڈھیلوں سے طہارت کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام حسین بن علی علیہ السلام تین عدد پتھر یا ڈھیلے استعمال کرتے تھے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے (2) یا پھر صحیح ہے (3)

{67} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اِنْقَطَعَتْ دِرَّةُ اَلْبَوْلِ فَصُبَّ اَلْمَاءَ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب پیشاب کی دھار ختم ہو جائے تو اس پر پانی ڈالو (4)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (5)

{68} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعِيصِ بْنِ اَلْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ بَالَ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَ فِيهِ مَاءٌ فَمَسَحَ ذَكَرَهُ بِحَجَرٍ وَ قَدْ عَرِقَ ذَكَرُهُ وَ فَخِذَاهُ قَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَ فَخِذَيْهِ وَ سَأَلْتُهُ عَمَّنْ مَسَحَ ذَكَرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ عَرِقَتْ يَدُهُ فَأَصَابَ ثَوْبَهُ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ قَالَ لاَ.

✪ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک ایسی جگہ پیشاب کیا جہاں پانی موجود نہ تھا اور اس نے (مجبوری میں) پتھر (یا ڈھیلے وغیرہ) سے مقام بول کو خشک کیا بعد ازاں اسے اس مقام پر اور رانوں پر پسینہ آیا (اور ادھر کی تری ادھر لگ گئی) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (پانی ملنے پر) اپنے عضو خاص اور رانوں کو دھوئے پھر میں نے سوال کیا کہ ایک شخص اپنے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے

---

(1) تہذیب الاحکام: ۱/۲۰۹ ح ۶۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۸ ح ۹۲۲؛ الوافی: ۶/۱۳۰

(2) ملاذ الاخیار: ۲/۱۹۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۹۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۴/۴۲۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۹۳؛ فقہ الصادق: ۱/۲۰۳؛ شرح العروۃ: ۴/۳۸۷؛ مشارق الشموس: ۱/۷۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۹۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۷۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۴۳۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۳۸۷؛ فقہ الصادق: ۱/۵۵؛ دلیل العروۃ: ۲/۵۸۹؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۴۵۳؛ مدارک العروۃ: ۲/۴۰۹؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۱۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۵۴؛ شرح العروۃ: ۲/۵۲۹؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۱/۲۲۳؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۶۵

(3) الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۰۷؛ مصابیح الظلام: ۳/۵۷؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۷۳؛ العمل الابقی: ۱/۵۸۲

(4) تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۶ ح ۱۰۶۵؛ الکافی: ۳/۱۷ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۹ ح ۹۲۶؛ الوافی: ۲/۱۲۶

(5) مستقصد المنافع: ۱/۲۶۸؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۶۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۹۱۳؛ منتہی المطلب: ۱/۲۵۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۵۰۳؛ شرح العروۃ: ۴/۵۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۲/۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۱۰۴؛ فقہ الصادق: ۱/۲۰۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۱؛ شرح العباد: ۲۲۰؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۱۹۴؛ مصابیح الظلام: ۳/۱۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۸۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۷۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۶۶؛ غنائم الایام: ۱/۱۱۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/۴۰۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۱۸؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۵۰؛ العمل الابقی: ۲/۲۹؛ انوار الفقاہہ: ۱/۱۰۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/۳۳۵؛ شرح العروۃ: ۱۲۰؛ صراط الیقین: ۲/۱۳۳

(جس سے اس کے ہاتھ کو پیشاب لگ جاتا ہے) پھر اس کے ہاتھ کو پسینہ آتا ہے اور اس سے اس کا کپڑا لگ جاتا ہے تو کیا کپڑے کو دھوئے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{69} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: كَانَ يَسْتَنْجِي مِنَ الْبَوْلِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمِنَ الْغَائِطِ بِالْمَدَرِ وَالْخِرَقِ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ وہ (یعنی امام محمد باقر علیہ السلام) بول کے استنجاء میں تین بار پانی ڈالتے تھے اور براز میں ڈھیلوں اور کپڑوں پر بھی اکتفاء کر لیتے تھے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{70} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَيْنَ يَتَوَضَّأُ الْغُرَبَاءُ فَقَالَ يَتَّقِي شُطُوطَ الْأَنْهَارِ وَالطُّرُقَ النَّافِذَةَ وَتَحْتَ الْأَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ وَمَوَاضِعَ اللَّعْنِ قِيلَ لَهُ وَأَيْنَ مَوَاضِعُ اللَّعْنِ قَالَ أَبْوَابُ الدُّورِ

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے امام زین العابدین علیہ السلام سے سوال کیا کہ مسافر لوگ کہاں پیشاب کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہروں کے کناروں، شارع عام، پھلدار درختوں کے نیچے اور تمام ایسے مقامات جہاں پیشاب کرنے پر لعنت کی جاتی ہے اس سے اجتناب کریں۔

عرض کیا گیا: وہ لعنت والے مقامات کون سے ہیں؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۱ ح ۱۳۳۳؛ الوافی: ۶/۲۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۴۱ ح ۴۱۰۷ (مختصراً)

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۰۲؛ مصابیح الظلام: ۵/۹۹؛ مصباح الفقیہ: ۸/۳۱؛ معالم الدین: ۲/۸۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۵۵؛ لوامع الاحکام: ۲۲۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۵۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۹۱؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۳۲۱؛ دلیل العروۃ: ۲/۸۹؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۱۰۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۸۰؛ مدارک العروۃ: ۲/۹۸؛ غنیۃ البدۃ: ۲/۴۳۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۸؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۳۱۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/۸۱۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۴۷۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۵۴ ح ۱۵۴؛ الوافی: ۶/۱۳۱ ح ۳۹۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۴ ح ۹۱۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۲۳؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۹۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷؛ معالم الدین: ۲/۴۷؛ ینابیع الاحکام: ۲/۱۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۲؛ منتھی المطلب: ۱/۲۵۷؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۱۷؛ الدلائل فی شرح: ۱/۲۳۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۳۹۱؛ شرح العروۃ: ۲/۴۲۴؛ مدارک العروۃ: ۱/۹۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۵۹۳؛ صراط الیقین: ۲/۲۵۷؛ المناظر الناضرۃ: ۵۸۳؛ مہذب الاحکام: ۲/۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۰۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۹۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: گھروں کے دروازے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

**{71}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ تَخَلَّى عَلَى قَبْرٍ أَوْ بَالَ قَائِماً أَوْ بَالَ فِي مَاءٍ قَائِمٍ أَوْ مَشَى فِي حِذَاءٍ وَاحِدٍ أَوْ شَرِبَ قَائِماً أَوْ خَلَا فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ وَبَاتَ عَلَى غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ مِنَ الشَّيْطَانِ لَمْ يَدَعْهُ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَأَسْرَعُ مَا يَكُونُ الشَّيْطَانُ إِلَى الْإِنْسَانِ وَهُوَ عَلَى بَعْضِ هَذِهِ الْحَالَاتِ الْحَدِيثَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص قبر پر پاخانہ کرے یا کھڑے ہوکر پیشاب کرے یا کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرے اور پھر ان حالات میں اسے شیطان کی طرف سے کوئی ایسی تکلیف جنون وغیرہ لاحق ہوجائے جو بغیر مشیت ایزدی دور نہ ہو (تو سوائے اپنے اور کسی کی ملامت نہ کرے) اور شیطان سب سے زیادہ انسان کے قریب اسی وقت ہوتا ہے جب وہ مذکورہ بالا حالات میں سے کسی ایک حالت میں ہوتا ہے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

**{72}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا دَخَلْتَ الْغَائِطَ فَقَضَيْتَ الْحَاجَةَ فَلَمْ تُهْرِقِ الْمَاءَ ثُمَّ تَوَضَّأْتَ وَنَسِيتَ أَنْ تَسْتَنْجِيَ فَذَكَرْتَ بَعْدَ مَا صَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ الْإِعَادَةُ وَإِنْ كُنْتَ أَهْرَقْتَ الْمَاءَ فَنَسِيتَ أَنْ تَغْسِلَ ذَكَرَكَ حَتَّى صَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِعَادَةُ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ وَغَسْلُ ذَكَرِكَ لِأَنَّ الْبَوْلَ مِثْلُ الْبَرَازِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم پاخانہ کرنے جاؤ اور فارغ ہونے کے بعد پانی نہ بہاؤ پھر وضو کرلو جبکہ استنجاء کرنا بھول جاؤ

---

① تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۰ ح ۷۸؛ الکافی: ۳/ ۱۵ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۵ ح ۴۳؛ الوافی: ۶/ ۱۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۲۴ ح ۸۵۲؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۱۷۱؛ معانی الاخبار: ۳۶۸؛

② ملاذ الاخیار: ۱/ ۱۳۱؛ موسوعہ البرقانی: ۱/ ۱۷۲؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۳۹۱؛ کشف اللثام: ۱/ ۲۳۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۴۰۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/ ۴۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۳۰۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۱۰۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۶۹؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۱۰۶؛ شرح مازندرانی: ۱/ ۲۱۰؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۵۰

③ الکافی: ۲/ ۵۳۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۲۹ ح ۸۶۳؛ مشکاۃ الانوار: ۳۱۸؛ بحار الانوار: ۷۳/ ۱۷۲؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/ ۳۶۷ ح ۱۲۱۹۳؛ الوافی: ۲۰/ ۸۱۲؛ ھدایۃ الامۃ: ۲/ ۲۲۷

④ مراۃ العقول: ۲۲/ ۴۳۸؛ مہذب الاحکام: ۲/ ۲۳۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۹؛ صراط الیقین: ۲/ ۱۹۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۴۷۳؛ کشف اللثام: ۱/ ۲۲۸؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۳۹۲؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۴/ ۴۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۲۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۴۲۱؛ معالم الدین: ۲/ ۸۳۴؛ مصباح الہدی: ۳/ ۹۹؛ العمل الابقی: ۲/ ۹۳؛ الجبعی: ۱/ ۱۹۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۲۸۳؛ مراۃ الکمال: ۳/ ۲۱۹؛ مطلع انوار: ۷/ ۴۴۶؛ مصابیح الظلام: ۳/ ۲۲۳

اور نماز کے بعد یاد آئے (کہ استنجاء نہیں کیا تھا) تو تم پر نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر تم نے پانی تو بہایا تھا لیکن اپنے ذکر کو دھونا بھول گئے یہاں تک کہ نماز پڑھ لی تو تم پر وضو اور نماز (دونوں) کا اعادہ اور اپنے ذکر کو دھونا لازم ہے کیونکہ بول بھی براز کے مثل ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

## ﴿استبراء﴾

{73} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ بَالَ وَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَاءٌ فَقَالَ يَعْصِرُ أَصْلَ ذَكَرِهِ إِلَى طَرَفِهِ ثَلَاثَ عَصَرَاتٍ وَ يَنْتُرُ طَرَفَهُ فَإِنْ خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ فَلَيْسَ مِنَ الْبَوْلِ وَلَكِنَّهُ مِنَ الْحَبَائِلِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک آدمی پیشاب کرتا ہے مگر اس کے پاس (استنجاء کے لئے) پانی نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ عضو خاص کو اس کی اصل سے لے کر سر حشفہ تک تین بار دبائے پھر سر حشفہ کو جھٹک دے پس اس کے بعد اس سے اگر کوئی رطوبت خارج ہو تو وہ پیشاب نہیں ہے بلکہ پشت کی رگوں میں سے ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے[4] یا پھر صحیح ہے[5]

---

[1] الکافی: ۳/۱۷/۱۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۵۰ ح ۱۴۶؛ الاستبصار: ۱/۵۵ ح ۱۶۲؛ علل الشرائع: ۲/۵۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۱۹ ح ۸۳۹؛ الوافی: ۶/۱۵۷؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۰۷ و ۸۰/۲۲۵؛

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۱/۲۱۹؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۱/۲۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۷۹؛ ریاض المسائل: ۱/۸۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۰۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۸۸؛ العمل الابقی: ۲/۸۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۵۰۰؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۴۰؛ جواہر الکلام: ۲/۶۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۶۰؛ کشف الاسرار: ۲/۳۷۵

[3] الکافی: ۳/۱۹ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۵۶ ح ۱۶۳؛ الاستبصار: ۱/۴۹ ح ۱۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۲۰ ح ۸۴۱؛ الوافی: ۶/۱۷۴؛ السرائر: ۳/۵۸۷؛

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۷؛ مصباح الفقیہ: ۳/۴۰۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۵۲۳؛ شرح العروۃ: ۴/۴۹۱؛ التنقیح فی شرح: ۴/۳۳۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۸۱؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۰۱؛ کشف الاسرار: ۴/۳۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۳۳؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۸۵؛ جواہر الکلام: ۲/۵۸ (حسن کالصحیح)؛ غنائم الایام: ۱/۲۸۹؛ ریاض المسائل: ۱/۸۱؛ جامع المدارک: ۱/۲۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۳۸۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۷/۳۳؛ لوامع الاحکام: ۲۳۳؛ صراط الیقین: ۲/۳۲۱؛ مشارق الشموس: ۲/۷۸۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۰۱ (حسن کالصحیح)؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۵۲۳؛ التعلیقہ علی شرح: ۴/۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۶۸؛ المحجۃ البیضا: ۱/۲۹۵

[5] مدارک العروۃ: ۲/۱۷۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۴۷۳؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۰۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۳؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۹۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۸۹؛ شرح العروۃ: ۲/۵۴۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۷۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۸۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۴؛ مستمسک العروہ: ۲/۲۲۹؛ تفصیل الشریعہ (الطہارۃ): ۱/۴۶۷؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۲۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۹۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۶۰؛ تبصرۃ الفقہا: ۱/۲۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۳۴؛ منتہی المطلب: ۱/۲۵۵

{74} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الرَّجُلِ يَبُولُ ثُمَّ يَسْتَنْجِي ثُمَّ يَجِدُ بَعْدَ ذَلِكَ بَلَلاً قَالَ إِذَا بَالَ فَخَرَطَ مَا بَيْنَ الْمَقْعَدَةِ وَ الْأُنْثَيَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ غَمَزَ مَا بَيْنَهُمَا ثُمَّ اسْتَنْجَى فَإِنْ سَالَ حَتَّى يَبْلُغَ السُّوقَ فَلَا يُبَالِي.

امام صادق علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق جس نے پیشاب کیا پھر استنجاء کیا اور اس کے بعد کچھ رطوبت محسوس کی فرمایا: اگر اس نے پیشاب کر کے مقعد اور خصیتین کی درمیانی نالی کو تین بار دبا کر کھینچا ہے اور نچوڑا ہے تو اس کے بعد جتنی بھی تری بہہ نکلے چاہے پنڈلی تک پہنچ جائے تو اس کی پرواہ نہ کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن ہے۔[3]

# رفع حاجت کے مستحبات و مکروہات

{75} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ إِذَا سَافَرْتَ مَعَ قَوْمٍ فَأَكْثِرِ اسْتِشَارَتَهُمْ إِلَى أَنْ قَالَ وَ إِذَا أَرَدْتَ قَضَاءَ حَاجَتِكَ فَأَبْعِدِ الْمَذْهَبَ فِي الْأَرْضِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جناب لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیٹا! جب کسی گروہ کے ساتھ سفر کرو تو ان سے بہت زیادہ مشورہ کرو اور جب رفع حاجت کرنا چاہو تو بہت دور جا کر کرو۔[4]

## تحقیق:

حدیث قوی ہے۔[5]

## قول مؤلف:

بہت دور جانے سے مراد نظروں سے اوجھل ہونا بھی ہے چاہے وہ حقیقتاً بہت دور نہ ہو (واللہ اعلم)

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۰ ح ۵۰؛ الاستبصار: ۱/ ۹۴ ح ۳۰۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۶۵ ح ۱۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۲۸۲ ح ۷۴۵؛ الوافی: ۶/ ۱۴۷

[2] مستند المنافع: ۱/ ۵۱۳؛ تنقیح مبانی العروہ: ۲/ ۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۲۲۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۸۵؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۲۱۷؛ کشف الاسرار: ۳/ ۱۰۰

[3] ملاذ الاخیار: ۱/ ۱۰۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۶۴۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/ ۱۷۳؛ لوامع الاحکام: ۲۳۳؛ مصباح الہدیٰ: ۳/ ۶۵؛ وسائل العباد: ۱/ ۸۲؛ صراط الیقین: ۲/ ۱۳۱؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۱؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۳؛ مہذب الاحکام: ۲/ ۲۰۹؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۸۶۳؛ تبصرۃ الفقہا: ۱/ ۳۲۳؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۱۱۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱۰/ ۳۳۴

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۲۹۷ ح ۲۵۰۲... ۸۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۰۵ ح ۸۰۰ و ۱/ ۴۴۰ ح ۱۵۲۰۸؛ الکافی: ۸/ ۳۴۸ ح ۵۴۷؛ تفسیر البرہان: ۴/ ۳۶۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۰/ ۲۴۲؛ مکارم الاخلاق: ۲۵۲؛ بحار الانوار: ۷۶/ ۱۸۷؛ الوافی: ۱۲/ ۸۹۳؛ المحاسن: ۲/ ۳۷۵؛ الامان من اخطار: ۹۹

[5] روضۃ المتقین: ۴/ ۲۶۹

{76} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يُجِيبَ الرَّجُلُ أَحَداً وَ هُوَ عَلَى الْغَائِطِ وَ يُكَلِّمَهُ حَتَّى يَفْرُغَ.

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی قضائے حاجت کر رہا ہو اور کوئی شخص اس کو آواز دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جواب دینے سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ جب تک وہ اس سے فارغ نہ ہو بات نہ کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن ہے[3] نیز یہ کہ اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے[4]

{77} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَ أَنْتَ تَبُولُ فَإِنَّ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَسَنٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ فَلَا تَسْأَمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگرچہ تم پیشاب کر رہے ہو تب بھی اللہ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ خدا کا ذکر کرنا ہر حال میں اچھا ہے لہٰذا خدا کے ذکر سے دل گرفتہ نہ ہوا کرو۔[5]

## تحقیق:

حدیث معتبر ہے۔[6] اور دوسری صحیح احادیث بھی اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر حال میں خدا کا ذکر کرنا اچھا ہے۔[7] نیز اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے فرماتے ہیں: "رفع حاجت کے وقت ذکر خدا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے"۔[8]

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے[9]

---

[1] علل الشرائع: ۲۸۳ ح ۲؛ عیون الاخبار الرضا: ۱/ ۲۷۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۷ ح ۶۹؛ الوافی: ۶/ ۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۰۹ ح ۸۱۵؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۱۷۵

[2] منتقد المنافع فی شرح المختصر النافع: ۱/ ۶۸۲

[3] فقہ الصادقؑ: ۱/ ۱۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۲۴۸؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۴۲۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۱۶۳

[4] توضیح المسائل سیستانی: ۲۶ فتویٰ: ۷۶

[5] الکافی: ۲/ ۴۹۷ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۱۰ ح ۸۱۸؛ الوافی: ۹/ ۱۴۳۲؛ عدۃ الداعی: ۲۵۴؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۱۹۰

[6] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/ ۱۴۷

[7] الکافی: ۲/ ۴۹۷ ح ۸؛ مرآۃ العقول: ۱۲/ ۲۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۱۰ ح ۸۱۷

[8] توضیح المسائل سیستانی: ۲۶ فتویٰ ۷۶؛

[9] مرآۃ العقول: ۱۲/ ۱۲۳

**{78}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنْ يَسْتَنْجِيَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی آدمی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث مرسل ہے[2] لیکن اس کے مطابق فتوی موجود ہے۔[3]

**{79}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَدْخُلُ الْخَلاَءَ وَفِي يَدِي خَاتَمٌ فِيهِ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ لاَ وَلاَ تُجَامِعْ فِيهِ.

ابوایوب سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: جب میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں جبکہ میرے ہاتھ میں کوئی ایسی انگوٹھی ہوتی ہے جس پر خدا کے ناموں میں سے کوئی نام کندہ ہوتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس حال میں داخل نہ ہو اور نہ ہی اس حالت میں مجامعت کرو۔[4]

## تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے[5]

**{80}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ طُولُ الْجُلُوسِ عَلَى الْخَلاَءِ يُورِثُ الْبَاسُورَ قَالَ فَكَتَبَ هَذَا عَلَى بَابِ الْحُشِّ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جناب لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیت الخلاء میں زیادہ دیر بیٹھنے سے بواسیر کی بیماری پیدا ہوتی ہے پس بیٹے نے اس جملہ کو بیت الخلاء کے دروازے پر لکھ دیا۔[6]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے[7] نیز یہ کہ اس کے مطابق فتوی موجود ہے فرماتے ہیں: "رفع حاجت کے وقت زیادہ وقت لگانا مکروہ ہے۔"[8]

---

[1] الکافی: ۳/۱۷ ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸ ح۷۳؛ الوافی: ۶/۱۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۲۱ ح۸۴۲

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۱۳۵؛ شرح حاشیہ زندرانی: ۱/۲۱۷

[3] فرماتے ہیں: "دائیں ہاتھ سے طہارت کرنا مکروہ ہے۔" (دیکھئے: توضیح المسائل سیستانی: ۶۲ فتوی ۷۶)

[4] الکافی: ۳/۶۵ ح۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۳۰ ح۸۶۷؛ الوافی: ۶/۱۱۳

[5] مرآۃ العقول: ۱۳/۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۲

[6] تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۲ ح۱۰۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۳۶ ح۸۸۳؛ الوافی: ۶/۱۲۱

[7] مصباح المنہاج: ۲/۱۵۶

[8] توضیح المسائل سیستانی: ۶۲ فتوی ۷۶

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔ ①

{81} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَشَدَّ النَّاسِ تَوَقِّياً عَنِ الْبَوْلِ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَوْلَ يَعْمِدُ إِلَى مَكَانٍ مُرْتَفِعٍ مِنَ الْأَرْضِ أَوْ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْأَمْكِنَةِ يَكُونُ فِيهِ التُّرَابُ الْكَثِيرُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَنْضِحَ عَلَيْهِ الْبَوْلُ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشاب (اور اس کے چھینٹوں) سے بچنے کے سلسلہ میں سب لوگوں سے زیادہ سخت تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرتے تو کسی بلند جگہ یا زیادہ خاک والی (نرم) جگہ تلاش کرتے تھے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیشاب کے چھینٹے نہ پڑ جائیں۔ ②

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے ③ یا پھر حسن ہے ④

{82} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ الْبَرْقِيِّ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الرَّجُلُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ بِفَرْجِهِ وَ هُوَ يَبُولُ.

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی کہ کوئی شخص پیشاب کرتے وقت سورج یا چاند کی طرف منہ کرکے اس طرح بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ ننگی ہو۔ ⑤

## تحقیق:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے ⑥ لیکن اس کے مطابق فتویٰ موجود ہے فرماتے ہیں: ''رفع حاجت کے وقت سورج اور چاند کی طرف منہ کرکے بیٹھنا مکروہ ہے۔'' ⑦

---

① ملاذ الاخیار: ۳/۲۵

② تہذیب الاحکام: ۱/۳۳ ح ۸۷؛ علل الشرائع: ۲۷۸ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۲ ح ۳۶؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۶۸؛ الوافی: ۶/۱۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۳۸ ح ۸۹۰؛ حلیۃ الابرار: ۱/۲۴۹

③ ملاذ الاخیار: ۱/۱۵۲؛ منتہی المطلب: ۱/۲۴۳

④ مدارک الاحکام: ۱/۱۷۹؛ لوامع الاحکام: ۲/۲۳۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۸۶

⑤ تہذیب الاحکام: ۱/۳۴ ح ۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۲ ح ۹۰۲؛ الوافی: ۶/۱۱۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۱/۸۹

⑥ ملاذ الاخیار: ۱/۱۵۶

⑦ توضیح المسائل سیستانی: ۲۶ فتویٰ ۷۶

## قول مؤلف:

ویسے نوفلی اور سکونی کی روایت کو موثق قرار دیا گیا ہے جس کا تذکرہ عنقریب آئے گا ان شاء اللہ۔

{83} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ ٱلْوَلِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ ٱلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَكُونُ مِنْهُ ٱلرِّيحُ أَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتَنْجِيَ قَالَ لاَ.

❁ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر آدمی کی ریح خارج ہو جائے تو کیا اس پر استنجاء کرنا واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{84} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا تَقُولُ فِي ٱلْفَصِّ يُتَّخَذُ مِنْ حِجَارَةِ زُمُرُّدٍ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ إِذَا أَرَادَ ٱلاِسْتِنْجَاءَ نَزَعَهُ.

❁ علی بن حسین بن عبد ربہ سے روایت ہے کہ میں نے ان سے (یعنی امام علی نقی علیہ السلام سے) عرض کیا کہ آپ علیہ السلام اس نگینہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو پتھر زمرد[3] سے حاصل کیا جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے البتہ جب استنجاء کرنا چاہو تو اسے اتار دو۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[5] اور شیخ طوسی کی سند سے حسن کالصحیح ہے[6]

# ﴿نجاسات﴾

### پیشاب اور پاخانہ:

{85} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي ٱلْعَلاَءِ قَالَ:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴ ح ۱۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۴۶ ح ۹۱۷؛ الوافی: ۶/۱۳۴

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۱۹۴

[3] کچھ نسخوں اور کچھ کتب میں زمرد کی جگہ زمزم وارد ہوا ہے لیکن ارجح قول زمرد ہی ہے کیونکہ زمزم کون سا پتھر ہے معلوم ہی نہیں ہو سکا ہے (واللہ اعلم)

[4] الکافی: ۳/۱۷ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/۵۵ ح ۱۰۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۵۹ ح ۹۵۳؛ الوافی: ۶/۱۲۵؛ مکارم الاخلاق: ۸۷

[5] مراۃ العقول: ۱۳/۵۵

[6] ملاذ الاخیار: ۳/۳۵

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْبَوْلِ يُصِيبُ الْجَسَدَ قَالَ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّمَا هُوَ مَاءٌ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْبَوْلُ قَالَ اِغْسِلْهُ مَرَّتَيْنِ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّبِيِّ يَبُولُ عَلَى الثَّوْبِ قَالَ يُصَبُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ قَلِيلاً ثُمَّ يُعْصَرُ.

✪ حسن بن ابو العلاء سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: اگر بدن کو پیشاب لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر دوبار پانی ڈالو کیونکہ وہ پانی ہی تو ہے (اس لئے ملنے رگڑنے کی ضرورت نہیں ہے)۔

اور میں نے پوچھا کہ اگر کپڑے پر پیشاب لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دوبار دھوؤ

اور میں نے پھر پوچھا کہ اگر بچہ کپڑے پر پیشاب کرے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر تھوڑا سا پانی ڈال کر اسے نچوڑ دو۔[1]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے[2] یا پھر صحیح ہے[3]

{86} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اِغْسِلْ ثَوْبَكَ مِنْ أَبْوَالِ مَا لاَ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر اس حیوان کے پیشاب لگنے سے کپڑے کو دھوؤ جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح[5] یا پھر حسن ہے۔[6]

---

[1] الکافی: ۳/۵۵ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۴۹ح۷۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۹۵ح۳۹۶۲؛ الوافی: ۶/۱۳۷؛ المعتبر: ۱/۴۳۵

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۵۶؛ جواہر الکلام: ۶/۱۳۹؛ الجعہ فی شرح اللمعہ: ۱/۷؛ دلیل العروۃ: ۲/۳۳۲؛ جواہر الکلام: ۶/۱۸۶؛ تنقیح مبانی العروہ: ۳/۱۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۰۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/۳۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۳۱؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۸۴؛ لوامع الاحکام: ۲۵؛ منتھی المطلب: ۳/۲۶۳؛ صراط الیقین: ۱/۲۸۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۹۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۶/۱۸۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۷۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۲۴۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۷۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۳۲۳؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۶۷؛ التعلیق فی شرح: ۳/۳۲

[3] کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۶۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۲۲۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۹۷؛ جواہر الکلام: ۶/۸۶؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۹۳؛ مفتاح الکرامہ: ۱/۳۷؛ شرح طہارۃ القواعد: ۵۷۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۸۷۴؛ المعالم الماثورۃ: ۳/۱۹۵؛ لوامع الاحکام: ۲/۱۷

[4] الکافی: ۳/۵۷ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۷ح۷۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۵ح۳۹۸۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۵۱؛ الوافی: ۶/۱۹۳

[5] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۸۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۲۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۵۰۳؛ شرح صلفات: ۲۰/۵۷۳؛ مہذب الاحکام: ۱/۲۸۴؛ القواعد الاصولیہ: ۳/۳۳۱؛ اصول الفقہ: ۱۲/۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۹۲

[6] العقود السنیہ: ۲۳۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۳۳۳؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۵۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۲۲۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۱۵؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۷۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۱۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۸۳؛ مصباح الفقیہ: ۷/۱۴؛ مدارک العروۃ: ۲/۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۷۸

{87} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلَ زُرَارَةُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الثَّعَالِبِ وَ الْفَنَكِ وَ السِّنْجَابِ وَ غَيْرِهِ مِنَ الْوَبَرِ فَأَخْرَجَ كِتَاباً زَعَمَ أَنَّهُ إِمْلاَءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّ الصَّلاَةَ فِي وَبَرِ كُلِّ شَيْءٍ حَرَامٍ أَكْلُهُ فَالصَّلاَةُ فِي وَبَرِهِ وَ شَعْرِهِ وَ جِلْدِهِ وَ بَوْلِهِ وَ رَوْثِهِ وَ أَلْبَانِهِ وَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسِدَةٌ لاَ تُقْبَلُ تِلْكَ الصَّلاَةُ حَتَّى تُصَلِّيَ فِي غَيْرِهِ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ أَكْلَهُ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاحْفَظْ ذَلِكَ يَا زُرَارَةُ فَإِنْ كَانَ مِمَّا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ فَالصَّلاَةُ فِي وَبَرِهِ وَ بَوْلِهِ وَ شَعْرِهِ وَ رَوْثِهِ وَ أَلْبَانِهِ وَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ جَائِزَةٌ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّهُ ذَكِيٌّ قَدْ ذَكَّاهُ الذَّبْحُ فَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا قَدْ نُهِيتَ عَنْ أَكْلِهِ وَ حَرُمَ عَلَيْكَ أَكْلُهُ فَالصَّلاَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسِدَةٌ ذَكَّاهُ الذَّبْحُ أَوْ لَمْ يُذَكِّهِ.

❁ ابن بکیر سے روایت ہے کہ زرارہ نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا خنک (لومڑی جنس سے ایک جانور ہے) اور سنجاب (چوہے سے بڑا ایک جانور ہے) کی اون میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

امام علیہ السلام نے ایک کتاب نکالی جس کے بارے میں آپ علیہ السلام سمجھتے تھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی املاء کردہ ہے جس میں درج تھا کہ ہر وہ حیوان جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اس کے بال، اون، چمڑے، بول، گوبر وغیرہ ہر چیز میں نماز پڑھنا باطل ہے۔ وہ نماز قبول نہیں ہوتی جب اسے حلال گوشت جانور کی ان چیزوں میں نہ پڑھا جائے۔

پھر فرمایا: اے زرارہ! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اسے یاد کرلو۔ پس جس حیوان کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کی اون، بال، بول، گوبر، دودھ اور اس کی ہر چیز میں نماز جائز ہے (یعنی یہ چیزیں پاک ہیں) بشرطیکہ یہ علم ہو کہ اس کا تزکیہ کیا گیا ہے (یعنی ذبح نے اسے پاک کر دیا ہے) اور اگر یہ چیزیں اس حیوان کی ہیں جس کا گوشت کھانا ممنوع اور حرام ہے تو پھر ان چیزوں میں نماز پڑھنا حرام ہے اور باطل بھی ہے خواہ اس کا تزکیہ کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح یا حسن موثق ہے۔ [2]

{88} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ أَلْبَانِ الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ وَ الْبَقَرِ وَ أَبْوَالِهَا وَ لُحُومِهَا فَقَالَ لاَ تَوَضَّأْ مِنْهُ إِنْ أَصَابَكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَوْ ثَوْباً لَكَ فَلاَ تَغْسِلْهُ إِلاَّ أَنْ تَتَنَظَّفَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ أَبْوَالِ الدَّوَابِّ وَ الْبِغَالِ وَ الْحَمِيرِ فَقَالَ اغْسِلْهُ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمْ مَكَانَهُ فَاغْسِلِ

---

[1] الکافی: ۳/۳۹۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۹ ح ۸۱۸؛ الاستبصار: ۱/۳۸۳ ح ۱۴۵۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۴۵؛ الوافی: ۷/۴۰۱؛ العتبر: ۲/۷۹

[2] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۳۶۷؛ جواہر الکلام: ۸/۶۵ و ۳/۱۹۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۲۰۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۹۲؛ منتہی المطلب: ۴/۲۰۸؛ دلیل العروہ: ۱/۳۰۲؛ مجمع الرسائل: ۱/۲۰؛ مناہج الاخیار: ۱/۵۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۳۳۶؛ بیان الصلاۃ: ۴/۹۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۷؛ رسالہ القلم طلاب: ۲۳/۱۹۷؛ مجمع الرسائل: ۵۷۵؛ شرح رسائل: ۸/۱۸۷؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۲۷۷؛ الفقہ وسائل طبیہ: ۱/۲۱۱؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۲۱۹؛ کنز الفوائد: ۱/۹۶؛ موسوعہ الاحکام الاطفال: ۴/۲۳۴؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۱۵۷؛ حدی الطالب: ۴/۳۰۵؛ ذخیرۃ العقبیٰ: ۲/۱۷۹؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۴/۱۱۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۱۱؛ مبانی منہاج الصالحین: ۳/۴۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۵/۲۴۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۰۰؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۳۰۹

اَلثَّوْبَ كُلَّهُ وَإِنْ شَكَكْتَ فَانْضِحْهُ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کے دودھ اور گوشت کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان سے وضو نہ کرو (کیونکہ یہ پاک ہیں) اور ان میں سے کوئی چیز تمہارے کپڑوں کو لگ جائے تو اس کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے مگر یہ کہ صفائی ستھرائی کے لئے دھونا چاہو تو دھولو۔

اور میں نے آپ علیہ السلام سے گھوڑے، گدھے اور خچر کے پیشاب کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھوڈالو اور اگر جگہ کا پتہ نہ ہو تو پھر تمام کپڑا دھوڈالو اور اگر شک ہو تو پھر اس پر صرف پانی چھڑک دو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح [2] یا پھر حسن ہے۔ [3]

{89} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْحَلَالِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا تَقُولُ فِي دَمِ الْبَرَاغِيثِ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قُلْتُ إِنَّهُ يَكْثُرُ وَيَتَفَاحَشُ قَالَ وَإِنْ كَثُرَ الْحَدِيثَ.

❁ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: آپ علیہ السلام پسوؤں کے خون کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: اگرچہ زیادہ اور پھیلا ہوا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگرچہ زیادہ بھی ہو۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/ ۵۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۶۴ ح ۷۷۱؛ الاستبصار: ۱/ ۱۷۸ ح ۶۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۰۷ ح ۳۹۹۸؛ الوافی: ۶/ ۱۹۳

[2] المناظرات خرۃ: ۹/ ۳۶۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۵۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/ ۲۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۳۳۰؛ فقہ الخلاف: ۳/ ۳۷۱؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۸۳؛ مہذب الاحکام: ۱/ ۲۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۵۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۸۹؛ مناہج الاخیار: ۱/ ۲۱۷

[3] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۷۹۳؛ کشف الاسرار: ۳/ ۵۵۴؛ مشارق الشموس: ۴/ ۳۱؛ معالم الدین: ۲/ ۵۰۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/ ۲۵۵؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۶۶؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/ ۳۳؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۳۴۳؛ دلیل العروۃ: ۱/ ۲۹۳؛ لوامع الاحکام: ۴۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۴۶؛ منتہی المطلب: ۳/ ۱۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/ ۳۱۳؛ موسوعہ الفاضل: ۱/ ۴۳۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/ ۲۹۴؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۱۵۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۱۸۳؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۴۵۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۶۰

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۵۵ ح ۷۴۰؛ الوافی: ۶/ ۱۸۶؛ الاستبصار: ۱/ ۱۷۶ ح ۶۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۳۵ ح ۴۰۸۹

[5] ملاذ الاخیار: ۲/ ۳۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۹۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۹۳؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۳۱۲؛ جامع المدارک: ۱/ ۲۰۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/ ۳۷؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۲۵۵؛ الحبل المتین: ۱/ ۲۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۴۸۰؛ المناظر الناضرۃ: ۹/ ۴۴۷؛ دلیل العروۃ: ۲/ ۲۸۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۲۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/ ۱۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۶۹؛ جواہر الکلام: ۶/ ۱۲۶؛ الحبل المتین: ۱/ ۳۶۷؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۴۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۲۱۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۲۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۲۱۸؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/ ۳۶۷؛ معالم الدین: ۲/ ۴۷۴

## قول مؤلف:

یعنی جو خون جہندہ نہیں رکھتے (ان کا خون اچھل کر نہیں نکلتا) ان کا خون پاک ہے جیسے مچھر اور مچھلی اور اس طرح کی بعض حدیثیں پہلے گزر چکی ہیں اور بعض بعد میں آئیں گی۔ ان شاءاللہ۔

**{90}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يَطِيرُ فَلاَ بَأْسَ بِبَوْلِهِ وَ خُرْئِهِ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر اُڑنے والی چیز کے پیشاب اور بیٹھ میں کوئی مضائقہ نہیں ہے (یعنی یہ پاک ہے)۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا پھر حسن ہے[3] یا پھر موثق ہے[4]

**{91}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَأْكُلُوا اللُّحُومَ الْجَلاَّلَةَ وَإِنْ أَصَابَكَ مِنْ عَرَقِهَا فَاغْسِلْهُ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: فضلہ خور حیوانوں کا گوشت نہ کھاؤ اور اگر ان کا پسینہ لگ جائے تو اسے دھو ڈالو۔[5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[6]

## منی:

**{92}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ

---

[1] الکافی: ۵۸/۳ ح۹؛ الفصول المہمہ: ۵۲/۲؛ وسائل الشیعہ: ۴۱۲/۳ ح۴۰۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۲۶۶/۱ ح۷۷۹؛ الوافی: ۵۸/۳

[2] التنقیح فی شرح: ۴۴۳/۲؛ مستمسک العروۃ: ۲۷۵/۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱۱۳/۱؛ اصول الفقہ: ۸۳/۱۲؛ فقہ الصادق: ۳۴۹/۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۵۲۲/۱؛ المعالم الزلفی: ۲۵۰؛ بدائع البحوث: ۲۶۵/۶؛ جامع المدارک: ۱۹۷/۱؛ مہذب الاحکام: ۲۸۹/۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳۷۸/۱؛ دلیل العروۃ: ۲۷۳/۱؛ شرح حلقات الاصول: ۳۵۷/۲۰

[3] النجعہ: ۸۷/۱؛ مرآۃ العقول: ۶۲/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۳۸۳/۲

[4] بحوث فی شرح: ۶/۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲۸۰/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱۱/۲

[5] تہذیب الاحکام: ۲۶۳/۱ ح۷۶۸ و ۳۵/۹ ح۸۸؛ الاستبصار: ۷۶/۴ ح۲۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۳/۳ ح۴۰۵۲؛ الکافی: ۲۵۰/۶ ح۱؛ الوافی: ۱۹۹/۶

[6] مصباح الفقیہ: ۳۱۴/۷؛ جواہر الکلام: ۲۷۴/۳؛ مستمسک العروۃ: ۴۳۸/۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۳۳۲/۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۴۹۸/۱؛ شرح العروۃ: ۲۲۸/۳؛ سند العروۃ: ۲۵۶/۳؛ فقہ الصادق: ۳۳۸/۳؛ ملاذ الاخیار: ۳۷۶/۲؛ مرآۃ العقول: ۱۵۲/۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۸۷/۲؛ مختلف الشیعہ: ۴۶۲/۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲۰۲/۵؛ کشف اللثام: ۴۱۵/۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۱۰؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۷۶/۵؛ منتہی المطلب: ۲۳۴/۳؛ مفتاح الکرامہ: ۳۴۱/۱؛ المباحث الفقہیہ: ۱۹/۱؛ تفصیل الشریعہ: ۴۰۳/۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۵۰۹/۳؛ الحاشیۃ علی مدارک: ۲۰۸/۲؛ دلیل العروۃ: ۵۲۶/۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱۵۷/۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۲۳۷؛ مستند الشیعہ: ۲۲۵/۱؛ حدود الشریعہ: ۱۷۷/۱؛ المعلقات علی العروۃ: ۱۹۰/۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۴۰۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۳۷۷/۱؛ وسائل العباد: ۱۱۲/۱

سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ يَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ إِنْ شَاءَ وَ قَالَ فِي الْمَنِيِّ الَّذِي يُصِيبُ الثَّوْبَ فَإِنْ عَرَفْتَ مَكَانَهُ فَاغْسِلْهُ وَ إِنْ خَفِيَ عَلَيْكَ فَاغْسِلْهُ كُلَّهُ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (یعنی امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سوال کیا کہ اگر مذی (وہ رطوبت جو منی سے پہلے نکلتی ہے) کپڑے کو لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو اس پر کچھ پانی چھڑک دے (ورنہ پاک ہے)

اور میں نے پوچھا کہ اگر منی کپڑے پر لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس مقام کا علم ہو جہاں لگی ہے تو اس مقام کو دھوڈالو اور اگر وہ مقام معلوم نہ ہو تو پھر تمام کپڑا دھوڈالو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## مردار:

{93} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنِ الصَّدُوقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْخُنْفَسَاءِ وَ الذُّبَابِ وَ الْجَرَادِ وَ النَّمْلَةِ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ يَمُوتُ فِي الْبِئْرِ وَ الزَّيْتِ وَ السَّمْنِ وَ شِبْهِهِ قَالَ كُلُّ مَا لَيْسَ لَهُ دَمٌ فَلَا بَأْسَ.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر خنفساء نامی مکوڑا، مکھی، مکڑی اور چیونٹی وغیرہ (جو خون جہندہ نہیں رکھتے) میں سے کوئی چیز کنویں، تیل اور گھی وغیرہ میں مرجائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز جو خون جہندہ نہیں رکھتی اس (کے مردہ) میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی وہ پاک ہے)[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۴۲۷ ح ۸۳ و ۲/۲۲۳ ح ۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۲۳ ح ۴۰۵۴؛ الوافی: ۶/۱۷۸

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۸۳؛ مشارق الشموس: ۳۰۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۹۵؛ مدارک العروہ بیارجمندی: ۲/۸۳؛ شرح العروۃ: ۲/۳۱۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶۵؛ الدرر الخطیبہ: ۲/۴۳؛ الحبل المتین: ۱/۲۵۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۳۰ ح ۶۶۵؛ الاستبصار: ۱/۲۶ ح ۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶۳ ح ۴۱۸۳؛ الوافی: ۶/۸۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۳

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۲۶۱؛ مصابیح الظلام: ۴/۷۴؛ مدارک العروہ: ۳/۴۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۱۴؛ مصابیح الاحکام: ۳/۲۲۵؛ فقہ الصادق: ۴/۹۳؛ لوامع الاحکام: ۸۰؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۰۴؛ المعالم المأثورۃ: ۲/۱۱۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۵۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۰۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۴۳؛ مصباح الفقیہ: ۷/۴۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۸۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۷۴؛ بحوث فی شرح: ۳/۵۹؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۱۳

{94} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْيَاتِ الضَّأْنِ تُقْطَعُ وَهِيَ أَحْيَاءٌ إِنَّهَا مَيْتَةٌ.

امام صادق علیہ السلام نے دنبوں کی ان لاٹوں کے بارے میں فرمایا جو زندہ دنبوں سے کاٹی جائیں کہ وہ مردار ہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے [2] لیکن اس کے مطابق فتویٰ موجود ہے: فرماتے ہیں "جب کسی انسان یا جہندہ خون والے حیوان کے بدن سے اس کی زندگی کے دوران میں گوشت یا کوئی دوسرا ایسا حصہ جس میں جان ہو جدا کر لیا جائے تو وہ نجس ہے"۔ [3]

## قول مؤلف:

اسی موضوع کی ایک حدیث نمبر 2717 پر دیکھئے جو کہ صحیح ہے (واللہ اعلم)

{95} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ ثَوْبُهُ جَسَدَ الْمَيِّتِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَ الثَّوْبَ.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کا کپڑا میت کے جسم سے لگ گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جتنا کپڑا میت سے لگا اسے دھو ڈالو۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح [5] یا پھر حسن ہے۔ [6]

{96} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَمَاتَتْ فَإِنْ كَانَ جَامِداً فَأَلْقِهَا وَمَا يَلِيهَا وَكُلْ مَا بَقِيَ

---

[1] الکافی: ۶/۲۵۵ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۰۴ ح ۲۹۸ ۴ و ۲۴/۷۲ ح ۲۶۰۰۳؛ الوافی: ۱۹/۱۰۷؛ مستدابی بصیر: ۲/۵۹

[2] مرآۃ العقول: ۲۲/۴۰۹

[3] توضیح المسائل سیستانی: ۷۲ فتویٰ ۸۷

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۲۷۶ ح ۸۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶۲ ح ۹۷ ۴۱؛ الاستبصار: ۱/۱۹۲ ح ۶۷۱؛ الکافی: ۳/۶۱ ح ۳؛ الوافی: ۶/۲۰۸

[5] التنقیح فی شرح: ۲/۵۴۷؛ دلیل العروۃ: ۱/۲۷۳؛ العمل الابقی: ۱/۲۹۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۹۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۲۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۴۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۴۴۱؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۴۱۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۴۳؛ دراسات فقہیہ: ۱۳؛ شرح العروۃ: ۱/۴۳۰؛ مصباح الفقیہ: ۷/۵۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۳۸؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۰۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۳۷۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۸۵؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۸۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۴۱؛ مہذب الاحکام: ۱/۳۰۷؛ فقہ الخلاف: ۶/۲۱۰؛ مناہج الاخبار: ۱/۲۳۷

[6] وسائل العباد: ۱/۹۴؛ کشف اللثام: ۱/۴۴۵؛ غنیۃ الہدۃ: ۲/۸۶۸؛ غنائم الایام: ۱/۳۹۵؛ مستند الشیعہ: ۱/۶۱؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۳۱۱؛ مصابیح الظلام: ۴/۴۳۵؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۷۰؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۶۶؛ رسائل الشہید الثانی: ۱/۴۶۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۱۸؛ مصباح الہدۃ: ۱/۳۴۸؛ ریاض المسائل: ۲/۷۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۴۷۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۷

وَإِنْ كَانَ ذَائِباً فَلاَ تَأْكُلْهُ وَاسْتَصْبِحْ بِهِ وَالزَّيْتُ مِثْلُ ذَلِكَ..

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب چوہا گھی میں گر جائے (اور مر جائے) تو اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہے کو نکالنے کے بعد وہ جگہ اور اس کے اردگرد سے کچھ جگہ پھینک دو اور باقی کھالو اور اگر پگھلا ہوا ہو تو پھر مت کھاؤ اور اس سے چراغ جلاؤ اور یہی حکم تیل کا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{97} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجِلْدِ الْمَيِّتِ أَيُلْبَسُ فِي الصَّلاَةِ إِذَا دُبِغَ فَقَالَ لاَ وَلَوْ دُبِغَ سَبْعِينَ مَرَّةً.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ مردار کا چمڑا اگر رنگا جائے تو کیا اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر گز نہیں اگرا سے ستر بار ہی کیوں نہ رنگا جائے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{98} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْخِفَافِ الَّتِي تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَقَالَ اشْتَرِ وَصَلِّ فِيهَا حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ مَيِّتٌ بِعَيْنِهِ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۹/۸۵ ح ۳۶۰؛ الکافی: ۶/۲۶۱ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۰۵ ح ۵۲۷ و ۱۷/۹۷ ح ۲۲۰۷۵؛ الوافی: ۱۹/۱۱۸؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۲۹

[2] ملاذ الاخیار: ۱۴/۲۹۹؛ منتقد المنافع: ۱/۹۱۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۵۳؛ دلیل العروۃ: ۲/۹۰؛ سند العروۃ: ۱/۴۸۳؛ منتقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۱۱؛ مدارک العروۃ: ۱/۴۶۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۳۸۱؛ مصباح الفقیہ: ۱/۲۸۳؛ مشارق الشموس: ۴/۹۱؛ مسالک الافہام: ۱۲/۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۵؛ ریاض المسائل: ۲/۲۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۹۸؛ المناہل: ۲۸۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۲؛ مصابیح الاحکام: ۳/۲۲۳؛ مستند الشیعہ: ۱۴/۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۳ ح ۷۹۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۷ ح ۷۵۰؛ مستدرک الوسائل: ۲/۵۹۲ ح ۲۸۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۰۱ ح ۴۲۹۰؛ الوافی: ۷/۴۱۵؛ الفصول المہمہ: ۲/۵۷؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۲۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۴۷۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۵۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۱۹۷؛ العمل الابقی: ۱/۲۵۸؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۳۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۴۰۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/۴۴۵؛ منتہی المطلب: ۳/۳۵۵؛ فقہ الصادق: ۲/۴۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۳۱؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۴۵؛ بحوث فی القواعد: ۱/۳۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۵؛ ریاض المسائل: ۲/۲۹۵؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۶۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۳۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۲؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۷۱؛ مجمع الفائدہ: ۲/۹۳؛ مہذب الاحکام: ۱/۳۳۰؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۴/۳۳؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۲۱۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۴۴؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۹۷؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۲۱۸؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۰۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۲۷۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۵۷؛ معالم الدین: ۲/۲۹۷

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے ان موزوں کے متعلق پوچھا جو بازار میں بیچے جاتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: انہیں خریدو اور ان میں اس وقت تک برابر نماز پڑھو جب تک یہ علم نہ ہو جائے کہ وہ مردار کے چمڑے ہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{99} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي السُّوقَ فَيَشْتَرِي جُبَّةَ فِرَاءٍ لَا يَدْرِي أَ ذَكِيَّةٌ هِيَ أَمْ غَيْرُ ذَكِيَّةٍ أَ يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ لَيْسَ عَلَيْكُمُ الْمَسْأَلَةُ إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْخَوَارِجَ ضَيَّقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِجَهَالَتِهِمْ إِنَّ الدِّينَ أَوْسَعُ مِنْ ذَلِكَ.

احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص بازار میں جاتا ہے اور پوستین خریدتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ آیا وہ تزکیہ شدہ سے تیار کیا گیا ہے یا غیر تزکیہ شدہ سے اور کیا وہ اس میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں تم پر پوچھنا لازم نہیں ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ خوارج نے اپنی جہالت سے اپنے اوپر قافیہ تنگ کیا ورنہ دین اس سے بہت وسیع و عریض ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## خون:

{100} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۴ ح ۹۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۲۷ ح ۵۶۱۲؛ الوافی: ۷/۴۱۸

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۲۵۴؛ منتھی المطلب: ۴/۲۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۰۲ و ۴/۳۱۹؛ التنقیح فی شرح: ۲/۵۳۸؛ القواعد الفقہیہ لنکرانی: ۸۸۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۵۳۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۴۹/۵؛ منتھی المطلب: ۴/۵۳۲؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۹/۹۴۴؛ القواعد الفقہیہ سبزواری: ۵/۹۲۴؛ ریاض المسائل: ۲/۵۰۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۷۲؛ جامع المدارک: ۱/۷۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۵۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۴۳۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۲۴۰؛ رسائل فی الاصول: ۸۴۳؛ بحوث فی القواعد: ۱/۲۵؛ مبانی الفقہ: ۱/۸۹؛ مصابیح الظلام: ۲/۲۷۲؛ جواہر الکلام: ۲/۳۴۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۸ ح ۱۵۲۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۷ ح ۷۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۹۱ ح ۴۲۶۲ و ۴/۴۵۵ ح ۵۷۰۲؛ قرب الاسناد: ۳۸۵؛ بحار الانوار: ۲/۲۸۱؛ الوافی: ۷/۴۱۹

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۶۲؛ جواہر الکلام: ۸/۵۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۳۲؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۱۱۸؛ منتھی الدرایہ: ۵/۳۶۲؛ التعلیقات علی شرح: ۱۹۲؛ شلاح ودراسات: ۱۰؛ بدائع البحوث: ۴/۳۸۵؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۱۵۷؛ ماوراء الفقہ: ۳/۵۸؛ المناظر الناضرۃ: ۱۳/۲۷۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۲؛ ہدایۃ المسترشدین: ۲/۴۳۷؛ الدر النجفیہ: ۱/۱۴۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۷۳؛ بحر الفوائد: ۲/۲۱؛ ذخیرۃ الصالحین: ۷/۹۳۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۵۳۲؛ القواعد الفقہیہ لنکرانی: ۸۸۴؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۳۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۴۷۳؛ مبانی الفقہ: ۴/۲۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۴۲۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحہ): ۲۶۲؛ مجمع الافکار: ۴/۲۳۷؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۴/۱۳۰؛ مبانی احکام فی اصول: ۲/۳۷۸

اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ رَعَفَ فَامْتَخَطَ فَصَارَ بَعْضُ ذٰلِكَ اَلدَّمِ قِطَعاً صِغَاراً فَأَصَابَ إِنَاءَهُ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ اَلْوُضُوءُ مِنْهُ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ يَسْتَبِينُ فِي اَلْمَاءِ فَلاَ بَأْسَ وَإِنْ كَانَ شَيْئاً بَيِّناً فَلاَ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ رَعَفَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَيَقْطُرُ قَطْرَةٌ فِي إِنَائِهِ هَلْ يَصْلُحُ اَلْوُضُوءُ مِنْهُ قَالَ لاَ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آدمی کی نکسیر پھوٹی اور اس کے ساتھ ناک کا مواد بھی شامل ہوگیا جس کی وجہ سے خون کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بن گئے اور ان ہی ٹکڑوں سے کوئی ٹکڑا اس کے وضو والے برتن تک پہنچ گیا تو کیا اس پانی سے وضو کرنا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر پانی میں اس کا کوئی اثر ظاہر نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر اس کا اثر بالکل واضح ہو تو پھر اس سے وضو نہ کرو۔

اور میں نے آپ علیہ السلام سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا کہ وہ وضو کر رہا تھا کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی اور خون کا ایک قطرہ برتن میں پڑ گیا تو کیا اس پانی سے وضو جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{101}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِنَ اَلطَّيْرِ يُتَوَضَّأُ مِمَّا يَشْرَبُ مِنْهُ إِلاَّ أَنْ تَرَى فِي مِنْقَارِهِ دَماً فَإِنْ رَأَيْتَ فِي مِنْقَارِهِ دَماً فَلاَ تَتَوَضَّأْ مِنْهُ وَلاَ تَشْرَبْ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر پرندہ کے جوٹھے پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے مگر یہ کہ تم اس کی چونچ میں خون نہ دیکھو پس اگر اس کی چونچ میں خون دیکھو تو پھر نہ اس پانی سے وضو کرو اور نہ ہی اسے پیو۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۴ ۷ ح۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۵۰ ح۵۷ ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۱۲ ح۱۲۹۹؛ الاستبصار: ۱/۲۳ ح۵۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ ۱۹۱ ح۴۳

[2] مرآۃ العقول: ۱۳۰۲/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۴۰؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۴۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۱۳۱؛ مصباح المنھاج: ۱/۲۰؛ شرح العروۃ: ۳/۶؛ سند العروۃ ۴/۲؛ مشارق الشموس: ۳/۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۶۷؛ جواھر الکلام: ۱/۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۱۳۰؛ التنقیح طباطبائی: ۳/۲۷ ۳؛ مصباح الفقیہ: ۱/۸۲؛ الوسائل الی الرسائل: ۸/۲۶ ۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۵۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۸۲؛ المہذب البارع: ۱/۱۲۵؛ الحبل المتین: ۲/۸۱؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۳۱۸؛ مدارک العروۃ: ۱/۲۲۶؛ معالم الدین: ۱/۲۷؛ عمدۃ الاصول: ۶/۲۲۳؛ کشف اللثام: ۱/۲۷۳؛ منھاج الاصول: ۲/۲۶؛ المحاضرات داماد: ۲/۳۰۲؛ قوامع الفضول: ۵۰۴؛ بحر الفوائد: ۲/۹۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۲۸ ح۶۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۷ ح۶۸ ۴۳ و ۱/۲۳ ح۵۹۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۲؛ الاستبصار: ۱/۲۵ ح۶۴؛ الکافی: ۳/۹ ح۵؛ الوافی: ۶/۱۷

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

{102} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الدَّمُ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ عَلَيَّ وَ أَنَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ إِنْ رَأَيْتَهُ وَ عَلَيْكَ ثَوْبٌ غَيْرُهُ فَاطْرَحْهُ وَ صَلِّ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ ثَوْبٌ غَيْرُهُ فَامْضِ فِي صَلَاتِكَ وَ لَا إِعَادَةَ عَلَيْكَ وَ مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى مِقْدَارِ الدِّرْهَمِ مِنْ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ رَأَيْتَهُ أَوْ لَمْ تَرَهُ فَإِذَا كُنْتَ قَدْ رَأَيْتَهُ وَ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ مِقْدَارِ الدِّرْهَمِ فَضَيَّعْتَ غَسْلَهُ وَ صَلَّيْتَ فِيهِ صَلَاةً كَثِيرَةً فَأَعِدْ مَا صَلَّيْتَ فِيهِ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) کے خدمت میں عرض کیا کہ میں نماز کی حالت میں دیکھتا ہوں کہ میرے کپڑوں پر خون لگا ہوا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارے پاس دوسرا کپڑا ہے تو اسے اتار پھینک اور دوسرے میں نماز مکمل کر اور اگر اس کے سوا دوسرا کپڑا نہیں ہے تو پھر کوئی حرج نہیں اسی کپڑے میں نماز پڑھ لو بشرطیکہ درہم کی مقدار سے زائد نہ ہو لہٰذا اگر اس سے کم ہے تو کچھ بھی نہیں ہے خواہ پہلے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اور اگر اسے پہلے دیکھا ہو اور ہو بھی درہم کی مقدار سے زائد اور اس کے دھونے میں سہل انگیزی کی ہو اور اس میں بہت سی نمازیں پڑھ لی ہوں تو ان نمازوں کا اعادہ کرو۔ ②

## تحقیق:

حدیث حسن ہے ③ یا پھر صحیح ہے ④

---

① ملاذ الاخیار: ۲/۲۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶۹؛ مدارک العروۃ: ۱/۳۱۵؛ مشارق الشموس: ۳/۳۶۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/۱۰۰؛ جواہر الکلام: ۱/۱۱۱؛ مصباح الفقیہ: ۱/۸۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۲۰؛ ریاض المسائل: ۱/۸۱؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۱۸؛ مستند الشیعۃ: ۱/۱۱۱؛ ینابیع الاحکام: ۱/۸۵۸؛ وسائل العباد: ۱/۱۰۱؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۳۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۶۳؛ مہذب الاحکام: ۱/۳۳۹؛ جامع المدارک: ۱/۲۴۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۸۱؛ موسوعۃ البرغانی: ۳/۲۰۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۳۳۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۲۰۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۸۸۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۳/۳۹۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۸۹؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۰۷؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۳/۵۳

② تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۴ ح ۷۳۶؛ الکافی: ۳/۵۹ ح ۳؛ الاستبصار: ۱/۱۷۵ ح ۶۰۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۹ ح ۷۵۸؛ عوالی اللآلی: ۳/۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۱ ح ۴۰۷۶؛ الوافی: ۶/۱۸۱

③ ملاذ الاخیار: ۲/۴۳۸؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۷۸۳؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۰۴؛ منتھی المطلب: ۳/۲۵۲؛ الحبل المتین: ۲/۱۶۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۱۶۱؛ المہذب البارع: ۱/۲۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۶۶؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۱۶؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۵۲؛ مصابیح الظلام: ۶/۱۷۳؛ التنقیح فی شرح: ۳/۲۹۳؛ ریاض المسائل: ۲/۱۲۳؛ خزائن الاحکام: ۱/۱۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۸۷؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۳۴۹

④ الحدائق الناضرۃ: ۵/۴۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۹۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۰۷؛ الخلل فی الصلاۃ: ۱۶۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۵/۳۳۶؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/۲۰۷؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۱۰۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۷۳؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۵/۸۶؛ مصباح الاصول: ۱/۷۶۳؛ مفتاح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۷۳؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۵/۸۶؛ مصباح الاصول: ۱/۷۶۳؛ مفتاح الاصول: ۲/۲۴۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۷۵؛ الرسائل الطہاریہ: ۶۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۱/۵۶۴؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۵۳؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۳۱۵

{103} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْحَلاَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يَكُونُ فِي ثَوْبِهِ نُقَطُ الدَّمِ لاَ يَعْلَمُ بِهِ ثُمَّ يَعْلَمُ فَيَنْسَى أَنْ يَغْسِلَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَذْكُرُ بَعْدَ مَا صَلَّى أَيُعِيدُ صَلاَتَهُ قَالَ يَغْسِلُهُ وَلاَ يُعِيدُ صَلاَتَهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مِقْدَارَ الدِّرْهَمِ مُجْتَمِعاً فَيَغْسِلُهُ وَيُعِيدُ الصَّلاَةَ.

✪ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: آدمی اپنے لباس میں خون کے دھبے دیکھتا ہے جن سے وہ پہلے لاعلم تھا مگر بعد میں اسے پتہ چلا لیکن وہ انہیں دھونا بھول گیا پھر اس میں نماز پڑھتا ہے اور نماز پڑھ لینے کے بعد اسے یاد آتا ہے تو کیا وہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: انہیں دھوئے مگر نماز کا اعادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ سب اکٹھے ایک درہم کے پھیلاؤ کے برابر ہوں تو انہیں وہ دھوئے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{104} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ بِهِ الْقُرُوحُ لاَ تَزَالُ تَدْمَى كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ يُصَلِّي وَإِنْ كَانَتِ الدِّمَاءُ تَسِيلُ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام و امام صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے پوچھا: ایک آدمی کو پھوڑا نکلا ہوا ہے اور اس سے مسلسل خون بہتا رہتا ہے تو وہ نماز کیسے پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز پڑھے چاہے خون بہتا رہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] حدیث 89 کی طرف رجوع کیجئے کیونکہ یہ حدیث اسی کا دوسرا حصہ ہے

[2] ایضاً

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۸ ح ۱۰۲۵؛ الاستبصار: ۱/۱۷۷ ح ۶۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۶۵ ح ۶۸۹ و ۳/۴۳۳ ح ۴۰۸۳؛ الوافی: ۶/۱۸۹

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۹۱؛ مصباح الفقیہ: ۸/۴۳؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۵۰؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۲۲۲؛ منتھی المطلب: ۳/۱۹۳؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۱۰۷؛ دلیل العروۃ: ۲/۲۵۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۳۵۴؛ شرح العروہ: ۳/۳۹۲؛ غنائم الایام: ۲/۲۷۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۳/۳۳۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۲۶۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۶۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۴۴؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۳۰۲؛ ریاض المسائل: ۱/۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۸۱؛ مصابیح الظلام: ۲/۱۹۵؛ جواہر الکلام: ۶/۱۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۸۹؛ الدر الباہر: ۵۸۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۲۳۲؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۱۰؛ مستند الشیعہ: ۴/۲۸۷؛ دلیل العروۃ: ۲/۲۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۷؛ معالم الدین: ۲/۵۸۸؛ مستمسک العروۃ: ۱/۵۵۶؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۹۴۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۷۸

## قول مؤلف:

یعنی پھوڑے اور پھنسیوں والا خون معتر نہیں ہے (واللہ اعلم)

### کتا اور سور:

**{105}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنِ الْفَضْلِ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ فَضْلِ الْهِرَّةِ وَ الشَّاةِ وَ الْبَقَرَةِ وَ الْإِبِلِ وَ الْحِمَارِ وَ الْخَيْلِ وَ الْبِغَالِ وَ الْوَحْشِ وَ السِّبَاعِ فَلَمْ أَتْرُكْ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْكَلْبِ فَقَالَ رِجْسٌ نِجْسٌ لَا تَتَوَضَّأْ بِفَضْلِهِ وَ اصْبُبْ ذَلِكَ الْمَاءَ وَ اغْسِلْهُ بِالتُّرَابِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ بِالْمَاءِ.

✪ فضل ابوالعباس سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے بلی، بکری، گائے، اونٹ، گدھے، گھوڑے، خچر، وحشی جانوراور درندوں الغرض میں نے اس قسم کا کوئی جانور نہ چھوڑا کہ جس کے جوٹھے کے متعلق سوال نہ کیا ہو؟

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان چیزوں کے جوٹھے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے

حتیٰ کہ میں پوچھتے پوچھتے کتے تک پہنچ گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بالکل نجس ہے، اس کے جوٹھے پانی سے وضو نہ کرو بلکہ اسے انڈیل دو پھر اس برتن کو پہلے مٹی سے اور پھر پانی سے دھوئے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{106}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنِ الْفَضْلِ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ أَصَابَ ثَوْبَكَ مِنَ الْكَلْبِ رُطُوبَةٌ فَاغْسِلْهُ وَ إِنْ مَسَّهُ جَافّاً فَاصْبُبْ عَلَيْهِ الْمَاءَ قُلْتُ لِمَ صَارَ بِهَذِهِ الْمَنْزِلَةِ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَمَرَ بِقَتْلِهَا.

✪ فضل ابوالعباس سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کپڑے کو کتے کی کوئی رطوبت لگ جائے تو اسے دھو ڈالو (یعنی پاک کرو) اور اگر خشک حالت میں اسے لگ جائے تو اس پر پانی ڈال دو۔

میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا کہ وہ اس قدر (پست) مقام تک کیوں پہنچا ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۲۵ ح ۶۴۳؛ الاستبصار: ۱/۱۹ ح ۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۲۶ ح ۵۷۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۲؛ الوافی: ۶/۴۳:

[2] سند العروۃ: ۳/۱۴۳؛ جواہر الکلام: ۱/۱۰۹؛ منتھی المطلب: ۱/۴۸؛ مشارق الشموس: ۲/۳۱۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۱۵۲؛ مصباح المنہاج: ۱/۲۸۷؛ مستمسک العروہ: ۱/۴۰۷؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۴۷؛ کشف الاسرار: ۲/۱۸۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۱۰۸؛ المعالم الزلفیٰ: ۳۲۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۰۷؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۵۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۳۱؛ شرح العروۃ: ۱/۲۸۵؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۲۲۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۱۳۱؛ دلیل العروۃ: ۲/۹۶؛ روض الجنان: ۱۷۴؛ وسائل العباد: ۱/۱۳۵؛ الدر الباہرۃ: ۶۰۵؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۳۱۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱/۳۱۵؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۴؛ العمل الابقی: ۱/۳۸۹

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

**{107}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ ثَوْبَهُ خِنْزِيرٌ فَلَمْ يَغْسِلْهُ فَذَكَرَ وَ هُوَ فِي صَلاَتِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَمْضِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَنْضِحْ مَا أَصَابَ مِنْ ثَوْبِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِيهِ أَثَرٌ فَيَغْسِلَهُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ خِنْزِيرٍ شَرِبَ مِنْ إِنَاءٍ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص کے کپڑے کو سور چھوگیا (جبکہ وہ خشک تھا) اوراس نے اسے دھویا نہیں حتیٰ کہ جب نماز شروع کر چکا تو اسے یاد آیا پس اب وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو نماز میں داخل ہوگیا اور پھر جاری رکھے اور اگر ہنوز نماز میں داخل نہیں ہوا تو پھر جس کو اس نے چھوا تھا اس پر پانی چھڑک دے مگر یہ کہ کپڑے پر کچھ اثر ظاہر ہو تو پھر دھو کر اسے پاک کرے۔

اور میں نے آپ علیہ السلام سے (یہ بھی) سوال کیا کہ اگر سور کسی برتن میں منہ ڈال کر پانی پئے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس برتن کو سات بار دھوئے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

---

(1) تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۱ ح ۷۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۱۴ ح ۴۰۲۵؛ الوافی: ۶/۲۰۲

(2) ملاذ الاخیار: ۲/۳۲۹؛ مشارق الشموس: ۳/۵۲؛ شرح فروع الکافی: ۱/۲۴۶؛ جواہر الکلام: ۶/۲۰۳؛ دلیل العروۃ: ۲/۴۵؛ کشف اللثام: ۱/۴۳۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۲۵؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۳۱۴؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۴۲۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۸۰؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۷۷؛ الدرر الباہرہ: ۴۷۷؛ المناظر الناضرۃ: ۹۳/۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۴۰۷؛ ریاض المسائل: ۱/۹۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۲۴۵؛ العالم الزلفی: ۲۹؛ مدارک العروۃ: ۲/۱۸۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/۴۲۶؛ لوامع الاحکام: ۹۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۱۷۶؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۹۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۹۹؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۲۷

(3) تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۱ ح ۷۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۱۷ ح ۴۰۳۶؛ الکافی: ۳/۶۱ ح ۶؛ الوافی: ۶/۲۰۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۳۴۸

(4) ملاذ الاخیار: ۲/۳۰۷؛ دلیل العروۃ: ۱/۴۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۵۳؛ مصباح الفقیہ: ۷/۵۸۱؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۸۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۶۷؛ شرح العروۃ: ۳/۲۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۲۰۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۸۳؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۳۴۸؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۰۱؛ لوامع الاحکام: ۱۹۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۱/۸۳؛ مہذب الاحکام: ۲/۳۰۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۱۵۱؛ دلیل العروۃ: ۲/۲۶۳؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۹۸۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۹۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۹؛ جواہر الکلام: ۶/۲۲۱؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۴۱۴؛ کشف اللثام: ۱/۴۶۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۲۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۹۶؛ العالم الزلفی: ۴۳۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۰؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۳/۴۰۹؛ وسائل العباد: ۱/۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۲۸۷

## کافر:

**{108}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْمَجُوسِيِّ فِي قَصْعَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَرْقُدَ مَعَهُ عَلَى فِرَاشٍ وَاحِدٍ وَأُصَافِحَهُ قَالَ لاَ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا مجوسی کے ساتھ ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا جاسکتا ہے اور کیا میں اس کے ہمراہ ایک ہی بستر پر سوسکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

**{109}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: فِي مُصَافَحَةِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيَّ وَ النَّصْرَانِيَّ قَالَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ فَإِنْ صَافَحَكَ بِيَدِهِ فَاغْسِلْ يَدَكَ.

❁ ابوبصیر امامین (امام محمد باقر علیہ السلام و امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے یہودی و نصرانی سے مصافحہ کرنے کے بارے میں فرمایا کہ کپڑے کے اوپر سے کرو اور اگر (ننگے) ہاتھ سے کرو تو پھر اپنے ہاتھ کو دھولو۔ ③

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ④

**{110}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ آنِيَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَ الْمَجُوسِ فَقَالَ لاَ تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ وَ لاَ مِنْ

---

① الکافی: ۶/۲۶۴ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۹/۸۷ ح ۳۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۲۰ ح ۴۰۸۳ و ۲۴/۲۰۹ ح ۳۰۳۵۴؛ بحارالانوار: ۷۷/۴۸؛ المحاسن: ۲/۴۵۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۷؛ الوافی: ۶/۲۱۱ و ۱۹/۱۲۷

② مرآۃ العقول: ۲۲/۹۱؛ سند العروۃ: ۲/۹۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۰؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۳/۲۶۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۳۳۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۸۲؛ موسوعہ الشہید: ۱۱/۳۳۹؛ صراط الیقین: ۱/۲۴۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۰۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۷۰؛ معالم الدین: ۲/۵۲۹؛ بحوث فی القواعد: ۱/۳۶۰

③ الکافی: ۲/۶۵۰ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۲ ح ۷۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۲۰ ح ۴۰۴۴؛ مستدرک الوسائل: ۹/۶۳ ح ۱۰۲۱۲؛ مشکوۃ الانوار: ۱/۲۰۱؛ الوافی: ۶/۲۱۲

④ مرآۃ العقول: ۱۲/۵۴۸؛ فقہ الشیعہ (الطہارۃ): ۵/۸۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۸۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۲۹؛ فقہ الخلاف: ۴/۱۱۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۸۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۲۲۵؛ صراط الیقین: ۱/۲۳۹

طَعَامِهِمُ ٱلَّذِي يَطْبُخُونَ وَلاَ فِي آنِيَتِهِمُ ٱلَّتِي يَشْرَبُونَ فِيهَا ٱلْخَمْرَ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اہل ذمہ (کافر ذمی) اور مجوسیوں کے برتنوں کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور نہ ان کا وہ کھانا کھاؤ جو وہ پکاتے ہیں اور نہ ہی ان کے ان برتنوں میں پانی پیو جن میں وہ شراب پیتے ہیں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{111} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ شَكَّ فِي ٱللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَهُوَ كَافِرٌ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اللہ میں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شک کیا تو وہ کافر ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{112} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ ٱلْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ ٱللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ٱلْحُسَيْنِ ٱلسَّعْدَآبَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ ٱلْبَرْقِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ ٱلْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ شَبَّهَ ٱللَّهَ بِخَلْقِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَمَنْ وَصَفَهُ بِٱلْمَكَانِ فَهُوَ كَافِرٌ وَمَنْ نَسَبَ إِلَيْهِ مَا نَهَى عَنْهُ فَهُوَ كَاذِبٌ ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ ٱلْآيَةَ - إِنَّمَا يَفْتَرِي ٱلْكَذِبَ ٱلَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ ٱللهِ وَأُولٰئِكَ هُمُ ٱلْكَاذِبُونَ.

❁ داؤد بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جس نے اللہ کو اس کی مخلوق سے مشابہ قرار دیا تو وہ مشرک ہے اور جس نے مکان سے موصوف کیا تو وہ کافر ہے اور جس چیز سے نہی کی ہے اس کی طرف نسبت دی تو وہ کاذب ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''سوائے اس کے نہیں کہ جھوٹ کا بہتان وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیات پر

---

[1] الکافی: ۶/ ۲۶۴ ح ۵؛ المحاسن: ۲/ ۵۸۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۸۸ ح ۲۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۱۷ ح ۴۳۳۳؛ الوافی: ۱۹/ ۲۷۶؛ بحار الانوار: ۶۶/ ۷۷

[2] مراۃ العقول: ۲۲/ ۹۱؛ سند العروۃ: ۲/ ۶۰؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۹۰؛ فقہ الصادق ": ۳/ ۲۸۸؛ المجعہ فی شرح اللمعہ: ۱/ ۹۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۶۷۹؛ مشارق الشموس: ۳/ ۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۳۰۴؛ الحبل المتین: ۱/ ۵۴۳؛ لب اللباب: ۵۵؛ المعالم الماثورۃ: ۴/ ۱۱؛ مہذب الاحکام: ۱/ ۶۱۳؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۶/ ۱۲۱؛ حاشیہ علی درر الفوائد: ۵۵۰؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۱۲۳؛ بحوث فی القواعد: ۱/ ۶۱۳؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۳/ ۲۶۲؛ موسوعہ الشہید الصدر: ۱۱/ ۳۳۸؛ المناظر الناضرۃ: ۹/ ۲۳۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/ ۵۷۲؛ غنائم الایام: ۱/ ۴۱۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/ ۹۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۳۰۲؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۸۴؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۴۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۹/ ۱۱۶

[3] الکافی: ۲/ ۳۸۶ ح ۱۰؛ المحاسن: ۱/ ۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/ ۳۴۸ ح ۳۴۹۲۵؛ بحار الانوار: ۶۹/ ۱۳۲؛ الوافی: ۲/ ۲۳۴

[4] مراۃ العقول: ۱۱/ ۸؛ فقہ الحدود: ۴/ ۵۰؛ انوار الفقاہۃ: ۲/ ۲۳۹؛ جامع المدارک: ۷/ ۱۱۳؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۹۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۸/ ۴۰۰؛ جواہر الکلام ۴۱/ ۴۴۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۹/ ۲۲۳؛ تکملہ شوارق الالہام: ۱۸۸

ایمان نہیں لاتے ہیں اور یہ سب جھوٹے ہیں۔ (النحل:۱۰۵)"①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے کیونکہ تمام راوی ثقہ ہیں۔ شیخ صدوق نے اسے دو طرق سے روایت کیا ہے جس میں سے ایک صحیح ہے اور وہ یہ ہے:

حدثنا محمد بن موسیٰ بن المتوکل ② قال حدثنا علی بن الحسین السعد آبادی ③ قال حدثنا احمد بن ابی عبداللہ البرقی ④ عن داؤد بن القاسم ⑤ قال سمعت علی بن موسیٰ الرضا

**{113}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: مَنْ وَصَفَ اللَّهَ بِوَجْهٍ كَالْوُجُوهِ فَقَدْ كَفَرَ وَ لَكِنْ وَجْهُ اللَّهِ أَنْبِيَاؤُهُ وَ رُسُلُهُ وَ حُجَجُهُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ هُمُ الَّذِينَ بِهِمْ يُتَوَجَّهُ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى دِينِهِ وَ مَعْرِفَتِهِ.

✪ عبدالسلام بن صالح ہروی نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کیا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اللہ کا چہروں کی طرح کسی چہرہ سے وصف بیان کیا تو اس نے کفر کیا۔ لیکن اللہ کا چہرہ تو اس کے انبیاء، رسل اور حجتیں (علیہم السلام) ہیں۔ وہی ہیں جن کے ذریعے اللہ، اس کے دین اور اس کی معرفت کی طرف متوجہ ہوا جاتا ہے۔⑥

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے کیونکہ تمام راوی ثقہ ہیں۔ شیخ صدوق نے اسے اس سند سے روایت کیا ہے:

حدثنا احمد بن زیاد بن جعفر الہمدانی ⑦ قال حدثنا علی بن ابراہیم ⑧ عن ابیہ ابراہیم بن ہاشم ⑨ عن عبدالسلام بن صالح الہروی

---

① التوحید: ۹۸ باب ۲ ح ۵؛ عیون اخبار الرضا: ۱/۱۱۴؛ الاحتجاج: ۲/۴۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/۳۴۴ ح ۳۴۹۱۹؛ روضۃ الواعظین: ۱/۳۶؛ مشکوٰۃ الانوار: ۹؛ الفصول المہمہ: ۱/۲۴۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۷/۲۴۶؛ بحار الانوار: ۳/۲۹۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۸۷؛ جامع الاخبار: ۹؛ مسند الامام الرضا: ۱/۲۳

② شیخ صدوق ان سے اکثر روایات کرتے ہیں ان کا ذکر انہوں نے مشائخہ ۴۸ میں بھی کیا ہے ان کی وثاقت پر توقف جائز نہیں ہے (دیکھئے المفید من معجم رجال الحدیث: ۵۸۴)

③ یہ ابن قولویہ کے بزرگ اور ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۳۹۳)

④ یہ احمد بن محمد بن خالد البرقی ہیں یہ ثقہ ہیں۔ شیخ طوسی اور شیخ صدوق کے ان کی طرف طریق صحیح ہیں (دیکھیے: ایضاً) ۴۲

⑤ یہ آئمہ کے نزدیک جلیل القدر شخص ہیں۔ صدوق کا ان کی طرف طریق صحیح ہے۔ یہ امام رضاؑ، امام جوادؑ، امام ہادیؑ، امام عسکریؑ، امام زمانہؑ اور ان کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۲۱۶)

⑥ التوحید: ۱۷ الباب ۸ ح ۲۱؛ امالی صدوق: ۴۶۰ مجلس ۷۰؛ عیون اخبار الرضا: ۱/۱۱۵؛ الاحتجاج: ۲/۴۰۸؛ الفصول المہمہ: ۱/۲۴۶؛ بحار الانوار: ۴/۳ و ۲۴/۲۰۱؛ کلیات حدیث قدسی: ۶۸۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۲/۵۷۲؛ تفسیر البرہان: ۵/۵۳۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۱۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/۳۴۰ ح ۳۴۹۰۴ (مختصراً)

⑦ یہ صدوق کے مشائخ میں سے ہیں اور ثقہ ہیں (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث ۲۹)

⑧ علی بن ابراہیم بن ہاشم ابوالحسن القمی ثقہ معتمد ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے (دیکھئے: ایضاً ۳۸۵)

⑨ ابراہیم بن ہاشم ابو اسحاق القمی کی وثاقت میں شک جائز نہیں ہے۔ شیخین کا ان کی طرف طرق صحیح ہے (دیکھئے: ایضاً ۱۲)

(۱) قال قلت لعلی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نیز شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے (۲) اور علامہ مجلسی نے بھی معتبر کہا ہے (۳) (واللہ اعلم)

**{114}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَعَنَا ابْنِي يَا سَدِيرُ اُذْكُرْ لَنَا أَمْرَكَ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَإِنْ كَانَ فِيهِ إِغْرَاقٌ كَفَفْنَاكَ عَنْهُ وَإِنْ كَانَ مُقَصِّراً أَرْشَدْنَاكَ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمْسِكْ حَتَّى أَكْفِيَكَ أَنَّ الْعِلْمَ الَّذِي وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عِنْدَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ جَحَدَهُ كَانَ كَافِراً ثُمَّ كَانَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ كَيْفَ يَكُونُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلَةِ وَ قَدْ كَانَ مِنْهُ مَا كَانَ دَفَعَهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اُسْكُتْ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِمَا صَنَعَ لَوْ لَا مَا صَنَعَ لَكَانَ أَمْرٌ عَظِيمٌ.

❁ سدیر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے فرزند کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ علیہ السلام نے مجھ سے خطاب کر کے فرمایا: اے سدیر! تم اپنے اس عقیدے کو بیان کرو جس پر تم قائم ہو۔ اگر وہ حد سے بڑھا تو میں تمہیں روک دوں گا اور اگر حد سے گھٹا ہوا ہوگا تو میں تمہاری ہدایت کروں گا۔

چنانچہ جب میں بیان کرنے چلا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ٹھہرو۔ میں خود بتاتا ہوں۔ وہ علم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کے پاس رکھ گئے ہیں جس نے اسے پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اس سے انکار کیا وہ کافر ہے۔ پھر ان کے بعد امام حسن علیہ السلام ہوئے۔

میں نے عرض کیا: ان کے لئے یہ مرتبہ کیسے ہوسکتا ہے کہ انہوں نے جوان کا عہد تھا وہ معاویہ کے حوالے کر دیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خاموش! وہ خوب جانتے تھے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو یہ بہت بڑا امر (یعنی تباہی) ہوتی۔ (۴)

## تحقیق:

حدیث حسن ہے کیونکہ تمام راوی ثقہ ہیں۔ شیخ صدوق نے اسے اس سند سے روایت کیا ہے:

ابی (۵) قال حدثنا سعد بن عبداللہ عن احمد بن ابی عبداللہ (۶) عن ابن فضا (۷) عن ثعلبہ (۸)

---

(۱) عبدالسلام بن صالح ابوصلت ہروی ثقہ ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے۔ شیخ کا ان کو عامی کہنا ان کے علم کی غلطی ہے (دیکھئے: ایضاً ۳۱۶)

(۲) معجم الاحادیث المعتبر ۃ: ۱/ ۲۲۳، ۳۳۸

(۳) عین الحیاۃ: ۲/ ۴۱

(۴) علل الشرائع: ۱/ ۲۱۰ باب ۱۵۹ ح ۱؛ بحار الانوار: ۴۴/ ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/ ۳۴۵ ح ۳۴۹۲۲ (مختصراً)

(۵) یعنی علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ ثقہ ہیں ان کی کتاب بھی ہے (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۹۲)

(۶) احمد بن ابی عبداللہ البرقی ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۲۱)

(۷) یعنی الحسن بن علی بن فضال کوفی فطحی المذہب تھے پھر اس سے موت کے وقت رجوع کر لیا؛ یہ امام علی رضاؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب بھی ہے۔ ان کی طرف شیخین کے طرق صحیح ہیں (دیکھئے: ایضاً ۱۴۸)

(۸) ثعلبہ بن میمون ابو اسحاق النحوی امام صادقؑ اور امام کاظمؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان سے امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے ۱۲۷ روایات مروی ہیں۔ ان کی طرف شیخ صدوق کا طرق صحیح ہے (دیکھئے: ایضاً ۹۸)

عن عمر بن ابی نصر[1] عن سدیر[2] قال: قال ابو جعفر علیہ السلام نیز آیۃ اللہ العظمیٰ الطباطبائی الحکیم نے اسے موثق قرار دیا ہے[3] (واللہ اعلم)

**{115}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْفُضَيْلِ عَنِ اَلْحَارِثِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَنْ مَاتَ لاَ يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً قَالَ نَعَمْ قُلْتُ جَاهِلِيَّةً جَهْلاَءَ أَوْ جَاهِلِيَّةً لاَ يَعْرِفُ إِمَامَهُ قَالَ جَاهِلِيَّةً كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَ ضَلاَلٍ.

✪ حارث بن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مرجائے اور اپنے امام کی معرفت نہ رکھتا ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے تو اس جاہلیت کی موت سے کون سی موت مراد ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس جاہلیت سے کفر، نفاق اور گمراہی (والی موت) مراد ہے۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

**{116}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: وَ اَللَّهِ إِنَّ اَلْكُفْرَ لَأَقْدَمُ مِنَ اَلشِّرْكِ وَ أَخْبَثُ وَ أَعْظَمُ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ اَللَّهُ لَهُ اُسْجُدْ لِآدَمَ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ فَالْكُفْرُ أَعْظَمُ مِنَ اَلشِّرْكِ فَمَنِ اِخْتَارَ عَلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَبَى اَلطَّاعَةَ وَ أَقَامَ عَلَى اَلْكَبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ وَ مَنْ نَصَبَ دِيناً غَيْرَ دِينِ اَلْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ مُشْرِكٌ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! کفر شرک سے آگے ہے اور اس سے خبیث اور بڑا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے کفر ابلیس کا ذکر کیا کہ جب اللہ نے اسے کہا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

پس کفر شرک سے بڑا ہے پس جس نے اللہ پر جرأت کی، اطاعت سے انکار کیا اور کبائر (گناہان کبیرہ) پر قائم ہوا تو وہ کافر ہے اور جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی (دوسرا) دین نکال کھڑا کیا تو وہ مشرک ہے۔[6]

---

[1] عمر بن ابی نصر السکونی امام صادقؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۴۲۳)

[2] سدیر بن حکیم بن صہیب الصیرفی امام سجادؑ اور امام صادقؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۲۴۳)

[3] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/ ۴۵۳

[4] الکافی: ۱/ ۳۷۷ ح ۳؛ بحار الانوار: ۸/ ۳۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/ ۳۵۳ ح ۳۴۹۸۰؛ اثبات الھداۃ: ۱/ ۱۱۴؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۳۸۱؛ الامامۃ والتبصرۃ: ۸۲؛ المحاسن: ۱/ ۱۵۴؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۴۹۶؛

[5] مرآۃ العقول: ۴/ ۲۲۰؛ مفاتیح الاصول: ۶۴۳؛ البحوث الرجالیہ غرباوی: ۴۷۳؛ موسوعۃ الامامۃ فی الفکر: ۲/ ۲۷۶؛ الفوائد البہیہ: ۲/ ۴۶؛ تکمیل الکرام: ۱/ ۵۷

[6] الکافی: ۲/ ۳۸۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۰ ح ۴۲؛ الوافی: ۴/ ۱۹۷؛ الشافی فی العقائد: ۱/ ۴۶۷

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [1]

## شراب

**{117}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ بِإِسْنَادِهِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلَ أَبِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الَّذِي يُعِيرُ ثَوْبَهُ لِمَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَأْكُلُ الْجِرِّيَّ وَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فَيَرُدُّهُ أَ يُصَلِّي فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ قَالَ لاَ يُصَلِّي فِيهِ حَتَّى يَغْسِلَهُ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس آدمی کو عاریتاً کپڑا دیتا ہے جس کے متعلق اسے معلوم ہے کہ وہ بغیر چھلکے کی مچھلی کھاتا اور شراب پیتا ہے پس وہ کپڑا واپس کرے تو اسے دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ سکتا ہے (یا نہیں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک اسے دھو نہ لے اس میں نماز نہ پڑھے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

**{118}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُصَلِّ فِي بَيْتٍ فِيهِ خَمْرٌ وَ لاَ مُسْكِرٌ لِأَنَّ الْمَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُهُ وَ لاَ تُصَلِّ فِي ثَوْبٍ قَدْ أَصَابَهُ خَمْرٌ أَوْ مُسْكِرٌ حَتَّى تَغْسِلَ.

❂ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس گھر میں نماز نہ پڑھو جس میں شراب یا اور کوئی نشہ آور چیز ہو کیونکہ ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور نہ ہی ایسے کپڑوں میں نماز پڑھو جسے شراب یا کوئی اور نشہ آور چیز لگی ہو جب تک اسے دھو نہ لو۔ [4]

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۱/۱۱۰

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۱ ح ۱۴۹۴؛ الاستبصار: ۱/۳۹۳ ح ۱۴۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۱ ح ۴۳۳۴؛ کافی: ۳/۴۰۵ ح ۵؛ الوافی: ۶/۲۱۸

[3] ملاذ الاخیار: ۵/۳۸۵؛ منتھی المطلب: ۴/۲۵۲؛ جواہر الکلام: ۶/۱۹۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۵۸؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۳/۳۲۵؛ فقہ الخلاف: ۳/۱۶۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۳۸؛ جواہر الکلام: ۸/۲۴۷؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۵۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۵۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۱۱؛ المباحث الاصولیہ: ۱۲/۲۴۹؛ التعلیقات علی شرح العروۃ: ۲۰۴؛ ریاض المسائل: ۲/۳۶۴؛ دلیل العروۃ: ۱/۵۳۱؛ الانوار البحریہ: ۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۱؛ غنائم الایام: ۲/۳۴۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۱۲؛ موسوعہ الصدر: ۱۱/۴۲۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۸۸؛ الدر الباہر: ۲۰۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۳۹۱؛ القواعد الفقہیہ: ۵/۳۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۱/۴۰۰

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۲۷۸ ح ۸۱۷؛ الاستبصار: ۱/۱۸۹ ح ۶۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۷۰ ح ۴۲۰۳؛ الوافی: ۶/۲۱۷

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

**{119}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُعِلْتُ فِدَاكَ رَوَى زُرَارَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِي الْخَمْرِ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ أَنَّهُمَا قَالَا لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ إِنَّمَا حُرِّمَ شُرْبُهَا وَ رَوَى غَيْرُ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَكَ خَمْرٌ أَوْ نَبِيذٌ يَعْنِي الْمُسْكِرَ فَاغْسِلْهُ إِنْ عَرَفْتَ مَوْضِعَهُ وَ إِنْ لَمْ تَعْرِفْ مَوْضِعَهُ فَاغْسِلْهُ كُلَّهُ وَ إِنْ صَلَّيْتَ فِيهِ فَأَعِدْ صَلَاتَكَ فَأَعْلِمْنِي مَا آخُذُ بِهِ فَوَقَّعَ بِخَطِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُذْ بِقَوْلِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

✪ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن محمد کا وہ خط خود پڑھا ہے جو انہوں نے امام موسیٰ کاظم کو لکھا تھا جس میں مذکور تھا: ''میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اگر کپڑے کو شراب لگ جائے تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے کیونکہ خدا نے صرف اس کا پینا حرام قرار دیا ہے اور زرارہ کے علاوہ دوسرے راویوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اگر تمہارے کپڑے کو شراب یا نبیذ یعنی مسکر (نشہ آور چیز) لگ جائے تو اگر اس جگہ کا علم ہو تو وہ دھوؤ ورنہ تمام کپڑا دھوڈالو اور اگر اس شراب آلود کپڑے میں نماز پڑھی ہے تو اس کا اعادہ کرو۔ پس آپ علیہ السلام مجھے بتائیں کہ ان میں سے کون سی روایت درست ہے تا کہ میں اس پر عمل کروں؟''

امام علیہ السلام نے جو کچھ اس میں اپنے دستخطوں سے لکھا اور میں نے خود پڑھا وہ یہ تھا کہ: تم امام جعفر صادق علیہ السلام کے قول کو (جسے زرارہ کے علاوہ دوسرے راویوں نے نقل کیا ہے) پکڑلو (اسی پر عمل کرو) [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۲۲۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۲۵۶؛ جامع المدارک: ۱/۲۹۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۳۱؛ لوامع الاحکام: ۲۶۱؛ العروۃ الوثقیٰ: ۶/۵ ۳۴۳؛ مشارق الشموس: ۴/۲۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۲۱۶؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۵۵۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۷۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۹۲؛ غنیۃ البدء: ۲/۸۸۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/۸۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/۹۶؛ کتاب الطہارۃ صدر: ۳۴۳؛ فقہ الخلاف: ۳/۱۹۲؛ مناہج الاخیار: ۱/۵ ۲۴۳؛ کشف الاسرار: ۳/۴۹۶

[2] الکافی: ۳/۴۰۷ ح ۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸۱ ح ۸۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶۸ ح ۴۱۹۸؛ الاستبصار: ۱/۱۹۰ ح ۶۶۴؛ الوافی: ۶/۲۱۶

[3] مرآۃ العقول: ۱۸/۲۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۸۲؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۵۵۰؛ شرح العروۃ: ۳/۸۶؛ جواہر الکلام: ۶/۸؛ المسائل المستحدثۃ: ۱/۲۶۷؛ مستمسک العروۃ: ۱/۴۰۳؛ مقالات فکریہ: ۱/۲۵۴؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۶/۲۹۳؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۳/۳۶۴؛ فقہ المسائل المستحدثۃ: ۲۶۷؛ فقہ الخلاف: ۳/۶۱؛ ریاض المسائل: ۲/۸۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/۸۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۳۳؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۹۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۲۶۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۴۸؛ بحوث فی القواعد: ۱/۷۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۲۶۹؛ موسوعہ الشہید صدر: ۱۱/۳۴۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۵۴۷؛ دروس اصول مظاہری: ۳/۸۹۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۴

**نجاست کھانے والے حیوان کا پسینہ:**

**{120}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَأْكُلُوا اَللُّحُومَ اَلْجَلاَّلَةَ وَإِنْ أَصَابَكَ مِنْ عَرَقِهَا فَاغْسِلْهُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: فضلہ خور حیوانوں کا گوشت نہ کھاؤ اور ان کا پسینہ لگ جائے تو اسے دھوڈالو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**مجنب اور حائضۃ کا پسینہ:**

**{121}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي ثَوْبِهِ أَوْ يَغْتَسِلُ فَيُعَانِقُ اِمْرَأَتَهُ وَيُضَاجِعُهَا وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ جُنُبٌ فَيُصِيبُ جَسَدَهُ مِنْ عَرَقِهَا قَالَ هَذَا كُلُّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

ابو اسامہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے جنب کے متعلق سوال کیا جسے اپنے کپڑے میں پسینہ آ جائے یا غسل کرنے کے بعد اپنی زوجہ سے معانقہ کرے یا اس کے پہلو میں سوئے جبکہ وہ حالت حیض یا جنابت میں ہو اور اس کے جسم کو اس کا پسینہ لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب کچھ کوئی شے نہیں ہے (یعنی کوئی حرج نہیں ہے)۔ [3]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

**{122}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سَوْرَةَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۶۳ ح ۶۸ ۷ و ۹/ ۴۵ ح ۸۸ ۱؛ الکافی: ۶/ ۲۵۰ ح ۱؛ الاستبصار: ۴/ ۷۷ ح ۲۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۲۳ ح ۴۰۵۲؛ الوافی: ۶/ ۱۹۹

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۶۷ و ۱۴/ ۷۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۷/ ۱۴۳؛ الحبل المتین: ۱/ ۴۴۸؛ جواہر الکلام: ۶/ ۳ ۷۲؛ شرح العروۃ: ۳/ ۲۲۸؛ سند العروۃ: ۲/ ۷۴ ۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۴۳۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۶۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/ ۲۰۴؛ کشف اللثام: ۱/ ۳۱۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۱۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵ ۳/ ۶۷ ۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۸۷؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۳۴؛ مفتاح الکرامہ: ۱/ ۳۴۱؛ المباحث الفقہیہ: ۱/ ۱۱۶؛ تفصیل الشریعہ: ۴/ ۷۰۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۵۰۹؛ دلیل العروۃ: ۱/ ۵۲۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۵۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذباحۃ): ۷ ۲۳؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۲۲۵؛ حدود الشریعہ: ۱/ ۷۷؛ التعلیقات علی العروۃ: ۱/ ۱۹۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۶۳؛ وسائل العباد: ۱/ ۱۱۲

[3] الکافی: ۳/ ۵۲ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۶۸ ح ۷۸۶؛ الاستبصار: ۱/ ۱۸۳ ح ۶۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۴۴ ح ۱۲۳ ۴؛ الوافی: ۶/ ۱۶۹؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۵۲

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۱۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۶۷ ۳؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۳۴؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۷۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/ ۲۱۵؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۴۶۲؛ معالم الدین: ۲/ ۵۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۵۵؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۲۹۹؛ المہذب البارع: ۱/ ۲۲۶؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۰۸؛ کشف الاسرار: ۳/ ۴۸۲؛ مناہج الاخیار: ۱/ ۲۲۹ (حسن بلکہ صحیح)

بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ أَ تَغْسِلُ ثِيَابَهَا الَّتِي لَبِسَتْهَا فِي طَمْثِهَا قَالَ تَغْسِلُ مَا أَصَابَ ثِيَابَهَا مِنَ الدَّمِ وَ تَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ قُلْتُ لَهُ وَ قَدْ عَرِقَتْ فِيهَا قَالَ إِنَّ الْعَرَقَ لَيْسَ مِنَ الْحَيْضِ.

❂ سورہ بن کلیب سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حائض اپنے ان کپڑوں کو دھوئے جو اس نے حیض کی حالت میں پہنے ہوئے تھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں صرف ان کپڑوں کو دھوئے گی جن کو خون لگا ہوا اور دوسروں کو رہنے دے۔

میں نے آپ علیہ السلام سے پھر پوچھا: اسے ان (کپڑوں) میں پسینہ بھی آیا ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پسینہ حیض تو نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے[2] یا پھر صحیح ہے[3]

## نجاست ثابت ہونے کے طریقے:

{123} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ أَصَابَ ثَوْبِي دَمُ رُعَافٍ أَوْ غَيْرُهُ أَوْ شَيْءٌ مِنْ مَنِيٍّ فَعَلَّمْتُ أَثَرَهُ إِلَى أَنْ أُصِيبَ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَأَصَبْتُ وَ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَ نَسِيتُ أَنَّ بِثَوْبِي شَيْئاً وَ صَلَّيْتُ ثُمَّ إِنِّي ذَكَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ تُعِيدُ الصَّلاَةَ وَ تَغْسِلُهُ قُلْتُ فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُ مَوْضِعَهُ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ فَطَلَبْتُهُ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ وَجَدْتُهُ قَالَ تَغْسِلُهُ وَ تُعِيدُ قُلْتُ فَإِنْ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ وَ لَمْ أَتَيَقَّنْ ذَلِكَ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ شَيْئاً ثُمَّ صَلَّيْتُ فَرَأَيْتُ فِيهِ قَالَ تَغْسِلُهُ وَ لاَ تُعِيدُ الصَّلاَةَ قُلْتُ لِمَ ذَلِكَ قَالَ لِأَنَّكَ كُنْتَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ طَهَارَتِكَ ثُمَّ شَكَكْتَ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْقُضَ الْيَقِينَ بِالشَّكِّ أَبَداً قُلْتُ فَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ وَ لَمْ أَدْرِ أَيْنَ هُوَ فَأَغْسِلَهُ قَالَ تَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِكَ النَّاحِيَةَ الَّتِي تَرَى أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهَا حَتَّى تَكُونَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ طَهَارَتِكَ قُلْتُ فَهَلْ عَلَيَّ إِنْ شَكَكْتُ فِي أَنَّهُ أَصَابَهُ شَيْءٌ أَنْ أَنْظُرَ فِيهِ قَالَ لاَ وَ لَكِنَّكَ إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ تُذْهِبَ الشَّكَّ الَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِكَ قُلْتُ إِنْ رَأَيْتُهُ فِي ثَوْبِي وَ أَنَا فِي الصَّلاَةِ قَالَ تَنْقُضُ الصَّلاَةَ وَ تُعِيدُ إِذَا شَكَكْتَ فِي مَوْضِعٍ مِنْهُ ثُمَّ رَأَيْتَهُ وَ إِنْ لَمْ تَشُكَّ ثُمَّ رَأَيْتَهُ رَطْباً قَطَعْتَ الصَّلاَةَ وَ غَسَلْتَهُ ثُمَّ بَنَيْتَ عَلَى الصَّلاَةِ لِأَنَّكَ لاَ تَدْرِي لَعَلَّهُ شَيْءٌ أُوقِعَ عَلَيْكَ فَلَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ تَنْقُضَ الْيَقِينَ بِالشَّكِّ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میرے کپڑوں پر نکسیر وغیرہ کا خون لگ گیا یا کوئی

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۹ ح ۱؛ الاستبصار: ۱/۱۸۶ ح ۶۵۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۷۰ ح ۷۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۴۹ ح ۴۱۳۸؛ الوافی: ۶/۱۷۳

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۵۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۴۲۸

[3] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۹۳

اور (نجس) شئے جیسے منی وغیرہ لگ گئی اور میں نے اس کے دھبے دیکھے تو مجھے پانی کی تلاش ہوئی پس مجھے پانی مل گیا لیکن نماز کا وقت آ گیا تو میں نے نماز پڑھ لی اور یہ بھول گیا کہ میرے کپڑے میں کچھ لگا ہوا ہے اور نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے دھولو اور پھر سے نماز پڑھو

راوی کہتا ہے: میں نے پوچھا کہ اگر میں اس متاثرہ جگہ کو نہ دیکھ سکا مگر مجھے علم ہے کہ اس میں کہیں نہ کہیں کچھ لگا ہوا ہے لیکن میں نے وہ جگہ بہت تلاش کی جو مجھے نہ مل سکی۔ اب جب میں نے اس کپڑے میں نماز پڑھ لی تو وہ جگہ مل گئی تو (اب کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھولو اور پھر سے نماز پڑھو۔

میں نے عرض کیا: اگر مجھے شبہ ہو کہ اس میں کچھ لگ گیا ہے اور اس کا یقین نہ ہو۔ میں نے بہت تلاش کیا اور وہ جگہ نہیں ملی اور اسی کپڑے میں نماز پڑھ لی اور نماز کے بعد تلاش کیا تو وہ جگہ مل گئی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑا دھولو اور نماز کا اعادہ نہ کرو۔

میں نے عرض کیا: یہ کیوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ تمہیں کپڑے کی طہارت کا یقین تھا اور نماز کے بعد شک ہوا پس تمہیں نہیں چاہیے کہ کسی وقت بھی اپنے یقین کو شک سے توڑو۔

میں نے عرض کیا: مجھے اس کا علم ہے کہ اس کپڑے میں نجاست لگی ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ کہاں لگی ہے تا کہ اس کو دھولوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے کے اس حصے کو دھولو جس حصے کے متعلق تمہارا خیال ہے کہ وہاں نجاست لگی ہے تا کہ تمہیں کپڑے کی طہارت کا یقین ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: اگر مجھے شک ہے کہ اس کپڑے میں کوئی نجاست لگ گئی ہوگی تو کیا میں اسے الٹ پلٹ کر دیکھوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اس لئے کہ تمہارا اس سے مقصد صرف یہ ہے کہ تم اس شک کو دور کرو جو تمہارے دل میں واقع ہوا ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر یہ صورت ہو کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور میری نگاہ اس نجاست پر پڑ گئی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہیں کسی حصے پر شک تھا پھر تم نے اسے دیکھ بھی لیا تو نماز توڑ دو اور (دھوکر) دوبارہ پڑھو اور اگر شک نہیں تھا لیکن اتفاق سے کوئی رطوبت دیکھی اور نماز قطع کر کے اسے دھولیا پھر نماز پڑھنے لگے جبکہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تمہارے اوپر کوئی شے لگی ہوئی ہے تو تمہارے لئے مناسب نہیں ہے کہ اپنے یقین کو شک سے توڑو۔ [1]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۱ ح ۱۳۳۵؛ علل الشرائع: ۲/۶۱ ح ۱ باب ۸۰؛ بحار الانوار: ۲/۲۷۷ ح ۳۲ و ۸۰/۲۹۷؛ الوافی: ۶/۱۶۵؛ الاستبصار: ۱/۱۸۳ ح ۶۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶۶ ح ۱۹۲ و ۳/۴۷۷ ح ۴۲۲۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{124} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ نَظِيفٌ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ قَذِرٌ فَإِذَا عَلِمْتَ فَقَدْ قَذِرَ وَ مَا لَمْ تَعْلَمْ فَلَيْسَ عَلَيْكَ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر شے پاک ہے جب تک اس کی نجاست کا علم ویقین نہ ہو۔ پس جب نجاست کا علم ہوجائے تب نجس ہے اور جب تک علم نہیں ہے تو تم پر کچھ بھی نہیں ہے۔ ②

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ③

{125} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا أُبَالِي أَبَوْلٌ أَصَابَنِي أَوْ مَاءٌ إِذَا لَمْ أَعْلَمْ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب تک مجھے علم ویقین نہ ہوجائے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ مجھے پیشاب لگا ہے یا پانی۔ ④

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ⑤

---

① ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۰۳؛ نہایۃ المامول: ۲/ ۵۸؛ درر الفوائد: ۲/ ۵۲۲؛ مصباح الاصول: ۲/ ۵۸؛ اصول الاستنباط: ۱/ ۲۷۵؛ البدایۃ فی توضیح الکفایۃ: ۳/ ۲۰۳؛ بدایۃ الوصول فی شرح کفایۃ الاصول: ۸/ ۱؛ کشف الاسرار: ۳/ ۲۷۶؛ تفصیل الشریعہ: ۵/ ۹۰؛ الاصول محمد بادی: ۳/ ۱۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۱۸؛ ریاض المسائل: ۲/ ۱۵؛ منتہی الدرایہ: ۷/ ۱۵۳؛ الرسائل الاصولیہ: ۳۴۲؛ البدایہ فی الاصول: ۴/ ۳۵؛ شرح فارسی کفایۃ الاصول: ۵/ ۲۹۴؛ المسالک الجامعیہ: ۳۲۴؛ اوثق الوسائل: ۵/ ۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۵۳۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۷؛ کتاب المضاربہ اسماعیلپور: ۸۰؛ جواہر الکلام: ۲/ ۱۸۲؛ مناط الاحکام: ۲۳۳؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۹۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۲۹؛ اصول الفقہ حلی: ۹/ ۵۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۹۸

② تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۵۳ ح ۷۵۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۷۲ ح ۱۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۶۷ ح ۴۱۹۶؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۵۷؛ الاستبصار: ۱/ ۱۸۰ ح ۶۲۹؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۵۵؛ الوافی: ۶/ ۱۵۳

③ ملاذ الاخیار: ۲/ ۴۶۳؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۸۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۴۱۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/ ۴۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/ ۲۶۹؛ الحجۃ البیضاء: ۳/ ۲۲۳؛ الاصول الاصیلہ: ۹۴؛ بدایۃ الوصول: ۸/ ۵۵؛ القواعد الاصولیہ: ۳/ ۳۰۶؛ شرح فارسی کفایۃ الاصول: ۵/ ۳۱۱؛ حدایۃ العقول: ۶/ ۶۹؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/ ۳۹۷؛ القواعد الفقہیہ: ۱۵۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۴۰۷؛ الاحکام: ۲/ ۳۳۳؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۴/ ۵۳؛ کفایۃ الاصول: ۴/ ۳۶۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۱۰؛ الدرر النجفیہ: ۲/ ۳۸۴

④ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۵۳ ح ۷۵۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۷۲ ح ۱۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۶۷ ح ۴۱۹۶؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۵۷؛ الاستبصار: ۱/ ۱۸۰ ح ۶۲۹؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۵۵؛ الوافی: ۶/ ۱۵۳

⑤ ملاذ الاخیار: ۲/ ۴۶۳؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۸۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۴۱۸؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (القضا): ۷۷۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/ ۵۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/ ۵۳۷

## پاک چیز نجس کیسے ہوتی ہے؟

{126} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ بَالَ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَ فِيهِ مَاءٌ فَمَسَحَ ذَكَرَهُ بِحَجَرٍ وَ قَدْ عَرِقَ ذَكَرُهُ وَ فَخِذَاهُ قَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَ فَخِذَيْهِ وَ سَأَلْتُهُ عَمَّنْ مَسَحَ ذَكَرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ عَرِقَتْ يَدُهُ فَأَصَابَ ثَوْبَهُ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ قَالَ لاَ.

✪ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک ایسی جگہ پیشاب کیا جہاں پانی موجود نہ تھا اور اس نے (مجبوری میں) پتھر (یا ڈھیلے وغیرہ) سے مقام بول کو خشک کیا بعد ازاں اسے اس مقام پر اور رانوں پر پسینہ آیا (اور ادھر کی تری ادھر لگ گئی) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (پانی ملنے پر) اپنے عضو خاص اور رانوں کو دھوئے پھر میں نے سوال کیا کہ ایک شخص اپنے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے (جس سے اس کے ہاتھ کو پیشاب لگ جاتا ہے) پھر اس کے ہاتھ کو پسینہ آتا ہے اور اس سے اس کا کپڑا لگ جاتا ہے تو کیا کپڑے کو دھوئے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں[1]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{127} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَكَمِ بْنِ حُكَيْمٍ ابْنِ أَخِي خَلاَّدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ أَبُولُ فَلاَ أُصِيبُ الْمَاءَ وَ قَدْ أَصَابَ يَدِي شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ فَأَمْسَحُهُ بِالْحَائِطِ وَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ تَعْرَقُ يَدِي فَأَمْسَحُ وَجْهِي أَوْ بَعْضَ جَسَدِي أَوْ يُصِيبُ ثَوْبِي فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

✪ حکم بن حکیم صیرفی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں پیشاب کرتا ہوں مگر مجھ (استنجاء کے لئے) پانی دستیاب نہیں ہوتا اور میرے ہاتھ کو کچھ پیشاب لگ جاتا ہے اور میں اسے دیوار پر یا خاک میں ملتا ہوں پھر میرے ہاتھ کو پسینہ آتا ہے اور میں وہ ہاتھ منہ پر یا جسم کے کسی حصہ پر یا کپڑے کو لگاتا ہوں تو (کیا وہ نجس ہوں گے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۱ ح ۱۳۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۱ ح ۴۰۷۹ و ۱/۳۴۴ ح ۱۰۷۴؛ الوافی: ۶/۱۲۶

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۳۱؛ مفتاح البصیرة: ۲/۴۱۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۹۹؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۱۹۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۳۱۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۴۲؛ معالم الدین: ۲/۸۶۱؛ فقہ الصادق: ۳/۵۵؛ لوامع الاحکام: ۲۲۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۵۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۶۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۸۰؛ مدارک العروۃ: ۲/۹۸؛ غنیۃ النزوع: ۲/۳۹۳؛ موسوعہ العلامہ البلاغی: ۷/۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۷۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۲۲۴؛ دلیل العروۃ: ۲/۸۶؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۱۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۸۳؛ مستمسک العروۃ: ۱/۸۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۶۷؛ مہذب الاحکام: ۱/۳۵۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۶۹ ح ۱۵۸؛ الکافی: ۳/۵۵ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۰ ح ۷۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۱ ح ۴۰۷۵؛ الوافی: ۶/۱۴۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{128} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ ٱلْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَقَعُ ثَوْبُهُ عَلَى حِمَارٍ مَيِّتٍ هَلْ تَصْلُحُ لَهُ ٱلصَّلاَةُ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يُغْسَلَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ غَسْلُهُ وَ لْيُصَلِّ فِيهِ وَ لاَ بَأْسَ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کا کپڑا مردہ گدھے پر پڑ جائے تو کیا اسے دھونے سے پہلے اس میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا دھونا واجب نہیں ہے اور اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{129} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي ٱلْإِنَاءِ وَ هِيَ قَذِرَةٌ قَالَ يُكْفِي ٱلْإِنَاءَ.

✪ ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی برتن میں ہاتھ ڈالتا ہے جبکہ اس کا ہاتھ نجس ہوتا ہے تو (کیا پانی نجس ہوجائے گا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (ہاں) برتن کو انڈیل دے۔ ④

---

① روضۃ المتقین: ۱/۳۷۴ و ۸/۲ ۱۳؛ شرح العروۃ: ۲/۲؛ مدارک العروۃ: ۳/۷۷؛ مہذب العروۃ: ۲/۹۹؛ دلیل العروۃ: ۲/۸۸؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۱۹۲؛ فقہ الصادق: ۳/۵۷؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۰۳؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۸۲؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۱۰/۵۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۳۶۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۱۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۸۰؛ بحوث العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۰۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۱۴؛ غنیۃ النزوع: ۲/۹۳؛ صراط الیقین: ۲/۲۰۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲/۳۱۳؛ ینابیع الاحکام: ۱/۸۲۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۳۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۳/۲۲۲؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/۴۷

② تہذیب الاحکام: ۱/۲۷۶ ح ۸۱۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۲۶؛ الاستبصار: ۱/۱۹۲ ح ۶۷۴؛ بحار الانوار: ۷۷/۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۴۲ ح ۴۱۱۱؛ الوافی: ۶/۲۰۸

③ ملاذ الاخیار: ۲/۴۱۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/۷۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۵۴۸؛ شرح العروۃ: ۲/۵۴؛ بدائع البحوث: ۴/۳۰۷؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/۲۳۱؛ الدر الباھر: ۲۲۸؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۸۶؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۹۷؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۳/۵۴؛ کشف الظلام: ۱/۴۴۹؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۳/۴۹؛ مجمع الفائدہ: ۱/۳۷۳؛ شرح حلقات الاصول: ۹/۲۳؛ دلیل العروۃ: ۲/۴۹؛ مہذب الاحکام: ۱/۳۳۲؛ مصابیح الظلام: ۴/۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۵؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۸۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۶۷؛ غنائم الایام: ۱/۹۸؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۳۴۸

④ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹ ح ۱۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۵۳ ح ۳۸۱؛ الوافی: ۶/۲۵؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۳۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{130} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ مَعَهُ إِنَاءَانِ فِيهِمَا مَاءٌ فَوَقَعَ فِي أَحَدِهِمَا قَذَرٌ وَ لاَ يَدْرِي أَيُّهُمَا هُوَ وَلَيْسَ يَقْدِرُ عَلَى مَاءٍ غَيْرِهِ قَالَ يُهَرِيقُهُمَا جَمِيعاً وَ يَتَيَمَّمُ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس پانی کے دو برتن ہیں جن میں سے ایک میں کوئی نجاست گر جاتی ہے اور یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کون سا برتن ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ پانی تک دسترس ہے تو (وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دونوں برتنوں کا پانی انڈیل دے اور تیمم کرے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{131} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ٱلنَّيْسَابُورِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْفَأْرَةِ ٱلرَّطْبَةِ قَدْ وَقَعَتْ فِي ٱلْمَاءِ تَمْشِي عَلَى ٱلثِّيَابِ أَيُصَلَّى فِيهَا قَالَ اِغْسِلْ مَا رَأَيْتَ مِنْ أَثَرِهَا وَ مَا لَمْ تَرَهُ فَانْضِحْهُ بِالْمَاءِ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ چوہا پانی میں گرا اور پھر باہر نکلا تو وہ اس تر حالت میں کپڑوں پر چلتا پھرتا رہا تو کیا ان کپڑوں میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں جہاں اس کے چلنے کے نشانات ہیں ان کو دھو ڈالو اور جہاں جہاں نشان نظر نہ آئے وہاں پانی چھڑک

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/۶۸؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۴۰۹؛ الاقوال المختارۃ فی احکام الطہارۃ: ۱/۲۱۱؛ التنقیح فی شرح: ۲/۱۷۳؛ جواہر الکلام: ۱/۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۲۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۸۰۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۱۰۹؛ المعالم الزلفیٰ: ۵۶؛ مہذب الاحکام: ۱/۱۷۰؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۳/۲۱۲؛ دروس تمہیدیۃ: ۱/۵۳؛ شرح العروۃ: ۱/۲۴۲؛ مصابیح الاحکام: ۱/۶۸؛ القواعد الاصولیۃ: ۱/۳۲۰؛ بدائع البحوث: ۳/۳۰۵؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳۴۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۵۲۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۲۸؛ صراط الیقین: ۱/۱۷۵؛ فقہ الشیعہ (الطہارۃ): ۲/۸۹؛ مدارک العروۃ: ۱/۲۲۲؛ مصابیح الاحکام: ۱/۳۲۸؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۱۸۷

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۷ ح ۱۲۸۱؛ الکافی: ۳/۱۰ ح ۶؛ الاستبصار: ۱/۲۱ ح ۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۵۱ ح ۳۷۶؛ الوافی: ۶/۲۰؛

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۶۶؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۳۷؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۳۴؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۳۴۲؛ مہذب الاحکام: ۱/۲۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۰۷؛ غنیۃ الہدٰۃ: ۱/۱۶۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۲۷۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۳۴۰؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۴۳؛ اوثق الوسائل: ۳۲۰؛ زبدۃ الاصول: ۳/۱۳۲؛ مدارک العروۃ: ۲/۹۱؛ الدرر النجفیہ: ۲/۱۳۲؛ فرائد الاصول: ۳/۳۵۱؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۶۵؛ شرح حلاقات الاصول: ۱۹/۲۲۴؛ بحر الفوائد: ۵/۱۹۳؛ التنقیح فی شرح: ۲/۴۲۵؛ مصباح الفقیہ: ۱/۷۶

دو۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

**{132}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْكَلْبِ وَ الْفَأْرَةِ أَكَلاَ مِنَ الْخُبْزِ وَ شِبْهِهِ قَالَ يُطْرَحُ مِنْهُ وَ يُؤْكَلُ الْبَاقِي.

✪ عمار ساباطی نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام سے کتے اور چوہے کے متعلق پوچھا گیا کہ جب وہ روٹی اور اس جیسی کسی چیز کو کھالیں تو (کیا وہ ساری نجس ہو جائے گی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں سے منہ لگائیں اس کو الگ کر کے پھینک لو اور باقی کو کھالو۔ ③

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ④

**{133}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَمَاتَتْ فَإِنْ كَانَ جَامِداً فَأَلْقِهَا وَ مَا يَلِيهَا وَ كُلْ مَا بَقِيَ وَ إِنْ كَانَ ذَائِباً فَلاَ تَأْكُلْهُ وَ اسْتَصْبِحْ بِهِ وَ الزَّيْتُ مِثْلُ ذَلِكَ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب چوہا گھی میں گر جائے (اور مر جائے) تو اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہے کو نکالنے کے بعد وہ جگہ اور اس کے اردگرد سے کچھ جگہ پھینک دو اور باقی کھالو اور اگر پگھلا ہوا ہو تو پھر مت کھاؤ اور اس سے چراغ جلاؤ اور یہی حکم تیل کا ہے۔ ⑤

---

① الکافی: ۳/۶۰ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۶ ح ۳۲۲؛ ۵۲۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۳۴۸؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۲۲؛ قرب الاسناد: ۱۹۲؛ مستدرک الوسائل: ۲/۵۷۷ ح ۲۷۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۰ ح ۳۱۷؛ الوافی: ۶/۲۰۶

② مراۃ العقول: ۳/۲۹؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۳؛ مصباح الفقیہ: ۷/۲۹؛ جواہر الکلام: ۵/۷۰؛ منتہی المطلب: ۳/۲۳۱؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۸۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۴۲۱؛ سند العروۃ: ۲/۲۵۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۲۵۳؛ مشارق الشموس: ۳/۵۰۰؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۱/۳۶۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ) ۶/۷۴؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۵/۳۰۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۹۷؛ ایضاح الفوائد: ۱/۷۲؛ دلیل العروۃ: ۱/۵۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۴۹۷؛ کنز الفوائد: ۱/۴۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۳/۳۴۸؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۳؛ مجموع الرسائل: ۳۶۵؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۱۲؛ مستمسک العروۃ: ۱/۴۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۵۱۵؛ التنقیح فی شرح: ۳/۵۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۴۹۳؛ معالم الدین: ۲/۶۱۷؛ رسالۃ القلم طلاب البحرین: ۲۳/۱۸۸؛ صراط الیقین: ۱/۲۱۳

③ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸۴ ح ۸۳۲؛ قرب الاسناد: ۲۷۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۵ ح ۳۱۹۰؛ بحار الانوار: ۷۷/۵۶؛ الوافی: ۱۹/۱۲۱

④ ملاذ الاخیار: ۲/۴۹۴؛ مقامع الفضل: ۲/۲۶؛ مشارق الشموس: ۴/۵۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۹۲؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۳؛ التحفۃ السنیہ: ۴۰۳؛ لوامع الاحکام: ۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۴۹۴

⑤ تہذیب الاحکام: ۹/۸۵ ح ۳۶۰؛ الکافی: ۶/۲۶۱ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۰۵ ح ۵۲۷ و ۱۷/۹۷ ح ۲۲۰۷۵؛ الوافی: ۱۹/۱۱۸؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۲۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

# ﴿احکام نجاسات﴾

**{134}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ لِلِاسْتِنْجَاءِ حَدٌّ قَالَ لَا يُنَقَّى مَا ثَمَّةَ قُلْتُ فَإِنَّهُ يُنَقَّى مَا ثَمَّةَ وَيَبْقَى الرِّيحُ قَالَ الرِّيحُ لَا يُنْظَرُ إِلَيْهَا.

ابن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا استنجاء کی کوئی حد مقرر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ بس صرف اس جگہ کو صاف کرنا ہے

میں نے عرض کیا: وہ جگہ تو صاف ہو جاتی ہے مگر بدبو باقی رہ جاتی ہے تو (کیا حکم ہے)

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بدبو کی طرف نہیں دیکھا جائے گا۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا پھر حسن ہے [4]

## قول مؤلف:

یعنی عین نجاست کا ازالہ ضروری ہے (واللہ اعلم)

**{135}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَجُلٍ يَسِيلُ مِنْ أَنْفِهِ الدَّمُ هَلْ عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ بَاطِنَهُ يَعْنِي جَوْفَ الْأَنْفِ فَقَالَ إِنَّمَا عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ مَا ظَهَرَ مِنْهُ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی ناک سے خون بہہ نکلے تو کیا ناک کے اندرونی حصہ کا دھونا لازم ہے؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۲۹۹؛ منتقد المنافع: ۱/ ۹۱۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/ ۵۳؛ دلیل العروۃ: ۲/ ۹۰؛ سند العروۃ: ۱/ ۳۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/ ۳۱۱؛ مدارک العروۃ: ۱/ ۳۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۸۱۳؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۲۸۳؛ مشارق الشموس: ۴/ ۹۱؛ مسالک الافہام: ۱۲/ ۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۳۶۸؛ المناہل: ۲۸۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۱۳۲؛ مصابیح الاحکام: ۳/ ۲۲۳؛ المکاسب المحرمہ: ۱/ ۱۲۹؛ مستند الشیعہ: ۱۴/ ۷۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۳۵۴؛ کشف اللثام: ۹/ ۲۹۸

[2] الکافی: ۳/ ۱۷ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۸ ح ۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۲۲ ح ۸۵۹؛ الوافی: ۶/ ۱۲۴

[3] تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۳۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲/ ۴۲۸؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۱۵۴؛ الدر الباہر: ۳۱۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/ ۱۷۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۸۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۲۸۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۲۲۲

[4] شرح مازندرانی: ۱/ ۲۱۹؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۵۷؛ شرح نجاۃ العباد: ۱/ ۹۱؛ جواہر الکلام: ۳/ ۳۰۸؛ لوامع الاحکام: ۲۲۵؛ الدر الباہر: ۳۷۷؛ شرح العروۃ: ۱۱۶؛ ریاض المسائل: ۱/ ۹۷؛ کشف اللثام: ۱/ ۲۰۵؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۳۰۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۳۴۹؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۳۸۶؛ ایضاح الفرائد: ۲/ ۲۶۸؛ مصباح الفقیہ: ۲/ ۴۷؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۲۰۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: صرف ظاہری حصہ کا دھونا لازم ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

**{136}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجُرْحِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ صَاحِبُهُ قَالَ يَغْسِلُ مَا حَوْلَهُ.

❂ ابن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ زخم کو کس طرح دھویا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے ارد گرد والی جگہ کو دھولو[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

**{137}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْبَوْلُ قَالَ اغْسِلْهُ فِي الْمِرْكَنِ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ غَسَلْتَهُ فِي مَاءٍ جَارٍ فَمَرَّةً وَاحِدَةً.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کپڑے کو پیشاب لگ جائے تو (کیسے پاک کیا جائے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی لگن (برتن) میں دھوؤ تو دو بار اور اگر آب جاری میں دھوؤ تو ایک بار کافی ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۵۹/۳ ح۵؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۸ ح۴۰۹۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۰ ح۱۳۳۰؛ الوافی: ۱۸۸/۶

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۶۵؛ منتھی المطلب: ۳/۱۸۹ و ۲۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۰۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۲۳۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری؛ شرح العروہ حائری: ۲/۳۹۵؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۳۸۰؛ المعلقات علی العروۃ: ۱/۱۸۸؛ التنقیح فی شرح: ۴/۲۵۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۶۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۲۸؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۳۱؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۸۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۱۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۴۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۳۰۵؛ مشارق الشموس: ۴/۵۷؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۳۹۶؛ غنائم الایام: ۱/۴۷۳؛ دراسات فقہیہ: ۷۷؛ العمل الابقی: ۱/۵۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۴۴

[3] الکافی: ۳/۳۲ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۲ ح۱۰۹۵؛ الاستبصار: ۱/۷۷ ح۲۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۷ ح۴۰۹۶؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۹۹

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۵؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۰۲؛ مصابیح الظلام: ۳/۳۳۲؛ شرح العروۃ: ۲/۱۹۴؛ مصباح المنہاج: ۲/۳۲۱؛ ینابیع الاحکام: ۲/۱۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۵۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۱۹۴؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۴۱؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۵؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵۳۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۰۲

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۰ ح۷۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۹۷ ح۳۹۶۶؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۰۳؛ الوافی: ۶/۱۳۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

**{138}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ قَالَ تَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَ إِنْ كَانَ قَدْ أَكَلَ فَاغْسِلْهُ غَسْلاً وَ الْغُلاَمُ وَ الْجَارِيَةُ فِي ذَلِكَ شَرَعٌ سَوَاءٌ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے بچے کے پیشاب کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر پانی ڈال دو اور اگر وہ روٹی کھاتا ہے تو پھر اسے باقاعدہ دھولو اور اس سلسلے میں بچہ اور بچی کا حکم ایک ہی ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح[3] یا پھر حسن ہے۔[4]

**{139}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْبَوْلُ فَيَنْفُذُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ وَ عَنِ الْفَرْوِ وَ مَا فِيهِ مِنَ الْحَشْوِ قَالَ اغْسِلْ مَا أَصَابَ مِنْهُ وَ مَسَّ الْجَانِبَ الْآخَرَ فَإِنْ أَصَبْتَ مَسَّ شَيْءٍ مِنْهُ فَاغْسِلْهُ وَ إِلاَّ فَانْضِحْهُ بِالْمَاءِ.

❁ ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس کپڑے کے متعلق سوال کیا جسے ایک طرف سے پیشاب لگے اور دوسری طرف سے بار ہو جائے یا پوستین اور وہ کپڑا جس میں روئی وغیرہ بھری ہوئی ہو اور اسے پیشاب لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۳۳۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۳۶؛ مصباح الفقیہ: ۸/۴۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۱۳۴؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۱۳۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۶۰؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۷۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۳۳۴؛ شرح العروۃ: ۳/۵۶؛ غنائم الایام: ۱/۴۳۷؛ منتھی المطلب: ۱/۱۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶۱؛ سند العروۃ: ۱/۱۲۶؛ التنقیح فی شرح: ۲/۴۴۸؛ العمل الابقی: ۱/۵۳۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/۳۷؛ کتاب الطہارۃ مصطفیٰ خمینی: ۱/۱۹۳؛ معالم الدین: ۲/۶۴۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۷۶۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۵۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/۲۹۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۵۵؛ الحبل المتین: ۱/۱۳۱؛ کتاب الطہارۃ طاھری: ۳/۹۳؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۱۳۷؛ دراسات فقہیہ: ۷۳؛ المسالک الجامعیہ: ۲۶۰؛ صراط الیقین: ۲/۲۱۵؛ جواہر الکلام: ۱/۵۳،۶۳/۸۵؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۷۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۸۱؛ لوامع الاحکام: ۱۷۵

[2] الکافی: ۳/۵۶ ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۴۹ ح۷۱۵؛ الاستبصار: ۱/۱۷۳ ح۶۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۹۷ ح۳۹۶۸؛ الوافی: ۶/۱۳۱

[3] دلیل العروۃ: ۲/۳۸۸؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۲۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۵۳؛ مہذب الاحکام: ۲/۱۹؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۲۱؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۴۲۹؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۷۵؛ شرح العروۃ حائری: ۲/۲۵۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۸۷؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۴۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۸۲؛ وسائل العباد: ۱/۸۸؛ جامع المدارک: ۱/۲۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۲/۱۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۱/۳۲۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۳۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۵۲؛ کشف اللثام: ۱/۴۴۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۸۲؛ لوامع الاحکام: ۱۰۰؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۵۹؛ غنائم الایام: ۱/۴۴۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۳۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۳۳۷؛ معالم الدین: ۲/۵۰۷؛ جواہر الکلام: ۵/۲۷۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۶۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۲۳۹؛ ریاض المسائل: ۲/۱۱۱؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۵۹

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جتنی مقدار اور جس جانب پیشاب لگا ہوا ہے اسے دھوڈالو اور دوسری جانب سے ہاتھ لگالو اور اگر اس میں سے کسی شے کو مَس کرنا چاہتے ہو تو اسے دھولو ورنہ صرف اس پر پانی چھڑک دو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

{140} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلطِّنْفِسَةُ وَالْفِرَاشُ يُصِيبُهُمَا الْبَوْلُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِمَا وَهُوَ ثَخِينٌ كَثِيرُ الْحَشْوِ قَالَ يُغْسَلُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ فِي وَجْهِهِ

❁ ابراہیم بن ابومحمود سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ تکیہ اور بچھونا کو اگر پیشاب لگ جائے تو ان کا کیا کیا جائے جبکہ وہ موٹے ہوں اور ان میں بہت سی روئی وغیرہ بھری ہوئی ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے منہ کی جانب سے ظاہری حصہ کو دھولیا جائے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{141} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ آمُرُ الْجَارِيَةَ فَتَغْسِلُ ثَوْبِي مِنَ الْمَنِيِّ فَلَا تُبَالِغُ غَسْلَهُ فَأُصَلِّي فِيهِ فَإِذَا هُوَ يَابِسٌ قَالَ أَعِدْ صَلَاتَكَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ غَسَلْتَ أَنْتَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ.

❁ میسر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنی کنیز کو حکم دیا کہ میرا وہ کپڑا دھوئے جسے منی لگی ہوئی تھی تو اس نے اسے اچھی طرح نہیں دھویا اور میں نے اس میں نماز پڑھ لی مگر بعد ازاں پتہ چلا کہ اس میں خشک منی موجود ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس نماز کا اعادہ کرو البتہ اگر تم نے خود وہ کپڑا دھویا ہوتا تو پھر تم پر کچھ نہیں تھا۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۵۵ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۰ ح ۴۷۳ ۳؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۳۱؛ الوافی: ۶/۱۴۰

[2] مصابیح الظلام: ۵/۸۷؛ مصباح المنہاج: ۱/۹۲ ۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۳/۲۶ ۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۲۶ ۴؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۳۱؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۸۶ ۳؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۹۶؛ جواہر الکلام: ۳/۲۶ ۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۳۰

[3] الکافی: ۳/۵۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۱ ح ۷۲۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۶۹ ح ۱۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۰۰ ح ۴۷۲ ۳؛ الوافی: ۶/۱۴۰؛ بحار الانوار: ۷/۱۳۱

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۵۷؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۳۱؛ جواہر الکلام: ۶/۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۳۸؛ شرح مازندرانی: ۱/۴۴۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۶۱ ۴؛ لوامع الاحکام: ۶۸؛ مصابیح الظلام: ۵/۷۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۱/۹ ۳؛ معالم الدین: ۲/۶۵۲؛ غنائم الایام: ۱/۴۲۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۸۲؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۹ ۳؛ مفتاح البصیر ۃ: ۱/۳۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۷۰ ۴؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶۲؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۳۱

[5] الکافی: ۳/۵۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۲ ح ۷۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۲۸ ح ۴۰۶۷؛ الوافی: ۶/۱۶۱

## تحقیق:

حدیث حسن ہے[1] یا پھر صحیح ہے[2]

{142} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَبِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَ هُوَ بِالْفَلاَةِ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَ أَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَ يَطْرَحُ ثَوْبَهُ وَ يَجْلِسُ مُجْتَمِعاً فَيُصَلِّي فَيُومِئُ إِيمَاءً.

❁ محمد بن علی حلبی امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو کسی جنگل میں تھا اور جنب ہو گیا اور اس کے پاس ایک ہی کپڑا تھا جسے منی لگ گئی فرمایا: وہ تیمم کرے اور (نجس) کپڑا دور پھینک دے اور سکڑ کر بیٹھ جائے اور اشارہ سے نماز پڑھے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{143} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي فَلاَةٍ مِنَ الْأَرْضِ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَ أَجْنَبَ فِيهِ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَ يُصَلِّي عُرْيَاناً قَاعِداً يُومِئُ إِيمَاءً.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے (امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی جنگل میں ہے اور اس کے پاس صرف ایک ہی کپڑا تھا جس میں جو جنب ہو گیا اور اسے پانی بھی دستیاب نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تیمم کر کے کھڑے ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے[5]

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۳/۵۵؛ تفصیل الشریعۃ: ۴/۹۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۱۹۷؛ مدارک العروۃ: ۲/۲۳۱؛ غنائم الایام: ۱/۳۸۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۲۸؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۱۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۵۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۲؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۸۷؛ مختلف الشیعہ: ۱/۲۴۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/۵۴۱؛ لوامع الاحکام: ۲/۷؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/۸۷۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۵۱۳؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲/۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۲۰۵

[2] منیۃ الراغب: ۸۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۶۳؛ رسائل فی الاصول والفقہ حائری: ۵۰۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۴۹؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۶۷؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۱/۶۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۹۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۶ ح ۱۲۷۸؛ الاستبصار: ۱/۱۶۸ ح ۵۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۸۶ ح ۴۲۵۱؛ الوافی: ۷/۴۴۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۳

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۶۵ و ۴/۲۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۱۹۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۹۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۹۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۱۴؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۱۷۹

[5] الکافی: ۳/۳۹۶ ح ۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۳ ح ۸۸۱؛ الاستبصار: ۱/۱۶۸ ح ۵۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۸۶ ح ۴۲۴۸؛ الوافی: ۷/۴۴۱

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

## قول مؤلف:

بیٹھ کر نماز پڑھے یا کھڑے ہو کر ہر دو صورت جائز ہوگا یا یہ کہ اس کی کوئی صورت بدل جائے نیز یہ کہ ایک تیسری صورت بھی ہے کہ ننگے نماز نہ پڑھے بلکہ اسی لباس میں پڑھے۔اس کا ذکر حدیث 652 کے ضمن میں موجود ہے (واللہ علم)

**{144}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِ أَخِيهِ دَماً وَ هُوَ يُصَلِّي قَالَ لاَ يُؤْذِنُهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنے دوسرے (دینی) بھائی کے کپڑے میں کچھ خون دیکھتا ہے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہے تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے خبر نہ دو یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

**{145}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّنِّ يَكُونُ فِيهِ الْخَمْرُ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ خَلٌّ أَوْ مَاءٌ أَوْ كَامَخٌ أَوْ زَيْتُونٌ قَالَ إِذَا غُسِلَ فَلاَ بَأْسَ وَ عَنِ الْإِبْرِيقِ وَ غَيْرِهِ يَكُونُ فِيهِ الْخَمْرُ أَ يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ مَاءٌ قَالَ إِذَا غُسِلَ فَلاَ بَأْسَ وَ قَالَ فِي قَدَحٍ أَوْ إِنَاءٍ يُشْرَبُ فِيهِ الْخَمْرُ قَالَ تَغْسِلُهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ سُئِلَ أَ يُجْزِيهِ أَنْ يَصُبَّ الْمَاءَ فِيهِ قَالَ لاَ يُجْزِيهِ حَتَّى يَدْلُكَهُ بِيَدِهِ وَ يَغْسِلَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

✪ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ مٹکہ جس میں پہلے شراب تھی کیا اس میں سرکہ یا

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/۲۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۰۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۴۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۱۹۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۰۰؛ بیان الفقہ: ۲۲۷؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۹۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۱۳؛ المسالک الجامعیہ: ۴۵۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۱۳؛ ریاض المسائل: ۲/۳۱۰؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۳۰۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۳۹۶؛ لزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۷؛ وسائل العباد: ۱/۱۲۲؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۸۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۳۲۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۹۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۱۳؛ عنائم الایام: ۲/۲۹۴؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۳۷؛ جواہر الکلام: ۸/۱۹۹؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۵۹؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۷۵

[2] الکافی: ۳/۴۰۶ ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۱ ح۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۸۷ ح۴۲۵۲؛ الوافی: ۶/۱۹۱؛ بحار الانوار: ۸۰/۳۶۷

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۳۲۶؛ حدود الشریعہ: ۱/۳۳۳؛ مجمع الفوائد: ۱/۹۰؛ تذکرۃ الفقہاء: ۲/۵۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۰۶؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۱۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۹۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۴۱۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۵۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۴۰۷؛ مہذب الاحکام: ۲/۱۰۷؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/۵۶۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۴۳؛ محاضرات فی الفقہ: ۱/۱۱۳؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲/۱۶؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۵۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۴۱؛ بیان الفقہ: ۲۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۳۰؛ شرح العروۃ حائری: ۲/۸۰

کامخ نامی ایک قسم کا سالن یا زیتون کا تیل رکھا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اسے دھو (کر پاک کر) لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر میں نے پوچھا کہ جس آفتابہ میں پہلے شراب تھی کیا اس میں پانی رکھا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب اسے دھولیا جائے۔

میں نے پھر پوچھا کہ جس قدح یا برتن میں شراب پی جائے تو (اس کا کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے تین بار دھولو

آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا صرف اس میں پانی ڈالنا کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ اسے ہاتھ سے ملے اور تین بار دھوئے [1]

تحقیق: حدیث موثق ہے۔ [2]

**{146}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمِدَادِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَلاَ يُغْسَلُ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی آدمی کے کپڑے کو سیاہی لگ جاتی ہے اور وہ اسے نہیں دھوتا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

**{147}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ الْبُوفَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَصُبَّ الْمَاءَ مِنْ فِيهِ يَغْسِلُ بِهِ الشَّيْءَ يَكُونُ فِي ثَوْبِهِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

---

[1] الکافی: ۶/ ۴۲۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۸۳ ح ۸۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۹۴ ح ۴۲۷۲ و ۲۵/ ۳۶۸ ح ۳۲۱۴۲؛ الوافی: ۶/ ۲۱۸ و ۲۰/ ۶۸۳

[2] مراۃ العقول: ۲۲/ ۲۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۴۳۸؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۷۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۶/ ۲۱۵؛ مقابس الانوار: ۱۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۲۵۳؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۲۷۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/ ۵۰۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/ ۸۲۳؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۱۲۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/ ۲۲۸؛ کتاب الطہارۃ صدر: ۱۵۶؛ فقہ الصادق: ۳/ ۵۰۱؛ جامع الاحکام: ۱/ ۲۳۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۹۷؛ مہذب الاحکام: ۲/ ۷۳؛ ریاض المسائل: ۲/ ۱۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۵۳؛ لوامع الاحکام: ۷/ ۲۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۳۲۱

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۲۳ ح ۱۳۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۹۹ ح ۴۲۸۳؛ الوافی: ۶/ ۲۳۶

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۷۰۲؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۴۹؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۲۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/ ۲۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۷/ ۳۱۹؛ المناظر الناضرۃ: ۹/ ۳۶۲

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص منہ میں پانی لے کر نجس کپڑے پر ڈالے اور اسے دھوئے تو (کیا یہ صحیح ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2]

**{148}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ مَعَهُ ثَوْبَانِ فَأَصَابَ أَحَدَهُمَا بَوْلٌ وَ لَمْ يَدْرِ أَيُّهُمَا هُوَ وَ حَضَرَتِ اَلصَّلاَةُ وَ خَافَ فَوْتَهَا وَ لَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُصَلِّي فِيهِمَا جَمِيعاً .

صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ سوال کیا تھا کہ ایک شخص کے پاس دو کپڑے تھے اور ایک کو پیشاب لگ گیا مگر اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ (نجس) کون سا ہے اور نماز کا وقت داخل ہو چکا ہے اور اس کے فوت ہونے کا خطرہ ہے اور اس کے پاس پانی بھی نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں میں ایک ساتھ نماز پڑھے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے [4]

**{149}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِيمَا كَانَ مِنْ صُوفِ اَلْمَيْتَةِ إِنَّ اَلصُّوفَ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مردار کی اون (سے تیار شدہ کپڑے) میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اون میں روح نہیں ہوتی۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۲۳ ح ۳۳ ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۰۰ ح ۴۲۸۶؛ الوافی: ۶/ ۲۳ ۲۴؛ ھدایۃ الامہ: ۱/ ۸۷ ح ۳ و ۴/ ۱۹۰

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۰۷؛ لوامع الاحکام: ۱/ ۸۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۸۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۳۳۶؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۱۹۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۵ ح ۸۸۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۴۹ ح ۷۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۰۵ ح ۴۲۹۸؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۵۵؛ الوافی: ۷/ ۴۴۲

[4] عمدۃ الاصول: ۳/ ۲۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۵۸۸؛ جواہر الکلام: ۶/ ۲۳۱؛ شرح الحدیقۃ الثالثۃ: ۳/ ۱۹۳؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۶۹؛ تفصیل الشریعہ: ۵/ ۳۳؛ نہایۃ التقریر: ۱/ ۷۳؛ فقہ الصادق: ۳/ ۳۰۹؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۲۹؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۲۸؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۲۴۴؛ مستمسک مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۲۰۲؛ الوصائل الی الرسائل: ۱۰/ ۱۸۸؛ تعلیقۃ شریعہ علی فرائد الاصول: ۱/ ۵۰۳؛ العمل الابقی: ۱/ ۵۷۴؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/ ۸۵؛ المہذب البارع: ۱/ ۲۳۳؛ فقہ الاجتہاد و التقلید: ۶۱؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۲۶۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۰۰؛ وسیلۃ الوسائل: ۲۹۰؛ الدر الباہر: ۸۵؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳۳؛ ایضاح الفرائد: ۲/ ۲۳۰؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۵۴۷

[5] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۶۸ ح ۱۵۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۱۳ ح ۴۳۲۵ و ۴/ ۴۵۷ ح ۵۷۱۰؛ الوافی: ۷/ ۴۲۰

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

**{150}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الثِّيَابِ السَّابِرِيَّةِ يَعْمَلُهَا الْمَجُوسُ وَ هُمْ أَخْبَاثٌ وَ هُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَ نِسَاؤُهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَلْبَسُهَا وَ لَا أَغْسِلُهَا وَ أُصَلِّي فِيهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ مُعَاوِيَةُ فَقَطَعْتُ لَهُ قَمِيصاً وَ خِطْتُهُ وَ فَتَلْتُ لَهُ أَزْرَاراً وَ رِدَاءً مِنَ السَّابِرِيِّ ثُمَّ بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْهِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَكَأَنَّهُ عَرَفَ مَا أُرِيدُ فَخَرَجَ فِيهَا إِلَى الْجُمُعَةِ.

❂ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے ان سابری (باریک اور عمدہ) کپڑوں کے متعلق سوال کیا جو مجوسی تیار کرتے ہیں جبکہ وہ خبیث اور نجس (یا جنب) ہوتے ہیں علاوہ ازیں وہ شراب بھی پیتے ہیں اور ان کی عورتیں بھی اسی طرح ہیں تو کیا میں دھوئے بغیر یہ کپڑے پہن سکتا ہوں اور ان میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

معاویہ کہتا ہے کہ میں نے اسی کپڑے کی ایک قمیض سی کر امام علیہ السلام کے لئے تیار کی، اس کے بٹن تیار کئے اور اسی کپڑے کی تہمند تیار کی اور جمعہ کے دن جبکہ کچھ دن بلند ہو چکا تھا آپ علیہ السلام کی خدمت میں بھجوائے اور آپ علیہ السلام میرا مقصد جان گئے اس لئے وہی کپڑے زیب تن کر کے جمعہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

**{151}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلَ أَبِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَنَا حَاضِرٌ أَنِّي أُعِيرُ الذِّمِّيَّ ثَوْبِي وَ أَنَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَ يَأْكُلُ لَحْمَ

---

① ملاذ الاخیار: ۳/۵۹۹؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۱۵۰؛ مستند العروۃ: ۱/۳۴۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۵۰۳؛ دلیل العروۃ: ۱/۳۳۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۰؛ شرح الطہارۃ القواعد: ۲۹۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۱۰۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۵۷۶؛ مدارک العروۃ: ۲/۸۲۳؛ ریاض المسائل: ۲/۳۰۶؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۷۹؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۴۴؛ التعلیقات علی شرح: ۱۹۳؛ کتاب الطہارۃ خاجوی: ۲۵۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۲۹؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۵۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۹۰؛ غنائم الایام: ۱/۳۹۷؛ التحفۃ السنیہ: ۲۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷۴؛ مصباح الفقیہ: ۷/۹۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۰۵

② تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۲ ح ۱۴۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۱۸ ح ۴۳۳۹؛ الوافی: ۶/۲۱۹؛ بحار الانوار: ۷/۹۸؛ ذکری الشیعہ: ۳/۲۲

③ ملاذ الاخیار: ۴/۵۸۴؛ دلیل العروۃ: ۱/۳۴۸؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۸۵؛ مستند العروۃ: ۲/۳۱؛ لب اللباب: ۱/۸۸؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۷۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۹۷؛ الانوار الحیریہ: ۲۹؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۰۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/۹۲؛ معالم الدین: ۲/۵۷۸؛ جامع الاصول: ۲۰۴؛ موسوعۃ البرغانی: ۵/۱۱۷؛ فقہ الخلاف: ۴/۱۴۰؛ کتاب الطہارۃ خاجوی: ۱/۳۳۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۵۵؛ تفصیل الشریعہ (الطہارۃ): ۳/۵۴۳؛ شرح تجرید الاصول: ۴/۱۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۴۴۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۱؛ غنائم الایام: ۲/۳۴۶؛ القواعد الفقہیہ: ۵/۳۴۷؛ ینابیع الاحکام: ۱/۳۶۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۱۰۵؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۳/۵۰

اَلْخِنْزِيرِ فَيَرُدُّهُ عَلَيَّ فَأَغْسِلُهُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلِّ فِيهِ وَلَا تَغْسِلْهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ فَإِنَّكَ أَعَرْتَهُ إِيَّاهُ وَهُوَ طَاهِرٌ وَلَمْ تَسْتَيْقِنْ أَنَّهُ نَجَّسَهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ حَتَّى تَسْتَيْقِنَ أَنَّهُ نَجَّسَهُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میرے والد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں حاضر تھا کہ میں اپنا کپڑا عاریتاً ایک کافر ذمی کو دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وہ شراب پیتا ہے اور سور کا گوشت کھاتا ہے اب جب وہ کپڑا واپس لوٹائے تو کیا اس میں نماز پڑھنے سے پہلے اسے دھولوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں نماز پڑھو اور اس وجہ سے اسے دھونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم نے جب یہ کپڑا دیا تھا تو وہ پاک تھا اور اب تمہیں اس بات کا یقین تو نہیں ہے کہ اس نے اسے نجس کیا ہے لہٰذا جب تک یہ یقین نہ ہو کہ اس نے نجس کیا ہے اس وقت تک اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

# {مطہرات}

① پانی:

{152} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ وَ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ التُّرَابَ طَهُوراً كَمَا جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوراً.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے مٹی کو اسی طرح پاک کنندہ بنایا ہے جس طرح پانی کو بنایا ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۶۱ ح ۱۴۹۸؛ الاستبصار: ۱/ ۳۹۲ ح ۱۴۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۲۱ ح ۴۳۴۸؛ الوافی: ۶/ ۲۱۹؛ بحار الانوار: ۲/ ۲۸۷؛

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۸۴؛ لب اللباب: ۱/ ۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۱۶۴؛ سند العروہ: ۲/ ۸۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/ ۳۰۵؛ الوسیط: ۲/ ۱۵۷؛ مشارق الشموس: ۴/ ۸۳؛ منہاج الاصول: ۲/ ۲۱۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۱؛ مصباح الفقیہ: ۷/ ۲۵۱؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۳۸۴؛ مناہج الاخیار: ۱/ ۵۴۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/ ۵۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/ ۲۵۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/ ۶۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۳۸۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۹۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/ ۳۹۱؛ مصباح الہدیٰ: ۲/ ۸۴۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۳۴۹؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/ ۳۹۵؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲/ ۲۰۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۴ ح ۱۲۶۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۰۹ ح ۲۲۳ و ۱/ ۸۲ ح ۲۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۱۳۳ ح ۳۲۲ و ۳/ ۳۸۵ ح ۴۳۹۳

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۹۰؛ منتہی المطلب: ۳/ ۲۴؛ مصباح المنہاج: ۱/ ۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۹۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۹۱۱؛ مستمسک العروہ: ۴/ ۳۷۶؛ فقہ الصادق ۴/ ۳۴۶؛ الحبل المتین: ۱/ ۵۳؛ فقہ الاجتہاد والتقلید: ۳۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۶/ ۸۳؛ جواہر الکلام: ۷/ ۲۹۸؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۴۶۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۳۱۶؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۳۰۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۵۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۱۲؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۱۸۶؛ المعالم المأثورۃ: ۶/ ۴۲۶

پانی پاک ہے اور پاک کنندہ بھی ہے جب تک خود نجس نہ ہوجائے اور پانی کی مختلف اقسام اور ان کے استعمال کے متعلق ہم نے کچھ احادیث پہلے بیان کردی ہیں اور کچھ آئندہ بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ

(۲) زمین:

{153} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَطَأُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي لَيْسَ بِنَظِيفٍ ثُمَّ يَطَأُ بَعْدَهُ مَكَاناً نَظِيفاً قَالَ لَا بَأْسَ إِذَا كَانَ خَمْسَةَ عَشَرَ ذِرَاعاً أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ.

❁ احول سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق جو ایسی جگہ پر پاؤں رکھتا ہے جو پاک نہیں ہے اور اس کے بعد (دھوئے بغیر) پاک جگہ پر چلتا ہے، کے بارے میں فرمایا: جب پندرہ ہاتھ یا اس کے برابر چلے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے (یعنی پاؤں پاک ہوجائے گا)۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{154} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ مَرَّ عَلَى عَذِرَةٍ يَابِسَةٍ فَوَطِئَ عَلَيْهَا فَأَصَابَتْ ثَوْبَهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ وَطِئْتَ عَلَى عَذِرَةٍ فَأَصَابَتْ ثَوْبَكَ فَقَالَ أَلَيْسَ هِيَ يَابِسَةً فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لَا بَأْسَ إِنَّ الْأَرْضَ تُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضاً.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ تھا کہ آپ علیہ السلام خشک فضلہ کو روندتے ہوئے گزر گئے

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام فضلہ کے اوپر سے گزرے اور وہ کچھ آپ علیہ السلام کے کپڑوں کو بھی لگا (تو کیا نجس نہیں ہوئے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا وہ خشک نہیں تھا؟

میں نے عرض کیا: جی خشک تو تھا

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ زمین کا بعض حصہ دوسرے بعض کو پاک کردیتا ہے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۸ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۵۷ ح ۴۱۹۵؛ الوافی: ۶/۲۲۵

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۹۳؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۱۱؛ مدارک العروہ بیار جمندی: ۲/۳۱۱؛ مصباح الفقیہ: ۸/۳۲۱؛ فقہ الصادق: ۳/۴۶۲؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۴۰۹؛ شرح العروۃ: ۴/۱۰۰؛ التنقیح فی شرح: ۴/۱۱۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۳۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۵۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۲۹۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۱۷؛ المسالک الجامعیہ: ۲۳۰؛ دلیل العروۃ: ۲/۴۰۸؛ شرح رسالہ الصلاتیہ: ۳۷۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۱۱۹؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۲۷۲؛ مہذب الاحکام: ۲/۵۸؛ الحاشیۃ علی الروضۃ: ۱۴۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۳۵۳

[3] الکافی: ۳/۸ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۵۷ ح ۴۱۹۶؛ الوافی: ۶/۲۲۵

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ①

**{155}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُولَوَيْهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ وَطِئَ عَلَى عَذِرَةٍ فَسَاخَتْ رِجْلُهُ فِيهَا أَ يَنْقُضُ ذٰلِكَ وُضُوءَهُ وَ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُهَا فَقَالَ لاَ يَغْسِلُهَا إِلاَّ أَنْ يَقْذَرَهَا وَ لٰكِنَّهُ يَمْسَحُهَا حَتّٰى يَذْهَبَ أَثَرُهَا وَ يُصَلِّي.

✪ زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص پاخانہ کے اوپر سے گزر رہا تھا کہ اس کا پاؤں اس میں دھنس گیا تو کیا اس سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور کیا اس پر پاؤں کا دھونا واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پانی سے دھونا واجب نہیں ہے (نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے) بلکہ زمین پر اس قدر رگڑنے سے بھی پاک ہو سکتا ہے کہ نجاست کا نام ونشان ختم ہو جائے تو نماز پڑھ سکتا ہے؟ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

### ③ سورج:

**{156}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْبَوْلِ يَكُونُ عَلَى السَّطْحِ أَوْ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُصَلَّى فِيهِ فَقَالَ إِذَا جَفَّفَتْهُ الشَّمْسُ فَصَلِّ عَلَيْهِ فَهُوَ طَاهِرٌ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مکان کی چھت یا جس جگہ نماز پڑھی جاتی ہے وہاں پیشاب لگ جائے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب جگہ کو سورج خشک کر دے تو وہاں نماز پڑھ سکتے ہو وہ جگہ پاک ہے۔ ④

---

① کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۱۱و۹۳؛ مدارک العروۃ: ۵/۲۰۵؛ سند العروۃ: ۳/۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۶؛ مشارق الشموس: ۴/۵؛ منتہی المطلب: ۳/۲۸۴؛ التنقیح فی شرح: ۴/۱۱۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۶۲۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۲؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱۱۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۵۴۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۶۰؛ استخراج المرام: ۳/۹۳؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۹۸۸

② تہذیب الاحکام: ۱/۲۷۵ ح ۸۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۷۳ ح ۷۱۸ و ۳/۴۵۸ ح ۴۱۷۱؛ الوافی: ۶/۲۲۶

③ ملاذ الاخیار: ۲/۴۱۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۷۳؛ شرح العروۃ: ۴/۹۹؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۰۶؛ مہذب الاحکام: ۲/۵۸؛ الدلائل فی شرح منتخب المسائل: ۱/۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۵۴؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲۶/۱۸۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۱۲؛ منتہی المطلب: ۳/۲۸۳؛ کشف اللثام: ۱/۴۶۴؛ ریاض المسائل: ۱/۹۶؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۹۸۷؛ الدر الباہر: ۴۹۶؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۳۵۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/۲۲۱؛ مدارک العروۃ: ۲/۱۱۳؛ مشارق الشموس: ۴/۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۰۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۱۱۷

④ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۴ ح ۷۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۵۱ ح ۴۱۴۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۹؛ الوافی: ۶/۲۴۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

**{157}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ حَدِيدٍ قَالاَ: قُلْنَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلسَّطْحُ يُصِيبُهُ اَلْبَوْلُ أَوْ يُبَالُ عَلَيْهِ أَ يُصَلَّى فِي ذَلِكَ اَلْمَكَانِ فَقَالَ إِنْ كَانَ تُصِيبُهُ اَلشَّمْسُ وَ اَلرِّيحُ وَ كَانَ جَافّاً فَلاَ بَأْسَ بِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ يُتَّخَذُ مَبَالاً.

✿ زرارہ اور حدید سے روایت ہے کہ ہم نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مکان کی چھت کو پیشاب لگ جاتا ہے یا وہاں پیشاب کیا جاتا ہے تو کیا اس جگہ نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس جگہ پر سورج کی کرنیں پڑتی ہوں اور ہوا لگتی ہو اور وہ جگہ (اس سے) خشک ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ اسے مستقل طور پر پیشاب گاہ بنا دیا جائے (تو پھر جائز نہیں ہے)۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

**{158}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْبَوَارِيِّ يُصِيبُهَا اَلْبَوْلُ هَلْ تَصْلُحُ اَلصَّلاَةُ عَلَيْهَا إِذَا جَفَّتْ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُغْسَلَ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ.

✿ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر چٹائیوں کو پیشاب لگ جائے اور وہ دھوئے بغیر خشک ہو جائیں تو کیا ان میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

---

[1] لوامع صاحبقرانی: ۳/۲۹۹؛ جواہر الکلام: ۶/۵۳؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۶۶؛ التنقیح فی شرح: ۴/۱۴۰؛ مدارک العروۃ: ۵/۲۴۳؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۲۴۳؛ منہاج البصیرۃ: ۴/۱۳۶؛ منتہی المطلب: ۴/۳۰۴؛ جامع المدارک: ۱/۲۲۴؛ ریاض المسائل: ۲/۳۲؛ کشف اللثام: ۱/۵۸؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۲۹۲؛ المعالم المأثورۃ: ۳/۸؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۰۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۲۴۵؛ تحریر الاحکام: ۱/۱۲۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۱۰۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۲۱۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۸۰؛ الدر الباہر: ۳۸۸؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۰۷؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/۲۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۶۱۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۱/۱۶۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۱۲؛ لوامع الاحکام: ۱۹۹

[2] الکافی: ۳/۳۹۲ ح ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۵۱ ح ۴۱۴۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۶ ح ۱۵۲۷؛ الوافی: ۶/۲۳۱

[3] مرآۃ العقول: ۱۵/۴۹۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۱۹؛ جواہر الکلام: ۶/۲۵۴؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/۲۶۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۴۴۳؛ دلیل العروۃ: ۲/۴۲۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/۵۲۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۳۵۱؛ مستمسک العروۃ: ۲/۷۷؛ فقہ الصادق: ۳/۴۹۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۳۴۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۳۶۱؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۱۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۲۱؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۰۸؛ غنائم الایام: ۱/۳۸۸؛ الحاشیہ علی مدارک: ۲/۲۷۳؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۲۹۵؛ معالم الدین: ۲/۶۹۷؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۲۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{159}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْمَوْضِعِ الْقَذِرِ يَكُونُ فِي الْبَيْتِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا تُصِيبُهُ الشَّمْسُ وَ لَكِنَّهُ قَدْ يَبِسَ الْمَوْضِعُ الْقَذِرُ قَالَ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَ أَعْلِمْ مَوْضِعَهُ حَتَّى تَغْسِلَهُ وَ عَنِ الشَّمْسِ هَلْ تُطَهِّرُ الْأَرْضَ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَوْضِعُ قَذِراً مِنَ الْبَوْلِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَأَصَابَتْهُ الشَّمْسُ ثُمَّ يَبِسَ الْمَوْضِعُ فَالصَّلَاةُ عَلَى الْمَوْضِعِ جَائِزَةٌ وَ إِنْ أَصَابَتْهُ الشَّمْسُ وَ لَمْ يَيْبَسِ الْمَوْضِعُ الْقَذِرُ وَ كَانَ رَطْباً فَلَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ حَتَّى يَيْبَسَ وَ إِنْ كَانَتْ رِجْلُكَ رَطْبَةً أَوْ جَبْهَتُكَ رَطْبَةً أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ مِنْكَ مَا يُصِيبُ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ الْقَذِرَ فَلَا تُصَلِّ عَلَى ذَلِكَ الْمَوْضِعِ حَتَّى يَيْبَسَ، وَ إِنْ كَانَ غَيْرُ الشَّمْسِ أَصَابَهُ حَتَّى يَبِسَ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ ذَلِكَ.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: گھر وغیرہ میں ایک جگہ نجس ہوتی ہے جس پر سورج نہیں پڑتا مگر وہ ویسے وہ جگہ خشک ہوجاتی ہے تو (کیا وہ پاک ہوجائے گی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور اس جگہ کا علم رکھو حتیٰ کہ اسے دھوڈالو

اور آپ علیہ السلام سے سورج کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا وہ زمین کو پاک کرتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی جگہ پیشاب وغیرہ سے نجس ہو اور اس پر سورج پڑنے سے وہ خشک ہوجائے تو اس جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر جگہ خشک نہ ہو اور وہاں تری ہو تو جب تک جگہ خشک نہ ہو اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور اگر تمہارا پاؤں تر ہو یا پیشانی تر ہو یا کوئی دوسرا عضو تر ہو جو اس جگہ پر لگتا ہو تو جب تک وہ جگہ خشک نہ ہوجائے اس وقت تک وہاں نماز نہ پڑھو اور اگر سورج کے علاوہ وہ جگہ خشک ہوجائے تو پھر ایسا کرنا (اس پر نماز پڑھنا) جائز نہیں ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۷۳ ح ۸۰۳ و ۲/ ۳۷۳ ح ۱۵۵۱؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۲۷؛ الاستبصار: ۱/ ۱۹۳ ح ۶۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۵۱ ح ۴۱۳۸؛ الوافی: ۶/ ۲۳۳

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۴۰۳ و ۳/ ۶۱۰؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۱۵۰؛ مدارک العروۃ: ۴/ ۲۸۰؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۳۶۳؛ التنقیح فی شرح: ۴/ ۱۵۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/ ۲۹۸؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۲۱۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۱۹۵؛ العمل الابقی: ۱/ ۵۴۴؛ مصباح الہدیٰ: ۲/ ۲۹۱؛ العالم الزلفی: ۶/ ۳۴۴؛ جواہر الکلام: ۴/ ۵۱۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۸۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۳۰۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۳۸؛ لوامع الاحکام: ۹۹؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۷۵؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۶/ ۱۳۳؛ وسائل العباد: ۱/ ۴۹؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۸۱؛ غنیۃ الہدیٰ: ۲/ ۹۰۰؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/ ۳۰۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۲۲۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۲۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۳۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۷۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/ ۳۲۶؛ تفصیل الشریعہ: ۵/ ۲۴؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۰۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۷۲ ح ۱۵۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۵۲ ح ۴۱۴۹؛ الوافی: ۶/ ۲۳۲

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

④ استحالہ:

## قول مؤلف:

استحالہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نجس چیز کی جنس یوں بدل جائے کہ ایک پاک چیز کی شکل اختیار کرے تو وہ پاک ہوجاتی ہے مثال کے طور پر نجس لکڑی جل کر راکھ بن جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے۔ ②

(160) مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجِصِّ يُوقَدُ عَلَيْهِ بِالْعَذِرَةِ وَ عِظَامِ الْمَوْتَى وَ يُجَصَّصُ بِهِ الْمَسْجِدُ يُسْجَدُ عَلَيْهِ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِخَطِّهِ إِنَّ الْمَاءَ وَ النَّارَ قَدْ طَهَّرَاهُ.

✪ حسن بن محبوب سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ جص ( گچ ) جسے تیار کرتے وقت پاخانہ اور مردوں کی ہڈیاں جلائی جاتی ہیں پھر اسی سے مسجد کو چونا گچ کیا جاتا ہے کو کیا اس پر سجدہ کیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے اپنے دستخطوں سے مجھے یہ جواب بھیجا کہ پانی اور آگ نے اسے پاک کر دیا ہے ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

⑤ انقلاب:

{161} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ

---

① ملاذ الاخیار: ۴/۲۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۱/۸۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۱۳؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۱۰؛ سند العروہ: ۲/۳۱۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۱۳۶؛ مصابیح الظلام: ۵/۲۱۲؛ ریاض المسائل: ۲/۱۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۸۶؛ دلیل العروۃ: ۲/۴۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۵۵؛ العمل الابقیٰ: ۱/۲۴۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۹۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۱۸؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۰۷؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۱۹۰؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۲۱۴؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۵۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۵۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۳۱۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۴۷؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۱/۳۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۳۴۵؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۷۱؛ جواھر الکلام: ۸/۳۳۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۵/۲۷۲؛ جامع المدارک: ۱/۲۹۲

② توضیح المسائل آقا سیستانی: ۱۳ فتویٰ ۱۸۹

③ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۶ ح ۹۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۷ ح ۴۳۲۶؛ الکافی: ۳/۳۳۰ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۷۰ ح ۸۳۳؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۵۲؛ الوافی: ۶/۲۳۴ و ۸/۷۴۳؛ ذکری الشیعہ: ۳/۱۴۷

④ ملاذ الاخیار: ۴/۳۶۴؛ مراۃ العقول: ۱۵/۴۴۳؛ مدارک العروۃ: ۵/۲۹۹؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۷۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۳۴۴؛ جواہر الکلام: ۶/۲۶۷؛ شرح العروۃ: ۱۰/۲۰۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۲۵۷؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۵۰؛ کشف الظلام: ۱/۴۰۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۷۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۳۸۷؛ العبیہ: ۲/۳۱۶؛ نہایۃ التقریر: ۱/۴۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۵۷؛ فقہ الصادقؑ ۵/۱۹۶؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۳۲۷؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۳۵۵؛ سند العروہ (الصلاۃ): ۲/۲۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۵/۱۷۱؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۸۴؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۰۳

زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَمْرِ الْعَتِيقَةِ تُجْعَلُ خَلاًّ قَالَ لاَ بَأْسَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس کہنہ شراب کے متعلق سوال کیا جسے سرکہ بنا دیا جائے (کہ کیا وہ پاک ہوجائے گی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح [2] یا پھر حسن ہے [3]

**{162}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْخَمْرِ تُجْعَلُ خَلاًّ قَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا لَمْ يُجْعَلْ فِيهَا مَا يَغْلِبُهَا.

✪ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر شراب کا سرکہ بنا دیا جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ جو اس (شراب) میں ڈالا جائے وہ اس پر غالب نہ ہو۔ [4]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [5]

**{163}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْخَمْرِ يُصْنَعُ فِيهَا الشَّيْءُ حَتَّى تَحْمَضَ قَالَ إِذَا كَانَ الَّذِي صُنِعَ فِيهَا هُوَ الْغَالِبُ عَلَى مَا صُنِعَ فِيهِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

✪ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر شراب میں کوئی ایسی چیز ڈالی جائے جس سے وہ کھٹا ہوجائے (یعنی سرکہ بن جائے) تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] الکافی: ۶/۴۲۸ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۱۷ ح۵۰۴؛ الاستبصار: ۴/۹۳ ح۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۴ ح۴۳۵۹ و ۲۵/۳۷۲ ح۳۱۹۰۴؛ الوافی: ۲۰/۶۷۵؛ بحار الانوار: ۶۳/۵۲۵

[2] تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۲۴۹؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۹۱؛ دراسات فی المکاسب: ۱/۵۲؛ ۴۳؛ لمع الفقہی: ۱۹۱؛ کتاب الطہارۃ صدر: ۳۳۴؛ رسائل فقہیہ حیدری: ۲۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۴۸؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۱۰۰۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۴۱۰؛ دلیل العروۃ: ۲/۴۶۳؛ مبانی الفقہ: ۵/۴۳۳؛ آراء الفقہیہ: ۱/۱۰۶؛ مصباح الفلاح: ۵/۵۳۲؛ البحوث الہامہ: ۱/۱۵۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۳۷۱

[3] مرآۃ العقول: ۲۲/۲۹۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۶۵؛ مسالک الافہام: ۱۴/۷۹؛ کشف اللثام: ۹/۲۹۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷۲؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۴۹۰؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۶۴۳

[4] الکافی: ۶/۴۲۸ ح۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۵ ح۴۳۶۱ و ۲۵/۳۷۱ ح۳۲۱۵۱؛ الوافی: ۲۰/۶۷۷؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۱۷ ح۵۰۶؛ الاستبصار: ۴/۹۴ ح۳۶۱؛ مسند ابی بصیر: ۲/۲۰

[5] مرآۃ العقول: ۲۲/۲۹۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۶۶؛ آراء الفقہیہ: ۱/۱۰۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۳۳۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۰۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/۴۷؛ مبانی الفقہ الفعال: ۵/۴۴۴؛ شرح العروۃ: ۲/۴۳۵؛ البحوث الہامہ: ۱/۱۵۰؛ دراسات فی المکاسب: ۱/۴۵۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب شراب اس ڈالی جانے والی چیز پر غالب ہوتو پھر کوئی حرج نہیں ہے ۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

⑥ انتقال:

## قول مؤلف:

انتقال سے مراد یہ کہ اگر انسان یا اچھلنے والا خون رکھنے والے حیوان کا خون کوئی ایسا حیوان چوس لے جس میں عرفاً خون نہیں ہوتا (اور) وہ خون اس حیوان کے بدن کا جز بن جانے کے قابل ہو مثلاً مچھر، انسان یا حیوان کے بدن سے خون چوسے تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔

**{164}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْحَلاَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي دَمِ الْبَرَاغِيثِ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قُلْتُ إِنَّهُ يَكْثُرُ وَ يَتَفَاحَشُ قَالَ وَإِنْ كَثُرَ الْحَدِيثَ.

۞ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ علیہ السلام پسوؤں کے خون کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر بہت زیادہ ہو اور پھیلا ہوا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگرچہ بہت زیادہ بھی ہو (تب بھی حرج نہیں ہے)[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۶/۴۲۸ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۱۹ ح ۵۱۱؛ الاستبصار: ۴/۹۳ ح ۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۵ ح ۴۲۳۳ و ۲۵/۳۷۰ ح ۳۲۱۴۹؛ الوافی: ۴۲۸/۶؛ بحار الانوار: ۵۲۵/۶۳

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۲۹۵؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۶۸؛ التنقیح فی شرح: ۴/۱۸۳؛ مدارک العروۃ: ۵/۲۱۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۳۳۱؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۴/۱۹۱؛ مبانی الفقہ: ۵/۵۴؛ دراسات فی المکاسب: ۱/۵۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۷۴؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۹/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۱۶۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۳۸۸؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۱۴/۱۳۱؛ مستند الشیعہ: ۱۴/۲۲۴؛ غنائم الایام: ۱/۴۹۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۹۵/۳۴۹؛ کفایۃ الفقہ: ۲/۶۲۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۵ ح ۷۴۰؛ الاستبصار: ۱/۱۷۶ ح ۶۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۵ ح ۴۰۸۹؛ الوافی: ۶/۱۸۶

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۵۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۴۹؛ مصباح الفقیہ: ۸/۹۷؛ کشف الاسرار: ۳/۴۳۶؛ جامع المدارک: ۱/۲۰۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۳۰۶؛ غنائم الایام: ۲/۷۸؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۲۳؛ العمل الابقی: ۱/۴۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۶۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۳/۴۳۸؛ مصباح الاصول: ۱/۶۷۳؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۵۷؛ الدر الباہر: ۶۰۴؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۹ ؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۲۳؛ جواہر الکلام: ۶/۱۲۶؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۱۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۱۸؛ کشف اللثام: ۱/۴۳۵؛ منتہی المطلب: ۳/۱۹۱؛ التنقیح فی شرح: ۳/۵۸؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۲۲۶؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۱۸۱؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۲۹۷؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۸۳؛ دلیل العروۃ: ۲/۲۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۴۱۸

### (۷) اسلام:

{165} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلاَمِ وَ الْإِيمَانِ أَ هُمَا مُخْتَلِفَانِ فَقَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلاَمَ وَ الْإِسْلاَمَ لاَ يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فَقُلْتُ فَصِفْهُمَا لِي فَقَالَ الْإِسْلاَمُ شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَ التَّصْدِيقُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِهِ حُقِنَتِ الدِّمَاءُ وَ عَلَيْهِ جَرَتِ الْمَنَاكِحُ وَ الْمَوَارِيثُ وَ عَلَى ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ وَ الْإِيمَانُ الْهُدَى وَ مَا يَثْبُتُ فِي الْقُلُوبِ مِنْ صِفَةِ الْإِسْلاَمِ وَ مَا ظَهَرَ مِنَ الْعَمَلِ بِهِ وَ الْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلاَمِ بِدَرَجَةٍ إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلاَمَ فِي الظَّاهِرِ وَ الْإِسْلاَمَ لاَ يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فِي الْبَاطِنِ وَ إِنِ اجْتَمَعَا فِي الْقَوْلِ وَ الصِّفَةِ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مجھے اسلام اور ایمان کے بارے میں خبر دیجئے کہ کیا یہ دونوں دو مختلف چیزیں ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک ایمان اسلام کو شریک کرتا ہے اور اسلام ایمان کو شریک نہیں کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: ذرا مجھے تفصیل بیان کیجئے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسلام گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتا ہے۔پس اس سے خون معاف ہوجاتا ہے اور مناکحت (یعنی نکاح) جاری ہوجاتی ہے، میراث مل جاتی ہے اور ظاہری طور پر (مسلمان) لوگوں کی جماعت بن جاتا ہے جبکہ ایمان ہدایت ہے اور یہ لوگوں کے دلوں میں اسلام کی صفت سے ثابت ہوتا ہے اور اس پر ظاہری عمل کرنے سے (ظاہر ہوتا ہے) اور ایمان ایک درجہ اسلام سے بلند ہے۔ظاہری طور پر ایمان (اپنے اندر) اسلام کو شریک کرتا ہے اور اسلام باطن میں ایمان کو شریک نہیں کرتا ہے چاہے قول وصفت میں دونوں جمع ہوجائیں۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے[2]

{166} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنِ الْقَاسِمِ الصَّيْرَفِيِّ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: الْإِسْلاَمُ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ وَ تُؤَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ وَ تُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ وَ الثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ.

---

[1] الکافی: ۲/۲۵ ح ۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۱۰۲؛ تفسیر البرہان: ۵/۱۱۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۲/۵۹۳؛ بحار الانوار: ۶۵/۲۴۸؛ الوافی: ۴/۷۷

[2] مرآۃ العقول: ۷/۱۵۲؛ کتاب الحج قمی: ۱/۳۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۲۳۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۴/۲۹؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۱/۳۱۵؛ مستند العروۃ (النکاح) ۲/۲۰۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۳۹۳؛ فقہ الحدود والتعزیرات: ۴/۷۳؛ صراط الحق فی المعارف: ۳/۱۱۸؛ الضروریات الدینیہ: ۹۳؛ الموسوعۃ القضائیۃ سند: ۱۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۹۳؛ اسس الحدود: ۳۳۸؛ مستند العروۃ (الطہارۃ): ۲/۱۱۹؛ الانوار البحیریہ: ۲۲۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۹۹؛ الآراء الفقہیہ: ۷/۴۲۸؛ التکفیر من منظار علماء الاسلام: ۲۴۰؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۹۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۲۷۲؛ ارتداد فی الشریعۃ الاسلامیہ: ۵۱

۞ قاسم الصیر فی شریک مفضل سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا کہ اسلام لانے سے خون محفوظ ہوجاتا ہے، امانت ادا کی جاتی ہے اور فروج حلال ہوجاتی ہیں لیکن ثواب ایمان لانے پر ملتا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے [2]

## قول مؤلف:

یعنی جب کوئی شخص توحید ورسالت کی گواہی دے دے تو اس پر اسلام کے احکامات لاگو ہوجاتے ہیں اور اس کی روحانی نجاست ختم ہوجاتی ہے اور اس کے ساتھ کھانا، پینا اور مصافحہ کرنا سب جائز ہوجاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

(۸) تبعیت:

**{167}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَمْرِ الْعَتِيقَةِ تُجْعَلُ خَلاًّ قَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس کہنہ شراب کے متعلق پوچھا کہ جسے سرکہ بنادیا جائے تو (کیا وہ پاک ہوجائے گی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا پھر حسن ہے [5]

## قول مؤلف:

تبعیت کا مطلب ہے کہ کوئی نجس چیز کسی دوسری چیز کے پاک ہونے کی وجہ سے پاک ہوجائے یعنی جیسے شراب سرکہ بننے کے بعد

---

[1] الکافی: ۲/۲۴ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/۵۵۶ ح ۲۷۴۳۳؛ تفسیر البرہان: ۵/۱۱۸؛ الوافی: ۴/۸۴؛ بحار الانوار: ۶۵/۲۴۳؛ المحاسن: ۱/۲۸۵ ح ۴۲۳

[2] مرآۃ العقول: ۷/۱۲۶

[3] الکافی: ۶/۴۲۸ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۱۷ ح ۵۰۴؛ الاستبصار: ۴/۹۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۴ ح ۵۹۴۳ و ۲۵/۳۷۲ ح ۳۱۹۰۴؛ الوافی: ۲۰/۶۷۵؛ بحار الانوار: ۶۳/۵۲۵

[4] الموسوعہ الفقہیہ: ۵/۴۰۱؛ مدارک العروۃ: ۲/۳۲۹؛ مستند الشیعہ: ۱۵/۲۲۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۵/۴۰۸؛ مستمسک العروۃ: ۲/۹۷؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۹۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۳۲۹؛ دراسات فی المکاسب: ۱/۴۵۲؛ لمع الفقہی: ۱۶۱؛ کتاب الطہارۃ صدر: ۴/۳۳۴؛ رسائل الفقہیہ: ۲۵۸؛ فقہ الصادق: ۳/۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۳۴۸؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۲/۱۰۰۴؛ دلیل العروۃ: ۲/۴۶۳؛ مبانی الفقہ: ۵/۱۴۳؛ الآراء الفقہیہ: ۱/۱۰۶؛ مصابیح الظلام: ۵/۲۵۳؛ البحوث الہامہ: ۱/۱۵۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۸/۳۷۱

[5] مرآۃ العقول: ۲۲/۲۹۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۲۵؛ مسالک الافہام: ۱۴/۷۹؛ کشف اللثام: ۹/۲۹۶؛ مستند الشیعہ: ۱/۳۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷۲؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۴۰۹؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۴۶۳؛ التنقیح فی شرح: ۴/۱۸۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴/۱۳۱

پاک ہوگی تو اس کا برتن بھی ساتھ ہی پاک ہوجائے گا[1] اور یہی اصول باقی اس کے مثل چیزوں پر جاری ہوجائے گا (واللہ اعلم)

**(۹) عین نجاست کا دور ہونا:**

**{168}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ لِلاِسْتِنْجَاءِ حَدٌّ قَالَ لاَ يُنَقَّى مَا ثَمَّةَ قُلْتُ فَإِنَّهُ يُنَقَّى مَا ثَمَّةَ وَيَبْقَى الرِّيحُ قَالَ الرِّيحُ لاَ يُنْظَرُ إِلَيْهَا.

❁ ابن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا استنجاء کی کوئی حد مقرر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ بس صرف اس جگہ کو صاف کرنا ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ جگہ تو صاف ہوجاتی ہے مگر بدبو باقی رہ جاتی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بدبو کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے[3]

**(۱۰) نجاست خور حیوان کا استبراء:**

**{169}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: اَلدَّجَاجَةُ الْجَلاَّلَةُ لاَ يُؤْكَلُ لَحْمُهَا حَتَّى تُقَيَّدَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ الْبَطَّةُ الْجَلاَّلَةُ خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَ الشَّاةُ الْجَلاَّلَةُ عَشَرَةَ أَيَّامٍ وَ الْبَقَرَةُ الْجَلاَّلَةُ عِشْرِينَ يَوْماً وَ النَّاقَةُ أَرْبَعِينَ يَوْماً.

❁ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جلال مرغی کا گوشت اس وقت تک نہیں کھایا جائے گا جب تک اسے تین دن باندھ کر (اسے حلال غذا نہ کھلائی جائے) اور جلال بطخ کو پانچ دنوں تک (باندھا جائے گا) اور جلال بکری کو دس دنوں تک اور جلال گائے کو بیس دنوں تک اور جلال اونٹنی کو چالیس دنوں تک (باندھ کر حلال چارہ ڈالا جائے گا)۔[4]

---

[1] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۴۳ ف ۲۰۸

[2] الکافی: ۳/۱۷ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸ ح ۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۲۲ ح ۸۴۹؛

[3] تفصیل الشریعہ: ۲/۴۲۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/۳۷۸؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۹۱؛ جواہر الکلام: ۲/۹۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۷۶؛ فقہ الصادق: ۳/۴۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۳۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۶۶؛ شرح العروۃ: ۴/۲۶۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۵۴؛ الدر الباہر: ۸۳؛ شرح نجاۃ العباد: ۷۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۷۵؛ لوامع الاحکام: ۲۲۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۸۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/۳۷۳؛ ریاض المسائل: ۱/۱۹۷؛ کشف اللثام: ۱/۲۰۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۳۴۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۲۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۸۶؛ ایضاح الفرائد: ۲/۲۶۸

[4] الکافی: ۶/۲۵۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/۴۶ ح ۱۹۲؛ الاستبصار: ۴/۷۷ ح ۲۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۴/۱۶۶ ح ۳۰۲۵۲؛ عوالی اللئالی: ۲/۳۲۷؛ الوافی: ۱۹/۱۷۹

## تحقیق:

حدیث قوی ہے [1] یا پھر معتبر ہے [2] نیز یہ کہ جانوروں کے استبراء سے متعلق مختلف احادیث پر عمل کیا گیا ہے بلکہ اس استبراء کو لازمی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اس فتوے میں درج ہے۔فرماتے ہیں: ''جس حیوان کو انسانی نجاست کھانے کی عادت پڑ گئی ہو اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور اگر اسے پاک کرنا مقصود ہو تو اس کا استبراء کرنا ضروری ہے یعنی ایک عرصے تک اسے نجاست نہ کھانے دیں اور پاک غذا دیں حتیٰ کہ اتنی مدت گزر جائے کہ پھر اسے نجاست کھانے والا نہ کہا جا سکے اور احتیاط مستحب کی بنا پر نجاست کھانے والے اونٹ کو چالیس دن تک، گائے کو بیس دن تک، بھیڑ کو دس دن تک، مرغابی کو سات یا پانچ دن تک اور پالتو مرغی کو تین دن تک نجاست کھانے سے باز رکھا جائے اگرچہ مقررہ مدت گزرنے سے پہلے بھی انہیں نجاست کھانے والے حیوان نہ کہا جا رہا ہو'' [3]

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے [4] نیز واضح ہونا چاہیے کہ جلال جانور یا پرندے کو باندھ کر رکھنے والے دنوں کی تعداد میں کچھ احادیث میں اختلاف ہے جن کو ہم نے نقل نہیں کیا ہے تو ہم ان کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ یہ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ پر محمول ہیں یا یہ کہ جس کے مطابق چاہے عمل کرے گنہگار نہیں ہوگا (انشاءاللہ) اور جب ایسا کرے گا تو اس جانور یا پرندے کا گوشت، پسینہ وغیرہ پاک سمجھا جائے گا جو استبراء سے پہلے نجس تھا جیسا کہ حدیث نمبر 120 میں بیان ہوا ہے نیز جاننا چاہیے کہ اس حدیث کی سند مشہور موثق ہے جس پر ہم نے کئی بار گفتگو کی ہے تفصیل کے لئے حدیث 2755 کی طرف رجوع کیجئے۔(واللہ اعلم)

### (۱۱) مسلمان کا غائب ہوجانا:

## قول مؤلف:

اس بارے احکامات وہی ہیں جو احکامات نجاسات کے تحت اور کچھ دیگر احادیث میں گزر چکے ہیں کہ جب کسی بھی چیز کے بارے میں یہ علم و یقین ہوجائے کہ وہ نجس ہے تب وہ نجس مانی جائے گی نہ کہ محض شک کی بناء پر اور اسی طرح اگر یقین ہوجائے کہ نجس چیز کو پاک کردیا گیا ہے تو وہ پاک مانی جائے گا اور یہی اصول مختلف حالات و واقعات پر جاری رہتا ہے جیسا کہ اس عنوان میں یہ یقین ہوجانا ہے کہ غائب مسلمان نے اپنے استعمال میں رکھی چیزیں دھولی ہیں تو وہ پاک مانی جائیں گی (واللہ اعلم)

### (۱۲) ذبح کے بدن سے خون کا نکل جانا:

## قول مؤلف:

اس کے متعلق مسائل بھی پہلے ذکر ہو چکے ہیں اور کچھ ذبح وغیرہ کے احکام میں ذکر ہوں گے ان شاءاللہ۔

---

[1] وسائل العباد: ۲/۵۰۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳/۲۵۷

[2] التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۵۱۳ و ۵/۵۹۱؛

[3] توضیح المسائل سیستانی: ۴۴ فتویٰ ۲۱۹

[4] مرآۃ العقول: ۲۲/۴۲

## ﴿برتنوں کے احکام﴾

**{170}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ نَبِيذٍ قَدْ سَكَنَ غَلَيَانُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَ الْمُزَفَّتِ وَ زِدْتُمْ أَنْتُمُ الْحَنْتَمَ يَعْنِي الْغَضَارَ وَ الْمُزَفَّتُ يَعْنِي الزِّفْتَ الَّذِي يَكُونُ فِي الزِّقِّ وَ يُصَبُّ فِي الْخَوَابِي لِيَكُونَ أَجْوَدَ لِلْخَمْرِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْجِرَارِ الْخُضْرِ وَ الرَّصَاصِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهَا .

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دو اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے اس نبید کے بارے میں پوچھا جس کا جوش ختم ہوجائے تو امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مسکر (نشہ آور) چیز سے منع فرمایا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر میں نے امام علیہ السلام سے برتنوں کے بارے میں پوچھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُبا یعنی کدو کے برتن اور مزفت یعنی لاکھی برتن کہ جن میں شراب جلد تیز ہوتا ہے اور نشہ پیدا کرتا ہے، سے منع فرمایا ہے تا کہ شراب نوشی کا خیال بھی پیدا نہ ہو۔

اور میں نے امام علیہ السلام سے سبز رنگ کی ٹھلیوں اور قلعی کے برتن کے متعلق سوال کیا تو فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[1]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{171}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ فَكَرِهَهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ كَانَ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِرْآةٌ مُلَبَّسَةٌ فِضَّةً فَقَالَ لاَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِنَّمَا كَانَتْ لَهَا حَلْقَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ هِيَ عِنْدِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ حِينَ عُذِرَ عُمِلَ لَهُ قَضِيبٌ مُلَبَّسٌ مِنْ فِضَّةٍ مِنْ نَحْوِ مَا يُعْمَلُ لِلصِّبْيَانِ تَكُونُ فِضَّتُهُ نَحْواً مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَأَمَرَ بِهِ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَكُسِرَ .

✪ اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سونے اور چاندی کے برتنوں کے متعلق سوال کیا تو

---

[1] الکافی: ۶/۱۸ ۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۱۱۵ ح ۵۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۹۵ ح ۴۲۲۳ ح ۴۲۲۳۲ ح ۴۳۲۱۱؛ الوافی: ۲۰/۶۷۹

[2] مراۃ العقول: ۲۲/۲۸۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۹۱؛ مصباح الفقیہ: ۸/۳۹۳؛ التنقیح فی شرح: ۴/۳۰۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۴۵۹؛ منتھی المطلب: ۳/۳۵۰؛ شرح العروۃ: ۴/۲۷۶؛ جواہر الکلام: ۶/۳۵۴؛ مسالک الافہام: ۱۲/۱۰۵؛ مصباح البدیٰ: ۲/۳۳۲؛ الدر الباہر: ۵۰۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/۴۸۱؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۹۰؛ مستمسک العروۃ: ۲/۱۶۳؛ العمل الابقی: ۱/۲۰۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۱۶

امام علیہ السلام نے ان کو ناپسندیدہ قرار دیا۔ میں نے عرض کیا: بعض اصحاب نے روایت کی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس ایک ایسا آئینہ تھا جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ الحمد للہ! اس کی صرف زنجیر چاندی کی تھی اور وہ آئینہ میرے پاس ہے۔

پھر فرمایا: جب عباس (امام علی رضا علیہ السلام کے بھائی) کا ختنہ کیا گیا تو ان کے لئے ایک ایسی چھری بنائی گئی جس پر تقریباً دس درہم وزن کے برابر چاندی چڑھی ہوئی تھی جس طرح بچوں کے لئے بنائی جاتی ہیں تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حکم سے اسے توڑ دیا گیا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{172}** أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ نَهَى عَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے سونے اور چاندی کے برتنوں (میں کھانے پینے) سے منع فرمایا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

**{173}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تَأْكُلْ فِي آنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَلَا فِي آنِيَةٍ مُفَضَّضَةٍ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چاندی کے برتن میں نہ کھاؤ اور نہ اس برتن میں جسے چاندی لگی ہوئی ہو۔[5]

---

[1] الکافی: ۶/ ۲۶۷ ح ۲؛ المحاسن: ۲/ ۵۸۲؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۹۱ ح ۳۹۰؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۸؛ الوافی: ۲۰/ ۴۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۰۵ ح ۴۳۰۰؛ بحار الانوار: ۷۳/ ۱۱۴

[2] مراۃ العقول: ۲۲/ ۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۱۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۳۵۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۶۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/ ۲۲۷؛ الآراء الفقہیہ: ۱/ ۲۷۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/ ۳۸۸؛ تفصیل الشریعہ: ۵/ ۵۳۷؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۳۸۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۴۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/ ۲۷۹؛ جواہر الکلام: ۶/ ۳۲۹؛ منتھی المطلب: ۳/ ۳۲۳؛ شرح العروۃ: ۲/ ۴۵۸؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/ ۴۱۹؛ الدر المنضود: ۲/ ۸۲۸؛ وسائل العباد: ۱/ ۱۹۱؛ حدود الشریعہ: ۱/ ۴۸۳؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۱۵۴

[3] الکافی: ۶/ ۲۶۷ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۹۰ ح ۳۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۰۶ ح ۴۳۰۲ و ۲۴/ ۲۳۱ ح ۳۰۴۱۳؛ الوافی: ۲۰/ ۴۹۳ ح ۱۹۸۶۳؛ المحاسن: ۲/ ۵۸۱؛ بحار الانوار: ۶۳/ ۵۲۹

[4] فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۶/ ۲۲۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۵۰۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲۰/ ۲۴۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/ ۲۹۶؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۵۵؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۱۶۵؛ شرح العروۃ: ۲/ ۴۶۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۴۱۶؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۱۰؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۴/ ۳۱۶؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۳/ ۱۹۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/ ۲۸۳

[5] الکافی: ۶/ ۲۶۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۹/ ۹۰ ح ۳۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۰۹ ح ۴۳۱۱ و ۲۴/ ۲۳۱ ح ۳۰۴۱۱؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۴۳۴؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۹۱؛ بحار الانوار: ۶۳/ ۵۳۸؛ الوافی: ۲۰/ ۴۹۳

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{174} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ كَرِهَ الشُّرْبَ فِي الْفِضَّةِ وَ فِي الْقَدَحِ الْمُفَضَّضِ وَ كَذَلِكَ أَنْ يُدَّهَنَ فِي مُدْهُنٍ مُفَضَّضٍ وَ الْمُشْطُ كَذَلِكَ.

❁ برید سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام چاندی کے برتن اور اس قدح میں جسے چاندی لگی ہوئی ہو پانی پینے کو ناپسندیدہ جانتے تھے اور اسی طرح اس تیل کی شیشی سے تیل لگانا بھی مکروہ جانتے تھے جسے چاندی لگی ہو اور اسی طرح کنگھی کو بھی (مکروہ جانتے تھے)۔[2]

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے[3] یا پھر موثق ہے[4]

{175} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْقَدَحِ فِيهِ ضَبَّةُ فِضَّةٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ إِلَّا أَنْ يَكْرَهَ الْفِضَّةَ فَيَنْزِعَهَا.

❁ معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے اس قدح (پیالہ) میں پانی پینے کے متعلق سوال کیا گیا جس میں چاندی کی پتری لگی ہوئی ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ چاندی کو ناپسند کرے اس کو کھینچ لے۔[5]

---

[1] جواہر الکلام: ۶/۳۲۸؛ جامع المدارک: ۱/۲۳۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۶/۲۲۰؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۶۵؛ شرح العروۃ: ۳/۳۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۲۵۳؛ وسائل العباد: ۱/۶۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۵۰۵؛ مستمسک العروۃ: ۲/۱۶۵؛ مصباح الفقیہ: ۸/۳۵۱؛ حدود الشریعہ: ۱/۴۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۱۶؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۱۶؛ الدرر الباہرۃ: ۵۰۰؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۴۵۳؛ مرآۃ العقول: ۲۲/۱۷

[2] الکافی: ۶/۲۶۷ ح۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۵۲ ح۴۲۲۱؛ تہذیب الاحکام: ۹/۹۰ ح۳۸۷؛ المحاسن: ۲/۵۸۲؛ مکارم الاخلاق: ۵۰؛ بحار الانوار: ۶۳/۵۳۱؛ الوافی: ۲۰/۶۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۰۹ ح۴۳۱۲

[3] مرآۃ العقول: ۲۲/۲۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۴/۳۱۰

[4] مستمسک العروۃ: ۲/۱۶۵؛ حدود الشریعہ: ۱/۳۸۴؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۸۰۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۵۰۶؛ مصباح المعباح (الطہارۃ): ۹/۳۳۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۱۶؛ ریاض المسائل: ۲/۴۴۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۹/۴۳۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۱۶؛ ریاض المسائل: ۲/۴۴۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۶/۲۲۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۰۷؛ کتاب الطہارۃ قمی: ۳/۵۰۵؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۴/۳۱۱؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۵۱۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/۲۷۹؛ المعالم المأثورۃ: ۴/۲۵

[5] تہذیب الاحکام: ۹/۹۱ ح۳۹۱؛ المحاسن: ۲/۵۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۰۹ ح۴۳۱۵؛ بحار الانوار: ۶۳/۵۳۰؛ الوافی: ۲۰/۵۴۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (1)

{176} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ فِي الْقَدَحِ الْمُفَضَّضِ وَاعْزِلْ فَمَكَ عَنْ مَوْضِعِ الْفِضَّةِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس قدح میں پانی وغیرہ پیئے جسے چاندی لگی ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے البتہ چاندی والی جگہ کو منہ نہ لگائے۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (3)

## قول مؤلف:

لیکن علما نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام قرار دیا ہے اور کچھ احادیث میں وارد کراہت کو بھی حرمت پر محمول کیا ہے یا تقیہ پر محمول کیا ہے کیونکہ عامہ اسے جائز سمجھتے ہیں۔ (واللہ علم)

{177} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّلْتِ الْقُمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ لَهُ (النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) دِرْعٌ تُسَمَّى ذَاتَ الْفُضُولِ لَهَا ثَلاَثُ حَلَقَاتٍ فِضَّةٍ حَلْقَةٌ بَيْنَ يَدَيْهَا وَحَلْقَتَانِ خَلْفَهَا الْحَدِيثَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زرہ تھی جس کا نام ذات الفضول تھا جس کے تین حلقے چاندی کے تھے ایک اگلی جانب اور دو پچھلی جانب تھے۔ (4)

---

(1) ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۱۳/ ۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۴/ ۲۹۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/ ۶۹ ۳؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۹ ۳؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۶۷ ۳؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۸۳ ۳؛ مدارک العروۃ: ۶/ ۲۴۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/ ۸۸ ۲؛ شرح العروۃ حائری: ۲/ ۶۳ ۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/ ۸۲ ۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/ ۱۳ ۲؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳/ ۲۱۳؛ فقہ الصادق: ۳/ ۵۰۹؛ بغیۃ المدۃ: ۲/ ۲۶ ۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۶۶ ۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۷۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱/ ۳۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/ ۵۰۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۶/ ۲۴۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۳۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۱۶۹؛ الرسائل الفسع: ۱۹۹؛ تفصیل الشریعہ: ۵/ ۵۳۰؛ مہذب الاحکام: ۲/ ۱۵۲

(2) تہذیب الاحکام: ۹/ ۹۱ ح ۹۲ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۱۰ ح ۱۵ ۴۳۳؛ بحار الانوار: ۶۳/ ۵۳۱ و ۷۳/ ۱۱۴؛ الوافی: ۲۰/ ۵۷۷

(3) ملاذ الاخیار: ۱۴/ ۱۳ ۳؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۷ ۳؛ مدارک العروۃ: ۶/ ۲۴۰؛ العمل الابقی: ۱/ ۹۱؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۸۳ ۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/ ۶۶ ۴؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۱۶۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۵۰۵

(4) امالی صدوق: ۷۱ مجلس ۱۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۱۷۷ ح ۵۴۰۳؛ بحار الانوار: ۱۶/ ۹۸ و ۶۳/ ۵۳۶؛ الوافی: ۳/ ۵۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۱۲ ح

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] نیز شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے [2]

## قول مؤلف:

میں نے یہ مکمل حدیث اپنی کتاب "سیرت سید المرسلین ﷺ بزبان چہاردہ معصومین" علیہ السلام میں درج کردی ہے رجوع کرلیا جائے۔
اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی چیزوں کے بارے اور ان کے ناموں کے بارے تفصیل بتائی گئی ہے نیز اس میں آپ ﷺ کے کافی فضائل بھی ذکر ہوئے ہیں۔

**{178}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ أَيْنَ هُوَ قَالَ هَبَطَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنَ السَّمَاءِ وَ كَانَتْ حِلْيَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَ هُوَ عِنْدِي.

❂ احمد بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار ذوالفقار کہاں سے آئی تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لائے تھے اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور وہ (ذوالفقار) میرے پاس ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث (ظاہرا) صحیح ہے [4] نیز شیخ آصف محسنی نے اسے احادیث معتبرہ میں شمار کیا ہے [5]

## ﴿وضو﴾

**{179}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو دَاوُدَ جَمِيعاً عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ إِنَّ أَبِي كَانَ يَقُولُ: إِنَّ لِلْوُضُوءِ حَدّاً مَنْ تَعَدَّاهُ لَمْ يُؤْجَرْ وَ كَانَ أَبِي يَقُولُ إِنَّمَا يَتَلَدَّدُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَ مَا حَدُّهُ قَالَ تَغْسِلُ وَجْهَكَ وَ يَدَيْكَ وَ تَمْسَحُ رَأْسَكَ وَ رِجْلَيْكَ.

❂ داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) فرمایا

---

[1] روضۃ المتقین: ۷/۵۵ ۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۲۶۹
[2] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۱/۶۵ ۳۶۶۳ و ۷/۷۰
[3] الکافی: ۱/۴ ۲۳ ح ۵؛ امالی صدوق: ۲۸۹ مجلس ۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲ ح ۲۴ ۴۳؛ بحار الانوار: ۲۳/۷ ۵۳؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۵۰؛
الوافی: ۳/۲ ۵۷ ۵؛ بصائر الدرجات: ۱۸۰؛ مسند امام الرضاؑ: ۱/۹۵
[4] مرآۃ العقول: ۳/۴۵
[5] معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۲/۱۷ ح ۱۰۲۳

کرتے تھے کہ وضو کی ایک حد مقرر ہے جو اس حد سے تجاوز کرے گا اسے کوئی اجر وثواب نہیں دیا جائے گا۔ اور میرے والد بزرگوار علیہ السلام یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ شخص صرف پانی ادھر ادھر ڈالتا ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا: وضو کی وہ واجبی حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: منہ اور ہاتھوں کا دھونا اور سر اور پاؤں کا مسح کرنا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{180} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَلاَ أَحْكِي لَكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقُلْنَا بَلَى فَدَعَا بِقَعْبٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ وَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ غَمَسَ فِيهِ كَفَّهُ الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ هَكَذَا إِذَا كَانَتِ الْكَفُّ طَاهِرَةً ثُمَّ غَرَفَ فَمَلَأَهَا مَاءً فَوَضَعَهَا عَلَى جَبِينِهِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَ سَدَلَهُ عَلَى أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَمَرَّ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَ ظَاهِرِ جَبِينِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ الْيُسْرَى فَغَرَفَ بِهَا مِلْأَهَا ثُمَّ وَضَعَهُ عَلَى مِرْفَقِهِ الْيُمْنَى وَ أَمَرَّ كَفَّهُ عَلَى سَاعِدِهِ حَتَّى جَرَى الْمَاءُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ غَرَفَ بِيَمِينِهِ مِلْأَهَا فَوَضَعَهُ عَلَى مِرْفَقِهِ الْيُسْرَى وَ أَمَرَّ كَفَّهُ عَلَى سَاعِدِهِ حَتَّى جَرَى الْمَاءُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ وَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ بِبِلَّةِ يَسَارِهِ وَ بَقِيَّةِ بِلَّةِ يُمْنَاهُ قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ اللَّهَ وَتْرٌ يُحِبُّ الْوَتْرَ فَقَدْ يُجْزِئُكَ مِنَ الْوُضُوءِ ثَلاَثُ غُرُفَاتٍ وَاحِدَةٌ لِلْوَجْهِ وَ اثْنَتَانِ لِلذِّرَاعَيْنِ وَ تَمْسَحُ بِبِلَّةِ يُمْنَاكَ نَاصِيَتَكَ وَ مَا بَقِيَ مِنْ بِلَّةِ يَمِينِكَ ظَهْرَ قَدَمِكَ الْيُمْنَى وَ تَمْسَحُ بِبِلَّةِ يَسَارِكَ ظَهْرَ قَدَمِكَ الْيُسْرَى قَالَ زُرَارَةُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ سَأَلَ رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَحَكَى لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کرنے کا طریقہ عملی طور پر بیان نہ کروں؟

ہم نے عرض کیا: جی ضرور کیجیے۔

پس آپ علیہ السلام نے ایک پیالہ طلب کیا جس میں کچھ پانی تھا اور اسے اپنے سامنے رکھ لیا۔ پھر اپنی کلائیوں سے کپڑا ہٹایا، پھر پیالہ میں دائیں ہتھیلی ڈالی۔

پھر اس (ہتھیلی) کو پانی سے لبریز کر کے پیشانی پر رکھ کر اور بسم اللہ پڑھ کر اسے اپنی ریش مبارک کے اطراف پر انڈیل دیا۔ پھر اپنی ظاہری پیشانی اور منہ اور اس کے دونوں طرف صرف ایک بار ہاتھ پھیرا۔ پھر بایاں ہاتھ پانی میں ڈبویا اور چلو بھر کر دائیں ہاتھ

---

[1] الکافی: ۳/۲۱ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۸۷ ح ۱۰۲۰؛ الوافی: ۳/۲۱

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۶۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۴۱؛ العالم الماثورۃ: ۳/۲۰۲

کی کہنی پر ڈالا اور پھر دائیں کلائی پر اس طرح ہاتھ پھیرا کہ پانی انگلیوں کے سروں سے بہہ نکلا۔ اس کے بعد دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا اور چلو بھر کر بائیں کہنی پر ڈالا اور پھر اس ہاتھ کی کلائی پر اس طرح ہاتھ پھیرا کہ پانی انگلیوں کے سروں سے بہہ نکلا۔ بعد ازاں باقی ماندہ تری سے سر کے اگلے حصے پر اور دونوں پاؤں کی پشت پر مسح کیا۔

راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا ایک اور ایک کو پسند کرتا ہے لہٰذا وضو کے لئے تمہیں تین چلو کافی ہیں (جو) ایک منہ کے لئے اور دو چلو دونوں ہاتھوں کے لئے (ہیں) اور تم اپنے دائیں ہاتھ کی تری سے اپنے سر کا مسح کرو اور اسی دائیں ہاتھ کی باقی ماندہ تری سے دائیں پاؤں کی پشت کا مسح کرو اور اپنے بائیں ہاتھ کی تری سے اپنے بائیں پاؤں کی پشت پر مسح کرو۔ زرارہ کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک آدمی نے امیر المومنین علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کرنے کے طریقے کے بارے میں سوال کیا تھا تو انہوں نے اسی طرح عملی طور پر اسے وضو کر کے دکھایا تھا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن کالصحیح ہے [3] یا پھر حسن ہے [4]

**{181}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَدِّ الْوَجْهِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُوَضَّأَ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ الْوَجْهُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِغَسْلِهِ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَزِيدَ عَلَيْهِ وَ لَا يَنْقُصَ مِنْهُ إِنْ زَادَ عَلَيْهِ لَمْ يُؤْجَرْ وَ إِنْ نَقَصَ مِنْهُ أَثِمَ مَا دَارَتْ عَلَيْهِ السَّبَّابَةُ وَ الْوُسْطَى وَ الْإِبْهَامُ مِنْ قُصَاصِ الرَّأْسِ إِلَى الذَّقَنِ وَ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ الْإِصْبَعَانِ مِنَ الْوَجْهِ مُسْتَدِيراً فَهُوَ مِنَ الْوَجْهِ وَ مَا سِوَى ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ الْوَجْهِ قُلْتُ الصُّدْغُ لَيْسَ مِنَ الْوَجْهِ قَالَ لَا.

❁ زرارہ بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھے چہرہ کی وہ حد بتائیں جس کے دھونے کا حکم

---

[1] الکافی: ۳/۵ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۹ ح ۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۸۷ ح ۱۰۲۱؛ الوافی: ۳/۲۵

[2] تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۵۹؛ مصابیح الظلام: ۳/۵۹ ۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۵ ۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۱۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۸۲ ۳؛ الفقہ المقارن: ۴۰؛ لوامع الاحکام: ۱۵ ۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۸۳ ۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۱۷؛ العالم الماثورۃ: ۴/۷۳ ۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۴۷ ۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۷۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۲۰ ۳؛ الحبل المتین: ۱/۱۰۸؛ شرح نجاۃ العباد: ۸۳ ۲؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۴۳؛ حکم القضا صدر: ۴۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۸۵۲؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۵۴ ۲؛ مشارق الشموس: ۲/۴۳؛ مدارک العروۃ: ۴/۲۲۲؛ التعلیق فی شرح: ۵/۲۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۲/۸۵ ۳؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۲۳؛ غنائم الایام: ۱/۱۲۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۱/۱۰۵؛ الزبدۃ الفقہیۃ: ۱/۷۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۲۵۵

[3] مرآۃ العقول: ۱۳/۷۵

[4] جواہر الکلام: ۲/۲۸۱؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۷۳ ۲؛ منتہی المطلب: ۲/۸؛ شرح نجاۃ العباد: ۷۰ ۳؛ مشارق الشموس: ۲/۱۱۲؛ الدر الباہر: ۱۲۳؛ غنائم الایام: ۱/۱۸۹؛ ذکری الشیعہ: ۲/۱۳۹

خدا نے وضو میں دیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: چہرہ کی وہ حد جس کا اللہ نے دھونے کا حکم دیا ہے اور جس میں کسی کے لئے بھی کمی و بیشی جائز نہیں ہے کیونکہ اگر زیادہ کرے گا تو اجر نہیں ملے گا اور اگر کمی کرے گا تو گنہگار ہوگا وہ (یہ ہے کہ) طول میں (بال) اگنے کی جگہ سے لے کر تھوڑی کے نچلے سرے تک اور (عرض میں) جس مقدار کو ہاتھ کا انگوٹھا اور درمیانی انگلی گھیر لے اور جس مقدار کو دو انگلیاں گھیر لیں تو وہ چہرہ ہے اور جو اس کے علاوہ وہ چہرہ نہیں ہے۔

(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا: کیا کنپٹی چہرہ میں داخل نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{182}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّ أُنَاساً يَقُولُونَ إِنَّ بَطْنَ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الْوَجْهِ وَظَهْرَهُمَا مِنَ الرَّأْسِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِمَا غَسْلٌ وَلاَ مَسْحٌ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کانوں کا اندرونی حصہ چہرہ میں داخل ہے اور ان کا بیرونی حصہ سر میں داخل ہے (تو کیا یہ بات درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دونوں کا نہ دھونا واجب ہے اور نہ مسح کرنا (واجب ہے)۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [4] یا پھر موثق ہے [5]

**{183}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْأُذُنَانِ لَيْسَا مِنَ الْوَجْهِ وَ لاَ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ وَ ذُكِرَ الْمَسْحُ فَقَالَ امْسَحْ عَلَى

---

[1] الکافی: ۳/۲۷ ح۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۴ ح۸۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۵۴ ح۱۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۰۳ ح۱۰۴۸؛ مستدرک الوسائل: ۱/۳۱۰ ح۶۹۵؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۷۷؛ تفسیر البرہان: ۲/۲۵۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۹۸؛ الوافی: ۶/۲۷۷؛ تفسیر العیاشی: ۱/۲۹۹؛ تفسیر الصافی: ۲/۱۵

[2] فقہ الصادقؑ: ۱/۲۴۰؛ مسالک الافہام: ۱/۳۸؛ التنقیح فی شرح: ۵/۴۶؛ مصابیح الظلام: ۳/۲۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۰۵؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۲۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۵۶؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۱۰؛ الحبل المتین: ۱/۲۶؛ التعلیقہ الاستدلالی: ۳/۲۰۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۹۷؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۵۱۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۹۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۱؛ الفقہ المقارن: ۲۳؛ مستند الشیعہ: ۲/۸۶؛ مصباح الفقیہ: ۲/۲۸۸؛ مدارک العروۃ: ۳/۸؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۱۳۷؛ لوامع الاحکام: ۱۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۶؛ کتاب الصلاۃ وما: ۱/۹۲؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۹۳؛ رسالہ القلم: ۲۰/۱۳۲؛ دراسات فقہیہ: ۳۵؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۳۱؛ جامع المدارک: ۱/۳۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۳۸

[3] الکافی: ۳/۲۹ ح۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/۹۴ ح۲۵۶؛ الاستبصار: ۱/۶۳ ح۱۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۰۳ ح۱۰۵۱؛ الوافی: ۶/۳۰۱

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۹۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۶۵

[5] لوامع الاحکام: ۱۸/۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۲۱۳؛ مشارق الشموس: ۲/۱۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱/۲۴۶؛ مناہج الاخیار: ۱/۸۸؛ کشف الاسرار: ۲/۴۳۶

مُقَدَّمِ رَأْسِكَ وَامْسَحْ عَلَى الْقَدَمَيْنِ وَابْدَأْ بِالشِّقِّ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کان نہ چہرہ میں داخل ہیں اور نہ ہی سر میں داخل ہیں۔

راوی کہتا ہے: پھر آپ علیہ السلام نے مسح کا ذکر کیا اور فرمایا: سر کے اگلے حصے پر مسح کرو اور پھر پاؤں پر مسح کرو اور ابتداء ہمیشہ دائیں پاؤں سے کرو۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے (2) یا پھر حسن ہے (3)

**{184}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ كَيْفَ هُوَ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْأَصَابِعِ فَمَسَحَهَا إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَى ظَاهِرِ الْقَدَمِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَالَ بِإِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ هَكَذَا فَقَالَ لاَ إِلاَّ بِكَفِّهِ.

۞ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ پاؤں کا مسح کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

پس آپ علیہ السلام نے اپنی ہتھیلی پاؤں کی انگلیوں پر رکھی اور پھر اس کو کعبین (بند پاء) تک کھینچ کر قدم کی پشت تک مسح کیا۔

میں عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! اگر کوئی شخص صرف دو انگلیوں سے مسح کرے تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ پوری ہتھیلی سے کرے۔ (4)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (5)

---

(1) الکافی: ۳/۲۹ ح۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۱۸ ح ۱۰۸۸؛ الوافی: ۶/۲۸۱؛ تفسیر البرہان: ۲/۲۵۷

(2) سند العروۃ: ۳/۳۷۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۴۰؛ آیات الاحکام: ۵۱۵؛ مصابیح الظلام: ۳/۳۳۸؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۲۲؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲/۳۱۶؛ جامع المدارک: ۱/۴۷؛ رسائل قرآنی: ۲/۲۱

(3) مراۃ العقول: ۱۳/۹۶؛ لوامع الاحکام: ۳۲۵؛ مشارق الشموس: ۲/۱۳۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۹؛ شرح نجاۃ العباد: ۳۰۷؛ مصابیح الظلام: ۳/۵۷؛ جامع المدارک: ۱/۴۷ (حسن کالصحیح)؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۴۳

(4) الکافی: ۳/۳۰ ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/۹۱ ح ۲۴۳؛ الاستبصار: ۱/۶۲ ح ۱۸۴؛ قرب الاسناد: ۳۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۱۷ ح ۱۰۸۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۵؛ الوافی: ۶/۲۸۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۹۸

(5) مراۃ العقول: ۱۳/۱۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۵۸؛ سند العروۃ: ۳/۳۳۳؛ ذکری الشیعہ: ۲/۱۵۴؛ مہذب الاحکام: ۲/۳۶۴؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۸۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۳۶۳؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۴۷؛ العمل الابقی: ۲/۱۴۷؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۲۸۸؛ وسائل العباد: ۱/۲۰۷؛ لوامع الاحکام: ۳۲۶؛ منتہی المطلب: ۲/۷۰؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۲۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۱/۱۱۳؛ فقہ الصادق: ۱/۲۸۲؛ بغیۃ الہدۃ: ۱/۲۱۹؛ مصباح الفقیہ: ۲/۳۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/۲۹۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۳۱۵؛ الفوائد الملیۃ: ۵۶؛ مستمسک العروۃ: ۲/۳۷۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۴۳؛ رسائل قرآنی: ۲/۲۰؛ آیات الاحکام: ۳/۳۷۳؛ ریاض المسائل: ۱/۱۳۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۲۲؛ منتقد المنافع: ۲/۴۹۶؛ المہذب البارع: ۱/۱۳۲

{185} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : اَلْمَرْأَةُ يُجْزِئُهَا مِنْ مَسْحِ اَلرَّأْسِ أَنْ تَمْسَحَ مُقَدَّمَهُ قَدْرَ ثَلاَثِ أَصَابِعَ وَلاَ تُلْقِيَ عَنْهَا خِمَارَهَا .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عورت کے لئے کافی ہے کہ سر کے اگلے حصے پر بقدر تین انگشت مسح کرے اور بے شک اوڑھنی نہ اتارے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]

{186} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ :مَسْحُ اَلرَّأْسِ عَلَى مُقَدَّمِهِ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سر کا مسح اس کے اگلے حصے پر ہے [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{187} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ ذَكَرْتَ وَ أَنْتَ فِي صَلاَتِكَ أَنَّكَ قَدْ تَرَكْتَ شَيْئاً مِنْ وُضُوئِكَ اَلْمَفْرُوضِ عَلَيْكَ فَانْصَرِفْ وَأَتِمَّ اَلَّذِي نَسِيتَهُ مِنْ وُضُوئِكَ وَأَعِدْ صَلاَتَكَ وَيَكْفِيكَ مِنْ مَسْحِ رَأْسِكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ لِحْيَتِكَ بَلَلَهَا إِذَا نَسِيتَ أَنْ تَمْسَحَ رَأْسَكَ فَتَمْسَحَ بِهِ مُقَدَّمَ رَأْسِكَ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہیں نماز کی حالت میں یاد آئے کہ تم نے فرض وضو میں سے کچھ چھوڑ دیا ہے تو نماز چھوڑ دو اور جو چیز تمہارے وضو میں سے بھول گئی تھی اسے پورا کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور اگر تم سر کا مسح کرنا بھول گئے تھے تو پھر تمہارے

---

[1] الکافی: ۳/۳۰ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۷۷ ح ۱۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۱۶ ح ۱۰۸۳؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۶۲؛ الوافی: ۶/۲۸۴

[2] معتصم الشیعہ: ۱/۳۱۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۲۲۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۴۸؛ جواہر الکلام: ۱/۵۱۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۱۲؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۳۱۴؛ لوامع الاحکام: ۲/۲۶۳؛ التفسیر الموضوعی: ۲۵/۱۲۸؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۵۴۵؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۰۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۰؛ مستمسک العروۃ: ۲/۳۶۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۲۹۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۶۳؛ مصابیح الظلام: ۳/۲۶۱؛ ریاض المسائل: ۱/۱۳۳؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۷۴؛ جامع المدارک: ۱/۴۳

[3] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۱۸؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۸۹؛ شرح العروۃ: ۳/۱۸۹؛ منتھی المطلب: ۲/۴۳؛ الناظر الناضرۃ: ۳/۴۶؛ الدر الباہر: ۱۶۳ (حسن کالصحیح)؛ مشارق الشموس: ۲/۱۴۰

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۶۲ ح ۱۷۱؛ الاستبصار: ۱/۶۰ ح ۱۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۱۰ ح ۱۰۶۶؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۹۲؛ الوافی: ۶/۲۸۸

[5] ملاذ الاخیار: ۱/۳۵۸؛ منتھی المطلب: ۲/۴۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۳۰۱؛ ریاض المسائل: ۱/۱۲۹؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۵۵۲؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۱۰۵؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۳۴؛ مہذب الاحکام: ۲/۳۵۱؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۲۷۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۱۵؛ لوامع الاحکام: ۲/۳۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۶۵؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۱۶

لئے یہ کافی ہے کہ اپنی داڑھی سے تری لو اور اسی سے سر کے اگلے حصے کا مسح کر لو۔ ①

**تحقیق:**

حدیث حسن ہے ② یا پھر صحیح ہے ③

**{188}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِمَسْحِ اَلْوُضُوءِ مُقْبِلاً وَ مُدْبِراً.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: الٹا (یعنی کعبین سے انگلیوں کی طرف) یا سیدھا (یعنی انگلیوں سے کعبین کی طرف) مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ④

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ⑤

**{189}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: تَابِعْ بَيْنَ اَلْوُضُوءِ كَمَا قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِبْدَأْ بِالْوَجْهِ ثُمَّ بِالْيَدَيْنِ ثُمَّ اِمْسَحْ بِالرَّأْسِ وَ اَلرِّجْلَيْنِ وَ لاَ تُقَدِّمَنَّ شَيْئاً بَيْنَ يَدَيْ شَيْءٍ تُخَالِفُ مَا أُمِرْتَ بِهِ فَإِنْ غَسَلْتَ اَلذِّرَاعَ قَبْلَ اَلْوَجْهِ فَابْدَأْ بِالْوَجْهِ وَ أَعِدْ عَلَى اَلذِّرَاعِ فَإِنْ مَسَحْتَ اَلرِّجْلَ قَبْلَ اَلرَّأْسِ فَامْسَحْ عَلَى اَلرَّأْسِ قَبْلَ اَلرِّجْلِ ثُمَّ أَعِدْ عَلَى اَلرِّجْلِ اِبْدَأْ بِمَا بَدَأَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وضو کے درمیان اسی طرح ترتیب کو قائم رکھو جس طرح خدا نے حکم دیا ہے پس ابتداء چہرہ سے کرو، پھر ہاتھوں کو دھوؤ، پھر سر کا مسح کرو اور پھر پاؤں کا مسح کرو اور کسی عضو کو دوسرے (عضو) پر ہرگز مقدم نہ کرو ورنہ حکم خدا کی خلاف ورزی ہو جائے گی اور اگر سر سے پہلے پاؤں کا مسح کر بیٹھو تو پہلے سر کا مسح کرو پھر پاؤں کے مسح کا اعادہ کرو اور تم ہمیشہ اس عضو

---

① الکافی: ۳/۳۰ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۹۱ ح ۲۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۳۷ ح ۹۷۸

② مرآۃ العقول: ۱۳/۱۱۱؛ مصباح المنہاج: ۲/۳۳۳؛ لوامع الاحکام: ۳۴۸؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۷؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۳۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۲۸۶؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۸۳

③ التنقیح فی شرح: ۵/۲۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۸۰۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۲۰۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۸؛ الخلل فی الصلاۃ: ۱۹۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۳۳۳؛ شرح العروۃ: ۳/۳۲۵؛ التسامح فی ادلۃ السنن: ۲۹

④ تہذیب الاحکام: ۱/۵۸ ح ۱۶۱؛ الاستبصار: ۱/۵۷ ح ۱۶۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۰۶ ح ۱۰۵۴؛ الوافی: ۶/۲۸۵

⑤ ملاذ الاخیار: ۱/۳۶۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۵؛ مشتقد المنافع: ۲/۲۰۰؛ کشف الاسرار: ۲/۳۸۶؛ جامع المدارک: ۱/۴۵؛ ریاض المسائل: ۱/۱۳۴؛ شرح نجاۃ العباد: ۴۰۳؛ غنائم الایام: ۱/۱۳۴؛ کشف اللثام: ۱/۵۴۱؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۰۳؛ شرح العروۃ: ۳/۲۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۸۹؛ لوامع الاحکام: ۳۲۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۱۵؛ الدر الباہر: ۲۱۷؛ ذکری الشیعہ: ۲/۱۲۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۲۴۶؛ المہذب البارع: ۱/۱۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۹۹؛ جواہر الکلام: ۲/۱۹۷؛ العمل الابقی: ۲/۱۴۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/۲۹۵

سے ابتداء کرو جس سے خدا نے ابتدا کی ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

**{190}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَبِي دَاوُدَ جَمِيعاً عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ بَعْضَ وُضُوئِكَ فَعَرَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ حَتَّى يَبِسَ وَضُوؤُكَ فَأَعِدْ وُضُوءَكَ فَإِنَّ اَلْوُضُوءَ لاَ يُبَعَّضُ.

❂ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کچھ وضو کر چکو اور پھر کوئی ضروری کام پڑ جائے جس کی وجہ سے سابقہ عضو خشک ہو جائے تو پھر وضو کا اعادہ کرو کیونکہ اس طرح وضو کے حصے بخرے نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ ③

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ④

## قول مؤلف:

یعنی وضو میں ترتیب کے ساتھ ساتھ موالات بھی واجب ہے (واللہ اعلم)

**{191}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ وَ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ لَيْثٍ اَلْمُرَادِيِّ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ عَبْدِ اَلْكَرِيمِ بْنِ عُتْبَةَ اَلْكُوفِيِّ اَلْهَاشِمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَبُولُ وَلَمْ يَمَسَّ يَدَهُ اَلْيُمْنَى شَيْءٌ أَيُدْخِلُهَا فِي وَضُوئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا قَالَ لاَ حَتَّى يَغْسِلَهَا

---

① الکافی: ۳/۳۴ ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۹۷ ح۲۵۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۵ ح۸۹؛ الاستبصار: ۱/۷۳ ح۲۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۴۸ ح۱۱۸۱؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۹۷؛ فقہ القرآن: ۱/۲۸؛ بحار الانوار: ۷۷/۳۴۲؛ الوافی: ۶/۳۴۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۹۹

② تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۶۰؛ مصابیح الاحکام: ۲/۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۵۱۰؛ مدارک العروۃ: ۳/۱۳۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۶۱۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۹۴۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۹۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۲۵؛ ریاض المسائل: ۱/۶۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۳۹؛ آیات الاحکام: ۱/۵۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۴۴؛ التنقیح فی شرح: ۵/۳۴۲؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۶۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۶۰۴؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۲۳۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۲۵؛ ینابیع الاحکام: ۲/۶۲۱؛ مصابیح الظلام: ۳/۳۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۳۷؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵۱۴؛ روضۃ المتقین: ۱/۱۵۵

③ تہذیب الاحکام: ۱/۹۸ ح۲۵۵؛ علل الشرائع: ۱/۲۸۹؛ الاستبصار: ۱/۷۲ ح۲۲۰؛ الکافی: ۳/۳۵ ح۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۴۶ ح۱۱۷۲؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۲۵؛ الوافی: ۶/۳۴۷

④ ملاذ الاخیار: ۱/۳۷۴؛ مصباح المنہاج: ۲/۲۲۰؛ کتاب الطہارۃ تراث الشیخ الانصاری: ۲/۳۱۴؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۱۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۱۳؛ الحبل المتین: ۱/۱۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۴۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۲۸؛ مصباح الفقیہ: ۳/۱۵؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۳۱۰؛ غنیۃ الہدیٰ: ۱/۲۴۹؛ مناہج الاخیار: ۱/۹۹؛ کشف الاسرار: ۲/۴۹۱؛ ریاض المسائل: ۱/۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵۳۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۰۷؛ لوامع الاحکام: ۷/۳۴؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۲۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۳۱۴؛ مہذب الاحکام: ۲/۳۴۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/۴۳۰؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۶۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۴۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۱۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۵؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۳۶

قُلْتُ فَإِنَّهُ اِسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَلَمْ يَبُلْ أَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا قَالَ لاَ لِأَنَّهُ لاَ يَدْرِي حَيْثُ بَاتَتْ يَدُهُ فَلْيَغْسِلْهَا.

✪ عبدالکریم بن عتبہ کوفی ہاشمی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی نے پیشاب کیا (اور استنجاء کیا) اور اس کے دائیں ہاتھ کو کسی چیز نے مس بھی نہیں کیا تو کیا وہ وضو کرنے کے لئے اسے دھوئے بغیر برتن میں ہاتھ ڈال سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک دھو نہ لے نہیں ڈال سکتا

میں نے عرض کیا: وہ سو کر جاگا اور پیشاب بھی نہیں کیا تو وہ ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ڈال سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے کہ ہاتھ نے رات کہاں گزاری (یعنی کس کس مقام کو مس کیا) بس اسے چاہیے کہ پہلے ہاتھ دھوئے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [2] یا پھر صحیح ہے [3]

**{192}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْهُمَا فَقَالَ هُمَا مِنَ الْوُضُوءِ فَإِنْ نَسِيتَهُمَا فَلاَ تُعِدْ.

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے ان دونوں (یعنی کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ وضو میں سے ہیں لیکن اگر بھول جاؤ تو اعادہ نہ کرو۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5] یا حسن ہے [6] یا موثق ہے [7]

**{193}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَخْضِبُ رَأْسَهُ بِالْحِنَّاءِ ثُمَّ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۹ ح ۱۰۶؛ الاستبصار: ۱/ ۵۱ ح ۱۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۲۸ ح ۱۱۱۹؛ الوافی: ۶/ ۲۶۶؛ الکافی: ۳/ ۱۱ ح ۲؛ علل الشرائع: ۲۸۲

[2] ملاذ الاخیار: ۱/ ۶۹؛ کشف الاسرار: ۲/ ۳۵۲

[3] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۲۳۸

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۷۸ ح ۲۰۰؛ الاستبصار: ۱/ ۶۷ ح ۲۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۳۱ ح ۱۱۲۷؛ الوافی: ۶/ ۳۳۸

[5] ملاذ الاخیار: ۱/ ۳۲۰؛ شرح الفروع مازندرانی: ۱/ ۲۵۲؛ مشارق الشموس: ۲/ ۲۵۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۲۷۴

[6] منتہی المطلب: ۱/ ۳۰۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۲۷۹

[7] مستمسک العروۃ: ۲/ ۳۱۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۲۷۸؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۱۶۸؛ مشارق الشموس: ۲/ ۲۵۳؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۳۹؛ لوامع الاحکام: ۳۵۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۳؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۱۵۶؛ کشف الاسرار: ۲/ ۳۵۱

یَبْدُو لَهُ فِي الْوُضُوءِ قَالَ يَمْسَحُ فَوْقَ الْحِنَّاءِ.

عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنے سر پر مہندی کا خضاب کرتا ہے پھر وضو کی ابتداء کرتا ہے تو؟

آپؑ نے فرمایا: وہ مہندی کے نیچے مسح کرلے (یعنی تری پہنچاوے)۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مولف:

اور صحیح الوشاء میں ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ جب کسی شخص کے ہاتھ پر دواء (کالیپ) لگا ہو تو کیا اس کے لیے کافی ہوگا کہ وہ طلاء دوا کے اوپر مسح کرلے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اس کے لیے کافی ہوگا کہ وہ اس کے اوپر مسح کرلے۔[3]

اور صحیح ابن مسلم میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق جو اپنا سر منڈواتا ہے پھر اس پر مہندی لگاتا ہے اور (پھر) نماز کے لیے وضو کرتا ہے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنے سر کا مسح کرے جبکہ اس پر مہندی لگی ہو۔[4]

اور مرفوع محمد بن یحییٰ میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو سر پر مہندی لگاتا ہے اور وہ اسی کے ساتھ وضو کرتا ہے فرمایا: جائز نہیں ہوگا یہاں تک کہ پانی کی تری اس کے سر تک پہنچ جائے۔[5]

جاننا چاہیے کہ بعض علماء نے یہ حکم لگایا ہے کہ مہندی لگی ہو تو مسح نہیں کیا جاسکتا مگر بعض نے حدیث کی کمزور سند کی بنا پر اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ مہندی کے باوجود مسح درست ہے بشرطیکہ تری نیچے چلی جائے اور بعض نے مطلق اجازت دی ہے۔ بہر حال میں سمجھتا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۹ ح ۱۰۷۹؛ الاستبصار: ۱/۷۵ ح ۲۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۵۵ ح ۱۲۰۴؛ الوافی: ۶/۳۰۷؛

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۴۵؛ مناہج الاخیار: ۱/۱۰۳؛ کشف الاسرار: ۲/۵۰۶؛ جواہر الکلام: ۲/۲۴۵؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳۹۳؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۲۳۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۷/۳۹۶؛ کشف اللثام: ۱/۵۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۲۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۱۳۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۳۱۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۳۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۶۴؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۵۳؛ مصباح الفقیہ: ۲/۳۹۷؛ المعالم الماثورۃ: ۴/۲۴۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۷۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۲۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۰؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۸۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۳۴۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۵۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۴ ح ۱۱۰۵؛ الاستبصار: ۱/۷۶ ح ۲۳۵؛ الوافی: ۶/۳۱۱ ح ۴۳۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۵۵ ح ۱۲۰۳ و ۱/۴۶۵ ح ۱۲۳۵؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۲ ح ۴۸؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۴۳۸؛ منتھی المطلب: ۲/۱۲۹؛ مشارق الشموس: ۲/۴۱۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۴۴

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۹ ح ۱۰۸۱؛ الاستبصار: ۱/۷۵ ح ۲۳۳؛ الوافی: ۶/۳۰۸ ح ۴۳۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۵۶ ح ۱۲۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۷؛ کشف الاسرار: ۲/۵۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۱۳۲؛ شرح العروہ: ۴/۱۰؛ جواہر الکلام: ۱/۲۲۶؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۵۳

[5] الکافی: ۳/۳۱ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۹ ح ۱۰۸۰؛ الاستبصار: ۱/۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۵۵ ح ۱۲۰۲؛ الوافی: ۶/۳۰۷ ح ۴۳۱۹؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۱۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۶؛ کشف الاسرار: ۲/۵۰۸

ہوں کہ من باب تسلیم جس بھی حدیث پر چاہے عمل کرلے امید ہے گنہگار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)۔

{194} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ فِي مَسْحِ الْخُفَّيْنِ تَقِيَّةٌ فَقَالَ ثَلاَثَةٌ لاَ أَتَّقِي فِيهِنَّ أَحَداً شُرْبُ الْمُسْكِرِ وَ مَسْحُ الْخُفَّيْنِ وَ مُتْعَةُ الْحَجِّ قَالَ زُرَارَةُ وَ لَمْ يَقُلِ الْوَاجِبُ عَلَيْكُمْ أَلاَّ تَتَّقُوا فِيهِنَّ أَحَداً.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے پوچھا کہ کیا تقیۃً موزوں پر مسح کیا جاسکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں ہرگز تقیہ نہیں ہے: (۱) مکر (نشہ آور چیز) کا پینا، (۲) موزوں پر مسح کرنا، (۳) متعہ الحج۔

زرارہ بیان کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ تم پر واجب ہے کہ تم میں سے کوئی تقیہ نہ کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن ہے[3]

{195} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ أَبَا ظَبْيَانَ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَأَى عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَذَبَ أَبُو ظَبْيَانَ أَ مَا بَلَغَكُمْ قَوْلُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِيكُمْ سَبَقَ الْكِتَابُ الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ هَلْ فِيهِمَا رُخْصَةٌ فَقَالَ لاَ إِلاَّ مِنْ عَدُوٍّ تَتَّقِيهِ أَوْ ثَلْجٍ تَخَافُ عَلَى رِجْلَيْكَ.

❂ ابوالورد سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ابوظبیان نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک بار امیر المومنین علیہ السلام نے موزوں پر مسح کیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابوظبیان نے جھوٹ بولا ہے۔ کیا تمہیں حضرت علی علیہ السلام کا یہ قول نہیں پہنچا جس میں انہوں نے فرمایا: ''موزوں پر مسح کرنے سے پہلے قرآن نازل ہوچکا تھا (جس نے پاؤں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے)''

میں نے عرض کیا: کیا اس میں کچھ گنجائش ہے؟

---

[1] الکافی: ۳/۳۲ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۲ ح ۱۰۹۳؛ الاستبصار: ۱/۷۶ ح ۲۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۵۷ ح ۱۲۰۷؛ الوافی: ۶/۳۰۷

[2] مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۳۰۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/۳۲۲؛ الرسائل فقہیہ: ۲/۸۷؛ رسالہ القلم: ۲/۳۹۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۲۱۵؛ ذکری الشیعہ: ۲/۱۹۰؛ مستمسک العروۃ: ۲/۳۹۹؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۴۳۷؛ تنقیح مبانی العروہ (الطہارۃ): ۳/۴۴۴؛ مصابیح الظلام: ۳/۳۰۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۷۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۹۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۳۱۰؛ مستند العروۃ: ۱/۲۴۳؛ سند العروۃ (الحج): ۴/۸۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۹۵؛ جواہر الکلام: ۲/۲۳۶

[3] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۰۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۹۵؛ مصباح المنہاج: ۲/۳۸۳؛ بغیۃ الہدیٰ: ۱/۲۲۶؛ انتخاب معرفیہ الرجال: ۲/۴۹۵؛ الرسائل فقہیہ: ۲/۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۲

آپ نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ دشمن سے تقیہ کرو یا برف کی وجہ سے پاؤں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن ہے [3]

**{196}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرِيضِ هَلْ لَهُ رُخْصَةٌ فِي الْمَسْحِ قَالَ لاَ.

❁ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مریض کے لئے گنجائش ہے کہ وہ موزوں پر مسح کرے؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5] یا موثق ہے [6]

**{197}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاَءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْخَاتَمِ إِذَا اغْتَسَلْتُ قَالَ حَوِّلْهُ مِنْ مَكَانِهِ وَقَالَ فِي الْوُضُوءِ تُدِيرُهُ وَإِنْ نَسِيتَ حَتَّى تَقُومَ فِي الصَّلاَةِ فَلاَ آمُرُكَ أَنْ تُعِيدَ الصَّلاَةَ.

❁ حسین بن ابی علاء سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص کی انگوٹھی ہو تو غسل کرتے وقت کیا کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے اپنے مقام سے گھماؤ (یعنی حرکت دو) اور وضو کے متعلق فرمایا کہ اسے پھیرو اور اگر ایسا کرنا بھول جاؤ یہاں تک کہ نماز شروع کر دو تو پھر میں تمہیں اس نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیتا۔ [7]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۶۲ ح ۱۰۹۲؛ الاستبصار: ۱/ ۷۶ ح ۲۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۵۸ ح ۱۲۱۱؛ الوافی: ۶/ ۳۰۵؛ بحار الانوار: ۲/ ۲۷۷

[2] منتھی المنافع: ۲/ ۳۰۵؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۹۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/ ۲۶۶؛ مصباح الہدیٰ: ۳/ ۳۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۳۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۲۲۸؛ المناظر الناضرۃ: ۳/ ۲۰۷؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۳۹۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۵۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/ ۳۷۷؛ القواعد الفقہیہ: ۵/ ۵۶

[3] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۲؛ کشف الاسرار: ۳/ ۵۱۳

[4] الکافی: ۳/ ۳۲ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۵۷ ح ۱۲۰۸؛ الوافی: ۶/ ۳۰۷

[5] مصباح المنہاج: ۲/ ۳۷۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۳۳۵؛ جواہر الکلام: ۳۹/ ۲۲۰؛ جامع المدارک: ۵/ ۴۵۵

[6] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۱۰۶؛ نظام الارث فی الشریعہ: ۳۳۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۳۶۰

[7] الکافی: ۳/ ۴۵ ح ۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۶۸ ح ۱۲۴۲؛ الوافی: ۶/ ۵۰۶

## تحقیق:

حدیث حسن ہے [1] یا صحیح ہے [2]

## ارتماسی وضو:

{198} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُونُ عَلَى وُضُوءٍ فَيُصِيبُهُ الْمَطَرُ حَتَّى يَبْتَلَّ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ وَجَسَدُهُ وَيَدَاهُ وَرِجْلَاهُ هَلْ يُجْزِيهِ ذَلِكَ مِنَ الْوُضُوءِ قَالَ إِنْ غَسَلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهِ.

✿ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص باوضو نہ ہو اور اس کے اعضاء پر بارش برسے جس سے اس کا سر، داڑھی، جسم، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں تر ہو جائیں تو کیا اس کے وضو کے لئے کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ان کو (بہ نیت وضو) دھو لے تو پھر کافی ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## وضو کی مستحب دعائیں:

{199} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَخْرَجَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِذَا خَرَجْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِنَ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ وَأَمَاطَ عَنِّي الْأَذَى وَإِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

✿ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگو تو یہ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/ ۳۷؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۵۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۵۲۵؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۱۰۶؛ ریاض المسائل: ۱/ ۱۵۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۹۰؛ مصباح الہدیٰ: ۳/ ۵۳۷؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۵۲۶؛ التنقیح طباطبائی: ۲/ ۱۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۴۹۹؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۳۸۱؛ المعلقات علی العروۃ: ۱/ ۲۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۵۲۹؛ المناظر الناضرۃ: ۳/ ۱۳۰

[2] خلل الصلاۃ واحکامہ حائری: ۳۱۱؛ دروس فی مسائل تبریزی: ۳/ ۳۰۳؛ بیان الفقہ: ۳/ ۱۶؛ بیان الاصول: ۳/ ۴۹؛ مجموعۃ المقالات: ۳۴۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۲۱۱؛ قواعد الفقیہ: ۲۸۱؛ مشارق الشموس: ۲/ ۴۲۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۳۷۷؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/ ۳۵۲؛ دراسات فی الفقہ الاسلامی: ۳/ ۱۹۹؛ البدایہ والکفایہ: ۱۷۷؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/ ۵۰۸؛ موسوعۃ البرغانی: ۱/ ۳۲۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۵۹ ح ۱۰۸۲؛ الاستبصار: ۱/ ۵۷ ح ۲۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۵۴ ح ۱۲۰۱؛ مسائل علی بن جعفر: ۱۸۳

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۷۴؛ مصباح المنہاج: ۲/ ۳۸۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/ ۶۱۲؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۳۴۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۲۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۴۲۹؛ جواہر الکلام: ۲/ ۲۸۴؛ مناہج الاخیار: ۱/ ۱۰۲؛ کشف الاسرار: ۲/ ۵۰۴؛ مہذب الاحکام: ۲/ ۳۴۷؛ موسوعۃ البرغانی: ۱/ ۱۹۷؛ لوامع الاحکام: ۲/ ۳۳۲

کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الرِّجْسِ النِّجْسِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

اور جب (بیت الخلا سے) نکلنے لگو تو یہ کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِنَ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ وَأَمَاطَ عَنِّي الْأَذَى۔

اور جب وضو کرنے لگو تو یوں کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{200}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَى وُضُوئِهِ فَكَأَنَّمَا اغْتَسَلَ۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص وضو کرتے وقت خدا کا نام لے لے تو گویا اس نے غسل کر لیا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا موثق کالصحیح ہے [5] یا موثق ہے [6]

## قول مؤلف:

وضو میں دیگر دعائیں بھی مذکور ہیں لہٰذا جسے چاہیں پڑھیں جیسا کہ آقا سیستانی نے امیر المومنین علیہ السلام سے مروی دعائیں (جو ایک ہی حدیث میں مذکور ہیں) پڑھنا مستحب قرار دیا ہے لیکن ہم نے سند ضعیف ہونے کی بنا پر اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے۔

## وضو صحیح ہونے کی شرائط:

**{201}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ بَعْضِ

---

[1] الکافی: ۱۶/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۵/۱ ح ۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۳/۱ ح ۱۰۴۰؛ الوافی: ۳۲۸/۶

[2] مرآۃ العقول: ۵۳/۱۳؛ منتھی المطلب: ۲۵۳/۱؛ مدارک الاحکام: ۲۴۷/۱؛ کشف اللثام: ۲۱۸/۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵۵۸/۴؛ شرح طہارۃ القواعد: ۸۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲۱۸/۱

[3] تہذیب الاحکام: ۳۵۸/۱ ح ۱۰۷۳؛ الاستبصار: ۶۷/۱ ح ۲۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۲۳/۱ ح ۱۱۰۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴۹/۱ ح ۱۰۱؛ الوافی: ۳۲۷/۶؛ بحار الانوار: ۳۱۵/۷۷؛ ثواب الاعمال: ۴۶

[4] مصابیح الظلام: ۵۱/۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۵۱/۲؛ ریاض المسائل: ۱۶۷/۱؛ الحبل المتین: ۹۳/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵۴۷/۱؛ مصباح الفقیہ: ۳۰۱/۳؛ مصباح الہدیٰ: ۲۰۱/۳؛ روضۃ المتقین: ۱۶۳/۱

[5] ملاذ الاخیار: ۴۴/۳

[6] کشف الاسرار: ۳۵۸/۲؛ شرح مازندرانی: ۲۷۳/۱؛ منتھی المطلب: ۲۹۷/۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۰/۱

اَلصَّادِقِينَ قَالَ: إِذَا كَانَ ٱلرَّجُلُ لاَ يَقْدِرُ عَلَى ٱلْمَاءِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى ٱللَّبَنِ فَلاَ يَتَوَضَّأْ بِاللَّبَنِ إِنَّمَا هُوَ ٱلْمَاءُ أَوِ ٱلتَّيَمُّمُ.

✿ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ بعض صادقین علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی آدمی کے پاس پانی نہ ہو مگر دودھ موجود ہو تو وہ اس سے وضو نہ کرے کیونکہ وضو صرف پانی اور (تیمم) مٹی سے کیا جاتا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{202}** مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ٱلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ ٱلْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ ٱلْقَمَّاطِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: فِي ٱلْمَاءِ يَمُرُّ بِهِ ٱلرَّجُلُ وَ هُوَ نَقِيعٌ فِيهِ ٱلْمَيْتَةُ ٱلْجِيفَةُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِنْ كَانَ ٱلْمَاءُ قَدْ تَغَيَّرَ رِيحُهُ أَوْ طَعْمُهُ فَلاَ تَشْرَبْ وَ لاَ تَتَوَضَّأْ مِنْهُ وَ إِنْ لَمْ يَتَغَيَّرْ رِيحُهُ وَ طَعْمُهُ فَاشْرَبْ وَ تَوَضَّأْ.

✿ ابو خالد قماط سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان سے پوچھا گیا تھا کہ اگر آدمی کسی ایسے پانی کے پاس سے گزرے جس میں کوئی بدبودار مردار موجود ہو (تو کیا اس سے وضو جائز ہے)؟

فرمایا: اگر اس سے پانی کی بو یا اس کا ذائقہ بدل جائے تو پھر نہ اسے پی سکتے ہو اور نہ ہی اس سے وضو کر سکتے ہو اور اگر اس میں اس قسم کا کوئی تغیر واقع نہ ہوا ہو تو پھر اسے پی بھی سکتے ہو اور اس سے وضو بھی کر سکتے ہو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

**{203}** مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلدَّجَاجَةِ وَ ٱلْحَمَامَةِ وَ أَشْبَاهِهِمَا تَطَأُ ٱلْعَذِرَةَ ثُمَّ تَدْخُلُ فِي ٱلْمَاءِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ لِلصَّلاَةِ قَالَ لاَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ ٱلْمَاءُ كَثِيراً قَدْرَ كُرٍّ مِنْ مَاءٍ.

✿ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی مرغی یا کبوتر یا ان جیسا کوئی پرندہ پاخانہ کو روند کر پھر پانی میں چلا جائے تو کیا اس پانی سے نماز کے لئے وضو کیا جا سکتا ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۹ ح ۹۲۸؛ الاستبصار: ۱/۱۵ ح ۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۰۲ ح ۵۲۰؛ الوافی: ۲/۳۶ ؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۱

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۲۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۹۴؛ مصباح المنہاج: ۱/۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۱۲؛ مناہج الاخیار: ۱/۳۰؛ کشف الاسرار: ۲/۶۲؛ وسائل العباد: ۱/۲۱؛ شرح نجاۃ العباد: ۱/۱۴؛ مختلف الشیعہ: ۱/۲۲۸؛ مقابس الانوار: ۴۰؛ صراط الیقین: ۱/۸۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۳۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰ ح ۱۱۲؛ الاستبصار: ۱/۹ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۳۸ ح ۳۳۹؛ الوافی: ۶/۲۳

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۷۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۳؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۷۷؛ کشف الاسرار: ۲/۲۸؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۶۹؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۱۲۹؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۲۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۵۰؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۹۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/۹۲؛ الاقوال المختارۃ: ۱۲۶

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ پانی گر جتنا کثیر ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

یعنی وضو کے لئے پانی کا مطلق اور پاک ہونا شرط ہے اور پانی کے پاک ہونے کے متعلق احادیث پہلے ذکر ہو چکی ہیں ہم مکرر نقل نہیں کر رہے ہیں۔

## وضو کے احکام:

**{204}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ إِنْ وَجَدْتَ مَاءً وَإِلَّا فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ الْيَسِيرُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر پانی عام مل جائے تو کامل وضو کرو ورنہ تھوڑا سا پانی بھی تمہارے لئے کافی ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

**{205}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ كَلُّوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْوُضُوءُ يُجْزِي مِنْهُ مَا أَجْزَأَ مِنَ الدُّهْنِ الَّذِي يَبُلُّ الْجَسَدَ.

امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ غسل جنابت اور وضو کے لئے اس قدر پانی کافی ہے جس قدر مالش کے لئے تیل کافی ہوتا ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۱۹ ح ۵۳؛ الاستبصار: ۱/۲۱ ح ۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۵۵ ح ۳۸۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۵؛ الوافی: ۶/۲۳؛ بحار الانوار: ۷۷/۱۴

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۱۹۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۱۷؛ مشارق الشموس: ۳/۱۲؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۲۱۵؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۶۶؛ مصابیح الظلام: ۳/۵۲؛ جواہر الکلام: ۱/۱۰۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۳۹۵؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۹۵؛ ریاض المسائل: ۱/۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۵۱۶؛ کشف اللثام: ۱/۳۱۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۳۳۶؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۰۷؛ التنقیح فی شرح: ۲/۳۳۶؛ مستمسک الشیعہ: ۱/۱۱۵؛ موسوعہ الامام الخوئیؒ: ۲/۳۳۵؛ معالم الدین: ۲/۵۵۱؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۹۶؛ مہذب الاحکام: ۱/۳۲۰؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۴۷۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۸ ح ۳۸۸؛ الاستبصار: ۱/۱۲۳ ح ۴۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۸۵ ح ۱۲۸۵؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۸۹؛ الوافی: ۶/۳۱۲

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۵۰۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۱۲؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۲۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۲۲۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۶۵۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۰۸؛ مستمسک الشیعہ: ۲/۱۹۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۶۹؛ مصابیح الاحکام: ۳/۱۷۸؛ الحاشیہ علی مدارک: ۱/۲۹۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۷۹؛ لوامع الاحکام: ۳۱۸

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۸ ح ۳۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۸۵ ح ۱۲۸۶؛ الوافی: ۶/۳۱۲؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۳۳؛ المعتبر: ۱/۱۸۲

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{206} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَ يَجُزُّ شَارِبَهُ وَ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِ لِحْيَتِهِ وَ رَأْسِهِ هَلْ يَنْقُضُ ذَلِكَ وُضُوءَهُ فَقَالَ يَا زُرَارَةُ كُلُّ هَذَا سُنَّةٌ وَ الْوُضُوءُ فَرِيضَةٌ وَ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ السُّنَّةِ يَنْقُضُ الْفَرِيضَةَ وَ إِنَّ ذَلِكَ لَيَزِيدُهُ تَطْهِيراً.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ناخن اتارتا ہے، مونچھیں کاٹتا ہے اور داڑھی اور سر کے بال ترشواتا ہے تو کیا ایسا کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے زرارہ! یہ سب کام سنت ہیں جبکہ وضو فریضہ ہے اور کوئی سنتی کام فریضہ کو نہیں توڑتا بلکہ یہ کام تو اس کی طہارت اور پاکیزگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{207} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ: أَنَّ قَائِلاً قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَمُرُّ بِقَوْمٍ نَاصِبِيَّةٍ وَ قَدْ أُقِيمَتْ لَهُمُ الصَّلاَةُ وَ أَنَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَإِنْ لَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلاَةِ قَالُوا مَا شَاءُوا أَنْ يَقُولُوا أَ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ ثُمَّ أَتَوَضَّأُ إِذَا انْصَرَفْتُ وَ أُصَلِّي قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ سُبْحَانَ اللَّهِ أَ فَمَا يَخَافُ مَنْ يُصَلِّي عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ أَنْ تَأْخُذَهُ الْأَرْضُ خَسْفاً.

❁ سعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ کسی شخص امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! میں ایک ناصبی (دشمن اہلبیت علیہ السلام) گروہ کے پاس سے گزرتا ہوں جن کی نماز قائم ہوچکی ہوتی ہے مگر میں باوضو نہیں ہوتا ہوں پس اگر ان کے ساتھ نماز میں شامل نہیں ہوتا تو وہ وہ بھانت بھانت کی باتیں کریں گے تو کیا ان کے ساتھ (بغیر وضو) نماز پڑھ لوں اور پھر واپس لوٹ کے وضو کر کے نماز پڑھ لوں؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سبحان اللہ! جو شخص وضو کے بغیر نماز پڑھتا ہے وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اسے زمین نگل جائے؟ [4]

---

[1] فقہ الصادقؑ: ۲/۹۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۵۰۰

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۶ ح ۱۰۱۳؛ الاستبصار: ۱/۹۵ ح ۳۰۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۶۳ ح ۱۴۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۸۷ ح ۷۵۵ و ۲/۱۰۵ ح ۱۶۲۳؛ الوافی: ۶/۲۵۲

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۸؛ منتقد المنافع: ۱/۱۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۷؛ لوامع صاحبقرانی ۱/۵۰۸؛ کشف الاسرار: ۳/۱۰۸؛ ینابیع الاحکام: ۲/۲۰۸؛ معالم الدین: ۲/۲۵۷؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۹۴؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۵۲؛ مشارق الشموس: ۱/۳۰۰؛ منتھی المطلب: ۱/۲۳۱

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۳ ح ۱۱۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۶۷ ح ۹۶۹؛ الوافی: ۷/۴۳؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۹۹

**تحقیق:**

حدیث صحیح یا قوی کالصحیح یا موثق ہے۔ ①

{208} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ نَسِيَ مَسْحَ رَأْسِهِ أَوْ قَدَمَيْهِ أَوْ شَيْئاً مِنَ اَلْوُضُوءِ اَلَّذِي ذَكَرَهُ اَللَّهُ تَعَالَى فِي اَلْقُرْآنِ كَانَ عَلَيْهِ إِعَادَةُ اَلْوُضُوءِ وَ اَلصَّلاَةِ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص سر یا پاؤں کا مسح کرنا یا وضو کے ان افعال میں سے کوئی فعل بھول جائے جن کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے تو اس پر وضو اور نماز کا اعادہ لازم ہے۔ ②

**تحقیق:**

حدیث موثق ہے۔ ③

{209} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا دَخَلَ اَلْوَقْتُ وَجَبَ اَلطَّهُورُ وَ اَلصَّلاَةُ وَ لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِطَهُورٍ

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب (نماز کا) وقت داخل ہو جائے تو وضو اور نماز دونوں واجب ہو جاتے ہیں اور نماز طہارت کے بغیر نہیں ہوتی۔ ④

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ⑤

{210} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُصَلِّي اَلرَّجُلُ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ صَلاَةَ اَللَّيْلِ وَ اَلنَّهَارِ كُلَّهَا قَالَ نَعَمْ مَا لَمْ يُحْدِثْ قُلْتُ فَيُصَلِّي بِتَيَمُّمٍ وَاحِدٍ صَلاَةَ اَللَّيْلِ وَ اَلنَّهَارِ قَالَ نَعَمْ كُلَّهَا مَا

---

① روضۃ المتقین: ۲۰/۵۲۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۱۲؛ سند العروۃ: ۴/۵۲۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۲۰۶؛ مصباح المنہاج: ۵/۱۱؛ شرح العروۃ: ۷/۳۲۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۲۴۰؛ آیات الاحکام: ۵۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۳۲۸

② تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۰ ح ۲۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۵۱ ح ۱۹۰؛ الوافی: ۶/۳۵۱

③ ملاذ الاخیار: ۱/۴۰۷؛ مصابیح الظلام: ۳/۴۱۷؛ مصباح المنہاج: ۳/۸؛ لوامع الاحکام: ۸/۷۳؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۳۲؛

④ تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۰ ح ۵۴۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳ ح ۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۷۲ ح ۹۸۱ و ۲/۲۰۳ ح ۱۹۲۹؛ الوافی: ۷/۴۳

⑤ ملاذ الاخیار: ۴/۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/۵۶۲؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۵۱۳؛ المحصول فی علم الاصول: ۱/۵۳۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۲۰۹؛ ذکری الشیعہ: ۱/۱۹۴؛ مصباح المنہاج: ۳/۵۰؛ روضۃ المتقین: ۱/۲۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۱؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۲۲۶؛ لوامع الاحکام: ۲/۵۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۸۳؛ مشرق الشمسین: ۲۱۲؛ شرح العروۃ: ۵/۷۷۳؛ مفتاح الکرامہ: ۱/۳۳؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۳۱۱؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۶۱؛ مباحث الاصول: ۱/۲۰۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۸۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۵۵۳؛ مدارک العروۃ: ۵/۷؛ کشف اللثام: ۲/۲۲؛ الجامع فی ادلۃ السنن: ۳۲

لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يُصِبْ مَاءً الْحَدِيثَ.

⚙ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا کوئی شخص ایک ہی وضو سے رات دن کی تمام نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب تک کوئی حدث سرزد نہ ہو۔

میں نے عرض کیا: اسی طرح تیمم سے بھی رات دن کی سب نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب تک کوئی حدث صادر نہ ہو یا پانی دستیاب نہ ہو جائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{211}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ أَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ يُكْرَهُ ذَلِكَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

⚙ عبیداللہ بن علی حلبی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا جب آدمی کو سونا چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک وضو نہ کرے تب تک اس کے لئے سونا مکروہ ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

**{212}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ

---

[1] الکافی: ۳/۶۳ ح۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۰۰ ح۵۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۷۵ ح۹۸۹ و ۳/۳۷۷ ح۳۹۱۰؛ الاستبصار: ۱/۱۶۴ ح۵۷۰؛ الوافی: ۶/۵۶۰؛ حدایۃ الامہ: ۱/۳۵۷

[2] رسالہ فی الطہارۃ وفی حکم الجنب: ۱/۳۴؛ رسالہ القلم: ۴۰/۵۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۲۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۲۱؛ التیمم قدیری: ۱۹۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۴۰۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۶۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۴/۴۲۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۱۷۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۴۲۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۳۲۲؛ التعلیقات علی شرح: ۷۵؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۸۵۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۰۴؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۳۹۸؛ مقابس الانوار: ۷۰؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۱۰۴؛ مہذب الاحکام: ۴/۳۴۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۵۵؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۳۱؛ منتھی المطلب: ۳/۳۴؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۸۶؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۹۸؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۲۳؛ غنائم الایام: ۱/۳۷۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۸۳ ح۱۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۲۷ ح۲۰۰۷ و ۱/۳۸۲ ح۱۰۰۹؛ الوافی: ۶/۴۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۱۰۳

[4] روضۃ المتقین: ۱/۲۳۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۵۸۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۵۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۲؛ مصباح المنہاج: ۳/۳۸۳؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۶؛ منتھی المطلب: ۲/۲۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۴۴۸؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۹۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۶۸؛ مصباح البصیرۃ: ۵/۱۰۲؛ جامع المدارک: ۱/۴۷؛ مستند المنافع: ۱/۵۳۰؛ کشف اللثام: ۱/۱۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۸؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۸۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۵/۳۴۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳۱۹

اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا شَكَكْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ اَلْوُضُوءِ وَ قَدْ دَخَلْتَ فِي غَيْرِهِ فَلَيْسَ شَكُّكَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا اَلشَّكُّ إِذَا كُنْتَ فِي شَيْءٍ لَمْ تَجُزْهُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں وضو کے بارے میں شک پڑ جائے جبکہ تم کسی دوسرے کام میں لگ چکو (یعنی وضو سے فارغ ہو چکو) تو تمہارا یہ شک کوئی شئے نہیں ہے۔ یقیناً شک وہی قابل اعتبار ہوتا ہے جب تک تم اس سے تجاوز نہ کر چکے ہو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [2] یا صحیح ہے [3]

{213} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ رَجُلٌ شَكَّ فِي اَلْوُضُوءِ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنَ اَلصَّلاَةِ قَالَ يَمْضِي عَلَى صَلاَتِهِ وَ لاَ يُعِيدُ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جب نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتا ہے تو اسے وضو میں شک پڑ جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز (اور وضو) ٹھیک ہے اور اس پر اعادہ نہیں ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{214} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا اِسْتَيْقَنْتَ أَنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ فَتَوَضَّأْ وَ إِيَّاكَ أَنْ تُحْدِثَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۱ ح ۲۶۲؛ السرائر: ۳/۵۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۶۹ ح ۱۲۴۴؛ بحار الانوار: ۷۷/۳۶۲؛ الوافی: ۶/۳۵۴؛ المعتبر: ۱/۱۷۰

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۳۸۲؛ ارشاد العقول: ۴/۳۴۹؛ منتھی المطلب: ۲/۱۴۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۶۰؛ مصباح الفقیہ: ۳/۱۷۷؛ مشارق الشموس: ۲/۲۹۵؛ شرح العروۃ: ۶/۱۱۲؛ نتائج الافکار: ۶/۳۴۸؛ قاعدہ الفراغ شیخ حروری: ۱۰۷؛ منتھی الوصول: ۵/۲۳؛ فرائد الاصول: ۳/۳۲۶؛ اصول الامامیہ: ۸۶؛ شرح فی الاصول و الفقہ: ۲۹۳؛ حاشیہ علی درر الفوائد: ۳۹۱؛ القواعد الفقہیہ: ۱۰/۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۴۳؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۹۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۳۴۲؛ مجمع الافکار: ۴/۲۸۲؛ مصباح الاصول: ۳/۲۸۵؛ بیان الاصول: ۸/۲۶۶؛ البدایہ و الکفایہ: ۱۹۶؛ قواعد الفقیہ: ۲۹۷؛ زبدۃ الاصول: ۶/۱۱۸

[3] تہذیب الاصول: ۲/۲۹۶؛ دروس اصول مظاہری: ۲۴۰

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۱ ح ۲۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۷۰ ح ۱۲۴۷؛ الوافی: ۶/۳۵۳

[5] ملاذ الاخیار: ۱/۳۸۳؛ منتھی المطلب: ۲/۱۴۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۳۲۱؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/۳۵۷؛ قواعد الفقیہ: ۸/۲۷۴؛ التنقیح طباطبائی: ۶/۱۰۱؛ ماوراء الفقہ: ۱/۳۹؛ کفایۃ الاصول: ۵/۶۵؛ ایضاح الفرائد: ۲/۸۳۶؛ الوصائل الی الرسائل: ۱۳/۳۸۲؛ مدارک العروۃ: ۷/۱۴۰؛ الدر الباہر: ۱۸۸؛ اوثق الوسائل: ۶/۵۴۶؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۲۸؛ وسیلۃ الوسائل: ۵۳۳؛ لوامع الاحکام: ۲۷۳؛ مشارق الشموس: ۱/۳۴۳؛ مصابیح الظلام: ۳/۴۱۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۷۳؛ جواہر الکلام: ۲/۴۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۳۱

وُضُوءاً أَبَداً حَتَّى تَسْتَيْقِنَ أَنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ.

۞ عبداللہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جب تمہیں حدث کے سرزد ہونے کا یقین ہو تو وضو کرو اور خبردار! جب تک (وضو کے بعد) حدث کے صادر ہونے کا یقین نہ ہو تب تک ہرگز وضو نہ کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [2]

**{215}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِمَسْحِ الرَّجُلِ وَجْهَهُ بِالثَّوْبِ إِذَا تَوَضَّأَ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ نَظِيفاً.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد کپڑے سے اسے خشک کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ کپڑا پاک صاف ہو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث حسن موثق ہے۔ [4]

**{216}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ تَحْتَ الشَّعْرِ قَالَ كُلُّ مَا أَحَاطَ بِهِ الشَّعْرُ فَلَيْسَ لِلْعِبَادِ أَنْ يَغْسِلُوهُ وَلَا يَبْحَثُوا عَنْهُ وَلَكِنْ يُجْرَى عَلَيْهِ الْمَاءُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عرض کیا کہ جو چہرا (داڑھی کے) بالوں کے نیچے ہے اس کے دھونے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ بالوں کے نیچے ہے اس کو دھونے کی بندوں کو ضرورت نہیں ہے لہٰذا اسے نہ چھیڑیں۔ بس اس کے اوپر پانی ڈال دینا کافی ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۳۳ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۲ ح۲۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۴۷ ح۶۴۲؛ الوافی: ۶/۵۵۳؛ بحارالانوار: ۲/۲۸۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۳؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۰۵

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۸۷؛ مدارک الاحکام: ۱/۳؛ ریاض المسائل: ۱/۱۸۰؛ غنائم الایام: ۱/۹۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۸۴؛ لوامع الاحکام: ۳۶۳؛ تحریر الاصول: ۶۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۳۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۳۳۸؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۹۰۴؛ غنیۃ البدۃ: ۱/۲۹۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۴ ح۱۱۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۷۴ ح۱۲۵۵؛ الوافی: ۶/۳۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۶

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۴ ح۱۱۰۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۷۶ ح۱۲۶۴؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۹۱؛ الوافی: ۶/۲۷۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{217} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَنَسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يَا عَلِيُّ ثَلاَثٌ دَرَجَاتٌ إِلَى أَنْ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ وَ انْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ وَ الْمَشْيُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ يَا عَلِيُّ سَبْعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ وَ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ مُفَتَّحَةٌ لَهُ مَنْ أَسْبَغَ وُضُوءَهُ وَ أَحْسَنَ صَلاَتَهُ وَ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ وَ كَفَّ غَضَبَهُ وَ سَجَنَ لِسَانَهُ وَ اسْتَغْفَرَ لِذَنْبِهِ وَ أَدَّى النَّصِيحَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ.

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

یا علی علیہ السلام! درجے تین ہیں: (۱) سردیوں کے باوجود کامل وضو کرنا؛ (۲) ایک نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا؛ (۳) رات دن نماز باجماعت کی طرف چل کر جانا؛

یا علی علیہ السلام! سات صفات ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں اس نے گویا حقیقت ایمان کو مکمل کرلیا اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھل گیا: (۱) جس نے کامل وضو کیا؛ (۲) اچھی طرح نماز ادا کی؛ (۳) اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی، (۴) غصہ کو ضبط کیا، (۵) اپنی زبان کو قید میں رکھا؛ (۶) اپنے گناہوں کے لئے طلب مغفرت کرتا رہا (۷) اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت علیہم السلام کے لئے خیر خواہی کا حق ادا کرتا رہا۔ ②

## تحقیق:

حدیث قوی ہے۔ ③

{218} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : عَنِ الطَّشْتِ يَكُونُ فِيهِ التَّمَاثِيلُ أَوِ الْكُوزِ أَوِ التَّوْرِ يَكُونُ فِيهِ التَّمَاثِيلُ أَوْ فِضَّةٌ لاَ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ وَ لاَ فِيهِ الْحَدِيثَ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے اس طشت یا لوٹے وغیرہ کے بارے میں پوچھا گیا جس میں

---

① ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۸؛ سند العروۃ: ۴/ ۱۹۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/ ۱۴۴؛ جواہر الکلام: ۲/ ۵۵؛ مصابیح الظلام: ۳/ ۱۶۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۳۶۰؛ مصباح المنہاج: ۲/ ۱۲۷؛ التنقیح فی شرح: ۵/ ۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۲۸۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/ ۳۵۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۳۰۹؛ الفرقان فی تفسیر القرآن صادقی: ۸/ ۱۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۲۴۹؛ مصباح الفقاہۃ: ۱/ ۳۸۲؛ فقہ الصادق: ۱/ ۳۱۸؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳۱۴؛ مدارک العروۃ: ۱۰/ ۴۴۴؛ لوامع الاحکام: ۱۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۴۵؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۹۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۵۰۹

② من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۵۲ ح ۵۷۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۸۷ ح ۱۲۸۸؛ الوافی: ۲۶/ ۱۶۸؛ بحار الانوار: ۷۴/ ۴۶؛ مکارم الاخلاق: ۴۳۳؛ الآداب الدینیہ: ۱۳۵

③ روضۃ المتقین: ۱۸/ ۲۷۹ و ۲۰/ ۲۳۴

تصویریں بنی ہوئی ہوں یا جس میں چاندی لگی ہوئی ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ اس لوٹے سے وضو کیا جائے گا اور نہ ہی اس (طشت) میں وضو کیا جائے گا۔ ①

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ②

{219} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ يَعْنِي الصَّفَّارَ : أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَجُوزُ أَنْ يُغَسَّلَ الْمَيِّتُ وَمَاؤُهُ الَّذِي يُصَبُّ عَلَيْهِ يَدْخُلُ إِلَى بِئْرِ كَنِيفٍ أَوِ الرَّجُلُ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَ الصَّلاَةِ يَنْصَبُّ مَاءُ وُضُوئِهِ فِي كَنِيفٍ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَكُونُ ذَلِكَ فِي بَلاَلِيعَ.

❁ محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ محمد بن الحسن (الصفاء) نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا (اور پوچھا) کہ کیا یہ جائز ہے کہ میت کو غسل دیا جائے اور غسل کا پانی پاخانہ کے کنویں میں ڈال دیا جائے یا آدمی نماز کے لئے وضو کرے اور وضو کا پانی اس کنویں میں ڈال دے؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ اس قسم کا پانی گھر کے اس سوراخ میں ڈال دیا جائے جس میں ہر قسم کا پانی بہادیا جاتا ہے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{220} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْوُضُوءِ فِي الْمَسْجِدِ فَكَرِهَهُ مِنَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ.

❁ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے مسجد کے اندر وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے اسے مکروہ قرار دیا جو بول و براز کی وجہ سے کیا جائے۔ ⑤

---

① تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۵ ح ۱۳۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۹۱ ح ۱۲۹۶؛ الوافی: ۶/۳۳۹

② ملاذ الاخیار: ۳/۲۱۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/۳۹۱؛ مصباح الفقیہ: ۷/۳۱۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۰۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۲۹۵؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۸۰؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۲۱۸؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲/۳۳۶؛ مستمسک الشیعہ: ۲/۱۸۰؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۲۱۸؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲/۳۳۶؛ مستمسک الشیعہ: ۲/۹۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۳۴؛ مہذب الاحکام: ۲/۳۱۶؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۳۵۷؛ مصابیح الظلام: ۵/۵۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۲۱۳؛ شرح العروۃ: ۳/۱۰۸

③ الکافی: ۳/۱۵۰ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۹۱ ح ۱۲۹۷ و ۲/۵۳۸ ح ۲۸۴۷؛ الوافی: ۹/۲۳۳۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۱ ح ۳۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۱ ح ۱۳۷۷؛ الاستبصار: ۱/۱۹۵ ح ۶۸۶

④ مرآۃ العقول: ۱۳/۳۲۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۸۷؛ مصباح المنہاج: ۶/۳۹۱؛ کشف اللثام: ۲/۲۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۴؛ ریاض المسائل: ۱/۳۷۸؛ جواہر الکلام: ۲/۳۴۶؛ الدر الباہرہ: ۱۰۳؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۰۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۴۶۴؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۱۲؛ جامع المدارک: ۱/۱۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۲۴؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۶۲

⑤ الکافی: ۳/۳۶۹ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۶ ح ۱۰۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۹۲ ح ۱۲۹۸؛ بحار الانوار: ۸۰/۳۵۰؛ الوافی: ۶/۳۴۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{221} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ الْحَدَثُ فِي الْمَسْجِدِ فَلاَ بَأْسَ بِالْوُضُوءِ فِي الْمَسْجِدِ.

بکیر بن ایمین دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جب حدث مسجد میں صادر ہو تو اس کی وجہ سے مسجد کے اندر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا حسن ہے [4] یا موثق ہے [5]

## وہ چیزیں جن کے لئے وضو کرنا ضروری ہے:

{222} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِطَهُورٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز نہیں ہوتی مگر طہارت کے ساتھ۔ [6]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [7]

{223} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ إِلاَّ الطَّوَافَ فَإِنَّ فِيهِ صَلاَةً وَالْوُضُوءُ أَفْضَلُ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص (واجب) طواف کے سوا دوسرے اعمال حج وضو کے بغیر بجالائے تو اس میں کوئی حرج

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۴۷؛ سند العروۃ: ۲/ ۳۱۷؛ منتھی المطلب: ۲/ ۳۲۴؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۴۳؛ مصباح المنہاج: ۳/ ۳۹۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۱۰۸؛ مختلف الشیعہ: ۳/ ۹۴؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۹۳؛ شرح العروۃ: ۳/ ۱۱۲؛ جواہر الکلام: ۷/ ۳۶۳؛ بحوث فی القواعد: ۱/ ۱۳۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۳۱۲؛ موسوعہ البرقانی: ۲/ ۱۰۶؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۱۴۱

[2] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۵۶ ح ۱۰۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۹۲ ح ۱۲۹۹؛ الوافی: ۲/ ۳۳۱؛ موسوعہ الشہید الاول: ۲/ ۱۰۷؛ ھدایۃ الامہ: ۱/ ۱۱۹؛ ذکری الشیعہ: ۲/ ۱۹۰

[3] سند العروۃ: ۲/ ۳۱۷؛ بحوث فی القواعد: ۱/ ۱۳۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۲۹۴

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۳۸

[5] غنائم الایام: ۲/ ۲۴۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الطہارۃ): ۱۰۸

[6] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۴۰ ح ۵۴۵؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۲۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۳۶۵ ح ۹۶۰؛ مستدرک الوسائل: ۱/ ۲۸۷ ح ۶۴۳؛ المحاسن: ۱/ ۷۸؛ دعائم الاسلام: ۱/ ۱۰۰؛ عوالی اللئالی: ۲/ ۲۰۹؛ الوافی: ۷/ ۳۴۳؛ الاستبصار: ۱/ ۵۵ ح ۱۶۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۸ ح ۱۲۹؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۲۰

[7] حدیث نمبر 209 کی طرف رجوع کیجئے۔

نہیں ہے سوائے طواف (واجبی) کے کیونکہ اس میں نماز ہے اور (باقی اعمال میں بھی) وضو افضل ہے۔ ①

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ②

**{224}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ أَيَحِلُّ لَهُ أَنْ يَكْتُبَ الْقُرْآنَ فِي الْأَلْوَاحِ وَالصَّحِيفَةِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ قَالَ لاَ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا کسی آدمی کے لئے بغیر وضو کے قرآن کی تختیوں یا کاغذوں پر لکھنا حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ ③

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ④

**{225}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَمَّنْ قَرَأَ فِي الْمُصْحَفِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ قَالَ لاَ بَأْسَ وَلاَ يَمَسَّ الْكِتَابَ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص بغیر وضو کے مصحف میں قرآن کی تلاوت کرے تو (کیا حکم ہے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ کتاب (کے حروف) کو مس نہ کرے۔ ⑤

**تحقیق:**

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ ⑥

---

① تہذیب الاحکام: ۵/۱۵۴ ح ۵۰۹؛ الاستبصار: ۲/۲۴۱ ح ۸۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۷۴ ح ۹۸۶؛ الوافی: ۱۳/۸۸۰

② ملاذ الاخیار: ۷/۵۷۴؛ مدارک الاحکام: ۸/۱۰؛ منتھی المطلب: ۱۰/۳۹۸؛ فقہ الصادق: ۱۱/۲۲۴؛ التنقیح فی شرح: ۵/۵۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۹۳؛ معتصم الشیعہ: ۲۶۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۱۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۹۳؛ کشف اللثام: ۶/۹؛ مہذب الاحکام: ۱۴/۲۲۵؛ الحجۃ: ۵/۳۸۱؛ مستند الشیعہ: ۱۲/۲۲۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۴/۳۱۴؛ جامع المدارک: ۲/۴۸۸؛ کتاب الحج داماد: ۴/۴۱؛ لوامع الاحکام: ۲۵۹؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۳۸۹؛ سند العروۃ (الحج): ۳/۸۷۳؛ المھذب فی مناسک: ۸/۳؛ مستمسک العروۃ: ۲/۴۹۰؛ جواہر الکلام: ۱۰/۳۰۰؛ بیان تحریر الوسیلہ: ۷۳۴

③ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۷ ح ۳۴۵؛ مسائل علی بن جعفر: ۱۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۸۴ ح ۱۰۱۵؛ بحار الانوار: ۷۷/۳۰۹؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۹۷؛ الوافی: ۹/۱۷۳۷

④ ملاذ الاخیار: ۱/۳۹۴؛ الفوائد الرجالیہ: ۱/۲۲۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۴۱؛ مصباح المنہاج: ۳/۱۸۸؛ منتھی المطلب: ۲/۱۵۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۹۱؛ شرح فروع کافی مازندرانی: ۱/۴۲۵؛ ریاض المسائل: ۱/۲۸؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۳؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۹۷

⑤ الکافی: ۳/۵۰ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۷ ح ۳۴۳؛ الاستبصار: ۱/۱۱۳ ح ۳۷۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۸۳ ح ۱۰۱۲؛ الوافی: ۹/۱۷۳۲

⑥ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۲۳۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۴۰۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۰۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۲۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۴۰۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۹۰؛ المرشد الوجیز: ۹۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۹۷؛ رسالہ القلم: ۱/۹۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۱۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳؛ شرح نجاۃ العباد: ۴۹۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۱۳؛ مجموع الرسائل: ۲۷۴؛ مراۃ العقول: ۱۳/۹؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۹۳

## مبطلاتِ وضو:

{226} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ جَمِيعاً عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُوجِبُ الْوُضُوءَ إِلاَّ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ بَوْلٍ أَوْ ضَرْطَةٍ أَوْ فَسْوَةٍ تَجِدُ رِيحَهَا.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: وضو (ازسرنو) واجب نہیں ہوتا سوائے پیشاب سے، پاخانہ سے، گوز کی آواز سننے سے یا پھکی کی بدبو محسوس کرنے کے۔ [1]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{227} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ فَقَالاَ مَا يَخْرُجُ مِنْ طَرَفَيْكَ الْأَسْفَلَيْنِ مِنَ الذَّكَرِ وَ الدُّبُرِ مِنَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ أَوْ مَنِيٍّ أَوْ رِيحٍ وَ النَّوْمُ حَتَّى يُذْهِبَ الْعَقْلَ وَ كُلُّ النَّوْمِ يُكْرَهُ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تَسْمَعُ الصَّوْتَ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر وامام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) کی خدمت میں عرض کیا کہ وضو کو کون سے چیز توڑ دیتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے دونوں نچلے مقامات سے پیچھے اور آگے سے بول، براز، منی یا ریح کا نکلنا اور ایسی نیند کا آنا جو عقل کو لے جائے اور ہر (طرح کی) نیند وضو توڑ دیتی ہے سوائے اس کے جس میں آواز سنائی دیتی رہے۔ [3]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۰ ح ۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۲۴۵ ح ۶۳۲؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۵؛ الوافی: ۶/ ۲۵۹؛ عوالی اللئالی: ۲/ ۱۷۶

[2] ملاذ الاخیار: ۱/ ۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۲۴۶؛ منتقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۲۴۸؛ کشف اللثام: ۱/ ۹۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۲۳؛ شرح العروۃ: ۳/ ۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۸؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۲۵۵؛ مشارق الشموس: ۱/ ۵۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/ ۳۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۲۸۰؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۱۸۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۵۶؛ مصباح الہدیٰ: ۳/ ۱۱۳؛ التنقیح فی شرح: ۴/ ۴۷۷؛ مہذب الاحکام: ۲/ ۲۴۰؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۵۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۱/ ۳۰۷؛ شرح نجاۃ العباد: ۶/ ۴۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۹ ح ۱۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۶۱ ح ۱۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۲۴۹ ح ۶۴۲؛ الوافی: ۶/ ۲۵۰؛ الکافی: ۳/ ۳۶ ح ۲

[4] ملاذ الاخیار: ۱/ ۷۱؛ کتاب الطہارۃ تراث الانصاری: ۱/ ۳۹۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/ ۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۲۳۶؛ مصابیح الظلام: ۳/ ۱۰۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۱۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۲۵۳؛ مدارک العروہ بیارجمندی: ۳/ ۷؛ الحبل المتین: ۱/ ۷؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۷؛ التنقیح فی شرح: ۴/ ۴۷۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۱۵۵؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/ ۴۲۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۲۷؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۱۱۳؛ شرح العروۃ: ۳/ ۷؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۸۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۲۴۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۸۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴/ ۴۳۱

## جبیرہ وضو کے احکام:

**{228}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَثَرْتُ فَانْقَطَعَ ظُفُرِي فَجَعَلْتُ عَلَى إِصْبَعِي مَرَارَةً فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِالْوُضُوءِ قَالَ يُعْرَفُ هَذَا وَ أَشْبَاهُهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ امْسَحْ عَلَيْهِ.

❂ عبدالاعلیٰ مولی آل سام سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں پھسل کر گر پڑا جس سے میرا ناخن ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے میں نے انگلی پر پٹی باندھ دی تو اب وضو کیسے کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اور اس جیسے احکام اللہ کی کتاب سے معلوم ہو سکتے ہیں (خدا فرماتا ہے) کہ "اس نے دین میں تمہارے لئے کوئی تنگی نہیں بنائی (حج ۷۸)" بس تم اس (پٹی) پر مسح کر دو (تر ہاتھ پھیر دو)۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

**{229}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْكَسِيرِ تَكُونُ عَلَيْهِ الْجَبَائِرُ أَوْ تَكُونُ بِهِ الْجِرَاحَةُ كَيْفَ يَصْنَعُ بِالْوُضُوءِ وَ عِنْدَ غُسْلِ الْجَنَابَةِ وَ غُسْلِ الْجُمُعَةِ قَالَ يَغْسِلُ مَا وَصَلَ إِلَيْهِ الْغُسْلُ مِمَّا ظَهَرَ مِمَّا لَيْسَ عَلَيْهِ الْجَبَائِرُ وَ يَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ مِمَّا لاَ يَسْتَطِيعُ غَسْلَهُ وَ لاَ يَنْزِعُ الْجَبَائِرَ وَ لاَ يَعْبَثُ بِجِرَاحَتِهِ.

❂ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ شخص جس کا (وضو والا کوئی) عضو ٹوٹا ہوا ہو اور اس پر پٹیاں بندھی ہوئی ہوں یا اس پر کوئی زخم ہو تو وہ وضو کیسے کرے اور غسل جنابت اور غسل جمعہ کے وقت کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں تک پانی پہنچ سکتا ہے جو ظاہر ہے جس پر کوئی پٹی نہیں ہے اسے دھوئے اور باقی جسے نہیں دھو سکتا ہے اسے چھوڑ دے۔ نہ تو پٹی اتارے اور نہ اپنے زخم سے کھیلے۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۳۳ ح۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۳ ح ۱۰۹۷؛ الاستبصار: ۱/۷۷ ح ۲۴۰؛ بحارالانوار: ۲/۲۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۶۴ ح ۱۲۳۱؛ الوافی: ۶/۳۶۰؛ تفسیر نورالثقلین: ۳/۵۲۴

[2] منتقد المنافع: ۲/۳۴۶ و ۳۰۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۸۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۵؛ اصول الفقہ المقارن: ۵۷۴؛ شرح کفایۃ الاصول: ۵/۱۸۷؛ مبانی الفقہ الافعال: ۲/۲۳۸؛ الاصول الاصیلہ: ۷۹؛ معجم المصطلحات: ۱۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۹۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۹۸؛ مصابیح الظلام: ۳/۴۲۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۳۶؛ مستند الشیعہ: ۲/۱۲۸؛ بیان تحریر الوسیلہ: ۱۱۰

[3] الکافی: ۳/۳۲ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۲ ح ۱۰۹۸؛ الاستبصار: ۱/۷۷ ح ۲۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۶۳ ح ۱۲۲۷؛ الوافی: ۶/۳۵۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

**{230}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ الْقَرْحَةُ فِي ذِرَاعِهِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ فِي مَوْضِعِ الْوُضُوءِ فَيُعَصِّبُهَا بِالْخِرْقَةِ وَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَيْهَا إِذَا تَوَضَّأَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يُؤْذِيهِ الْمَاءُ فَلْيَمْسَحْ عَلَى الْخِرْقَةِ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْذِيهِ الْمَاءُ فَلْيَنْزِعِ الْخِرْقَةَ ثُمَّ لْيَغْسِلْهَا قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْجُرْحِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهِ فِي غَسْلِهِ قَالَ اغْسِلْ مَا حَوْلَهُ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے بازو یا اعضائے وضو میں سے کسی عضو پر زخم ہو اور اس کے اوپر پٹی بندھی ہوئی ہو تو وہ وضو کیسے کرے کیا وہ وضو کے وقت اس پر مسح کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اسے پانی نقصان دیتا ہے تب تو پٹی کے اوپر مسح کرے اور اگر پانی نقصان نہ دیتا ہو تو پھر پٹی اتار کر اسے دھولے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر زخم کے بارے میں پوچھا کہ اسے دھوتے وقت کیا کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے ارد گرد والے مقام کو دھولو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا حسن ہے [4]

**{231}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْأَقْطَعِ قَالَ يَغْسِلُ مَا قُطِعَ مِنْهُ.

❂ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: جس شخص کا ہاتھ کٹا ہوا ہو وہ کیا کرے؟

---

[1] شرح فروع مازندرانی: ۱/۲۰۳؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۷۰۱؛ منہاج الصالحین: ۶/۱۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۳۷؛ جواہر الکلام: ۲/۲۹۵؛ مصابیح الظلام: ۳/۳۲۳؛ منتہی المطلب: ۲/۱۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۷؛ مشارق الشموس: ۲/۳۲۸؛ مصابیح الظلام: ۳/۳۲۳؛ مقالات سنگرۃ: ۱/۲۱۳؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۳۶۱؛ مدارک العروۃ: ۳/۸۳؛ مصباح الفقیہ: ۳/۷۶؛ مصباح البدیٰ: ۴/۸؛ شرح العروۃ: ۴/۷؛ مہذب الاحکام: ۲/۵۰۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۳۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/۳۲۱؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۱۱۴؛ العمل الابقی: ۲/۲۵۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۴/۲۹۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۳۵؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵۵۶

[2] الکافی: ۳/۳۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۲ ح ۱۰۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۶۳ ح ۱۲۲۸؛ الاستبصار: ۱/۷۷ ح ۲۳؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۹۹

[3] مفتاح البصیرۃ: ۶/۱؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵۲۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۲۸۶؛ سند العروۃ: ۴/۶۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۸۵؛ مصباح المنہاج: ۲/۱۶؛ فقہ الصادق: ۱/۳۵۰؛ المناظر الناضرۃ: ۳/۷۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۱۸۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۴/۲۲۳؛ مہذب الاحکام: ۲/۸۴؛ جواہر الکلام: ۲/۲۹۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۴۹؛ مصباح البدیٰ: ۴/۶؛ دراسات فقہیہ: ۶۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۶/۶۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۵؛ الفرقان فی تفسیر صادق: ۸/۲۰۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۸۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۳۷؛ ینابیع الاحکام: ۲/۶۵۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۳۶؛ جامع المدارک: ۱/۴۹؛ مصابیح الظلام: ۳/۳۲۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۳۱۲؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۳۷؛ غنیۃ البدۃ: ۱/۳۰۲؛ ریاض المسائل: ۱/۱۵۸؛ شرح العروۃ: ۴/۸۰؛ مصباح البدیٰ: ۴/۸؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۰۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس جگہ کو دھوئے جہاں سے کٹا ہوا ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{232} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ قُطِعَتْ يَدُهُ مِنَ الْمِرْفَقِ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ قَالَ يَغْسِلُ مَا بَقِيَ مِنْ عَضُدِهِ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کا ہاتھ کہنی سے کٹا ہوا ہے کہ وہ کیسے وضو کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کاندھے میں سے جو حصہ باقی ہے اسے دھوئے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

# ﴿واجب غسل﴾

{233} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ وَاجِبٌ فِي السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ إِلَّا أَنَّهُ رُخِّصَ لِلنِّسَاءِ فِي السَّفَرِ لِقِلَّةِ الْمَاءِ وَ قَالَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الِاسْتِحَاضَةِ وَاجِبٌ إِذَا احْتَشَتْ بِالْكُرْسُفِ فَجَازَ الدَّمُ الْكُرْسُفَ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ لِكُلِّ صَلَاتَيْنِ وَ لِلْفَجْرِ غُسْلٌ فَإِنْ لَمْ يَجُزِ الدَّمُ الْكُرْسُفَ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَ الْوُضُوءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَ غُسْلُ النُّفَسَاءِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الْمَوْلُودِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الْمَيِّتِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الْمُحْرِمِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الزِّيَارَةِ وَاجِبٌ إِلَّا مَنْ

---

① الکافی: ۳/۴۲ ح۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۷۹ ح ۱۲۷۱؛ الوافی: ۶/۳۶۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۹ ح ۱۰۷۸

② مراۃ العقول: ۱۳/۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۰۴؛ شرح العروۃ: ۵/۱۷۲؛ مصباح المنہاج: ۲/۲۴۰؛ التنقیح فی شرح: ۵/۹۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۸۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۲۳۳؛ القواعد الفقہیہ: ۱۰/۶۳؛ العمل الابقی: ۲/۱۷۳

③ الکافی: ۳/۲۹ ح۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۰ ح ۱۰۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۷۹ ح ۱۲۷۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۸ ح ۹۹؛ الوافی: ۶/۳۶۳

④ مراۃ العقول: ۱۳/۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۳۹؛ غنائم الایام: ۱/۱۲۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۸۰؛ مصباح المنہاج: ۲/۲۴۰؛ منتھی المطلب: ۲/۳۷؛ شرح العروۃ: ۵/۸۷؛ سند العروۃ: ۳/۳۰۹؛ روضۃ المتقین: ۱/۱۶۱؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۹؛ لوامع الاحکام: ۳۲۲؛ العمل الابقی: ۲/۲۴۳؛ کشف اللثام: ۱/۵۳۵؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۳۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۲/۳۵۱؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۱۰۲؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳۶۲؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۰۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۵۶

عِلَّةٍ وَ غُسْلُ دُخُولِ الْبَيْتِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ دُخُولِ الْحَرَمِ يُسْتَحَبُّ أَنْ لَا يَدْخُلَهُ إِلَّا بِغُسْلٍ وَ غُسْلُ الْمُبَاهَلَةِ وَاجِبٌ وَ غُسْلُ الِاسْتِسْقَاءِ وَاجِبٌ.

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے غسلِ جمعہ کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سفر و حضر دونوں میں واجب ہے البتہ عورتوں کے لئے سفر میں پانی کی قلت کے سبب رخصت ہے۔

پھر فرمایا: غسل جنابت واجب ہے اور حائض جب پاک ہو تو اس پر غسل واجب ہے اور غسل مستحاضہ واجب ہے کہ جب خون (کپاس) گدی کو پر کر کے باہر بہہ نکلے تو اس پر ہر دو نمازوں کے لئے ایک اور نماز فجر کے لئے ایک غسل واجب ہے اور اگر خون گدی کو پر کر کے باہر نہ نکلے تو اس پر دن میں ایک غسل واجب ہے (لیکن ہر نماز کا وضو کرنا پڑے گا) اور غسل نفساء (بچہ پیدا ہونے پر) واجب ہے اور غسل مولود واجب ہے اور غسل میت واجب ہے اور میت کو غسل دینے والے پر غسل (مس میت) واجب ہے اور غسل محرم واجب ہے اور غسل یوم عرفہ واجب ہے اور غسل زیارت واجب مگر یہ کہ کوئی علت ہو اور غسل دخول البیت (اللہ کے گھر میں داخل ہونے کا غسل) واجب ہے اور غسل دخول حرم مستحب ہے مگر یہ کہ غسل کے بغیر داخل نہ ہو اور غسل مباہلہ واجب ہے اور غسل استقاء واجب ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے[2] یا صحیح ہے[3]

## قول مؤلف:

کافی اور الاستبصار میں حدیث کے الفاظ کم نقل ہوئے ہیں۔ ہم نے اسے تہذیب الاحکام سے نقل کیا ہے۔

**{234}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَ أُنْثَى مِنْ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ.

❂ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے غسل جمعہ کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر مرد، عورت، آزاد اور غلام پر واجب ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۴ ح ۲۷۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۷۸ ح ۱۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۰۳ ح ۳۷۱۰؛ الوافی: ۶/۷۷۳؛ الکافی: ۳/۴۰ ح ۲؛ الاستبصار: ۱/۹۷ ح ۳۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۳۹۴؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۱۲۷؛ رسائل فقہیہ: ۱۹۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۲۰۹؛ مصابیح الاحکام: ۲/۳۲۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۱۹۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/۲۲۹؛ مصابیح الظلام: ۴/۸۷؛ فقہ الخلاف: ۱/۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۴۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۴۰۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۳۷۱؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۱۲۰؛ مستند الشیعہ: ۳/۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۴۴۵؛ ملاحظات الفرید: ۲۵۰

[3] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۴۵۹

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۹ ح ۷۴؛ الکافی: ۳/۴۱ ح ۱؛ الاستبصار: ۱/۱۰۳ ح ۳۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۱۲ ح ۳۷۳۰؛ الوافی: ۶/۸۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۵

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{235} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَيْفَ صَارَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِباً فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَتَمَّ صَلاَةَ الْفَرِيضَةِ بِصَلاَةِ النَّافِلَةِ وَ أَتَمَّ صِيَامَ الْفَرِيضَةِ بِصِيَامِ النَّافِلَةِ وَ أَتَمَّ وُضُوءَ الْفَرِيضَةِ بِغُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ مِنْ سَهْوٍ أَوْ تَقْصِيرٍ أَوْ نِسْيَانٍ أَوْ نُقْصَانٍ.

❂ حسین بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ غسل جمعہ کس طرح واجب قرار دیا گیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نماز فریضہ کو نماز نافلہ کے ساتھ، فرض روزوں کو نافلہ روزوں کے ساتھ اور فرض وضو کو غسل جمعہ کے ساتھ کامل کیا ہے تا کہ کچھ بھول چوک اور کمی بیشی ہو جائے تو اس کی تلافی ہو جائے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے ③ یا حسن ہے ④

{236} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ تَدَعِ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ سُنَّةٌ وَ شَمَّ الطِّيبَ وَ الْبَسْ صَالِحَ ثِيَابِكَ وَ لْيَكُنْ فَرَاغُكَ مِنَ الْغُسْلِ قَبْلَ الزَّوَالِ فَإِذَا زَالَتْ فَقُمْ وَ عَلَيْكَ السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ وَ قَالَ الْغُسْلُ وَاجِبٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل ترک نہ کرو کیونکہ یہ سنت (طریقہ) ہے اور ستھرا لباس پہنو اور قبل از زوال غسل سے فراغت پالو پس جب فارغ ہو جاؤ تو اٹھ کھڑے ہو اور تم پر سکینہ و وقار ہو اور جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔ ⑤

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے ⑥ یا حسن ہے ⑦

---

① ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۵۳؛ شرح العروۃ: ۱۰/ ۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۲۳؛ منتھی المطلب: ۲/ ۴۶۳؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۵۹۴؛ مناھج الاخیار: ۱/ ۱۲۸؛ کشف الاسرار: ۳/ ۱۳۵؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۱۶۸

② الکافی: ۳/ ۴۲ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۱۱ ح ۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۱۳ ح ۳۴۴۳؛ علل الشرائع: ۱/ ۲۸۵؛ المحاسن: ۲/ ۳۱۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۱۲ ح ۲۳۱؛ الوافی: ۶/ ۳۹۰

③ مصابیح الاحکام: ۲/ ۳۱۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۶

④ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۲۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۱/ ۴۱۶

⑤ الکافی: ۳/ ۷۰۳ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۹۶ ح ۹۶۷۸؛ الوافی: ۸/ ۱۰۹۵؛ تفسیر البیان: ۵/ ۴۷۰

⑥ جواہر الکلام: ۱/ ۵۲۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۲/ ۶۴۴؛ مصباح البدیٰ: ۷/ ۳۷؛ مصباح الفقیہ: ۶/ ۱۲۷؛ شرح العروۃ: ۱۰/ ۱۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۲۲۲؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۸۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۱۱۴؛ غنیۃ النزوع: ۲/ ۸۰۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/ ۴۳۰؛ جامع المدارک: ۱/ ۱۰۷؛ رسالہ القلم: ۲۰/ ۱۳۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/ ۱۰؛ المناظر الناضرۃ: ۷/ ۶۸۳؛ مصابیح الاحکام: ۲/ ۳۱۹؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۱۶

⑦ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۳۴۶؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۱۶۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۲۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۱۷

**{237}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْغُسْلِ فِي الْجُمُعَةِ وَالْأَضْحَى وَالْفِطْرِ قَالَ سُنَّةٌ وَلَيْسَ بِفَرِيضَةٍ.

۞ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے غسل جمعہ وعیدین کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سنت ہے اور فریضہ نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

غسل جمعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت ہے۔ شیخ کلینی اور صدوق وجوب کے قائل ہیں جبکہ متاخرین کی اکثریت اسے مستحب یا سنت مؤکدہ سمجھتی ہے، بہرحال ترک نہ کرنا ہی احوط ہے (واللہ اعلم)

**{238}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: الْغُسْلُ فِي سَبْعَةَ عَشَرَ مَوْطِناً لَيْلَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَهِيَ لَيْلَةُ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَلَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَفِيهَا يُكْتَبُ الْوَفْدُ وَفْدُ السَّنَةِ وَلَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا أَوْصِيَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَفِيهَا رُفِعَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقُبِضَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ يُرْجَى فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَيَوْمَيِ الْعِيدَيْنِ وَإِذَا دَخَلْتَ الْحَرَمَيْنِ وَيَوْمِ تُحْرِمُ وَيَوْمِ الزِّيَارَةِ وَيَوْمِ تَدْخُلُ الْبَيْتَ وَيَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ وَإِذَا غَسَّلْتَ مَيِّتاً أَوْ كَفَّنْتَهُ أَوْ مَسِسْتَهُ بَعْدَ مَا يَبْرُدُ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ فَرِيضَةٌ وَغُسْلُ الْكُسُوفِ إِذَا احْتَرَقَ الْقُرْصُ كُلُّهُ فَاغْتَسِلْ.

۞ محمد بن مسلم دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: غسل سترہ مقامات پر ہے: ماہ رمضان المبارک کی سترہویں رات اور یہ دو جمعوں کے اکٹھا ہونے کی رات ہے اور انیسویں رات کہ اس رات میں سال بھر کے خدا کے مہمان لکھے جاتے ہیں، اکیسویں رات کہ اس رات میں انبیاء کے اوصیاء کی

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۱۲ ح ۲۹۵؛ الاستبصار: ۱/۱۰۲ ح ۳۳۳؛ عوالی اللئالی: ۲/۱۷ و ۳/۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۱۴ ح ۳۷۳۳؛ الوافی: ۶/۳۷۹

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۴۱۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶؛ شرح العروۃ: ۱۰/۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۲۴؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۶۶؛ مصابیح الظلام: ۲/۹۵؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۱۶۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۱۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۲۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۲۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۳۷؛ جواہر الکلام: ۵/۴؛ مصابیح الاحکام: ۲/۳۸۷؛ وسائل العباد: ۱/۳۱۳؛ مصباح الفقیہ: ۶/۹؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۰/۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۳۵؛ جواہر الکلام: ۲/۳۳۸؛ مشارق الشموس: ۱/۴۹۱؛ مہذب الاحکام: ۴/۲۸۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۲۱۸؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۳۰۷؛ جامع المدارک: ۱/۱۹۹؛ معجم المصطلحات: ۵۱۲؛ غنیۃ النزوع: ۲/۸۰۷؛ ریاض المسائل: ۱/۳۸۸؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۲۵

وفات ہوئی اور اسی میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اٹھایا گیا اور موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوا، جبکہ سویں رات کہ اس میں لیلۃ القدر کی امید کی جاتی ہے، عیدین کے دن، حرمین میں داخل ہوتے وقت، احرام باندھنے کے دن، زیارت کے دن، بیت اللہ میں داخل ہونے کے دن، ترویہ کے دن، عرفہ کے دن، میت کو غسل و کفن دیتے وقت یا اسے ٹھنڈا ہونے کے بعد مس کرنے پر، جمعہ کے دن اور غسل جنابت فریضہ ہے اور غسل کسوف کہ جب پورا گولہ چھپ جائے تو (نماز پڑھو اور اگر نہیں پڑھی تو) غسل کرو (اور قضاء نماز پڑھو)۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

# ﴿جنابت کے احکام﴾

{239} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ الْمَرْأَةَ قَرِيباً مِنَ الْفَرْجِ فَلاَ يُنْزِلاَنِ مَتَى يَجِبُ الْغُسْلُ فَقَالَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقُلْتُ الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ هُوَ غَيْبُوبَةُ الْحَشَفَةِ قَالَ نَعَمْ.

❂ محمد بن اسماعیل سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص عورت کی فرج کے قریب مباشرت کرتا ہے مگر دونوں کو انزال نہیں ہوتا ہے تو کب غسل واجب ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب دونوں ختنے باہم مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا ختنے ملنے سے مراد حشفہ کا (اندام نہانی میں) غائب ہونا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۱۴ ح ۳۰۲؛ الخصال: ۲/۵۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۰۷ ح ۳۷۱۸؛ الوافی: ۶/۳۸۱

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۴۲۴؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۳۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۷۹؛ ریاض المسائل: ۱/۷۲؛ شرح العروۃ: ۶/۲۰۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۴۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۹۳؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۴۳؛ بغیۃ الہداۃ: ۲/۸۴۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۸۳؛ کشف اللثام: ۱/۱۳۹؛ مدارک العروۃ: ۷/۲۰۸؛ جواہر الکلام: ۲/۳۸۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۳۳۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۴۰۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۹؛ مہذب الاحکام: ۳/۳۰۰؛ مصابیح الظلام: ۴/۸۳؛ معجم المصطلحات: ۱۵۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۱۲؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۱۹؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۲۱۳

[3] الکافی: ۳/۴۶ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۱۸ ح ۳۱۱؛ الاستبصار: ۱/۱۰۸ ح ۳۵۹؛ الوافی: ۶/۳۹۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۸۳ ح ۱۸۷۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/۵۴

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۴۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۷۴؛ حبل المتین: ۱/۱۹۷؛ منتہی المطلب: ۲/۱۸۲؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۵۱؛ مصباح المنہاج: ۳/۳۴۷؛ مصابیح الظلام: ۴/۶۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۳۹؛ کشف الاسرار: ۳/۵۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۰۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۱۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۷/۲۵۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۹۹؛ ایضاح الفوائد: ۱/۴۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳؛ مشارق الشموس: ۲/۲۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۹؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۰۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۶۷

**{240}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْجَارِيَةَ الْبِكْرَ لاَ يُفْضِي إِلَيْهَا وَلاَ يُنْزِلُ عَلَيْهَا أَ عَلَيْهَا غُسْلٌ وَإِنْ كَانَتْ لَيْسَ بِبِكْرٍ ثُمَّ أَصَابَهَا وَلَمْ يُفْضِ إِلَيْهَا أَ عَلَيْهَا غُسْلٌ قَالَ إِذَا وَقَعَ الْخِتَانُ عَلَى الْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ الْبِكْرُ وَغَيْرُ الْبِكْرِ.

⦿ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص باکرہ لڑکی سے ہمبستری کرتا ہے مگر اس کا پردہ بکارت زائل نہیں کرتا اور نہ ہی اس کا انزال ہوتا ہے تو کیا اس لڑکی پر غسل واجب ہے اور اگر باکرہ نہ ہو اور مرد اس سے مقاربت کرے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت باکرہ ہو یا غیر باکرہ جب عورت کا ختنہ مرد کے ختنہ سے مل جائے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{241}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُفَخِّذِ عَلَيْهِ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا أَنْزَلَ.

⦿ عبید اللہ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص عورت کی دونوں رانوں میں مقاربت کرے تو کیا اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں اگر انزال ہو جائے (تو غسل واجب ہوگا)۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا حسن ہے[5]

**{242}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ

---

[1] الکافی: ۳/۴۶ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۸۳ ح ۱۸۷۷؛ الوافی: ۶/۳۹۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۱۸ ح ۳۱۲؛ الاستبصار: ۱/۱۰۹ ح ۳۶۰

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۴۱؛ مصباح المنہاج: ۳/۲۴۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۵۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۳۹؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۶۸؛ مشارق الشموس: ۲/۴۱۰؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۸۷؛ مصباح الفقیہ: ۳/۲۴۹؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۲۷؛ منتھی المطلب: ۲/۱۸۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۲۱؛ مصباح البدیٰ: ۴/۸۷؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۲۹۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۶۵

[3] الکافی: ۳/۴۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۱۹ ح ۳۱۳؛ الاستبصار: ۱/۱۰۴ ح ۳۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۸۶ ح ۱۸۸۴؛ الوافی: ۶/۳۹۹

[4] مستمسک العروۃ: ۳/۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۹۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۵۱؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۶۶؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۰۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۵۵؛ رسائل آل طوق: ۳/۵۱۸؛ ینابیع الاحکام: ۲/۲۷۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۲۰؛ مناہج الاخیار: ۱/۱۲۹

[5] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۳۹؛ کشف الاسرار: ۳/۴۰؛ رسائل آل طوق: ۳/۵۱۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۲۱؛ مشارق الشموس: ۲/۹۲؛ منتھی المطلب: ۲/۱۶۸؛ الحبل الاقی: ۲/۸۵؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۶۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۲۷۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۳؛ الحبل المتین: ۱/۷۰؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۳۸

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ إِذَا أَنْزَلَتْ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ تُنْزِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا الْغُسْلُ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر عورت نیند کی حالت میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتے ہیں (یعنی اسے احتلام ہوجائے) تو (کیا اس پر غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے انزال ہوجائے تو اس پر غسل واجب ہے اور اگر انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{243} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَرَى فِي الْمَنَامِ وَ يَجِدُ الشَّهْوَةَ فَيَسْتَيْقِظُ فَيَنْظُرُ فَلاَ يَجِدُ شَيْئاً ثُمَّ يَمْكُثُ الْهُوَيْنَ بَعْدُ فَيَخْرُجُ قَالَ إِنْ كَانَ مَرِيضاً فَلْيَغْتَسِلْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَرِيضاً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَمَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا قَالَ لِأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَانَ صَحِيحاً جَاءَ الْمَاءُ بِدَفْعَةٍ قَوِيَّةٍ وَ إِنْ كَانَ مَرِيضاً لَمْ يَجِئْ إِلاَّ بَعْدُ.

❁ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص خواب دیکھتا ہے (یعنی اسے احتلام ہوتا ہے) اور لذت بھی محسوس کرتا ہے مگر جب بیدار ہوتا ہے تو جستجو کے باوجود اسے کوئی چیز (منی وغیرہ) نظر نہیں آتی البتہ کچھ دیر بعد کچھ مادہ خارج ہوتا ہے تو (کیا غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو وہ شخص بیمار ہے تو پھر غسل کرے گا اور اگر بیمار نہیں ہے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: ان دونوں میں کیا فرق ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی تندرست وتوانا ہوتا ہے تو منی قوت کے ساتھ ٹپک کر نکلتی ہے اور جب بیمار ہوتا ہے تو پھر کچھ دیر کے بعد اور وہ بھی کمزوری کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۴۸ ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۳ ح۳۳۱؛ الاستبصار: ۱/۱۰۷ ح۳۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۸۷ ح۱۸۸۸؛ الوافی: ۶/۴۰۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۸۶ ح۱۹۰

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۴۴؛ منتھی المطلب: ۲/۱۷۶؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۵۳؛ شرح مازندرانی: ۱/۵۰۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۷۷؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۵۵؛ معجم المصطلحات: ۱۱۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۰۲؛ فقہ الفلاح: ۳/۹۳؛ فقہ الصادق: ۲/۱۲؛ البلوغ سبحانی: ۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۵۵؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱/۲۹۶؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۲۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۰۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۶۶؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۶۷؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۲/۳۶۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۸۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۹ ح۱۱۲۴؛ علل الشرائع: ۱/۲۸۸؛ الوافی: ۶/۴۰۰؛ المعتبر: ۱/۱۷۸؛ ۱/۳۶۹ ح۱۱۲۴؛ الاستبصار: ۱/۱۱۰ ح۳۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۹۵ ح۱۹۱۰؛ الکافی: ۳/۴۸ ح۴؛ بحار الانوار: ۷۸/۴۵

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

**{244}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي الْمَنَامِ حَتَّى يَجِدَ الشَّهْوَةَ فَهُوَ يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ لَمْ يَرَ فِي ثَوْبِهِ الْمَاءَ وَلَا فِي جَسَدِهِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَقَالَ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّمَا الْغُسْلُ مِنَ الْمَاءِ الْأَكْبَرِ فَإِذَا رَأَى فِي مَنَامِهِ وَلَمْ يَرَ الْمَاءَ الْأَكْبَرَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ.

❁ حسین بن ابوالعلاء سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو خواب میں احتلام ہوتا ہے اور وہ شہوت ولذت بھی محسوس کرتا ہے مگر جب بیدار ہوتا ہے تو اپنے کپڑے یا جسم پر منی نہیں دیکھتا تو (کیا غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

پھر فرمایا: حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ غسل صرف بڑے پانی (یعنی منی) کی وجہ سے واجب ہوتا ہے پس جب بیدار ہو اور بڑا پانی نہ دیکھے تو اس پر غسل نہیں ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح[3] یا حسن ہے۔[4]

**{245}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِهِ الْمَنِيَّ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ وَلَمْ يَكُنْ رَأَى فِي مَنَامِهِ أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ قَالَ فَلْيَغْتَسِلْ وَلْيَغْسِلْ ثَوْبَهُ وَيُعِيدُ صَلَاتَهُ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص صبح بیدار ہونے (اور نماز ادا کر چکنے) کے بعد اپنے کپڑے پر منی دیکھتا ہے جبکہ اسے خواب میں (بظاہر) کوئی احتلام نہیں ہوا تو (کیا غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ غسل کرے، کپڑے دھوئے اور نماز کا اعادہ کرے۔[5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۱؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۲۵؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۴؛ مصباح المنہاج: ۳/۳۲۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۶۹؛ جواہر الکلام: ۳/۱۱؛ فقہ الصادق: ۱/۸۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۱۳؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۳۳۴؛ وسائل العباد: ۱/۲۳۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۷۵۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۵۳؛ ریاض المسائل: ۱/۲۹؛ استقصاء الاعتبار: ۲/۸۳؛ کشف الاسرار: ۳/۱۶۶

[2] الکافی: ۳/۴۸ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۰ ح۱۳۱۶؛ الاستبصار: ۱/۱۰۹ ح۳۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۹۶ ح۱۳۹۱۳؛ الوافی: ۶/۳۹۹

[3] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۴۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۵۱؛ کشف الاسرار: ۳/۱۶۴؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۱/۲۵۴؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۱؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۵۳؛ ریاض المسائل: ۱/۲۹؛ مشارق الشموس: ۲/۳۰۰

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۴۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱۰/۳۲۸؛ منتہی المطلب: ۲/۱۷۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/۳۶۷؛ مشارق الشموس: ۲/۳۱۱؛ شرح العروۃ: ۴/۱۹۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۱؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۰۳

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۳۶۷ ح۱۱۱۸؛ الاستبصار: ۱/۱۱۱ ح۳۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۵۸ ح۲۱۰۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۲؛ الوافی: ۶/۴۰۱

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

{246} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصِيبُ اَلْمَرْأَةَ فِيمَا دُونَ اَلْفَرْجِ أَ عَلَيْهَا غُسْلٌ إِنْ هُوَ أَنْزَلَ وَلَمْ تُنْزِلْ هِيَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ هُوَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ.

✿ حلبی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ فرج کے علاوہ مباشرت کرے اور اسے انزال بھی ہو جائے مگر عورت کو انزال نہ ہو تو کیا عورت پر غسل واجب ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اور مرد کو بھی انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{247} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْبَرْقِيِّ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَتَى اَلرَّجُلُ اَلْمَرْأَةَ فِي دُبُرِهَا فَلَمْ يُنْزِلْ فَلاَ غُسْلَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَنْزَلَ فَعَلَيْهِ اَلْغُسْلُ وَلاَ غُسْلَ عَلَيْهَا.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص عورت سے اس کی دبر میں مقاربت کرے اور دونوں کو انزال نہ ہو تو دونوں پر غسل واجب نہیں ہے اور اگر صرف مرد کو انزال ہو تو اس پر غسل واجب ہے اور عورت پر غسل واجب نہیں ہے۔ ④

---

① ملاذ الاخیار: ۳/۰۷؛ جواہر الکلام: ۳/۱۵؛ مستمسک العروۃ... ۱/۰۷ ۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۷ ۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۹؛ العمل الابقی: ۲/۲۸۵؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۷ ۳۸؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲ ۳۱؛ جامع المدارک: ۱/۹۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۲؛ المعالم المأثورۃ: ۵/۹۲؛ شرح العروۃ: ۴/۲۰۲

② تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۴ ح ۵ ۳۳؛ الاستبصار: ۱/۱۱۱ ح ۰۷ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۹۹ ح ۱۹۲۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۸۴ ح ۱۸۵؛ الوافی: ۶/۴۰۸

③ ملاذ الاخیار: ۱/۵۵ ۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۶۳؛ منتہی المطلب: ۲/۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۷۳؛ سند العروۃ: ۴/۱۱۴؛ مستمسک العروۃ: ۱/۲۷ ۳؛ جواہر الکلام: ۳/۴ ۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۸۲ ۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۱۰ ۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۹۷؛ شرح العروۃ: ۶/۲۶۱؛ مناہج الاخیار: ۱/۸ ۱۳؛ کشف الاسرار: ۳/۲۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۵۹۲؛ ریاض المسائل: ۱/۲۰۰؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۱۹۲؛ الفقہ وسائل طبیہ: ۱/۵۵ ۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۶۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۷ ۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۰/۸ ۳؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۱۳ ۳؛ مہذب الاحکام: ۳/۶؛ بغیۃ الہدیٰ: ۱/۸ ۳ ۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱/۴۰۳ ۲؛ کتاب نکاح شبیری: ۴/۱۲۸۳

④ الکافی: ۳/۴۷ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۵ ح ۶ ۳۳؛ الاستبصار: ۱/۱۱۲ ح ۷ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۰۰ ح ۱۹۲۲؛ نزہۃ الناظر: ۱/۱۳؛ عوالی اللئالی: ۴/۴۰؛ الوافی: ۶/۴۱۱؛ ہدایۃ الامۃ: ۱/۷ ۱۴

## تحقیق:

حدیث مرفوع ہے۔[1]

## قول مؤلف:

اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ جب مرد عورت کی دبر میں وطی کرے اور انزال نہ ہو تو کیا غسل واجب ہوگا یا نہیں اور اسی طرح مرد کا مرد سے وطی کے معاملہ میں اختلاف ہے۔ ایک طبقے کا خیال ہے کہ غسل واجب ہوجاتا ہے جبکہ دوسرے طبقے کا خیال ہے کہ غسل واجب نہیں ہوتا جب تک انزال نہ ہو اور اس حدیث کا حکم پچھلی حدیث کے حکم سے مطابقت رکھتا ہے نیز واضح ہو کہ ان احادیث اور وضاحت کا تعلق عمل سے نہیں ہے بلکہ انجام پر پیدا ہونے والے مسئلے سے ہے۔ (واللہ اعلم)

**{248}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَجْنَبَ فَاغْتَسَلَ قَبْلَ أَنْ يَبُولَ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ يُعِيدُ الْغُسْلَ قُلْتُ فَالْمَرْأَةُ يَخْرُجُ مِنْهَا بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ لاَ تُعِيدُ الْغُسْلَ قُلْتُ فَمَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا قَالَ لِأَنَّ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْمَرْأَةِ إِنَّمَا هُوَ مِنْ مَاءِ الرَّجُلِ.

✪ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جب ہوگیا مگر پیشاب کرنے سے پہلے غسل کرلیا اور پھر اس سے کچھ (منی) خارج ہوگئی تو (کیا غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ غسل کا اعادہ کرے گا۔

میں نے عرض کیا: عورت غسل کرتی ہے اور پھر اس (کی فرج) سے کچھ (منی) خارج ہوتی ہے تو (کیا غسل واجب ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ غسل کا اعادہ نہیں کرے گی۔

میں نے عرض کیا: یہ فرق کیوں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ عورت کی فرج سے جو منی نکلی ہے وہ مرد کی ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح[3] یا موثق ہے[4]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/۱۴۲؛ جواہر الکلام: ۳/۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۲؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۱۰۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۷۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۵۹؛ المہذب البارع: ۱/۱۳۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۷/۳۸؛ منتہی المطلب: ۲/۱۸۴؛ غنیۃ النزوع: ۱/۳۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۱۷۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۹؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۲۶؛ مشارق الشموس: ۲/۱۷۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۵۵۸؛ کشف اللثام: ۲/۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۷۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۵۰۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۱۸

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۱۴۳ح ۴۰۴؛ الکافی: ۳/۴۹ح ۴؛ الاستبصار: ۱/۱۱۸ح ۳۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۰۱ح ۱۹۲۴؛ الوافی: ۶/۴۱۳

[3] العمل الابقی: ۱/۹۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۴۵۴؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۰۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۵۰۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۲؛ مصابیح الظلام: ۴/۱۵۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۵۹۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۱۷۴؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۸۷؛ مہذب الاحکام: ۳/۹۹؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۶۰؛ کشف الاسرار: ۳/۲۰۸

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۵۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۴۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۳۳۱

## وہ چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں:

{249} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ اَلْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَمَسُّ اَلْجُنُبُ دِرْهَماً وَ لاَ دِينَاراً عَلَيْهِ اِسْمُ اَللَّهِ تَعَالَى.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جنب آدمی ایسے کسی درہم و دینار کو مس نہ کرے جس پر خدا کا نام کندہ ہو۔ [1]

### تحقیق:

حدیث موثق ہے [2] یا حسن ہے [3]

{250} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ عَنْ أَبُو طَالِبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مِنَ اَلْمَدِينَةِ نُرِيدُ مَنْزِلَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَلَحِقَنَا أَبُو بَصِيرٍ خَارِجاً مِنْ زُقَاقٍ وَ هُوَ جُنُبٌ وَ نَحْنُ لاَ نَعْلَمُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى أَبِي بَصِيرٍ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَ مَا تَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لِجُنُبٍ أَنْ يَدْخُلَ بُيُوتَ اَلْأَنْبِيَاءِ وَ اَلْأَوْصِيَاءِ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو بَصِيرٍ وَ دَخَلْنَا.

بکر بن محمد سے روایت ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دولت خانہ پر حاضر ہونے کے لئے مدینہ سے نکلے تو راستہ میں ابو بصیر بھی ایک بازار سے نکل کر ہمارے ہمراہ ہو گئے جبکہ وہ جنب تھے لیکن ہمیں اس کا کوئی علم نہیں تھا۔ حتیٰ کہ ہم امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام نے سر بلند کر کے ابو بصیر کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابو محمد! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جنب کے لئے انبیاء علیہ السلام کے گھروں میں داخل ہونا جائز نہیں ہے؟

راوی کہتا ہے کہ ابو بصیر واپس لوٹ گئے اور ہم اندر داخل ہو گئے۔ [4]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۶ ح ۳۴۰؛ الاستبصار: ۱/۱۱۳ ح ۳۷۳؛ بحار الانوار: ۷۸/۶۳؛ الوافی: ۶/۴۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۴ ح ۱۹۶۰

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۴۵۹؛ مصباح المنہاج: ۳/۱۸۳؛ جواہر الکلام: ۳/۴۶؛ مصابیح الظلام: ۳/۲۴۴؛ شرح العروۃ: ۶/۳۰۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۱۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۴۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۴۵۱؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۴۸؛ مشارق الشموس: ۲/۳۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۳/۲۸۸؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۳۷؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳/۴۹۵؛ العمل الابقیٰ: ۲/۲۰۸؛ مہذب الاحکام: ۳/۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۲۷؛ القواعد الاصول: ۱/۲۰۳؛ حدود الشریعہ: ۱/۲۴۹

[3] حدود الشریعہ: ۱/۲۴۹

[4] بصائر الدرجات: ۲۴۱ ۱/؛ قرب الاسناد: ۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۱ ح ۱۹۵۲؛ بحار الانوار: ۷۸/۶۲۔ مستدرک الوسائل: ۱/۴۶۳ ح ۱۱۶۷؛ دلائل الامامۃ (مترجم): ۲۸۲ ح ۲۳۵ (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور) مدینۃ المعاجز: ۵/۳۴۸؛ اثبات الہداۃ: ۴/۹۱؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۰۴۶

[5] موسوعۃ البرغانی: ۱/۳۱۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۹۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۱۳۱؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۳۲؛ مصابیح الاحکام: ۲/۲۶۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۵۳؛ شرح العروۃ: ۶/۳۲۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۳۱۵

**{251}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ: أَنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَى نَبِيِّهِ أَنْ طَهِّرْ مَسْجِدَكَ وَ أَخْرِجْ مِنَ الْمَسْجِدِ مَنْ يَرْقُدُ فِيهِ بِاللَّيْلِ وَ مُرْ بِسَدِّ أَبْوَابِ مَنْ كَانَ لَهُ فِي مَسْجِدِكَ بَابٌ إِلاَّ بَابَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ مَسْكَنَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ وَ لاَ يَمُرَّنَّ فِيهِ جُنُبٌ.

❁ ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی فرمائی کہ اپنی مسجد کو پاک کریں اور اس شخص کو مسجد سے نکال دیں جو رات کو اس میں سوتا ہے اور سوائے علی علیہ السلام و بتول علیہا السلام کے باقی ان سب لوگوں کو جن کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے ہیں، حکم دیں کہ وہ اپنے دروازے ادھر سے بند کر دیں اور مسجد سے کوئی جنب آدمی گزرنے نہ پائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{252}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجُنُبِ يَجْلِسُ فِي الْمَسَاجِدِ قَالَ لاَ وَ لَكِنْ يَمُرُّ فِيهَا كُلِّهَا إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَ مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

❁ جمیل سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا جنب آدمی مسجدوں میں بیٹھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں البتہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی تمام مسجدوں سے اس حالت میں گزر سکتا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

**{253}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجُنُبِ وَ الْحَائِضِ يَتَنَاوَلاَنِ مِنَ الْمَسْجِدِ الْمَتَاعَ يَكُونُ فِيهِ قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ لاَ يَضَعَانِ فِي الْمَسْجِدِ شَيْئاً.

---

[1] الکافی: ۵/ ۹ ۳۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۰۵ ح ۱۹۳۱؛ کلیات حدیث قدسی: ۵ ۴۲؛ بحار الانوار: ۲۲/ ۷۰؛ الوافی: ۲۱/ ۸۵

[2] مرآۃ العقول: ۲۰/ ۳۳۰؛ مصباح المنہاج: ۳/ ۱۳ ۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۳۳۳؛ آیات الاحکام: ۵۹۴؛ المعالم الزلفی: ۳۴۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۶۵ ۳؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/ ۹۰۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/ ۲۲۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۳۰۷

[3] الکافی: ۳/ ۵۰ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۲۵ ح ۳۳۸؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۰۵ ح ۱۹۳۲؛ الوافی: ۶/ ۴۱۸؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۸۲؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۶۲

[4] شرح العروۃ: ۶/ ۳۱۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۳۰۹؛ حدود الشریعہ: ۱/ ۸۲؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۳۰۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/ ۸۵؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۱/ ۴۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۵۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۷؛ العمل الابقی: ۲/ ۳۱۱؛ وسائل العباد: ۱/ ۴۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۹۶؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۳۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۴۰۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۶/ ۳۱۱؛ بغیۃ الہدیٰ: ۱/ ۳۴۷؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۳۴؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۵/ ۳۱۹؛ منتہی المطلب: ۲/ ۲۴۴؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۱۳۸

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے جنب اور حائض کے بارے میں سوال کیا کہ وہ مسجد سے کچھ سامان اٹھا سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن وہ مسجد میں کچھ رکھ نہیں سکتے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{254} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الْحَائِضُ وَ الْجُنُبُ هَلْ يَقْرَءَانِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئاً قَالَ نَعَمْ مَا شَاءَا إِلاَّ السَّجْدَةَ وَ يَذْكُرَانِ اللَّهَ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

❁ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ پڑھ سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جو چاہے (پڑھیں) سوائے سجدہ کے (یعنی جن آیات میں سجدہ ہے) اور اللہ کا ذکر ہر حال میں کیا جاسکتا ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

حدیث میں مذکور سجدہ سے کچھ نے چار سجدے والی سورتیں مراد لی ہیں اور کچھ نے سجدے والی آیات مراد لی ہیں (واللہ اعلم)۔

### وہ چیزیں جو مجنب کے لئے مکروہ ہیں:

{255} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ

---

[1] الکافی: ۵۱/۳ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۱۲۵/۱ ح ۳۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۳/۲ ح ۱۹۵۷؛ عوالی اللئالی: ۸/۳ ح ۲؛ الوافی: ۴۱۸/۶ ح ۳؛ تفسیر البرہان: ۸۳/۲

[2] مراۃ العقول: ۱۵۰/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۴۵۹/۱؛ مصباح الفقیہ: ۳۰۲/۳؛ منتھی المطلب: ۳۵۳/۲؛ مصباح المنہاج: ۳۰۶/۳؛ معتصم الشیعہ: ۳۹۶/۱؛ مصابیح الظلام: ۱۳/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۳۲/۱؛ جواہر الکلام: ۵۳/۳؛ مختلف الشیعہ: ۳۳۳/۱؛ مدارک الاحکام: ۲۸۲/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴۱/۴؛ شرح العروۃ: ۴۲۴/۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲۰۷/۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲۵۸/۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵۶/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۲/۱؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۳۹؛ مستمسک العروۃ: ۴۷/۳؛ مہذب الاحکام: ۳۶/۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۳۱۷/۶؛ تفصیل الشریعہ: ۳۹۵/۳

[3] علل الشرائع: ۲۸۸/۱ باب ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۱۲/۱ ح ۸۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۲۶/۱ ح ۶۷؛ بحار الانوار: ۴۳/۷۸؛ الوافی: ۳۳۳۲۲؛ الاستبصار: ۱۱۵/۱ ح

[4] ذخیرۃ المعاد: ۵۲/۱؛ مصابیح الظلام: ۱۳/۴؛ مصباح الفقیہ: ۳۰۲/۳؛ شرح العروۃ: ۱۷/۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴۷۷/۳؛ دروس تمہیدیہ: ۶۱/۱؛ کشف اللثام: ۳۲/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۴۵۷/۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳۱۸/۵؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲۵/۲؛ مدارک العروۃ: ۲۶۳/۳؛ مہذب الاحکام: ۴۸/۳؛ مشارق الشموس: ۳۵/۲؛ حدود الشریعہ: ۵۷۳/۱؛ مستمسک العروۃ: ۵۰/۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲۷/۱؛ العمل الابقی: ۳۲۰/۲؛ دراسات فقہیہ: ۵۳

حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَ يَشْرَبَ غَسَلَ يَدَهُ وَ تَمَضْمَضَ وَ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ أَكَلَ وَ شَرِبَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی کچھ کھانا پینا چاہے تو ہاتھ منہ دھو کر اور کلی کر کے کھا پی سکتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا احسن (کالصحیح) ہے[3] یا حسن ہے[4]

{256} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُوَاقِعُ أَهْلَهُ أَ يَنَامُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ فِي مَنَامِهَا وَ لاَ يَدْرِي مَا يَطْرُقُهُ مِنَ الْبَلِيَّةِ إِذَا فَرَغَ فَلْيَغْتَسِلْ قُلْتُ أَ يَأْكُلُ الْجُنُبُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّا لَنَكْسَلُ وَ لَكِنْ لِيَغْسِلْ يَدَهُ وَ الْوُضُوءُ أَفْضَلُ.

عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی بیوی سے ہمبستری کرتا ہے تو کیا وہ اس حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روحوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے لہٰذا اسے کیا معلوم کہ اسے (نیند میں) کیا مصیبت پیش آجائے لہٰذا فارغ ہوتے ہی غسل کرے۔

میں نے عرض کیا: جب آدمی وضو سے پہلے کھا پی سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم لوگ سہل انگیزی سے کام لیتے ہیں حالانکہ اسے ہاتھ دھونا چاہیے اور وضو کرنا افضل ہے۔[5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

{257} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ

---

[1] الکافی: ۳/۵۰ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۹ ح ۳۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۹ ح ۱۹۷۵؛ الوافی: ۶/۱۷۳؛ المعتبر: ۱/۱۹۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۱۷۸

[2] مستمسک العروہ: ۳/۶۳؛ مصباح الصالحین: ۳/۶۹؛ مدارک العروہ: ۳/۲۶۲؛ تنقیح مبانی العروہ: ۴/۵۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۲۱؛ شرح العروہ: ۵/۱۲؛ التنقیح فی شرح العروہ: ۵/۱۷؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۶۵؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۸۴؛ ملاذ الاخیار: ۱/۱۷۴؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۹۸؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۸۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۴؛ جواہر الکلام: ۲/۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۰؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱۹۳؛ الناظر الناضرہ: ۳/۴۳؛ مصباح الفقیہ (الطہارۃ): ۳/۶۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۱۲؛ نتائج الاصول: ۳/۲۰۱؛ ریاض المسائل: ۱/۲۳۱؛ ینابیع الاحکام: ۸۴۶؛ منتھی المطلب: ۲/۲۳۳؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/۱۲۲

[3] مرآۃ العقول: ۱۳/۸۴

[4] ملاذ الاخیار: ۱/۱۷۴؛ شرح العروہ: ۳/۸۷؛ الحدائق الناضرہ: ۲/۱۵۳؛ کشف اللثام: ۲/۳۷

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۳۷۲ ح ۱۳؛ فقہ القرآن: ۲/۴۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۸۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۱/۳۰۸؛ الوافی: ۶/۴۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۲۸ ح ۲۰۱۰

[6] ملاذ الاخیار: ۳/۸۰؛ مصباح الفقیہ: ۳/۵۳؛ جواہر الکلام: ۳/۵۷؛ مشارق الشموس: ۲/۴۴۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۸۳؛ الناظر الناضرہ: ۳۹؛ غنائم الایام: ۱/۵۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۴۰؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۵۸؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۷؛ مصابیح الاحکام: ۲/۹۲؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/۲۴؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۳۷؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳/۵۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۴۲۶

اَلرَّجُلِ أَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ يُكْرَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ.

❁ عبیداللہ حلبی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا جب آدمی جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا کرنا مکروہ ہے جب تک (غسل یا) وضو نہ کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{258} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي الْمِعْزَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ أَيَخْتَضِبَانِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد صالح (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا جب آدمی اور حیض والی عورت خضاب کر سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{259} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجُنُبِ هَلْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَبْعِ آيَاتٍ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ کیا جب آدمی قرآن پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں سات آیات تک (پڑھ سکتا ہے)۔ [5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۸۳ ح ۱۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۲۷ ح ۲۰۰۷؛ الوافی: ۶/۴۲۳

[2] روضۃ المتقین: ۱/۲۳۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۵۲۴؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۰۳؛ مصباح المنہاج: ۳/۸۳۴؛ التنقیح فی شرح: ۵/۱۹؛ معتصم المطلب: ۲/۲۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۸۴۴؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۹۵؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۳۵؛ مستند المنافع: ۱/۵۳۰؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۸؛ جامع المدارک: ۱/۴۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۴۷؛ مستند المنافع: ۱/۵۳۰؛ کشف اللثام: ۱/۲۲؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۸۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۴۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳۱۹؛ ریاض المسائل: ۱/۲۲۹؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۳۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۴۰؛ شرح العروۃ: ۳/۷۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۳ ح ۵۲۵؛ الاستبصار: ۱/۱۱۴ ح ۳۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۵۴ ح ۲۳۴۶؛ الوافی: ۶/۴۲۰

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۹۸؛ مصباح الفقیہ: ۳/۴۳۹ و ۳/۸۶؛ مصباح المنہاج: ۳/۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۵۰۴؛ مناہج الاخیار: ۱/۳۴۲؛ کشف الاسرار: ۳/۱۹۹؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۳۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۸۴۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۷/۶۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۸۴؛ العمل الابقی: ۲/۲۳۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۳۷۴؛ غنیۃ البدیۃ: ۱/۶۷۳؛ مشارق الشموس: ۲/۴۵۳

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۸ ح ۳۵۰؛ الاستبصار: ۱/۱۱۴ ح ۳۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۸ ح ۱۹۷۴؛ الوافی: ۶/۴۲۳؛ المعتبر: ۱/۱۹۰

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{260} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ أَ تَقْرَأُ النُّفَسَاءُ وَ الْحَائِضُ وَ الْجُنُبُ وَ الرَّجُلُ يَتَغَوَّطُ الْقُرْآنَ فَقَالَ يَقْرَءُونَ مَا شَاءُوا.

✪ عبداللہ بن علی حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حیض و نفاس والی عورت اور جنب اور پاخانہ کرنے والا آدمی قرآن پڑھ سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس قدر چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

## غسل جنابت:

{261} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ يُجَامِعُهَا زَوْجُهَا فَتَحِيضُ وَ هِيَ فِي الْمُغْتَسَلِ تَغْتَسِلُ أَوْ لاَ تَغْتَسِلُ قَالَ قَدْ جَاءَهَا مَا يُفْسِدُ الصَّلاَةَ فَلاَ تَغْتَسِلُ.

✪ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس سے اس کے شوہر نے جماع کیا اور وہ غسل خانہ میں غسل کر رہی تھی کہ اسے حیض آ گیا تو اب وہ غسل (جنابت) کرے یا نہ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اب تو اسے وہ (حیض) آ گیا جو نماز کو باطل کر دیتا ہے لہٰذا اب غسل (جنابت) نہ کرے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/۶۸۴؛ مصباح المنہاج: ۳/۴۷۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۹۳؛ کشف الاسرار: ۳/۱۹۱؛ جامع المدارک: ۱/۷۳؛ مشارق الشموس: ۲/۴۴۳؛ ارشاد العقول: ۲/۶۹۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۳۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۳؛ بدائع البحوث: ۵/۸۹۲؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۴۰۶؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۴۴۲؛ المبسوط فی اصول: ۵/۴۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۴۴۴؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۶۲؛ منتخب مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۴۰۶؛ شرح العروۃ: ۴/۷۶۲؛ تفسیر الصراط المستقیم: ۲/۴۳۳؛ ذخیرۃ البلد: ۱/۵۸۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۶؛ الدر الباہرۃ: ۲۱۰

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۸ ح ۳۴۸؛ الاستبصار: ۱/۱۱۴ ح ۳۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۷ ح ۱۹۶۹؛ الوافی: ۶/۴۲۳

[3] ملاذ الاخیار: ۱/۲۶۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۱۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۴۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۳؛ صراط الیقین: ۲/۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۴۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۵۹؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۸۱؛ ینابیع الاحکام: ۲/۴۲۳؛ تفسیر الصراط المستقیم: ۲/۳۱۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۷۴؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۰۹؛ روض الجنان: ۱/۸۴؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۱؛ مستند الشیعہ: ۱/۴۰۳؛ مصباح الفقیہ: ۲/۱۲۳؛ شرح العروۃ: ۶/۸۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/۸۷۴

[4] الکافی: ۳/۸۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۷۰ ح ۱۱۲۸؛ السرائر: ۳/۶۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۳ ح ۱۲۸۹؛ بحار الانوار: ۷۸/۶۰؛ الوافی: ۶/۵۳۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[1] یا حسن ہے[2]

## قول مؤلف:

ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ غسل جنابت از خود واجب نہیں ہے کہ ہر حال ادا کیا جائے بلکہ یہ تب واجب ہوتا ہے جب کوئی ایسا کام کرنا جو جس میں طہارت واجب ہے جیسے نماز کے وقت کا داخل ہونا جیسا کہ ایک جماعت اسی کی قائل ہے (واللہ اعلم)

## ترتیبی غسل:

**{262}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَبْدَأُ فَتَغْسِلُ كَفَّيْكَ ثُمَّ تُفْرِغُ بِيَمِينِكَ عَلَى شِمَالِكَ فَتَغْسِلُ فَرْجَكَ ثُمَّ تَمَضْمَضْ وَ اِسْتَنْشِقْ ثُمَّ تَغْسِلُ جَسَدَكَ مِنْ لَدُنْ قَرْنِكَ إِلَى قَدَمَيْكَ لَيْسَ قَبْلَهُ وَ لاَ بَعْدَهُ وُضُوءٌ وَ كُلُّ شَيْءٍ أَمْسَسْتَهُ الْمَاءَ فَقَدْ أَنْقَيْتَهُ.

✿ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے ہاتھ دھونے سے ابتداء کرو، پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس سے شرمگاہ کو دھوو، پھر کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو پھر سر سے لے کر پاؤں تک سارا جسم دھوؤ اور اس غسل کے پہلے اور بعد وضو نہیں ہے اور جسم کے جس جس حصے پر پانی ڈالتے جاؤ گے وہ پاک وصاف ہوتا جائے گا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

**{263}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ

---

[1] فقہ الصادقؑ: ۲/ ۱۸۲؛ منتھی المطلب: ۲/ ۲۰۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/ ۱۹۰؛ مصباح المنھاج: ۵/ ۱۲۳؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۳۹؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۳/ ۳۱۹؛ ذکری الشیعہ: ۱/ ۱۹۳؛ موسوعہ شہید الاول: ۵/ ۱۳۳؛ روض الجنان: ۱/ ۱۵۰؛ شرح العروۃ: ۵/ ۳۰۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۲۳۳؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۱۳۵؛ جواہر الکلام: ۱/ ۳۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۵۷۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۲۲۶؛ مشرق الشمسین: ۲۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۱۸۴؛ الدر الباہر: ۴۴؛ کشف اللثام: ۲/ ۲۱؛ الرسائل الفقہارکیہ: ۲۱۳؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۱۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۲۲۳

[2] شرح مازندرانی: ۲/ ۹۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۴۱؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۹۱؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۳۱۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۲۷۲؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/ ۱۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۳۹۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۷۰ ح ۱۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۳۰ ح ۲۰۱۷؛ تفسیر الصافی: ۲/ ۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/ ۵۳؛ الوافی: ۶/ ۵۰۳

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۷۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۴۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/ ۸۸۳؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۹۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۹۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۳۴۶؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/ ۲۰۳؛ مشارق الشموس: ۲/ ۱۷۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۳۴۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۱۹۸؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۰۲؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۲۰۳؛ المناظر الناضرۃ: ۵/ ۱۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۸۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۵۹۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۵۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۱۱۱؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۹۷؛ الفقہ المقارن: ۸۷؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/ ۷۳؛ جواہر الکلام: ۳/ ۱۰۱

كَيْفَ يَغْتَسِلُ ٱلْجُنُبُ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَ كَفَّهُ شَيْءٌ غَمَسَهَا فِي ٱلْمَاءِ ثُمَّ بَدَأَ بِفَرْجِهِ فَأَنْقَاهُ بِثَلاَثِ غُرَفٍ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاَثَ أَكُفٍّ ثُمَّ صَبَّ عَلَى مَنْكِبِهِ ٱلْأَيْمَنِ مَرَّتَيْنِ وَ عَلَى مَنْكِبِهِ ٱلْأَيْسَرِ مَرَّتَيْنِ فَمَا جَرَى عَلَيْهِ ٱلْمَاءُ فَقَدْ أَجْزَأَهُ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ (جب آدمی) کس طرح غسل کرے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کے ہاتھ پر کوئی نجاست نہ ہوتو اسے پانی میں ڈبوئے اور تین چلو پانی سے اپنی شرمگاہ کو صاف کرے پھر تین چلو سر پر ڈالے پھر اپنے دائیں کندھے پر دوبار پانی ڈالے پھر بائیں کندھے پر دوبار پانی ڈالے پس جس جس مقام پر پانی جاری ہوجائے گا کافی ہوگا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{264} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ غُسْلِ ٱلْجَنَابَةِ فَقَالَ تَصُبُّ عَلَى يَدَيْكَ ٱلْمَاءَ فَتَغْسِلُ كَفَّيْكَ ثُمَّ تُدْخِلُ يَدَكَ فَتَغْسِلُ فَرْجَكَ ثُمَّ تُمَضْمِضُ وَ تَسْتَنْشِقُ وَ تَصُبُّ ٱلْمَاءَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَ تَغْسِلُ وَجْهَكَ وَ تُفِيضُ عَلَى جَسَدِكَ ٱلْمَاءَ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے غسل جنابت کا طریقہ پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر ہتھیلیوں کو دھوؤ پھر پانی میں ہاتھ ڈالو اور اپنی شرمگاہ کو دھوؤ پھر کلی کرو اور ناک میں پانی چڑھاؤ اور پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈال کر اپنے چہرے کو بھی دھوؤ اور جسم پر بھی پانی بہاؤ۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/ ۴۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۳۳ ح ۶۸ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۲۹ ح ۲۰۱۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/ ۵۳؛ تفسیر الصافی: ۲/ ۱۹؛ الوافی: ۶/ ۵۰۳

[2] شرح العروۃ: ۶/ ۴۷ ۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۵۴ ۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/ ۵۷ ۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۲ ۴؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۱۳۲؛ ملاذ الاخیار: ۱/ ۸۳ ۳؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۲۹۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۶۹؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۲۹۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/ ۴۷ ۳؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۲۱ ۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/ ۲۹۴؛ منتہی المطلب: ۲/ ۱۹۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۸۷ ۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۱۳؛ ۵۱ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۰ ۷؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۱۱؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۹۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۸۷۷؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۳۴؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۱۳۲؛ المناظر الناضرۃ: ۴/ ۴۹؛ جامع المدارک: ۱/ ۶۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۹۳

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۳۱ ح ۶۲ ۳؛ الاستبصار: ۱/ ۱۱۸ ح ۹۸ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۳۱ ح ۲۰۲؛ الوافی: ۶/ ۵۰۴

[4] ملاذ الاخیار: ۱/ ۶۷ ۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/ ۵۹ ۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۵۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۸۷ ۵؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۲۹۰؛ مصابیح الاحکام: ۱/ ۲۰۱؛ مشارق الشموس: ۲/ ۷۴؛ المناظر الناضرۃ: ۵/ ۱۰؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۱۹۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۸۴؛ المعلقات علی العروۃ: ۱/ ۳۳۶؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۰۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۶/ ۷۳ ۳؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۹۹ ۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۴۲۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۴۴؛ جامع المدارک: ۱/ ۷۰

**{265}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ غُسْلِ ٱلْجَنَابَةِ فَقَالَ تَبْدَأُ بِكَفَّيْكَ فَتَغْسِلُهُمَا ثُمَّ تَغْسِلُ فَرْجَكَ ثُمَّ تَصُبُّ ٱلْمَاءَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلاَثاً ثُمَّ تَصُبُّ ٱلْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِكَ مَرَّتَيْنِ فَمَا جَرَى عَلَيْهِ ٱلْمَاءُ فَقَدْ طَهُرَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے تو اپنے ہاتھ دھوؤ پھر اپنی شرمگاہ کو دھوؤ پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالو پھر دو دو بار (یعنی دائیں بائیں) تمام جسم پر پانی ڈالو پس جسم کے جس حصے پر پانی پہنچ جائے گا وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{266}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَنِ اِغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ فَلَمْ يَغْسِلْ رَأْسَهُ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَغْسِلَ رَأْسَهُ لَمْ يَجِدْ بُدّاً مِنْ إِعَادَةِ ٱلْغُسْلِ.

۞ حریز سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو غسل جنابت کر رہا ہو اور اس نے اپنا سر نہ دھویا ہو پھر بعد میں اس کا سر دھونے کا ارادہ ہو (یعنی ترتیب قائم نہ رکھے) تو اس کے پاس غسل کا اعادہ کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۴۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۲۹ ح ۲۰۱۳؛ الاستبصار: ۱/۱۲۳ ح ۴۲۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۲ ح ۳۶۵؛ الوافی: ۶/۵۰۳

[2] ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۴۷۲؛ مصباح الفقیہ: ۳/۵۶۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۹۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۸۰؛ مستند المنافع: ۱/۵۰۴؛ شرح مازندرانی: ۱/۴۹۷؛ کشف الاسرار: ۳/۳۳۴؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۷۷؛ الدر الباہر: ۲۱۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۲۳۰؛ بغیۃ المدارک: ۱/۴۷۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۲۰۱؛ منتھی المطلب: ۲/۲۰۷؛ التنقیح فی شرح: ۵/۹۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۲؛ شرح نجاۃ العباد: ۳۴۳؛ غنائم الایام: ۱/۲۸۴؛ جواہر الکلام: ۳/۸۶؛ الفرقان فی تفسیر صادقی: ۸/۲۹؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۸؛ شرح العروۃ: ۴/۳۰۷

[3] الکافی: ۳/۴۴ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۳ ح ۳۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۳۵ ح ۲۰۳۴؛ الاستبصار: ۱/۱۲۴ ح ۴۲۱؛ الوافی: ۶/۵۱۷؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۲۲؛ موسوعہ الشہید الاول: ۶/۱۳۷

[4] مصباح المنہاج: ۳/۵۰۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۲۶۲؛ شرح العروۃ: ۶/۶۸۳؛ فقہ الصادق: ۲/۵۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۸۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۱۶؛ منتھی المطلب: ۲/۱۹۶؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۹۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۸۳؛ مناہج الاخیار: ۱/۳۰؛ کشف الاسرار: ۳/۳۴۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۹؛ کشف اللثام: ۲/۵؛ مدارک العروۃ: ۳/۴۷۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/۸۰؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۹۶؛ ریاض المسائل: ۱/۲۰۶؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۲۰۱؛ مہذب الاحکام: ۳/۶۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۱۶۷؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۵۵۴؛ العمل الابقی: ۲/۳۱۳؛ مشارق الشموس: ۲/۵۶۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/۵۶۳؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۷۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۳۰

**{267}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ إِحْلِيلِهِ بَعْدَ مَا اغْتَسَلَ شَيْءٌ قَالَ يَغْتَسِلُ وَ يُعِيدُ الصَّلاَةَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَالَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ فَإِنَّهُ لاَ يُعِيدُ غُسْلَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَنِ اغْتَسَلَ وَ هُوَ جُنُبٌ قَبْلَ أَنْ يَبُولَ ثُمَّ يَجِدُ بَلَلاً فَقَدِ انْتَقَضَ غُسْلُهُ وَ إِنْ كَانَ بَالَ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ وَجَدَ بَلَلاً فَلَيْسَ يَنْقُضُ غُسْلَهُ وَ لَكِنْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ لِأَنَّ الْبَوْلَ لَمْ يَدَعْ شَيْئاً.

✪ محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کسی آدمی کے غسل کر لینے کے بعد پیشاب کی نالی سے کوئی چیز نکلے تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (دوبارہ) غسل بھی کرے گا اور نماز بھی پڑھے گا مگر یہ کہ اس نے غسل کرنے سے پہلے پیشاب کر لیا ہو تو اسے دوبارہ غسل نہیں کرنا پڑے گا۔

محمد کا بیان ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص پیشاب کرنے سے پہلے جنابت کا غسل کرے پھر اسے کوئی رطوبت نظر آئے تو اس کا غسل ٹوٹ گیا اور اگر پہلے پیشاب کر چکا تھا پھر غسل کیا اور پھر اسے کوئی تری نظر آئی تو اس کا غسل نہیں ٹوٹا لیکن اس پر وضو واجب ہوگا کیونکہ اس صورت میں پیشاب نے کچھ باقی نہیں چھوڑا تھا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{268}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَنْسَى أَنْ يَبُولَ حَتَّى يَغْتَسِلَ ثُمَّ يَرَى بَعْدَ الْغُسْلِ شَيْئاً أَ يَغْتَسِلُ أَيْضاً قَالَ لاَ قَدْ تَعَصَّرَتْ وَ نَزَلَ مِنَ الْحَبَائِلِ.

✪ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کوئی شخص جنب ہو جائے اور پیشاب کرنا بھول کر غسل کرنا شروع کر دے اور پھر غسل کرنے کے بعد کوئی تری دیکھے تو کیا وہ دوبارہ غسل کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کیونکہ وہ خود بخود نچڑ گیا ہے اور یہ تری تو پشت کی رگوں سے نکلی ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۴۴ ح ۴۰۷؛ الاستبصار: ۱/۱۱۹ ح ۴۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۸۳ ح ۷۴۸ و ۲/۲۵۱ ح ۲۰۸۱؛ الوافی: ۶/۴۱۴

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۵۱۸؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۰۷؛ کشف الاسرار: ۳/۲۱۶؛ جامع المدارک: ۱/۴۷؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۳۲۹؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۳۰۱؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۴؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۴۸؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۷/۳؛ مہذب الاحکام: ۳/۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۲۵؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱/۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۱۷۴؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۴۴؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۹۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۰؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۱۲۶؛ موسوعۃ البرغانی: ۱/۳۴۳؛ منتہی المطلب: ۲/۲۵۲؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۰۳

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۴۵ ح ۴۰۹؛ الاستبصار: ۱/۱۲۰ ح ۴۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۵۲ ح ۲۰۸۵؛ الوافی: ۶/۴۱۵؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۳۱؛ موسوعہ شہید الاول: ۲/۱۳۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

## قول مؤلف:

غسل کرنے کے دروان حدث اصغر یا حدث اکبر صادر ہوجائے تو اس سلسلے میں بعض کے نزدیک غسل کا اعادہ نہیں کرنا پڑتا البتہ وضو کرنا ہوگا لیکن بعض کے نزدیک غسل کا اعادہ کرنا پڑتا ہے یعنی مثال کے طور پر اگر کسی نے سر وگردن کو دھولیا تھا اور باقی جسم دھونے سے پہلے ریح خارج ہوگئی تو وہ نئے سرے سے غسل کرے گا۔

اس موضوع پر دلالت کرنے والی احادیث پہلے بھی گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ بھی گزریں گی لیکن ایک حدیث ہم یہاں نقل کررہے ہیں جو واضح ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ غسل کے اس طرح حصے بخرے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ، شرمگاہ اور سر کو (اگلے پہر) دھولے اور دوسرے جسم کے دھونے کو نماز (ظہرین) کے وقت تک موخر کرے (اور نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد دھوئے) ہاں البتہ اگر اسی اثنا میں یعنی سر دھونے کے بعد اور دوسرا جسم دھونے سے پہلے کوئی حدث سرزد ہوجائے جیسے بول وبراز یا ریح یا منی خارج ہوجائے تو غسل کا ازسرنو اعادہ کرنا پڑے گا۔ ②

صاحب المدارک نے اس حدیث کو شیخ صدوق کی کتاب ''عرض المجالس'' کے حوالے سے نقل کیا ہے اور شہیدان نے اسے اصحاب سے روایت کے ہے۔ نیز یہ حدیث انہی الفاظ کے ساتھ ''فقہ الرضا علیہ السلام'' میں بھی موجود ہے ③۔ اور شیخ صدوق نے الہدایہ میں یہی الفاظ درج کئے ہیں ④ نیز من لا یحضرہ الفقیہ میں کہا ہے کہ میرے والد نے میری طرف جو اپنا رسالہ لکھا ہے اس میں ہے اور پھر آگے یہی الفاظ ذکر کئے ⑤ اور اسی طرح شیخ طوسی اور ایک پوری جماعت ⑥ نے اسی حدیث کے مطابق عمل کا حکم لگایا ہے۔ نیز حسن ابراہیم بن عمر الیمانی بھی اسی موضوع پر واضح ہے ⑦ (واللہ اعلم)

**{269}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُجْنِبُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَبُولَ فَيَجِدُ بَلَلاً بَعْدَ مَا يَغْتَسِلُ قَالَ يُعِيدُ الْغُسْلَ فَإِنْ كَانَ بَالَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلاَ يُعِيدُ غُسْلَهُ وَلَكِنْ يَتَوَضَّأُ وَيَسْتَنْجِي.

**ترجمہ:** سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جنب ہو اور پیشاب کرنے سے

① ملاذ الاخیار: ۱/۵۲۱؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۱/۴۰۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۱۶۳؛ الفوائد الرجالیہ: ۵۸۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۱/۵۲۱

② المدارک الاحکام: ۱/۳۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۳۸ ح ۲۰۳۹؛ الذکریٰ: ۱۰۲؛ روض الجنان: ۵۹

③ فقہ الرضاؑ: ۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۱/۴۷۳ ح ۱۱۹۷؛ بحار الانوار: ۷۸/۵۰

④ الھدایہ: ۶۹

⑤ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۸۸ اور آخر حدیث ۱۹۱

⑥ المبسوط: ۱/۲۹؛ النہایہ: ۲۲؛ الجامع الشرائع: ۴۰؛ المختلف: ۳۳؛ اللمعہ: ۲۰

⑦ الکافی: ۳/۴۴ ح ۸؛ الوافی: ۶/۵۱۸ ح ۴۸۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۳۸ ح ۲۰۳۸؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۳۸؛ فقہ الصادق: ۲/۶۷

پہلے غسل کرے اور غسل کے بعد کوئی رطوبت دیکھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ غسل کا اعادہ کرے گا اور اگر غسل سے پہلے پیشاب کرلیا تھا تو پھر اس پر غسل کا اعادہ نہیں ہوگا بلکہ وہ وضو کرے گا اور استنجاء کرے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

## ارتماسی غسل:

{270} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً جُنُباً ارْتَمَسَ فِي الْمَاءِ ارْتِمَاسَةً وَاحِدَةً أَجْزَأَهُ ذَلِكَ وَإِنْ لَمْ يَدْلُكْ جَسَدَهُ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی جنب آدمی (آب جاری یا آب کثیر میں) یکبارگی غسل ارتماسی کرنا چاہے تو یہ کافی ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{271} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُجْنِبُ هَلْ يُجْزِيهِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ أَنْ يَقُومَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يَغْسِلَ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى مَا سِوَى ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَ يَغْسِلُهُ اغْتِسَالَهُ بِالْمَاءِ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی جب آدمی غسل جنابت کرنے کے سلسلے میں برستی ہوئی بارش میں کھڑا ہوجائے اور اس طرح اپنے سر اور بدن کو دھوڈالے تو اس طرح اس کا غسل ہوجائے گا جبکہ وہ اور پانی سے بھی غسل کرسکتا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ اس طرح (ترتیب کے ساتھ) کرے جس طرح دوسرے پانی سے کرتا ہے تو کافی ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۴۴ ح ۴۰۶؛ الکافی: ۳/۴۹ ح ۴؛ الاستبصار: ۱/۱۱۹ ح ۴۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۵۱ ح ۲۰۸۲؛ الوافی: ۶/۴۱۳

[2] بحوث فی شرح العروۃ: ۴/۵۹؛ سند العروۃ: ۴/۱۹۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۵۰۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۱/۵۱۸؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۱۴۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۳۳۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۷۰ ح ۱۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۳۰ ح ۲۰۱۷؛ تفسیر الصافی: ۲/۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴/۵۳؛ الوافی: ۶/۵۰۴؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۱۸۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۱۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۸۸۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/۹۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۴۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۱؛ مصابیح الظلام: ۴/۱۹۵

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۱۴۹/۴۲۴؛ الاستبصار: ۱/۱۲۵ ح ۴۲۵؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۰ ح ۲۷؛ قرب الاسناد: ۱/۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۳۱ ح ۲۰۲۲؛ الوافی: ۶/۵۲۲؛ بحار الانوار: ۷۸/۴۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (1)

{272} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا ارْتَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ ارْتِمَاسَةً وَاحِدَةً أَجْزَأَهُ ذَلِكَ مِنْ غُسْلِهِ.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی جب آدمی یکبارگی (کثیر یا جاری) پانی میں غوطہ لگائے (اور باہر نکل آئے) تو اس طرح اس کا غسل جنابت ہو جائے گا۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ (3)

## غسل کے احکام:

{273} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ أَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ فِي الْكَنِيفِ الَّذِي يُبَالُ فِيهِ وَ عَلَيَّ نَعْلٌ سِنْدِيَّةٌ فَأَغْتَسِلُ وَ عَلَيَّ النَّعْلُ كَمَا هِيَ فَقَالَ إِنْ كَانَ الْمَاءُ الَّذِي يَسِيلُ مِنْ جَسَدِكَ يُصِيبُ أَسْفَلَ قَدَمَيْكَ فَلاَ تَغْسِلْ أَسْفَلَ قَدَمَيْكَ.

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں غسل جنابت ایسی جگہ کھڑے ہو کر کرتا ہوں جہاں پیشاب کیا جاتا ہے اور میں نے سندھی جوتا پہنا ہوتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ پانی جو تمہارے جسم سے نیچے بہہ رہا تھا پاؤں کے تلووں تک پہنچ جائے تو پھر پاؤں کو نہ دھوئے۔ (4)

---

(1) ملاذ الاخیار: ۱/ ۵۳۴؛ روضۃ المتقین: ۲۰/ ۴۷؛ جواہر الکلام: ۳/ ۱۰۰؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۳۱۸؛ مصابیح الفقیہ: ۳/ ۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۵۷؛ کشف الاسرار: ۳/ ۴۴۲؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۸۳؛ العمل الابقی: ۲/ ۵۴۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/ ۵۴۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۸۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۶۷؛ کشف الظلام: ۲/ ۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۴۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۹۳؛ موسوعۃ البرغانی: ۱/ ۳۷؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۳۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۴۷؛ وسائل العباد: ۱/ ۸۲۴؛ مصابیح الاحکام: ۳/ ۹۸؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۲۰۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۱۴۴

(2) الکافی: ۳/ ۴۳ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۸۶ ح؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۴۸ ح ۴۲۳؛ الاستبصار: ۱/ ۱۲۵ ح ۴۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۳۲ ح ۲۰۲۴؛ مستدرک الوسائل: ۱/ ۴۷۱ ح ۱۹۲؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۴۲؛ الوافی: ۶/ ۵۲۱

(3) معتصم الشیعہ: ۱/ ۳۱۸؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/ ۲۱۳؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۲۹۵؛ غنائم الایام: ۱/ ۲۸۳؛ مصباح الفقیہ: ۳/ ۷۴۳؛ جواہر الکلام: ۳/ ۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۹۱؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۱۳۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۷۷؛ موسوعۃ البرغانی: ۱/ ۳۳۵؛ موسوعۃ الفاضل القطیفی: ۱/ ۱۵۵؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۲۰۳؛ الدلیل الفقہی: ۲۸۳؛ الصوم فی الشریعۃ: ۱/ ۲۷؛ الدر المنضود: ۲/ ۸۲۱؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۸۶۷؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۲۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۸۷۳؛ وسائل العباد: ۱/ ۲۴۸؛ الدر الباہرۃ: ۲۱۵؛ الفقہ المقارن: ۸۷؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۳۶

(4) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۷۲ ح ۵۳؛ الکافی: ۳/ ۴۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۳۳ ح ۳۶۷؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۳۴ ح ۲۰۳۰؛ الوافی: ۶/ ۵۰۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{274} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ الرَّجُلُ يُجْنِبُ فَيُصِيبُ جَسَدَهُ وَ رَأْسَهُ الْخَلُوقُ وَ الطِّيبُ وَ الشَّيْءُ اللَّكِدُ مِثْلُ عِلْكِ الرُّومِ وَ الطَّرَارِ وَ مَا أَشْبَهَهُ فَيَغْتَسِلُ فَإِذَا فَرَغَ وَجَدَ شَيْئاً قَدْ بَقِيَ فِي جَسَدِهِ مِنْ أَثَرِ الْخَلُوقِ وَ الطِّيبِ وَ غَيْرِهِ قَالَ لَا بَأْسَ.

ابراہیم بن ابومحمود سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جب ہوتا ہے اور اس حالت میں اپنے جسم پر خلوق، خوشبو یا کوئی لیسدار چیز جیسے رومی گوند وغیرہ لگاتا ہے اور جب کر کے اس سے فارغ ہوتا ہے تو اپنے جسم پر ان چیزوں کو کچھ نشان دیکھتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{275} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ أَفِضْ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ أَكُفٍّ وَ عَنْ يَمِينِكَ وَ عَنْ يَسَارِكَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِثْلُ الدَّهْنِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سر پر تین چلو پانی ڈالو اور پھر جسم کے دائیں اور بائیں پانی ڈالو اور تیل کی طرح (قلیل) پانی (بھی) کافی ہے۔ [4]

---

[1] روضۃ المتقین: ۱/۱۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۳۶؛ سند العروۃ: ۱/۲۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۱/۳۸۳

[2] الکافی: ۳/۵۱ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۰ ح ۳۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۳۹ ح ۲۰۳۰؛ الوافی: ۱/۵۱۰؛ مسند الامام الرضا: ۲/۳۲۱؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۴۰

[3] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۵۰؛ جواہر الکلام: ۳/۸۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۷؛ شرح مازندرانی: ۱/۴۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۲/۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۹۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۵۷۳؛ شرح العروۃ: ۴/۲۹۹؛ دراسات فی الفقہ: ۳/۲۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۸۳؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۱۸؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۴۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۷۴؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۴۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۶/۵۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۷؛ منتھی المطلب: ۲/۲۳۵؛ بغیۃ الہدۃ: ۱/۷۰۳؛ شرق الشمسین: ۸/۲۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۵۹؛ مہذب الاحکام: ۳/۵۷

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۷ ح ۳۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۳۱ ح ۲۰۰۸؛ الوافی: ۶/۵۲۴

## تحقیق:

حدیث موثق [1] یا پھر صحیح ہے [2]

## قول مؤلف:

احادیث میں پانی کی مقدار کم و بیش بیان ہوئی ہے جو ممکن ہے احتیاط اور فضیلت پر محمول ہو اور حسب ضرورت پانی استعمال کیا جانا درست ہو (واللہ اعلم)

{276} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ كَمْ يُجْزِءُ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ أَمْدَادٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبَتِهِ وَيَغْتَسِلَانِ جَمِيعاً مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ غسل جنابت کے لئے کس قدر پانی کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ مد پانی کے ساتھ اپنی بیوی سمیت غسل کیا کرتے تھے اور دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{277} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدٍ أَيْضاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَتِهِ أَوْ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَوْ يَوْمَ عِيدٍ هَلْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ قَبْلَ ذَلِكَ أَوْ بَعْدَهُ فَقَالَ لَا لَيْسَ عَلَيْهِ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ فَقَدْ أَجْزَأَهُ الْغُسْلُ وَالْمَرْأَةُ مِثْلُ ذَلِكَ إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهَا الْوُضُوءُ لَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ وَقَدْ أَجْزَأَهَا الْغُسْلُ.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جو شخص غسل جنابت یا غسل جمعہ یا غسل عید کرے تو

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱/۵۰۰؛ غنیۃ النزوع: ۱/۶۹؛ ۳؛ مستند العروۃ: ۴/۷۰؛ ۱؛ جامع الاحکام: ۲/۸۳؛ ۴؛ المناظر الناضرۃ: ۴/۷۴؛ ۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۲۳۳
جامع المدارک: ۱/۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۲؛ ۱؛ العمل الابقی: ۲/۲۷؛ ۳؛ مشارق الشموس: ۲/۹۸؛ ۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۴؛ ۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/۵۷؛ ۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۴۸؛ ۳؛ لوامع الاحکام: ۱۹؛ ۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۱۶

[2] مصابیح الظلام: ۴/۷۲؛ ۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۳؛ ۱؛ الحاشیہ علی مدارک: ۱/۳۳۱

[3] الکافی: ۳/۲۲؛ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۷ ح ۸۲؛ ۳؛ الاستبصار: ۱/۱۲۲ ح ۱۲؛ ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۴۲ ح ۲۰۴۹؛ ۲؛ بحار الانوار: ۷۷/۵۶؛ ۳؛ الوافی: ۶/۵۲۳؛ مسکن الفواد: ۱۳۱

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۱/۴۹۸؛ ۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۰؛ کشف الاسرار: ۳/۲۲۹؛ ۳؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/۲۰۹؛ ۲؛ جواہر الکلام: ۲/۱۰۹؛ ۱؛ معالم الدین: ۱/۳۷۳

کیا اسے غسل سے پہلے یا اس کے بعد (فرض) وضو کی ضرورت ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں غسل کافی ہے۔ اس سے پہلے یا اس کے بعد اسے وضو کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اسی کے مثل عورت کے لئے کہ جب وہ حیض وغیرہ کا غسل کرلے تو اس سے پہلے اور بعد وضو اس پر نہیں ہے اور اسے غسل کافی ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{278} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْوُضُوءُ بَعْدَ الْغُسْلِ بِدْعَةٌ.

❁ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: غسل کے بعد وضو (فریضہ) کرنا بدعت ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح [4] یا موثق ہے [5]

{279} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ غُسْلٍ قَبْلَهُ وُضُوءٌ إِلاَّ غُسْلَ الْجَنَابَةِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر غسل سے پہلے وضو (کیا جاسکتا) ہے سوائے غسل جنابت کے۔ [6]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [7] کیونکہ ابن ابی عمیر کی مراسیل صحاح میں شامل ہوتی ہیں۔

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۱ ح ۳۹۸؛ الاستبصار: ۱/۱۲۷ ح ۴۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۴۴ ح ۲۰۵۷؛ الوافی: ۶/۵۲۸

[2] ملاذ الاخیار: ۱/۵۰۹؛ مصابیح الظلام: ۳/۹۴؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۴۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۵۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۱۲۵؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۶۰؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۴۴؛ کشف الاسرار: ۳/۲۵۴؛ القواعد الکلیہ: ۱/۲۰۸؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۲۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۸۰؛ شرح طہارۃ القواعد: ۷/۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۹۸۳؛ فقہ الصادق: ۲/۲۰۷؛ جواہر الکلام: ۲/۲۱۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۹۱؛ شرح العروۃ: ۵/۳۹۸؛ مدارک العروۃ: ۳/۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۳۰۲؛ مقالات کنگرہ: ۱/۲۳۰؛ کتاب الطہارۃ قمی: ۱/۲۷۷؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۶۰؛ العمل الابقیٰ: ۲/۶۴؛ مصباح الفقیہ: ۳/۱۷۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۳۱

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۴۰ ح ۳۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۴۵ ح ۲۰۶۰؛ الکافی: ۳/۴۵ ح ۱۳؛ الوافی: ۶/۵۲۸؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۴۷

[4] مصابیح الظلام: ۳/۲۱۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۳۰۴

[5] ملاذ الاخیار: ۱/۵۰۹

[6] الکافی: ۳/۴۵ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۳۹ ح ۳۹۱؛ الاستبصار: ۱/۱۲۶ ح ۴۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۴۸ ح ۲۰۷۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۸۴؛ الوافی: ۶/۵۲۹

[7] مرآۃ العقول: ۱۳/۷۳؛ ملاذ الاخیار: ۱/۵۰۵؛ سند العروۃ: ۳/۸۶؛ مصابیح المنہاج: ۵/۸۳؛ منتہی المطلب: ۲/۱۵۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۲۰۹؛ غنائم الایام: ۱/۸۸؛ کشف الاسرار: ۳/۲۴۸؛ ریاض المسائل: ۱/۲۳؛ مصابیح الظلام: ۳/۹۴؛ اثنا عشر رسالہ میر داماد: ۸/۴۱۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۴۰؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۶؛ العمل الابقیٰ: ۲/۶۰؛ ریاض المسائل: ۱/۳۴؛ رسائل الشہید الثانی: ۱/۱۴۰

{280} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي سَلْمَى خَادِمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَتْ كَانَ أَشْعَارُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قُرُونُ رُءُوسِهِنَّ مُقَدَّمَ رُءُوسِهِنَّ فَكَانَ يَكْفِيهِنَّ مِنَ الْمَاءِ شَيْءٌ قَلِيلٌ فَأَمَّا النِّسَاءُ الْآنَ فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُنَّ أَنْ يُبَالِغْنَ فِي الْمَاءِ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے سلمہ خادمۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اپنے بالوں کی چوٹیاں سروں کے اگلے حصے پر کیا کرتی تھیں اس لئے ان کو غسل کے لیے تھوڑا سا پانی کافی ہوتا تھا مگر آج کی عورتوں کو چاہیے کہ وہ پانی میں مبالغہ کریں (یعنی زیادہ پانی استعمال کریں تا کہ پانی جڑوں تک پہنچ جائے)۔①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔②

{281} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَجُلٍ أَجْنَبَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَنَسِيَ أَنْ يَغْتَسِلَ حَتَّى خَرَجَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيَ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص رمضان المبارک میں جنب ہوا اور غسل کرنا بھول گیا حتیٰ کہ پورا ماہ گزر گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر واجب ہے کہ غسل کرے اور اس دوران پڑھی ہوئی تمام نمازوں اور رکھے ہوئے تمام روزوں کی قضا کرے۔③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔④

---

① تہذیب الاحکام: ۱/۱۴۷ ح ۳۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۵۵ ح ۲۰۹۲؛ الوافی: ۶/۵۰۹

② ملاذ الاخیار: ۱/۵۲۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۶۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۹/۲۴۷؛ مصباح الفقیہ: ۳/۴۴۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۴۳۷؛ العمل الابقی: ۲/۳۳۰؛ الدر الباہر: ۲۱۳؛ مہذب الاحکام: ۳/۹۵؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۹۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۴۷

③ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۰ ح ۴۲۸ و ۴/۳۱۱ ح ۹۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۵۷ ح ۲۰۹۹ و ۸/۲۳ ح ۱۳۳۱۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۴۳؛ مستدرک الوسائل: ۶/۳۴۷ ح ۱۳۵۷۷؛ الوافی: ۱۱/۲۶۲

④ ملاذ الاخیار: ۱/۵۴۲؛ منتہی المطلب: ۲/۲۶۱؛ غنائم الایام: ۵/۲۶۵؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۷۸؛ تذکرۃ الفقہاء: ۶/۸۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۹/۶۱؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۱۱؛ جواہر الکلام: ۱۷/۵۸؛ مختلف الشیعہ: ۳/۴۸۳؛ مصباح الشریعہ: ۷۷؛ تکمیل مشارق الشموس: ۳۸۹؛ بغیۃ الہدۃ: ۱/۴۴۳؛ مستند الشیعہ: ۱۰/۳۴۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۷۱؛ المعلقات علی العروۃ: ۳/۵۷۳؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/۲۲۵؛ مہذب الاحکام: ۳/۳۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/۱۱۵؛ غایۃ المراد: ۱/۳۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۳۴؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۷۷؛ مستند العروۃ: ۱/۱۹۸؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۲۰۶؛ مستمسک العروۃ: ۸/۲۸۹؛ المہذب البارع: ۲/۷۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۱/۲۱۱

**{282}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ تَرَكَ بَعْضَ ذِرَاعِهِ أَوْ بَعْضَ جَسَدِهِ مِنْ غُسْلِ اَلْجَنَابَةِ فَقَالَ إِذَا شَكَّ وَ كَانَتْ بِهِ بِلَّةٌ وَ هُوَ فِي صَلاَتِهِ مَسَحَ بِهَا عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ اِسْتَيْقَنَ رَجَعَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمَا مَا لَمْ يُصِبْ بِلَّةً فَإِنْ دَخَلَهُ اَلشَّكُّ وَ قَدْ دَخَلَ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ وَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ إِنِ اِسْتَيْقَنَ رَجَعَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ اَلْمَاءَ وَ إِنْ رَآهُ وَ بِهِ بِلَّةٌ مَسَحَ عَلَيْهِ وَ أَعَادَ اَلصَّلاَةَ بِاسْتِيقَانٍ وَ إِنْ كَانَ شَاكّاً فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي شَكِّهِ شَيْءٌ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے غسل جنابت میں بازو یا جسم کا کوئی حصہ نہیں دھویا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اسے (کسی عضو کے دھونے میں) شک ہو اور اس کے جسم پر ہنوز تری موجود ہو اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس تری سے اس عضو کو تر کر دے اور اگر یقین ہو (کہ نہیں دھویا) اور تری موجود نہ ہو تو پلٹ کر ان کو دھوئے اور اگر اس وقت شک پڑے جبکہ نماز پڑھ رہا ہو تو پھر اس شک کی کوئی پرواہ نہ کرے اور برابر نماز پڑھتا رہے اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر اسی حالت میں عضو کے ترک کرنے کا یقین ہو جائے تو پھر لوٹ کر اس عضو پر پانی ڈالے اور اگر اس وقت اس جسم پر تری موجود ہو تو اس پر تر ہاتھ پھیرے اور ترک کے یقین کی صورت میں پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرے اور اگر صرف شک ہو تو اس شک کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور وہ برابر اپنی نماز جاری رکھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{283}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْجُنُبِ بِهِ اَلْجُرْحُ فَيَتَخَوَّفُ اَلْمَاءَ إِنْ أَصَابَهُ قَالَ فَلاَ يَغْسِلُهُ إِنْ خَشِيَ عَلَى نَفْسِهِ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک جنب کے جسم پر کوئی زخم ہو جس پر پانی لگنے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۰ ح ۲۶۱؛ الکافی: ۳/۳۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۶۰ ح ۲۱۰۴؛ الوافی: ۶/۳۴۳

[2] بغیۃ الہدی: ۱/۳۰۹؛ دروس فی مسائل: ۶/۲۵؛ براہین الحج: ۴/۱۷۱؛ سند العروۃ: ۳/۴۳؛ الرسائل فقہیہ: ۱/۲۹۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۸۸؛ شرح العروۃ: ۴/۱۶۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۲۰؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۷۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۶/۱۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۳۰؛ قواعد الفقیہ: ۱۰۳؛ حاشیہ علی درر الفوائد: ۹۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۹۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۵۸؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۷؛ جواہر الکلام: ۲/۳۶۳؛ ایضاح الفرائد: ۲/۸۴۹؛ منتہی المطلب: ۲/۵۴؛ مصباح الاصول: ۳/۲۹۶؛ نتائج الافکار: ۶/۳۱؛ کفایۃ الاصول: ۵/۸۱؛ بیان الاصول: ۳/۶۴؛ مشارق الشموس: ۲/۲۹۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۹۱؛ قاعدۃ الفراغ شاہرودی: ۸۸؛ نہایۃ الافکار: ۴/۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۹۰؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۸۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۵۶؛ بدائع الاحکام: ۲/۲۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۶۳؛ القواعد الفقہیہ: ۱۰/۲۰۰؛ زبدۃ الاصول: ۶/۷۸؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵۱۶

سے اسے ضرر کا اندیشہ ہو تو (وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ضرر کا اندیشہ ہو تو پھر اسے نہ دھوئے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{284} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلْتَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَكَ غُسْلُكَ ذَلِكَ لِلْجَنَابَةِ وَ الْجُمُعَةِ وَ عَرَفَةَ وَ النَّحْرِ وَ الذَّبْحِ وَ الزِّيَارَةِ فَإِذَا اجْتَمَعَتْ لِلَّهِ عَلَيْكَ حُقُوقٌ أَجْزَأَهَا عَنْكَ غُسْلٌ وَاحِدٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَ كَذَلِكَ الْمَرْأَةُ يُجْزِيهَا غُسْلٌ وَاحِدٌ لِجَنَابَتِهَا وَ إِحْرَامِهَا وَ جُمُعَتِهَا وَ غُسْلِهَا مِنْ حَيْضِهَا وَ عِيدِهَا.

✪ زرارہ دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام وامام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب طلوع فجر کے بعد غسل کرو تو یہ ایک غسل جنابت، جمعہ، عرفہ، نحر، ذبائح (یعنی عید قرباں) اور زیارت (سب) کے لئے کافی ہے پس جب تم پر اللہ کی طرف سے زیادہ حقوق (یعنی غسل) جمع ہو جائیں تو ان سب کے لیے صرف ایک غسل کافی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح عورت کے لئے اس کے جنابت، احرام، جمعہ، حیض اور عید کے تمام غسلوں کے لئے صرف ایک غسل کافی ہے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{285} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْأَلُهُ فَابْتَدَأَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَاسْأَلْ يَا شِهَابُ وَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْنَاكَ بِمَا جِئْتَ لَهُ قُلْتُ أَخْبِرْنِي جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ جِئْتَ لِتَسْأَلَنِي عَنِ الْجُنُبِ يَغْرِفُ الْمَاءَ مِنَ الْحُبِّ بِالْكُوزِ فَيُصِيبُ يَدَهُ الْمَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قَالَ وَ إِنْ شِئْتَ سَلْ وَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي قَالَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ

---

① تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۶۳ ح ۱۰۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۶۱ ح ۲۱۰۲؛ الوافی: ۶/ ۵۱۱؛ الاستبصار: ۱/ ۲۷ ح ۲۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱/ ۱۸۹

② ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۳۱۶؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۱۵۳؛ التعلیقات علی شرح: ۸/ ۱۳

③ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۰۷ ح ۲۷۹؛ السرائر: ۳/ ۶۰۸؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۶۱ ح ۲۱۰۷؛ الکافی: ۳/ ۴۱ ح ۱؛ الوافی: ۶/ ۵۳۳

④ دروس فی الکفایہ: ۳/ ۱۸۶؛ فقہ الصادق: ۱/ ۳۵۹؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۹۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۵۵؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۵/ ۱۱۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۳۱۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/ ۱۵۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۳۴۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۴۲؛ بغیۃ الہدیٰ: ۱/ ۳۰۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۲۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۶۶؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۱۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/ ۵۸؛ میراث حوزہ اصفہان: ۵/ ۴۹۱؛ براہین الحج: ۲/ ۵۷؛ جواھر الکلام: ۲/ ۱۲۵؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۳۳۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۲۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۴۵۷؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۱۲۰؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/ ۲۷۵؛ مفتاح الاصول مازندرانی: ۲/ ۱۹۱؛ المباحث الاصولیہ: ۶/ ۲۰۹؛ المعالم المأثورۃ: ۵/ ۲۱۷؛ رسائل الشہید الثانی: ۱/ ۱۳۱

اَلْجُنُبِ يَسْهُو وَ يَغْمُرُ يَدَهُ فِي اَلْمَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا قُلْتُ وَ ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَصَابَ يَدَهُ شَيْءٌ فَلاَ بَأْسَ بِذَاكَ سَلْ وَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي قَالَ جِئْتَ لِتَسْأَلَنِي عَنِ اَلْجُنُبِ يَغْتَسِلُ فَيَقْطُرُ اَلْمَاءُ مِنْ جِسْمِهِ فِي اَلْإِنَاءِ أَوْ يَنْضَحُ اَلْمَاءُ مِنَ اَلْأَرْضِ فَيَقَعُ فِي اَلْإِنَاءِ قُلْتُ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ لَيْسَ بِهَذَا بَأْسٌ كُلِّهِ الحدیث۔

✪ شہاب بن عبدربہ سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں چند مسائل پوچھنے کے لیے حاضر ہوا تو آپؑ نے (میرے پوچھے بغیر) از خود ابتدا کی اور فرمایا: اے شہاب! اگر تم چاہو تو تم پوچھو اور اگر چاہو تو میں بتاوں کہ تم کیا پوچھنے آئے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! آپؑ مجھے بتایئے کہ میں کیا پوچھنے آیا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ کیا ایک شخص حالت جنابت میں مٹکے کے اندر کوزہ ڈال کر پانی نکال سکتا ہے جبکہ اس کا ہاتھ بھی پانی سے مس ہو رہا ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، یہی پوچھنے آیا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر فرمایا: اگر چاہو تو تم پوچھو اور اگر چاہو تو میں بتا دوں (کہ تم مزید کیا پوچھنا چاہتے ہو)؟

میں نے عرض کیا: آپؑ ہی بتایئے۔

آپؑ نے فرمایا: تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ ایک شخص حالت جنابت میں ہے اور وہ غسل سے پہلے سہواً اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہی پوچھنا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے ہاتھ پر کوئی چیز (یعنی نجاست وغیرہ) نہیں لگی ہوئی تو کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر فرمایا: پوچھو یا اگر چاہو تو میں تمہیں بتا دوں (کہ مزید کیا پوچھنا چاہتے ہو)؟

میں نے عرض کیا: آپؑ ہی بتا دیجیے۔

آپؑ نے فرمایا: تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ ایک شخص غسل جنابت کر رہا ہے اور اس کے جسم سے پانی کے قطرات ٹپک کر پانی کے برتن میں گر رہے ہیں یا زمین پر گر کر پھر اڑ کر برتن میں پڑ رہے ہیں تو؟

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہی پوچھنا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اس سب میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

---

[1] بصائر الدرجات: ۸۰ ج ۲۳ جز ۵ باب ۱۰؛ بحارالانوار: ۷۴/۲۹ و ۷۷/۱۹؛ عوالم العلوم: ۲۰/۲۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۶۲/۲ ح ۲۱۱۹؛ مدینۃ المعاجز: ۵/۳۳۷؛ المناقب: ۲۱۹/۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1]

## قول مؤلف:

مگر یہ کہ اگر ہاتھ پر عین نجاست لگی ہو تو اسے دھونا پڑے گا جیسا کہ پہلے احادیث میں گزر چکا ہے (واللہ اعلم)

**{286}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي ثَوْبِهِ أَوْ يَغْتَسِلُ فَيُعَانِقُ امْرَأَتَهُ وَيُضَاجِعُهَا وَهِيَ حَائِضٌ أَوْ جُنُبٌ فَيُصِيبُ جَسَدَهُ مِنْ عَرَقِهَا قَالَ هَذَا كُلُّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

✪ ابواسامہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب آدمی کو اسی حالت میں اپنے کپڑے میں پسینہ آجائے یا غسل کرنے کے بعد اپنی زوجہ سے معانقہ کرے یا ہم خوابی کرے اور وہ جنب یا حائض ہو اور اس کا پسینہ اسے لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ سب کچھ بھی نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [3]

**{287}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ بِغَيْرِ إِزَارٍ حَيْثُ لاَ يَرَاهُ أَحَدٌ قَالَ لاَ بَأْسَ.

---

[1] موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۵۶؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۱۳؛ مصابیح الاحکام: ۱/۲۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۱۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱/۲۹۷؛ وسائل العباد: ۱/۷۲؛ الاقوال المختارۃ: ۱۰۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۱/۲۳؛ ینابیع الاحکام: ۱/۲۱۰؛ مقابس الانوار: ۱/۷؛ شرح نجاۃ العباد: ۴۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۴؛ العمل الابقی: ۱/۷۴؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۹؛ دلیل العروۃ: ۱/۳۳؛ التنقیح فی شرح: ۲/۹۵؛ المعالم الماثورۃ: ۱/۵۳؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۱۰؛ جامع المدارک: ۱/۲؛ جواہر الکلام: ۱/۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۲۹۳؛ مدارک العروۃ: ۱/۸؛ ۲۳؛ غنیۃ البلد: ۱/۷؛ ۱۰

[2] الکافی: ۳/۲۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۶۸ ح ۸۷۷؛ الاستبصار: ۱/۱۸۴ ح ۶۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۴۴ ح ۴۱۲۳؛ عوالی اللئالی: ۱۳/۵۲؛ الوافی: ۶/۱۲۹

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۸۸؛ مصابیح الظلام: ۵/۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۸۸؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۹۹؛ منتہی المطلب: ۳/۲۳۲؛ کشف الاسرار: ۳/۸۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۱۵؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۶۲؛ معالم الدین: ۲/۵۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۵۵؛ المہذب البارع: ۱/۲۲۶؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۰۸؛ مناہج الاخیار: ۱/۲۲۹ (حسن بلکہ صحیح)

✪ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام (صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ جہاں کوئی دیکھنے والا نہ ہو وہاں تہمند کے بغیر (ننگا) نہانا کیسا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{288} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الْمَرْأَةُ تَغْسِلُ فَرْجَ زَوْجِهَا فَقَالَ وَلِمَ مِنْ سُقْمٍ قُلْتُ لاَ قَالَ مَا أُحِبُّ لِلْحُرَّةِ أَنْ تَفْعَلَ فَأَمَّا الْأَمَةُ فَلاَ يَضُرُّهُ قَالَ قُلْتُ: لَهُ أَيَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْ أَهْلِهِ فَقَالَ نَعَمْ مَا يُفْضِي بِهِ أَعْظَمُ.

✪ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا عورت اپنے شوہر کی شرمگاہ دھوسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیوں؟ کیا ایسا کسی بیماری کی وجہ سے ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں ایک آزاد عورت کے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسا کرے البتہ کنیز کے لئے کوئی ضرر نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا شوہر اپنی بیوی کے روبرو غسل کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ وہ جو اس کے ساتھ (مقاربت) کرتا ہے وہ تو اس سے بھی بہت بڑا کام ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے[4] یا صحیح ہے[5]

{289} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْهُمَا فَقَالَ هُمَا مِنَ السُّنَّةِ فَإِنْ نَسِيتَهُمَا لَمْ تَكُنْ عَلَيْكَ إِعَادَةٌ.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان دونوں (یعنی کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے) کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ دونوں کام سنت ہیں اور اگر بھول جاؤ تو ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔[6]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۸۳ ح ۱۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۶۸ ح ۲۱۲۵؛ الوافی: ۶/۵۱۵؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۱۳۵

[2] شرح العروۃ: ۲/۹۲؛ التنقیح فی شرح: ۲/۱۱۷؛ منتھی المطلب: ۲/۶۱؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۲۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۲۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۸؛ معالم الدین: ۲/۸۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۴۰

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۶ ح ۱۰۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۶۰ ح ۹۵۶؛ الوافی: ۶/۵۱۵؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۹۸

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/۳۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۸۶

[5] تبصرۃ الفقہاء: ۱/۴۴۲

[6] تہذیب الاحکام: ۱/۷۸ ح ۲۰۳؛ الاستبصار: ۱/۶۶ ح ۲۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۳۰ ح ۱۱۲۵ و ۲/۲۲۵ ح ۲۰۰۲؛ الوافی: ۶/۳۳۷

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

## ﴿استحاضہ﴾

{290} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: سَأَلَتْنِي امْرَأَةٌ مِنَّا أَنْ أُدْخِلَهَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَأْذَنْتُ لَهَا فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ إِلَى أَنْ قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ مَا تَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ فَتَجُوزُ أَيَّامُ حَيْضِهَا قَالَ إِنْ كَانَ أَيَّامُ حَيْضِهَا دُونَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ اسْتَظْهَرَتْ بِيَوْمٍ وَاحِدٍ ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ قَالَتْ فَإِنَّ الدَّمَ يَسْتَمِرُّ بِهَا الشَّهْرَ وَ الشَّهْرَيْنِ وَ الثَّلَاثَةَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ قَالَ تَجْلِسُ أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاتَيْنِ قَالَتْ لَهُ إِنَّ أَيَّامَ حَيْضِهَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهَا وَ كَانَ يَتَقَدَّمُ الْحَيْضُ الْيَوْمَ وَ الْيَوْمَيْنِ وَ الثَّلَاثَةَ وَ يَتَأَخَّرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَمَا عِلْمُهَا بِهِ قَالَ دَمُ الْحَيْضِ لَيْسَ بِهِ خَفَاءٌ هُوَ دَمٌ حَارٌّ تَجِدُ لَهُ حُرْقَةً وَ دَمُ الِاسْتِحَاضَةِ دَمٌ فَاسِدٌ بَارِدٌ قَالَ فَالْتَفَتَتْ إِلَى مَوْلَاتِهَا فَقَالَتْ أَ تَرَاهُ كَانَ امْرَأَةً مَرَّةً.

۞ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ ہمارے خاندان کی ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ میں اسے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کروں۔ چنانچہ میں نے امام علیہ السلام سے اجازت چاہی اور آپ علیہ السلام نے اجازت دے دی تو وہ اپنی کنیز سمیت حاضر ہوئی اور پوچھا: آپ اس عورت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جسے حیض آئے اور اس کے (مقررہ) دنوں سے آگے نکل جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کے ایام حیض دس دن سے کم تھے (اور اب خون آگے نکل جائے) تو ایک دن مزید انتظار کرے (اور اگر پھر بھی خون نہ نکلے تو) پھر وہ مستحاضہ ہے۔

اس عورت نے کہا: اگر اس کا خون ایک، دو یا تین ماہ تک مسلسل جاری رہے تو وہ نماز کیسے پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: حیض کے دنوں میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) بعد ازاں (استحاضہ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے) ہر دو نماز کے لئے ایک غسل کرے اور نماز پڑھے۔

عورت نے کہا: اگر اس کے ایام حیض میں گڑبڑ ہو جائے۔ کبھی (مقررہ عادت سے) ایک یا دو یا تین دن پہلے آ جائے یا کبھی اس طرح موخر ہو جائے تو وہ کس طرح معلوم کرے کہ اس کا خون حیض کون سا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خون حیض کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے۔ یہ گرم ہوتا ہے جس سے عورت کو جلن محسوس ہوتی ہے اور استحاضہ کا خون فاسد خون ہے جو ٹھنڈا ہوتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ وہ عورت اپنی کنیز کی طرف مڑی اور اسے کہا: تیرا کیا خیال ہے (ایسا معلوم ہوتا ہے) کہ یہ (امام علیہ السلام) بھی کبھی

---

① ملاذ الاخیار: ۱/۳۱۸؛ مناھج الاخیار: ۱/۹۱؛ کشف الاسرار: ۲/۳۴۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۱۵۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۵۷۸؛ مستند الشیعہ: ۲/۶۸؛ لوامع الاحکام: ۳۵۸

عورت رہ چکے ہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [2] یا صحیح ہے [3]

## ﴿استحاضہ کے احکام﴾

{291} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ النُّفَسَاءُ مَتَى تُصَلِّي قَالَ تَقْعُدُ بِقَدْرِ حَيْضِهَا وَ تَسْتَظْهِرُ بِيَوْمَيْنِ فَإِنِ انْقَطَعَ الدَّمُ وَ إِلاَّ اغْتَسَلَتْ وَ احْتَشَتْ وَ اسْتَثْفَرَتْ وَ صَلَّتْ وَ إِنْ جَازَ الدَّمُ الْكُرْسُفَ تَعَصَّبَتْ وَ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ صَلَّتِ الْغَدَاةَ بِغُسْلٍ وَ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ بِغُسْلٍ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ بِغُسْلٍ وَ إِنْ لَمْ يَجُزِ الدَّمُ الْكُرْسُفَ صَلَّتْ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ قُلْتُ وَ الْحَائِضُ قَالَ مِثْلُ ذَلِكَ سَوَاءً فَإِنِ انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ وَ إِلاَّ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَصْنَعُ مِثْلَ النُّفَسَاءِ سَوَاءً ثُمَّ تُصَلِّي وَ لاَ تَدَعُ الصَّلاَةَ عَلَى حَالٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ الصَّلاَةُ عِمَادُ دِينِكُمْ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ نفساء (جس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو) کب نماز پڑھے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے ایام حیض کے مطابق نماز ترک کرے گی (اور اگر خون نہ رکا تو) اور دو دن تک انتظار کرے گی پس اگر خون رک گیا تو ٹھیک ورنہ (خود کو مستحاضہ سمجھتے ہوئے) غسل (نفاس) کرے گی اور اندام نہانی میں کپاس (وغیرہ) رکھ کر اوپر لنگوٹ باندھے گی اور نماز پڑھے گی۔ پس اگر خون کپاس سے بہہ نکلے تو بطور پٹی کپڑا باندھ کر صبح کی نماز ایک غسل سے اور ظہرین (ظہر و عصر) کی نماز دوسرے غسل سے اور مغربین (مغرب وعشاء) کی نماز تیسرے غسل سے پڑھے گی اور اگر کپاس سے خون باہر نہ نکلے تو پھر ایک غسل سے (پنجگانہ) نماز پڑھے گی۔

میں نے عرض کیا: اور حائض (کا کیا حکم ہے)؟

---

[1] الکافی: ۳/۹۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۱ ح ۴۳۳؛ السرائر: ۳/۶۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۷۲ ح ۳۲۱۳؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۰۱؛ الوافی: ۶/۴۳۱

[2] مصباح الفقیہ: ۴/۷؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۳/۱۲۱؛ منتقیٰ مبانی العروۃ: ۶/۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۲/۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۸۳؛ جامع المدارک: ۱/۸۷؛ شرح العروۃ: ۵/۵۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۷؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۸۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۷/۲۴۹؛ المعالم المأثورۃ: ۶/۲۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/۵۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۲/۹۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۷؛ العمل الابقی: ۲/۳۸۰؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۸۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۰۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۳۷۰؛ لمناظر الناضرۃ: ۵/۱۷۸

[3] مصابیح الظلام: ۱/۵۳؛ روض الجنان: ۶۵؛ بغیۃ الہدیٰ: ۱/۳۶۶؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۷۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۷/۳۶۹

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے بھی اسی طرح ہے پس اگر (مقررہ ایام پر) خون بند ہو گیا تو ٹھیک ورنہ وہ مستحاضہ سمجھی جائے گی اور اسی طرح کرے گی جیسا نفساء (کے لئے بیان ہوا ہے) پھر نماز پڑھے گی اور نماز کو ہرگز ترک نہ کرے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{292} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ عِنْدَ صَلاَةِ اَلظُّهْرِ وَ تُصَلِّي اَلظُّهْرَ وَ اَلْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلُ عِنْدَ اَلْمَغْرِبِ فَتُصَلِّي اَلْمَغْرِبَ وَ اَلْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلُ عِنْدَ اَلصُّبْحِ فَتُصَلِّي اَلْفَجْرَ وَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْلُهَا مَتَى شَاءَ إِلاَّ فِي أَيَّامِ حَيْضِهَا فَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَ قَالَ لَمْ تَفْعَلْهُ اِمْرَأَةٌ قَطُّ اِحْتِسَاباً إِلاَّ عُوفِيَتْ مِنْ ذَلِكَ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: استحاضہ (کثیرہ) والی عورت ظہر کے وقت غسل کرے گی جس سے وہ نماز ظہر و عصر ادا کرے گی پھر مغرب کے وقت غسل کرے گی جس سے مغرب و عشاء پڑھے گی پھر صبح کے وقت غسل کرے گی جس سے نماز فجر ادا کرے گی اور اس کا شوہر ایام حیض کی علاوہ جب چاہے اس سے مقاربت کر سکتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو عورت خلوص نیت سے اس پر عمل کرے گی وہ اس (استحاضہ کی بیماری) سے نجات پا جائے گی۔[3]

## تحقیق:

شیخ طوسی کی سند سے حدیث صحیح ہے[4]

---

[1] الکافی: ۳/۹۹ ح۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۳ ح۴۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۷۳ ح۲۹۳۴؛ الوافی: ۶/۴۷۶

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۷؛ مصباح المنہاج: ۵/۱۷۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۸۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۷۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۹۴۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۵/۷۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۹؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۲۹۱؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۶؛ تعالیق مبسوطہ: ۲/۹۷۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۸۳؛ دراسات فقہیہ: ۵۸؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۲۵۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۴۴۳؛ ریاض المسائل: ۱/۵۰؛ وسائل العباد: ۱/۳۱۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۷۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۵۷۳؛ کشف اللثام: ۲/۱۸۱؛ مصابیح الظلام: ۱/۷۳؛ العالم الماثورۃ: ۲/۳۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۳/۸۲؛ المحاسن النفسانیہ: ۳۳؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۷۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۱ ح۴۸۷؛ الکافی: ۳/۹۰ ح۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۷۳ ح۲۳۹۳؛ الفصول المہمہ: ۳/۲۴۶؛ الوافی: ۶/۱۷۴

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۲۶؛ مصباح الفقیہ: ۴/۳۰۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۷۷۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۷؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۴۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۵۰۲؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۴۳۱؛ المناظر الناضرۃ: ۶/۲۴۶؛ التعلیقہ علی ریاض: ۲۰۴؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۷۳؛ شرح العروۃ: ۶/۹۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۱۲۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۴۳؛ العمل الابقی: ۲/۷۴؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۷۴؛ شرح العروۃ: ۴/۳۴۳؛ مصابیح الظلام: ۱/۷۲۲؛ جواہر الکلام: ۳/۱۷۳؛ الدرر الباہرۃ: ۲۵۳

**{293}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا ثَقَبَ الدَّمُ الْكُرْسُفَ اغْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلَاتَيْنِ وَ لِلْفَجْرِ غُسْلاً وَإِنْ لَمْ يَجُزِ الدَّمُ الْكُرْسُفَ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَ الْوُضُوءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ أَرَادَ زَوْجُهَا أَنْ يَأْتِيَهَا فَحِينَ تَغْتَسِلُ هَذَا إِنْ كَانَ دَمُهَا عَبِيطاً وَإِنْ كَانَتْ صُفْرَةً فَعَلَيْهَا الْوُضُوءُ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر مستحاضہ کا خون کپاس سے باہر نکلے (یعنی مستحاضہ کثیرہ ہو) تو ہر دو نماز کے لئے ایک ایک غسل اور نماز صبح کے لئے علیحدہ غسل کرے گی اور اگر خون کپاس سے باہر نہ نکلے (یعنی مستحاضہ متوسطہ ہو) تو پھر دن میں صرف ایک غسل کرے گی اور دیگر ہر نماز کے لئے صرف وضو کرے گی اور اگر اس کا شوہر اس سے مقاربت کرنا چاہے تو غسل کے بعد کرسکتا ہے یہ اس وقت ہے کہ جب خون زیادہ ہو اور اگر وہ صرف زردی دیکھے (یعنی مستحاضہ قلیلہ ہو) تو اس پر ہر نماز کے لئے صرف وضو کرنا واجب ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

**{294}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَائِضِ كَمْ تَسْتَظْهِرُ فَقَالَ تَسْتَظْهِرُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ.

۞ ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: حائضہ عورت (حیض کے مقررہ دنوں کے بعد) کتنے دن احتیاط کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک، دو یا پھر تین دن احتیاط کرے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/ ۸۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۰۷ ح ۸۵ ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۷۴ ح ۲۳۹۵؛ الوافی: ۶/ ۴۷۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۱/ ۲۱۲

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۲۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۶۵؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۲۹۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۷۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/ ۱۶۷؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۴۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱/ ۴۷؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۳۸۵؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۳۱؛ المعالم الماثورۃ: ۶/ ۱۰۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۳۲۲؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۲۲۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۳۵۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۹۷؛ جامع المدارک: ۱/ ۱۰۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/ ۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۳۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/ ۶۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/ ۲۰۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۷۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۲۹۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۷۱ ح ۸۹۳؛ الاستبصار: ۱/ ۱۴۹ ح ۵۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۰۲ ح ۲۱۹۵؛ الوافی: ۶/ ۴۳۹

[4] ملاذ الاخیار: ۲/ ۶۷؛ منتھی المطلب: ۲/ ۳۱۷؛ شرح فروع الکافی زندرانی: ۲/ ۷۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۶۹؛ سند العروۃ: ۴/ ۳۲۰؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۳۳؛ مصباح المنہاج: ۴/ ۳۸۷؛ کشف الاسرار: ۳/ ۳۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۲۶۳؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۱۸۷؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۵۰۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۰۰؛ مقابس الانوار: ۱۰۳؛ العمل الابقیٰ: ۲/ ۴۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۴۱۵

## قول مؤلف:

احتیاط کے دنوں کی مقدار میں اختلاف ہے ایک موثق حدیث میں دس دنوں کا ذکر ہے۔ان کی تاویل کئی طرح ممکن ہے اور اگر چاہے تو من باب التسلیم کسی ایک حدیث پر عمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہوگی (واللہ علم)

**{295}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ فَقَالَ تَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلاَّ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَقْضِيهَا مِنْ بَعْدُ.

✪ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھے گی سوائے اپنے ایام حیض کے کہ ان کی بعد میں قضا کرے گی۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

# ﴿حیض﴾

**{296}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ اقْتَضَّ امْرَأَتَهُ أَوْ أَمَتَهُ فَرَأَتْ دَماً كَثِيراً لاَ يَنْقَطِعُ عَنْهَا يَوْماً كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ قَالَ تُمْسِكُ الْكُرْسُفَ فَإِنْ خَرَجَتِ الْقُطْنَةُ مُطَوَّقَةً بِالدَّمِ فَإِنَّهُ مِنَ الْعُذْرَةِ تَغْتَسِلُ وَ تُمْسِكُ مَعَهَا قُطْنَةً وَ تُصَلِّي فَإِنْ خَرَجَ الْكُرْسُفُ مُنْغَمِساً بِالدَّمِ فَهُوَ مِنَ الطَّمْثِ تَقْعُدُ عَنِ الصَّلاَةِ أَيَّامَ الْحَيْضِ.

✪ زیادہ بن سوقہ سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی باکرہ بیوی یا کنیز سے ہمبستری کی اور اسے خون چھوٹ گیا جو دن بھر بند نہیں ہوا تو وہ نماز کا کیا کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کچھ کپاس لے کر اپنی اندام نہانی میں رکھے اور کچھ دیر کے بعد نکال کر دیکھے پس اگر اس پر طوق دار خون لگا ہوا ہے تو وہ خون بکارت ہے لہٰذا غسل (جنابت) کرے اور (اندر) کپاس رکھ کر نماز پڑھے اور اگر کپاس خون میں ڈوبی ہوئی ہو تو وہ خون حیض ہے لہٰذا ایام حیض میں نماز نہ پڑھے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۱ ح ۱۲۵۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۵ ح ۴۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۷۸۳ ح ۲۴۰۵؛ الکافی: ۴/۵ ح ۱۳۵؛ الوافی: ۱۱/۳۲۶؛ حدایۃ الامہ: ۴/۲۳۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۵۴ ۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۲۹؛ شرح العروۃ: ۷/۲۵۱؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۰۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۳۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۷/۲۵۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۲۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۳۸؛ انوار الفقاہۃ: ۶/۲۳؛ دراسات فقہیہ: ۵۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۳۲۶؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۵۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۹۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۱۹؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۴۶۳؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۳۹؛ موسوعۃ البرغانی: ۱/۳۹۹؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۴۶۵

[3] الکافی: ۳/۹۴ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۲ ح ۴۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۷۳ ح ۲۱۳۰؛ الوافی: ۶/۴۴۹؛ المحاسن ۲/۳۰۷؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۰۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{297} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ امْرَأَةٌ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ يَسْتَمِرُّ بِهَا الدَّمُ فَلَا تَدْرِي حَيْضٌ هُوَ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ فَقَالَ لَهَا إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ حَارٌّ عَبِيطٌ أَسْوَدُ لَهُ دَفْعٌ وَحَرَارَةٌ وَدَمَ الِاسْتِحَاضَةِ أَصْفَرُ بَارِدٌ فَإِذَا كَانَ لِلدَّمِ حَرَارَةٌ وَدَفْعٌ وَسَوَادٌ فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ قَالَ فَخَرَجَتْ وَهِيَ تَقُولُ وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانَ امْرَأَةً مَا زَادَ عَلَى هَذَا.

حفص بن البختری سے روایت ہے کہ ایک بار ایک عورت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک عورت کو خون آتا ہے اور لگاتار آتا رہتا ہے اور اسے پتہ نہیں چلتا کہ یہ خون حیض ہے یا کوئی اور خون ہے تو (وہ کیسے پہچان کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خون حیض (عموماً) گرم ہوتا ہے، گاڑھا ہوتا ہے اور سیاہی مائل ہوتا ہے اور پھر ٹپک کر اور سوزش کے ساتھ نکلتا ہے جبکہ استحاضہ کا خون زردی مائل ہوتا ہے اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ وہ عورت یہ کہتی ہوئی باہر نکلی کہ اگر وہ (امام علیہ السلام) عورت بھی ہوتے تو اس سے زیادہ واضح جواب نہ دیتے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا حسن ہے [4]

{298} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ فِي أَيَّامِهَا فَقَالَ لَا تُصَلِّي حَتَّى تَنْقَضِيَ أَيَّامُهَا وَإِنْ رَأَتِ الصُّفْرَةَ فِي غَيْرِ أَيَّامِهَا تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت اپنے ایام حیض میں خون کی

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۴/۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۷۷؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۳؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۱۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۲۴۳؛ غنیۃ البہرۃ: ۱/۲۳۴؛ شرح العروۃ: ۵/۱۰؛ مدارک العروۃ: ۳/۸۳۳؛ مقالات کنگرہ: ۱/۲۲۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۲/۹۷؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۴۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۵۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۱۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۲۹؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۵۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۷؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۹۳

[2] الکافی: ۳/۹۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۱ ح ۴۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۷۵ ح ۲۱۳۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۳؛ الوافی: ۶/۴۲۰

[3] کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۸؛ غنیۃ الحذ: ۱/۴۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۴/۷؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۶۹؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۳۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۷؛ مصباح المنہاج: ۴/۱۴؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۹؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۷۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۷؛ الدر الباہرۃ: ۲۲۹؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۲۰؛ جواہر الکلام: ۳/۱۳۷؛ العالم الماثورۃ: ۵/۹۱؛ التعلیقۃ علی ریاض: ۲۸؛ دراسات فقہیہ: ۵۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۵۴؛ شرح العروۃ: ۵/۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۵۳؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۵۰؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۹۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۹۱

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۲۹؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۸؛ مصباح الفقیہ: ۴/۲۰۹؛ المہذب البارع: ۱/۱۶۲؛ منتھی المطلب: ۲/۲۶۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۶؛ العالم الماثورۃ: ۶/۲۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/۲۰۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۸/۴؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۷۴؛ مدارک العروۃ: ۳/۸۳۳

رنگت میں پیلا پن دیکھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک اس کے ایام ختم نہ ہوجائیں تب تک نماز نہ پڑھے اور جب اپنے مقررہ ایام کے علاوہ پیلا پن دیکھے تو پھر وضو کر کے نماز پڑھے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

**{299}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ فَقَالَ إِنْ كَانَ قَبْلَ الْحَيْضِ بِيَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ الْحَيْضِ وَإِنْ كَانَ بَعْدَ الْحَيْضِ بِيَوْمَيْنِ فَلَيْسَ مِنَ الْحَيْضِ.

❁ ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی عورت خون میں پیلا پن دیکھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ نے فرمایا: اگر (اپنے مقررہ) ایام حیض سے دو دن پہلے دیکھے تو اسے بھی حیض سمجھے (کیونکہ عادت ایک دو دن مقدم ہوسکتی ہے) اور اگر حیض کے دو دن بعد دیکھے تو وہ حیض نہیں ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن یا موثق ہے۔ (4)

**{300}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ أُمَّ وَلَدِي تَرَى الدَّمَ وَهِيَ حَامِلٌ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا رَأَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ بَعْدَ مَا يَمْضِي عِشْرُونَ يَوْماً مِنَ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَتْ تَرَى فِيهِ الدَّمَ مِنَ الشَّهْرِ الَّذِي كَانَتْ تَقْعُدُ فِيهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ مِنَ الرَّحِمِ وَلَا مِنَ الطَّمْثِ فَلْتَتَوَضَّأْ وَتَحْتَشِي بِكُرْسُفٍ وَتُصَلِّي وَإِذَا رَأَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ قَبْلَ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَتْ تَرَى فِيهِ الدَّمَ بِقَلِيلٍ أَوْ فِي الْوَقْتِ مِنْ ذَلِكَ الشَّهْرِ فَإِنَّهُ مِنَ

---

(1) الکافی: ۳/۷۸ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۶ ح۱۲۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۷۸ ح۲۱۳۶؛ الوافی: ۶/۴۴۲

(2) کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۷۹؛ منتھی المطلب: ۲/۲۹۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۲۵؛ مصباح المنہاج: ۴/۵۸؛ سند العروۃ: ۴/۲۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۱۰۱؛ شرح العروۃ: ۷/۲۰۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۲۰۳؛ نہایۃ الاحکام: ۱/۱۴۵؛ الحبل الاقوی: ۲/۳۹۷؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۲۵۶؛ جواہر الکلام: ۳/۸۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۷۱؛ الدر الباہر: ۲۲۸؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۷/۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۸۱؛ ریاض المسائل: ۱/۲۵۷؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۱۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۲۹؛ مستمسک العروۃ: ۳/۱۷؛ العالم الماثورۃ: ۲/۱۰۰؛ الحبل المتین: ۱/۲۱۳؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۳۸

(3) الکافی: ۳/۷۸ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۶ ح۱۲۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۷۹ ح۲۱۳۷؛ الوافی: ۲/۴۴۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۱ ح۱۹۶

(4) فقہ الصادقؑ: ۲/۲۷۰؛ مدارک العروۃ: ۳/۵۷؛ الحبل الاقوی: ۲/۱۰۴؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۰۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۴۳؛ منتھی المطلب: ۲/۲۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۹۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۱۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/۵۸؛ شرح العروۃ: ۵/۱۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۳۵۶؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۷۱؛ جواہر الکلام: ۳/۹۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۹۷؛ مہذب الاحکام: ۳/۱۶۷؛ روضۃ المتقین: ۱/۲۵۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۶۲۸

اَلْحَيْضَةِ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلاَةِ عَدَدَ أَيَّامِهَا اَلَّتِي كَانَتْ تَقْعُدُ فِي حَيْضِهَا فَإِنِ انْقَطَعَ عَنْهَا اَلدَّمُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ اَلْحَدِيثَ.

✪ حسین بن نعیم الصحاف سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ایک ام ولد کنیز ہے جو حاملہ ہے اور خون دیکھتی ہے تو وہ نماز کیسے پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (حمل سے پہلے مہینہ کے) جن دنوں میں اسے حیض آیا کرتا تھا اگر اس تاریخ میں بیس دن بعد دیکھے تو یہ خون نہ رحم سے آتا ہے اور نہ ہی خون حیض ہوتا ہے بس اسے چاہیے کہ ہر نماز کے لئے وضو کرے، اندام نہانی میں کپاس رکھے اور نماز پڑھے اور اگر اس تاریخ سے کچھ پہلے یا اس تاریخ میں خون دیکھے جس تاریخ میں (حمل سے) پہلے دیکھتی تھی تو وہ خون حیض سمجھا جائے گا لہٰذا وہ اپنی عادت کے ایام میں نماز نہ پڑھے اور اگر اس سے پہلے خون بند ہو جائے تو پھر غسل کر کے نماز پڑھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{301} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَقَلُّ مَا يَكُونُ الْحَيْضُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ وَ أَكْثَرُ مَا يَكُونُ عَشَرَةُ أَيَّامٍ.

✪ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حیض کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہوتا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{302} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَكُونُ الْقُرْءُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ أَقَلُّ مَا يَكُونُ عَشَرَةٌ مِنْ حِينِ تَطْهُرُ

---

[1] الکافی: ۳/۹۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۸ ح ۴۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۳۰ ح ۲۲۷۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۳ ح ۳؛ الاستبصار: ۱/۱۴۰ ح ۴۸۲؛ الوافی: ۲/۲۶۳

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۷؛ سند العروۃ: ۴/۲۲۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۹۲؛ ریاض المسائل: ۱/۲۴۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۲۱؛ العالم الماثورۃ: ۵/۲۵۴؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۱۸۸؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۲۸۴؛ العمل الابقی: ۲/۸۵؛ کنز الفوائد عربی: ۱/۲۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۸۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۱۶۰؛ ختام الایام: ۱/۲۴۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۹۵؛ المحاسن النفسانیہ: ۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۵۱۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۴۶

[3] الکافی: ۳/۷۵ ح ۲؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۱ ح ۱۲۴۳؛ فقہ الرضاؑ: ۱۹۱؛ بحار الانوار: ۷۸/۹۱؛ الوافی: ۶/۴۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۹۳ ح ۲۱۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۱۹۴؛ المعتبر: ۱/۲۱۶

[4] شرح العروۃ: ۷/۱۱۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۴/۱۳؛ مصباح المنہاج: ۴/۸۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/۱۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۸۷ و ۱۸۷؛ الدلیل الفقہی: ۱۵۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۵۴؛ بغیۃ الہدۃ: ۱/۴۳۵؛ دراسات فقہیہ: ۱۵۵؛ العمل الابقی: ۲/۳۹۲؛ مہذب الاحکام: ۳/۱۵۱؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۲۳۸؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۵۳

إِلَى أَنْ تَرَى ٱلدَّمَ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: طہر (کا عرصہ) دس دن سے کم نہیں ہوسکتا البتہ زیادہ ہوسکتا ہے۔ عورت کے (حیض سے) پاک ہونے سے دوبارہ خون دیکھنے کی کم ترین مدت دس دن ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{303}** مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا رَأَتِ ٱلْمَرْأَةُ ٱلدَّمَ قَبْلَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَهُوَ مِنَ ٱلْحَيْضَةِ ٱلْأُولَى وَإِنْ كَانَ بَعْدَ ٱلْعَشَرَةِ فَهُوَ مِنَ ٱلْحَيْضَةِ ٱلْمُسْتَقْبَلَةِ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی عورت (پہلے حیض کے بعد) دس دن کے اندر اندر خون دیکھے تو وہ پہلے حیض کا حصہ سمجھا جائے گا اور اگر دس دن کے بعد آئے تو وہ آنے والے (دوسرے) حیض کا حصہ سمجھا جائے گا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

**{304}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفٍ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ ٱلْمَرْأَةُ خَمْسِينَ سَنَةً لَمْ تَرَ حُمْرَةً إِلاَّ أَنْ تَكُونَ ٱمْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت پچاس سال کو پہنچ جائے تو پھر سرخی (خون حیض) نہیں دیکھتی مگر یہ کہ وہ قوم قریش سے تعلق رکھتی ہو۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/ ۷۶ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۹۷ ح ۲۱۸۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۵۷ ح ۴۵۱؛ الاستبصار: ۱/ ۱۳۱ ح ۴۵۲؛ الوافی: ۶/ ۴۳۵

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۲۰۴؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۵۰؛ منتہی المطلب: ۲/ ۲۹۰؛ مصباح المنہاج: ۴/ ۲۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۴۷؛ سند العروۃ: ۴/ ۲۵۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/ ۶۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۵۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۴۰۳؛ کشف اللثام: ۲/ ۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۱۹۰؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۱۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۵۴؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۴۹۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۶۷۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۴۷؛ مدارک العروۃ: ۵/ ۵۱۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۷۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/ ۴۷۹؛ غنیۃ البدی: ۱/ ۳۳۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/ ۱۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۶۳؛ العمل الابقی: ۲/ ۹۳؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۱۲۰

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۵۹ ح ۴۵۳؛ الاستبصار: ۱/ ۱۳۰ ح ۴۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۹۸ ح ۲۱۸۲؛ الکافی: ۳/ ۷۷ ح ۱؛ الوافی: ۶/ ۴۳۷

[4] تنقیح مبانی العروۃ: ۶/ ۱۵۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۲۰۵؛ سند العروۃ: ۴/ ۲۶۹؛ ماوراء الفقہ: ۱/ ۲۶؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۲۰؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۲۰۷؛ العمل الابقی: ۲/ ۱۲۳؛ جواہر الکلام: ۲/ ۲۶؛ وسائل العباد: ۱/ ۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۸۲؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۳۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۲/ ۹۱؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۲۵؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۴۹۳؛ موسوعہ کتب الامام الشہید: ۱۱/ ۱۰۱؛ ماوراء الفقہ: ۱/ ۲۰۱؛ الدر الباہر: ۲۲۹

[5] الکافی: ۳/ ۱۰۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۹۷ ح ۱۲۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۳۵ ح ۲۲۹۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۱ ح ۸۰۴؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۳۸۸

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1] کیونکہ ابن ابی عمیر کی مراسیل صحاح میں شامل ہے۔

**{305}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ فِي حَدِيثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: ثَلَاثٌ يَتَزَوَّجْنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ الَّتِي قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ وَ مِثْلُهَا لَا تَحِيضُ قُلْتُ وَ مَتَى تَكُونُ كَذَلِكَ قَالَ إِذَا بَلَغَتْ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ وَ مِثْلُهَا لَا تَحِيضُ.

۞ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین (مطلقہ) ایسی ہیں جو ہر حال میں (دوسرا) نکاح کر سکتی ہیں (یعنی بغیر عدت کے): وہ عورت جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو اور اس جیسی کو حیض نہیں آتا۔

میں نے عرض کیا: ایسا کب (اور کس عمر میں) ہوتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ ساٹھ سال کی ہو جائے تو حیض سے مایوس ہو جاتی ہے اور اس جیسی کو حیض نہیں آتا ہے[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[3]

## قول مؤلف:

یعنی پچاس سال عام عورت کے لئے اور ساٹھ سال قریشی عورت کے لئے ہوں گے جیسا کہ اکثریت نے اسی پر محمول کیا ہے لیکن قریشی عورت کی بجائے سیدزادی کا حکم لگایا ہے کہ سیدزادی ساٹھ سال میں یائسہ ہوتی ہے جبکہ دوسری عورتیں پچاس سال میں[4]۔ البتہ آقا یعسوب الدین رستگار نے سید قریشیہ کے لئے یہ حکم لگایا ہے۔[5] (واللہ اعلم)

**{306}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعِيصِ بْنِ

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/ ۵۳ ۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۳ ۱؛ المعتصر فی شرح المختصر: ۱/ ۸۳ ۲؛ مسالک الافہام: ۹/ ۵ ۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۵۷؛ الانوار اللوامع: ۱۰/ ۱۱۸؛ منتھی المطلب: ۲/ ۲۷ ۲؛ فقہ الصادق: ۲/ ۹۲ ۱؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۵۳ ۲؛ جامع المقاصد: ۱/ ۸۵ ۲؛ روض الجنان: ۱/ ۱۷ ۹؛ ریاض المسائل: ۱۲/ ۲۹۹؛ مسالک الافہام: ۱/ ۵۸

[2] تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۶۹ ح ۱۸۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۱۸۳ ح ۲۸۳۳۴؛ الوافی: ۲۳/ ۱۱۷۱

[3] ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۴۷ ۳؛ فقہ الصادق: ۲۳/ ۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/ ۱۰؛ العمل الابقی: ۲/ ۸۰ ۳؛ سند العروۃ: ۴/ ۲۲۷؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/ ۱۲۲؛ مسالک الافہام: ۹/ ۲۳۱؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۴۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۵۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۱۳۶؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۲۶۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/ ۶۶؛ مہذب الاحکام: ۲۶/ ۷؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۱۷ ۳؛ الزبدۃ الفقہیۃ: ۱/ ۱۹۱

[4] توضیح المسائل آقا لنکرانی: ۱۰۱ فتوی ۴۳۶؛ ایضاً آقا خمینی: ۹۰ فتویٰ ۴۳۴؛ ایضاً: آقا بشیر: ۱۲۰ ف ۴۳۵؛ ایضاً: آقا محمد رضا گلپایگانی: ۹۱ ف ۴۴۱؛ ایضاً: آقا صادق شیرازی: ۱۳۱ ف ۴۸۴

[5] توضیح المسائل (فارسی): ۱/ ۱۳۲ ف ۴۶۳

اَلْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اِمْرَأَةٍ ذَهَبَ طَمْثُهَا سِنِينَ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ تَتْرُكُ اَلصَّلاَةَ حَتَّى تَطْهُرَ.

✪ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ہے جسے کئی سال تک حیض نہیں آتا اور پھر اچانک آجائے تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پاک ہوجانے تک نماز ترک کردے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{307}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَشْتَرِي اَلْجَارِيَةَ فَرُبَّمَا اِحْتَبَسَ طَمْثُهَا مِنْ فَسَادِ دَمٍ أَوْ رِيحٍ فِي رَحِمٍ فَتُسْقَى دَوَاءً لِذَلِكَ فَتَطْمَثُ مِنْ يَوْمِهَا أَفَيَجُوزُ لِي ذَلِكَ وَ أَنَا لاَ أَدْرِي مِنْ حَبَلٍ هُوَ أَوْ غَيْرِهِ فَقَالَ لِي لاَ تَفْعَلْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ إِنَّمَا اِرْتَفَعَ طَمْثُهَا مِنْهَا شَهْراً وَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مِنْ حَبَلٍ إِنَّمَا كَانَ نُطْفَةً كَنُطْفَةِ اَلرَّجُلِ اَلَّذِي يَعْزِلُ فَقَالَ لِي إِنَّ اَلنُّطْفَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِي اَلرَّحِمِ تَصِيرُ إِلَى عَلَقَةٍ ثُمَّ إِلَى مُضْغَةٍ ثُمَّ إِلَى مَا شَاءَ اَللّٰهُ وَ إِنَّ اَلنُّطْفَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِي غَيْرِ اَلرَّحِمِ لَمْ يُخْلَقْ مِنْهَا شَيْءٌ فَلاَ تَسْقِهَا دَوَاءً إِذَا اِرْتَفَعَ طَمْثُهَا شَهْراً وَ جَازَ وَقْتُهَا اَلَّذِي كَانَتْ تَطْمَثُ فِيهِ.

✪ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک کنیز خریدتا ہوں اور بعض اوقات خون کی خرابی یا رحم میں ہوا کے ٹھہر جانے کی وجہ سے اسے حیض نہیں آتا ہے تو اسے دوا پلائی جاتی ہے جس کی وجہ سے اسے اسی دن خون آنا شروع ہوجاتا ہے تو کیا اسے اس قسم کی دوائی پلانا جائز ہے جبکہ یہ معلوم نہیں ہے کہ بندش حمل کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا نہ کرو۔

میں نے عرض کیا: اس کی بندش کو صرف ایک ماہ ہوا ہے اور اگر حمل ٹھہر بھی گیا تو وہ تو ہنوز نطفہ کی مانند ہے جس کا عزل جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب نطفہ رحم میں ٹھہر جائے تو اس سے علقہ (خون منجمد) بنتا ہے اور علقہ سے مضغہ (لوتھڑا) اور لوتھڑے سے وہ کچھ بنتا ہے جو خدا چاہتا ہے اور یہی نطفہ جب رحم نہ کرے تو اس سے کوئی جنس بھی پیدا نہیں ہوتی۔ پس جب عورت کا خون ایک ماہ تک بند ہوجائے اور وہ دن گزر جائیں جن میں اسے حیض آتا تھا تو اسے (خون آور) دوا نہ پلاؤ۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۷ ح ۱۲۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۳۷ ح ۲۳۰۳؛ الوافی: ۶/۴۴۳

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۵۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۲۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۳۸؛ سند العروۃ: ۴/۵۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۴۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/۸۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۴؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۶۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۶۴؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ: ۱/۱۱۷؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۳۵۴

[3] الکافی: ۳/۱۰۸ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۳۸ ح ۲۳۰۵؛ الوافی: ۲۳/۱۲۷۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۹۹ ح ۱۹۹ (مع اختلاف)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{308} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى النَّخَّاسِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قُلْتُ أَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَتَمْكُثُ عِنْدِي الْأَشْهُرَ لاَ تَطْمَثُ وَ لَيْسَ ذَلِكَ مِنْ كِبَرٍ وَ أُرِيهَا النِّسَاءَ فَيَقُلْنَ لِي لَيْسَ بِهَا حَبَلٌ فَلِي أَنْ أَنْكِحَهَا فِي فَرْجِهَا فَقَالَ إِنَّ الطَّمْثَ قَدْ تَحْبِسُهُ الرِّيحُ مِنْ غَيْرِ حَبَلٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تَمَسَّهَا فِي الْفَرْجِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ بِهَا حَبَلٌ فَمَا لِي مِنْهَا قَالَ إِنْ أَرَدْتَ فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ.

رفاعہ بن موسیٰ نخاس سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ایک لونڈی خریدی ہے جو چند ماہ سے میرے پاس ہے مگر اسے حیض نہیں آتا اور یہ کبرسنی کی وجہ سے بھی نہیں۔ میں نے (ماہر) عورتوں سے اس کا معائنہ کرایا ہے وہ کہتی ہیں کہ اسے حمل بھی نہیں ہے تو کیا میں اس سے مقاربت کر سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کبھی حمل کے بغیر بھی (کثرت) ریاح کی وجہ سے حیض آنا بند ہو جاتا ہے لہٰذا اس سے مقاربت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر اسے حمل ہو تو پھر میرے لئے کیا روا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اندام نہانی میں مباشرت کے سوا باقی تمتعات روا ہیں۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

## حائض کے احکام:

{309} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ وَاقَعَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ طَامِثٌ قَالَ لاَ يَلْتَمِسُ فِعْلَ ذَلِكَ فَقَدْ نَهَى اللَّهُ أَنْ يَقْرَبَهَا قُلْتُ فَإِنْ فَعَلَ أَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ قَالَ لاَ أَعْلَمُ فِيهِ شَيْئاً يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى

عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص حیض کی حالت میں اپنی زوجہ

[1] مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۵۵؛ منتھی المطلب: ۲/ ۴۰۱؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۵/ ۳۹۵؛ کتاب نکاح شبیری: ۴/ ۱۳۲۰؛ مسائل طبیہ: ۱/ ۵۹؛ مقالات حسینی حائری: ۱۳؛ کلمات سدیدۃ: ۱۴۸؛ موسوعۃ احکام الاطفال: ۱/ ۱۳۶؛ منہاج الصالحین فیاض: ۳/ ۳۴۹

[2] الکافی: ۵/ ۱۰۸ ح ۱ و ۵/ ۴۷۵ ح ۲؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۲۲۷؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۶۸ ح ۱۸۷۸ و ۸/ ۱۷۷ ح ۶۲۲؛ الاستبصار: ۳/ ۳۶۳ ح ۱۳۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۲۰/ ۳۳۹ ح ۲۳۰۷۶ و ۲۱/ ۸۲ ح ۲۴۵۹۴؛ الوافی: ۲۳/ ۱۲۷۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۹۴ ح ۱۹۹

[3] مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۴۲۷؛ الانوار اللوامع: ۱۰/ ۲۱۳؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۴/ ۳۶۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/ ۳۴۵؛ مفتاح الکرامۃ: ۴/ ۳۶۲؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۰۳؛ مقابس الانوار: ۶۰؛ مجمع الفائدۃ: ۸/ ۲۷۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴/ ۳۴۸

سے مباشرت کرے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ خدا نے اس کی ممانعت فرمائی ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر کوئی ایسا کرے تو کیا اس پر کفارہ واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس کے (وجوب) کے متعلق کچھ نہیں جانتا (یعنی واجب نہیں ہے) اسے صرف خدا سے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{310}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَجُلٍ أَتَى جَارِيَتَهُ وَ هِيَ طَامِثٌ قَالَ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَإِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ عَلَيْهِ نِصْفُ دِينَارٍ أَوْ دِينَارٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلْيَتَصَدَّقْ عَلَى عَشَرَةِ مَسَاكِينَ.

✪ عبدالملک بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی کنیز سے اس حالت میں مباشرت کرتا ہے جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے رب سے مغفرت طلب کرے۔

عبدالملک کہتا ہے کہ (میں نے عرض کیا) لوگ کہتے ہیں کہ اس پر دینار یا نصف دینار (کفارہ واجب) ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دس مسکینوں پر صدقہ کردے (یعنی ان کو کھانا وغیرہ کھلادے)۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق یا حسن ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۴ ح ۴۷۲؛ الاستبصار: ۱/۱۳۴ ح ۴۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۲۹ ح ۲۴۷۲؛ الوافی: ۲۲/۴۵۷

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۹۳؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۳/۳۸۸؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۰۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۱۳۳؛ الحبل المتین: ۲/۴۳۶؛ شرح العروۃ: ۷/۱۷۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۵۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۴۷۰؛ جواہر الکلام: ۳/۲۳۱؛ مناہج الاخیار: ۱/۲۶۶؛ کشف الاسرار: ۳/۲۸۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۶۲؛ روض الجنان: ۷۷؛ ایضاح الفوائد: ۱/۵۷؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۸۹؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۷/۳۷۱؛ نہایۃ المرام: ۲/۱۹۵؛ کتاب النکاح شبیری: ۲/۲۶۰؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۲۵۱؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۲۴۲؛ مصباح الفقیہ: ۴/۵۲؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۳۰؛ منتہی المطلب: ۲/۳۸۶؛ التنقیح الرائع: ۱/۰۹؛ غنیۃ النزوع: ۱/۴۹۹؛ جامع المدارک: ۱/۱۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۲۴

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۴ ح ۴۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۲۷ ح ۲۴۶۸؛ الوافی: ۲۲/۴۵۷؛ الاستبصار: ۱/۱۳۳ ح ۴۵۸؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۱۷

[4] مصابیح الظلام: ۱/۲۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۲؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۲۷۸؛ المعالم المأثورۃ: ۶/۱۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۰۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۱۸؛ شرح العروۃ: ۵/۳۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۲۶

## قول مؤلف:

یعنی کفارہ واجب تو نہیں ہے لیکن اگر دے تو افضل ہے اور کفارے کی مقدار احادیث میں مختلف نقل ہوئی ہے جس پر چاہے عمل کرے امید ہے گنہگار نہ ہوگا (واللہ اعلم)

**{311}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْحَائِضِ مَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا مِنْهَا قَالَ تَتَّزِرُ بِإِزَارٍ إِلَى الرُّكْبَتَيْنِ وَ تُخْرِجُ سُرَّتَهَا ثُمَّ لَهُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حائضہ عورت کے مرد کے لئے اپنی بیوی سے کون سے لذت اٹھانا حلال ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت گھٹنوں تک کپڑا باندھ لے گی اور اس کی ناف بھی ظاہر ہوگی پھر جو کپڑے کے اوپر ہے اس سے لذت اٹھا سکتا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{312}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَرْأَةَ فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ وَ هِيَ حَائِضٌ قَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا اجْتَنَبَ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ.

❂ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی حائضہ بیوی کے ساتھ اندام نہانی کے علاوہ صحبت کی تھی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مذکورہ مقام (یعنی اندام نہانی) سے اجتناب کیا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح، حسن یا موثق ہے۔ [4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۹۹ ح ۲۰۴؛ الاستبصار: ۱/۱۲۹ ح ۴۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۲۳ ح ۲۴۵۷؛ تفسیر البرہان: ۱/۴۶۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۴ ح ۴۳۹

[2] مصباح الفقیہ: ۴/۱۴۷؛ مصباح المنہاج: ۵/۵۲۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۱۳۱؛ فقہ الصادق: ۲/۳۲۹؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۵۲؛ شرق الشمسین: ۱/۲۵۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۲۹۳؛ کشف اللثام: ۲/۱۱۴؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۱۹؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۲۹۱؛ المحجۃ البیضاء: ۳/۱۱۳؛ العمل الابقی: ۲/۴۳۹؛ رسائل آل طوق: ۳/۵۱۸؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۱۳۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۱۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۳۴۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۴۰۹؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۰۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۸۳؛ ریاض المسائل: ۱/۳۰۶

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۴ ح ۴۳۸؛ الاستبصار: ۱/۱۲۹ ح ۴۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۲۲ ح ۲۴۵۳؛ الوافی: ۲۲/۳۶۷

[4] مصباح المنہاج: ۵/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۸؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۰۴؛ کتاب نکاح شبیری: ۴۰/۱۲۳۰؛ فقہ الصادق: ۲/۳۴۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۳۰۱؛ کشف الاسرار: ۳/۲۴۲؛ العمل الابقی: ۲/۴۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۱۹؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۲۶؛ بغیۃ الہدیٰ: ۱/۴۹۳؛ مصباح الفقیہ: ۴/۳۴۶؛ شرح العروۃ: ۵/۳۱۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۱۱۴

{313} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا لِلرَّجُلِ مِنَ الْحَائِضِ قَالَ مَا بَيْنَ أَلْيَتَيْهَا وَلاَ يُوقِبُ.

✪ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حائضہ عورت کا مرد کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو کولہوں کے درمیان (سے لذت اٹھالے) مگر دخول نہ کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{314} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الْمَرْأَةِ يَنْقَطِعُ عَنْهَا دَمُ الْحَيْضِ فِي آخِرِ أَيَّامِهَا قَالَ إِذَا أَصَابَ زَوْجَهَا شَبَقٌ فَلْيَأْمُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ فَرْجَهَا ثُمَّ يَمَسُّهَا إِنْ شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جب کسی عورت کا خون حیض آنا بند ہو جائے تو کیا اس کا شوہر اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب شوہر پر شہوت کا غلبہ ہو تو عورت کو حکم دے کہ وہ شرمگاہ کو دھولے تو غسل سے پہلے اس سے مباشرت کرسکتا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{315} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۵۵ ح ۴۴۳؛ الاستبصار: ۱/ ۱۲۹ ح ۴۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۲۲ ح ۲۲۵۵؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۴۶۲؛ الوافی: ۲۲/ ۷۳۷

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۰؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۵۲؛ مشرق الشمسین: ۱/ ۲۴۹؛ مصباح المنہاج: ۵/ ۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۱۴۵؛ کشف الاسرار: ۳/ ۲۶۳؛ مسالک الافہام: ۱/ ۹۳؛ مفاتیح الشرائع: ۲/ ۲۸۴؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۳۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۷۲؛ رسائل آل طوق: ۳/ ۵۱۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۲۲۷؛ جامع المدارک: ۱/ ۱۰۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۲۰؛ المناظر الناضرۃ: ۶/ ۱۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۱۴۷؛ منتھی المطلب: ۲/ ۳۹۳؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۳۱۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۲۶۳؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۲۵۰؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۲۰۱؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۰۷

[3] الکافی: ۵/ ۵۳۹ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۸۶ ح ۱۹۵۲؛ الاستبصار: ۱/ ۱۳۵ ح ۴۶۴؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۴۶۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۶۶ ح ۴۷۵؛ الوافی: ۲۲/ ۷۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۲۴ ح ۲۲۶۰

[4] مراۃ العقول: ۲۰/ ۳۸۲؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۳۸؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۳۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۲/ ۵۰۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/ ۲۷؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۲۵۰؛ کتاب نکاح شبیری: ۴/ ۱۲۲۳؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۳۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۲۶۳؛ کشف الظلام: ۲/ ۱۳۱؛ شرح العروۃ: ۵/ ۳۶۸؛ بغیۃ الہدۃ: ۱/ ۴۹۸؛ وسائل العباد: ۱/ ۲۹۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۱۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/ ۳۱۰؛ آیات الاحکام: ۶۷؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۰۹؛ جواھر الکلام: ۳/ ۲۰۶؛ الدر المنضود: ۱/ ۲۵۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۲۲۴؛ شرق الشمسین: ۳۵۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۱۵۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۵۷؛ الدر الباھر: ۲۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۱۰۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۳۹۴؛ الرسائل الفقہیہ ارکیہ: ۲۹۱

جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ كَيْفَ صَارَتِ ٱلْحَائِضُ تَأْخُذُ مَا فِي ٱلْمَسْجِدِ وَلاَ تَضَعُ فِيهِ فَقَالَ لِأَنَّ ٱلْحَائِضَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَضَعَ مَا فِي يَدِهَا فِي غَيْرِهِ وَلاَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَأْخُذَ مَا فِيهِ إِلاَّ مِنْهُ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ حیض والی عورت مسجد سے کوئی چیز اٹھا تو سکتی ہے مگر اس میں کچھ رکھ نہیں سکتی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو کچھ حائض کے ہاتھ میں ہے وہ اسے مسجد کے سوا کسی اور جگہ بھی تو رکھ سکتی ہے مگر جو کچھ مسجد میں رکھا ہے وہ اسے مسجد کے سوا کسی اور جگہ سے اٹھا تو نہیں سکتی ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{316}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلطَّامِثِ تَسْمَعُ ٱلسَّجْدَةَ قَالَ إِنْ كَانَتْ مِنَ ٱلْعَزَائِمِ فَلْتَسْجُدْ إِذَا سَمِعَتْهَا.

❂ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے حائض کے متعلق سوال کیا کہ اگر وہ سجدہ کو سنے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ عزائم میں سے سنے تو سنتے ہی سجدہ کرے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

**{317}** مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْحَائِضِ هَلْ تَقْرَأُ ٱلْقُرْآنَ وَتَسْجُدُ سَجْدَةً إِذَا سَمِعَتِ ٱلسَّجْدَةَ قَالَ تَقْرَأُ وَلاَ تَسْجُدُ.

❂ عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حائض قرآن پڑھ سکتی ہے اور اگر سجدہ کو سنے تو سجدہ کرسکتی ہے؟

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۷ ح ۱۲۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۳ ح ۲۰۷۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۴۱۳؛ الوافی: ۶/۴۸۸

[2] مراۃ العقول: ۱۳/۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۳۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷۰؛ الحبل المتین: ۱/۲۲۰؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۴۹؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۳۶؛ منتھی المطلب: ۲/۳۵۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۰۷؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۸۹

[3] الکافی: ۳/۱۰۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۹ ح ۳۵۳؛ الاستبصار: ۱/۱۱۵ ح ۳۸۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۳۴؛ الوافی: ۶/۴۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۴۰ ح ۲۳۰۸

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۲۵۱؛ مصباح الفقیہ: ۴/۳۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۱۹۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۳۱۴؛ تحفۃ الابرار: ۲/۸۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۸۴؛ منتھی المطلب: ۲/۳۸۱؛ شرح العروۃ: ۱۵/۱۸۸؛ جواہر الکلام: ۳/۲۲۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۴

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قرآن تو پڑھ سکتی ہے لیکن سجدہ نہیں کر سکتی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

یہ سجدہ کرنے کی ممانعت ترک کے جواز پر محمول ہوگی اور سجدہ کرنے کا حکم استحباب پر محمول ہوگا یا یہ بھی ممکن ہے کہ سجدہ کرنے کا حکم عزائم سے مخصوص ہو اور ممانعت دوسری سورتوں سے مختص ہو جن میں مستحبی سجدے ہیں (واللہ اعلم)

**{318}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَقْرَأُ الْحَائِضُ الْقُرْآنَ وَ النُّفَسَاءُ وَ الْجُنُبُ أَيْضاً.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حائض، نفساء اور جنب قرآن پڑھ سکتے ہیں۔ [3]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

**{319}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّعْوِيذِ يُعَلَّقُ عَلَى الْحَائِضِ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ قَالَ وَ قَالَ تَقْرَؤُهُ وَ تَكْتُبُهُ وَ لاَ تُصِيبُهُ يَدُهَا وَ رُوِيَ أَنَّهَا لاَ تَكْتُبُ الْقُرْآنَ.

❂ داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حائض پر تعویز لٹکانا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اسے پڑھ بھی سکتی ہے اور لکھ بھی سکتی ہے البتہ اسے ہاتھ نہیں لگا سکتی۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۲ ح ۱۱۷۲؛ الاستبصار: ۱/۳۲۰ ح ۱۱۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۴۱ ح ۲۳۱۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۴

[2] شرح العروۃ: ۵/۲۲۲؛ فقہ الصادق: ۵/۲۹؛ جواہر الکلام: ۱۰/۲۲۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۵۰۰؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۱۷۳؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۳/۳۷۹؛ الرسائل الفقہیہ: ۳۲۸؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۲۳؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۶۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۳۷۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۵۳؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۶۰؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۱۶؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۴/۱۳۸

[3] الکافی: ۳/۱۰۶ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۱۵ ح ۱۹۶۴؛ الوافی: ۶/۴۸۶

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۵۱؛ مصباح الفقیہ: ۳/۳۲۵؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۳۱۷؛ شرح العروۃ: ۵/۳۹۹

[5] الکافی: ۳/۱۰۶ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۴۲ ح ۲۳۱۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۲۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۵۳؛ الوافی: ۶/۴۸۸

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{320} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ طَامِثاً فَلاَ تَحِلُّ لَهَا الصَّلاَةُ وَ عَلَيْهَا أَنْ تَتَوَضَّأَ وُضُوءَ الصَّلاَةِ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلاَةٍ ثُمَّ تَقْعُدَ فِي مَوْضِعٍ طَاهِرٍ وَ تَذْكُرَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تُسَبِّحَهُ وَ تُحَمِّدَهُ وَ تُهَلِّلَهُ كَمِقْدَارِ صَلاَتِهَا ثُمَّ تَفْرُغُ لِحَاجَتِهَا.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت ایام حیض میں ہوتو اس کے لئے نماز پڑھنا حلال نہیں ہے البتہ اس پر یہ (حکم) ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرے پھر کسی پاک جگہ پر بیٹھ جائے اور اپنی نماز کی مقدار کے برابر اللہ کا ذکر، اس کی تسبیح، اس کی تحمید اور اس کی تحلیل کرے پھر اپنے کام کاج میں مشغول ہوجائے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{321} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَضَاءِ الْحَائِضِ الصَّلاَةَ ثُمَّ تَقْضِي الصَّوْمَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا أَنْ تَقْضِيَ الصَّلاَةَ وَ عَلَيْهَا أَنْ تَقْضِيَ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ وَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ وَ كَانَتْ تَأْمُرُ بِذَلِكَ الْمُؤْمِنَاتِ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حیض والی عورت نماز کی قضا کرکے پھر روزہ کی بھی قضا کرے گی؟

---

[1] شرح العروۃ: ۷/۳۳۹؛ مصباح المنہاج: ۳/۱۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۶۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۱۷؛ ۳؛ الرشد الوجیز: ۱/۱۸۹؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۵۱؛ العمل الابقی: ۲/۳۰۸؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۴۸؛ شرح العروۃ: ۳/۳۰۹؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۱۸؛ مصابیح الاحکام: ۲/۲۶۰؛ ینابیع الاحکام: ۲/۸۵

[2] الکافی: ۳/۱۰۱ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۹ ح ۴۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱/۳۸۶ ح ۱۰۱۹ و ۲/۳۴۵ ح ۲۳۴۳؛ الوافی: ۳/۱۰۱

[3] التنقیح فی شرح: ۵/۶؛ غنائم الایام: ۱/۱۰۰؛ مستمسک العروۃ: ۲/۲۹۵؛ الدرر الباہرہ: ۳۱؛ ریاض المسائل: ۱/۲۹۰؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۴۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۴۷؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۵۲؛ ینابیع الاحکام: ۲/۱۲۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۲۰؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۶۷؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۵۲؛ موسوعہ البرقعانی: ۱/۴۲۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۳۱۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۱؛ سند العروہ (الطہارۃ): ۴/۳۱۱؛ لوامع الاحکام: ۲/۴۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۱۲؛ مصباح المنہاج: ۵/۲۱۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۵۱؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۱۰۲؛ شرح العروۃ: ۵/۱۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷؛ منتہی المطلب: ۲/۳۸۳؛ مصابیح الظلام: ۳/۵۲؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۶۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۱

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر نماز کی قضا نہیں ہے البتہ وہ ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا کرے گی۔

پھر امام علیہ السلام نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب بتول سلام اللہ علیہا [1] کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ مومن عورتوں کو یہ حکم دیں۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

**{322} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ الْيَسَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَخْتَضِبُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.**

سہل بن یسع اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جب عورت حالت حیض میں ہوتی ہے تو کیا خضاب لگا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [5]

## قول مؤلف:

کچھ احادیث میں اس سے منع کیا گیا تو ممکن ہے یہ ممانعت کراہت پر محمول ہو یا اختیار پر (واللہ اعلم)

**{323} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ**

---

[1] ممکن ہے یہاں فاطمہ سے مراد فاطمہ دختر حبیش ہو کیونکہ اسے کثرت سے حیض آتا تھا اور وہ اکثر سوال پوچھتی رہتی تھی لیکن عربی نسخہ میں فاطمہ سلام اللہ علیہا درج ہے اس لیے ہم نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا ہی لکھا ہے اور یہ بات بھی مضر نہیں ہے کیونکہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو بے شک ایسا حکم دیا گیا ہو مگر وہ خود بتول ہیں اور ان کے لئے حیض آنا شرعاً ممنوع ہے جیسا کہ شیخ صدوق نے اپنی اسناد کے ساتھ امیرالمومنینؑ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ سے پوچھا گیا کہ بتول کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا: بتول وہ عورت ہوتی ہے جو کبھی سرخی نہیں دیکھتی یعنی وہ حیض سے پاک ہوتی ہے اس لئے کہ حیض دختران انبیا علیہم السلام کے لئے ناپسندیدہ بات ہے (دیکھئے: علل الشرائع: ۱/ ۱۸۱باب ۱۴۳؛ معانی الاخبار: ۱/ ۶۴؛ دلائل الامامۃ: ۱۴۹؛ بحارالانوار: ۴۳/ ۱۵؛ عوالم العلوم: ۱۱/ ۸۰؛ کشف الغمہ: ۱/ ۴۶۴؛ روضۃ الواعظین: ۱/ ۱۴۹؛ المناقب: ۳/ ۳۳۰)

[2] الکافی: ۳/ ۱۰۴ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۶۰ح ۴۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۴۷ح ۲۳۲۸؛ الوافی: ۱/ ۲۷؛ عوالم العلوم: ۱۱/ ۲۷۰

[3] مصباح الہدیٰ: ۵/ ۱۹۴؛ المناظر الناضرۃ: ۸/ ۸۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۱۶۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۲۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۵۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۴۲۳؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۵۱۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/ ۹۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۷۴؛ دراسات فقہیہ: ۵۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۴۲۵؛ شرح مازندرانی: ۲/ ۸۳؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۲۲۸؛ تکمیل مشارق الشموس: ۸۹۴؛ الحبل المتین: ۱/ ۲۱۵؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۳۲۴؛ منتھی المطلب: ۲/ ۷۱۳؛ العمل الابقی: ۲/ ۴۶۵

[4] الکافی: ۳/ ۱۰۹ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۸۲ح ۵۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۵۲ح ۲۳۴۳؛ الوافی: ۶/ ۴۸۹

[5] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۲۵۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۹۷

عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ فِي الصَّلاَةِ فَتَظُنُّ أَنَّهَا قَدْ حَاضَتْ قَالَ تُدْخِلُ يَدَهَا فَتَمَسُّ الْمَوْضِعَ فَإِنْ رَأَتْ شَيْئاً انْصَرَفَتْ وَإِنْ لَمْ تَرَ شَيْئاً أَتَمَّتْ صَلاَتَهَا .

عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے اس عورت کے متعلق جو نماز پڑھ رہی ہو اور اسے ظن پیدا ہو کہ اسے خون حیض آ گیا ہے فرمایا وہ اپنے مقام خاص پر ہاتھ لگا کر دیکھے پس اگر کچھ نظر آئے تو نماز قطع کر دے اور اگر کوئی شے نظر نہ آئے تو نماز پر قائم رہے [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{324} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَائِضِ تُنَاوِلُ الرَّجُلَ الْمَاءَ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتُنَاوِلُهُ الْخُمْرَةَ.

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حیض والی عورت مرد کو پانی پکڑوا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض ازواج حیض کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پانی ڈالا کرتی تھیں اور ان کو سجدہ گاہ بھی اٹھا کر دیتی تھیں۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{325} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قُلْتُ الْمَرْأَةُ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ بَعْدَ مَا يَمْضِي مِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ أَرْبَعَةُ أَقْدَامٍ فَلاَ تُصَلِّي إِلاَّ الْعَصْرَ لِأَنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الدَّمِ وَخَرَجَ عَنْهَا الْوَقْتُ وَهِيَ فِي الدَّمِ فَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهَا أَنْ تُصَلِّيَ الظُّهْرَ وَمَا طَرَحَ اللَّهُ عَنْهَا مِنَ الصَّلاَةِ وَهِيَ فِي الدَّمِ أَكْثَرُ قَالَ وَإِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ الدَّمَ بَعْدَ مَا يَمْضِي مِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ أَرْبَعَةُ أَقْدَامٍ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلاَةِ فَإِذَا طَهُرَتْ مِنَ الدَّمِ فَلْتَقْضِ صَلاَةَ الظُّهْرِ لِأَنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ وَخَرَجَ عَنْهَا وَقْتُ الظُّهْرِ وَهِيَ طَاهِرٌ فَضَيَّعَتْ صَلاَةَ الظُّهْرِ فَوَجَبَ عَلَيْهَا قَضَاؤُهَا .

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۴ ح ۱۲۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۷۰ ح ۷۰۴ و ۲/۲۸۳ ح ۵۲۹۳؛ الوافی: ۶/۴۹۸

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۰؛ مصباح المنہاج: ۴/۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۵۱۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۵۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۷۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۹۴؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۴۳؛ لوامع الاحکام: ۲۷۷

[3] الکافی: ۳/۱۱۰ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۹۳ ح ۵۳۲۳؛ الوافی: ۶/۸۹۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۷ ح ۱۲۳۸؛ ہدایۃ الامہ: ۱/۲۰۷

[4] مجمع الفائدۃ والبرہان: ۱/۱۴۸؛ مجمع الفائدہ اردبیلی: ۱/۱۲۰؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۵۷؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۲۵۷

۞ فضیل بن یونس سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ عورت اگر سورج ڈوبنے سے پہلے پاک ہوجائے تو نماز کا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ سورج ڈھلنے کے بعد (سائے کے) چار قدم تک بڑھ جانے کے بعد پاک ہوئی ہے تو صرف نماز عصر ہی پڑھے کیونکہ جب ظہر کا وقت داخل ہوا تھا تو وہ خون کے ساتھ تھی اور ظہر کا (مخصوص) وقت چلا گیا تو تب بھی وہ خون کے ساتھ تھی تو اس پر نماز ظہر واجب نہیں ہوگی اور خون حیض کی حالت میں اللہ نے اس کو جتنی نمازیں چھوڑ دی ہیں اس ایک نماز سے کہیں زیادہ ہیں۔

پھر فرمایا: اور اگر عورت سورج ڈھلنے سے چار قدم کی مقدار گزر جانے کے بعد خون دیکھے تو نماز پڑھنے سے رک جائے پھر جب پاک ہوجائے تو پھر ظہر کی قضا بجالائے کیونکہ اس وقت نماز ظہر کا وقت داخل ہوچکا تھا جب وہ پاک تھی اور جب ظہر کا وقت نکل گیا تب بھی پاک تھی تو اس نے ظہر کی نماز ضائع کردی جس کی وجہ سے اس پر ظہر کی قضا واجب ہوگئی۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

**{326}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ رَأَتِ الطُّهْرَ وَ هِيَ قَادِرَةٌ عَلَى أَنْ تَغْتَسِلَ وَقْتَ صَلاَةٍ فَفَرَّطَتْ فِيهَا حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ صَلاَةٍ أُخْرَى كَانَ عَلَيْهَا قَضَاءُ تِلْكَ الصَّلاَةِ الَّتِي فَرَّطَتْ فِيهَا فَإِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ فِي وَقْتِ صَلاَةٍ فَقَامَتْ فِي تَهْيِئَةِ ذَلِكَ فَجَازَ وَقْتُ الصَّلاَةِ وَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَقْتُ صَلاَةٍ أُخْرَى فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ وَ تُصَلِّي الصَّلاَةَ الَّتِي دَخَلَ وَقْتُهَا.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو عورت (حیض سے) پاک ہوجائے اور اس قدر وقت باقی ہو کہ وہ غسل کرکے نماز ادا کرسکتی ہو مگر کوتاہی کرتے ہوئے ایسا نہ کرے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت داخل ہوجائے تو اس پر اس (فوت شدہ) نماز کی قضا واجب ہوگی جس میں اس نے کوتاہی کی تھی اور اگر جب پاک ہو تو اس وقت نماز کا وقت اس قدر مختصر ہو کہ تہیہ (غسل وغیرہ) میں مشغول ہوکر وقت ختم ہوجائے اور دوسری نماز کا وقت داخل ہوجائے تو پھر اس پر اس (فوت شدہ نماز) کی قضا واجب نہ ہوگی بلکہ صرف وہ نماز پڑھے گی جس کا وقت داخل ہوگیا ہے۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۲ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۸۹ ح ۱۱۹۹؛ الاستبصار: ۱/۱۴۲ ح ۴۸۵؛ قرب الاسناد: ۳۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۵۹ ح ۲۳۶۰ و ۲۳۶۱ ح ۲۳۶۷؛ الوافی: ۶/۳۹۸

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۳۸۱؛ مصباح المنہاج: ۵/۱۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷۳؛ مستند العروۃ: ۴/۳۰۲؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۲۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۳۰؛ منتہی المطلب: ۴/۱۱۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۷۵؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۶۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۵۲؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۳۱؛ شرح العروۃ: ۵/۳۴۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۶۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۰۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/۱۰۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۲۳۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۶۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۲ ح ۱۲۰۶؛ الکافی: ۳/۱۰۳ ح ۴؛ ہدایۃ الامہ: ۱/۲۱۰؛ المعتبر: ۱/۲۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۶۱ ح ۲۳۶۶؛ الوافی: ۳/۱۰۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

**{327}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ ٱلْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱمْرَأَةٍ تَطْمَثُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ ٱلشَّمْسُ قَالَ تُفْطِرُ حِينَ تَطْمَثُ.

✪ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کسی عورت کو ماہ رمضان المبارک میں غروب آفتاب سے پہلے حیض آجائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جونہی حائضہ ہو افطار کرے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

**{328}** مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلْمَرْأَةِ يَطْلُعُ ٱلْفَجْرُ وَ هِيَ حَائِضٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا أَصْبَحَتْ طَهُرَتْ وَ قَدْ أَكَلَتْ ثُمَّ صَلَّتِ ٱلظُّهْرَ وَ ٱلْعَصْرَ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي ذَلِكَ ٱلْيَوْمِ ٱلَّذِي طَهُرَتْ فِيهِ قَالَ تَصُومُ وَ لاَ تَعْتَدُّ بِهِ.

✪ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک عورت ماہ رمضان المبارک کے طلوع فجر کے وقت حائضہ تھی پھر جب صبح ہوئی تو وہ حیض سے پاک ہوگئی جبکہ وہ کھا پی بھی چکی تھی پھر اس نے ظہر وعصر بھی پڑھی تھی تو وہ جس دن پاک ہوئی اس کا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: روزہ تو رکھے گی لیکن اسے شمار نہیں کرے گی۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۳۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۶۱۳؛ منتھی المطلب: ۲/۵۷۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۶۳۳؛ فقہ الصادق: ۲/۵۴۴؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۷۲؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۳۱؛ الرسائل الفقہاریہ: ۹۰۳؛ بغیۃ الہدٰۃ: ۱/۵۱۲؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۱۷۵؛ فقہ الصادق: ۲/۵۴۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۵۲۴؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۲۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۳۴۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۵۷۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۶۷

[2] الکافی: ۴/۱۳۵ ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۳ ح۱۲۱۵؛ الاستبصار: ۱/۱۴۵ ح۴۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۶۶ ح۲۳۸۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۵ ح۱۹۹۴؛ الوافی: ۱۱/۳۲۲

[3] غنائم الایام: ۵/۲۳۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۳۳؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۴۰۳؛ التعلیقہ علی الرسالۃ الصومیہ: ۱/۱۴۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۰۷؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۰۰؛ منتھی المطلب: ۹/۲۰۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۲۳۴؛ کتاب الصوم شبیری: ۳/۹۰۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/۱۶۸؛ تکمیل مشارق الشموس: ۳۸۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۱۳؛ رشحات فی الفکر: ۵/۳۹۳

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۳ ح۱۲۱۲؛ الاستبصار: ۱/۱۴۵ ح۴۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۶۶ ح۲۳۸۱ و ۱/۲۳۱ ح۲۹۲۴؛ الوافی: ۱۱/۳۲۳

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

{329} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ اَلْأَحْمَرِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: وَ أَيُّ اِمْرَأَةٍ كَانَتْ مُعْتَكِفَةً ثُمَّ حَرُمَتْ عَلَيْهَا اَلصَّلاَةُ فَخَرَجَتْ مِنَ اَلْمَسْجِدِ فَطَهُرَتْ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِزَوْجِهَا أَنْ يُجَامِعَهَا حَتَّى تَعُودَ إِلَى اَلْمَسْجِدِ وَ تَقْضِيَ اِعْتِكَافَهَا.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو عورت اعتکاف میں بیٹھی ہو اور پھر اس پر نماز حرام ہو جائے (یعنی حائضہ ہو جائے) تو چونکہ اس کا اعتکاف ختم ہو جاتا ہے اس لئے وہ مسجد سے نکل آئے اور جب پاک ہو جائے تو اس کے شوہر کو اس وقت اس سے مقاربت نہیں کرنی چاہیے جب تک وہ دوبارہ مسجد میں جا کر اعتکاف کی قضا نہ کرے۔ ②

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ③

# ﴿حائض کی قسمیں﴾

## وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت:

{330} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْجَارِيَةِ اَلْبِكْرِ أَوَّلَ مَا تَحِيضُ فَتَقْعُدُ فِي اَلشَّهْرِ فِي يَوْمَيْنِ وَ فِي اَلشَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ يَخْتَلِفُ عَلَيْهَا لاَ يَكُونُ طَمْثُهَا فِي اَلشَّهْرِ عِدَّةَ أَيَّامٍ سَوَاءً قَالَ فَلَهَا أَنْ تَجْلِسَ وَ تَدَعَ اَلصَّلاَةَ مَا دَامَتْ تَرَى اَلدَّمَ مَا لَمْ تَجُزِ اَلْعَشَرَةَ فَإِذَا اِتَّفَقَ اَلشَّهْرَانِ عِدَّةَ أَيَّامٍ سَوَاءً فَتِلْكَ أَيَّامُهَا.

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ اگر کسی عورت کو پہلی بار حیض آئے اور کسی ماہ دو دن آئے اور کسی ماہ تین دن اور کبھی برابر نہ آئے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے جائز ہے کہ بیٹھ جائے اور نماز ترک کر دے بشرطیکہ خون دس دن سے تجاوز نہ کر جائے اور جب بھی دو مہینوں میں برابر خون دیکھے گی تو یہ دن اس کی عادت بن جائیں گے۔ ④

① ملاذ الاخیار: ۶/۵۳۱ و ۱۳؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۱/۵۸ ۴؛ مستند العروۃ: ۱/۹ ۴۲؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۵۳ ۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۱/۵۸ ۴؛ مناہج الاخیار: ۱/۸ ۱۷

② تہذیب الاحکام: ۱/۹۸ ۳ ح ۲۴۰ ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۶۸ ۳ ح ۸۸ ۲۳؛ الوافی: ۱۱/۹۴ ۴

③ ملاذ الاخیار: ۳/۴۶ ۳؛ شرح العروۃ: ۲۲/۵ ۴۲؛ مصباح المنہاج: ۱/۵۲۲ و ۲۴۷؛ کتاب الاعتکاف شبیری: ۴۲۱

④ الکافی: ۳/۷۹ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۸۰ ح ۱۱۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۰۴ ح ۲۲۰۲؛ الوافی: ۶/۵۱ ۴؛ المعتبر: ۱/۲۱۱

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

## قول مؤلف:

یعنی اگر دو مہینے برابر خون آئے مثلاً اسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک خون آئے تو یہ وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت ہے پس اسی کے مطابق عمل کرے گی (واللہ اعلم)

**{331}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ فِي أَيَّامِهَا فَقَالَ لاَ تُصَلِّي حَتَّى تَنْقَضِيَ أَيَّامُهَا وَإِنْ رَأَتِ الصُّفْرَةَ فِي غَيْرِ أَيَّامِهَا تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت اپنے ایام حیض میں خون کی رنگت میں پیلا پن دیکھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک اس کے ایام ختم نہ ہوجائیں تب تک نماز نہ پڑھے اور جب اپنے مقرر ایام کے علاوہ پیلا پن دیکھے تو پھر وضو کر کے نماز پڑھے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ ③

**{332}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْفَضْلِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَمْكُثَ أَيَّامَ حَيْضِهَا لاَ تُصَلِّي فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَدْخِلَ قُطْنَةً وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّيَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ قَالَ تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ الدَّمِيَةُ بَيْنَ كُلِّ صَلاَتَيْنِ وَ الاِسْتِذْفَارُ أَنْ

---

① شرح العروۃ: ۷/ ۱۱۳؛ جواہر الکلام: ۳/ ۸۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۲/ ۹۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۶۵؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۲۷؛ مصباح المنہاج: ۳/ ۸۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۰۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۱۱۲؛ الدلیل الفقہی: ۵۵؛ المناظر الناضرۃ: ۵/ ۳۴۹؛ العمل الابقی: ۲/ ۳۲۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/ ۴۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۲۰۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/ ۲۰۱؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۶۸/ ۳؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۲۳۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۹۱/ ۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۵۷؛ ریاض المسائل: ۱/ ۸۲؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۵۰؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۱۸۶؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۴۱۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۱۹۳

② الکافی: ۳/ ۸ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۹۶ ح ۱۲۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۷۸ ح ۲۱۳۶؛ الوافی: ۶/ ۴۴۲

③ منتھی المطلب: ۲/ ۲۹۳؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۳۲۵؛ مصباح المنہاج: ۴/ ۱۵۸؛ سند العروۃ: ۳/ ۲۸۷؛ شرح العروۃ: ۷/ ۲۰۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/ ۱۰۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۷۹؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۳۳؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۳۷؛ جواہر الکلام: ۲/ ۹۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/ ۲۰۳؛ نہایۃ الاحکام: ۱/ ۱۴۵؛ العمل الابقی: ۲/ ۹۷؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۱۵۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۷۱؛ الدر الباہر: ۲۲۸؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۷/ ۱۴؛ معجم الشامل: ۱/ ۲۹؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۸۱؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۵۷؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۳۱۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۲۲۹

تَطَيَّبَ وَتَسْتَجْمِرَ بِالدُّخْنَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَالِاسْتِثْفَارُ أَنْ تَجْعَلَ مِثْلَ ثَفَرِ الدَّابَّةِ.

⭘ محمد حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: امام ابوجعفر (محمد باقرؑ) نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کے ایام حیض میں رکے رہنے کا حکم دیا کہ اس میں نماز نہیں گی پھر غسل کرے گی اور مقام مخصوص میں کپاس داخل کرے گی اور اسے کپڑے سے کس کر باندھے گی پھر نماز پڑھے گی یہاں تک کہ خون کپڑے سے باہر نکل آئے (تو پھر رک جائے گی)۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت ہر دو نمازوں کے درمیان غسل کرے گی اور روئی اور کپڑا بدلے گی، خوشبو لگائے گی اور دھونی وغیرہ لے گی اور کپڑا اس طرح باندھے گی جیسے چوپایہ کا تنگ باندھا جاتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{333}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ قَالَ قَالَ: اَلصُّفْرَةُ قَبْلَ الْحَيْضِ بِيَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنَ الْحَيْضِ وَبَعْدَ أَيَّامِ الْحَيْضِ لَيْسَ مِنَ الْحَيْضِ وَهِيَ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ حَيْضٌ.

⭘ معاویہ بن حکیم سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: حیض سے دو دن پہلے تری (خون) دیکھنا تو وہ حیض ہے اور ایام حیض کے بعد خون دیکھنا حیض نہیں ہے بلکہ یہ صرف (مقررہ) ایام حیض میں ہی حیض ہوگا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا موثق ہے[5]

## 2. وقت کی عادت رکھنے والی عورت:

**{334}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجَارِيَةِ الْبِكْرِ أَوَّلَ مَا تَحِيضُ فَتَقْعُدُ فِي الشَّهْرِ فِي يَوْمَيْنِ وَفِي الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ يَخْتَلِفُ عَلَيْهَا لَا يَكُونُ طَمْثُهَا فِي الشَّهْرِ عِدَّةَ أَيَّامٍ سَوَاءً قَالَ فَلَهَا أَنْ تَجْلِسَ وَتَدَعَ الصَّلَاةَ مَا دَامَتْ تَرَى الدَّمَ مَا لَمْ تَجُزِ الْعَشَرَةَ الْحَدِيثَ.

⭘ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک باکرہ پہلی بار خون دیکھتی ہے

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۱ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۹ح ۵۶ ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۸۹ ۳ح ۱۰۱۹ و ۲/۵ ۴ ۳ح ۲۳۲۳؛ الوافی: ۳/۱۰۱

[2] کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۲۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵ ۷؛ مصباح المنہاج: ۵/۱۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۹۸؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۲۹؛ فقہ الصادق: ۲/۲۲۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۴۴۱؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۵ ۲۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۰۶

[3] الکافی: ۳/۷ ۸ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۸۰ح ۲۱۳۱؛ الوافی: ۶/۴۳۳

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۲۰۹؛ مستمسک الشیعہ: ۲/۳۳۴

[5] الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۱۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/۱۵۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۱ ۳۵

لیکن یہ خون اسے کسی ماہ دو دن آتا ہے اور کسی ماہ تین دن اور اس کی ہر ماہ دنوں کی تعداد مختلف ہوتی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بیٹھی رہے اور نماز چھوڑ دے جب تک کہ خون دیکھتی رہے مگر یہ دس دن سے تجاوز نہ کرے۔ ①

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ②

## قول مؤلف:

یعنی یہ وہ عورت ہے جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں وقت معین پر حیض آئے لیکن اس کے حیض کے دنوں کی تعداد مہینوں میں ایک جیسی نہ ہو مثلاً یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں اسے مہینے کی پہلی تاریخ سے خون آنا شروع ہو لیکن وہ پہلے مہینے میں ساتویں دن اور دوسرے مہینے میں آٹھویں دن خون سے پاک ہو تو یہ وقت کی عادت رکھنے والی عورت ہے اور اس کے احکام وہی ہیں جو پہلے ذکر ہو چکے ہیں اور کچھ بعد میں ذکر ہوں گے (واللہ اعلم)

## 3. عدد کی عادت رکھنے والی عورت:

## قول مؤلف:

یہ وہ عورت ہے جس کے حیض کے دنوں کی تعداد یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں ایک جیسی ہو لیکن ہر مہینے خون آنے کا وقت یکساں نہ ہو مثلاً پہلے مہینے اسے پانچویں سے دسویں تاریخ تک اور دوسرے مہینے میں بارہویں سے سترہویں تارخ تک خون آئے تو یہ عدد کی عادت رکھنے والی عورت ہے اور یہ تمام احکام بھی پہلے ذکر ہو چکے ہیں ہم مکرر نقل نہیں کر رہے ہیں۔

## 4. مضطربہ:

**{335}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: سَأَلَتْنِي امْرَأَةٌ مِنَّا أَنْ أُدْخِلَهَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَاسْتَأْذَنْتُ لَهَا فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ وَ مَعَهَا مَوْلاَةٌ لَهَا فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ أَيَّامَ حَيْضِهَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهَا وَ كَانَ يَتَقَدَّمُ الْحَيْضُ الْيَوْمَ وَ الْيَوْمَيْنِ وَ الثَّلاَثَةَ وَ يَتَأَخَّرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَمَا عِلْمُهَا بِهِ قَالَ دَمُ الْحَيْضِ لَيْسَ بِهِ خَفَاءٌ هُوَ دَمٌ حَارٌّ تَجِدُ لَهُ حُرْقَةً وَ دَمُ الاِسْتِحَاضَةِ دَمٌ فَاسِدٌ بَارِدٌ الْحَدِيثَ.

❁ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ ہمارے خاندان کی ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ میں اسے امام جعفر صادق کی خدمت

---

① الکافی: ۳/۹۱ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۸۰ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۰۳ ح ۲۲۰۲؛ الوافی: ۶/۳۵۱

② مراۃ العقول: ۱۳/۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۳/۳۳؛ شرح العروۃ: ۷/۱۳؛ جواہر الکلام: ۳/۱۸۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۵؛ مصباح الفقیہ: ۴/۲۷؛ تنقیح مبانی: ۶/۴۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۱۲؛ الدلیل الفقہی: ۵۵؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۳۴۹؛ العمل الابقی: ۲/۲۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۴۷؛ فقہ الصادق: ۲/۲۰۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۹۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۲۰۱؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۶۸؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۲۳۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۳۴۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۵۷؛ ریاض المسائل: ۱/۲۸۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۵۰

میں حاضر کروں۔ چنانچہ میں نے آپ علیہ السلام سے اجازت چاہی اور آپ علیہ السلام نے دے دی اور وہ عورت اپنی کنیز سمیت حاضر ہوئی اور کہا: اگر عورت کے ایام حیض میں گڑبڑ ہوجائے اور کبھی ایک دو یا تین دن پہلے آجائے یا کبھی اس طرح مؤخر ہوجائے تو وہ کس طرح معلوم کرے کہ اس کا خون حیض کون سا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (وہ علامات پر عمل کرے کیونکہ) خون حیض کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ یہ گرم ہوتا ہے اور عورت جلن محسوس کرتی ہے جبکہ استحاضہ کا خون فاسد خون ہے اور وہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [2] یا صحیح ہے [3]

## قول مؤلف:

یعنی وہ عورت جسے چند مہینے خون آیا ہو لیکن اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو یا اس کی سابقہ عادت بگڑ گئی ہو اور نئی عادت نہ بنی ہو تو یہ مضطربہ عورت ہے اور اسے چاہیے کہ یہ علامات سے پہچانے اور پہچان کے بعد متعلقہ احکامات پر عمل کرے جو پہلے بھی ذکر کیے گئے ہیں (واللہ اعلم)

## 5. مبتدیہ:

**{336}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ بِنْتِ إِلْيَاسَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ جَمِيعاً عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يَجِبُ لِلْمُسْتَحَاضَةِ أَنْ تَنْظُرَ بَعْضَ نِسَائِهَا فَتَقْتَدِيَ بِأَقْرَائِهَا ثُمَّ تَسْتَظْهِرَ عَلَى ذَلِكَ بِيَوْمٍ.

زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حیض والی (مبتدیہ) عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے خاندان کی عورتوں کی عادت کو دیکھے اور ان کے ایام کی پیروی کرے (پھر بھی اگر خون دس دن سے تجاوز کر جائے تو) پھر مزید ایک دن تک استظہار (احتیاط) کرے (پھر استحاضہ کے احکام پر عمل کرے)۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۹۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۵۱ ح ۴۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۷۵ ح ۲۱۳۴؛ السرائر: ۳/۶۱۰؛ الوافی: ۶/۴۴۱؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۰۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۸۳؛ جامع المدارک: ۱/۸۷؛ شرح العروۃ: ۵/۵۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۷؛ مدارک العروۃ: ۳/۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۲۴۹؛ المعالم المأثورۃ: ۶/۲۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۶۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/۱۵۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۲/۹۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۱۷؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۴۶؛ الحبل المتین: ۲/۸۰؛ مستند الشیعہ: ۲/۸۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۱۵۱؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۱۲۱؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۶۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۰۱

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۲/۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۵۳

[3] غنیۃ النہدۃ: ۱/۶۶۴؛ الرسائل الفشارکیہ: ۲۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۷۷؛ روض الجنان: ۱/۸۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۶۹۳؛ مصابیح الظلام: ۱/۵۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۸۳

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۱ ح ۱۲۵۲؛ الاستبصار: ۱/۱۳۸ ح ۴۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۰۲ ح ۲۱۹؛ الوافی: ۶/۴۵۴

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

**{337}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ جَارِيَةٍ حَاضَتْ أَوَّلَ حَيْضِهَا فَدَامَ دَمُهَا ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ وَ هِيَ لاَ تَعْرِفُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا فَقَالَ أَقْرَاؤُهَا مِثْلُ أَقْرَاءِ نِسَائِهَا فَإِنْ كَانَتْ نِسَاؤُهَا مُخْتَلِفَاتٍ فَأَكْثَرُ جُلُوسِهَا عَشَرَةُ أَيَّامٍ وَ أَقَلُّهُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا جسے پہلی بار خون حیض آیا اور پھر مسلسل تین ماہ تک جاری رہا اور اب اسے معلوم نہیں کہ اس کا حیض کتنے دن ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا حیض اس کے خاندان کی عورتوں کے برابر ہے اور اگر ان کی عادت میں اختلاف ہو تو پھر وہ زیادہ سے زیادہ دس تک اور کم از کم تین دن تک بیٹھے گی (یعنی حائضہ سمجھے گی)۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

**{338}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْمَرْأَةُ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ فِي أَوَّلِ حَيْضِهَا فَاسْتَمَرَّ الدَّمُ تَرَكَتِ الصَّلاَةَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ تُصَلِّي عِشْرِينَ يَوْماً فَإِنِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ بَعْدَ ذَلِكَ تَرَكَتِ الصَّلاَةَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ صَلَّتْ سَبْعَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً قَالَ الْحَسَنُ وَ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَ هَذَا مِمَّا لاَ يَجِدُونَ مِنْهُ بُدّاً.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا جسے پہلی بار خون حیض آیا اور پھر مسلسل تین ماہ تک جاری رہا اور اب اسے معلوم نہیں کہ اس کا حیض کتنے دن ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا حیض اس کے خاندان کی عورتوں کے برابر ہے اور اگر ان کی عادت میں اختلاف ہو تو پھر وہ زیادہ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۵۲؛ سند العروۃ: ۴/ ۳۳۵؛ مصباح المنہاج: ۴/ ۳۵۳؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۷۳؛ کشف الاسرار: ۳/ ۲۹۷؛ العمل الابقی: ۲/ ۳۲۲؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۴۲۴؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۲۰۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/ ۲۴۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۲۱۵؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۱۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۷۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۲۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۸۳؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۲۵؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۴۲

[2] الکافی: ۳/ ۷۹ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۸۰ ح ۱۱۸۱؛ الاستبصار: ۱/ ۱۳۸ ح ۴۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۸۸ ح ۲۱۵۸؛ الوافی: ۶/ ۳۵۱

[3] شرح العروۃ: ۷/ ۲۶۷؛ تنقیح مبانی: ۲/ ۱۹۶؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۲۷۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۳۷۴؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۹؛ وسائل العباد: ۱/ ۲۸۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۳۳۵؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۲۰۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۱۹۴؛ العمل الابقی: ۲/ ۴۰۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۷/ ۵۲۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۲۴۴؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۴۱۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۱۰۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۳۹۱؛ المناظر الناضرۃ: ۶/ ۲۸۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/ ۲۶۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/ ۳۲۴

سے زیادہ دس تک اور کم از کم تین دن تک بیٹھے گی (یعنی حائضہ سمجھے گی)۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

## 6. ناسیہ

{339} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَرْأَةُ تَرَى الدَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ قُلْتُ فَإِنَّهَا تَرَى الطُّهْرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ تُصَلِّي قُلْتُ فَإِنَّهَا تَرَى الدَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ قُلْتُ فَإِنَّهَا تَرَى الطُّهْرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ تُصَلِّي قُلْتُ فَإِنَّهَا تَرَى الدَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ تَصْنَعُ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ شَهْرٍ فَإِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ عَنْهَا وَإِلَّا فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ.

✪ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: عورت اگر تین یا چار دن خون دیکھے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز چھوڑ دے۔

میں نے عرض کیا: پھر وہ تین یا چار دن پاک ہوتی ہے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھے

میں نے عرض کیا: پھر وہ تین یا چار دن خون دیکھتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز چھوڑ دے۔

میں نے عرض کیا: پھر وہ تین یا چار دن پاک رہتی ہے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھے

میں نے عرض کیا: پھر اگر وہ تین یا چار دن خون دیکھتی ہے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز چھوڑ دے اور وہ ایک ماہ تک ایسا کرتی رہے گی پھر اگر یہ سلسلہ رک گیا تو ٹھیک ورنہ وہ مستحاضہ کی

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۸۱ ح ۱۱۸۲؛ الاستبصار: ۱/ ۱۳۷ ح ۴۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۹۱ ح ۲۱۶۲؛ الوافی: ۶/ ۴۵۴

[2] مصباح المنہاج: ۴/ ۳۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۰۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/ ۲۴۵؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۳/ ۲۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۸؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۱۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۲۹؛ سند العروۃ: ۴/ ۲۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۶۵؛ منتہی المطلب: ۲/ ۳۰۳؛ مناہج الاخیار: ۱/ ۶۹؛ کشف الاسرار: ۳/ ۲۹۶؛ کفایۃ الفقہ: ۱/ ۲۴؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۲۰۲؛ وسائل العباد: ۱/ ۲۸۰؛ العمل الابقی: ۲/ ۳۲۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۱۴۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۲۸۸؛ شرح العروۃ: ۵/ ۲۲۹؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۳۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۰۲؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۸۰؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۸۵؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۲۴۷

طرح ہوگی۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ② یا موثق ہے۔ ③

{340} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَ الطُّهْرَ خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَ تَرَى الدَّمَ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَ الطُّهْرَ سِتَّةَ أَيَّامٍ فَقَالَ إِنْ رَأَتِ الدَّمَ لَمْ تُصَلِّ وَ إِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ صَلَّتْ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ ثَلاَثِينَ يَوْماً فَإِذَا تَمَّتْ ثَلاَثُونَ يَوْماً فَرَأَتِ الدَّمَ دَماً صَبِيباً اِغْتَسَلَتْ وَ اِسْتَثْفَرَتْ وَ اِحْتَشَتْ بِالْكُرْسُفِ فِي وَقْتِ كُلِّ صَلاَةٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً تَوَضَّأَتْ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت پانچ دن خون دیکھے پھر پانچ دن پاک رہے پھر چار دن خون دیکھے اور چھ دن پاک رہے تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیس دن تک اگر خون دیکھے تو نماز چھوڑ دے اور اگر خون سے پاک ہو تو نماز پڑھنا شروع کر دے پھر جب تیس دن گزر جائیں اور وہ سرخ رنگ کا خون دیکھے تو غسل کرے، لنگوٹ پہنے اور ہر نماز کے وقت اس میں روئی بھرے اور اگر اس میں کسی زردی کا مشاہدہ کرے تو وضو کرے۔ ④

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ ⑤

---

① الکافی: ۳/ ۹۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۸۰ ح ۱۱۷۹؛ الاستبصار: ۱/ ۱۳۱ ح ۴۵۲؛ بحارالانوار: ۷۸/ ۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۸۵ ح ۲۱۵۳؛ عوالی اللئالی: ۴/ ۴۳؛ الوافی: ۶/ ۴۵۱

② سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۲۵۹؛ الناظر الناضرۃ: ۵/ ۳۵۰؛ جواہر الکلام: ۳/ ۱۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/ ۸۰؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۴۶۴؛ غنیۃ الہدیٰ: ۱/ ۳۳۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/ ۷۷؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۵۰؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۶۱؛ شرح العروۃ: ۵/ ۱۰۳؛ موسوعۃ الفاضل اللنکرانی: ۱/ ۸۱؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۶۷؛ منتہی المطلب: ۲/ ۳۲۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/ ۲۲۷؛ بحوث فی القواعد: ۱/ ۱۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۶۲؛ الدر الباہر: ۲۲۹؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۲۳۰؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۲۳۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۶۲؛ الدر الباہر: ۲۲۹؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۲۳۰؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۲۳۰

③ مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۱۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۲۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/ ۵۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۳۰؛ ماوراء الفقہ: ۱/ ۹۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۴/ ۱۰۶؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۷/ ۱۹۷

④ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۸۰ ح ۱۱۸۰؛ الاستبصار: ۱/ ۱۳۲ ح ۴۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۸۶ ح ۲۱۵۴؛ الوافی: ۶/ ۴۵۳؛ عوالی اللئالی: ۴/ ۴۴؛ مستدرک الوسائل: ۲/ ۹ (مختصراً)

⑤ منتہی المطلب: ۲/ ۳۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/ ۷۸ و ۲۸/ ۳۲۹ و ۱۲۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/ ۲۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/ ۲۰۶؛ مصباح المنہاج: ۴/ ۱۸۱؛ ریاض المسائل: ۱/ ۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۶۹؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۱۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۰۵؛ کشف الاسرار: ۳/ ۲۷۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۲۵۱؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۴/ ۲۷۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۱۹۵؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۳۹۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۶۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۲۸

## قول مؤلف:

ناسیہ وہ عورت ہے جو اپنی عادت کی مقدار، ایام یا دونوں کو بھول چکی ہو اور اس کے احکام مختلف احادیث میں ذکر کئے گئے ہیں لہٰذا چاہیے کہ حیض کے متعلق احادیث کو کامل پڑھا جائے تاکہ عمل میں آسانی رہے (واللہ اعلم)

# ﴿حیض کے متفرق مسائل﴾

{341} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَادَتِ الْحَائِضُ أَنْ تَغْتَسِلَ فَلْتَسْتَدْخِلْ قُطْنَةً فَإِنْ خَرَجَ فِيهَا شَيْءٌ مِنَ الدَّمِ فَلاَ تَغْتَسِلْ وَإِنْ لَمْ تَرَ شَيْئاً فَلْتَغْتَسِلْ وَإِنْ رَأَتْ بَعْدَ ذَلِكَ صُفْرَةً فَلْتَتَوَضَّأْ وَلْتُصَلِّ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب (بظاہر خون بند ہو اور) حائض کرنا چاہے تو پہلے کچھ کپاس اندام نہانی میں رکھے اور پھر (نکال کر) دیکھے (یعنی استبراء کرے) پس اگر کچھ خون لگا ہوا ہو تو پھر غسل نہ کرے اور اگر کچھ نہ لگا ہو تو پھر غسل کرے اور اگر بعد ازاں کچھ دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{342} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءً كَانَتْ إِحْدَاهُنَّ تَدْعُو بِالْمِصْبَاحِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ تَنْظُرُ إِلَى الطُّهْرِ فَكَانَ يَعِيبُ ذَلِكَ وَ يَقُولُ مَتَى كَانَتِ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ خبر ملی کہ ایک عورت رات کے وقت چراغ منگوا کر طہر کو دیکھتی ہے (کہ پاک ہوئی یا نہیں) تو آپ علیہ السلام نے اسے عیب کا باعث قرار دیا اور فرمایا: عورتیں ایسا کرنا کب ترک کریں گی؟[3]

---

[1] الکافی: ۳/۸۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۱ ح ۴۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۰۸ ح ۲۲۱۲؛ الوافی: ۶/۴۹۹

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۱۲؛ شرح العروۃ: ۸/۴۱۲؛ مستمسک العروہ: ۳/۲۵۷؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۷۳؛ فقہ الصادق: ۲/۸۳؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۶۰؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۲/۲۱۶؛ الدر الباہر: ۲۳۰؛ مقابس الانوار: ۹۸؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۳۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۱۵۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۹۷؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۱۵۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۹۷؛ مصابیح الظلام: ۱/۸۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۲/۹۶؛ ریاض المسائل: ۱/۷۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۲۳۶؛ بغیۃ الہدۃ: ۱/۷۰۴؛ مہذب الاحکام: ۳/۸۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۷۵۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۴۵؛ الرسائل الفقہار کیہ: ۲۵۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۰۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۳۱۸؛ العمل الابقی: ۲/۳۱۴

[3] الکافی: ۳/۸۰ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۱۰ ح ۲۲۱۷؛ الوافی: ۶/۵۰۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۰۰

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{343} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرُهُ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ تَرَى الطُّهْرَ وَ هِيَ فِي السَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهَا مِنَ الْمَاءِ مَا يَكْفِيهَا لِغُسْلِهَا وَ قَدْ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قَالَ إِذَا كَانَ مَعَهَا بِقَدْرِ مَا تَغْسِلُ بِهِ فَرْجَهَا فَتَغْسِلُهُ ثُمَّ تَتَيَمَّمُ وَ تُصَلِّي قُلْتُ فَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا فِي تِلْكَ الْحَالِ قَالَ نَعَمْ إِذَا غَسَلَتْ فَرْجَهَا وَ تَيَمَّمَتْ فَلاَ بَأْسَ.

ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک حائضہ عورت پاکی دیکھتی ہے جبکہ وہ سفر میں ہے جبکہ اسے پانی دستیاب نہیں ہے جو اس کے غسل کے لیے کافی ہو جبکہ نماز کا وقت آن پہنچا تو؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے پاس اس قدر پانی ہو کہ جس سے وہ اپنی شرمگاہ کو دھو سکے تو اسے دھولے پھر تیمم کرے اور نماز پڑھے۔

میں نے عرض کیا: کیا اس حالت میں اس کا شوہر اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، جب اس نے فرج کو دھولیا اور تیمم کرلیا تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

## قول مؤلف:

قبل ازیں حدیث نمبر (314) پر صحیح ابن مسلم اسی موضوع کے متعلق گزر چکی ہے اور اسی طرح حسن یا موثق ابن یقطین میں ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ حائض پاکی دیکھتی ہے تو کیا غسل کرنے سے پہلے اس کا شوہر اس سے مقاربت کرسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے لیکن غسل کے بعد کرے تو مجھے زیادہ پسند ہے۔ [4]

اور موثق ابوبصیر میں ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حائضہ عورت نے پاکی دیکھی تو کیا اس کا شوہر غسل سے پہلے اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ وہ غسل کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ ایک عورت سفر کے دوران حائضہ ہوگئی پھر پاک ہوگئی لیکن ایک یا دو دن اسے پانی نہیں مل سکا تو کیا اس کے شوہر کے لیے حلال ہوگا کہ غسل سے

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۱۲؛ مصباح المنہاج: ۳/۲۵۱؛ بیان الاصول: ۱/۲۲۹

[2] الکافی: ۱/۸۲ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۵ ح ۱۲۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۱۲ ح ۲۲۲۳؛ الوافی: ۲۲/۷۲۲ ح ۲۲۰۶۷

[3] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۳۰؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۵۵؛ جامع المدارک: ۱/۷۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/۹۵۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۲۵۳؛ آیات الاحکام فی التراث الامام الخمینی: ۵۷

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۷ ح ۴۸۱؛ مقابس الانوار: ۹۹؛ مصباح الفقیہ: ۴/۱۱۳؛ جواہر الکلام: ۳/۲۰۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۴۲۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۲۲؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۲۴۹؛ غنیۃ النزوع: ۱/۴۹۶؛ مصابیح الظلام: ۱/۱۹۶؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۵۰

پہلے اس سے مجامعت کرے؟ آپؑ نے فرمایا: درست نہیں ہوگا یہاں تک کہ غسل کرے۔ [1]

اور موثق ابن یسار میں بھی اسی طرح ہے جو آگے حدیث نمبر (356) کے تحت آ رہی ہے۔

چنانچہ اکثریت نے جواز والی احادیث پر عمل کا حکم دیا ہے اور ممانعت والی احادیث کو تقیہ پر محمول کیا ہے کیونکہ وہ اکثر عامہ کے نظریہ کے موافق ہیں اور بعض نے ممانعت کو کراہت پر اور اباحت کو جواز پر محمول کیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ سب احادیث حالات و واقعات کے مطابق اپنی اپنی جگہ درست ہوں یا ممکن ہے کہ اختیار پر محمول ہوں بہر حال امامؑ کا پسندیدہ عمل یہی ہے کہ غسل کے بعد مجامعت کرے مگر یہ کہ مضطر ہو جائے یا شہوت غالب ہو جائے۔ اور تیمم میں بھی صحیح الحذاء میں شرمگاہ دھونے کے بعد مباشرت کی اجازت ہے جبکہ موثق عمار میں ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت حیض سے تیمم کرتی ہے تو کیا اس کا شوہر اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ [2] اور موثق عبدالرحمٰن میں ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے پوچھا کہ ایک عورت حائض تھی اور سفر کی حالت میں پاک ہوئی اور دو یا تین دن تک اسے پانی نہ ملا تو کیا اس کا شوہر اس سے مقاربت کر سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے کہ اس کا شوہر اس سے مقاربت کرے جب تک وہ غسل نہ کرے۔ [3] تو ان میں بھی موثق عبدالرحمٰن کو تقیہ پر محمول کیا گیا ہے کیونکہ اکثر عامہ کے مذہب کے موافق ہے اور بعض نے ممانعت کو کراہت پر محمول کیا ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ حالات و واقعات کے مطابق ساری احادیث اپنی جگہ درست ہوں یا یہ بھی ممکن ہے یہ اختیار پر محمول کی جائیں تو درست ہو اور من باب تسلیم جس حدیث پر بھی عمل کیا جائے امید ہے گناہ سے محفوظ رہے (واللہ اعلم)

**{344}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ مِنَ الْوُضُوءِ وَمِنَ الْجَنَابَةِ وَمِنَ الْحَيْضِ لِلنِّسَاءِ سَوَاءٌ قَالَ نَعَمْ.

عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عورتوں کے لئے وضو، غسل، جنابت اور غسل حیض کے عوض تیمم کرنے کی کیفیت ایک جیسی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [4]

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۶ ح ۴۷۸؛ کتاب نکاح شبیری: ۲/۵۹۳؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۱۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷۲؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۳۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۵۰۳؛ الرسائل الفقہارکیہ: ۹۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۱۵

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۵ ح ۱۲۶۸؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۶۶؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۱۰۴؛ الرسائل الفقہارکیہ: ۲۹۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۴۰۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۹ ح ۱۲۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۹؛ فقہ الصادق: ۲/۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۵۴۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۲۲۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۴۰۵؛ مصباح الفقیہ: ۴/۱۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۴۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۱۰۵؛ الرسائل الفقہارکیہ: ۲۹۳

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۱۶۲ ح ۴۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۶۲ ح ۳۸۷۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۷ ح ۲۱۵؛ الوافی: ۶/۵۸۳

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{345} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ وَهِيَ جُنُبٌ هَلْ عَلَيْهَا غُسْلُ الْجَنَابَةِ قَالَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ وَاحِدٌ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت حیض سے ہے اور جنب ہوجاتی ہے تو کیا اس پر غسل جنابت واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: غسل جنابت اور حیض ایک ہی ہیں۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

# ﴿نفاس﴾

{346} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ أَيَّامَ حَيْضِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ ثُمَّ تَسْتَظْهِرُ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

۞ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ نفاس والی عورت (یعنی جس نے بچہ جنا ہو) اتنے دن بیٹھے گی (یعنی نماز نہیں پڑھے گی) جتنے دن اسے حیض آتا تھا پھر استظہار (انتظار و احتیاط) کر کے غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/ ۸۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/ ۶۸۶؛ شرح العروۃ: ۱۰/ ۳۰۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۱۴۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۳۰؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۳۳۳؛ تفصیل الشریعہ: ۴/ ۳۰۰ ح ۳۲۵؛ ریاض المسائل: ۲/ ۸۳؛ المناظر الناضرۃ: ۸/ ۳۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۳۳۲؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۳۳۱؛ الحاشیۃ علی مدارک: ۲/ ۳۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/ ۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۳۳۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۲۳۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۳۵؛ تحقیق الاصول: ۲/ ۷۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۵۸۳؛ المسالک الجامعیہ: ۸۸؛ وسائل العباد: ۱/ ۲۶۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/ ۶۸۶

[2] الکافی: ۳/ ۸۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۹۵ ح ۳۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۲۶۵ ح ۲۱۱۵؛ الوافی: ۶/ ۵۳۴

[3] مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۰؛ منتہی المطلب: ۲/ ۴۰۵؛ المسالک الجامعیہ: ۸۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/ ۷۷؛ الرسائل الفقہاریہ: ۳۲۲؛ حقائق الاصول: ۱۰۰؛ الانظار التفسیریہ: ۲۹۹

[4] الکافی: ۳/ ۹۹ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۷۵ ح ۵۰۰؛ الاستبصار: ۱/ ۱۵۰ ح ۵۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۸۱ ح ۲۳۰۸؛ الوافی: ۶/ ۴۷۷

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [1]

{347} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ النُّفَسَاءُ مَتَى تُصَلِّي قَالَ تَقْعُدُ بِقَدْرِ حَيْضِهَا وَ تَسْتَظْهِرُ بِيَوْمَيْنِ فَإِنِ انْقَطَعَ الدَّمُ وَ إِلاَّ اغْتَسَلَتْ وَ احْتَشَتْ وَ اسْتَثْفَرَتْ وَ صَلَّتْ الْحَدِيثَ.

✿ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ نفساء (نفاس والی عورت) کب نماز پڑھے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اتنے دن بیٹھے گی جتنی اس کے ایام حیض کی مقدار ہے اور (پھر) دو دن استظہار کرے گی پس اگر خون رک گیا تو ٹھیک ورنہ غسل کرے گی، اندام نہانی میں کپاس رکھے گی، لنگوٹ باندھے گی اور نماز پڑھے گی۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{348} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَمْ تَقْعُدُ النُّفَسَاءُ حَتَّى تُصَلِّيَ قَالَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَ تَحْتَشِي وَ تُصَلِّي.

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ نفساء کتنے دنوں کے بعد نماز پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سترہ اٹھارہ دن بیٹھے پھر غسل کرے اور (اگر خون جاری ہو تو) اندام نہانی میں روئی رکھ کر نماز پڑھے [4]

---

[1] منتہی المطلب: ۲/۵۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۷؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۶۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/۴۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۷۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۵۰۴؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۶۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۷۴؛ کشف الاسرار: ۳/۴۰۳

[2] الکافی: ۳/۹۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۳ ح ۴۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۷۳ ح ۹۳۴۳؛ الوافی: ۶/۴۷۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۳

[3] مراۃ العقول: ۱۳/۲۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۷؛ مصباح المنہاج: ۵/۷۴؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۴۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۱۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۸۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۲۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۹۳؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۵/۷۵؛ فقہ الصادق: ۲/۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۹؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۲۶۱؛ مدارک الاحکام: ۲/۴۶؛ تعالیق مبسوطہ: ۲/۹۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۸۳؛ دراسات فقہیہ: ۵۸؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۵۰۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۴۴۳؛ کشف اللثام: ۲/۱۸۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۵۴۲؛ المعالم المأثورۃ: ۶/۴۰۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۸۲؛ المحاسن النفسانیہ: ۴۳؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۲۴۶؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۷۴

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۷ ح ۵۰۸؛ الاستبصار: ۱/۱۵۲ ح ۵۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۸۶ ح ۲۴۳۳؛ الوافی: ۶/۴۸۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

**{349}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَقْعُدُ النُّفَسَاءُ إِذَا لَمْ يَنْقَطِعْ عَنْهَا الدَّمُ ثَلاَثِينَ أَرْبَعِينَ يَوْماً إِلَى الْخَمْسِينَ.

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نفساء کا خون منقطع (بند) نہ ہو تو وہ تیس (یا) چالیس سے پچاس دن تک بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے)۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

**{350}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْمَاضِيَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ النُّفَسَاءِ وَ كَمْ يَجِبُ عَلَيْهَا تَرْكُ الصَّلاَةِ قَالَ تَدَعُ الصَّلاَةَ مَا دَامَتْ تَرَى الدَّمَ الْعَبِيطَ إِلَى ثَلاَثِينَ يَوْماً فَإِذَا رَقَّ وَ كَانَتْ صُفْرَةً اغْتَسَلَتْ وَ صَلَّتْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

✿ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ نفاس والی عورت پر کتنے دن نماز ترک کرنا واجب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک گاڑھا اور زیادہ خون دیکھتی رہے تیس دن تک پس جب خون رقیق (پتلا) اور زرد رنگ کا ہو جائے تب غسل کر کے نماز پڑھے ان شاءاللہ ④

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ⑤

---

① ملاذ الاخیار: ۲/۸۲؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۷۰؛ شرح العروۃ: ۸/۲۶۵؛ مدارک الاحکام: ۲/۴۷؛ سند العروۃ: ۵/۲۱؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۲۶؛ کشف الاسرار: ۳/۳۴۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۴۰۳؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۸۰؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۹؛ مہذب الاحکام: ۳/۳۱۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۲۶۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۳۴۸؛ المناظر الناضرۃ: ۶/۷۶؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۵۲؛ منتھی المطلب: ۲/۴۳۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۴۷؛ مستمسک العروۃ: ۳/۴۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۱۷؛ کشف اللثام: ۲/۱۷۹؛ العالم الماثورۃ: ۶/۱۹۹

② تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۷ ح ۵۰۹؛ الاستبصار: ۱/۱۵۲ ح ۵۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۸۷ ح ۲۴۴۳؛ الوافی: ۶/۴۸۲

③ ملاذ الاخیار: ۲/۸۲؛ مصباح الفقیہ: ۴/۳۸۵؛ شرح العروۃ: ۸/۲۶۸؛ منتھی المطلب: ۲/۴۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۱۷؛ کشف الاسرار: ۳/۳۴۴

④ تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۴ ح ۴۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۸۷ ح ۲۴۴۷؛ الوافی: ۶/۴۸۲

⑤ ملاذ الاخیار: ۲/۷۲؛ مصباح الفقیہ: ۴/۳۸۵؛ مدارک الاحکام: ۲/۴۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۵۷؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۵۰ و ۲۶؛ مصباح المنہاج: ۵/۲۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۵۳؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۴۲۷؛ کشف اللثام: ۲/۱۸۷؛ منتھی المطلب: ۲/۴۳۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۳۱۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۲۴۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۲۹۷؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۴۹۳؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۳۱۸؛ کشف اللثام: ۲/۴۲۲؛ ریاض المسائل: ۱/۳۳۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۱۸؛ غنیۃ الہدیٰ: ۱/۵۵۱؛ شرح العروۃ: ۸/۳۱؛ جواہر الکلام: ۳/۹۸؛ مستمسک العروۃ: ۳/۷۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۶

{351} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلنُّفَسَاءُ تَقْعُدُ أَرْبَعِينَ يَوْماً فَإِنْ طَهُرَتْ وَإِلاَّ اِغْتَسَلَتْ وَ صَلَّتْ وَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَ كَانَتْ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَصُومُ وَ تُصَلِّي.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: نفساء چالیس دن تک نماز سے رکی رہے گی اس کے بعد اگر پاک ہوگئی تو ٹھیک ورنہ غسل کر کے نماز پڑھے گی اور اس کا شوہر اس سے مباشرت کر سکے گا اور وہ بمنزلہ مستحاضہ کے روزہ رکھے گی اور نماز پڑھے گی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{352} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: تَقْعُدُ النُّفَسَاءُ تِسْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَإِنْ رَأَتْ دَماً صَنَعَتْ كَمَا تَصْنَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ نفساء انیس راتیں بیٹھی رہے گی پس اگر خون نہ رکا تو استحاضہ عورت کی طرح احکام پر عمل کرے گی۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{353} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ النُّفَسَاءِ كَمْ تَقْعُدُ فَقَالَ إِنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ تَغْتَسِلَ لِثَمَانِيَ عَشْرَةَ وَلاَ بَأْسَ بِأَنْ تَسْتَظْهِرَ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ نفساء کتنے دن بیٹھی رہے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسماء بنت عمیس کو اٹھارویں دن حکم دیا تھا کہ غسل کرے اور کوئی حرج نہیں ہے اگر عورت (مزید) ایک یا دو دن استظہار کرے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۷ ح ۵۰۶؛ الاستبصار: ۱/۱۵۲ ح ۵۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۸۸ ح ۲۴۴۸؛ الوافی: ۶/۴۸۲؛ الجعفریات: ۲۵؛ مستدرک الوسائل: ۲/۴۸

[2] المناظر الناضرۃ: ۸۶۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۸۱

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۷ ح ۵۱۰؛ الاستبصار: ۱/۱۵۲ ح ۵۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۸۷ ح ۲۴۴۶؛ الوافی: ۶/۴۸۲

[4] ملاذ الاخیار: ۲/۸۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۴۸؛ منتھی المطلب: ۲/۴۳۱؛ مصباح المنہاج: ۵/۴۴۳؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۶۸؛ شرح العروۃ: ۸/۱۶۶؛ مصابیح الظلام: ۱/۴۰۷؛ کشف الاسرار: ۳/۴۴۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۱۳۲؛ کشف اللثام: ۲/۱۷۷؛ مصابیح الاحکام: ۳/۱۲۳

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۸ ح ۵۱۱؛ الاستبصار: ۱/۱۵۳ ح ۵۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۸۷ ح ۲۴۴۶؛ الوافی: ۶/۴۸۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

## قول مؤلف:

اکثر مدت نفاس میں شدید اختلاف ہے اگرچہ دور حاضر میں مشہور دس دن ہی ہے مگر احادیث میں زیادہ کا بھی ذکر ہوا ہے اور شیخ صدوق، علامہ حلی اور سید مرتضیٰ وغیرہ اٹھارہ دن کے قائل ہیں اور اسی نظریے کو محمد حسین نجفی (ڈھکو میاں صاحب) نے احوط قرار دیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں من باب التسلیم جس حدیث پر چاہے عمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہوگی (واللہ اعلم)

**{354}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ وَ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ امْرَأَةٍ نُفِسَتْ وَبَقِيَتْ ثَلاَثِينَ لَيْلَةً أَوْ أَكْثَرَ ثُمَّ طَهُرَتْ وَ صَلَّتْ ثُمَّ رَأَتْ دَماً أَوْ صُفْرَةً فَقَالَ إِنْ كَانَتْ صُفْرَةً فَلْتَغْتَسِلْ وَ لْتُصَلِّ وَ لاَ تُمْسِكْ عَنِ الصَّلاَةِ وَإِنْ كَانَ دَماً لَيْسَ بِصُفْرَةٍ فَلْتُمْسِكْ عَنِ الصَّلاَةِ أَيَّامَ قُرْئِهَا ثُمَّ لْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ.

✪ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت کو خون نفاس آیا اور وہ تیس دن یا اس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہی (یعنی نماز نہیں پڑھی) پھر وہ پاک ہوگئی (یعنی غسل کیا) اور نماز پڑھی پھر اس نے خون یا زردی دیکھی تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ صرف زردی تھی تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور نماز سے باز نہ رہے اور اگر وہ زردی نہیں بلکہ خون ہو تو نماز سے اپنے حیض کے دنوں میں باز رہے پھر (ایام حیض کے بعد) غسل کرے اور نماز پڑھے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

---

① ملاذ الاخیار: ۲/۸۴؛ مصباح المنهاج: ۴/۷۲۶؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۹۹؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۸۰؛ المختصر من شرح المختصر: ۱/۵۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۳۰۲؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۹۷؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۷۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۳۱۶؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۴/۱۳۱؛ المعالم الماثورۃ: ۶/۹۹؛ جواہر الکلام: ۳/۳۹۷؛ الرسائل الفقہیۃ: ۲۸۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۸۰؛ منتہی المطلب: ۲/۴۳۳؛ فقہ الصادق: ۳/۲۲۴؛ جامع المدارک: ۱/۲۰؛ شرح العروۃ: ۷/۴۶۳؛ کشف اللثام: ۲/۷۱۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۱۵؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۳۱۹؛ ذکری الشیعہ: ۱/۲۶۱؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۵/۲۰۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۲۵۱؛ موسوعۃ الفاضل القطیفی: ۱/۲۰۵

② تہذیب الاحکام: ۱/۱۷۶ ح ۵۰۳؛ الاستبصار: ۱/۱۵۱ ح ۵۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۹۳ ح ۲۴۴۵؛ الکافی: ۳/۱۰۰ ح ۲؛ الوافی: ۶/۴۷۸

③ ملاذ الاخیار: ۲/۹۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۴۳؛ منتہی المطلب: ۲/۴۳۵؛ مصباح المنهاج: ۵/۴۰۹؛ سند العروۃ: ۴/۲۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۹۷؛ کشف الاسرار: ۳/۳۴۳؛ مستند الشیعہ: ۲/۴۱۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۲۱۰؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۵۸۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۲۴؛ فقہ الصادق: ۲/۷۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۸/۴۳۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۱۰۳؛ المناظر الناضرۃ: ۵/۴۰۶؛ الرسائل الفقہیۃ: ۲۵۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۴۷؛ الورود الجعفریہ: ۹۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۲۶

## قول مؤلف:

یعنی جب مہینہ گزر چکا تو اس کو اگلا حیض آگیا اور اس کا طہر کا زمانہ نفاس میں گزر چکا تھا اب حیض کے بعد ایک ہی بار غسل کر کے پاک ہوگی اس لئے نفاس کے آخری دنوں اور حیض کے پہلے دن میں کچھ طہر کا فاصلہ ضروری ہے (واللہ اعلم)

{355} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ جَمَاعَةٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ هَارُونَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ وَ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُبْدُونٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَلزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلنُّفَسَاءِ تَضَعُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ صَلاَةِ اَلْعَصْرِ أَ تُتِمُّ ذَلِكَ اَلْيَوْمَ أَمْ تُفْطِرُ فَقَالَ تُفْطِرُ ثُمَّ لْتَقْضِ ذَلِكَ اَلْيَوْمَ.

❂ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ماہ رمضان المبارک میں نماز عصر کے بعد بچے کو جنم دیتی ہے تو کیا اس دن کا روزہ مکمل کرے یا افطار کر دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: افطار کر دے اور (جب پاک ہو جائے تو) اس کی قضا کرے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے (2) یا صحیح ہے (3)

{356} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ وَ سِنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلْمَرْأَةُ تَحْرُمُ عَلَيْهَا اَلصَّلاَةُ ثُمَّ تَطْهُرُ فَتَوَضَّأُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَغْتَسِلَ أَ فَلِزَوْجِهَا أَنْ يَأْتِيَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ قَالَ لاَ حَتَّى تَغْتَسِلَ.

❂ سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ہے جس پر (حیض و نفاس کی وجہ سے) نماز حرام ہے پھر وہ پاک ہو جاتی ہے اور وضو کرتی ہے لیکن ابھی غسل نہیں کرتی تو کیا اس کا شوہر اس کے غسل کرنے سے پہلے اس سے ہمبستری کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ غسل کرے۔ (4)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے (5)

---

(1) تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۷۱ ح ۹۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۹۴ ح ۲۴۴۳؛ الوافی: ۱۱/ ۳۴۴

(2) ملاذ الاخیار: ۲/ ۴۷۰؛ مصباح المنہاج: ۵/ ۴۹۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/ ۴۶۹

(3) التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۲/ ۴۱۳؛ شرح العروۃ: ۶/ ۱۸۵

(4) تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۶۷ ح ۴۷۹؛ الاستبصار: ۱/ ۱۳۶ ح ۴۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۳۲۶ ح ۲۲۶۶؛ الوافی: ۲۲/ ۷۱۴

(5) ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۲؛ مدارک العروۃ بیارجمندی: ۳/ ۴۲۳؛ شرح فروع کافی مازندرانی: ۲/ ۳۱۶؛ فقہ الصادق: ۲/ ۳۵۱؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۵۰۳؛ مصباح الفقیہ: ۴/ ۱۱۳؛ کشف الاسرار: ۳/ ۲۹۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/ ۲۴۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۱۰۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۹۱؛ مستند الشیعہ: ۲/ ۴۹۵؛ التعلیقۃ علی ریاض المسائل: ۹۳؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۰۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۲۷۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/ ۴۰۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۲۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۷۲

**قول مؤلف:**

اس کی وضاحت حدیث 343 کے تحت گزر چکی ہے نیز یہ کہ ایسی احادیث گزر چکی ہیں جن میں ہے کہ حیض اور نفاس کے احکام ایک طرح کے ہیں لہٰذا احکام حیض دیکھے جائیں۔

## ﴿غسل مسِ میت﴾

**{357}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ الرَّجُلُ يُغَمِّضُ عَيْنَ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ غُسْلٌ قَالَ إِذَا مَسَّهُ بِحَرَارَتِهِ فَلَا وَ لَكِنْ إِذَا مَسَّهُ بَعْدَ مَا يَبْرُدُ فَلْيَغْتَسِلْ قُلْتُ فَالَّذِي يُغَسِّلُهُ يَغْتَسِلُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَيُغَسِّلُهُ ثُمَّ يُكَفِّنُهُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ يُغَسِّلُهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَهُ مِنَ الْعَاتِقِ ثُمَّ يُلْبِسُهُ أَكْفَانَهُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ قُلْتُ فَمَنْ حَمَلَهُ عَلَيْهِ غُسْلٌ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَنْ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ إِنْ شَاءَ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی مرنے والے کی آنکھیں بند کرتا ہے تو کیا اس پر غسل (مس میت) واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ اسے اس وقت مس کرے جب وہ گرم ہو تو غسل واجب نہیں ہے لیکن جب اسے ٹھنڈا ہونے کے بعد مس کرے تو پھر غسل کرے۔

میں نے عرض کیا: جو میت کو غسل دیتا ہے کیا وہ بھی غسل کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (وہ بھی کرے)

میں نے عرض کیا: کیا غسل دینے والا خود غسل کرنے سے پہلے اسے کفن دے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے غسل دینے والا کاندھوں تک ہاتھ دھوئے پھر اسے کفن پہنائے اور پھر غسل کرے (تو درست ہے)

میں نے عرض کیا: جو میت (کے جنازے) کو اٹھائے کیا اس پر غسل ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں

میں نے عرض کیا: جو اسے قبر میں اتارے کیا اس پر وضو واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر قبر کی مٹی سے اگر وضو کرنا چاہے تو کرے۔ [1]

---

[1] الکافی: ۳/۱۶۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۸ ح ۱۳۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۸۹ ح ۱۷۳۶۳؛ الوافی: ۲۴/۷۰؛ بحار الانوار: ۷۸/۴۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{358} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَسُّ الْمَيِّتِ عِنْدَ مَوْتِهِ وَ بَعْدَ غُسْلِهِ وَ الْقُبْلَةُ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو کسی میت کو اس کی موت کے وقت (جبکہ وہ گرم ہو) مس کرے یا اس کے غسل کے بعد مس کرے یا اسے بوسہ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{359} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَغْتَسِلُ الَّذِي غَسَّلَ الْمَيِّتَ وَ كُلُّ مَنْ مَسَّ مَيِّتاً فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَ إِنْ كَانَ الْمَيِّتُ قَدْ غُسِّلَ.

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو میت کو غسل دے اور ہر وہ جو میت کو مس کرے اس پر غسل ہے چاہے میت کو غسل دے دیا گیا ہو۔ [4]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۳/۳۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۵۰۵؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۷۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۶۴؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۱۸۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۲۳؛ بحار الانوار: ۷۹/۳۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۹؛ مہذب الاحکام: ۳/۲۹؛ جواہر الکلام: ۴/۹۲؛ غنیۃ البد: ۲/۲۸۲؛ وسائل العباد: ۱/۳۴۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۱/۲۳۲؛ کشف اللثام: ۲/۲۸۷؛ الدر الباہر: ۱۰۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۴۹۵؛ شرح العروۃ: ۶/۲۰۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۵۵۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۳۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۸۵؛ دراسات فقہیہ: ۹۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۵۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۲۷۳

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۰ ح ۱۳۸۰؛ الاستبصار: ۱/۱۰۰ ح ۳۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۹۵ ح ۳۶۹۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۳ ح ۴۰۳

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۲۲۵؛ منتہی المطلب: ۷/۲۰۱؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۷۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۲۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۱؛ مصباح الفقیہ: ۷/۹۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۸۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۴۹۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۳۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۱/۲۳۲؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۸۸؛ المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۲/۵۷۰؛ وسائل العباد: ۱/۳۴۲؛ بحوث فی شرح العروۃ: ۳/۱۵۷؛ التنقیح فی شرح: ۲/۵۵۳؛ جواہر الکلام: ۵/۳۳۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۴۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۲۸۷؛ مہذب الاحکام: ۱/۳۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۵۰۷؛ غنائم الایام: ۱/۳۹۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۳۳۱؛ المعالم المأثورۃ: ۲/۳۸؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۸/۲۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۵۲۸

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۰ ح ۱۳۷۳؛ الاستبصار: ۱/۱۰۰ ح ۳۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۹۵ ح ۳۶۹۳؛ الوافی: ۶/۳۳۱

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۶۲۲؛ الحبل المتین: ۱/۳۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۷/۱۰۸؛ شرح العروۃ: ۱۰/۹۴؛ مصابیح الظلام: ۴/۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۶/۲۷۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۱۸۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۹۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۴۵۵؛ ریاض المسائل: ۱/۴۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۳۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۸۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۳/۴۹۷؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۲۸۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۵۰۷؛ جواہر الکلام: ۵/۳۳۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۲۴؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۲۲۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۱/۲۳۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۶۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۳/۸۷

## قول مؤلف:

یہ غسل مستحب یا افضل ہوگا واجب نہیں کیونکہ قبل ازیں احادیث میں یہ گزر چکا ہے کہ غسل کے بعد میت کو مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

{360} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَصَابَ يَدَيْهِ أَوْ بَدَنَهُ ثَوْبُ اَلْمَيِّتِ اَلَّذِي يَلِي جِلْدَهُ قَبْلَ أَنْ يُغَسَّلَ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ يَدَيْهِ أَوْ بَدَنِهِ فَوَقَّعَ إِذَا أَصَابَ يَدَكَ جَسَدُ اَلْمَيِّتِ قَبْلَ أَنْ يُغَسَّلَ فَقَدْ يَجِبُ عَلَيْكَ اَلْغُسْلُ.

۞ محمد بن حسن الصفاء کا بیان ہے کہ میں نے ان (یعنی امام حسن عسکری علیہ السلام) کی طرف خط لکھا (جس میں پوچھا) کہ اگر کسی شخص کا ہاتھ یا بدن اس کپڑے کو لگ جائے جو میت کو غسل دینے سے پہلے اس کے جسم سے ملا ہوا ہو تو کیا ہاتھ یا بدن کا دھونا واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ جب تمہارا بدن (یا ہاتھ) میت کو اس کے غسل سے پہلے لگ جائے تو تم پر غسل (مس میت) واجب ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

یعنی کپڑا لگنے سے یا اس کپڑے کو ہاتھ لگنے سے جو میت کو لگا ہوا ہو غسل واجب نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

{361} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اِغْتَسِلْ يَوْمَ اَلْأَضْحَى وَ اَلْفِطْرِ وَ اَلْجُمُعَةِ وَ إِذَا غَسَّلْتَ مَيِّتاً وَ لاَ تَغْتَسِلْ مِنْ مَسِّهِ إِذَا أَدْخَلْتَهُ اَلْقَبْرَ وَ لاَ إِذَا حَمَلْتَهُ.

۞ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: عید الاضحیٰ، عید الفطر، جمعہ اور میت کو غسل دینے کا غسل کرو اور جب میت کا جنازہ اٹھاؤ یا اسے قبر میں داخل کرتے وقت اسے مس کرو تو غسل نہ کرو۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام:۱/۴۲۹ح ۱۳۶۸؛ وسائل الشیعہ:۳/۲۹۷ح ۳۹۹۳؛ الوافی:۶/۴۳۰؛ ذکری الشیعہ:۲/۹۵؛ المعتبر:۱/۳۴۸

[2] ملاذ الاخیار:۳/۴۲۲؛ مصباح البصیرۃ:۲/۲۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ:۲/۷۵؛ مشرق الشمسین:۳۱۹؛ جامع المدارک:۱/۱۶۸؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ:۹۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۳/۱۹۲؛ فقہ الخلاف:۶/۱۹۳؛ الحدائق الناضرۃ:۵/۶۵؛ ذخیرۃ المعاد:۱/۷۴؛ الرسائل الفقہیہ:۱/۳۷۲؛ مجمع الفائدۃ:۱/۲۰۹؛ سند العروۃ (الطہارۃ):۱/۵۲۱؛ مستند الشیعہ:۳/۹۳؛ مصباح الفقیہ:۵/۱۰۷؛ موسوعہ البرغانی:۲/۹۲؛ تفصیل الشریعہ:۴/۳۱۸؛ ریاض المسائل:۱/۸۰۴؛ موسوعہ الامام الخوئی:۸/۲۳۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ):۲/۴۴۸

[3] تہذیب الاحکام:۱/۱۰۵ح ۲۷۳؛ وسائل الشیعہ:۳/۲۹۷ح ۳۹۹۰ و ۳۴۱۶؛ الوافی:۶/۸۴؛ بحار الانوار:۸/۱۲۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{362} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: فِي رَجُلٍ مَسَّ مَيْتَةً أَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الْإِنْسَانِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک امام سے پوچھا کہ جو کسی مردار کو ہاتھ لگائے تو اس پر غسل واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں یہ صرف انسان (کے مردہ) کے لئے ہے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{363} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَمَسُّ الْمَيْتَةَ أَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنْهَا قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الْإِنْسَانِ وَحْدَهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ ثَوْبُهُ جَسَدَ الْمَيِّتِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَ الثَّوْبَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو کسی مردار کو مس کرے تو کیا اس کو غسل کرنا پڑے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں یہ صرف اکیلے انسان کے لئے ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے پوچھا جس کا کپڑا میت سے لگ جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کپڑے پر کچھ لگ جائے تو اسے دھو ڈالے۔ ④

---

① ملاذ الاخیار: ۱/۴۰۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/۷۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۵۰۵؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۲؛ جواہر الکلام: ۵/۳۳۳؛ مدارک العروۃ: ۶/۱۶؛ التنقیح فی شرح: ۵/۶۴؛ فقہ الخلاف: ۲/۲۰۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۲۰

② تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۰ ح ۱۳۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۹۹ ح ۳۷۰۲؛ الوافی: ۶/۴۳۱؛ ذکری الشیعہ: ۲/۹۴

③ ملاذ الاخیار: ۳/۲۲۷؛ مصباح الفقیہ: ۷/۱۰۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۳۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۳/۲۶۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۴۵۸؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۲۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۹/۴۸۳؛ المناظر الناضرۃ: ۹/۱۲۸؛ شرح العروۃ: ۹/۲۱۸؛ فقہ الخلاف: ۹/۱۹۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۲/۳۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۷۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۴۳۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۸۰

④ الکافی: ۳/۶۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۷۶ ح ۸۱۲؛ الاستبصار: ۱/۱۹۲ ح ۶۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۹۹ ح ۳۷۰۳؛ الوافی: ۶/۴۰۸

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[1]

{364} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً وَ كَفَّنَهُ اغْتَسَلَ غُسْلَ الْجَنَابَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل و کفن دے وہ غسل جنابت کی طرح غسل کرے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

## قول مؤلف:

یعنی غسل مس میت کا طریقہ وہی ہے جس غسل جنابت کا ہے نیز واضح ہونا چاہیے کہ غسل جو بھی ہو اس میں صرف نیت کا فرق آئے گا لیکن غسل کرنے کے طریقے صرف وہی ہیں جو پہلے ذکر ہو چکے ہیں ان میں ایک غسل ترتیبی اور ایک ارتماسی ہے۔

# محتضر کے احکام

{365} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الشَّعِيرِيِّ وَ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِي تَوْجِيهِ الْمَيِّتِ تَسْتَقْبِلُ بِوَجْهِهِ الْقِبْلَةَ وَ تَجْعَلُ قَدَمَيْهِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے میت کی توجیہ کے بارے میں فرمایا کہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کرو اور (وہ اس طرح ہوگا کہ) اس کے دونوں قدم (پاؤں) قبلہ کی طرف کردو۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[5]

---

[1] مہذب الاحکام: ۱/ ۳۰۷؛ مصباح الفقیہ: ۷/ ۱۰۶؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۲۸۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/ ۴۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۳۱۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴/ ۴۱۳؛ فقہ الخلاف: ۲/ ۲۱۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۴۳۴؛ دراسات فقہیہ: ۴۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/ ۴۱؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۲۸۴؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۳۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۱۴؛ غنائم الایام: ۱/ ۳۹۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۹۴؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۲۷۰؛ شرح العروۃ: ۲/ ۲۵۳؛ رسائل الشہید الثانی: ۱/ ۲۴۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۴۷؛ کشف اللثام: ۲/ ۸۲۸؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۲۴۳؛ الناظر الناضرۃ: ۳/ ۱۳۱؛ غنیۃ البدایۃ: ۲/ ۱۲۷

[2] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۴۷ ح ۱۴۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۲۹۰ ح ۳۶۷۲؛ الوافی: ۶/ ۴۳۰

[3] ملاذ الاخیار: ۳/ ۶۹۳؛ سند العروۃ: ۵/ ۶۱؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۸/ ۲۴۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/ ۲۷۴؛ مصابیح الاحکام: ۲/ ۱۹۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۲۰

[4] الکافی: ۳/ ۱۲۶ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۴۵۳ ح ۲۶۲۵؛ الوافی: ۲۴/ ۲۲۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۸۵

[5] شرح العروۃ: ۶/ ۴۴۳؛ مصباح المنہاج: ۶/ ۱۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۲۸۳

{366} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا حَضَرْتَ الْمَيِّتَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَلَقِّنْهُ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم موت سے پہلے کسی میت کے پاس جاؤ تو اسے اس شہادت (گواہی) کی تلقین کرو کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے [2]

{367} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَدْرَكْتَ الرَّجُلَ عِنْدَ النَّزْعِ فَلَقِّنْهُ كَلِمَاتِ الْفَرَجِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَ مَا فِيهِنَّ وَ مَا بَيْنَهُنَّ وَ مَا تَحْتَهُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ أَدْرَكْتُ عِكْرِمَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ لَنَفَعْتُهُ فَقِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا ذَا كَانَ يَنْفَعُهُ قَالَ يُلَقِّنُهُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی شخص کی نزع کی حالت میں اس کے پاس جاؤ تو اسے کلمات فرج کی تلقین کرو جو یہ ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَ مَا فِيهِنَّ وَ مَا بَيْنَهُنَّ وَ مَا تَحْتَهُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے فرمان کہ ''اگر میں عکرمہ کو اس کی موت کے وقت پالیتا تو اسے فائدہ پہنچاتا'' کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ وہ اسے کیا فائدہ پہنچاتے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اسے اس (عقیدے) کی تلقین کرتے جس پر تم ہو۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۱۲۱ح۱؛ تہذیب الاحکام ۱/۲۸۶ح۸۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۵۳ح۲۶۲۹؛ بحارالانوار: ۷۸/۲۳۳؛ الوافی: ۲۴/۲۳۱؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۲۱ح۱۶۰۳؛ دعائم الاسلام: ۱/۲۱۹

[2] فقہ الصادقؑ: ۳/۵۹؛ ریاض المسائل: ۱/۳۴۷؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/۲۸۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۶۰۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۲۷۶

[3] الکافی: ۳/۱۲۲ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸۸ح۸۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۵۹ح۲۶۴۵؛ عوالم العلوم: ۱۹/۴۱۳؛ الوافی: ۲۴/۲۳۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا حسن ہے [2]

**{368}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَابُورَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: فِي الْمَيِّتِ تَدْمَعُ عَيْنُهُ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ ذَلِكَ عِنْدَ مُعَايَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَيَرَى مَا يَسُرُّهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا تَرَى الرَّجُلَ يَرَى مَا يَسُرُّهُ وَمَا يُحِبُّ فَتَدْمَعُ عَيْنُهُ لِذَلِكَ وَيَضْحَكُ.

یحییٰ بن سابور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی میت کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ موت کے قریب اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ اپنے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معائنہ کرتا ہے اور دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ آدمی اس چیز کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے جس سے محبت کرتا ہے تو اس (خوشی کی) وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور وہ مسکراتا ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

ہم نے اس موضوع کے متعلق کہ محتضر آئمہ معصومین علیہم السلام اور اصحاب کبار کی زیارت کرتا ہے نیز یہ کہ مومن اور کافر کی موت کیسے ہوتی ہے اور برزخ کے حالات کے متعلق بہت ساری احادیث اپنی کتاب "عقائد مومنین بزبان چہاردہ معصومین" میں درج کردی ہیں رجوع فرمالیا جائے۔

**{369}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا عَسُرَ عَلَى الْمَيِّتِ مَوْتُهُ وَنَزْعُهُ قُرِّبَ إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ.

---

[1] المناھج الناضرۃ: ۷/۸۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۹۰؛ حاوی الاقوال جزائری: ۴/۸۰؛ مدارک العروۃ: ۵۹۱/۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۹/۲؛ الدر الباہر: ۸۲۷؛ مہذب الاحکام: ۳/۱۹۸؛ جواہر الکلام: ۴/۱۹؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۳؛ الشہادۃ الثالثۃ: ۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۴/۲۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۵/۹۰۱؛ الموسوعۃ الفقہیۃ: ۸۹/۱۰؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۹۰۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲۹/۶

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۰۳؛ شرح مازندرانی: ۲/۷۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۱۹۲

[3] الکافی: ۳/۱۳۳ ح ۲؛ معانی الاخبار: ۱/۲۳۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۳۵ ح ۳۶۱؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۲۱ ح ۲۹۲؛ مدینۃ المعاجز: ۳/۱۱۳؛ الوافی: ۲۴/۲۵۳؛ بحار الانوار: ۶/۱۸۲؛ کتاب الزہد: ۸۳؛ علل الشرائع: ۱/۳۰۶؛ الفصول المہمہ: ۱/۳۰۳؛ المحتضر: ۳۹

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۹۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۱۷۰ (حسن کالصحیح)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی شخص کی موت اور جانکنی سخت ہوجائے تو اسے اس جگہ منتقل کیا جائے جہاں وہ نماز پڑھتا تھا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{370}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ يَقُولُ لِابْنِهِ الْقَاسِمِ قُمْ يَا بُنَيَّ فَاقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِ أَخِيكَ وَ الصَّافَّاتِ صَفًّا حَتَّى تَسْتَتِمَّهَا فَقَرَأَ فَلَمَّا بَلَغَ: أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقاً أَمْ مَنْ خَلَقْنَا قَضَى الْفَتَى فَلَمَّا سُجِّيَ وَ خَرَجُوا أَقْبَلَ عَلَيْهِ يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ لَهُ كُنَّا نَعْهَدُ الْمَيِّتَ إِذَا نُزِلَ بِهِ يُقْرَأُ عِنْدَهُ يس. وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ وَ صِرْتَ تَأْمُرُنَا بِالصَّافَّاتِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ لَمْ يُقْرَأْ عِنْدَ مَكْرُوبٍ مِنْ مَوْتٍ قَطُّ إِلَّا عَجَّلَ اللَّهُ رَاحَتَهُ.

سلیمان جعفری سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام اپنے بیٹے سے فرما رہے تھے: بیٹا! اٹھو اور اپنے (مرنے والے) بھائی کے سرہانے پوری سورہ صافات پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے پڑھنا شروع کردیے اور جب وہ "اھم اشد خلقاأم من خلقنا" [3] تک پہنچے تو جوان قضا کر گیا پھر اس پر چادر ڈال دی گئی اور لوگ باہر نکل گئے تو (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بھائی) یعقوب بن جعفر صادق علیہ السلام آپ علیہ السلام کی طرف آئے اور عرض کیا: ہم نے تو میت سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ جب اس کے پاس جاؤ تو سورۃ یٰسین والقرآن الحکیم پڑھو مگر آپ علیہ السلام نے ہمیں سورہ الصافات پڑھنے کی حکم دیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹے! موت کی وجہ سے کسی بھی مصیبت زدہ آدمی کے پاس یہ سورہ پڑھی جائے تو اللہ اس کو جلدی راحت عطا کر دیتا ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

**{371}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: ثَقُلَ ابْنٌ

---

[1] الکافی: ۳/۱۲۵ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۷ ح۱۳۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۶۳ ح۲۶۵۲؛ الوافی: ۲۴/۲۳۹

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۸۲؛ منتھی المطلب: ۷/۱۳۴؛ مصباح المنھاج: ۲/۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۱۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/۱۹۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۸۲؛ ریاض المسائل: ۱/۳۴۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۱۹۳

[3] الصافات: ۱۱

[4] الکافی: ۳/۱۲۶ ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۷ ح۱۳۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۶۵ ح۲۶۵۹؛ تفسیر البرہان: ۴/۵۸۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۳۹۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۱/۱۱۱؛ عوالم العلوم: ۲۱/۲۶۳؛ الوافی: ۲۴/۲۴۰

[5] مرآۃ العقول: ۱۳/۸۲؛ الحبل المتین: ۱/۲۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۱۸؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۵۸

لِجَعْفَرٍ وَ أَبُو جَعْفَرٍ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةٍ فَكَانَ إِذَا دَنَا مِنْهُ إِنْسَانٌ قَالَ لَا تَمَسَّهُ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَزْدَادُ ضَعْفاً وَ أَضْعَفُ مَا يَكُونُ فِي هَذِهِ الْحَالِ وَ مَنْ مَسَّهُ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ أَعَانَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الْغُلَامُ أَمَرَ بِهِ فَغُمِّضَ عَيْنَاهُ وَ شُدَّ لَحْيَاهُ الْحَدِيثَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک بیٹے کی حالت غیر ہوگئی جبکہ امام محمد باقر علیہ السلام بھی مکان کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ پس جب کوئی آدمی اس کے قریب جاتا تو امام علیہ السلام فرماتے: اسے مس نہ کرنا ورنہ یہ پہلے سے زیادہ کمزور ہوجائے گا جو پہلے ہی بہت کمزور ہے اور جو شخص اسے اس حالت میں مس کرے گا تو وہ اس کی موت میں شریک ہوگا چنانچہ اس بچے کا انتقال ہوگیا تو امام علیہ السلام کے حکم سے اس کی آنکھیں بند کی گئیں اور اس کے جبڑے باندھ دیئے گئے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے [2] یا موثق ہے [3] یا صحیح ہے [4]

# ﴿مرنے کے بعد کے احکام﴾

**{372}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ أَخِي شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَمْسٌ يُنْتَظَرُ بِهِمْ إِلَّا أَنْ يَتَغَيَّرُوا الْغَرِيقُ وَ الْمَصْعُوقُ وَ الْمَبْطُونُ وَ الْمَهْدُومُ وَ الْمُدَخَّنُ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ اشخاص ایسے ہیں کہ ان کا (دفن کے سلسلے میں) انتظار کیا جائے گا مگر یہ کہ ان میں کوئی تغیر واقع ہوجائے: (1) ڈوبا ہوا آدمی (2) بجلی زدہ آدمی (3) اسہال والا آدمی (4) جس پر دیوار گرے (5) جس کا دھوئیں کی وجہ سے دم گھٹ جائے۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۸۹ ح ۸۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۶۸ ح ۲۶۶۵؛ عوالم العلوم: ۱۹/۲۲۱؛ الوافی: ۲۴/۲۴۲؛ بحار الانوار: ۴۶/۳۰۲؛ طب الائمہ: ۸۰

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۴۵۲

[3] ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۶۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۱؛ منتھی المطلب: ۷/۱۳۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۳۱؛ غنائم الایام: ۳/۳۴۷؛ ریاض المسائل: ۱/۳۴۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۱۰۷

[4] فقہ الطب والتحکم التقدی سند: ۴۷

[5] الکافی: ۳/۲۱۰ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۳۷ ح ۹۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۷۴ ح ۲۶۸۵؛ الخصال: ۳۰۰؛ الوافی: ۲۴/۳۴۵؛ بحار الانوار: ۷۸/۲۴۸؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۴۲ ح ۱۶۴۶

[6] مراۃ العقول: ۱۴/۱۴۳؛ جواہر الکلام فی ثوب: ۲/۳۴۹؛ ریاض المسائل: ۱/۳۵۳؛ الفقہ ومسائل طبیہ: ۱/۱۵۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۱۶؛ جواہر الکلام: ۴/۲۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/۳۴۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۷۹

## قول مؤلف:

یعنی یہ کہ یا تو اس کے جسم میں بدبو پیدا ہوجائے یا ناک کا سرا ٹیڑھا ہوجائے یا کنپٹی اندر دھنس جائے یا کف دست اپنے بند سے اکھڑ جائے وغیرہ وغیرہ چنانچہ جب مذکورہ لوگوں کی موت کا یقین ہوجائے تب دفنایا جائے اور احادیث میں دو سے تین دن تک رکھنے کا ذکر آیا ہے لیکن اصل مقصد ان کی موت کا یقین ہونا ہے اور آج کے زمانے میں تو جدید آلات کے ذریعے باآسانی معلوم کیا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

**{373}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْعَبْدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَ وَلَدُهَا فِي بَطْنِهَا قَالَ يُشَقُّ بَطْنُهَا وَ يُخْرَجُ وَلَدُهَا .

✿ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو مرجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ (زندہ) ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت کا پیٹ چاک کر کے (یعنی آپریشن کر کے) بچہ نکال لیا جائے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے ② یا موثق ہے ③

## قول مؤلف:

اور حسن یا صحیح ابن ابی عمیر کے آخر پر یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر پیٹ سی دیا جائے۔ ④

**{374}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ وَ يُتْرَكُ وَحْدَهُ إِلاَّ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي جَوْفِهِ.

✿ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی مرنے والا مرجائے اور اسے اکیلا رکھ دیا جائے تو شیطان اس کے پیٹ میں (گھس کر) کھیلتا ہے۔ ⑤

---

① الکافی: ۱۵۵/۳ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۳۴۳/۱ ح۱۰۰۵؛ الوافی: ۳۳۹/۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۴۷۰/۲ ح۲۶۷۴؛ عوالی اللئالی: ۳۸/۳

② منتھی المطلب: ۱۹۵/۷؛ مستند العروة: ۵/ ۳۶۳؛ مدارک الاحکام: ۱۵۸/۲؛ الحجوث الہامہ: ۳۳۳/۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۶۳/۳۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴۷/۱؛ فقہ الطب والتضخم النقدی سند: ۳۷

③ المسائل المستحدثہ: ۵۶؛ الحدائق الناضرة: ۴۷/۳؛ حدود الشریعہ: ۲۶۱/۲؛ آراء الفقہیہ: ۸۰/۱

④ الکافی: ۲۰۶/۳ ح؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۹/۲ ح۲۶۹۲؛ مرآة العقول: ۱۲۹/۱۴؛ مہذب الاحکام: ۷۷/۴؛ الحدائق الناضرة: ۴۷/۳

⑤ الکافی: ۱۳۸/۳ ح؛ تہذیب الاحکام: ۲۹۰/۱ ح۸۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۶/۲ ح۲۶۶۰؛ الفصول المہمہ: ۳۳۳/۲؛ بحار الانوار: ۲۴۴/۷۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۳۷/۲ ح۱۴۳؛ علل الشرائع: ۳۰۷/۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱۴۲/۱ ح۳۹۶؛ فقہ الرضا: ۱۶۸؛ الوافی: ۲۸۲/۲۴

## تحقیق:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے [1] لیکن اس پر عمل ہے اور اس کے مطابق فتویٰ موجود ہے کہ میت کو تنہا چھوڑنا مکروہ ہے۔ [2]

{375} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِإِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ يَرْفَعُهُ إِلَى الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تَحْضُرُ الْحَائِضُ وَ الْجُنُبُ عِنْدَ التَّلْقِينِ إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَتَأَذَّى بِهِمَا.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حیض والی عورت اور جنب آدمی تلقین کے وقت حاضر نہ ہوں کیونکہ ان سے ملائکہ کو اذیت ہوتی ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث مرفوع ہے اور اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔ [4]

{376} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَمَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالسِّرَاجِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُهُ حَتَّى قُبِضَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ثُمَّ أَمَرَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِمِثْلِ ذَلِكَ فِي بَيْتِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ حَتَّى خَرَجَ بِهِ إِلَى الْعِرَاقِ ثُمَّ لاَ أَدْرِي مَا كَانَ.

❂ عثمان بن عیسیٰ نے ہمارے بہت سارے اصحاب سے روایت کی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس گھر میں چراغ جلانے کا حکم دیا جس میں امام (محمد باقر علیہ السلام) سکونت رکھتے تھے اور پھر یہ سلسلہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت تک برابر جاری رہا۔ پھر ایسا ہی حکم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت پر ان کے سکونتی مکان میں چراغ جلانے کے بارے میں دیا اور پھر امام علیہ السلام کے (قید ہو کر) عراق (بغداد) تشریف لے جانے تک یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد مجھے کچھ معلوم نہیں کہ اس (چراغ جلانے) کا کیا بنا۔ [5]

## تحقیق:

حدیث معتبر ہے [6] یا ضعیف علی المشہور ہے [7] اور فتویٰ بھی موجود ہے کہ محتضر کے پاس چراغ جلانا چاہیے۔ [8]

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۳/۳۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۵۶

[2] توضیح المسائل سیستانی: م ۵۲۹ف ۵۲۹؛ بشیر نجفی: م ۵۳۹ف ۵۳۹؛ خمینی: م ۵۴۱ف ۵۴۱؛ مکارم: م ۵۴۰ف ۵۴۰؛ گلپایگانی: م ۵۴۶ف ۵۴۶

[3] علل الشرائع: ۱/۲۹۸؛ بحار الانوار: ۷۸/۲۳۳؛ فقہ الرضاؑ: ۱۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۶۷۲ح ۲۶۶۳؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۹۵ح ۱۷۸۳

[4] مذکورہ حضرات کا وہی فتویٰ ملاحظہ کیجیے

[5] الکافی: ۳/۲۵۱ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۸۹ح ۸۴۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۰ح ۴۵۰؛ الوافی: ۲۵/۵۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۲/۶۶۹ح ۲۶۶۸؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۱۷۲؛ بحار الانوار: ۴۷/۷

[6] منتھی الآمال قمی: ۲/۱۸۲

[7] مرآۃ العقول: ۱۴/۲۳۸

[8] مذکورہ حضرات کا ہی فتویٰ دیکھیے فقط ایک نمبر اگلا فتویٰ ہے۔

**{377}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ ذَرِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: ذُكِرَ أَبُو سَعِيدٍ اَلْخُدْرِيُّ فَقَالَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ كَانَ مُسْتَقِيماً قَالَ فَنَزَعَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَغَسَّلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ حَمَلُوهُ إِلَى مُصَلاَّهُ فَمَاتَ فِيهِ قَالَ وَ إِذَا وَجَّهْتَ اَلْمَيِّتَ لِلْقِبْلَةِ فَاسْتَقْبِلْ بِوَجْهِهِ اَلْقِبْلَةَ لاَ تَجْعَلْهُ مُعْتَرِضاً كَمَا يَجْعَلُ اَلنَّاسُ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابَنَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ وَ قَدْ كَانَ أَبُو بَصِيرٍ يَأْمُرُ بِالاِعْتِرَاضِ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ فَإِذَا مَاتَ اَلْمَيِّتُ فَخُذْ فِي جَهَازِهِ وَ عَجِّلْهُ.

✪ ذریح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس ابوسعید خدریؓ کا ذکر کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور حق پر مستقیم رہے تھے۔

نیز فرمایا: وہ تین دن تک حالت نزع میں رہے اور ان کی اہلیہ نے اُن کو غسل دیا پھر اُن کو اُٹھا کر اُن کے جائے مصلہ پر رکھا تو وہ انتقال فرما گئے۔ نیز فرمایا جب میت (یعنی قریب المرگ) کو روبقبلہ کرو تو اس کے منہ کو قبلہ کی طرف کرو اور اسے اس طرح عرض (چوڑائی میں) نہ لٹاؤ جس طرح عام لوگ لٹاتے ہیں۔ کیونکہ میں نے اپنے بعض لوگوں کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور ابوبصیر بھی اعتراض کے ساتھ اسی کا حکم دیا کرتے تھے کہ جیسا کہ علی بن ابوحمزہ نے مجھے بتایا ہے۔ پھر فرمایا: پس جب بندے کی موت واقع ہو جائے تو پھر اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں جلدی کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

# ﴿غسل، کفن، نماز میت اور دفن کا وجوب﴾

## قول مؤلف:

غسل، کفن، نماز میت اور دفن یہ سب کچھ واجب ہے اور اس سلسلے میں بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور آئندہ بھی گزریں گی اور ہم ان سب کے الگ الگ عنوانات کے تحت احکام بیان کریں گے۔

### غسل میت کی کیفیت

**{378}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: غُسْلُ اَلْمَيِّتِ وَاجِبٌ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۶۵ ح ۱۵۲۱؛ الوافی: ۲۴/۲۱۹ ح ۲۳۹۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۵۲ (مختصر)

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۳۰۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۸؛ ریاض المسائل: ۱/۳۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۳

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غسل میت واجب ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ②

**{379}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ فَقَالَ اغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ ثُمَّ اغْسِلْهُ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ غَسْلَةً أُخْرَى بِمَاءٍ وَ كَافُورٍ وَ ذَرِيرَةٍ إِنْ كَانَتْ وَ اغْسِلْهُ الثَّالِثَةَ بِمَاءٍ قَرَاحٍ قُلْتُ ثَلاَثَ غَسَلاَتٍ لِجَسَدِهِ كُلِّهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَكُونُ عَلَيْهِ ثَوْبٌ إِذَا غُسِّلَ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ فَغَسِّلْهُ مِنْ تَحْتِهِ وَ قَالَ أُحِبُّ لِمَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ أَنْ يَلُفَّ عَلَى يَدِهِ الْخِرْقَةَ حِينَ يُغَسِّلُهُ.

✪ ابن مسکان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غسل میت کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلے آپ سدرہ سے غسل دو پھر اسی طرح دوسرا غسل دو اور یہ آب کافور سے اور اگر ہو سکے تو اس میں کچھ ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) بھی ڈال دو اور پھر اسے تیسرا غسل آب خالص سے دو۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ تینوں غسل پورے جسم کو دیتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: جب اسے غسل دیا جائے تو کیا اس پر کپڑا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ممکن ہو کہ اس کے اوپر قمیض ہو تو اس کے نیچے سے غسل دو۔

پھر فرمایا: میں غسل دینے والے کے لئے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ وہ غسل دیتے وقت ہاتھ پر کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ لے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

**{380}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ غُسْلَ الْمَيِّتِ فَاجْعَلْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ ثَوْباً يَسْتُرُ عَنْكَ عَوْرَتَهُ إِمَّا قَمِيصٌ وَ إِمَّا غَيْرُهُ

---

① الکافی: ۳/ ۴۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۰۴ ح ۲۷۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۸۷ ح ۱۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۰۳ ح ۱۰۳؛ الوافی: ۲۴/ ۷۷ ۳؛ الاستبصار: ۱/ ۹۷ ح ۳۱۳

② حدیث نمبر 233 کی طرف رجوع کیجئے۔

③ الکافی: ۳/ ۱۳۹ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۰۸ ح ۲۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۴۷۹ ح ۲۹۴۳؛ الوافی: ۲۴/ ۳۱۷

④ مراۃ العقول: ۱۳/ ۳۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۱/ ۴۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۵/ ۱۲۷؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۴/ ۲۵۳؛ فقہ الصادق: ۲/ ۳۹۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/ ۱۳۲؛ موسوعۃ الفاضل القطیفی: ۱/ ۲۲۹؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۴۵۶؛ کشف اللثام: ۲/ ۲۳۸؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲۹/ ۳۹۲؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۸۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۹۱؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۱۳۴؛ الفقہ المقارن: ۸۰؛ غنائم الایام: ۳/ ۴۰۳؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۵۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۹۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۶۹؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/ ۳۶؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۹۲؛ تعلیقۃ شریفۃ علی فرائد الاصول: ۱/ ۲۹۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۱۱۹

ثُمَّ تَبْدَأُ بِكَفَّيْهِ وَرَأْسِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ بِالسِّدْرِ ثُمَّ سَائِرِ جَسَدِهِ وَابْدَأْ بِشِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَغْسِلَ فَرْجَهُ فَخُذْ خِرْقَةً نَظِيفَةً فَلُفَّهَا عَلَى يَدِكَ الْيُسْرَى ثُمَّ أَدْخِلْ يَدَكَ مِنْ تَحْتِ الثَّوْبِ الَّذِي عَلَى فَرْجِ الْمَيِّتِ فَاغْسِلْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَرَى عَوْرَتَهُ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ غَسْلِهِ بِالسِّدْرِ فَاغْسِلْهُ مَرَّةً أُخْرَى بِمَاءٍ وَ كَافُورٍ وَ شَيْءٍ مِنْ حَنُوطِهِ ثُمَّ اغْسِلْهُ بِمَاءٍ بَحْتٍ غَسْلَةً أُخْرَى حَتَّى إِذَا فَرَغْتَ مِنْ ثَلاَثٍ جَعَلْتَهُ فِي ثَوْبٍ ثُمَّ جَفَّفْتَهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میت کو غسل دینے کا ارادہ کرو تو اس کی شرمگاہ پر کوئی پردہ ڈال دو جو اسے تم سے چھپالے چاہے قمیض ہو یا کوئی دوسرا کپڑا (پھر اس شرمگاہ کو دھونے کے بعد) اس کے ہاتھوں سے ابتداء کرو اور اس کے سر کو (منہ گردن سمیت) تین بار آب سدرہ سے غسل دو پھر سارے جسم کو غسل دو اور ابتداء دائیں جانب سے کرو (یعنی پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف سے غسل دو) اور جب اس کی شرمگاہ کو دھونا چاہو تو اپنے بائیں ہاتھ پر صاف ستھرا (پاک) کپڑا لپیٹ لو اور پھر اسے اس کپڑے کے نیچے داخل کرو جو میت کی شرمگاہ پر رکھا ہے اور شرمگاہ کی طرف دیکھے بغیر اسے دھوؤ۔ پھر جب آب سدرہ سے غسل دے کر فارغ ہو چکو تو (اسی طرح) دوسرا غسل کافور کے آب سے دھوؤ اور اس میں اس کے حنوط سے بھی کچھ شامل کرو۔ پھر (اسی طرح) آخری غسل آب خالص سے دو یہاں تک کہ جب تینوں غسل سے فارغ ہو جاؤ تو (پاک) کپڑے میں لپیٹ کر اس کے جسم کو خشک کر دو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{381} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنِ الصَّدُوقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ قَالَ تَبْدَأُ فَتَطْرَحُ عَلَى سَوْأَتِهِ خِرْقَةً ثُمَّ تَنْضَحُ عَلَى صَدْرِهِ وَ رُكْبَتَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ تَبْدَأُ فَتَغْسِلُ الرَّأْسَ وَ اللِّحْيَةَ بِسِدْرٍ حَتَّى تُنَقِّيَهُ ثُمَّ تَبْدَأُ بِشِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ بِشِقِّهِ الْأَيْسَرِ وَإِنْ غَسَلْتَ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ بِالْخِطْمِيِّ فَلاَ بَأْسَ وَ تُمِرُّ يَدَكَ عَلَى ظَهْرِهِ وَبَطْنِهِ بِجَرَّةٍ مِنْ مَاءٍ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْهُمَا ثُمَّ بِجَرَّةٍ مِنْ كَافُورٍ يُجْعَلُ فِي الْجَرَّةِ مِنَ الْكَافُورِ نِصْفُ حَبَّةٍ ثُمَّ يُغْسَلُ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ ثُمَّ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ ثُمَّ شِقُّهُ الْأَيْسَرُ وَ تُمِرُّ يَدَكَ عَلَى جَسَدِهِ كُلِّهِ وَ تَنْصِبُ رَأْسَهُ وَ لِحْيَتَهُ شَيْئاً ثُمَّ تُمِرُّ يَدَكَ عَلَى بَطْنِهِ فَتَعْصِرُهُ شَيْئاً حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ مَخْرَجِهِ مَا خَرَجَ وَ يَكُونُ عَلَى يَدَيْكَ خِرْقَةٌ تُنَقِّي بِهَا دُبُرَهُ ثُمَّ مَيِّلْ بِرَأْسِهِ شَيْئاً

---

[1] الکافی: ۳/ ۱۳۸ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۴۷۹ح ۲۶۹۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۹۹ح ۸۷۴؛ الوافی: ۲۴/ ۳۱۷

[2] موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۳؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۵۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/ ۸۱؛ الدرالباہرۃ: ۳۰۲؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۵۹۴؛ وسائل العباد: ۱/ ۳۲۵؛ جواہر الکلام: ۴/ ۱۴۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۲۱۹؛ المناظر الناضرۃ: ۷/ ۳۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/ ۱۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۱۲۰؛ ریاض المسائل: ۱/ ۲۷۳؛ مصباح الفقیہ: ۵/ ۴۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۳۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۴۸۶؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۷۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۸۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/ ۱۳۱؛ مجمع الفائدۃ: ۱/ ۱۸۳؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۱۲۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/ ۳۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/ ۲۸۵؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/ ۲۳۱؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱۲۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۸۷؛ منتہی المطلب: ۷/ ۱۵۴؛ تعلیقۃ شریفۃ علی فرائد الاصول: ۱/ ۲۹۶

فَتَنْفُضُهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ مَنْخِرِهِ مَا خَرَجَ ثُمَّ تَغْسِلُهُ بِجَرَّةٍ مِنْ مَاءِ الْقَرَاحِ فَذَلِكَ ثَلاَثُ جِرَارٍ فَإِنْ زِدْتَ فَلاَ بَأْسَ وَ تُدْخِلُ فِي مَقْعَدَتِهِ مِنَ الْقُطْنِ مَا دَخَلَ ثُمَّ تُجَفِّفُهُ بِثَوْبٍ نَظِيفٍ ثُمَّ تَغْسِلُ يَدَيْكَ إِلَى الْمَرَافِقِ وَ رِجْلَيْكَ إِلَى الرُّكْبَتَيْنِ ثُمَّ تُكَفِّنُهُ تَبْدَأُ وَ تَجْعَلُ عَلَى مَقْعَدَتِهِ شَيْئاً مِنَ الْقُطْنِ وَ ذَرِيرَةً وَ تَضُمُّ فَخِذَيْهِ ضَمّاً شَدِيداً إِلَى أَنْ قَالَ: الْجَرَّةُ الْأُولَى الَّتِي يُغْسَلُ بِهَا الْمَيِّتُ بِمَاءِ السِّدْرِ وَ الْجَرَّةُ الثَّانِيَةُ بِمَاءِ الْكَافُورِ يُفَتُّ فِيهَا فَتّاً قَدْرَ نِصْفِ حَبَّةٍ وَ الْجَرَّةُ الثَّالِثَةُ بِمَاءِ الْقَرَاحِ.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے غسل میت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے تو میت کی شرمگاہ پر کپڑے کا ٹکڑا (ستر پوش) ڈالا جائے پھر اس کے سینہ اور گھٹنوں پر کچھ پانی ڈالا جائے (اور شرمگاہ کو دھونے کے بعد) اس کے سر اور داڑھی کو آب سدرہ سے غسل دیا جائے حتیٰ کہ وہ تر ہو جائے پھر اس کے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف کو دھویا جائے اور اگر اس کے سر اور داڑھی کو خطمی سے دھویا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور غسل دیتے وقت پانی کے ساتھ اس کی پشت اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا جائے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاؤ۔ پھر کافور کی تقریباً آدھی ٹکیا ایک مٹکے میں ڈال دو اور اس پانی سے اس کے سر اور داڑھی کو غسل دو پھر دائیں جانب اور بائیں جانب کو غسل دو اور تمام جسم پر (پانی کے ساتھ) ہاتھ پھیرتے جاؤ۔ نیز اس کے سر کو قدرے بلند کرو اور اس کے پیٹ کو ملو تا کہ اگر کچھ نکلنا ہے تو اپنے مخرج سے نکل جائے اور تمہارے ہاتھ پر کپڑے کا ٹکڑا لپیٹا ہونا چاہیے جس سے اس کی دبر کو صاف کردو (دھودو) پھر اس کے سر کو تھوڑا سے ہلا دو تا کہ اگر کچھ نکلنا ہے تو اپنے مخرج سے نکل جائے۔ پھر اسے خالص پانی کے مٹکے سے غسل دے دو (جیسے پہلے دیا تھا) اور تین مٹکے ہوں یا اگر اس سے بھی زیادہ پانی استعمال کرو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی مقعد میں کچھ روئی رکھ دو پھر اسے ایک پاک صاف کپڑے سے خشک کردو پھر اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو گھٹنوں تک دھولو اور پھر اسے کفن دینے کی ابتداء کرو اور اس کی مقعد میں کچھ روئی اور ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) رکھ کر اوپر ران بیچ سے رانوں کو خوب کس کر باندھ دو۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: میت کو تین مٹکوں سے غسل دیا جائے گا۔ ایک آب سدرہ، دوسرا آب سدرہ جو تقریباً آدھی ٹکیا ڈلی جائے گی اور تیسرا مٹکا خالص پانی کا ہوگا۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{382} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ أَ فِيهِ وُضُوءُ الصَّلاَةِ أَمْ لاَ فَقَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ يُبْدَأُ بِمَرَافِقِهِ فَيُغْسَلُ بِالْحُرُضِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۵ ح ۸۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۸۴ ح ۲۷۰۳؛ الوافی: ۲۴/۳۲۲

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۱۲۷؛ مصباح الہدیٰ فی شرح العروۃ: ۶/۳۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۹۹؛ جواھر الکلام: ۴/۱۶۸؛ الحاشیۃ علی مدارک الاحکام: ۲/۵۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۲۶؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۱۵۹؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۵۰؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۳۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۶۱؛ فقہ الصادق: ۳/۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۳۰۶؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۴۰۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۸

ثُمَّ يُغْسَلُ وَجْهُهُ وَرَأْسُهُ بِالسِّدْرِ ثُمَّ يُفَاضُ عَلَيْهِ ٱلْمَاءُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَلاَ يُغَسَّلَنَّ إِلاَّ فِي قَمِيصٍ يُدْخِلُ رَجُلٌ يَدَهُ وَيَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ فَوْقِهِ وَيَجْعَلُ فِي ٱلْمَاءِ شَيْئاً مِنْ سِدْرٍ وَشَيْئاً مِنْ كَافُورٍ وَلاَ يَعْصِرُ بَطْنَهُ إِلاَّ أَنْ يَخَافَ شَيْئاً قَرِيباً فَيَمْسَحُ مَسْحاً رَفِيقاً مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْصِرَ ثُمَّ يَغْسِلُ ٱلَّذِي غَسَّلَهُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّنَهُ إِلَى ٱلْمَنْكِبَيْنِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِذَا كَفَّنَهُ اِغْتَسَلَ.

یعقوب بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میت کونماز کا وضو کرانا چاہیے یا نہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: غسل میت کو مرافق (شرمگاہ) سے شروع کرنا چاہیے اور اسے اشنان کے ساتھ دھونا چاہیے پھر اس کے سر اور چہرے کو بیری والے پانی کے ساتھ دھونا چاہیے پھر اس پر تین مرتبہ پانی ڈالنا چاہیے اور اسے قمیص کے نیچے سے ہی اس طرح غسل دینا چاہیے کہ آدمی اپنا ہاتھ اس میں داخل کرے اور قمیص کے اوپر سے پانی ڈالے اور پانی میں بیری کے کچھ پتے ملالے اور کچھ کافور ملالے اور اس کے پیٹ کو مت دبائے مگر یہ کہ اسے عنقریب کسی چیز کے باہر نکلنے کا خطرہ ہوتو اسے نرمی سے مل دے مگر دبانا نہیں ہے پھر غسل دینے والے کو کفن دینے سے پہلے اپنے ہاتھ کو کاندھوں سمیت تین مرتبہ دھو لینے چاہئیں پھر جب کفن پہنالے تو غسل کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{383}** مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ٱلْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: غُسْلُ ٱلْمَيِّتِ مِثْلُ غُسْلِ ٱلْجُنُبِ وَإِنْ كَانَ كَثِيرَ ٱلشَّعْرِ فَرِدْ عَلَيْهِ ٱلْمَاءَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: غسل میت غسل جنابت کے مثل ہے اور اگر میت کے بال زیادہ ہوں تو ان پر تین بار پانی ڈال دو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۶ ح ۳۴۳؛ الاستبصار: ۱/۲۰۸ ح ۷۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۸۳ ح ۲۷۰۰؛ الوافی: ۲۴/۳۲۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۵۸ ح ۲؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۴/۳۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۷۶؛ جواہر الکلام: ۴/۱۹۲؛ مصباح المنہاج: ۶/۳۰۱؛ المعجم فی شرح اللمعہ: ۳/۳۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۸۷؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/۳۳۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۸۱۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۸۷؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۳۲۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۵۶؛ فقہ الصادق: ۲/۲۵۳؛ وسائل العباد: ۱/۲۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۲۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۴۳؛ کشف اللثام: ۱/۲۰۰؛ بغیۃ الہدی: ۲/۱۵۲؛ جامع المدارک: ۱/۱۰۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۵؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۹/۳؛ الدر الباہر: ۲۹۸

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۷ ح ۳۴۴؛ الاستبصار: ۱/۲۰۸ ح ۲۴۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۹۲ ح ۵۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۸۶ ح ۲۴۰۸؛ الوافی: ۲۴/۳۲۷

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۲۶۰ ح ۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۵۰۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۱۹۶؛ روضۃ المتقین: ۱/۳۹۰؛ لوامع صاحقرانی: ۲/۵۲۰

{384} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْيَقْطِينِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَيِّتِ كَيْفَ يُوضَعُ عَلَى الْمُغْتَسَلِ مُوَجَّهاً وَجْهُهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ أَوْ يُوضَعُ عَلَى يَمِينِهِ وَ وَجْهُهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ قَالَ يُوضَعُ كَيْفَ تَيَسَّرَ فَإِذَا طَهُرَ وُضِعَ كَمَا يُوضَعُ فِي قَبْرِهِ.

❂ یعقوب بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے میت کے بارے میں پوچھا کہ غسل دیتے وقت اسے کسی طرح رکھا جائے اسطرح روبقبلہ کرکے (کہ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف ہوں) یا دائیں کروٹ پر (عرض میں) لٹا کر اس کا منہ قبلہ کی طرف کردیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس طرح ممکن ہو اسی طرح رکھا جائے اور جب پاک ہو چکے تو اس طرح رکھا جائے جیسے قبر میں رکھا جاتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{385} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْمَيِّتُ يُبْدَأُ بِفَرْجِهِ ثُمَّ يُوَضَّأُ وُضُوءَ الصَّلاَةِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے تو میت کی شرمگاہ (دھونے) سے آغاز کیا جائے پھر اسے نماز والے وضو کی طرح وضو کرایا جائے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۹۸ ح ۸۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۹۱ ح ۲۷۲۳؛ الوافی: ۲۴/۲۷۴ ۳؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۳۱۵؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۵۲

[2] الحدائق الناضرۃ: ۳/۴۴۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۰۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۶۵؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۰۹؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۷؛ جامع المدارک: ۱/۱۳۳؛ جواھر الکلام: ۴/۱۳۵؛ مدارک الاحکام: ۲/۸۶؛ ریاض المسائل: ۱/۳۶۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۳۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۰؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۴۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۸۱؛ شرح العروۃ: ۹/۲۹۶؛ سند العروۃ: ۵/۳۲۵؛ حدود الشریعہ: ۲/۳۵۰؛ مصباح المنہاج: ۶/۲۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۴۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۶۸؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۲۷۴؛ الدرر الباہرۃ: ۳۰۰

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۲ ح ۸۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۹۱ ح ۲۷۲۴؛ الوافی: ۲۵/۲۳۳۴؛ الاستبصار: ۱/۲۰۷ ح ۷۲۷

[4] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۱۵۵؛ مہذب الاحکام: ۳/۶۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۴۴۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۲۸۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۶۵؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۸۸؛ کشف اللثام: ۱/۲۰۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۶؛ منتھی المطلب: ۷/۱۲۳؛ سند العروۃ: ۵/۲۰۸؛ مدارک الاحکام: ۲/۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۹۴

میت کو وضو کروانے کا استحباب مشہور ہے البتہ ابوالصلاح (حلبی) وجوب کے قائل ہوئے ہیں لیکن اگر وجوب پر محمول کیا جائے تو وضو والی احادیث دیگر کئی احادیث کے متعارض آجاتی ہیں جیسے کہ احادیث گزر چکی ہیں کہ غسل میت غسل جنابت کی طرح ہے اور غسل جنابت میں بالاتفاق وضو نہیں ہے لہٰذا استحباب پر محمول کرنا بہتر ہوگا ممکن ہے کہ اختیار پر محمول ہو یا یہ کہ ان کے معانی کچھ اور ہوں جیسا کہ فاضل کاشانی نے الوافی میں ان احادیث میں وارد لفظ وضو سے مراد میت کا منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھونا مراد لیا ہے جس پر وضو کا اطلاق کرنا درست ہے اور یہ جنابت کی بعض احادیث میں گزر چکا ہے بلکہ صرف ہاتھ دھونے پر بھی لفظ وضو کا اطلاق درست ہے جیسا کہ حدیث 2751 میں مذکور ہے (واللہ اعلم)

**{386}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُغَسِّلُ مُؤْمِناً وَ يَقُولُ وَ هُوَ يُغَسِّلُهُ رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ إِلاَّ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو بندۂ مومن کسی مومن (میت) کو غسل دے اور غسل دیتے وقت کہے: "رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ" تو اللہ اسے معاف فرما دیتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{387}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِذَا غَسَّلْتُمُ الْمَيِّتَ مِنْكُمْ فَارْفُقُوا بِهِ وَ لاَ تَعْصِرُوهُ وَ لاَ تَغْمِزُوا لَهُ مَفْصِلاً الْحَدِيثَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب اپنے کسی مرنے والے کو غسل دو تو اس کے ساتھ نرمی کرو نہ اس کے پیٹ کو نچوڑو (دباؤ) اور نہ ہی اس کے جوڑوں کو دباؤ۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

**{388}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ

---

[1] الکافی: ۳/۱۶۴ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۱ ح ۳۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۹۳ ح ۲۷۳۲؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۷۱ ح ۱۵۷۱؛ الاختصاص: ۲۶؛ بحار الانوار: ۷۸/۳۰۰؛ فلاح السائل: ۷۸؛ الوافی: ۲۴/۲۸۶

[2] مصباح المنہاج: ۶/۴۰۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۲۷۷

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۴ ح ۳۴۵؛ الاستبصار: ۱/۲۰۵ ح ۲۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۰۱ ح ۲۷۵۳؛ الوافی: ۲۴/۳۲۶؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۵۴

[4] مستند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۳۶؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۸۲؛ مصباح المنہاج: ۶/۲۷۴؛ جواہر الکلام: ۴/۱۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۵۹؛ تنقیح مبانی: ۷/۲۰۱؛ ریاض المسائل: ۱/۸۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۲۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۶۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۸۲

يُسَخَّنُ الْمَاءُ لِلْمَيِّتِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میت کے لئے پانی گرم نہ کیا جائے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{389} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُمَسُّ مِنَ الْمَيِّتِ شَعْرٌ وَ لاَ ظُفُرٌ وَ إِنْ سَقَطَ مِنْهُ شَيْءٌ فَاجْعَلْهُ فِي كَفَنِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہ میت کے بال کاٹے جائیں اور نہ ناخن اتارے جائیں اور اگر خود بخود گر جائیں تو ان کو کفن میں رکھ دو۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ (4)

{390} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ السِّقْطِ إِذَا اسْتَوَتْ خِلْقَتُهُ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَ اللَّحْدُ وَ الْكَفَنُ قَالَ نَعَمْ كُلُّ ذَلِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوَى.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب ساقط شدہ بچہ کی خلقت مکمل ہو چکی ہو (یعنی تقریباً چار ماہ کو ہو) تو کیا اس کے لئے غسل، لحد اور کفن واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب خلقت مکمل ہو جائے تو یہ سب باتیں واجب ہو جاتی ہیں۔ (5)

---

(1) تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۲۲ ح ۹۳۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۴۲ ح ۳۹۳؛ الکافی: ۳/ ۱۴۷ ح ۲؛ الوافی: ۲۴/ ۳۲۸؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۲۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۴۹۸ ح ۲۷۴۳؛ الدعوات راوندی: ۲۵۳

(2) مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/ ۳۱۲؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۱۲۸؛ الدر الباھرۃ: ۱۰۶؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۳۱۲؛ مدارک الاحکام: ۱/ ۱۱۸؛ ینابیع الاحکام: ۱/ ۹۰۲؛ منتھی المطلب: ۱/ ۲۶؛ ریاض المسائل: ۱/ ۶۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/ ۳۹۳؛ المناظر الناضرۃ: ۱/ ۳۰۷؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۳۶۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۲۱۸؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۲۹۷؛ جواہر الکلام: ۱/ ۳۳۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۱/ ۲۷۹

(3) الکافی: ۳/ ۱۵۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۲۳ ح ۹۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۵۰۰ ح ۲۷۴۸؛ الوافی: ۲۴/ ۳۳۵

(4) جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/ ۵۴۰؛ سند العروۃ: ۵/ ۱۸۹؛ المبسوط فی فقہ: ۱/ ۲۶۸؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۵۱؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۷۷؛ جواہر الکلام: ۲/ ۵۴۰؛ المناظر الناضرۃ: ۷/ ۱۶۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۳۵

(5) تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۲۹ ح ۹۶۲؛ الکافی: ۳/ ۲۰۸ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۵۰۱ ح ۲۷۵۴؛ الوافی: ۲۴/ ۳۴۱

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

{391} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَاتَ بِالْأَبْوَاءِ مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ هُوَ مُحْرِمٌ وَ مَعَ الْحُسَيْنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَ صَنَعَ بِهِ كَمَا يُصْنَعُ بِالْمَيِّتِ وَ غَطَّى وَجْهَهُ وَ لَمْ يُمِسَّهُ طِيباً قَالَ وَ ذٰلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ.

عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر محرم (جس نے احرام باندھا ہو) مرجائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام سفر حج پر تشریف لے جارہے تھے جبکہ ان کے ہمراہ عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر (طیار علیہ السلام) بھی تھے چنانچہ جب مقام ابواء پر پہنچے تو امام حسن علیہ السلام کے صاحبزادے عبدالرحمن کا انتقال ہوگیا جبکہ وہ حالت احرام میں تھے تو امام علیہ السلام نے اس کے ساتھ (از قسم غسل وکفن وغیرہ) وہی سلوک کیا جو عام مرنے والوں کے ساتھ کیا جاتا ہے البتہ کسی قسم کی خوشبو (بشمول کافور) نہیں لگائی (یعنی حنوط نہیں کیا) اور اس کے چہرہ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا اور فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں اسی طرح ہے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{392} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الَّذِي يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَ يُغَسَّلُ وَ يُكَفَّنُ وَ يُحَنَّطُ قَالَ يُدْفَنُ كَمَا هُوَ فِي ثِيَابِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بِهِ رَمَقٌ ثُمَّ مَاتَ فَإِنَّهُ يُغَسَّلُ وَ يُكَفَّنُ وَ يُحَنَّطُ وَ يُصَلَّى

---

① ملاذ الاخیار: ۲/۵۲۵؛ مراۃ العقول: ۱۳/۳۹؛ المبسوط فی فقہ: ۱/۱۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۷؛ فقہ الصادق: ۳/۹۲؛ شرح العروۃ: ۸/۳۱۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۵۷؛ سند العروۃ: ۵/۸۴؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۳۲۲؛ کلمات سدیدۃ: ۹۴؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الاسرۃ): ۱۱۷؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۷۷۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۸۸؛ وسائل العباد: ۱/۲۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۵۰۴؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۲۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۱؛ معجم الاحادیث معتبرۃ: ۸/۵۴۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۹۴؛ غنیۃ النزوع: ۲/۵۸۹؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۱۴۴؛ مستمسک الشیعہ: ۳/۱۱۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۴۷؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۳؛ ریاض المسائل: ۱/۲۶۴

② تہذیب الاحکام: ۱/۲۹۳ ح ۹۴۳ و ۵/۳۸۳ ح ۱۳۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۰۳ ح ۲۷۵۹؛ الوافی: ۱۲/۱۳۰

③ ملاذ الاخیار: ۲/۵۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۶۲؛ فقہ الصادق: ۲/۵۰۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۷۷۴؛ جواہر الکلام: ۴/۸۲؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۳۴؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۶؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۷۰؛ ریاض المسائل: ۱/۷۵۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۵/۳۴۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۹۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۳۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/۳۸۲

عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلَّى عَلَى حَمْزَةَ وَ كَفَّنَهُ لِأَنَّهُ كَانَ قَدْ جُرِّدَ.

✪ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جو اللہ کی راہ میں مارا جائے (یعنی شہید) تو کیا اسے غسل و کفن دیا جائے گا اور حنوط کیا جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا! انہی کپڑوں میں دفن کیا جائیگا جن میں وہ تھا مگر یہ کہ اس میں کچھ رمق حیات باقی ہو اور پھر (معرکہ جہاد کے بعد) جاں بحق ہو تو پھر اسے غسل و کفن بھی دیا جائے گا، حنوط بھی کیا جائے گا اور اس پر نماز (جنازہ) بھی پڑھی جائے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب حمزہ علیہ السلام پر نماز پڑھی تھی اور ان کو کفن دیا تھا اس لئے کہ ان کے کپڑے (ملعونوں نے) اتار لئے تھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{393}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: وَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَرِقُ بِالنَّارِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبّاً وَ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ.

✪ عمرو بن خالد جناب زید بن علی علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء کرام کے سلسلہ سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص آگ سے جل کر مرے تو اسے کس طرح غسل دیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر پانی انڈیل دیا جائے (یعنی بدن کو ملا نہ جائے) اور نماز پڑھی جائے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

**{394}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ يَمُوتُ فِي السَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ وَ مَعَهُ رِجَالٌ نَصَارَى وَ مَعَهُ عَمَّتُهُ وَ خَالَتُهُ مُسْلِمَتَانِ كَيْفَ يُصْنَعُ فِي غُسْلِهِ

---

[1] الکافی: ۳/۲۱۰ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۳۱ ح۹۶۹؛ الاستبصار: ۱/۲۱۲ ح۷۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۰۹ ح۲۷۷۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵۹ ح۴۴۲؛ بحار الانوار: ۹۷/۱۰؛ الوافی: ۲۴/۳۴۷

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۴۴؛ سند العروہ: ۵/۳۷؛ منتھی المطلب: ۷/۱۸۰ و ۲۸۸؛ مقالات و مکتوبات قدیری: ۲۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۹۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/۴۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۶۲؛ دراسات فقہیہ: ۶۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۱۷۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۳۳۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۸؛ حدود الشریعہ: ۱/۵۰۲

[3] الکافی: ۳/۲۱۳ ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۳۳ ح۹۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۱۲ ح۲۷۸۲؛ الوافی: ۲۴/۳۴۵

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۱۵۷

قَالَ تُغَسِّلُهُ عَمَّتُهُ وَ خَالَتُهُ فِي قَمِيصِهِ وَ لاَ تَقْرَبُهُ اَلنَّصَارَى وَ عَنِ اَلْمَرْأَةِ تَمُوتُ فِي اَلسَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهَا اِمْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَ مَعَهَا نِسَاءٌ نَصَارَى وَ عَمُّهَا وَ خَالُهَا مُسْلِمَانِ قَالَ يُغَسِّلاَنِهَا وَ لاَ تَقْرَبُهَا اَلنَّصْرَانِيَّةُ كَمَا كَانَتِ اَلْمُسْلِمَةُ تُغَسِّلُهَا غَيْرَ أَنَّهُ يَكُونُ عَلَيْهَا دِرْعٌ فَيُصَبُّ اَلْمَاءُ مِنْ فَوْقِ اَلدِّرْعِ قُلْتُ فَإِنْ مَاتَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ وَ لَيْسَ مَعَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ وَ لاَ اِمْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ مِنْ ذِي قَرَابَتِهِ وَ مَعَهُ رِجَالٌ نَصَارَى وَ نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُنَّ قَرَابَةٌ قَالَ يَغْتَسِلُ اَلنَّصْرَانِيُّ ثُمَّ يُغَسِّلُهُ فَقَدِ اُضْطُرَّ وَ عَنِ اَلْمَرْأَةِ اَلْمُسْلِمَةِ تَمُوتُ وَ لَيْسَ مَعَهَا اِمْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَ لاَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهَا وَ مَعَهَا نَصْرَانِيَّةٌ وَ رِجَالٌ مُسْلِمُونَ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهُمْ قَرَابَةٌ قَالَ تَغْتَسِلُ اَلنَّصْرَانِيَّةُ ثُمَّ تُغَسِّلُهَا وَ عَنِ اَلنَّصْرَانِيِّ يَكُونُ فِي اَلسَّفَرِ وَ هُوَ مَعَ اَلْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ قَالَ لاَ يُغَسِّلُهُ مُسْلِمٌ وَ لاَ كَرَامَةَ وَ لاَ يَدْفِنُهُ وَ لاَ يَقُومُ عَلَى قَبْرِهِ.

✪ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک مسلمان مرد سفر کی حالت میں مر گیا اور وہاں کوئی مسلمان مرد نہیں ہے البتہ نصرانی مرد موجود ہیں لیکن اس کی مسلمان خالہ اور پھوپھی موجود ہیں تو اس کو کیسے غسل دیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی خالہ اور پھوپھی قمیض کے اوپر سے غسل دیں اور نصرانی اس کے قریب نہ جائیں

اور آپ علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو سفر میں مر جاتی ہے مگر اس کے ہمراہ کوئی مسلمان عورت نہیں ہے بلکہ نصرانی عورتیں موجود ہیں البتہ اس کا مسلمان ماموں اور چچا موجود ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ دونوں (ماموں اور چچا) اس کو غسل دیں جس طرح مسلم عورتیں غسل دیتی ہیں مگر اس کے اوپر کپڑا ہونا چاہیے اور کپڑے کے اوپر سے پانی ڈالا جائے۔

میں نے عرض کیا: اگر کوئی مسلمان مرد مر جائے اور اس کے پاس کوئی مسلمان مرد موجود نہ ہو اور نہ ہی کوئی مسلم رشتہ دار خاتون موجود ہو بلکہ یا تو نصرانی مرد موجود ہوں یا وہ مسلمان عورتیں موجود ہوں جن سے اس (مرنے والے) کا کوئی رشتہ نہ ہو (یعنی قرابتدار نہ ہوں) تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نصرانی غسل کرے گا پھر اسے غسل دے گا کیونکہ اب حالت اضطرار ہے۔

پھر امام علیہ السلام سے اس مسلمان عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو مر جاتی ہے اور اس کے ساتھ نہ کوئی مسلمان عورت ہے اور نہ ہی قرابتدار مسلم مرد ہے البتہ نصرانی عورت موجود ہے اور وہ مسلم مرد موجود ہیں جن سے اس (مرنے والی) عورت کی کوئی رشتہ داری (قرابتداری) نہیں ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نصرانی عورت خود غسل کر کے پھر اسے غسل دے گی۔ پھر آپ علیہ السلام سے اس نصرانی عورت کے متعلق پوچھا گیا جو سفر میں مسلمانوں کے ساتھ ہو اور مر جاتی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان نہ اسے غسل دے اور نہ اس کی عزت کرے اور نہ اسے دفن کرے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑا ہو۔[1]

---

[1] الکافی: ۱۵۹/۳ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۳۴۰/۱ ح ۹۹۷؛ الوافی: ۲۹۸/۲۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱۵۵/۱ ح ۴۳۳

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

{395} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُغَسِّلُ امْرَأَتَهُ قَالَ نَعَمْ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ لاَ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِهَا وَ لاَ إِلَى شَيْءٍ مِنْهَا وَ الْمَرْأَةُ تُغَسِّلُ زَوْجَهَا لِأَنَّهُ إِذَا مَاتَ كَانَتْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُ وَ إِذَا مَاتَتْ هِيَ فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ فِي السَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَ لاَ نِسَاءٌ قَالَ تُدْفَنُ كَمَا هِيَ بِثِيَابِهَا وَ عَنِ الرَّجُلِ يَمُوتُ فِي السَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهُ ذُو مَحْرَمٍ وَ لاَ رِجَالٌ قَالَ يُدْفَنُ كَمَا هُوَ فِي ثِيَابِهِ.

✪ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا مرد اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کپڑوں کے اوپر سے دے سکتا ہے اور اس کے بال اور دوسرے جسم پر نظر نہ کرے اور عورت (بھی) اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے کیونکہ جب وہ مرا تو وہ اس کی عدت میں ہے (یعنی ابھی اس کی بیوی ہے) لیکن جب عورت مر جائے تو مرد عدت نہیں رکھتا۔

اور امام علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو سفر میں مر جاتی ہے اور اس کے ساتھ کوئی محرم اور کوئی عورت نہیں ہوتی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کو انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔

اور پھر آپ علیہ السلام سے اس مرد کے بارے میں پوچھا گیا جو سفر میں مر جاتا ہے اور اس کے ساتھ کوئی محرم اور کوئی مرد نہیں ہوتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے بھی انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{396} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ

---

① مرآۃ العقول: ۱۳/ ۳۳۸؛ حدود الشریعہ: ۱/ ۲۴۸؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۶۸؛ سند العروۃ: ۵/ ۱۳۱؛ شرح العروۃ: ۹/ ۸۵؛ مصباح المنہاج: ۲/ ۵۲؛ فقہ الصادق: ۳/ ۸۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۲۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۹۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۱؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۱۹؛ مصباح الفقیہ: ۵/ ۸۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۵۹؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۳۳۳؛ المسائل الفقہیہ: ۱۲۲؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۰۲؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۱۱۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۳۹۴؛ غنیۃ الہذۃ: ۲/ ۲۱۴

② تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۴۰ ح ۱۴۲۳؛ الاستبصار: ۱/ ۲۰۰ ح ۷۰۰؛ الوافی: ۲۴/ ۳۰۳

③ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/ ۳۸۴؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۶۶؛ کشف اللثام: ۲/ ۲۱۴؛ جامع المقاصد: ۱/ ۳۶۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۵۹؛ الدر الباہر: ۲۸۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۹/ ۳۵۸؛ جواہر الکلام: ۴/ ۳۹؛ غنیۃ الہذۃ: ۲/ ۲۲۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۵۶؛ البحوث الہامہ: ۳/ ۳۹۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/ ۲۳۵؛ مجمع الفائدۃ: ۱/ ۱۷۸؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/ ۱۹۷؛ مصباح المنہاج: ۶/ ۲۱۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۹۱؛ فقہ الصادق: ۳/ ۲۲۲؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۳۴۰

بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الصَّبِيِّ تُغَسِّلُهُ اِمْرَأَةٌ قَالَ إِنَّمَا يُغَسِّلُ الصِّبْيَانَ النِّسَاءُ وَعَنِ الصَّبِيَّةِ تَمُوتُ وَلاَ تُصَابُ اِمْرَأَةٌ تُغَسِّلُهَا قَالَ يُغَسِّلُهَا رَجُلٌ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا.

❁ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا بچے کو عورتیں غسل دے سکتی ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں بچوں کو عورتیں غسل دے سکتی ہیں

پھر امام علیہ السلام سے بچی کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ مرگئی مگر غسل دینے کے لئے کوئی عورت نہیں ملتی تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے وہ مرد غسل دے گا جو سب سے زیادہ اس کے قریب ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

## قول مؤلف:

ایسی صورت میں بچے اور بچی کی عمر کتنی ہونی چاہیے تو اکثریت نے تین سال تک کا حکم لگا ہے[3]۔ البتہ آقا سیستانی نے عمر کا تعین نہیں کیا بلکہ ممیز نہ ہونے کا حکم لگایا ہے[4]۔ اور شیخ صدوق نے کہا ہے کہ ہمارے شیخ محمد بن حسن نے اپنی کتاب جامعہ میں ایک ایسی لڑکی کے متعلق تحریر کیا ہے جو مردوں کے ساتھ سفر میں مرجاتی ہے تو آپ نے اس کے متعلق کہا کہ اگر وہ لڑکی پانچ یا چھ سال سے زیادہ کی تھی تو اس کو دفن کر دیا جائے اور اسے غسل نہیں دیا جائے گا اور اگر وہ پانچ سال سے کم کی تھی تو اسے غسل دیا جائے گا اور پھر انہوں نے اسی معنی میں امام صادق علیہ السلام کی ایک حدیث ذکر کی جو حلبی سے مروی ہے۔[5]

اور امام صادق علیہ السلام کی ایک حدیث میں ہے کہ عورتیں تین سال تک کے بچے کو غسل دے سکتی ہیں[6] اور اس کی سند میں اختلاف ہے یا تو یہ موثق ہے[7] یا قوی یا پھر مجہول ہے[8] (واللہ اعلم)

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۵ ح ۱۴۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۲۷ ح ۲۸۱۷؛ الوافی: ۲۴/۳۰۷

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۵۴؛ سند العروۃ: ۵/۱۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۴۷؛ جواہر الکلام: ۴/۷۲؛ مستمسک العروۃ: ۴/۷۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۹۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۸۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۶۱؛ شرح العروۃ: ۹/۵۱۴؛ ریاض المسائل: ۱/۷۴؛ مصباح الفقیہ: ۵/۹۹؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۲۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۳۲۷؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۵۱۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۲۰۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۳۱۲؛ الناظر الناضرۃ: ۷/۲۶۴

[3] توضیح المسائل آقا بشیر: ۹۶۴ف ۵۵۹؛ آقا تبریزی: ۱۲۹ف ۵۶۰؛ آقا گلپائیگانی: ۱۸۲ف ۵۶۶؛ آقا صادق شیرازی: ۱۵۳ف ۶۱۰؛ آقا رستگار (فارسی) ۱/۱۸۰ف ۸۶۰؛ آقا کاشانی: ۱۱۳ف: ۴۶۷؛ آقا مظہر شیرازی: ۱۶۷ف ۷۷

[4] توضیح المسائل: ۹۶ف ۸۳۹

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵۴ اور آخر حدیث ۴۲۹

[6] الکافی: ۳/۱۶۰ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵۴ ح ۴۲۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۱ ح ۹۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۲۶ ح ۲۸۱۲

[7] روضۃ المتقین: ۱/۲۰۵۵

[8] مرآۃ العقول: ۱۳/۳۴۰

{397} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرِّزَامِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: يُغَسِّلُ الْمَيِّتَ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میت کو وہ غسل دے جو سب سے زیادہ اس کا قریبی (رشتہ دار) ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث حسن موثق یا موثق ہے۔[2]

{398} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى قَالَ كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الْمَاءِ الَّذِي يُغَسَّلُ بِهِ الْمَيِّتُ كَمْ حَدُّهُ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ حَدُّ غُسْلِ الْمَيِّتِ يُغَسَّلُ حَتَّى يَطْهُرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ وَ كَتَبَ إِلَيْهِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يُغَسَّلَ الْمَيِّتُ وَ مَاؤُهُ الَّذِي يُصَبُّ عَلَيْهِ يَدْخُلُ إِلَى بِئْرِ كَنِيفٍ أَوِ الرَّجُلُ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَ الصَّلاَةِ أَنْ يُصَبَّ مَاءُ وُضُوئِهِ فِي كَنِيفٍ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَكُونُ ذَلِكَ فِي بَلاَلِيعَ .

محمد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ محمد بن حسن الصفاء نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف لکھا کہ غسل میت کے لئے پانی کی مقدار کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ غسل میت (میں پانی) حد یہ ہے کہ اسے اس قدر غسل دیا جائے کہ وہ پاک و پاکیزہ ہو جائے۔ ان شاء اللہ۔ اور امام علیہ السلام کی طرف یہ بھی لکھا کہ کیا یہ جائز ہے کہ جو پانی میت پر ڈالا جاتا وہ غلاظت والے کنویں (یعنی گٹر وغیرہ) میں ڈال دیا جائے یا وہ پانی جس سے آدمی نماز کا وضو کرتا ہے ایسی غلاظت میں ڈالا جائے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ اس قسم کا پانی اپنے گھر کے سوراخوں (چہ بچوں) میں ڈالنا چاہیے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۱ ح ۱۳۷۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۱ ح ۳۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۳۵ ح ۲۸۴۱؛ الوافی: ۲۴/۲۹۳؛ بحار الانوار: ۷۸/۳۰۸؛ فقہ الرضاؑ: ۱۶۵

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۵۴؛ مستند العروۃ: ۸/۵۰۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۱۲۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۲۱۳ (موثق کالصحیح)

[3] الکافی: ۳/۱۵۰ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۳۱ ح ۴۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۱ ح ۱۳۷۸؛ الاستبصار: ۱/۱۹۵ ح ۶۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۳۶ ح ۲۸۴۳؛ الوافی: ۲۴/۳۱۲

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۲۸؛ منتہی المطلب: ۷/۱۵۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۳۱۰؛ کشف اللثام: ۲/۲۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۴؛ ریاض المسائل: ۱/۷۸؛ الدر الباہر: ۱۰۳؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۰۶؛ جواہر الکلام: ۴/۱۴۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۴۶۴؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۱۲؛ جامع المدارک: ۱/۱۷۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۹/۲۴؛ مستمسک العروۃ/مستند الشیعہ: ۳/۱۶۲

## قول مؤلف:

وہ احادیث جن میں پانی کی کچھ مقدار معین کی گئی ہے تو وہ استحباب یا فضیلت پر محمول ہوگی (واللہ اعلم)

{399} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَيِّتِ هَلْ يُغَسَّلُ فِي الْفَضَاءِ قَالَ لَا بَأْسَ وَإِنْ سُتِرَ بِسِتْرٍ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میت کو کھلی فضا میں غسل دیا جاسکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے (یعنی جائز ہے) لیکن اگر پردہ ڈالا جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{400} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا كَيْفَ تُغَسَّلُ قَالَ مِثْلَ غُسْلِ الطَّاهِرَةِ وَ كَذَلِكَ الْحَائِضُ وَ كَذَلِكَ الْجُنُبُ إِنَّمَا يُغَسَّلُ غُسْلاً وَاحِداً فَقَطْ.

عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت نفاس کی حالت مرتی ہے تو اسے کیا غسل دیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح جیسے پاک عورت کو دیا جاتا ہے اور یہی حکم حائض اور جنب کا ہے کہ ان کو صرف ایک غسل (میت) دیا جائے گا۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

## قول مؤلف:

کچھ احادیث میں ہے کہ میت کو پہلے جنابت اور بعد میں غسل میت دیا جائے تو ممکن ہے کہ یہ اختیار پر فضیلت پر محمول ہوگا (واللہ اعلم)

{401} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ بَدَا مِنَ الْمَيِّتِ شَيْءٌ بَعْدَ غُسْلِهِ فَاغْسِلِ الَّذِي بَدَا

---

[1] الکافی: ۳/۱۴۲ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۱ ح۱۳۸۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۳۸ ح۲۸۴۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۲ ح۴۰۰؛ بحار الانوار: ۷۸/۲۸۸؛ قرب الاسناد: ۱۸۲؛ الوافی: ۲۴/۳۲۸

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۳۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۸۴؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۲۹

[3] الکافی: ۳/۱۵۴ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۲ ح۱۳۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۴۰ ح۲۸۵۱؛ الدعوات: ۲۵۵؛ الوافی: ۲۴/۳۳۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴۲۵/۹۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۳۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۳۰؛ مصباح المنہاج: ۷/۶۰

مِنْهُ وَلاَ تُعِدِ الْغُسْلَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میت کو غسل دے چکنے کے بعد اگر کوئی چیز (نجاست وغیرہ) خارج ہو تو اس کو دھوڈالو اور غسل کا اعادہ نہ کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{402} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجُنُبِ يُغَسِّلُ الْمَيِّتَ أَوْ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً لَهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ ثُمَّ يَغْتَسِلَ فَقَالَ سَوَاءٌ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا كَانَ جُنُباً غَسَلَ يَدَهُ وَ تَوَضَّأَ وَ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَإِنْ غَسَّلَ مَيِّتاً ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَتَى أَهْلَهُ يُجْزِئُهُ غُسْلٌ وَاحِدٌ لَهُمَا.

۞ شہاب بن عبدربہ سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا جب آدمی میت کو غسل دے سکتا ہے یا جس شخص نے میت کو غسل دیا ہو اور ابھی غسل میت نہ کیا ہو وہ اپنی بیوی سے مباشرت کرسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے یہ دونوں صورتیں برابر ہیں البتہ جب جنب ہو اور میت کو غسل دینا چاہے تو پہلے ہاتھ دھوئے اور وضو کرے پھر غسل دے اور غسل دینے والا اگر غسل مس میت سے پہلے مباشرت کرنا چاہے تو پہلے وضو کرے پھر بیوی کے پاس جائے اور ہر دو صورت کے لئے صرف ایک غسل کافی ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{403} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَيِّتِ شَيْءٌ بَعْدَ مَا يُكَفَّنُ فَأَصَابَ الْكَفَنَ قُرِضَ مِنْهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میت کو کفن دے دینے کے بعد اگر اس سے کوئی چیز (نجاست وغیرہ) نکل آئے اور کفن پر لگ جائے تو اسے وہاں سے کاٹ دیا جائے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۹ ح ۱۴۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۴۲ ح ۲۸۵۸؛ الوافی: ۲۴/۳۳۷

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۶۴؛ مصباح الفقیہ: ۵/۴۲۷؛ شرح العروۃ الوثقی: ۹/۹۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۸۹؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۱؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۰۲؛ مہذب الاحکام: ۴/۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۹؛ ریاض المسائل: ۱/۷۱؛ جواہر الکلام: ۴/۲۴۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۷۷

[3] الکافی: ۳/۲۵۰ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۸ ح ۱۴۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۴۴ ح ۲۸۶۴؛ الوافی: ۲۴/۳۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۶۲

[4] مصباح المنہاج: ۳/۲۰۳؛ مفتاح الاصول: ۲/۹۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۹۹؛ شرح العروۃ: ۵/۱۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۵۴؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۴؛ مفتاح الکرامۃ: ۵/۱۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۸۷؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۲۴۶؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۶۲؛ مستند الشیعہ: ۲/۳۹

[5] الکافی: ۳/۱۵۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۵۰ ح ۱۴۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶ ح ۲۹۸۸؛ الوافی: ۲۴/۳۳۷

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ (1)

# ﴿ کفن کے احکام ﴾

{404} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ وَ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الْعِمَامَةُ لِلْمَيِّتِ مِنَ الْكَفَنِ هِيَ قَالَ لاَ إِنَّمَا الْكَفَنُ الْمَفْرُوضُ ثَلاَثَةُ أَثْوَابٍ أَوْ ثَوْبٌ تَامٌّ لاَ أَقَلَّ مِنْهُ يُوَارِي فِيهِ جَسَدَهُ كُلَّهُ فَمَا زَادَ فَهُوَ سُنَّةٌ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ خَمْسَةً فَمَا زَادَ فَمُبْتَدَعٌ وَ الْعِمَامَةُ سُنَّةٌ وَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِالْعِمَامَةِ وَ عُمِّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خ ل وَ بَعَثَ إِلَيْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ نَحْنُ بِالْمَدِينَةِ لَمَّا مَاتَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءُ بِدِينَارٍ فَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ لَهُ حَنُوطاً وَ عِمَامَةً فَفَعَلْنَا.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ میت کو عمامہ باندھنا بھی کفن (کا حصہ) ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ فرض کے تین کپڑے ہیں یا (اگر میسر نہ آسکیں تو) ایک بڑی چادر جو اس سے کم نہ ہو جس سے میت کا پورا بدن ڈھپ جائے پس اگر اس سے زائد ہو تو پانچ کپڑوں تک سنت ہے اور اس سے زائد بدعت ہے اور عمامہ سنت ہے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ کا حکم دیا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی عمامہ باندھا گیا تھا۔

(راوی کہتا ہے کہ) ہم مدینہ میں تھے جب ابوعبیدہ الحزاء کا انتقال ہوا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو ایک دینار دے کر ہماری طرف بھیجا اور حکم فرمایا کہ ہم اس کے لئے حنوط اور عمامہ خریدیں چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ (3)

---

(1) مہذب الاحکام: ۳/۳۴۴؛ الدرر الباہرہ: ۳۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۸/۷؛ سند العروہ: ۵/۲۴۳؛ مصباح المنہاج: ۶/۱۹۱؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۳۱؛ مراۃ العقول: ۱۳/۳۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۶۵ (حسن کالصحیح)

(2) تہذیب الاحکام: ۱/۲۹۲ ح ۸۵۴؛ الکافی: ۳/۱۴۴ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۹ ح ۲۸۶۷؛ الوافی: ۲۴/۳۵۹

(3) مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۱۷؛ غنیۃ النزوع: ۲/۲۸۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۹۱۳؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۸۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۲/۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۹۴؛ جواہر الکلام: ۴/۲۱۴؛ ریاض المسائل: ۱/۳۹۴؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (الطہارۃ الی الاجارۃ): ۱/۲۵۹؛ وسائل العباد: ۱/۳۳۰؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۳۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۹۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۶۸؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۲۹۱؛ جامع المدارک: ۱/۳۷؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۴۰۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۱؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۴۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۱۹۸؛ فقہ الصادق: ۲/۳۱۴؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۱۵؛ غنائم الایام: ۳/۴۱۹؛ الدرر الباہرہ: ۳۰۵؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۲۹۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۷۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۵ و ۸۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۳۱۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۷۹

{405} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ أَصْنَعُ بِالْكَفَنِ قَالَ تَأْخُذُ خِرْقَةً فَتَشُدُّ بِهَا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَ رِجْلَيْهِ قُلْتُ فَالْإِزَارُ قَالَ إِنَّهَا لَا تُعَدُّ شَيْئاً إِنَّمَا تَصْنَعُ لِيُضَمَّ مَا هُنَاكَ لِئَلَّا يَخْرُجَ مِنْهُ شَيْءٌ وَ مَا يُصْنَعُ مِنَ الْقُطْنِ أَفْضَلُ مِنْهَا ثُمَّ يُخَرِّقُ الْقَمِيصَ إِذَا غُسِّلَ وَ يُنْزَعُ مِنْ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ الْكَفَنُ قَمِيصٌ غَيْرُ مَزْرُورٍ وَلَا مَكْفُوفٍ وَعِمَامَةٌ يُعَصَّبُ بِهَا رَأْسُهُ وَيَرُدُّ فَضْلَهَا عَلَى رِجْلَيْهِ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں میت کو کیسے کفن دوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک پارچا (یعنی ران پیچ) لو اور اس سے میت کی مقعد کو (اس پر کچھ روئی رکھ کر) اور رانوں کو کس دو۔

میں نے عرض کیا: پھر ازار (لنگی) کی کیا ضرورت (یعنی اس کا کام تو ران پیچ سے لے لیا)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ (کفن کی) کسی شئے میں شمار نہیں ہوتا ہے۔ یہ تو صرف اس لئے باندھا جاتا ہے تاکہ میت (کی مقعد) سے کچھ خارج نہ ہو اور (اسی طرح) جو روئی سے کام لیا جاتا ہے وہ اس سے بھی افضل ہے (حالانکہ وہ کفن کا حصہ تو نہیں ہے) پھر غسل دیتے وقت قمیض پھاڑ دو اور اسے پاؤں کی طرف سے اتارو۔

پھر فرمایا: پھر قمیض کفن ہے جس کے بٹن اور کف نہ ہوں اور ایک عمامہ جس سے میت کا سر باندھا جائے اور اس کا باقی ماندہ حصہ (قینچی کی مانند) اس کے سینے پر ڈال دو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

حدیث کے آخر میں شاید راوی کو اشتباہ ہوا ہے لیکن ہم نے ترجمہ میں صحیح لکھ دیا ہے (واللہ اعلم)

{406} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَتَبَ أَبِي فِي وَصِيَّتِهِ أَنْ أُكَفِّنَهُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ أَحَدُهَا رِدَاءٌ لَهُ حِبَرَةٌ كَانَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ ثَوْبٌ آخَرُ وَ قَمِيصٌ فَقُلْتُ لِأَبِي لِمَ تَكْتُبُ هَذَا فَقَالَ أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ النَّاسُ وَ إِنْ قَالُوا كَفِّنْهُ فِي أَرْبَعَةٍ أَوْ خَمْسَةٍ فَلَا تَفْعَلْ وَ عَمِّمْنِي بِعِمَامَةٍ وَلَيْسَ تُعَدُّ الْعِمَامَةُ مِنَ الْكَفَنِ إِنَّمَا يُعَدُّ مَا يُلَفُّ بِهِ الْجَسَدُ.

---

[1] الکافی: ۳/۱۴۴ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۸ ح ۸۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۸ ح ۲۸۷۴؛ الوافی: ۲۴/۳۶۵

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۳۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۳۱؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۲/۴۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۰۰؛ منتھی المطلب: ۷/۲۲۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۶۸؛ فقہ الصادق: ۳/۲۷۷؛ غنیۃ الہدیٰ: ۲/۶۷۵؛ جواہر الکلام: ۴/۱۶۵؛ الدر الباہر: ۳۰۶؛ کشف اللثام: ۲/۳۷۹؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۸۶؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۲۹۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۷۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۴۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۶؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۳۹۰؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۴۹؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲۰/۳۷۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۱۵۱؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۸۷؛ المناظر الناضرۃ: ۷/۳۸؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۳۳

⭘ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) نے اپنی وصیت میں لکھا کہ میں ان کو تین کپڑوں میں کفن دوں جن میں سے ایک وہ چادر ہو جس میں وہ جمعہ کے دن نماز پڑھا کرتے تھے، ایک دوسرا کپڑا (یعنی لنگوٹی) اور ایک قمیض۔

میں نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے عرض کیا: آپ علیہ السلام یہ کیوں لکھوا رہے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے (یعنی مجبور کریں گے) کہ مجھے چار یا پانچ کپڑوں میں کفن دو تو ایسا مت کرنا اور مجھے عمامہ بھی بندھوانا اور عمامہ کفن میں شمار نہیں ہوتا بلکہ کفن صرف وہ شمار ہوتا ہے جس سے بدن لپیٹا جائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

**{407}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ قَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يُكَفَّنُ الرَّجُلُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ و دِرْعٍ وَ مِنْطَقٍ وَ خِمَارٍ وَ لِفَافَتَيْنِ.

⭘ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے اور عورت جب بڑی (قد کاٹھ والی) ہو تو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے (جن میں) ایک قمیض، ایک کمربند، ایک دوپٹہ اور دو چادریں ہوں۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

**{408}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلاَءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

---

[1] الکافی: ۳/۱۴۴ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۹۳ ح ۸۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۹ ح ۲۸۷۴؛ بحار الانوار: ۴۶/۲۲۰؛ فقہ الرضاؑ: ۱۸۳؛ بہجۃ النظر فی اثبات الوصایہ: ۷۷؛ الوافی: ۲۴/۵۸۳؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۷۰؛ مستدرک الوسائل: ۲/۲۰۵ ح

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۱۴۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۵۷؛ سند العروۃ (الطہارۃ) ۵/۲۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۳۴؛ ریاض المسائل: ۱/۳۹۴؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۳۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۱۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۳۹۲؛ کشف اللثام: ۲/۲۷۶؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۱۳۳؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۹۷؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۹۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۰۰؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۸۷؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۳۴۰؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۷۸؛ جامع المقاصد: ۱/۳۸۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۹؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۲؛ ریاض المسائل: ۱/۳۹۴

[3] الکافی: ۳/۱۴۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۴ ح ۹۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۸ ح ۲۸۷۵؛ الوافی: ۲۴/۳۵۹

[4] مرآۃ العقول: ۱۳/۳۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۵۵؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۳۲؛ سند العروۃ: ۵/۲۳۵؛ غنائم الایام: ۳/۳۳۱؛ مستمسک مبانی العروۃ: ۷/۱۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۵؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۰۴؛ الحاشیہ علی مدارک: ۲/۵۵؛ الدر الباہر: ۱/۱۳۳؛ جامع المدارک: ۱/۱۴۴؛ ریاض المسائل: ۱/۴۰۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۵۷۲؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۰۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۳۵؛ کشف اللثام: ۲/۲۷۴؛ جواہر الکلام: ۴/۱۴۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۴۰۳؛ الدر الباہر: ۱/۳۱۴؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۸۷؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۵۰؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۸۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/۳۴۷

مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُكَفِّنَهُ فَإِنِ ٱسْتَطَعْتَ أَنْ يَكُونَ فِي كَفَنِهِ ثَوْبٌ كَانَ يُصَلِّي فِيهِ نَظِيفٌ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذَلِكَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُكَفَّنَ فِيمَا كَانَ يُصَلِّي فِيهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو کفن دینے لگو تو اگر اس کے کفن میں وہ کپڑا شامل کر سکو جس پاک کپڑے میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا تو ضرور شامل کرو کیونکہ اس کپڑے میں کفن دینا مستحب ہے جس میں وہ نماز پڑھتا تھا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث کا صحیح ہے۔ [2]

{409} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ ثَوْبَا رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ٱللَّذَانِ أَحْرَمَ فِيهِمَا يَمَانِيَّيْنِ عِبْرِيٌّ وَ أَظْفَارٌ وَفِيهِمَا كُفِّنَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کپڑے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احرام باندھا کرتے تھے وہ عبری وظفار (یمن کے ایک مقام) کے (بنے ہوئے) تھے اور انہی میں (ایک اور کپڑے سمیت) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفن دیا گیا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [4]

{410} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: إِذَا غَسَّلْتُمُ ٱلْمَيِّتَ مِنْكُمْ فَارْفُقُوا بِهِ وَلاَ تَعْصِرُوهُ وَلاَ تَغْمِزُوا لَهُ مَفْصِلاً وَلاَ تُقَرِّبُوا أُذُنَيْهِ شَيْئاً مِنَ ٱلْكَافُورِ ثُمَّ خُذُوا عِمَامَتَهُ فَانْشُرُوهَا مَثْنِيَّةً عَلَى رَأْسِهِ وَاطْرَحْ طَرَفَيْهَا مِنْ خَلْفِهِ وَأَبْرِزْ جَبْهَتَهُ قُلْتُ فَالْحَنُوطُ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهِ قَالَ يُوضَعُ فِي مَنْخِرِهِ وَ مَوْضِعِ سُجُودِهِ وَ مَفَاصِلِهِ قُلْتُ فَالْكَفَنُ قَالَ تُؤْخَذُ خِرْقَةٌ فَيَشُدُّ بِهَا سُفْلَيْهِ وَيَضُمُّ فَخِذَيْهِ بِهَا لِيَضُمَّ مَا هُنَاكَ وَمَا يُصْنَعُ مِنَ ٱلْقُطْنِ أَفْضَلُ ثُمَّ يُكَفَّنُ بِقَمِيصٍ وَلِفَافَةٍ وَبُرْدٍ يُجْمَعُ فِيهِ ٱلْكَفَنُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اپنے کسی مردے کو غسل دو تو اس کے ساتھ نرمی اختیار کرو، نہ اس کے پیٹ کو

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۹۲ ح ۸۵۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۶ ح ۴۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۵ ح ۸۹۸؛ الوافی: ۲۴/۲۷۷؛ الکافی: ۳/۱۴۸ ح ۴؛ حدایۃ الامہ: ۱/۲۶۹

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۱۸۶؛ روضۃ المتقین: ۱/۳۸۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۲۳۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۴۶۳

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۳۳۴ ح ۲۵۹۴؛ الکافی: ۴/۳۳۹ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۶ ح ۲۹۰۲؛ الوافی: ۱۲/۵۶۳

[4] الزبدۃ الفقہیہ: ۳/۵۵؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۸۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۴۶؛ جواہر الکلام: ۴/۱۶۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۳۰؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۳۲؛ ریاض المسائل: ۱/۳۸۵؛ مجمع الفائدہ: ۱/۲۱۷؛ کشف اللثام: ۵/۲۹۵؛ رسائل فقہیہ: ۳۵۰؛ روضۃ المتقین: ۴/۳۹۱؛ منتہی المطلب: ۱۰/۲۴۲؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۲۵۳؛ مرآۃ العقول: ۱۷/۲۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۱۱

نچوڑو اور نہ ہی اس کے جوڑوں کو دباؤ اور اس کے کانوں میں کچھ بھی کافور مت لگاؤ۔ پھر اس کا عمامہ لے کر اس کے سر پر لپیٹو اور اس کے دونوں سروں کو اس کے دونوں طرف پیچھے سے نکال کر (آگے) ڈال دو اور اس کی پیشانی کو کھلا رکھو۔

(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا: حنوط کیسے کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے دونوں نتھنوں میں، اعضائے سجدہ اور جوڑوں پر ڈالا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: کفن کیسے دوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے کا ایک ٹکڑا (ران پیچ) لے کر اس کے نچلے دھڑ پر ایسے طریقے سے باندھ دو کہ جس کے ذریعے اس کی دونوں رانیں باہم مل جائیں اور وہاں کی ہر چیز لپیٹ میں آجائے اور روئی سے بنا کپڑا افضل ہے۔ پھر اسے قمیض (کفنی) اور لنگ کا کفن دو اور اسے چادر دی جائے جس میں سارا کفن اکٹھا ہو جائے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے [2] یا صحیح ہے [3]

**{411}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ أَبِي أَوْصَانِي عِنْدَ الْمَوْتِ يَا جَعْفَرُ كَفِّنِّي فِي ثَوْبِ كَذَا وَ كَذَا وَ ثَوْبِ كَذَا وَ كَذَا وَ اشْتَرِ لِي بُرْداً وَاحِداً وَ عِمَامَةً وَ أَجِدْهُمَا فَإِنَّ الْمَوْتَى يَتَبَاهَوْنَ بِأَكْفَانِهِمْ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) نے شہادت کے وقت مجھے وصیت فرمائی کہ اے جعفر علیہ السلام! مجھے فلاں فلاں کپڑے میں کفن دینا اور میرے لئے ایک عمدہ چادر اور عمامہ خریدنا کیونکہ مردے اپنے کفنوں پر فخر و ناز کریں گے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [5]

**{412}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ وَ أَطْهَرُ وَ كَفِّنُوا فِيهِ مَوْتَاكُمْ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۰۷ ح ۸۹۱ ۱۴۴۵؛ الاستبصار: ۱/ ۲۰۵ ح ۷۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۴ ح ۲۹۵۶؛ الوافی: ۲۴/ ۳۶۶

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۹۵۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۲۰۱؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۱۴۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۵۷؛ جواہر الکلام: ۴/ ۲۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۲۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۲۳۶

[3] مصباح المنہاج (الطہارۃ) ۶/ ۳۷۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۸۲

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۴۹ ح ۱۴۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۹ ح ۲۹۶۹؛ الوافی: ۲۴/ ۷۷۳؛ عوالم العلوم: ۱۹/ ۵۲۴؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۳۱۲؛ علل الشرائع: ۱/ ۳۰۱

[5] منتہی المطلب: ۷/ ۲۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۹۳؛ مصباح الفقیہ: ۵/ ۲۲۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۰۷

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید رنگ کا لباس پہنو کیونکہ یہ بہت پاک و پاکیزہ رنگ ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{413} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَمَنُ الْكَفَنِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کفن کی قیمت تمام مال سے ادا کی جائے گی۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{414} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: عَلَى الزَّوْجِ كَفَنُ امْرَأَتِهِ إِذَا مَاتَتْ.

۞ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت مرجائے تو اس کا کفن اس کے شوہر پر (واجب) ہے [5]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [6] یا معتبر ہے [7]

## قول مؤلف:

حدیث ضعیف علی المشہور ہے [8] لیکن اسی کے مطابق عمل ہے اور فتویٰ بھی موجود ہے [9] بلکہ خود علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ

---

[1] الکافی: ۶/۴۴۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۶ ح ۵۷۹۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۹؛ الوافی: ۲۰/۷۱۱؛ مستدرک الوسائل: ۳/۲۴۷ ح ۳۴۹۹

[2] مرآۃ العقول: ۲۲/۷۸؛ الحدیث فی مناسک العمرۃ والحج: ۲/۲۰۱

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۷ ح ۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۳ ح ۳۰۰۷؛ الکافی: ۷/۲۳ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۱۹۳ ح ۴۹۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۲۴۱؛ شرح العروۃ: ۹/۱۱۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۱۸؛ منتھی المطلب: ۷/۲۴۸؛ الموسوعہ الفقیہ: ۸/۴۸؛ سند العروۃ: ۵/۲۵۳؛ غنائم الایام: ۳/۴۴۷؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۵۶؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۴۱۳؛ کشف الظلام: ۲/۳۰۶؛ فقہ الصادق: ۳/۳۴۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۷۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۵۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۱۵۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/۲۷۲؛ وسائل العباد: ۱/۳۳۳؛ رسالہ فی مجرات المریض یزدی: ۲۱۴

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۵ ح ۱۴۳۹ و ۱/۱۷۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۴ ح ۳۰۰۸؛ الوافی: ۲۴/۵۴۳؛ الفقیہ: ۴/۱۴۳

[6] مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۱۹

[7] التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۷۹

[8] ملاذ الاخیار: ۳/۲۵۵

[9] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۸۹ ف ۵۱۴؛ آقا کاشانی: ۱۴۴ ف ۴۸۳؛ آقا بشیر: ۱۴۹ ف ۵۷۵

حدیث ضعیف علی المشہور ہے اور فتویٰ اسی پر دیا گیا ہے [1]

{415} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ الْكَاتِبِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا يَمُوتُ وَلَمْ يَتْرُكْ مَا يُكَفَّنُ بِهِ أَشْتَرِي لَهُ كَفَنَهُ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ أَعْطِ عِيَالَهُ مِنَ الزَّكَاةِ قَدْرَ مَا يُجَهِّزُونَهُ فَيَكُونُونَ هُمُ الَّذِينَ يُجَهِّزُونَهُ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَلَا أَحَدٌ يَقُومُ بِأَمْرِهِ فَأُجَهِّزُهُ أَنَا مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ إِنَّ حُرْمَةَ بَدَنِ الْمُؤْمِنِ مَيِّتاً كَحُرْمَتِهِ حَيّاً فَوَارِ بَدَنَهُ وَ عَوْرَتَهُ وَ جَهِّزْهُ وَ كَفِّنْهُ وَ حَنِّطْهُ وَ احْتَسِبْ بِذَلِكَ مِنَ الزَّكَاةِ وَ شَيِّعْ جَنَازَتَهُ قُلْتُ فَإِنِ اتَّجَرَ عَلَيْهِ بَعْضُ إِخْوَانِهِ بِكَفَنٍ آخَرَ وَ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَيُكَفَّنُ بِوَاحِدٍ وَيُقْضَى دَيْنُهُ بِالْآخَرِ قَالَ لَا لَيْسَ هَذَا مِيرَاثاً تَرَكَهُ إِنَّمَا هَذَا شَيْءٌ صَارَ إِلَيْهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلْيُكَفِّنُوهُ بِالَّذِي اتُّجِرَ عَلَيْهِ وَ يَكُونُ الْآخَرُ لَهُمْ يُصْلِحُونَ بِهِ شَأْنَهُمْ.

۞ فضل بن یونس الکاتب سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی مومن مرجائے اور کفن کے لئے کوئی رقم وغیرہ نہ چھوڑ جائے تو کیا میں زکوٰۃ کے پیسے سے اس کے لئے کفن خرید سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے اہل وعیال کو اس قدر رقم دے دو جو اس کی تجہیز وتکفین کے لئے کافی ہو (تاکہ وہ خود انتظام کریں)۔ میں نے عرض کیا: اگر مرنے والے کی نہ اولاد ہو اور نہ کوئی اور ایسا رشتہ دار جو یہ اہتمام کرے تو پھر میں زکوٰۃ کی رقم سے اس کی تجہیز وتکفین کرسکتا ہوں (یا نہیں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام جعفر صادق علیہ السلام) فرمایا کرتے تھے کہ مومن کی موت کے بعد اس کے جسم کا اسی طرح احترام ضروری ہے جس طرح اس کی زندگی میں تھا لہٰذا اس کے بدن اور ستر کو ڈھانپو، اس کی تجہیز کرو، تکفین کرو، حنوط کرو اور یہ سب خرچہ زکوٰۃ کی رقم سے محسوب کرو اور اس کے جنازہ کی تشیع کرو۔

میں نے عرض کیا: (ادھر میں یہ سب انتظام کروں) ادھر کوئی (دینی) بھائی اسے کفن دے دے اور اس مرنے والے کے ذمہ کچھ قرضہ بھی ہو تو کیا یہ جائز ہے کہ ایک کفن تو اسے دے دیا جائے اور دوسرے (کو فروخت کر کے اس) سے اس کا قرضہ ادا کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ یہ مال (کفن) کوئی اس کی چھوڑی ہوئی میراث نہیں ہے (جس سے اس کا قرضہ ادا کیا جائے) یہ تو ایک مال ہے جو اس کی وفات کے بعد اسے ملا ہے۔ چنانچہ اس صورت میں یوں کیا جائے کہ جو کفن مومن بھائی نے دیا ہے وہ اس مرنے والے کو دیا جائے اور دوسرا اس کے مستحقین کو دے دیا جائے تاکہ وہ اس سے اپنی (مالی) پوزیشن کی اصلاح کرسکیں۔ [2]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/۱۵/۳۳

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۴۵ ح ۱۴۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۵ ح ۳۰۱۰؛ قرب الاسناد: ۳۱۲؛ بحار الانوار: ۷۸/۳۲۸؛ الوافی: ۲۴/۵۴ ؛ ہدایۃ الامۃ: ۱/۲۷

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{416} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ فَالَّذِي يُغَسِّلُهُ يَغْتَسِلُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَيُغَسِّلُهُ ثُمَّ يُكَفِّنُهُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ يُغَسِّلُهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَهُ مِنَ الْعَاتِقِ ثُمَّ يُلْبِسُهُ أَكْفَانَهُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ الْحَدِيثُ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میت کو غسل دینے والا غسل (مس میت) کرنے سے پہلے اسے کفن پہنا سکتا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: میت کو غسل دینے کے بعد کاندھوں تک ہاتھ دھو کر اسے کفن پہنائے پھر غسل کرے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{417} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنِ الصَّدُوقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: تَغْسِلُ يَدَيْكَ إِلَى الْمَرَافِقِ وَرِجْلَيْكَ إِلَى الرُّكْبَتَيْنِ ثُمَّ تُكَفِّنُهُ تَبْدَأُ الْحَدِيثُ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو گھٹنوں تک دھولو پھر اسے کفن دینے کی ابتداء کرو۔ [4]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۶۷؛ غنائم الایام: ۳/۳۴۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۵۲۳؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۳۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۱۳۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۵۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۷؛ بدائع البحوث: ۳/۳۷؛ البحوث الہامہ: ۳/۲۰؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۶۰؛ شرح العروۃ: ۶/۶۶۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۵۶۵

[2] الکافی: ۳/۱۶۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۸ ح ۶۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۸۹ ح ۶۱۷۳؛ الوافی: ۶/۲۴۷؛ بحار الانوار: ۹/۷۴۴

[3] مہذب الاحکام: ۳/۳۲۹؛ جواہر الکلام: ۴/۱۹۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۱۲؛ فقہ الصادق: ۳/۳۴۶؛ غنیۃ النزوع: ۲/۲۸۲؛ وسائل العباد: ۱/۳۴۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۲۲؛ کشف الظلام: ۲/۲۸۶؛ الدر الباہر: ۱۰۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۳۶۵؛ شرح العروۃ: ۶/۲۰۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۴۵۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۳۷؛ دراسات فقہیہ: ۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۱؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۲۱۹؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۵۵؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۰؛ شرح مازندرانی: ۲/۱۸۳؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۳۴۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۱۶

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۵ ح ۸۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۸۳ ح ۲۷۰۳؛ الوافی: ۲۴/۳۲۲

[5] حدیث نمبر 381 کی طرف رجوع کیجئے کہ یہ اسی حدیث کا حصہ ہے۔

{418} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَنَسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ ٱلسَّلاَمُ فِي وَصِيَّةِ ٱلنَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يَا عَلِيُّ لاَ تُمَاكِسْ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ فِي شِرَاءِ ٱلْأُضْحِيَّةِ وَ ٱلْكَفَنِ وَ ٱلنَّسَمَةِ وَ ٱلْكِرَاءِ إِلَى مَكَّةَ ٱلْحَدِيثُ.

❂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام کو اپنی وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علی علیہ السلام! چار چیزوں میں قیمت کرنے کے لئے جھگڑا نہ کرو: قربانی کا جانور، کفن، کسی جان (لونڈی اور غلام) کے خریدنے میں اور مکہ معظمہ (حج کے لئے) جانے کے کرایہ میں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث قوی ہے۔ [2]

{419} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلْعِمَامَةِ لِلْمَيِّتِ فَقَالَ حَنِّكْهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے میت کے عمامہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے تحت الحنک رکھو (یعنی ٹھوڑی کے نیچے لا کر سینہ پر ڈال دو)۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا حسن ہے۔ [5]

# ﴿حنوط کے احکام﴾

{420} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَفَّنْتَ ٱلْمَيِّتَ فَذُرَّ عَلَى كُلِّ ثَوْبٍ شَيْئاً مِنْ ذَرِيرَةٍ وَ كَافُورٍ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو کفن دو تو کفن کے ہر کپڑے پر کچھ ذریرہ اور کافور چھڑکو۔ [6]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۳۵۲ ح ۵۷۶۲؛ الخصال: ۱/ ۲۴۵؛ السرائر: ۳/ ۶۱۵؛ بحار الانوار: ۹۶/ ۲۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/ ۳۵۶ ح ۲۲۹۸۳؛ مکارم الاخلاق: ۴۳۳؛ الوافی: ۲۶/ ۱۶۸

[2] روضۃ المتقین: ۱۸/ ۲۷۷ و ۲۰/ ۴۳۲

[3] الکافی: ۳/ ۱۴۵ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۰۸ ح ۸۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۲ ح ۲۹۵۳؛ الوافی: ۲۴/ ۳۶۶

[4] مصباح الہدیٰ: ۶/ ۱۸۵

[5] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۳۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۱۲

[6] الکافی: ۳/ ۱۴۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۰۷ ح ۸۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۵ ح ۲۹۵۸؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۸؛ الوافی: ۲۴/ ۳۶۴

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

{421} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُحَنِّطَ الْمَيِّتَ فَاعْمِدْ إِلَى الْكَافُورِ فَامْسَحْ بِهِ آثَارَ السُّجُودِ مِنْهُ وَمَفَاصِلَهُ كُلَّهَا وَرَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ وَعَلَى صَدْرِهِ مِنَ الْحَنُوطِ وَقَالَ حَنُوطُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ سَوَاءٌ وَقَالَ وَأَكْرَهُ أَنْ يُتْبَعَ بِمِجْمَرَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو حنوط کرنے کا ارادہ کرو تو کافور لیکر اس سے میت کے اعضائے سجدہ پر، اس کے جوڑوں پر، اس کے سر پر، اس کی ریش پر اور اس کے سینہ پر بطور حنوط مل دو۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: مرد اور عورت کا حنوط ایک جیسا ہے۔

پھر فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میت کے پیچھے آتشدان لے جایا جائے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے ③

{422} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَجْعَلْ فِي مَسَامِعِ الْمَيِّتِ حَنُوطاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میت کے کانوں میں حنوط نہ کرو۔ ④

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے ⑤ یا موثق ہے ⑥

{423} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ

---

① مراۃ العقول: ۱۳/۹۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۰۶؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۷۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۱۹۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۴۰۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۹۹؛ بقیۃ الہدۃ: ۲/۹۷؛ جامع المدارک: ۱/۴۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۴۹۳؛ مصباح المعہاج (الطہارۃ): ۷/۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۷؛ جواہر الکلام: ۴/۲۱۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۳۲

② الکافی: ۳/۱۴۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۷ ح ۸۹۰؛ الاستبصار: ۱/۲۱۲ ح ۷۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۲ ح ۲۹۵۲؛ الوافی: ۲۴/۳۶۴

③ مراۃ العقول: ۱۳/۳۱۰؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۰۶؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۱/۲۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۶؛ مدارک الاحکام: ۲/۹۷؛ منتہی المطلب: ۷/۲۲۹؛ کشف اللثام: ۲/۲۸۲؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۱۹۳؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۱۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۹؛ ریاض المسائل: ۱/۴۰۵؛ جواہر الکلام: ۴/۲۴۴؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۶۹؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۴۲؛ الناظر الناضرۃ: ۷/۹۶

④ تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۸ ح ۸۹۳؛ الاستبصار: ۱/۲۱۲ ح ۷۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۷ ح ۲۹۶۳؛ الوافی: ۲۴/۳۷۱

⑤ الحدائق الناضرۃ: ۴/۵۹؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۸۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۴۹؛ مہذب الاحکام: ۴/۷۶؛ جامع المدارک: ۱/۷۴؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۱۵؛ ریاض المسائل: ۱/۱۷۴؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۳۲۲

⑥ ملاذ الاخیار: ۲/۵۰۸

اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَفَّنْتَ الْمَيِّتَ فَذُرَّ عَلَى كُلِّ ثَوْبٍ شَيْئاً مِنْ ذَرِيرَةٍ وَ كَافُورٍ وَ تَجْعَلُ شَيْئاً مِنَ الْحَنُوطِ عَلَى مَسَامِعِهِ وَ مَسَاجِدِهِ وَ شَيْئاً عَلَى ظَهْرِ الْكَفَنِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو کفن دینے لگو تو کچھ ذریرہ اور کافور اس کے ہر کپڑے پر چھڑکو اور کچھ مقدار حنوط میں سے میت کے کانوں پر، اس کے اعضائے سجدہ پر اور کچھ کفن کے اوپر لگا دو۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{424} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَ رَأَيْتَ الْمَيِّتَ إِذَا مَاتَ لِمَ تُجْعَلُ مَعَهُ الْجَرِيدَةُ فَقَالَ يَتَجَافَى عَنْهُ الْعَذَابُ وَ الْحِسَابُ مَا دَامَ الْعُودُ رَطْباً إِنَّمَا الْحِسَابُ وَ الْعَذَابُ كُلُّهُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ قَدْرَ مَا يَدْخُلُ الْقَبْرَ وَ يَرْجِعُ الْقَوْمُ وَ إِنَّمَا جُعِلَتِ السَّعَفَتَانِ لِذَلِكَ فَلاَ يُصِيبُهُ عَذَابٌ وَ لاَ حِسَابٌ بَعْدَ جُفُوفِهِمَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر میت کے ساتھ جریدہ (دو تر شاخیں) نہ رکھا جائے تو کیا ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک وہ تر رہتا ہے مرنے والے سے عذاب وحساب دور رہتا ہے۔

پھر فرمایا: عذاب ایک ہی دن اسی گھڑی ہوتا ہے جب اسے قبر میں داخل کیا جاتا ہے اور لوگ چلے جاتے ہیں اور یہ سامان ہم اس لئے کرتے ہیں تاکہ اس سے عذاب ٹلا رہے اور ان دونوں کے خشک ہونے کے بعد حساب نہیں ہوگا ان شاء اللہ۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{425} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ كَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: يَسْأَلُهُ عَنِ الْمُؤْمِنِ يَمُوتُ فَيَأْتِيهِ الْغَاسِلُ يُغَسِّلُهُ وَ عِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُرْجِئَةِ هَلْ يُغَسِّلُهُ غُسْلَ الْعَامَّةِ وَ لاَ يُعَمِّمُهُ وَ لاَ يُصَيِّرُ مَعَهُ جَرِيدَةً فَكَتَبَ يُغَسِّلُهُ غُسْلَ الْمُؤْمِنِ وَ إِنْ كَانُوا حُضُوراً وَ أَمَّا الْجَرِيدَةُ فَلْيَسْتَخْفِ بِهَا وَ لاَ يَرَوْنَهُ وَ لْيَجْهَدْ فِي ذَلِكَ جَهْدَهُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۳۵ ح ۱۳۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۳ ح ۲۹۵۹؛ الوافی: ۲۴/۳۶۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۵/۲۵۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۳۰۰؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۴/۲۳۶؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۲۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۰۱؛ جامع المدارک: ۱/۱۳۴؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۴۰۱؛ مستمسک العروۃ: ۴/۲۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۱۶۱؛ ریاض المسائل: ۱/۳۹۷

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۴۵ ح ۴۱۰؛ الکافی: ۳/۱۵۲ ح ۳؛ الوافی: ۲۴/۳۸۳؛ بحار الانوار: ۷۹/۲۱۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۰ ح ۲۹۱۸؛ علل الشرائع: ۱/۳۰۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۹/۲۱۷؛ الفصول المہمہ: ۲/۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۷ ح ۹۵۵

[4] روضۃ المتقین: ۱/۳۷۹؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۰۹؛ جواہر الکلام: ۴/۲۳۴

✪ ایوب بن نوح سے روایت ہے کہ احمد بن القاسم نے امام علی نقی علیہ السلام کی طرف خط لکھا جس میں یہ پوچھا کہ مومن مرتا ہے اور غاسل اسے غسل دیتا ہے جبکہ وہاں مرجئہ (حنفیہ) کی ایک جماعت موجود ہے تو کیا وہ اسے (تقیۃ) عامہ (غیر شیعہ) کی طرح غسل دے اور عمامہ بھی بہ بندھوائے اور اس کے ساتھ جریدہ بھی نہ رکھے؟

آپ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ چاہے وہ لوگ وہاں موجود ہوں پھر بھی اسے مومن والا غسل دے اور رہا جریدہ تو وہ اسے ان سے چھپا کر رکھے کہ وہ دیکھ نہ سکیں چاہے چھوٹا سا رکھ دیں لیکن اسے ساتھ رکھنے میں پوری جدوجہد کرے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

**{426}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ قَالَ: إِنَّ الْجَرِيدَةَ قَدْرُ شِبْرٍ تُوضَعُ وَاحِدَةٌ مِنْ عِنْدِ التَّرْقُوَةِ إِلَى مَا بَلَغَتْ مِمَّا يَلِي الْجِلْدَ وَ الْأُخْرَى فِي الْأَيْسَرِ مِنْ عِنْدِ التَّرْقُوَةِ إِلَى مَا بَلَغَتْ مِنْ فَوْقِ الْقَمِيصِ.

✪ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: جریدہ (کم از کم) ایک بالشت ہونا چاہیے جو ایک دائیں طرف قمیص کے اندر جلد کے ساتھ ہنسلی کی ہڈی کے پاس رکھ کر جہاں تک پہنچ جائے اور دوسرا بائیں طرف قمیص کے اوپر ہنسلی کی ہڈی سے لے کر جہاں تک پہنچے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ④

**{427}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ وَ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْبُرْدُ لَا يُلَفُّ بِهِ وَ لَكِنْ يُطْرَحُ عَلَيْهِ طَرْحاً فَإِذَا أُدْخِلَ الْقَبْرَ وُضِعَ تَحْتَ جَنْبِهِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: برد (یمانی) سے میت کو لپیٹا نہیں جائے گا بلکہ اسے میت کے اوپر رکھ دیا جائے گا پس جب اسے قبر میں داخل کیا جائے گا تو اسے اس کے رخساروں اور پہلو کے نیچے رکھا جائے گا۔ ⑤

---

① تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۸ ح ۵۱ ۱۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۳ ح ۲۹۲۶؛ الوافی: ۲۴/۲۶ ۳۰؛ ھدایۃ الامۃ: ۱/۲۷۵

② ملاذ الاخیار: ۳/۲۴۳؛

③ الکافی: ۳/۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۶ ح ۲۹۳۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۰۹ ح ۸۹۴؛ الوافی: ۲۴/۳۸۴

④ مستمسک العروۃ: ۴/۲۰۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۹۳؛ جامع المدارک: ۱/۴۵؛ الناظر الناضرۃ: ۷/۹۰؛ مہذب الاحکام: ۴/۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۴۲؛ ریاض المسائل: ۱/۴۰۹؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۲۱؛ جواہر الکلام: ۴/۲۴۱؛ الدر الباھرۃ: ۱/۳۷؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۲۶۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۱۲؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۱۱؛ ریاض المسائل: ۱/۴۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۱۷؛ کتاب الطہارۃ القمی: ۲/۱۱۱؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۱۹۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۸؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۶۰؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۲۷

⑤ تہذیب الاحکام: ۱/۴۵۸ ح ۱۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۴ ح ۲۹۵۷؛ الوافی: ۲۴/۳۷۱؛ بحار الانوار: ۷۸/۳۲۰

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{428} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَلْحِمْيَرِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى اَلْفَقِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَسْأَلُهُ عَنْ طِينِ اَلْقَبْرِ يُوضَعُ مَعَ اَلْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ أَمْ لاَ فَأَجَابَ وَ قَرَأْتُ اَلتَّوْقِيعَ وَ مِنْهُ نَسَخْتُ يُوضَعُ مَعَ اَلْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ وَ يُخْلَطُ بِحَنُوطِهِ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

❂ محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیری کا بیان ہے کہ میں نے فقیہ (امام علیہ السلام) کو خط لکھا اور آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میت کیساتھ قبر میں (امام حسین علیہ السلام کی) قبر کی مٹی (خاک شفاء) کو رکھنا جائز ہے یا نہ؟

پس جو جواب آیا اور توقیع میں نے خود پڑھی اور یہ (حدیث) اسی کا حصہ ہے کہ (آپ علیہ السلام نے لکھا) خاک شفاء کو میت کے ساتھ اس کی قبر میں بھی رکھا جائے اور اس کے حنوط میں بھی ملایا جائے ان شاء اللہ۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

## قول مؤلف:

نیز رجوع کیجئے حدیث نمبر 391 کی طرف جس میں حالت احرام میں مرنے والے کے لئے حنوط کے احکام کا ذکر ہوا ہے۔

# ﴿نماز میت کے احکام﴾

{429} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ وَ عُبَيْدِ اَللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ اَلصَّلاَةِ عَلَى اَلصَّبِيِّ مَتَى يُصَلَّى عَلَيْهِ قَالَ إِذَا عَقَلَ اَلصَّلاَةَ قُلْتُ مَتَى تَجِبُ اَلصَّلاَةُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا كَانَ اِبْنَ سِتِّ سِنِينَ وَ اَلصِّيَامُ إِذَا أَطَاقَهُ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ بچے پر کب نماز پڑھی جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ نماز کو سمجھنے والا ہو جائے۔

میں نے عرض کیا: اس پر نماز کب واجب ہوتی ہے؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲۹۲/۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵۲/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۱۲/۳

[2] تہذیب الاحکام: ۷۶/۶ ح ۱۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۹/۳ ح ۲۹۴۲؛ بحار الانوار: ۱۳۳/۹۸؛ الوافی: ۵۳۱/۱۴؛ الاحتجاج: ۴۸۷/۲

[3] ملاذ الاخیار: ۱۸۹/۹؛ ریاض المسائل: ۴۳۸/۱؛ جواہر الکلام: ۳۰۴/۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵۷۵/۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۱۹۷/۷؛ مدارک الاحکام: ۱۴۰/۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۳۱؛ مستند الشیعہ: ۳۰۰/۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ چھ سال کا ہو جائے اور روزہ اس وقت کہ جب اس میں اس کے رکھنے کی طاقت ہو۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{430} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَنْبَغِي لِأَوْلِيَاءِ الْمَيِّتِ مِنْكُمْ أَنْ يُؤْذِنُوا إِخْوَانَ الْمَيِّتِ بِمَوْتِهِ فَيَشْهَدُونَ جَنَازَتَهُ وَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ فَيُكْتَسَبُ لَهُمُ الْأَجْرُ وَ يُكْتَبُ لِلْمَيِّتِ الِاسْتِغْفَارُ وَ يَكْتَسِبُ هُوَ الْأَجْرَ وَ فِيمَا اكْتَسَبَ لَهُ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرنے والے کے سرپرستوں کو چاہیے کہ مرنے والے کے (دینی) بھائیوں کو اس کی موت کی اطلاع دیں تاکہ وہ نماز جنازہ میں حاضر ہو کر اس پر نماز پڑھ سکیں اور اس کیلئے دعا و استغفار کر سکیں تاکہ ان کے لئے اجر و ثواب اور میت کے لئے استغفار لکھا جا سکے اور وہ (میت) بھی ان کی وجہ سے (کہ ان کے اجر و ثواب کا باعث بنا) اور اس کے لئے ان کی دعا و پکار اور استغفار کی وجہ سے اجر حاصل کر سکے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{431} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: التَّكْبِيرُ عَلَى الْمَيِّتِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔ ⑤

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ⑥

---

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۲۷ ح ۸۲ ۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۹۸ ح ۵۶ ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۹۵ ح ۳۱۱۷؛ الکافی: ۳/ ۲۰۶ ح ۲؛ الاستبصار: ۱/ ۴۷۹ ح ۱۸۵۵؛ الوافی: ۲۵/ ۳۹۵؛

② روضۃ المتقین: ۱/ ۴۴۱؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۳۴۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۲۸۰؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۵۲؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۱۲؛ منتھی المطلب: ۷/ ۲۹۰؛ شرح العروۃ: ۹/ ۱۸۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/ ۳۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/ ۳۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۹/ ۲۹۲؛ وسائل العباد: ۲/ ۲۰؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۱۰۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۲۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصوم): ۸/ ۱۲؛ مستند الشیعہ: ۹/ ۲۷۴

③ تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۵۲ ح ۱۴۷۰؛ الکافی: ۳/ ۱۶۶ ح ۱؛ علل الشرائع: ۱/ ۳۰۱؛ السرائر: ۳/ ۵۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۹ ح ۳۰۱۷؛ الوافی: ۲۴/ ۲۸۳؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۲۴؛ الدعوات: ۲۵۹؛ مکارم الاخلاق: ۳۶۰

④ ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۷۰؛ منتھی المطلب: ۷/ ۲۹۷؛ جواہر الکلام: ۴/ ۲۷۸؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۳۶۹؛ ریاض المسائل: ۱/ ۱۵۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۳۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۱۶۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۲۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۲۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۱۲۵؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۸۰؛ الدر الباہر: ۳۲۴

⑤ تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۱۵ ح ۹۷۶؛ الاستبصار: ۱/ ۴۷۴ ح ۱۸۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۷۵ ح ۳۰۵۵؛ الوافی: ۲۴/ ۳۴۹ ح ۲۴۳۰۷

⑥ ملاذ الاخیار: ۵/ ۲۰۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۰؛ منتھی المطلب: ۷/ ۳۱۸؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۶۵

## قول مؤلف:

نیز اس موضوع کے لئے حدیث نمبر 451 اور 455 کی طرف رجوع کیجئے۔

**{432}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةَ وَ مَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى وَ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ قِرَاءَةٌ وَ لاَ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ تَدْعُو بِمَا بَدَا لَكَ وَ أَحَقُّ الْمَوْتَى أَنْ يُدْعَى لَهُ الْمُؤْمِنُ وَ أَنْ يَبْدَأَ بِالصَّلاَةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

۞ محمد بن مسلم، زرارہ، معمر بن یحییٰ اور اسماعیل جعفی (سب) سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز جنازہ میں نہ قرأت ہے اور نہ ہی کوئی مقرر و معین دعا ہے پس جو چاہو مانگو اور مردے کا حق ہے کہ مومن اس کے لئے دعا کرے اور اس کی ابتداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود سے ہونی چاہیے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

**{433}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ فِي كُلِّ سَاعَةٍ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِصَلاَةِ رُكُوعٍ وَ لاَ سُجُودٍ وَ إِنَّمَا تُكْرَهُ الصَّلاَةُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ عِنْدَ غُرُوبِهَا الَّتِي فِيهَا الْخُشُوعُ وَ الرُّكُوعُ وَ السُّجُودُ لِأَنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز جنازہ ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ یہ رکوع اور سجود والی نماز نہیں ہے اور طلوع و غروب آفتاب کے وقت وہ نماز مکروہ ہوتی ہے جس میں خشوع اور رکوع و سجود ہوتا ہے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

**{434}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ

---

[1] الکافی: ۳/۱۸۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۲ ح ۹۹۸؛ الاستبصار: ۱/۴۷۰ ح ۱۸۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۸۸ ح ۳۰۹۷؛ الوافی: ۲۴/۳۴۵

[2] تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۱۰۳؛ جواہر الکلام: ۱۲/۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۱۳؛ مرآۃ العقول: ۱۴/۹۳؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۱۶۷

[3] الکافی: ۳/۱۸۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۲ ح ۹۹۸؛ الاستبصار: ۱/۴۷۰ ح ۱۸۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۹۰ ح ۳۱۵۷؛ الوافی: ۲۴/۳۴۷ و ۲۴/۳۱۲

[4] مرآۃ العقول: ۱۴/۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۳۰؛ منہاج الملۃ: ۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۲؛ کشف اللثام: ۳/۵۹۵؛ موسوعہ البرغانی: ۴/۵۹؛ المحجۃ البیضاء: ۱/۱۰۳؛ الدر الباہر: ۷۵۴؛ التنقیح فی شرح: ۹/۵۳۳؛ ریاض المسائل: ۲/۲۳۹؛ مصابیح الظلام: ۵/۵۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۵۱۳؛ جواہر الکلام: ۱۲/۱۱۷؛ الناظر الناضرۃ: ۲/۵۰۲؛ مستند الشیعہ: ۴/۱۱۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۰۵؛ مہذب الاحکام: ۴/۵۲؛ الصحاح بین العدالۃ ولی العصمۃ: ۴۹۴

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْجِنَازَةِ أَيُصَلَّى عَلَيْهَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّمَا هُوَ تَكْبِيرٌ وَ تَحْمِيدٌ وَتَسْبِيحٌ وَ تَهْلِيلٌ كَمَا تُكَبِّرُ وَتُسَبِّحُ فِي بَيْتِكَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

❂ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں بغیر وضو کے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کیونکہ یہ صرف تکبیر و تسبیح اور تحمید و تحلیل ہے جس طرح تم اپنے گھر میں بغیر وضو کے تکبیر و تسبیح کر سکتے ہو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [2] یا صحیح ہے [3]

{435} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ تَفْجَأُهُ الْجِنَازَةُ وَ هُوَ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ قَالَ فَلْيُكَبِّرْ مَعَهُمْ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو نماز جنازہ پڑھنی پڑ جاتی ہے جبکہ وہ باطہارت نہیں ہوتا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

## قول مؤلف:

ممکن ہے کہ یہ جواز یا اختیار پر محمول ہو کہ بغیر وضو اور بغیر طہارت کے نماز جنازہ پڑھے البتہ احادیث سے مستفادہ ہوتا ہے کہ باوضو ہونا اور باطہارت ہونا افضل ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ اگر جنازہ کا وقت گزر رہا ہو اور وضو نہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھے (واللہ اعلم)

---

[1] الکافی: ۳/۸/۱۷۸ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۳ح۴۷۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۷۰ح۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۰ح۳۱۹۰؛ الوافی: ۲۴/۳۱۹

[2] غنائم الایام: ۳/۸۴۳؛ مستمسک مبانی العروۃ: ۷/۱۰۴و۳۳۳؛ سند العروۃ: ۵/۲۹۶؛ مراۃ العقول: ۱۴/۸؛ ملاذ الاخیار: ۵/۴۷۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۲۵؛ جامع المدارک: ۱/۲۶۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۴۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۰۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۲۱؛ الصحیح بین العدالیہ والعصمیہ: ۴۹۳؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۹۲؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۳۶۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۷۲؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۰۵؛ منتھی المطلب: ۷/۳۴۳؛ غنائم الایام: ۳/۸۴۳؛ لوامع الاحکام: ۲۶۰؛ مشارق الشموس: ۱/۵۹؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۱۷

[3] مفاتیح البصیرۃ: ۲۶۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۳؛ مصابیح الاحکام: ۴/۱۲؛ دروس فقہ مظاہری: ۴/۲۱۴؛ جواہر الکلام: ۷/۱۰

[4] الکافی: ۳/۸/۱۷۸ح۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۰ح۳۱۵۸؛ الوافی: ۲۴/۳۱۹

[5] مراۃ العقول: ۱۴/۱۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱/۱۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۱؛ مستمسک مبانی العروۃ: ۷/۳۳۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۳۴؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۱۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۶۹

{436} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْحَائِضِ تُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ قَالَ نَعَمْ وَلَا تَصُفُّ مَعَهُمْ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حیض والی عورت نماز جنازہ پڑھ سکتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن دوسرے لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑی نہ ہو۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن (کالصحیح) ہے۔ (2)

{437} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا أَوْ يَأْمُرُ مَنْ يُحِبُّ.

❁ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جنازہ پر وہ نماز پڑھائے جو سب لوگوں سے زیادہ اس سے قرابت رکھتا ہو یا جسے وہ حکم دے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ (4)

{438} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الْمَرْأَةُ تَؤُمُّ النِّسَاءَ قَالَ لَا إِلَّا عَلَى الْمَيِّتِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَوْلَى مِنْهَا تَقُومُ وَسَطَهُنَّ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ فَتُكَبِّرُ وَيُكَبِّرْنَ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا عورت عورتوں کو نماز پڑھا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ اس میت پر (پڑھا سکتی ہے) جس کا اس سے بڑھ کر کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو (پھر بھی اس طرح پڑھا سکتی ہے کہ) وہ ان کے درمیان صف میں کھڑی ہو اور تکبیر کہے اور باقی بھی ساتھ کہیں۔ (5)

---

(1) الکافی: ۳/۱۷۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۴ ح ۹۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۲ ح ۳۱۶۵؛ الوافی: ۲۴/۴۲۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۷ ح ۴۹۲

(2) مفتاح البصیرۃ: ۱/۲۱۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۱۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۲۷۳؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۲۵؛ المناظر الناضرۃ: ۱۲/۳۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۴/۲۲۸؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۱۶؛ جواہر الکلام: ۱۲/۳۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۲۹۸؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/۶۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۰۰؛ کشف اللثام: ۲/۳۲۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۶۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۴۳؛ نخبۃ البدیۃ: ۲/۱۷۷

(3) تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۴ ح ۴۸۳؛ الکافی: ۳/۱۷۷ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۴ ح ۳۱۷۰؛ الوافی: ۲۴/۳۱۵

(4) مستند العروۃ: ۵/۱۰۰ و ۲۸۶؛ ملاذ الاخیار: ۵/۶۷۳؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۵۳؛ منتہی المطلب: ۷/۳۰۹؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۵۵

(5) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۷۹ ح ۴۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۳۱ ح ۱۰۳۸؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۷ ح ۳۱۷۹؛ الوافی: ۲۴/۳۱۸؛ الاستبصار: ۱/۴۲۷ ح ۸۷۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{439} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ هَلْ يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ نَعَمْ .

فضل بن عبدالملک سے روایت ہے کہ اس نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{440} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا دَخَلَ وَقْتُ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ فَابْدَأْ بِهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَبْطُوناً أَوْ نُفَسَاءَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز فریضہ کا وقت داخل ہوجائے تو نماز جنازہ سے پہلے اسے ادا کرو مگر یہ کہ مرنے والے کو اسہال کا مرض تھا یا حالت نفاس میں تھا یا اس جیسا کوئی اور مسئلہ تھا (کہ جس سے میت کو نقصان کا اندیشہ ہو تو پھر پہلے جنازہ پڑھا جاسکتا ہے)۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر ہے۔ [5]

{441} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةِ مَوْتَى كَيْفَ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ قَالَ إِنْ كَانَ ثَلاَثَةً أَوِ اثْنَيْنِ أَوْ عَشَرَةً أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّ عَلَيْهِمْ صَلاَةً وَاحِدَةً

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/ ۵۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۲۳۲؛ سند العروۃ: ۵/ ۲۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۲۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۹۳؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۱۳۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/ ۱۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۸۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۱۳؛ شرح العروۃ: ۶/ ۲۵۳؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/ ۸۹؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۹۷؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۹۲؛ بحوث فی القواعد: ۱/ ۵۳۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۸ ۳۳؛ فقہ الصادق: ۳/ ۳۴۴؛ آیات الاحکام: ۴/ ۲۱۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۱۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۹۲۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۵۳۳؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۱۷

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۶۵ ح ۴۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۲۰ ح ۹۹۲؛ الوافی: ۲۴/ ۴۱۱؛ الاستبصار: ۱/ ۴۷۳ ح ۱۸۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۲۲ ح ۳۱۹۰

[3] مجمع الفائدۃ: ۲/ ۴۴۴؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۴۴۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۵۰۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۴۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۲؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۸۳؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۸۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/ ۸۴۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۳/ ۴۴

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۲۰ ح ۹۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۲۳ ح ۳۱۹۲؛ الوافی: ۲۴/ ۴۱۴

[5] ملاذ الاخیار: ۵/ ۶۱۲

يُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ كَمَا يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ وَاحِدٍ وَقَدْ صَلَّى عَلَيْهِمْ جَمِيعاً يَضَعُ مَيِّتاً وَاحِداً ثُمَّ يَجْعَلُ الْآخَرَ إِلَى أَلْيَةِ الْأَوَّلِ ثُمَّ يَجْعَلُ رَأْسَ الثَّالِثِ إِلَى أَلْيَةِ الثَّانِي شِبْهَ الْمُدَرَّجِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ مَا كَانُوا فَإِذَا سَوَّاهُمْ هَكَذَا قَامَ فِي الْوَسَطِ فَكَبَّرَ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ يَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ إِذَا صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ وَاحِدٍ سُئِلَ فَإِنْ كَانَ الْمَوْتَى رِجَالاً وَنِسَاءً قَالَ يَبْدَأُ بِالرِّجَالِ فَيَجْعَلُ رَأْسَ الثَّانِي إِلَى أَلْيَةِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الرِّجَالِ كُلِّهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ رَأْسَ الْمَرْأَةِ إِلَى أَلْيَةِ الرَّجُلِ الْأَخِيرِ ثُمَّ يَجْعَلُ رَأْسَ الْمَرْأَةِ الْأُخْرَى إِلَى أَلْيَةِ الْمَرْأَةِ الْأُولَى حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ فَإِذَا سَوَّى هَكَذَا قَامَ فِي الْوَسَطِ وَسَطَ الرِّجَالِ فَكَبَّرَ وَصَلَّى عَلَيْهِمْ كَمَا يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ وَاحِدٍ الْحَدِيثَ.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص دو یا تین مرنے والوں پر (ایک ساتھ) نماز پڑھنا چاہے تو کس طرح پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مرنے والے تین ہوں، دو ہوں، دس ہوں یا اس سے زیادہ ہوں تو ان سب پر ایک ہی نماز جنازہ پڑھے اور صرف پانچ تکبیر پڑھے۔ جس طرح کہ اس میت پر پڑھتا ہے اور جو شخص ان سب پر اکٹھی نماز پڑھانا چاہے تو وہ ان جنازوں کو پہلے اس ترتیب کے ساتھ رکھے کہ ایک جنازہ کو رکھنے کے بعد دوسرے کے سر کو اس کے تہمند باندھنے کی جگہ کے بالمقابل رکھے پھر تیسرے کو دوسرے کی اسی جگہ پر بالمقابل رکھے اور اسی ترتیب سے سب کو رکھ کر ان کے درمیان کھڑا ہو جائے پھر اس طرح پانچ تکبیر نماز جنازہ پڑھے جس طرح ایک پر پڑھتا ہے۔

عرض کیا گیا کہ اگر مردوں اور عورتوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں تو (کیا ترتیب ہوگی)۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلے پہلی صف میں سابقہ ترتیب کے ساتھ مردوں کے جنازے رکھے جائیں پھر آخری مرد کے تہمند باندھے والی جگہ کے بالمقابل عورت کے جنازے کا سر رکھا جائے پھر دوسری عورت کے جنازے کا سر پہلی کی اسی جگہ کے بالمقابل رکھا جائے یہاں تک کہ جب سب کو اس طرح رکھنے سے فارغ ہو جائے تو پھر مردوں کے جنازوں کے وسط میں کھڑے ہو کر اس طرح نماز جنازہ پڑھے جس طرح کہ ایک میت پر پڑھتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{442} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُقَدِّمَ الرَّجُلُ

---

[1] الکافی: ۳/۱۷۴ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۲۲ ح ۱۰۰۴؛ الاستبصار: ۱/۴۷۲ ح ۱۸۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۲۵ ح ۱۹۶۳؛ الوافی: ۲۴/۴۳۱

[2] مرآۃ العقول: ۱۴/۱۷۲؛ ملاذ الاخیار: ۵/۶۱۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۴۲۰؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/۷۴۲؛ جواہر الکلام: ۱۲/۵۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۱۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۸/۵۷؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۱۳؛ فقہ الصادق: ۳/۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۲۰۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۷۴۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۴۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۸۷؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۶۳؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۲۹۷

وَتُؤَخَّرَ الْمَرْأَةُ وَتُقَدَّمَ الْمَرْأَةُ وَيُؤَخَّرَ الرَّجُلُ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ.

◎ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ پہلے مرد کی میت رکھی جائے پھر بعد میں عورت یا پھر مرد کی میت کو مؤخر کر کے عورت کی میت کو مقدم رکھا جائے اور نماز جنازہ پڑھی جائے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

یعنی اس سے پچھلی حدیث میں یا دیگر احادیث میں جو ترتیب ذکر ہوئی وہ واجب نہیں ہے بلکہ اختیاری ہے (واللہ اعلم)

**{443}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْمٍ كَبَّرُوا عَلَى جِنَازَةٍ تَكْبِيرَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ وَ وُضِعَتْ مَعَهَا أُخْرَى كَيْفَ يَصْنَعُونَ قَالَ إِنْ شَاءُوا تَرَكُوا الْأُولَى حَتَّى يَفْرُغُوا مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْأَخِيرَةِ وَإِنْ شَاءُوا رَفَعُوا الْأُولَى فَأَتَمُّوا مَا بَقِيَ عَلَى الْأَخِيرَةِ كُلُّ ذَلِكَ لَا بَأْسَ بِهِ.

◎ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کچھ لوگ ایک جنازہ پر ایک یا دو تکبیریں پڑھ چکے تھے کہ ایک اور جنازہ لا کر وہاں رکھ دیا گیا تو اب وہ کیا کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہیں تو پہلے جنازہ کو اسی جگہ باقی رکھیں حتیٰ کہ دوسرے کی (باقیماندہ) تکبیروں سے فارغ ہو جائیں اور اگر چاہیں تو اسے اٹھالیں اور دوسرے کی باقیماندہ تکبیریں مکمل کریں۔ ہر طرح ٹھیک ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

**{444}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۳۲۴ح ۱۰۰۹؛ الاستبصار: ۱/۴۷۳ح ۱۸۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۲۷ح ۳۲۰۰؛ الوافی: ۲۴/۴۳۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۶۹/۴۹۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۶۱۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۷۵؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۴۰۴؛ کشف اللثام: ۲/۳۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۳۱؛ ریاض المسائل: ۴/۵۵؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۴۲۱؛ مہذب الاحکام: ۴/۹۲؛ جواہر الکلام: ۱۲/۷۶؛ ذکری الشیعہ: ۱/۵۶؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۹/۳۴۹؛ موسوعہ الشہید الاول: ۵/۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۲

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۳۲۷ح ۱۰۳۰؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۲۹ح ۳۲۰۷؛ الکافی: ۳/۱۹۰ح ۱؛ الوافی: ۲۴/۴۶۷

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۶۲۲؛ سند العروۃ: ۵/۳۴۷؛ منتھی المطلب: ۷/۳۴۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۴۶۷؛ شرح العروۃ: ۹/۲۸۸؛ غنائم الایام: ۳/۵۱۰؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۴۰۴؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۶۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۲۸۸؛ کشف اللثام: ۲/۳۴۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۹۰؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۴۸؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۱۰۷؛ جامع المقاصد: ۱/۴۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۹؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۵۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۰۲؛ ریاض المسائل: ۴/۷۷؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۳۰۷؛ مفتاح الکرامہ: ۴/۲۲۳؛ مرآۃ العقول: ۱۴/۸۱

عَنِ الْمَصْلُوبِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ جَدِّي عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَلَّى عَلَى عَمِّهِ قُلْتُ أَعْلَمُ ذَلِكَ وَ لَكِنِّي لاَ أَفْهَمُهُ مُبَيَّناً قَالَ أُبَيِّنُهُ لَكَ إِنْ كَانَ وَجْهُ الْمَصْلُوبِ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْمَنِ وَ إِنْ كَانَ قَفَاهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْسَرِ فَإِنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ قِبْلَةً فَإِنْ كَانَ مَنْكِبُهُ الْأَيْسَرُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْمَنِ وَ إِنْ كَانَ مَنْكِبُهُ الْأَيْمَنُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْسَرِ وَ كَيْفَ كَانَ مُنْحَرِفاً فَلاَ تُزَايِلَنَّ مَنَاكِبَهُ وَ لْيَكُنْ وَجْهُكَ إِلَى مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لاَ تَسْتَقْبِلْهُ وَ لاَ تَسْتَدْبِرْهُ الْبَتَّةَ قَالَ أَبُو هَاشِمٍ وَ قَدْ فَهِمْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَهِمْتُ وَ اللَّهِ.

✪ ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے مصلوب (سولی پر لٹکے ہوئے) شخص پر نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میرے جد (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے اپنے چچا (جناب زید علیہ السلام) پر نماز جنازہ پڑھی تھی۔

میں نے عرض کیا: اس کا اجمالی علم تو ہے مگر اس کی کیفیت کا تفصیلی علم نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اسے کھول کر بیان کرتا ہوں۔ اگر مصلوب کا منہ قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے دائیں کاندھے کے پاس اور اگر اس کی گردن قبلہ کی طرف ہو تو پھر اس کے بائیں کاندھے کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھو کیونکہ مشرق و مغرب کے درمیان تمام قبلہ ہے اور اگر اس کا بایاں کاندھا قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے دائیں کاندھے کے پاس اور اگر اس کا دایاں کاندھا قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے بائیں کاندھے کے پاس کھڑے ہو کر پڑھو بہر حال وہ جس طرح بھی ٹیڑھا ترچھا ہو تم اس کے کاندھوں کو اپنی جگہ سے نہ ہٹاؤ اور تمہارا منہ مشرق و مغرب کے درمیان ہونا چاہیے۔ نہ اسے بالکل سامنے رکھو اور نہ ہی اس کی طرف پشت ہو۔

ابو ہاشم کہتے ہیں: اب میں سمجھ گیا ہوں۔ انشاء اللہ بخدا سمجھ گیا ہوں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{445}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي قَوْمٍ كَانُوا فِي سَفَرٍ لَهُمْ يَمْشُونَ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ بِرَجُلٍ مَيِّتٍ عُرْيَانٍ قَدْ لَفَظَهُ الْبَحْرُ وَ هُمْ عُرَاةٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ إِلاَّ إِزَارٌ أَوْ رِدَاءٌ كَيْفَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَ هُمْ عُرَاةٌ لَيْسَ مَعَهُمْ فَضْلُ ثَوْبٍ يُكَفِّنُونَهُ بِهِ قَالَ يُحْفَرُ لَهُ وَ يُوضَعُ فِي لَحْدِهِ وَ يُوضَعُ اللَّبِنُ عَلَى عَوْرَتِهِ فَيُسْتَرُ بِاللَّبِنِ وَ بِالْحَجَرِ ثُمَّ يُصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ يُدْفَنُ قُلْتُ فَلاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ إِذَا دُفِنَ قَالَ لاَ يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ وَ لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَ هُوَ عُرْيَانٌ حَتَّى تُوَارَى عَوْرَتُهُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۳۲۷ ح ۱۰۲۱؛ الکافی: ۳/۲۱۵ ح ۲؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/۲۵۵؛ اثبات الھداۃ: ۳/۲۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۳۰ ح ۳۲۰۸؛ الوافی: ۲۴/۳۸۵؛ بحار الانوار: ۹۷/۳؛ ھدایۃ الامۃ: ۱/۲۹۱

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۴۲۴؛ شرح العروۃ: ۹/۲۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۳۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۱؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۹۴؛ مراۃ العقول: ۴/۱۶۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۲۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۳/۱۰۷؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۹۲

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کچھ لوگ سفر میں سمندر کے کنارے چل رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کی میت پر نظر پڑھی اور وہ ننگی تھی جبکہ یہ لوگ خود بھی ننگے تھے صرف کچھ رومال پاس تھے جن سے ستر کا کام لے رکھا تھا اور ان کے پاس فالتو کپڑا ابھی نہیں تھا جس کا کفن دیتے پس اس صورت میں وہ کس طرح اس کی نماز جنازہ پڑھیں جبکہ وہ ننگا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب کفن دینے پر قدرت نہیں رکھتے تو قبر کا گڑھا کھود کر اسے لحد میں اتاریں پھر کسی اینٹ یا پتھر یا مٹی وغیرہ سے اس کی شرمگاہ کو چھپائیں پھر اس پر نماز جنازہ پڑھیں بعدازاں اسے دفن کر دیں۔

میں نے عرض کیا: اسے دفن کر کے ہی کیوں نہ نماز پڑھ لیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میت کے دفن ہونے کے بعد اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی ننگے پر نماز پڑھیں یہاں تک کہ اس کا ستر چھپا دیا جائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{446} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ شَارِبُ الْخَمْرِ وَ الزَّانِي وَ السَّارِقُ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ إِذَا مَاتُوا فَقَالَ نَعَمْ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شرابخور، زناکار اور چور (وغیرہ مسلمان) مرجائے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۲۷ ح ۱۰۲۳؛ الکافی: ۳/ ۲۱۴ ح ۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۶۶ ح ۴۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۳۱ ح ۳۲۰۹؛ الوافی: ۲۴/ ۳۸۷؛ المحاسن: ۲/ ۳۰۳؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۳۸۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۲۲۵؛ مرآۃ العقول: ۱۴/ ۱۲۰؛ شرح العروۃ: ۹/ ۲۶۷؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۱۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/ ۴۹۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/ ۳۰۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۲۱۸؛ فقہ الصادق: ۳/ ۳۷۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/ ۲۸۷؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۳۰۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/ ۱۹۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۲۸۸؛ جامع المدارک: ۲/ ۵۶۸؛ غنیۃ الہدٰۃ: ۲/ ۱۶۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۴۲۶؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۶۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۴۰؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۳۱۵؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۷۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۲۸ ح ۱۰۲۴؛ الاستبصار: ۱/ ۴۶۸ ح ۱۸۰۸؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۶۶ ح ۴۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۳۲ ح ۳۲۱۱؛ الوافی: ۲۴/ ۳۸۱

[4] ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۷؛ البحوث الہامہ: ۲/ ۳۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۳۶۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/ ۲۴۸؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۷۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۱۲؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۵/ ۲۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۲۲۶؛ سند العروۃ: ۵/ ۲۷۹؛ شرح العروۃ: ۹/ ۱۸۵

{447} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْكُلُهُ السَّبُعُ أَوِ الطَّيْرُ فَتَبْقَى عِظَامُهُ بِغَيْرِ لَحْمٍ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْفَنُ فَإِذَا كَانَ الْمَيِّتُ نِصْفَيْنِ صُلِّيَ عَلَى النِّصْفِ الَّذِي فِيهِ قَلْبُهُ.

✪ خالد بن ماد قلانسی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے درندے یا پرندے کھا گئے ہوں اور اسکی گوشت کے بغیر صرف ہڈیاں باقی ہوں تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے غسل و کفن دیا جائے، اس پر نماز پڑھی جائے اور دفن کر دیا جائے اور اگر میت دو حصوں میں بٹی ہو تو اس حصے پر نماز پڑھی جائے جس میں دل ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{448} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَجَدَ قِطَعاً مِنْ مَيِّتٍ فَجُمِعَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ دُفِنَتْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کو ایک میت کے جسم کے کئی ٹکڑے ملے تو پہلے ان کو جمع کیا گیا پھر آپ علیہ السلام نے ان پر نماز جنازہ پڑھی پھر انہیں دفن کر دیا گیا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[4]

{449} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ الشَّابَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْجِنَازَةِ تُصَلِّي عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ امْرَأَةً قَدْ دَخَلَتْ فِي السِّنِّ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک نوجوان لڑکی کو گھر سے نکل کر نماز جنازہ پڑھنے کے لئے نہیں جانا چاہیے مگر وہ عورت

---

[1] الکافی: ۳/۲۱۲ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۲۹ ح ۱۰۲۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵۸ ح ۴۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۳۶ ح ۳۲۱۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۱۲؛ الوافی: ۲۴/۳۸۹

[2] مرآۃ العقول: ۱۴/۴۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۸۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۴۱۶؛ جواہر الکلام: ۴/۱۰۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۴۸؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۱۶؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۱۶۷؛ کشف اللثام: ۲/۲۰۶؛ مدارک الاحکام: ۲/۷۳؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۴۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۰؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۰۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۸۵؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۵۲؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۲۱؛ غنائم الایام: ۳/۹۸؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۰۴؛ الناظر الناضرۃ کتاب الطہارۃ: ۷/۳۶۸؛ الدر الباہر: ۲۹۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۷ ح ۴۸۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۲۹ ح ۱۰۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۳۵ ح ۳۲۱۶؛ الوافی: ۲۴/۳۹۲

[4] مصباح المنہاج: ۶/۲۸۲؛ جواہر الکلام: ۴/۱۱۰؛ مصباح الفقیہ: ۵/۱۴۱؛ روضۃ المتقین: ۱/۴۳۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۹۲۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۷

(جاسکتی ہے) جو بزرگی میں داخل ہو چکی ہو۔ ①

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ②

**{450}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: حَضَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ جَنَازَةَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ أَنَا مَعَهُ وَ كَانَ فِيهَا عَطَاءٌ فَصَرَخَتْ صَارِخَةٌ فَقَالَ عَطَاءٌ لَتَسْكُتِنَّ أَوْ لَنَرْجِعَنَّ قَالَ فَلَمْ تَسْكُتْ فَرَجَعَ عَطَاءٌ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ عَطَاءً قَدْ رَجَعَ قَالَ وَ لِمَ قُلْتُ صَرَخَتْ هَذِهِ الصَّارِخَةُ فَقَالَ لَهَا لَتَسْكُتِنَّ أَوْ لَنَرْجِعَنَّ فَلَمْ تَسْكُتْ فَرَجَعَ فَقَالَ امْضِ بِنَا فَلَوْ أَنَّا إِذَا رَأَيْنَا شَيْئاً مِنَ الْبَاطِلِ مَعَ الْحَقِّ تَرَكْنَا لَهُ الْحَقَّ لَمْ نَقْضِ حَقَّ مُسْلِمٍ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ وَلِيُّهَا لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ارْجِعْ مَأْجُوراً رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّكَ لاَ تَقْوَى عَلَى الْمَشْيِ فَأَبَى أَنْ يَرْجِعَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَذِنَ لَكَ فِي الرُّجُوعِ وَ لِي حَاجَةٌ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهَا فَقَالَ امْضِ فَلَيْسَ بِإِذْنِهِ جِئْنَا وَ لاَ بِإِذْنِهِ نَرْجِعُ إِنَّمَا هُوَ فَضْلٌ وَ أَجْرٌ طَلَبْنَاهُ فَبِقَدْرِ مَا يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ الرَّجُلُ يُؤْجَرُ عَلَى ذَلِكَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ قوم قریش کے ایک آدمی کے جنازہ میں امام محمد باقر علیہ السلام تشریف لے گئے جبکہ میں بھی آپ علیہ السلام کے ہمراہ تھا اور عطا (مشہور تابعی) بھی وہاں موجود تھے اسی اثناء میں ایک عورت چیخی اور چلائی (یعنی بین کیے) تو عطا نے اسے کہا کہ خاموش ہو جاؤ ورنہ ہم لوٹ جائیں گے۔ مگر وہ خاموش نہ ہوئی پس عطا واپس چلے گئے۔ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ عطا چلے گئے ہیں۔

امام علیہ السلام نے پوچھا: کیوں چلے گئے ہیں؟

میں نے تمام ماجرا کہہ سنایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: چلو جنازہ کے ساتھ! اگر کسی باطل اور غلط کو دیکھ کر حق اور ٹھیک کام کو ترک کر دیں تو اس طرح تو ہم کسی مسلمان کا حق ادا نہیں کر سکیں گے۔

پس امام علیہ السلام نماز جنازہ پڑھ چکے تو میت کے ولی نے عرض کیا: مولا علیہ السلام! آپ علیہ السلام تشریف لے جائیں۔ خدا آپ علیہ السلام کو اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ آپ علیہ السلام جنازہ کے ہمراہ نہیں چل سکیں گے۔ مگر امام علیہ السلام نے واپس لوٹنے سے انکار کر دیا۔

میں نے عرض کیا: مولا علیہ السلام! جب خود ولی اجازت دے رہا ہے اور مجھے ایک کام بھی ہے جس کے بارے میں آپ علیہ السلام سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں (یعنی واپس چلیں)

مگر امام علیہ السلام نے فرمایا: (جنازہ کے ساتھ) چلو۔ ہم نہ ولی کی اجازت سے آئے ہیں اور نہ اس کی اجازت سے جائیں گے۔ ہم تو کسب فضیلت اور حصول اجر و ثواب کی خاطر آئے ہیں۔ چنانچہ جس قدر کوئی شخص جنازہ کی مشایعت کرے گا اسی قدر اجر و ثواب پائے

---

① تہذیب الاحکام: ۳/۳۳۳ ح ۱۰۴۴؛ الاستبصار: ۱/۴۸۶ ح ۱۸۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۴۹ ح ۳۲۳۰؛ الوافی: ۲۴/۴۰۹

② ملاذ الاخیار: ۵/۵۴۳

گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

## نمازمیت کا طریقہ:

{451} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ خَمْساً وَ صَلَّى عَلَى آخَرَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعاً فَأَمَّا الَّذِي كَبَّرَ عَلَيْهِ خَمْساً فَحَمِدَ اللَّهَ وَ مَجَّدَهُ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى وَ دَعَا فِي الثَّانِيَةِ لِلنَّبِيِّ وَ دَعَا فِي الثَّالِثَةِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ دَعَا فِي الرَّابِعَةِ لِلْمَيِّتِ وَ انْصَرَفَ فِي الْخَامِسَةِ وَ أَمَّا الَّذِي كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعاً فَحَمِدَ اللَّهَ وَ مَجَّدَهُ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى وَ دَعَا لِنَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ فِي الثَّانِيَةِ وَ دَعَا لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فِي الثَّالِثَةِ وَ انْصَرَفَ فِي الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَدْعُ لَهُ لِأَنَّهُ كَانَ مُنَافِقاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو اس پر پانچ تکبیریں کہیں جبکہ ایک اور جنازے پر نماز پڑھی تو اس میں چار تکبیریں کہیں۔ چنانچہ جس جنازے پر پانچ تکبیریں کہی تھیں اس کی پہلی تکبیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد اور بزرگی بیان کی، دوسری تکبیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے دعا فرمائی، تیسری تکبیر میں مومنین اور مومنات کے لئے دعا فرمائی، چوتھی تکبیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص میت کے لئے دعا فرمائی اور پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کی مگر جس پر نماز میں چار تکبیریں کہی تھیں اس کی پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد اور بزرگی بیان فرمائی، دوسری تکبیر کے بعد اپنے اور اہلبیت علیہم السلام کے لئے دعا فرمائی، تیسری تکبیر میں مومنین اور مومنات کے لئے دعا فرمائی اور چوتھی تکبیر کہہ کر نماز ختم کر دی اور اس مردہ کے لئے دعا نہیں فرمائی کیونکہ وہ منافق تھا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۱۷۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۵۴۳ ح ۱۳۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۴۰ ح ۳۲۲۳؛ بحار الانوار: ۴۶/۳۰۰؛ عوالم العلوم: ۱۹/۲۴۳؛ الوافی: ۲۰۶/۲۴؛ مستدرک الوسائل: ۲/۲۹۷ ح ۲۰۱۸؛ الدعوات: ۲۶۲

[2] معرفت الحدیث بہبودی: ۱۸۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳/۲۶۳؛ مصباح الفقیہ: ۵/۵۷۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/۸۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۸۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۸۲؛ منتھی المطلب: ۷/۲۶۹

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۳۱۷ ح ۹۸۳؛ الاستبصار: ۱/۴۷۵ ح ۱۸۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۳ ح ۳۰۴۹؛ الوافی: ۲۴/۳۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۲۰۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۲۱؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۰۰

{452} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ قَالَ تُكَبِّرُ ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ تَقُولُ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ لاَ أَعْلَمُ مِنْهُ إِلاَّ خَيْراً وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِناً فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَ تَقَبَّلْ مِنْهُ وَ إِنْ كَانَ مُسِيئاً فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ وَ ارْحَمْهُ وَ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَ اجْعَلْهُ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ تُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ وَ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ زَاكِياً فَزَكِّهِ وَ إِنْ كَانَ خَاطِئاً فَاغْفِرْ لَهُ ثُمَّ تُكَبِّرُ الثَّالِثَةَ وَ تَقُولُ اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَ لاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ثُمَّ تُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ وَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ فِي عِلِّيِّينَ وَ اخْلُفْ عَلَى عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَ اجْعَلْهُ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ تُكَبِّرُ الْخَامِسَةَ وَ انْصَرِفْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز جنازہ کے (طریقہ کے) بارے میں فرمایا: تکبیر کہہ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو اور یہ پڑھو:

اَللَّهُمَّ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ لاَ أَعْلَمُ مِنْهُ إِلاَّ خَيْراً وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِناً فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَ تَقَبَّلْ مِنْهُ وَ إِنْ كَانَ مُسِيئاً فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ وَ ارْحَمْهُ وَ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَ اجْعَلْهُ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پھر دوسری تکبیر کہو اور یہ پڑھو

اَللَّهُمَّ إِنْ كَانَ زَاكِياً فَزَكِّهِ وَ إِنْ كَانَ خَاطِئاً فَاغْفِرْ لَهُ

پھر تیسری تکبیر کہو اور یہ پڑھو

اَللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَ لاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

پھر چوتھی تکبیر کہو اور یہ پڑھو

اَللَّهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ فِي عِلِّيِّينَ وَ اخْلُفْ عَلَى عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَ اجْعَلْهُ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ

پھر پانچویں تکبیر کہو اور نماز ختم کر دو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

## قول مولف:

نماز جنازہ کی تکبیروں میں خاص ذکر معین نہیں کیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ احادیث میں مختلف اذکار مروی ہیں لہذا جس پر چاہے عمل

---

[1] الکافی: ۳/۱۸۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۱ ح ۳۰۲۲؛ الوافی: ۲۴/۴۵۱

[2] مہذب الاحکام: ۴/۱۲۷؛ مستمسک العروۃ الوثقی: ۴/۲۳۸؛ جواہر الکلام: ۱۲/۳۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۶/۳۰۰؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۶۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۹؛ مراۃ العقول: ۱۴/۵۶؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۳۳؛ کشف اللثام: ۲/۳۴۷

کرے (واللہ اعلم)

**{453}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنْ كَانَ مُسْتَضْعَفاً فَقُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ. وَإِذَا كُنْتَ لاَ تَدْرِي مَا حَالُهُ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ يُحِبُّ الْخَيْرَ وَأَهْلَهُ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَإِنْ كَانَ الْمُسْتَضْعَفُ مِنْكَ بِسَبِيلٍ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ عَلَى وَجْهِ الشَّفَاعَةِ لاَ عَلَى وَجْهِ الْوَلاَيَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر مستضعف [1] کی نماز جنازہ پڑھو تو یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ

اور اگر کسی ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھ جس کا (مذہبی) حال نہیں معلوم نہ ہو تو پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ يُحِبُّ الْخَيْرَ وَأَهْلَهُ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ

اور اگر مستضعف شخص تمہارے سبیل سے ہے (یعنی کسی قرابتداری، پڑوس، لین دین وغیرہ کی وجہ سے ربط و تعلق والا ہے) اس کے لئے بطور (عمومی) سفارش کے مغفرت طلب کرو نہ کہ ولایت کے طریقہ پر [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

**{454}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ عَلَى عَدُوِّ اللَّهِ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلاَناً لاَ نَعْلَمُ مِنْهُ إِلاَّ أَنَّهُ عَدُوٌّ لَكَ وَلِرَسُولِكَ اللَّهُمَّ فَاحْشُ قَبْرَهُ نَاراً وَاحْشُ جَوْفَهُ نَاراً وَعَجِّلْ بِهِ إِلَى النَّارِ فَإِنَّهُ كَانَ يَتَوَلَّى أَعْدَاءَكَ وَيُعَادِي أَوْلِيَاءَكَ وَيُبْغِضُ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ اللَّهُمَّ ضَيِّقْ عَلَيْهِ قَبْرَهُ الْحَدِيث.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی دشمن خدا پر نماز جنازہ پڑھو تو (دعا کی بجائے بددعا کرتے ہوئے) یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلاَناً لاَ نَعْلَمُ مِنْهُ إِلاَّ أَنَّهُ عَدُوٌّ لَكَ وَلِرَسُولِكَ اَللّٰهُمَّ فَاحْشُ قَبْرَهُ نَاراً وَاحْشُ جَوْفَهُ نَاراً وَعَجِّلْ بِهِ إِلَى النَّارِ فَإِنَّهُ كَانَ يَتَوَلَّى أَعْدَاءَكَ وَيُعَادِي أَوْلِيَاءَكَ وَيُبْغِضُ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ اَللّٰهُمَّ ضَيِّقْ عَلَيْهِ قَبْرَهُ [4]

---

[1] وہ شخص جو عقلی کمزوری، علم کی کمی یا ماحول معاشرہ کی تاریکی کی وجہ سے اولیاء اللہ سے نہ محبت رکھتا ہو اور نہ عداوت رکھتا ہو۔ ایسے لوگوں کے حساب کتاب کے بارے ہم نے اپنی کتاب "عقائد مومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ" میں تفصیل سے احادیث ذکر کی ہیں۔

[2] الکافی: ۳/۱۸۷ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۸ ح ۴۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۸ ح ۳۰۳۵؛ الوافی: ۲۴/۳۶۰

[3] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۹۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۱۶؛ ریاض المسائل: ۴/۶۵؛ کشف اللثام: ۲/۳۵۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۴۸؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۱۱؛ کفایۃ المحصلین: ۱/۱۰۴؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۳۳؛ مرآۃ العقول: ۱۴/۶۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱/۱۱۵؛ روضۃ المتقین: ۱/۴۳۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۳۸۳؛ جواہر الکلام: ۱۲/۴۴؛ غنائم الایام: ۳/۴۸۱

[4] الکافی: ۳/۱۸۹ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۸ ح ۴۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۶۹ ح ۳۰۴۲؛ الوافی: ۲۴/۳۶۸

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{455} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ فَقَالَ أَمَّا الْمُؤْمِنُ فَخَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ وَ أَمَّا الْمُنَافِقُ فَأَرْبَعٌ وَ لاَ سَلاَمَ فِيهَا.

اسماعیل بن سعد اشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے نماز جنازہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے لئے پانچ تکبیریں اور منافق کے لئے چار ہیں اور اس میں سلام نہیں ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{456} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْساً يَرْفَعُ يَدَهُ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

عبدالرحمن بن العزرمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھی تو آپ علیہ السلام نے پانچ تکبیریں پڑھیں اور ہر تکبیر کے وقت آپ علیہ السلام رفع یدین (ہاتھ بلند) کرتے تھے۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{457} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَمَّنْ صَلَّى عَلَيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَإِذَا الْمَيِّتُ مَقْلُوبٌ رِجْلاَهُ إِلَى مَوْضِعِ رَأْسِهِ قَالَ يُسَوَّى وَ تُعَادُ الصَّلاَةُ عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ

---

[1] کشف اللثام: ۲/ ۳۵۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/ ۴۳۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۴۰۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۳۵۳؛ ریاض المسائل: ۴/ ۶۱؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۴۹؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۴۳۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۹؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۷۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۹؛

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۹۲ ح ۴۳۹؛ الاستبصار: ۱/ ۴۷۷ ح ۱۸۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۹۱ ح ۳۰۱۴؛ الوافی: ۲۴/ ۴۴۰

[3] مفاتیح الشرائع: ۲/ ۱۶۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۰؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۳۵۷؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۶۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۵۰؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۶۵؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۴۷؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۳۰۰

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۹۳ ح ۴۴۵؛ الاستبصار: ۱/ ۴۷۸ ح ۱۸۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۹۲ ح ۳۰۱۹؛ الوافی: ۲۴/ ۴۴۹

[5] ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۵۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۷۹؛ مصباح الہدیٰ ۶/ ۳۱۲؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۸۹؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۷۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۳؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۱۵۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/ ۴۴۳؛ غنیۃ النزوع: ۲/ ۳۳۷؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۳۲۵

قَدْ حُمِلَ مَا لَمْ يُدْفَنْ فَإِنْ دُفِنَ فَقَدْ مَضَتِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهُوَ مَدْفُونٌ.

❁ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص پر نماز جنازہ پڑھی گئی لیکن جب پیش نماز فارغ ہوا تو پتہ چلا کہ میت الٹی ہے اور جہاں اس کا سر ہونا تھا وہاں پاؤں تھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میت کو سیدھا کیا جائے اور نماز کا اعادہ کیا جائے اگرچہ جنازہ وہاں سے اٹھایا بھی جا چکا ہو جب تک کہ دفن نہ کر دیا جائے اور اگر دفن ہو جائے تو پھر وہی پڑھی ہوئی نماز کافی ہے اور مدفون پر نماز نہ پڑھی جائے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

## نماز میت کے مستحبات:

{458} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ لَمْ يَبْرَحْ مِنْ مُصَلَّاهُ حَتَّى يَرَاهَا عَلَى أَيْدِي الرِّجَالِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جب کسی جنازہ پر نماز پڑھتے تو اس وقت تک اپنی جائے نماز سے نہیں ہٹتے تھے جب تک جنازہ کو لوگوں کے ہاتھوں پر نہیں دیکھ لیتے تھے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{459} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ الْمُنَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لِأَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفاً وَفَرَطاً وَأَجْراً.

❁ زید بن علی علیہ السلام نے اپنے آباء و طاہرین علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام بچہ کی نماز جنازہ میں یہ (دعا) پڑھتے تھے۔

---

[1] الکافی: ۳/۱۷۴ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۲۲ح۱۰۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۲۵ح۳۱۹۲؛ الاستبصار: ۱/۴۸۲ح۱۸۲۷؛ الوافی: ۲۴/۴۳۱؛ بحار الانوار: ۷۸/۳۶۳

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۷۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/۶۱۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۲۷۳و۳۵۰؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۴۹۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۱؛ الحاشیۃ علی مدارک الاحکام: ۳/۲۷۴؛ جواہر الکلام: ۱۲/۵۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعۃ: ۱۱۷؛ مستند الشیعۃ: ۶/۳۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۲۹۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۷۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۶۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۸۷۲؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۳۲۶؛ غنیۃ النہد: ۲/۲۹۷

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۱۹۵ح۸۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۹۴ح۳۱۱۲؛ الوافی: ۲۴/۴۲۷

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۳۵۴

اَللّٰهُمَّ اِجْعَلْهُ لِأَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفاً وَفَرَطاً وَأَجْراً [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

**{460}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُصَلَّى عَلَى اَلْمَنْفُوسِ وَهُوَ اَلْمَوْلُودُ اَلَّذِي لَمْ يَسْتَهِلَّ وَلَمْ يَصِحْ وَلَمْ يُوَرَّثْ مِنَ اَلدِّيَةِ وَلاَ مِنْ غَيْرِهَا وَإِذَا اِسْتَهَلَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَوَرِّثْهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: منفوس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور منفوس سے مراد وہ نومولود ہے جو پیدائش کے بعد آواز نکالے، نہ روئے اور نہ ہی چیخے اور نہ ہی وہ دیت (بالوالدین) وغیرہ کا وارث بنے گا اور اگر پیدائش کے بعد آواز نکالے تو اس پر نماز بھی پڑھی جائے اور وارث بھی بنے گا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

**{461}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَدْرَكَ اَلرَّجُلُ اَلتَّكْبِيرَةَ وَ اَلتَّكْبِيرَتَيْنِ مِنَ اَلصَّلاَةِ عَلَى اَلْمَيِّتِ فَلْيَقْضِ مَا بَقِيَ مُتَتَابِعاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز جنازہ کی صرف ایک یا دو تکبیریں پا سکے تو بعد میں باقیماندہ تکبیروں کو پے در پے (یعنی دعائیں پڑھے بغیر) بجالائے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۱۹۵ ح ۴۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۹۳ ح ۳۱۱۲؛ الوافی: ۲۵/۵۰۱؛ بحار الانوار: ۷۸/۳۷۶؛ مستدرک الوسائل: ۲/۲۷۱ ح ۱۹۴۲؛ دعائم الاسلام: ۱/۲۳۷؛ بحار الانوار: ۸۱/۳۷۶

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۳۵۵

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۱۹۹ ح ۴۵۹؛ الاستبصار: ۱/۴۸۰ ح ۱۸۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۹۶ ح ۳۱۲۱ و ۲۶/۳۰۳ ح ۳۳۰۴۲؛ الوافی: ۲۵/۵۰۰

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۳۶۵؛ منتہی المطلب: ۷/۲۹۲؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۵۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۳۴۷؛ شرح العروۃ: ۹/۱۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۸۲؛ مصباح البدیٰ: ۶/۲۹۳؛ جواہر الکلام: ۱۲/۸؛ ریاض المسائل: ۴/۳۳۰؛ مہذب الاحکام: ۴/۵۸؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۰۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۳۴۰؛ روض الجنان: ۲/۸۱۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۸۹؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۳/۲۴۷؛ کشف اللثام: ۲/۳۱۱؛ موسوعہ الشہید الاول: ۵/۳۳۷؛ ذخیرۃ الصالحین: ۷/۳۷؛ دلیل تحریر الوسیلہ (المواریث): ۱۱۰

[5] تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۰ ح ۴۶۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۵ ح ۴۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۰۲ ح ۳۱۴۳؛ الاستبصار: ۱/۴۸۲ ح ۱۸۶۵؛ الوافی: ۲۴/۴۶۸

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{462} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَلاَ يَقُومُ فِي وَسَطِهَا وَ يَكُونُ مِمَّا يَلِي صَدْرَهَا وَ إِذَا صَلَّى عَلَى الرَّجُلِ فَلْيَقُمْ فِي وَسَطِهِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص عورت پر نماز جنازہ پڑھے وہ اس کے وسط کے بالمقابل کھڑا نہ ہو بلکہ اس کے سینہ کے قریب کھڑا ہو اور مرد پر پڑھے تو اس کے وسط کے بالمقابل کھڑا ہو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث مرسل لیکن معتبر ہے [3] نیز یہ کہ اس کے مطابق عمل کرنے کے استحباب کا فتویٰ بھی موجود ہے۔ [4]

{463} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِيهِ زَكَرِيَّا بْنِ مُوسَى عَنِ الْيَسَعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى جِنَازَةٍ وَحْدَهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاثْنَانِ يُصَلِّيَانِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ يَقُومُ الْآخَرُ خَلْفَ الْآخَرِ وَ لاَ يَقُومُ بِجَنْبِهِ.

❁ الیسع بن عبداللہ قمی سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا صرف ایک آدمی نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: کیا دو شخص پڑھ سکتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن وہ ایک دوسرے کے پیچھے کھڑا ہو اور (دوسری نماز جماعت کی طرح) پہلو میں کھڑا نہ ہو۔ [5]

## تحقیق:

حدیث مجہول ہے [6] لیکن اس کے مطابق عمل کرنے کے استحباب کا فتویٰ موجود ہے۔ [7]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/۲۶۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۸۶؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۹/۲۲۲؛ جواہر الکلام: ۱۲/۱۰۷؛ کشف اللثام: ۲/۳۹۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۸۶؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۳۵؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۳/۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۶؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۳۴۴؛ مستمسک العروۃ: ۴/۲۳۱؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۳۳۰؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۲۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۲۲۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۹۹؛ روضۃ المتقین: ۱/۴۳۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۳۴۷

[2] الکافی: ۳/۱۷۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۹۰ ح ۴۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۹ ح ۳۱۸۴؛ الوافی: ۲۴/۴۲۳

[3] مرآۃ العقول: ۱۴/۳۴

[4] توضیح المسائل سیستانی: ۴۰۲ ف ۶۰۱؛ آقا نکرانی: ۱۳۷ ف ۶۱۰؛ آقا بشیر: ۱۵۵ ف ۶۱۱؛ آقا کاشانی: ۱۵۲ ف ۵۱۵؛ آقا فیاض: ۱۸۷ ف ۶۱۰

[5] الکافی: ۳/۱۷۶ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۶ ح ۷۷۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۱۹ ح ۹۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۲۰ ح ۳۱۸۷؛ الوافی: ۲۴/۴۲۴

[6] مرآۃ العقول: ۱۴/۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۵/۶۱۱

[7] توضیح المسائل سیستانی: ۴۰۲ ف ۶۰۱؛ آقا نکرانی: ۱۳۷ ف ۶۱۰؛ آقا بشیر: ۱۵۵ ف ۶۱۱؛ آقا کاشانی: ۱۵۲ ف ۵۱۵؛ آقا فیاض: ۱۸۷ ف ۶۱۰

## قول مولف:

اس طرح کی بعض احادیث ہم نے احکام کے عنوان میں ہی ذکر کردی ہیں رجوع فرمالیا جائے۔

# ﴿دفن کے احکام﴾

**{464}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: حَدُّ اَلْقَبْرِ إِلَى اَلتَّرْقُوَةِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى اَلثَّدْيِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ قَامَةِ اَلرَّجُلِ حَتَّى يُمَدَّ اَلثَّوْبُ عَلَى رَأْسِ مَنْ فِي اَلْقَبْرِ وَ أَمَّا اَللَّحْدُ فَبِقَدْرِ مَا يُمْكِنُ فِيهِ اَلْجُلُوسُ قَالَ وَ لَمَّا حَضَرَ عَلِيَّ بْنَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ اَلْوَفَاةُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَقِيَ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ اَلثَّوْبَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَلَّذِي أَوْرَثَنَا اَلْجَنَّةَ نَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ اَلْعَامِلِينَ ثُمَّ قَالَ اِحْفِرُوا لِي حَتَّى يَبْلُغَ اَلرَّشْحَ قَالَ ثُمَّ مَدَّ اَلثَّوْبَ عَلَيْهِ فَمَاتَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر کھودنے کی حد ہنسلی کی ہڈی تک ہے اور ان کے بعض نے سینہ تک، بعض نے انسانی قد کاٹھ تک کہا ہے کہ جو قبر میں کھڑا ہے اس کے سر تک کپڑا کھینچا جا سکے اور رہی لحد کی بات تو وہ صرف اتنی ہونی چاہیے کہ آدمی اس میں بیٹھ سکے۔

پھر فرمایا: جب امام زین العابدین علیہ السلام کی شہادت کا وقت آیا تو ایک ساعت آپ علیہ السلام بے ہوش رہے پھر آپ علیہ السلام سے کپڑا ہٹایا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: حمد ہے اس اللہ کی جس نے ہمیں جنت کا وارث بنایا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔

پھر فرمایا: میرے لئے اس قدر گہری قبر کھودنا کہ نمی تک پہنچ جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر آپ علیہ السلام نے کپڑا اپنے اوپر ڈال لیا اور انتقال فرما گئے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{465}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَحَدَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ اَلْأَنْصَارِيُّ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ابوطلحہ انصاری نے لحد بنائی تھی۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۵۱ ح ۱۴۶۹؛ الکافی: ۳/ ۱۶۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۶۵ ح ۳۳۰۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۱/ ۳۴۷؛ الوافی: ۲۵/ ۵۰۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/ ۵۰۸؛ الفقیہ: ۱/ ۱۰۷ ح ۴۹۸

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۶۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۲/ ۳۳۹

[3] الکافی: ۳/ ۱۶۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۵۱ ح ۱۴۶۷؛ بحار الانوار: ۲۲/ ۵۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۶۶ ح ۳۳۰۳؛ الوافی: ۲۵/ ۵۸۹

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{466} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يَنْبَغِي أَنْ يُوضَعَ اَلْمَيِّتُ دُونَ اَلْقَبْرِ هُنَيْهَةً ثُمَّ وَارِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میت کو قبر کے قریب کچھ دیر رکھنا چاہیے اس کے بعد اسے دفن کرنا چاہیے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{467} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ تَنْزِلُ فِي اَلْقَبْرِ وَ عَلَيْكَ اَلْعِمَامَةُ وَ اَلْقَلَنْسُوَةُ وَ لاَ اَلْحِذَاءُ وَ لاَ اَلطَّيْلَسَانُ وَ حُلَّ أَزْرَارَكَ وَ بِذَلِكَ سُنَّةُ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَرَتْ وَ لْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ اَلشَّيْطَانِ اَلرَّجِيمِ وَ لْيَقْرَأْ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ وَ اَلْمُعَوِّذَتَيْنِ وَ قُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ وَ آيَةَ اَلْكُرْسِيِّ وَ إِنْ قَدَرَ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ خَدِّهِ وَ يُلْصِقَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَفْعَلْ وَ لْيَشْهَدْ وَ لْيَذْكُرْ مَا يَعْلَمُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى صَاحِبِهِ.

علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم (میت کو اتارنے کے لئے) قبر میں اس حالت میں اترو کہ تمہارے سر پر عمامہ (پگڑی)، ٹوپی، (پاؤں میں) جوتا اور کندھوں پر ادا نہ ہو اور اپنے بٹن کھول لو (کیونکہ) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے جو جاری ہے اور اترنے والے کو چاہیے کہ شیطان رجیم سے پناہ مانگے (یعنی اعوذ باللہ پڑھے)، سورہ فاتحہ، معوذتین، قل ھو اللہ احد اور آیت الکرسی پڑھے اور اگر ممکن ہو تو میت کے (دائیں) رخسار کو زمین کے ساتھ ملا کر رکھے اور گواہی دے [4] اور جو جانتا ہے وہ ذکر کرے یہاں تک کہ اپنے صاحب (یعنی امام زمانہ علیہ السلام) تک انتہا کرے۔ [5]

---

[1] جواھر الکلام: ۴/۳۰۱؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۲۷۴؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۷/۲۳۹؛ جامع المدارک: ۱/۱۵۱؛ ریاض المسائل: ۱/۴۲۹؛ الدر الباھر: ۳۲۹؛ مہذب الاحکام: ۴/۸۷؛ مراۃ العقول: ۱۴/۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۶۸؛ منتھی المطلب: ۷/۳۸۸

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۳۱۳ ح ۹۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۶۷ ح ۳۳۰۷؛ الوافی: ۲۵/۵۱۷

[3] ملاذ الاخیار: ۲/۵۲۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۵۴۲؛ ریاض المسائل: ۱/۵۴۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۲۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۰۷؛ جواھر الکلام: ۴/۲۸۱؛ کشف اللثام: ۲/۳۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۸

[4] یعنی کہے: اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ واشھد ان علیاً امیر المومنین والاوہ المعصومین حجج اللہ اور دیگر گواہیاں بھی دے تو صحیح ہوگا (واللہ اعلم)

[5] الکافی: ۳/۱۹۲ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۷۳ ح ۳۳۲۸؛ الوافی: ۲۵/۵۱۰

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{468} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ يُحَلُّ كَفَنُ الْمَيِّتِ قَالَ نَعَمْ وَيُبْرَزُ وَجْهُهُ.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہم السلام میں سے ایک امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا میت کے کفن کی گرہیں کھول دی جائیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور اس کا چہرہ بھی کفن سے باہر نکال دیا جائے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{469} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ بِالْمَيِّتِ الْقَبْرَ فَسُلَّهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ الْحَدِيثَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو قبر کے پاس لے جاؤ تو اسے نرمی کے ساتھ پائنتی کی جانب سے اتارو۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

## قول مؤلف:

اور حدیث شرائع الدین میں آیا ہے کہ عورت کی میت کو قبر کے پہلو سے آہستگی کے ساتھ اتارا جائے[6] (واللہ اعلم)

{470} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَلَلْتَ الْمَيِّتَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ

---

[1] ریاض المسائل: ۱/۴۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۰؛ مراۃ العقول: ۱۴/۸۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۳۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۰۲

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۵۷ ح ۱۴۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۷۲ ح ۳۳۲۲؛ الوافی: ۲۵/۵۱۹

[3] مدارک الاحکام: ۲/۱۳۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۸۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۰؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۹۸؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۸۷؛ منتہی المطلب: ۷/۳۸۴؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۳۸

[4] الکافی: ۳/۱۹۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۱۵ ح ۹۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۷۷ ح ۳۳۳۷؛ الوافی: ۲۵/۵۱۳

[5] مصباح الہدیٰ: ۶/۴۵۴؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۳/۳۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۸۳؛ مراۃ العقول: ۱۴/۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۳۱؛ ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۲/۳۴۹؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۳۲؛ ریاض المسائل: ۱/۴۳۳؛ کشف اللثام: ۲/۳۷۹؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۷۷؛ جواہر الکلام: ۴/۲۸۱

[6] الخصال: ۲/۶۰۳ باب ۲۵ ح ۹؛ بحار الانوار: ۱۰/۲۲۲؛ عوالم العلوم: ۲۰/۵۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۸۲ ح ۳۳۴۷

وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اللَّهُمَّ إِلَى رَحْمَتِكَ لاَ إِلَى عَذَابِكَ فَإِذَا وَضَعْتَهُ فِي اللَّحْدِ فَضَعْ فَمَكَ عَلَى أُذُنِهِ وَ قُلِ اللَّهُ رَبُّكَ وَ الْإِسْلاَمُ دِينُكَ وَ مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ وَ الْقُرْآنُ كِتَابُكَ وَ عَلِيٌّ إِمَامُكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو قبر میں اتارنے لگو تو کہو: بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اللَّهُمَّ إِلَى رَحْمَتِكَ لاَ إِلَى عَذَابِكَ

اور جب اسے لحد میں رکھو تو اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے جاؤ اور کہو:

اللَّهُ رَبُّكَ وَ الْإِسْلاَمُ دِينُكَ وَ مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ وَ الْقُرْآنُ كِتَابُكَ وَ عَلِيٌّ إِمَامُكَ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{471} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: إِذَا وَضَعْتَ الْمَيِّتَ فِي لَحْدِهِ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ اضْرِبْ بِيَدِكَ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ يَا فُلاَنُ قُلْ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبّاً وَ بِالْإِسْلاَمِ دِيناً وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولاً وَ بِعَلِيٍّ إِمَاماً [3] وَ يُسَمِّي إِمَامَ زَمَانِهِ الْحَدِيثَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو اس کی لحد میں رکھ دو تو کہو: بِسْمِ اللَّهِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اور آیت الکرسی پڑھو اور اپنے ہاتھ سے میت کے دائیں کاندھے پر (تھپکی) مارتے (جھنجھوڑتے) ہوئے کہو:

اے فلاں [4] کہہ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبّاً وَ بِالْإِسْلاَمِ دِيناً وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولاً وَ بِعَلِيٍّ إِمَاماً

اور (ایک ایک کر کے) امام زمانہ علیہ السلام تک نام لیں۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۱۸ ح ۹۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۷۴ ح ۳۳۳۰؛ الکافی: ۳/۱۹۵ ح ۲؛ الوافی: ۲۵/۵۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۵۴۰؛ مراۃ العقول: ۱۴/۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۰

[3] و بحسن ابن علی اماماً و بحسین ابن علی اماماً و بعلی ابن الحسین اماماً و بمحمد ابن علی اماماً و بجعفر ابن محمد اماماً و بموسی بن جعفر اماماً و بعلی ابن موسیٰ اماماً و بمحمد ابن علی اماماً و بعلی ابن محمد اماماً و بحسن ابن علی اماماً و بحجۃ ابن الحسن اماماً (اللھم صلی علی محمد و آل محمد)

[4] فلاں کی جگہ میت کا نام لیں

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۴۵۷ ح ۱۴۹۰؛ الکافی: ۳/۱۹۶ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۷۴ ح ۳۳۲۹؛ الوافی: ۲۵/۵۱۶

[6] ملاذ الاخیار: ۳/۲۸۷؛ الدر الباہرۃ: ۳۳۰؛ کشف اللثام: ۲/۳۸۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۰۲؛ منتھی المطلب: ۷/۳۹۹؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۴۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۹۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۰/۱۸۷؛ جواہر الکلام: ۴/۳۱۸؛ مصباح الفقیہ: ۵/۴۱۵؛ جامع المدارک: ۱/۱۵۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۸۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۰؛ ریاض المسائل: ۱/۴۴۵؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۹۵؛ الناظرۃ (الطہارۃ): ۷/۲۴۳

{472} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ اَلْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زُرَارَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْقَبْرِ كَمْ يَدْخُلُهُ قَالَ ذَاكَ إِلَى اَلْوَلِيِّ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ وَتْراً وَإِنْ شَاءَ شَفْعاً.

✪ زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ قبر میں کتنے آدمی داخل ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ ولی کی مرضی پر منحصر ہے چاہے تو طاق داخل کرے اور چاہے تو جفت داخل کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{473} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَلْبَخْتَرِيِّ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْزِلَ فِي قَبْرِ وَلَدِهِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کے لئے مکروہ ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی قبر میں اترے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے [4] یا صحیح ہے [5]

{474} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: جَعَلَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَلَى قَبْرِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَبِناً فَقُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ جَعَلَ اَلرَّجُلُ عَلَيْهِ آجُرّاً هَلْ يَضُرُّ اَلْمَيِّتَ قَالَ لاَ.

✪ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر کچی اینٹ لگائی تھی۔

میں نے عرض کیا: اگر کوئی شخص قبر پر پکی اینٹ لگائے تو کیا یہ میت کو نقصان پہنچاتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [6]

---

[1] الکافی: ۳/۱۹۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۱۴ ح ۹۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۸۴ ح ۳۳۵۲؛ الوافی: ۲۵/۵۰۷

[2] مرآۃ العقول: ۱۴/۹۰؛ منتہی المطلب: ۷/۳۷۸؛ مستند العروۃ الوثقیٰ: ۵/۱۰۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۳۷۵؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۲۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۲۸؛ بحوث فی القواعد: ۱/۵۲۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۸۶؛ کشف اللثام: ۲/۴۱۲

[3] الکافی: ۳/۱۹۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۸۵ ح ۳۳۵۴؛ الوافی: ۲۵/۵۰۵

[4] مرآۃ العقول: ۱۴/۹۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۳۱؛ ریاض المسائل: ۱/۳۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۲

[5] مہذب الاحکام: ۴/۲۲۵

[6] الکافی: ۳/۱۹۷ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۸۹ ح ۳۳۶۹؛ الوافی: ۲۵/۵۲۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{475} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَطْرَحُ التُّرَابَ عَلَى الْمَيِّتِ فَيُمْسِكُهُ سَاعَةً فِي يَدِهِ ثُمَّ يَطْرَحُهُ وَ لاَ يَزِيدُ عَلَى ثَلاَثَةِ أَكُفٍّ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا عُمَرُ كُنْتُ أَقُولُ إِيمَاناً بِكَ وَ تَصْدِيقاً بِبَعْثِكَ هَذَا مَا وَعَدَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ إِلَى قَوْلِهِ تَسْلِيماً هَكَذَا كَانَ يَفْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ بِهِ جَرَتِ السُّنَّةُ.

❁ عمر بن اذینہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اس طرح قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے دیکھا کہ کچھ دیر مٹی کو ہاتھ میں رکھتے پھر قبر پر ڈال دیتے اور تین مٹھی سے زیادہ نہیں ڈالتے تھے راوی کہتا ہے کہ میں نے اس بارے میں آپ علیہ السلام سے پوچھا (کہ کچھ دیر مٹی ہاتھ میں کیوں رکھتے ہیں؟) تو فرمایا: اے عمر! اس وقت میں یہ دعا پڑھتا ہوں: إِيمَاناً بِكَ وَ تَصْدِيقاً بِبَعْثِكَ هَذَا مَا وَعَدَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ إِلَى قَوْلِهِ تَسْلِيماً۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے اور اسی طرح سنت جاری ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{476} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: مَاتَ لِبَعْضِ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَلَدٌ فَحَضَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَلَمَّا أُلْحِدَ تَقَدَّمَ أَبُوهُ فَطَرَحَ عَلَيْهِ التُّرَابَ فَأَخَذَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِكَفَّيْهِ وَ قَالَ لاَ تَطْرَحْ عَلَيْهِ التُّرَابَ وَ مَنْ كَانَ مِنْهُ ذَا رَحِمٍ فَلاَ يَطْرَحْ عَلَيْهِ التُّرَابَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَهَى أَنْ يَطْرَحَ الْوَالِدُ أَوْ ذُو رَحِمٍ عَلَى مَيِّتِهِ التُّرَابَ فَقُلْنَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَ تَنْهَانَا عَنْ هَذَا وَحْدَهُ فَقَالَ أَنْهَاكُمْ مِنْ أَنْ تَطْرَحُوا التُّرَابَ عَلَى ذَوِي أَرْحَامِكُمْ فَإِنَّ ذَلِكَ يُورِثُ الْقَسْوَةَ فِي الْقَلْبِ وَ مَنْ قَسَا قَلْبُهُ بَعُدَ مِنْ رَبِّهِ.

❁ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے کسی کا بیٹا فوت ہو گیا اور آنحضرت علیہ السلام بھی جنازہ میں شامل ہوئے جب اسے لحد میں اتارا گیا تو اس کا باپ آگے بڑھا اور قبر میں مٹی ڈالنے لگا۔

امام علیہ السلام نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور فرمایا: تو اس کی قبر پر مٹی نہ ڈال اور جو بھی اس کا رشتہ دار ہے وہ اس پر مٹی نہ

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۴/۱۰۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۵۶ ۲؛ غنائم الایام: ۳/۵۳۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/۷ ۵۸؛ ریاض المسائل: ۱/۹ ۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۶۲ ۳؛

[2] الکافی: ۳/۱۹۸ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۹۰ ح ۳۳۷ ؛ الوافی: ۲۵/۵۲۵

[3] الحدائق الناضرۃ: ۴/۱۲۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۰۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۹۶؛ مرآۃ العقول: ۱۴/۱۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۰؛ غنائم الایام: ۳/۵۳۴؛ کشف اللثام: ۲/۳۹۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۸۳

ڈالے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باپ کو بیٹے کی اور رشتے دار کی قبر پر مٹی ڈالنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے! آپ علیہ السلام ہمیں صرف اس میت پر مٹی ڈالنے سے منع فرما رہے ہیں (یا تمام رشتہ داروں پر)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہیں منع کرتا ہوں کہ اپنے تمام رشتہ داروں پر مٹی نہ ڈالا کرو کیونکہ یہ چیز قساوت قلبی (دل کی سختی) کا باعث بنتی ہے اور جو قسی القلب ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار سے دور رہتا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [2]

**{477}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُسْتَحَبُّ أَنْ يُدْخَلَ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ وَيُرْفَعَ قَبْرُهُ مِنَ اَلْأَرْضِ قَدْرَ أَرْبَعِ أَصَابِعَ مَضْمُومَةٍ وَيُنْضَحَ عَلَيْهِ اَلْمَاءُ وَيُخَلَّى عَنْهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میت کے ساتھ قبر میں تر جریدہ رکھنا، قبر کو بقدر چار ملی ہوئی انگلیوں کے برابر بلند کرنا، اس پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا اور اس سے (جلدی) چلے جانا مستحب ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

**{478}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَ ذُبْيَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أُكَيْلٍ اَلنُّمَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلسُّنَّةُ فِي رَشِّ اَلْمَاءِ عَلَى اَلْقَبْرِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ اَلْقِبْلَةَ وَ يَبْدَأَ مِنْ عِنْدِ اَلرَّأْسِ إِلَى عِنْدِ اَلرِّجْلِ ثُمَّ يَدُورَ عَلَى اَلْقَبْرِ مِنَ اَلْجَانِبِ اَلْآخَرِ ثُمَّ يَرُشَّ عَلَى وَسَطِ اَلْقَبْرِ فَكَذَلِكَ اَلسُّنَّةُ فِيهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر پر پانی چھڑکنے میں سنت یہ ہے کہ رو بقبلہ ہو کر سر کی جانب سے ابتداء کرو اور پائنتی کی طرف سے ہوتے ہوئے دوسری طرف سے پھر سر کی طرف آجاؤ اور پھر (باقیماندہ پانی) قبر کے وسط پر چھڑک دو۔ یہ اسی طرح سنت ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۱۹۹/۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۳۱۹/۱ ح ۹۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۱/۳ ح ۳۳۷۵؛ الوافی: ۵۲۵/۲۵؛ علل الشرائع: ۳۰۴/۱

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳۹۶/۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۲۵۷/۲؛ منتہی المطلب: ۳۹۱/۷؛ ملاذ الاخیار: ۵۴۴/۲؛ مراۃ العقول: ۱۰۸/۱۴؛ مدارک الاحکام: ۱۴۸/۲؛ مصباح الفقیہ: ۴۲۴/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۴۳/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۲۲/۴؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۲۹۰/۷؛ الحبل المتین: ۳۱۳/۱؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۱۷؛ غنیۃ البعد: ۵۰۷/۲؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۱۳/۱۹؛ جواہر الکلام: ۳۳۴/۴

[3] الکافی: ۱۹۹/۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳۲۰/۱ ح ۹۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۲/۳ ح ۳۳۷۹؛ الوافی: ۵۲۷/۲۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳۰۹/۱

[4] مراۃ العقول: ۱۰۹/۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۵۴۶/۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۷۴/۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۲۵/۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۴۱/۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۳۲

[5] تہذیب الاحکام: ۳۲۰/۱ ح ۹۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۵/۳ ح ۳۳۸۸؛ بحار الانوار: ۱۵/۷۹؛ الوافی: ۵۳۱/۲۵؛ الدعوات راوندی: ۲۶۹

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

**{479}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: قَالَ: فَإِذَا حُثِيَ عَلَيْهِ التُّرَابُ وَ سُوِّيَ قَبْرُهُ فَضَعْ كَفَّكَ عَلَى قَبْرِهِ عِنْدَ رَأْسِهِ وَ فَرِّجْ أَصَابِعَكَ وَ اغْمِزْ كَفَّكَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا يُنْضَحُ بِالْمَاءِ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قبر پر پانی چھڑکنے میں سنت یہ ہے کہ رو بقبلہ ہو کر سر کی جانب سے ابتداء کرو اور پائنتی کی طرف سے ہوتے ہوئے دوسری طرف سے پھر سر کی طرف آجاؤ اور پھر (باقیماندہ پانی) قبر کے وسط پر چھڑک دو۔ یہ اسی طرح سنت ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

**{480}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَشِّ الْمَاءِ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ يَتَجَافَى عَنْهُ الْعَذَابُ مَا دَامَ النَّدَى فِي التُّرَابِ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قبر پر پانی چھڑکنے کے متعلق فرمایا کہ اس کی وجہ سے جب تک مٹی میں نمی رہتی ہے تو میت سے عذاب دور رہتا ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [5]

**{481}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: مَا عَلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ مِنْكُمْ أَنْ يَدْرَءُوا عَنْ مَيِّتِهِمْ لِقَاءَ مُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ نَصْنَعُ فَقَالَ إِذَا أُفْرِدَ الْمَيِّتُ فَلْيَتَخَلَّفْ عِنْدَهُ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ أَوْ يَا فُلاَنَةُ بِنْتَ فُلاَنَةَ هَلْ أَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي فَارَقْنَاكَ عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَقٌّ وَ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لاَ رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللَّهَ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۵۳۶

[2] حدیث نمبر 471 کی طرف رجوع کیجئے

[3] ایضاً

[4] الکافی: ۳/۲۰۰ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۹۶ ح ۳۳۸۹؛ علل الشرائع: ۱/۳۰۷؛ بحار الانوار: ۷۹/۲۳؛ الوافی: ۲۵/۵۰۳

[5] مرآۃ العقول: ۱۴/۱۱۲

يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ مُنْكَرٌ لِنَكِيرٍ انْصَرِفْ بِنَا عَنْ هَذَا فَقَدْ لُقِّنَ بِهَا حُجَّتَهُ.

✿ یحییٰ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ میت کے وارثوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اپنے میتوں کو منکر ونکیر کی ملاقات سے نہیں بچاتے

میں نے عرض کیا: ہم اس کے لئے کیا کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب (سب لوگ چلے جائیں اور) میت تنہا رہ جائے تو ان میں جو میت کا سب سے زیادہ حقدار ہے (یا قریبی رشتہ دار ہے) وہاں ٹھہر جائے اور اپنا منہ اس کے سر کے پاس رکھے اور پھر بلند آواز سے پڑھے:

یا فلاں بن فلاں (اگر مرد ہے تو اس کا نام لے) یا فلانی بنت فلانی (یہاں اگر عورت ہے تو اس کا نام لے) هَلْ أَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي فَارَقْنَاكَ عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَقٌّ وَ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَ الْبَعْثَ حَقٌّ وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ

پس جب وہ ایسا کہے گا تو منکر نکیر سے کہتا ہے کہ اب ہم کو اس سے واپس چلے جانا چاہیے کیونکہ اسے اس کی حجت کی تلقین کر دی گئی ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث قوی ہے[2]۔

{482} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النَّصْرَانِيِّ يَكُونُ فِي السَّفَرِ وَ هُوَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ قَالَ لَا يُغَسِّلُهُ مُسْلِمٌ وَ لَا كَرَامَةَ وَ لَا يَدْفِنُهُ وَ لَا يَقُومُ عَلَى قَبْرِهِ وَ إِنْ كَانَ أَبَاهُ.

✿ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی نصرانی سفر میں مسلمانوں کے ساتھ ہو اور مرجائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان اسے نہ غسل دے، نہ اس کی کوئی عزت ہے، نہ اسے دفن کرے اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو اگرچہ اس کا باپ ہی کیوں نہ ہو۔[3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۷۳ ح ۵۰۱؛ الکافی: ۳/۲۰۱ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۱ ح ۹۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۰۰ ح ۳۴۰۳؛ الوافی: ۲۵/۵۳۱؛ الدعوات راوندی: ۲۷۰

[2] روضۃ المتقین: ۲۰/۴۱۸ (طرق یحییٰ بن عبداللہ) و ۲۰/۵۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۴۲۳

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۳۳۵ ح ۹۸۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵۵ ح ۴۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/۵۱۴ ح ۲۸۵۷؛ الوافی: ۲۴/۲۹۸؛ الدعوات راوندی: ۲۵۶؛ ھدایۃ الامہ: ۱/۲۵۸ و ۳۱۷

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (1)

{483} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ اَلْحُرِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ فِي سَفِينَةٍ فِي اَلْبَحْرِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ يُوضَعُ فِي خَابِيَةٍ وَ يُوكَى رَأْسُهَا وَ يُطْرَحُ فِي اَلْمَاءِ.

❂ ایوب بن حر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کشتی سمندر میں تھی کہ اس میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کسی بڑے سے مٹکے میں رکھ کر اور اس کا منہ بند کر کے پانی میں پھینک دیا جائے۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (3)

{484} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ عَلِيُّ بْنُ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ اَلْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِي اَلْبَخْتَرِيِّ وَهْبِ بْنِ وَهْبٍ اَلْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا مَاتَ اَلْمَيِّتُ فِي اَلْبَحْرِ غُسِّلَ وَ كُفِّنَ وَ حُنِّطَ ثُمَّ يُوثَقُ فِي رِجْلَيْهِ حَجَرٌ وَ يُرْمَى بِهِ فِي اَلْمَاءِ.

❂ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی شخص سمندر میں انتقال کر جائے تو اسے غسل و کفن دے کر حنوط کیا جائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھ کے اور اس کے پاؤں کے ساتھ کوئی (وزنی) پتھر (وغیرہ) باندھ کر پانی میں پھینک دیا جائے۔ (4)

## تحقیق:

حدیث ضعیف ہے (5) لیکن اس کے مطابق عمل کرنے پر فتویٰ موجود ہے۔ (6)

---

(1) ملاذ الاخیار: ۲/۵۸۰؛ سند العروۃ: ۵/۱۳۱؛ حدود الشریعہ: ۱/۲۴۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۴/۱۶۸؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۳۲۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۹۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۹۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۴۹؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۲۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۰؛ مجمع الحاسن والمساوی: ۴/۱۵/۴۷

(2) الکافی: ۳/۲۱۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۴۰ ح ۹۹۶؛ الاستبصار: ۱/۲۱۵ ح ۷۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۰۵ ح ۳۴۱۷؛ الوافی: ۲۵/۵۳۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۹۶ ح ۴۴۲

(3) مرآۃ العقول: ۱۴/۱۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۱/۵۹۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۴۳؛ جواہر الکلام: ۴/۲۹۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۷۰؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۹۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۱۶۹؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۹۲؛ جامع المدارک: ۱/۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۹۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/۳۵۳؛ مفاتیح الشرائع: ۲/۱۷۱؛ مجمع الفتاویٰ فی مدارک: ۱۸۰؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۳۴

(4) تہذیب الاحکام: ۱/۳۳۹ ح ۹۹۵؛ الاستبصار: ۱/۲۱۵ ح ۷۵۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۵۷ ح ۴۳۱؛ قرب الاسناد: ۱۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۰۶ ح ۳۴۱۸؛ الوافی: ۲۵/۵۳۸؛ بحار الانوار: ۷۹/۲

(5) ملاذ الاخیار: ۲/۵۹۰

(6) توضیح المسائل سیستانی: ۱۰۳ ف ۲۰۶؛ آقا خمینی: ۸۸ ف ۴۱۵؛ آقا کاشانی: ۵۳ ف ۵۱۹؛ آقا بشیر: ۵۲ ف ۴۱۲؛ آقا گلپایگانی: ۹۰ ف ۴۲۳؛ آقا صادق شیرازی: ۲۰ ف ۲۶۸؛ آقا رستگار: ۱/۹۵ ف ۹۳۱

{485} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ ذَكَرَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَيْفَ صَنَعْتُمْ بِعَمِّي زَيْدٍ قُلْتُ إِنَّهُمْ كَانُوا يَحْرُسُونَهُ فَلَمَّا شَفَّ النَّاسُ أَخَذْنَا جُثَّتَهُ فَدَفَنَّاهُ فِي جُرُفٍ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ فَلَمَّا أَصْبَحُوا جَالَتِ الْخَيْلُ يَطْلُبُونَهُ فَوَجَدُوهُ فَأَحْرَقُوهُ فَقَالَ أَفَلاَ أَوْقَرْتُمُوهُ حَدِيداً وَ أَلْقَيْتُمُوهُ فِي الْفُرَاتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ.

❂ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں نے میرے چچا زید کے ساتھ کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: (ان کو سولی پر لٹکانے کے بعد) بہت سے لوگ پہرہ دے رہے تھے جب لوگ کم ہو گئے تو ہم نے ان کی لاش حاصل کر کے دریائے فرات کے کنارے جا کر دفن کر دی لیکن جب صبح ہوئی تو وہ لوگ گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے اور لاش نکال کر جلادی۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے لوہا (وغیرہ) باندھ کر اور لاش کو بوجھل بنا کر فرات میں کیوں نہ ڈال دیا (تا کہ وہ بے حرمتی سے بچ جاتے) خدا ان پر رحمت نازل فرمائے اور ان کے قاتل پر لعنت کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث مرسل ہے[2] اور یہ بات واضح ہے کہ ابن ابی عمیر کی مراسیل مسانید کا درجہ رکھتی ہیں[3] بلکہ صحاح کا درجہ رکھتی ہیں[4] نیز لاش کی بے حرمتی ہونے سے بچانے کے لئے اس حکم پر عمل کرنے کا فتویٰ موجود ہے۔[5]

{486} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَ يَجُوزُ أَنْ يُجْعَلَ الْمَيِّتَانِ عَلَى جَنَازَةٍ وَاحِدَةٍ فِي مَوْضِعِ الْحَاجَةِ وَ قِلَّةِ النَّاسِ وَ إِنْ كَانَ الْمَيِّتَانِ رَجُلاً وَ امْرَأَةً يُحْمَلاَنِ عَلَى سَرِيرٍ وَاحِدٍ وَ يُصَلَّى عَلَيْهِمَا فَوَقَّعَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ يُحْمَلُ الرَّجُلُ مَعَ الْمَرْأَةِ عَلَى سَرِيرٍ وَاحِدٍ.

❂ محمد بن حسن الصفار کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھ کر پوچھا کہ کیا ضرورت اور لوگوں کی قلت کے وقت دو میتوں کو جبکہ ایک میت مرد کی ہو اور دوسری عورت کی ایک چارپائی (جنازہ) پر اٹھانا اور دونوں پر اسی طرح نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ مرد و عورت دونوں کو ایک چارپائی پر نہ اٹھایا جائے۔[6]

---

[1] الکافی: ۱۶۱/۸ ح ۱۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۷/۳ ح ۳۴۲۳؛ الوافی: ۲۲۵/۲؛ بحار الانوار: ۲۰۵/۴۶؛ عوالم العلوم: ۲۵۹/۱۸

[2] مرآۃ العقول: ۲۴/۲۶

[3] مرآۃ العقول: ۱۵/۱۳ و ۱۵/۱۴

[4] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱۰۵/۱

[5] وہی فتویٰ جو ہم نے ابھی نقل کیا ہے لیکن اس کے ساتھ اگلا فتویٰ ملا کے پڑھیے۔

[6] تہذیب الاحکام: ۴۵۴/۱ ح ۱۴۸۰؛ الوافی: ۹۸/۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۸/۳ ح ۳۴۲۳؛ بحار الانوار: ۳۶۷/۷۸

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## دفن کے مستحبات:

{487} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ أُعْطِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَرْبَعَ شَفَاعَاتٍ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً إِلاَّ قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ مِثْلُ ذَلِكَ.

✪ میسر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جو شخص کسی مسلمان کے جنازہ کی مشایعت کرے اسے بروز قیامت چار سفارشیں نصیب ہونگی اور جو کچھ وہ (میت کے حق میں) کہے گا فرشتہ کہے گا: تیرے لیے بھی اس کی مانند ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے [3] یا موثق ہے [4]

{488} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَلاَ بَأْسَ بِأَنْ يُمْشَى بَيْنَ يَدَيْهَا.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے چلنا اس کے آگے چلنے کی نسبت افضل ہے اور آگے چلنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ [5]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [6]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/ ۸۷۲؛ منتهی المطلب: ۷/ ۲۸۲؛ شرح العروۃ: ۹/ ۳۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/ ۳۰۹؛ مصباح الہدیٰ: ۷/ ۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/ ۳۷۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۳۱۹

[2] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۵۵ ح ۱۴۸۳؛ الکافی: ۳/ ۱۷۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۴۱ ح ۳۲۳۳؛ الوافی: ۲۴/ ۳۰۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۶۱ ح ۴۵۲؛ امالی صدوق: ۲۱۷ مجلس ۳۹؛ روضۃ الواعظین: ۲/ ۳۹۴؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۲۵۸

[3] ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۸۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۳۱۱؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۳۱۸

[4] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/ ۲۸۶؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۲۲

[5] تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۱۱ ح ۹۰۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۶۲ ح ۴۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۴۸ ح ۳۲۵۰؛ فقہ الرضا: ۱۶۹؛ الکافی: ۳/ ۱۶۹ ح ۱

[6] ملاذ الاخیار: ۲/ ۱۵۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۳۱۶؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۱۴؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۱۵۷؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۱۹۳؛ جواہر الکلام: ۴/ ۲۶۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/ ۳۵۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/ ۴۹۴؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۲۶۰؛ ریاض المسائل: ۱/ ۴۲۳

{489} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنَ ٱلْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي جَنَازَتِهِ يَمْشِي فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أَ لاَ تَرْكَبُ يَا رَسُولَ ٱللَّهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أَرْكَبَ وَ ٱلْمَلاَئِكَةُ يَمْشُونَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: انصار میں سے ایک شخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازہ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ بعض اصحاب نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار کیوں نہیں ہوجاتے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں سوار ہوں جبکہ فرشتے پیدل چل رہے ہوں۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{490} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً مِنْ أَرْبَعِ جَوَانِبِهَا غَفَرَ ٱللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص جنازہ کو چاروں طرف سے کاندھا دے خدا اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

{491} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَسْأَلُهُ عَنْ سَرِيرِ ٱلْمَيِّتِ يُحْمَلُ أَلَهُ جَانِبٌ يُبْدَأُ بِهِ فِي ٱلْحَمْلِ مِنْ جَوَانِبِهِ ٱلْأَرْبَعَةِ أَوْ مَا خَفَّ عَلَى ٱلرَّجُلِ يَحْمِلُ مِنْ أَيِّ ٱلْجَوَانِبِ شَاءَ فَكَتَبَ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

حسین بن سعید نے امام علی رضا علیہ السلام کو خط لکھ کر پوچھا کہ جب کوئی شخص میت کو چاروں طرف سے کاندھا دینا چاہے تو اس

---

(1) تہذیب الاحکام: ۱/ ۳۱۲ ح ۹۰۶؛ الکافی: ۳/ ۱۷۰ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۵۲ ح ۳۲۶۲؛ الوافی: ۲۴ ۳۰۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۹۲ ح ۵۸۸؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۲۸۰؛ مستدرک الوسائل: ۲/ ۳۰۰

(2) ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۱۹؛ جواہر الکلام: ۴/ ۲۶۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۳۷؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۷/ ۱۶۹؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۲۷۳

(3) تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۵۴ ح ۱۴۷۶؛ الکافی: ۳/ ۱۷۴ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۵۳ ح ۳۲۶۵؛ الدعوات: ۲۶۱؛ الوافی: ۲۴/ ۳۹۵

(4) مستند الشیعہ: ۳/ ۲۵۴؛ جامع المدارک: ۱/ ۱۵۰؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۲۷۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۷۸؛ مصباح الفقیہ: ۵/ ۳۶۹؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۱۲۵؛ الحبل المتین: ۱/ ۲۹۸

کی ابتداء کسی خاص جانب سے کرے یا جس جانب کو ہاکا محسوس کرے ادھر سے شروع کر دے؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ جدھر سے چاہے (ابتداء) کرے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

**{492}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ وَ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَنْبَغِي لِمَنْ شَيَّعَ الْجَنَازَةَ أَلَّا يَجْلِسَ حَتَّى يُوضَعَ فِي لَحْدِهِ فَإِذَا وُضِعَ فِي لَحْدِهِ فَلَا بَأْسَ بِالْجُلُوسِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی جنازہ کی مشایعت کرنے کے لئے نکلے اسے چاہیے کہ جب تک میت کو لحد میں نہ اتار دیا جائے اس وقت نہ بیٹھے البتہ جب اسے لحد میں رکھ دیا جائے تو پھر بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

**{493}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُعَزِّي قَبْلَ الدَّفْنِ وَ بَعْدَهُ.

✪ ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا جو دفن سے پہلے اور اس کے بعد (اہل عزا) کو تعزیت پیش کرتے تھے۔ ⑤

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ⑥

**{494}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ:

---

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۲ ح ۴۶۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۳ ح ۱۰۷۷؛ الاستبصار: ۱/۲۱۶ ح ۷۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۵۵ ح ۳۲۷۱؛ الوافی: ۲۴/۳۹۸

② روضۃ المتقین: ۲/۲۸۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۳۱۷؛ مصباح الفقیہ: ۵/۴۰۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۴۷؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۲۷۷؛ جواہر الکلام: ۴/۲۷۴؛ جواہر الکلام مثوب: ۲/۵۴۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۷

③ تہذیب الاحکام: ۱/۴۶۲ ح ۱۵۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۱۲ ح ۳۳۳۳؛ الدعوات راوندی: ۲۶۱؛ الوافی: ۲۴/۴۰۷؛ ھدایۃ الامۃ: ۱/۳۰۴

④ ملاذ الاخیار: ۳/۳۰۱؛ منتھی المطلب: ۷/۲۳۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۴۴؛ جواہر الکلام: ۴/۲۷۲؛ جواہر الکلام مثوب: ۲/۵۴۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۷۷؛ الموسوعۃ الفقہیۃ: ۹/۱۸۷؛ مراۃ العقول: ۵/۸۵؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۱۷؛ مصباح الفقیہ: ۵/۳۶۴؛ مستند الشیعہ: ۳/۲۶۵؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۵/۳۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۳۷؛ ذکری الشیعہ: ۱/۳۹۷

⑤ تہذیب الاحکام: ۱/۴۶۳ ح ۱۵۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۱۱ ح ۳۴۶۰؛ الوافی: ۲۵/۵۲۹

⑥ مدارک الاحکام: ۲/۱۴۷؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲۹/۱۲۲؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۷۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۲۰۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۴۲۸؛ منتھی المطلب: ۷/۴۴۴؛ الحبل المتین: ۱/۲۱۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۱۵۶؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۹۳

تَوَضَّأْ إِذَا أَدْخَلْتَ ٱلْمَيِّتَ ٱلْقَبْرَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب میت کو قبر میں اتارنے لگے تو پہلے وضو کرلو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن یا موثق ہے۔ [3]

**{495}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ ٱلْبَخْتَرِيِّ وَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَمَرَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا ٱلسَّلاَمُ أَنْ تَتَّخِذَ طَعَاماً لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ تَأْتِيَهَا وَ نِسَاءَهَا فَتُقِيمَ عِنْدَهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَجَرَتْ بِذَلِكَ ٱلسُّنَّةُ أَنْ يُصْنَعَ لِأَهْلِ ٱلْمُصِيبَةِ طَعَامٌ ثَلاَثاً.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب جناب جعفر طیار علیہ السلام (جنگ موتہ میں) شہید ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب بتول سلام اللہ علیہا کو حکم دیا کہ اسماء بنت عمیس (زوجہ جعفر طیار علیہ السلام) کے لئے تین دن تک طعام تیار کر کے بھیجیں اور خود اپنی (بنی ہاشم کی) عورتوں کے ہمراہ وہاں ان کے ہاں جائیں اور تین دن تک وہاں قیام کریں پس اس طرح یہ سنت جاری ہوگئی کہ اہل مصیبت کے لئے تین دن تک طعام کا انتظام کیا جائے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [5]

**{496}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ٱلْمِيثَمِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ ٱلصَّبْرَ وَ ٱلْبَلاَءَ يَسْتَبِقَانِ إِلَى ٱلْمُؤْمِنِ فَيَأْتِيهِ ٱلْبَلاَءُ وَهُوَ صَبُورٌ وَإِنَّ ٱلْجَزَعَ وَ ٱلْبَلاَءَ يَسْتَبِقَانِ إِلَى ٱلْكَافِرِ فَيَأْتِيهِ ٱلْبَلاَءُ وَهُوَ جَزُوعٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صبر اور مصیبت مومن کے پاس ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہوئے آتے ہیں پس جب مصیبت آتی ہے تو وہ صبور (بہت صبر کرنے والا) ہوتا ہے اور کافر کے پاس جزع اور مصیبت ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہوئے آتے ہیں پس جب وہ مصیبت آتی ہے تو وہ جزوع (بہت جزع فزع کرنے والا) ہوتا ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۳۲۱ ح ۹۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۲۱ ح ۳۴۰۳؛ الوافی: ۲۵/۵۲۹

[2] مصباح الہدیٰ: ۶/۱۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۱۲۵؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۳۲

[3] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۲/۵۴۸

[4] الکافی: ۳/۱۹۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۱۵ ح ۹۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۷۷ ح ۳۳۳۷؛ الوافی: ۲۵/۵۱۳

[5] مہذب الاحکام: ۴/۲۰۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/۳۸۰؛ مرآۃ العقول: ۱۴/۱۹۵؛ غنائم الایام: ۳/۵۲۰؛ شرح مازندرانی: ۲/۲۹۵

[6] الکافی: ۳/۲۲۳ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۵۶ ح ۳۵۱۵؛ الوافی: ۲۵/۵۲۶؛ بحار الانوار: ۶۸/۹۵؛ مستدرک الوسائل: ۲/۲۵ ح ۱۳۴۲؛ کتاب المومن: ۲۳؛ مسکن الفواد: ۵۱؛ الفقیہ: ۱/۱۷۷ ح ۵۲۸

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ (1)

{497} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ امْرَأَتِي وَامْرَأَةَ ابْنِ مَارِدٍ تَخْرُجَانِ فِي الْمَأْتَمِ فَأَنْهَاهُمَا فَتَقُولُ لِيَ امْرَأَتِي إِنْ كَانَ حَرَاماً فَانْهَنَا عَنْهُ حَتَّى نَتْرُكَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَرَاماً فَلِأَيِّ شَيْءٍ تَمْنَعُنَاهُ فَإِذَا مَاتَ لَنَا مَيِّتٌ لَمْ يَجِئْنَا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْحُقُوقِ تَسْأَلُنِي كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَبْعَثُ أُمِّي وَأُمَّ فَرْوَةَ تَقْضِيَانِ حُقُوقَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

عبداللہ کاہلی سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بیوی اور محمد بن مارد کی بیوی ماتم (یعنی تعزیت) کے لئے باہر جاتی ہیں اور میں ان کو منع کرتا ہوں کہ نہ جائیں مگر میری بیوی کہتی ہے کہ اگر جانا حرام ہے تو آپ حتمی طور پر ہمیں مطلع کر دیں تو ہم نہیں جائیں گی اور اگر حرام نہیں تو ہمیں کیوں روکتے ہیں پس جب کوئی ہمارا مرے گا تو ہمارے ہاں کوئی بھی نہیں آئے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو لوگوں کے حقوق (کی ادائیگی) کے متعلق سوال کر رہا ہے؟ (تو سن) میرے والد بزرگوار علیہ السلام (امام جعفر صادق علیہ السلام) میری والدہ (حمیدہ خاتون علیہا السلام) اور ام فروہ کو بھیجتے تھے جو (موت فوت کے موقع پر) مدینہ والوں کے حقوق ادا کرتی تھیں۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ (3)

{498} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: عَاشَتْ فَاطِمَةُ س بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْماً لَمْ تُرَ كَاشِرَةً وَلاَ ضَاحِكَةً تَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ فِي كُلِّ جُمْعَةٍ مَرَّتَيْنِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَتَقُولُ هَاهُنَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهَاهُنَا كَانَ الْمُشْرِكُونَ.

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جناب بتول علیہا السلام اپنے والد بزرگوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پچھتر دن زندہ رہیں اور اس دوران ان کو ہنستے اور مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ وہ ہفتہ میں دو بار شہداء کی قبور کے پاس تشریف لے جاتی تھیں؛ سوموار اور خمیس (جمعرات) کے دن اور فرماتی تھیں: یہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور یہاں مشرکین تھے۔ (4)

---

(1) مرآۃ العقول: ۱۴/ ۱۸۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۴۵۳

(2) الکافی: ۳/ ۲۱۷ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۲۳۹ ح ۵۱۰۳؛ الوافی: ۲۵/ ۵۴۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۱۳ ح ۵۲۹

(3) بحوث فی القواعد: ۲/ ۵۷۳؛ سند العروۃ (النکاح): ۳/ ۳۰۶؛ مستدرکات علم رجال الحدیث: ۸/ ۵۵۶؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۳۷۴؛ مرآۃ العقول: ۱۴/ ۱۹۸؛ شرح مازندرانی: ۲/ ۲۹۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۴۵۴

(4) الکافی: ۳/ ۲۲۸ ح ۳ و ۴/ ۵۶۱ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۴/ ۵۶ ح ۱۹۳۸۰؛ الوافی: ۱۴/ ۱۳۸۹ و ۲۵/ ۵۷۸؛ بحار الانوار: ۴۷/ ۲۱۶؛ عوالم العلوم: ۱۱/ ۸۹۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{499} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَكَتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ وَ بِقَاعُ الْأَرْضِ الَّتِي كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَيْهَا وَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ الَّتِي كَانَ يُصْعَدُ أَعْمَالُهُ فِيهَا وَ ثُلِمَ ثُلْمَةٌ فِي الْإِسْلاَمِ لاَ يَسُدُّهَا شَيْءٌ لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ حُصُونُ الْإِسْلاَمِ كَحُصُونِ سُورِ الْمَدِينَةِ لَهَا.

❁ علی بن رباب سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب مومن کا انتقال ہوتا ہے تو اس پر ملائکہ، زمین کے وہ قطعہ جن پر وہ خدا کی عبادت کرتا تھا اور آسمان کے دروازے جن سے اس کے اعمال بلند ہوتے تھے اس کے غم میں روتے ہیں اور اسلام میں وہ شگاف پڑ جاتا ہے جسے کوئی چیز پر نہیں کر سکتی کیونکہ مومنین اسی طرح محکم قلعے ہیں جس طرح شہر کی چار دیواری اس کا قلعہ ہوتی ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [3]

{500} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ وَ الْجُلُوسِ عَلَيْهِ هَلْ يَصْلُحُ قَالَ لاَ يَصْلُحُ الْبِنَاءُ عَلَيْهِ وَ لاَ الْجُلُوسُ وَ لاَ تَجْصِيصُهُ وَ لاَ تَطْيِينُهُ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا قبر پر عمارت بنانا اور پر بیٹھنا ٹھیک ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ اس پر عمارت بنانا ٹھیک ہے، نہ اسے چونا گچ کرنا ٹھیک ہے، نہ اس پر بیٹھنا ٹھیک ہے اور نہ لیپا پوچی کرنا ٹھیک ہے۔ [4]

---

[1] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۲۰/ ۸۷؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۴۲؛ مراۃ العقول: ۱۸/ ۷۲؛ کسیر العبادات: ۲/ ۹۷؛ کشف اللثام: ۹/ ۲۷۹؛ مہذب الاحکام: ۳/ ۲۱۲

[2] الکافی: ۳/ ۲۵۴ ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۲۸۳ ح ۳۶۹۰؛ قرب الاسناد: ۳۰۳؛ الوافی: ۱/ ۴۸۳؛ منیۃ المرید: ۱۱۳

[3] سند العروۃ: ۵/ ۷۷؛ آراء الفقہیہ: ۳/ ۹۱؛ مراۃ العقول: ۱۴/ ۲۴۸

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۶۱ ح ۱۵۰۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۱۲؛ الوافی: ۲۵/ ۵۳۳؛ الاستبصار: ۱/ ۲۱۷ ح ۷۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۲۱۰ ح ۳۴۲۶؛ بحار الانوار: ۷۹/ ۳۸

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا حسن ہے [2] یا موثق ہے [3] یا موثق کالصحیح ہے۔ [4]

## ﴿نماز وحشت﴾

**{501}** اَلسَّيِّدُ عَلِيُّ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: لَا يَأْتِي عَلَى الْمَيِّتِ سَاعَةٌ أَشَدُّ مِنْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ فَارْحَمُوا مَوْتَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَلْيُصَلِّ أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَرَّتَيْنِ وَفِي الثَّانِيَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَأَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَيُسَلِّمُ وَيَقُولُ اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْ ثَوَابَهُمَا إِلَى قَبْرِ ذَلِكَ الْمَيِّتِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فَيَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ سَاعَتِهِ أَلْفَ مَلَكٍ إِلَى قَبْرِهِ مَعَ كُلِّ مَلَكٍ ثَوْبٌ وَحُلَّةٌ وَيُوَسَّعُ فِي قَبْرِهِ مِنَ الضِّيقِ إِلَى يَوْمِ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَيُعْطَى الْمُصَلِّي بِعَدَدِ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ حَسَنَاتٍ وَيُرْفَعُ لَهُ أَرْبَعُونَ دَرَجَةً.

حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میت پر (قبر کی) پہلی رات سے زیادہ سخت کوئی گھڑی نہیں ہوتی پس اپنے مردوں پر صدقہ کے ذریعے رحم کرو اور اگر یہ نہ کر سکو تو تم میں سے کوئی ایک دو رکعت نماز (وحشت قبر) پڑھے جس میں پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ دو مرتبہ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورۃ تکاثر (الھاکم التکاثر) دس مرتبہ پڑھے اور سلام پڑھنے کے بعد یہ کہے: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْ ثَوَابَهُمَا إِلَى قَبْرِ ذَلِكَ الْمَيِّتِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔ [5]

پس اللہ اسی وقت ایک ہزار فرشتے کو اس کی قبر کی طرف بھیج دیتا ہے کہ ہر ایک فرشتے کے پاس کپڑے اور حلے ہوتے ہیں اور سور پھونکے جانے والے دن تک اس کی قبر کو تنگی سے وسیع کر دیتا ہے اور اسے اس تعداد میں نمازیں عطا کرتا ہے جیسے اس پر نیکیوں پر سورج طلوع ہوا اور اس کے لئے چالیس درجات بلند کر دیتا ہے۔ [6]

## تحقیق:

حدیث کی مکمل سند ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی ہے۔

---

[1] مصباح المنهاج (الطہارۃ): ۷/۴۰۸؛ مدارک العروۃ: ۹/۵۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۲۲۷

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۶۳؛ منتہی المطلب: ۷/۴۰۱

[3] مستند الشیعہ: ۳/۸۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۴۳؛ البحوث الہامہ: ۲/۹۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۱۵؛ ریاض المسائل: ۱/۲۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۱۳۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۲۹۸

[5] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۲۶۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۹۸

[6] فلاح السائل سید ابن طاؤس: ۸۴ فصل ۱۳؛ مستدرک الوسائل: ۲/۱۱۲ ح ۱۵۷۱ و ۶/۳۴۳ ح ۲۹۹۰؛ بحار الانوار: ۸/۲۱۹ ح ۳

## قول مؤلف:

حدیث مرسل ہو یا ضعیف یہ اس نماز کے مستحب ہونے میں مانع نہیں ہے کیونکہ سید ابن طاؤس نے اپنی کتب میں تصریح فرمائی ہے کہ وہ اصول معتمدہ ہی سے نقل کرتے ہیں نیز اس نماز کے مستحب ہونے کا فتویٰ بھی موجود ہے البتہ فتوی میں طریقہ شیخ کفعمی کے قول کے مطابق بیان کیا گیا ہے [1] اور وہ اس طرح ہے کہ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۃ قدر پڑھی جائے۔[2] (واللہ اعلم)

# ﴿قبر کشائی﴾

{502} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ جَدَّدَ قَبْراً أَوْ مَثَّلَ مِثَالاً فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ.

✪ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی (مردہ کی) قبر کو کھودے اور کوئی مثال بنائے (یعنی بدعت قائم کرے) تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث ضعیف ہے۔[4] لیکن میرے نزدیک اس میں اشکال ہے کیونکہ محمد بن سنان اور ابی الجارود کی توثیق بھی وارد ہے اور دونوں تفسیر القمی و کامل الزیارات کے راوی بھی ہیں (واللہ اعلم)

## قول مؤلف:

یہ حدیث شہرت کے درجے پر ہے البتہ اس کے معانی میں اختلاف ہے اور ہم نے اس سے وہ معانی مراد لئے ہیں جو شیخ صدوق نے بیان کئے ہیں۔ نیز یہ کہ ان معانی کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے کہ کسی مسلمان کی قبر کو کھودنا حرام ہے مگر یہ کہ وہ مٹی ہو چکا ہو۔[5] (واللہ اعلم)

{503} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: احْتَبَسَ الْقَمَرُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى أَنْ أَخْرِجْ عِظَامَ

---

[1] مصباح الکفعمی: ۴۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۶۸ ح ۱۰۳۲۸

[2] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۴۰۷ ف ۶۲۸؛ آغا بشیر: ۲۱۱ ف ۸۱۳؛ آغا خمینی: ۹۳ ف ۷۱۳؛ آغا کاشانی: ۲۰۱ ف ۹۵۳؛ آغا گلپایگانی: ۹۴ ف ۷۳۵

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۵۹ ح ۱۴۹۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۸۹ ح ۵۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۲۰۸ ح ۳۴۲۳؛ الوافی: ۲۴/ ۵۳۴؛ بحار الانوار: ۷۴/ ۲۸۵؛ المحاسن: ۲/ ۵۳ ح ۲۵۶۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۹۳

[5] توضیح المسائل آغا سیستانی: ۷۰ ف ۱۳۱؛ آغا خمینی: ۹۳ ف ۶۳۰

يُوسُفَ مِنْ مِصْرَ وَ وَعَدَهُ طُلُوعَ الْقَمَرِ إِذَا أَخْرَجَ عِظَامَهُ فَسَأَلَ مُوسَى عَمَّنْ يَعْلَمُ مَوْضِعَ قَبْرِ يُوسُفَ فَقِيلَ لَهُ هَاهُنَا عَجُوزٌ تَعْلَمُ عِلْمَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِعَجُوزٍ مُقْعَدَةٍ عَمْيَاءَ فَقَالَ لَهَا أَ تَعْرِفِينَ مَوْضِعَ قَبْرِ يُوسُفَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَخْبِرِينِي بِهِ قَالَتْ لَا حَتَّى تُعْطِيَنِي أَرْبَعَ خِصَالٍ تُطْلِقُ لِي رِجْلَيَّ وَ تُعِيدُ إِلَيَّ بَصَرِي وَ تُعِيدُ إِلَيَّ شَبَابِي وَ تَجْعَلُنِي مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَى مُوسَى قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَعْطِهَا مَا سَأَلَتْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا تُعْطِي عَلَيَّ فعل (ففعل) فَدَلَّتْهُ عَلَيْهِ فَاسْتَخْرَجَهُ مِنْ شَاطِئِ النِّيلِ فِي صُنْدُوقٍ مَرْمَرٍ فَلَمَّا أَخْرَجَهُ طَلَعَ الْقَمَرُ فَحَمَلَهُ إِلَى الشَّامِ فَلِذَلِكَ تَحْمِلُ أَهْلُ الْكِتَابِ مَوْتَاهُمْ إِلَى الشَّامِ.

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: بنی اسرائیل سے چاند چھپ گیا تو اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ مصر سے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں (یعنی لاش) نکالو[1] اور جب تم ہڈیاں نکالو گے تو چاند طلوع ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں سے پوچھا: کیا تمہیں قبر یوسف علیہ السلام کا علم ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہاں ایک بڑھیا رہتی ہے جسے قبر یوسف علیہ السلام کا علم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چند افراد کو اس کے پاس بھیجا تو وہ ایک اپاہج بڑھیا کو اٹھا کر ان کے پاس لے آئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑھیا سے پوچھا: کیا تمہیں قبر یوسف علیہ السلام کا علم ہے؟ بڑھیا نے کہا: جی ہاں! مجھے ان کا مقام قبر معلوم ہے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو ہمیں اس کی نشاندہی کرو

بڑھیا نے کہا: جب تک آپ علیہ السلام مجھے چار باتوں کی ضمانت نہ دیں میں آپ علیہ السلام کو اس مقام کی نشاندہی نہیں کروں گی: میں اپاہج ہوں اور چلنے پھرنے سے عاجز ہوں آپ علیہ السلام میری ٹانگیں ٹھیک کریں۔ مجھے دوبارہ شباب و جوانی لوٹا کریں۔ مجھے دوبارہ بصارت عطا کردیں اور مجھے جنت میں اپنی زوجہ بنائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑھیا کی شرائط ناگوار گزریں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی کہ جو کچھ یہ مانگ رہی ہے اسے دے دو کیونکہ جو تو عطا کرے گا اس کا تعلق مجھ سے ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے مطالبات مان لئے تو اس نے دریائے نیل کے کنارے ایک مقام کی نشاندہی کی اور بتایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی میت سنگ مرمر کے صندوق میں بند ہے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ صندوق برآمد کی تو چاند طلوع ہوگیا پھر آپ علیہ السلام اس صندوق کو اپنے ساتھ ملک شام لے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل کتاب اپنے مردوں کو شام لے جاتے ہیں۔[2]

---

[1] معجزات وغیرہ کے لئے اس طرح ہوسکتا ہے ورنہ انبیاؑ و اوصیاؑ کا گوشت، ہڈیاں اور روح تین دن تک اٹھالی جاتی ہیں اور اس مطلب کی حدیث کو ہم نے اپنی کتاب ''مقتل سید الصابرینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ'' مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور کے صفحہ ۵۱۸ پر کافی کتب کے حوالے سے نقل کیا ہے

[2] علل الشرائع: ۱/ ۲۹۶؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/ ۲۵۹ باب ۲۶ ح ۱۸؛ ۱/ ۲۹۶؛ الخصال: ۵۰ ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۹۳ ح ۵۹۴؛ الوافی: ۱۴/ ۵۹۶؛ بحار الانوار: ۱۳/ ۱۲۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۶/ ۸۸ ۳؛ قصص الانبیاء راوندی: ۵ ۱۴؛ تفسیر الصافی: ۳/ ۵۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/ ۴۷ ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۶۲ ح ۳۲۹۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ① یا موثق کالصحیح ہے ② یا موثق ہے ③

## قول مولف:

یعنی کسی جائز مقصد اور ضرورت کے تحت قبر کا کھودنا اور مردہ کا نکالنا جائز ہوگا (واللہ اعلم)

## قول مؤلف:

مستحب غسل بہت سارے ہیں جن کا تذکرہ مختلف احادیث میں درج ہے جن میں کچھ کا ذکر گزشتہ کچھ احادیث میں گزر چکا ہے اور ہم طوالت کے خوف کی وجہ سے ان کی تفصیل یہاں ذکر کرنے سے قاصر ہیں اور معذرت خواہ ہیں۔ اس سلسلے میں اس موضوع کی متعلقہ کتب سے رجوع کیا جائے۔

### تیمم کی پہلی صورت:

### پانی کا نہ ہونا:

**{504}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا لَمْ يَجِدِ اَلْمُسَافِرُ اَلْمَاءَ فَلْيَطْلُبْ مَا دَامَ فِي اَلْوَقْتِ فَإِذَا خَافَ أَنْ يَفُوتَهُ اَلْوَقْتُ فَلْيَتَيَمَّمْ وَلْيُصَلِّ اَلْحَدِيثَ.

✪ زرارہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مسافر کو پانی نہ ملے تو جب تک وقت میں گنجائش ہے تلاش کرے اور جب وقت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھے۔ ④

---

① مستدرک سفینۃ البحار: ۱۰۲/۷

② روضۃ المتقین: ۹۳/۱ ؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۳۰/۲

③ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳۷۰/۵

④ الکافی: ۶۳/۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲۰۳/۱ ح ۵۸۹؛ الاستبصار: ۱۶۵/۱ ح ۵۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۳۴۱/۳ ح ۳۸۷۴؛ الوافی: ۵۵۹/۶؛ الفصول المہمہ: ۳۹/۲

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{505} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَكُونُ فِي السَّفَرِ وَ تَحْضُرُ الصَّلاَةُ وَ لَيْسَ مَعِي مَاءٌ وَ يُقَالُ إِنَّ الْمَاءَ قَرِيبٌ مِنَّا أَ فَأَطْلُبُ الْمَاءَ وَ أَنَا فِي وَقْتٍ يَمِيناً وَ شِمَالاً قَالَ لاَ تَطْلُبِ الْمَاءَ وَ لَكِنْ تَيَمَّمْ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ التَّخَلُّفَ عَنْ أَصْحَابِكَ فَتَضِلَّ فَيَأْكُلَكَ السَّبُعُ.

❁ داؤد رقی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سفر کی حالت میں ہوں اور نماز کا وقت داخل ہوجاتا ہے مگر میرے پاس پانی نہیں ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ پانی کہیں ہمارے قریب موجود ہے تو جب وقت میں گنجائش بھی ہے تو کیا اسے دائیں بائیں تلاش کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں پانی تلاش نہ کرو بلکہ تیمم کر کے نماز پڑھو کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ اپنے ہمراہیوں سے پیچھے نہ رہ جاؤ اور گم نہ ہوجاؤ اور تمہیں کوئی درندہ نہ کھا جائے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{506} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: يُطْلَبُ الْمَاءُ فِي السَّفَرِ إِنْ كَانَتِ الْحُزُونَةُ فَغَلْوَةَ سَهْمٍ وَ إِنْ كَانَتْ سُهُولَةٌ فَغَلْوَتَيْنِ لاَ يُطْلَبُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

❁ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر زمین سخت اور ناہموار ہو تو مسافر پانی نہ ملنے کی صورت میں ایک تیر کی مار تک اور اگر زمین نرم (ہموار) ہو تو دو تیر کی مار تک پانی تلاش کرے اس سے زیادہ دور تک تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔[4]

---

[1] مہذب الاحکام: ۴/ ۳۳۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۷۴؛ الدر الباہر: ۷۹؛ دروس فی مسائل: ۲/ ۲۶؛ جواہر الکلام: ۵/ ۸۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۳۵؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/ ۳۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۲۵۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۲۲۷؛ مصباح الہدیٰ: ۷/ ۳۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۹۲؛ شرح العروۃ: ۱۰/ ۸۰؛ اصول الفقہ حلی: ۳/ ۱۸۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۴۹؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۲۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۶۷؛ مصباح الفقیہ: ۶/ ۲۳۳؛ منتہی المطلب: ۳/ ۳۸؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۱۰/ ۵۵۰؛ الحبل المتین: ۱/ ۹۲؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/ ۶۴۳؛ روض الجنان: ۱۲۱؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۴۸؛ کشف اللثام: ۲/ ۸۴۳؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۵۱۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۳/ ۵۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۱۰؛ غنائم الایام: ۱/ ۳۲۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۰/ ۳۳۲

[2] الکافی: ۳/ ۶۴ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۸۵ ح ۵۳۶؛ الوافی: ۶/ ۵۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۴۲ ح ۳۸۱۶

[3] مصابیح الظلام: ۴/ ۲۳۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/ ۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۱۱۱؛ مراۃ العقول: ۱۳/ ۸۷؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۲۹۸؛ مقابس الانوار: ۷۰؛ منتہی المطلب: ۳/ ۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۳۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۵۸

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۰۲ ح ۵۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۴۱ ح ۳۸۱۵؛ الاستبصار: ۱/ ۱۶۵ ح ۵۷۳؛ الوافی: ۶/ ۵۴۸

## تحقیق:

حدیث موثق ہے[1] یا معتبر ہے[2] نیز اس پر عمل ہے اور اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔[3]

{507} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ تُصِيبُهُ اَلْجَنَابَةُ فِي اَللَّيْلَةِ اَلْبَارِدَةِ وَ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ اَلتَّلَفَ إِنِ اِغْتَسَلَ فَقَالَ يَتَيَمَّمُ وَ يُصَلِّي فَإِذَا أَمِنَ مِنَ اَلْبَرْدِ اِغْتَسَلَ وَ أَعَادَ اَلصَّلاَةَ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جو (عمداً) جب ہو گیا اور ٹھنڈی رات ہے اور اسے خطرہ ہے کہ اگر غسل کیا تو تلف ہو جائے گا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ تیمم کر کے نماز پڑھے اور جب ٹھنڈک کا خطرہ نہ ہو تو غسل کرے اور اس نماز کا اعادہ کرے۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

## تیمم کی دوسری صورت:

## پانی تک رسائی نہ ہونا:

{508} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ وَ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ اَلْبِئْرَ وَ أَنْتَ جُنُبٌ فَلَمْ تَجِدْ دَلْواً وَ لاَ شَيْئاً تَغْرِفُ بِهِ فَتَيَمَّمْ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّ رَبَّ اَلْمَاءِ رَبُّ اَلصَّعِيدِ وَ لاَ تَقَعْ فِي اَلْبِئْرِ وَ لاَ تُفْسِدْ عَلَى اَلْقَوْمِ مَاءَهُمْ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم جب ہو اور کسی کنویں کے پاس سے گزرو مگر تمہارے پاس پانی کھینچنے کے لئے ڈول وغیرہ نہ ہو تو پاک خاک سے تیمم کرو کیونکہ جو پانی کا رب ہے وہی خاک کا رب ہے اور پانی میں داخل نہ ہو اور نہ لوگوں کا پانی خراب کرو۔[6]

---

[1] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۴۹۲

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۱۲

[3] توضیح المسائل آغا فیض: ۹۶ف ۷۴۸؛ آغا بشیر: ۱۲۵ف ۶۳۸؛ آغا سیستانی: ۱۱۱ف ۶۳۹؛ آغا گلپائیگانی: ۹۷ف ۶۵۶

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۹ ح ۲۲۳؛ کافی: ۳/۶۷ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۶۶ ح ۳۸۸۲؛ الوافی: ۶/۵۵۳

[5] روضۃ المتقین: ۱/۲۸۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۲۹۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۳۴۷؛ مصابیح الفقیہ: ۶/۳۰۱؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۰۲؛ شرح العروۃ: ۱۰/۱۲۸؛ کشف اللثام: ۲/۸۷۴؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۷۴؛ وسائل العباد: ۱/۲۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۳۲؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۱۴؛ مستمسک العروۃ: ۲/۳۳۴؛ ریاض المسائل: ۲/۸۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۱۵۹؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۳۳۳

[6] تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۵ ح ۵۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۷۷ ح ۴۴۳؛ کافی: ۳/۶۵ ح ۹؛ الوافی: ۶/۵۴۸؛ الاستبصار: ۱/۱۲۷ ح ۴۳۵

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

## تیمم کی تیسری صورت:

## پانی کے استعمال میں خوف:

{509} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُكَيْنٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلاَناً أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَ هُوَ مَجْدُورٌ فَغَسَّلُوهُ فَمَاتَ فَقَالَ قَتَلُوهُ أَلاَّ سَأَلُوا أَلاَّ يَمَّمُوهُ إِنَّ شِفَاءَ الْعِيِّ السُّؤَالُ.

✪ محمد بن سکین وغیرہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فلاں شخص کو چیچک نکلی ہوئی ہے اور اسے غسل جنابت کرنے کی ضرورت پیش آئی تو لوگوں نے اسے غسل دے دیا جس کی وجہ سے وہ مر گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں نے اسے قتل کیا ہے۔ ان لوگوں نے سوال کیوں نہ کیا؟ اسے تیمم کیوں نہ کرایا؟ حیرانگی و درماندگی (جہالت) کا علاج سوال کرنا ہے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے ③ یا حسن ہے ④

{510} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ الْقَرْحُ وَ الْجِرَاحَةُ يُجْنِبُ قَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ لاَ يَغْتَسِلَ وَ يَتَيَمَّمَ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک آدمی کو کچھ پھوڑے پھنسیاں نکلے ہوئے ہیں یا اسے کچھ زخم ہیں (اور غسل واجب ہو گیا ہے) تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ غسل نہ کرے اور تیمم کرے۔ ⑤

---

① تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۴۰۳؛ مصباح المنہاج: ۱/۱۹۱؛ منتھی المطلب: ۳/۳۶ و ۵۷/۱؛ مدارک العروۃ: ۲/۹/۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۷/۱۳؛ مدارک الاحکام: ۱/۱۹۰؛ مراۃ العقول: ۱۳/۸۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۳۱؛ مختلف الشیعہ: ۱/۸۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۴۳؛ جواہر الکلام: ۵/۹۶؛ ینابیع الاحکام: ۱/۵۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۸؛ المعالم الزلفیٰ: ۹۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۴؛ مستند الشیعہ: ۳/۷

② الکافی: ۳/۶۸ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۴ ح ۵۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۴۶ ح ۳۸۲۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۷ ح ۲۱۹؛ الوافی: ۶/۵۴۹؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۵۴؛ السرائر: ۳/۶۱۲

③ تنقیح مبانی العروۃ: ۷/۱۰۲؛ عمدۃ الاصول: ۷/۲۴۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۳۵

④ مصباح الہدیٰ: ۷/۲۶۵؛ لوامع الاحکام: ۹۸۳؛ مراۃ العقول: ۱۳/۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۰۸

⑤ الکافی: ۳/۶۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۴ ح ۵۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۴۷ ح ۳۸۲۸؛ الوافی: ۶/۵۴۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## تیمم کی چوتھی صورت:

### حرج اور مشقت:

**{511}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يُيَمَّمُ الْمَجْدُورُ وَ الْكَسِيرُ إِذَا أَصَابَتْهُمَا الْجَنَابَةُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جسے چیچک (وغیرہ) کی تکلیف ہو یا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور اسے غسل جنابت کی ضرورت پیش آئے (یا وضو کی) تو وہ تیمم کرے گا۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [3]

## تیمم کی پانچویں صورت:

### پانی پیاس بجھانے کے لئے ضروری ہو:

**{512}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّضْرِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي السَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مَاءٌ قَلِيلٌ يَخَافُ إِنْ هُوَ اغْتَسَلَ أَنْ يَعْطَشَ قَالَ إِنْ خَافَ عَطَشاً فَلَا يُهْرِقْ مِنْهُ قَطْرَةً وَ لْيَتَيَمَّمْ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّ الصَّعِيدَ أَحَبُّ إِلَيَّ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سفر میں جنب ہوگیا اور اس کے پاس تھوڑا سا پانی موجود تھا مگر اسے اندیشہ تھا کہ اگر غسل کرے گا تو اسے پیاس ستائے گی تو اگر اسے پیاس کا اندیشہ ہو تو پانی کا ایک قطرہ بہائے بغیر مٹی سے تیمم کرے کیونکہ (اس صورت میں) مجھے مٹی زیادہ پسند ہے۔ [4]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۳/۸۶؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۸۲۳؛ مدارک العروۃ: ۸۶/۳؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۲/۸۷؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۸۷؛ مصباح المنہاج: ۲/۲۲۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۹۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۱۰؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۱۵؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۳۷؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۸۰؛ جامع المدارک: ۱/۸۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۸۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۹۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۱۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۹۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۲۲/۳؛ مباحث الاصول: ۱/۵۰۲؛ وسائل العباد: ۱/۲۲۸؛ مشارق الشموس: ۲/۶۵۳؛ شرح العروۃ: ۴/۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۹۶؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/۵۷؛ مہذب الاحکام: ۲/۲۸۷

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۵ ح ۵۳۳؛ الکافی: ۳/۶۸ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۴۸ ح ۳۸۳۳؛ الوافی: ۶/۵۵۱

[3] ملاذ الاخیار: ۲/۹۰؛ مصابیح الظلام: ۳/۴۴؛ منتہی المطلب: ۳/۲۷؛ مراۃ العقول: ۱۳/۸۶؛ غنائم الایام: ۱/۵۱۳؛ شرح فروع مازندرانی: ۱/۳۱۷

[4] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۴ ح ۱۲۶۷؛ الکافی: ۳/۶۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۸۸ ح ۳۹۴۳؛ الوافی: ۶/۵۴۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{513} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ وَ فَضَالَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْجُنُبُ يَكُونُ مَعَهُ الْمَاءُ الْقَلِيلُ فَإِنْ هُوَ اغْتَسَلَ بِهِ خَافَ الْعَطَشَ أَ يَغْتَسِلُ بِهِ أَوْ يَتَيَمَّمُ قَالَ بَلْ يَتَيَمَّمُ وَ كَذٰلِكَ إِذَا أَرَادَ الْوُضُوءَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حالت سفر میں ایک جنب آدمی کے پاس اس قدر تھوڑا سا پانی ہے جو اگرچہ غسل کے لئے کافی ہے مگر اسے پیاس کا اندیشہ ہے تو کیا وہ غسل کرے یا (پانی بچائے اور) تیمم کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ تیمم کرے اور یہی حکم وضو کا ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

## تیمم کی چھٹی صورت:

### وضو یا غسل کا ٹکراؤ ایسی شرعی تکلیف سے ہو رہا ہو جو ان سے زیادہ اہم ہو یا مساوی ہو:

{514} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَلَا تَحِلُّ الصَّلَاةُ فِيهِ وَلَيْسَ يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُهُ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي فَإِذَا أَصَابَ مَاءً غَسَلَهُ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ.

۞ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کے پاس ایسا (نجس یا غصبی) کپڑا موجود ہے جس میں نماز جائز نہیں ہے اور اسے دھونے (اور وضو یا واجب ہو تو غسل کرنے) کے لئے پانی بھی نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تیمم کر کے اسی کپڑے میں نماز پڑھے اور جب پانی مل جائے تو اسے دھوئے اور (وضو یا غسل کر کے)

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۱۹۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۶؛ منتہی المطلب: ۳/۲۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۲۴؛ ریاض المسائل: ۲/۱۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۵۶؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۱۳۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۲۸۹؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۲۲؛ جواہر الکلام: ۵/۱۱۵؛ مصباح الفقیہ: ۶/۸۴؛ مہذب الاحکام: ۴/۳۵۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۲۰؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۳۷۶؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۸؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۱۲؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۱/۲۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۵۵۴

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۶ ح ۱۲۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۸۸ ح ۳۹۵۴؛ الوافی: ۶/۵۴۶

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۱۹۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۹۶؛ التشریح الاسلامی: ۲/۱۹۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۲۸۹؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۴/۳۴۳؛ مصباح الفقیہ: ۶/۴۳۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۹۸؛ مفتاح البصیرۃ: ۵/۳۵۷؛ مہذب الاحکام: ۴/۳۵۲؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۸۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۵۱۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۲۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۵؛ الحبل المتین: ۱/۳۵۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۴۴؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۸۳

نماز کا اعادہ بھی کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

## قول مؤلف:

بعید نہیں ہے کہ یہ اعادہ استحباب پر یا اختیار پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{515} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَ هُوَ بِالْفَلاَةِ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَ أَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَ يَطْرَحُ ثَوْبَهُ وَ يَجْلِسُ مُجْتَمِعاً فَيُصَلِّي فَيُومِئُ إِيمَاءً.

✪ محمد بن علی حلبی امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کسی جنگل میں تھا اور جنب ہوگیا اور اس کے پاس ایک ہی کپڑا تھا جسے منی لگ گئی تو وہ تیمم کرے اور وہ کپڑا دور پھینک دے اور سکڑ کر بیٹھ جائے اور اشارہ سے نماز پڑھے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 143 کی طرف رجوع کیجئے۔

{516} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ مَعَهُ إِنَاءَانِ فِيهِمَا مَاءٌ فَوَقَعَ فِي أَحَدِهِمَا قَذَرٌ وَ لاَ يَدْرِي أَيُّهُمَا هُوَ وَ لَيْسَ يَقْدِرُ عَلَى مَاءٍ غَيْرِهِ قَالَ يُهَرِيقُهُمَا جَمِيعاً وَ يَتَيَمَّمُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۷ ح ۱۲۷۹ و ۲/ ۲۲۴ ح ۸۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۹۲ ح ۳۹۵۷؛ الاستبصار: ۱/ ۱۶۹ ح ۵۸۷؛ الوافی: ۷/ ۴۴۱

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۶۵؛ شرح العروۃ: ۳/ ۳۵۰؛ جواہر الکلام: ۶/ ۲۵۲؛ تنقیح مبانی: ۳/ ۱۹۴؛ سند العروۃ: ۵/ ۳۳۳؛ مصباح البصیرۃ: ۳/ ۲۱۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۲۰۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/ ۵۰۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۴۲۲؛ التنقیح فی شرح: ۲/ ۴۹۳؛ غنائم الایام: ۲/ ۴۹۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/ ۱۹۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۳۰۰؛ ریاض المسائل: ۲/ ۱۳۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۳۳؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۲۷۹؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۲۵۶؛ الدر الباہر: ۳۹۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۹۵؛ مصباح الہدیٰ: ۲/ ۹۰؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۱/ ۳۰۳؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱/ ۹۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۳۰۱؛ وسائل العباد: ۱/ ۱۲۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۶ ح ۱۲۷۸؛ الاستبصار: ۱/ ۱۶۸ ح ۵۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۸۶ ح ۴۲۵۱؛ الوافی: ۷/ ۴۴۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۳ ح ۸۸۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۶۵ و ۴/ ۲۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ: ۱۷۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۵۹۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۹۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۵۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۴/ ۱۷۹

❁ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے پاس دو برتن ہیں جن میں سے ایک میں نجاست گر جاتی ہے لیکن اسے معلوم نہیں ہے کہ وہ کون سا ہے اور ان کے علاوہ پانی تک اس کی دسترس بھی نہیں ہے تو (وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ دونوں برتنوں کا پانی انڈیل دے اور تیمم کرے۔ (۱)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (۲)

## تیمم کی ساتویں صورت:

### جب وقت تنگ ہو:

{517} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي ٱلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا لَمْ يَجِدِ ٱلْمُسَافِرُ ٱلْمَاءَ فَلْيَطْلُبْ مَا دَامَ فِي ٱلْوَقْتِ فَإِذَا خَافَ أَنْ يَفُوتَهُ ٱلْوَقْتُ فَلْيَتَيَمَّمْ وَلْيُصَلِّ فِي آخِرِ ٱلْوَقْتِ فَإِذَا وَجَدَ ٱلْمَاءَ فَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلْيَتَوَضَّأْ لِمَا يَسْتَقْبِلُ.

❁ زرارہ سے امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب مسافر کو (وضو) کے لئے پانی دستیاب نہ ہو تو جب تک وقت میں گنجائش ہے پانی کی تلاش جاری رکھے ہاں البتہ جب وقت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے آخری وقت میں نماز پڑھے اور اس کے بعد جب پانی دستیاب ہو جائے تو قضا کی ضرورت نہیں ہے البتہ آئندہ (نماز) کے لئے وضو کرے۔ (۳)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ (۴)

---

(۱) تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۷ ح ۱۲۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۵۰۵ ح ۴۲۹۹؛ الکافی: ۳/ ۱۰ ح ۶؛ الاستبصار: ۱/ ۲۱ ح ۴۸؛ فقہ الرضا: ۹۳

(۲) ملاذ الاخیار: ۲۶۱/۳؛ تنقیح مبانی: ۱/ ۲۸۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/ ۱۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۲۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۴۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/ ۲۴۵؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۲۴۷؛ مہذب الاحکام: ۱/ ۲۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱/ ۲۰۷؛ بغیۃ الہدیٰ: ۱/ ۲۶۱؛ کتاب الطہارۃ (انصاری): ۱/ ۲۷۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۳۰۴؛ شرح طہارۃ القواعد: ۲۴۳؛ اوثق الوسائل: ۳۰۴؛ زبدۃ الاصول: ۳/ ۳۲۴؛ تفصیل الشریعہ: ۷/ ۶۵؛ شرح حاقات الاصول: ۱۹/ ۳۲۲؛ بحر الفوائد: ۵/ ۱۲۳؛ مستمسک فی شرح: ۲/ ۲۴۵؛ مقابس الانوار: ۴۰۷

(۳) تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۹۲ ح ۵۵۵؛ الکافی: ۳/ ۶۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۶۶ ح ۳۸۸۳؛ الاستبصار: ۱/ ۱۶۵ ح ۵۴۸؛ الوافی: ۶/ ۵۵۹

(۴) موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/ ۴۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۰۸؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۳۳۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۴۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۴۰؛ الدر الباہر: ۷۹؛ کتاب الطہارۃ شمیخی: ۲/ ۸۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/ ۱۳۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۴۴۶؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۲/ ۲۲۶؛ جواہر الکلام: ۵/ ۸۶؛ شرح العروۃ: ۱۱/ ۳؛ براہین الحج: ۲/ ۴۷؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۳۴۴؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۴۰۹؛ شرح العروۃ: ۱۰/ ۶۷؛ تفصیل الشریعہ: ۳۳/ ۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۰۰؛ اصول الفقہ حلی: ۳/ ۸۷؛ منتہی المطلب: ۳/ ۸؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۷۳؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۲۳۸؛ مصباح الفقیہ: ۶/ ۲۴۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/ ۵۰۳؛ الحبل المتین: ۱/ ۹۲؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/ ۸۰۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۸۴؛ کشف اللثام: ۲/ ۴۸۳

**{518}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ تُدْرِكُهُ الْجِنَازَةُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَإِنْ ذَهَبَ يَتَوَضَّأُ فَاتَتْهُ الصَّلاَةُ عَلَيْهَا قَالَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کو نماز جنازہ پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے اور وہ باوضو نہیں ہے اور اگر وضو کرنے جائے تو نماز فوت ہوجائے گی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیمم کرے اور نماز پڑھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

## قول مؤلف:

ممکن ہے کہ نماز جنازہ کے لیے یہ فضیلت استحباب یا اختیار پر محمول ہو (واللہ اعلم)

## وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا صحیح ہے:

**{519}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ وَجَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ التُّرَابَ طَهُوراً كَمَا جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوراً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے مٹی کو اسی طرح پاک (کنندہ) ہے جس طرح پانی کو پاک (کنندہ) بنایا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۸۷ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۱۱۱ ح ۳۱۹۳؛ الوافی: ۲۴/۳۲۰

[2] التیمم قدیری: ۱۱۳؛ الدرر الباہرہ: ۳۰۹؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۱۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۷/۳۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۱۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۳۰؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۴۴۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۳۳۶؛ بغیۃ الہدۃ: ۲/۳۱۷؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/۴۴۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۲۹۶؛ جامع المدارک: ۱/۱۹۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۴۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۸۸؛ مصباح الہدیٰ: ۶/۴۰۷؛ مصباح الفقیہ: ۶/۳۸۷؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۱۹۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۳/۱۹۵؛ جواہر الکلام: ۵/۲۶۸؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۳۱۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۵۷؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۷۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۱۱

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۴ ح ۱۲۶۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۹ ح ۲۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۸۵ ح ۳۹۳۴؛ الوافی: ۶/۵۴۳؛ الاستبصار: ۱/۳۲۵ ح ۸۶۴

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۱۶۰؛ مصباح الفقیہ: ۶/۱۸۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۹۶؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۱۸۵؛ شرح العروۃ: ۱۰/۱۹۳؛ منتہی المطلب: ۲/۲۲۹؛ تنقیح مبانی: ۷/۵۵۳؛ الحاشیہ علی مدارک: ۲/۱۲۱؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۱۸۸؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۰۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۴۰۹؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۲۱۸؛ فقہ الاجتہاد و التقلید روحانی: ۴۰۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۹؛ جامع المدارک: ۱/۵۰۱؛ مستند الشیعہ: ۳/۳۹۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۱۶۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۴۰۲؛ شرح طہارۃ القواعد: ۵۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۱۲؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۸۶؛ المعالم الماثورۃ: ۲/۲۲۶؛ بیان تحریر الوسیلہ: ۴۴۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۴۵؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۱/۱۷؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۱/۳۲۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۱۹۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۰۷

**{520}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ مُبْتَلَّةً لَيْسَ فِيهَا تُرَابٌ وَ لاَ مَاءٌ فَانْظُرْ أَجَفَّ مَوْضِعٍ تَجِدُهُ فَتَيَمَّمْ مِنْهُ فَإِنَّ ذَلِكَ تَوْسِيعٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فَإِنْ كَانَ فِي ثَلْجٍ فَلْيَنْظُرْ لِبْدَ سَرْجِهِ فَلْيَتَيَمَّمْ مِنْ غُبَارِهِ أَوْ شَيْءٍ مُغْبَرٍّ وَ إِنْ كَانَ فِي حَالٍ لاَ يَجِدُ إِلاَّ الطِّينَ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَتَيَمَّمَ مِنْهُ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر زمین تر ہو جہاں نہ خاک مل سکے اور نہ پانی تو اس تر زمین کے قدرے زیادہ خشک مقام کو دیکھو اور اس سے تیمم کرو یہ خدائے عزوجل کی طرف سے وسعت ہے۔

پھر فرمایا: اگر برف میں گھر جائے تو دیکھے اگر گھوڑے کی زین یا کسی اور چیز پر غبار ہے تو اس سے تیمم کرے اور اگر ایسی حالت میں ہو کہ سوائے کیچڑ کے اور کوئی چیز نہ ہو تو پھر اس سے تیمم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{521}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي حَالٍ لاَ تَقْدِرُ إِلاَّ عَلَى الطِّينِ فَتَيَمَّمْ بِهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَوْلَى بِالْعُذْرِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَكَ ثَوْبٌ جَافٌّ وَ لاَ لِبْدٌ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَنْفُضَهُ وَ تَتَيَمَّمَ بِهِ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کبھی ایسی حالت میں ہو کہ سوائے کیچڑ کے اور کوئی چیز دستیاب نہ ہو حتیٰ کہ ایسا (غبارآلود) کپڑا یا زین پوش بھی نہ ہو جسے جھاڑ کر تیمم کر سکو تو پھر اسی کیچڑ سے تیمم کر سکتے ہو کیونکہ خدا عذر کو قبول کرنے میں سے اولیٰ ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

**{522}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۹ ح ۵۴۲؛ الاستبصار: ۱/۱۵۶ ح ۵۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۵۴ ح ۳۸۴۹

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۷۲؛ شرح العروۃ: ۱۰/۱۹۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۸۲؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۰۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۱۹۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۳۰۳؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/۲۰۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۴/۳۵؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/۲۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۵۷؛ مصباح الفقیہ: ۶/۱۸۳؛ جواہر الکلام: ۵/۳۵؛ معجم المصطلحات: ۱۹۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۴۴۳؛ المسائل الجامعیہ: ۳۴۶؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۳۰۹؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۱۶

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۹ ح ۵۴۳؛ الکافی: ۳/۶۸ ح ۳؛ الاستبصار: ۱/۱۵۶ ح ۵۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۵۴ ح ۳۸۵۲؛ الوافی: ۶/۵۷۴

[4] وسائل العباد: ۱/۲۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۶۵؛ مہذب الاحکام: ۴/۳۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۱۱۶؛ ریاض المسائل: ۲/۲۳؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۲۵؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۱۸۵؛ مستمسک العروۃ: ۴/۳۸۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۱۱۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۳۰۶

زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرَأَيْتَ الْمُوَاقِفَ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى وُضُوءٍ كَيْفَ يَصْنَعُ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى النُّزُولِ قَالَ تَيَمَّمَ مِنْ لِبْدِهِ أَوْ سَرْجِهِ أَوْ مَعْرَفَةِ دَابَّتِهِ فَإِنَّ فِيهَا غُبَاراً وَ يُصَلِّي.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص مقام عرفات میں گھوڑے پر سوار ہے اور (کسی وجہ سے) اتر نہیں سکتا اور وہ باوضو نہیں ہے تو کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: گھوڑے کے زین پوش، زین یا اس کی گردن کے بالوں سے تیمم کرے کیونکہ ان چیزوں میں غبار ہوتا ہے اور نماز پڑھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{523} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعُبَيْدِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يُجْنِبُ فِي السَّفَرِ فَلَا يَجِدُ إِلَّا الثَّلْجَ أَوْ مَاءً جَامِداً قَالَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الضَّرُورَةِ يَتَيَمَّمُ وَلَا أَرَى أَنْ يَعُودَ إِلَى هَذِهِ الْأَرْضِ الَّتِي تُوبِقُ دِينَهُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے ایک شخص کے متعلق سوال کیا کہ وہ حالت سفر میں جنب ہو جاتا ہے اور وہاں سوائے برف یا منجمد پانی کے اور کوئی چیز نہیں ہے تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ بمنزلہ ضرورت اور مجبوری کے ہے لہٰذا تیمم کرے اور میرا خیال ہے کہ پھر ایسی زمین کی طرف نہ جائے جو اس کے دین کو برباد کردے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۸۹ ح ۵۴۴؛ الکافی: ۳/ ۵۹ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۵۳ ح ۳۸۴۶؛ الاستبصار: ۱/ ۱۵۷ ح ۵۴۱؛ الوافی: ۶/ ۵۷۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۶۹ ح ۲۴۵؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۱۵۵

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۲۶۷؛ منتہی المطلب: ۳/ ۶۹؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۴۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۱۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۶/ ۲۰۳؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/ ۸۳۴؛ شرح العروۃ: ۱۰/ ۲۰۷؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۲۰۷؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۳۷۹؛ فقہ الصادق: ۳/ ۱۰۵؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲/ ۱۹۵؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۲۱۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۱۸؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/ ۲۰۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۳۳۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۳۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۹۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/ ۱۳۱؛ کشف الظلام: ۲/ ۵۸۴؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۴۰۱؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۱۹۳؛ جواہر الکلام: ۵/ ۱۷۴؛ جامع المدارک: ۱/ ۱۸۴؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۴۸۲

[3] تہذیب الاحکام: ۱/ ۱۹۱ ح ۵۵۳؛ الکافی: ۳/ ۶۷ ح ۱؛ الاستبصار: ۱/ ۱۵۸ ح ۵۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۵۵ ح ۳۸۵۴؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۱۵۶؛ الوافی: ۶/ ۵۵۵؛ السرائر: ۳/ ۶۱۲

[4] مستمسک العروۃ: ۴/ ۳۸۵؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۲۵۴؛ الدر الباہر: ۳۸۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۸۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/ ۱۵۷؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۳۷۷؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۳۱۲؛ ریاض المسائل: ۲/ ۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۹۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/ ۲۶۵؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۲۵۴؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۳۸۹؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۴۲۴؛ مصباح الفقیہ: ۶/ ۲۱۷؛ حکم القضائی مدارک: ۲/ ۱۱۶؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/ ۱۱۶؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۳/ ۴۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۳۳۳؛ مرآۃ العقول: ۱۳/ ۸۳؛ منتہی المطلب: ۳/ ۷۲؛ الجعفریہ: ۱/ ۴۶۳

**{524}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُجْنِبُ فِي السَّفَرِ لاَ يَجِدُ إِلاَّ الثَّلْجَ قَالَ يَغْتَسِلُ بِالثَّلْجِ أَوْ مَاءِ النَّهَرِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سفر کی حالت میں جنب ہو جاتا ہے اور برف کے سوا کچھ نہیں پاتا تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: برف یا نہر کے پانی سے غسل کرے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

**{525}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَلَوِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: نَهَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنْ يَتَيَمَّمَ الرَّجُلُ بِتُرَابٍ مِنْ أَثَرِ الطَّرِيقِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی شخص راستہ کی خاک سے تیمم کرے۔ ③

## تحقیق:

حدیث مجہول ہے ④ لیکن راستے کی مٹی سے تیمم کے مکروہ ہونے کا فتوی موجود ہے۔ ⑤

## وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ:

**{526}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّيَمُّمِ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْبِسَاطِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ مَسَحَ كَفَّيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى ظَهْرِ الْأُخْرَى.

✪ کاہلی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے تیمم کے متعلق سوال کیا تو امام علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کو فرش پر مارا اور

---

① تہذیب الاحکام: ۱/۱۹۱ ح ۵۵۰؛ الاستبصار: ۱/۱۵۷ ح ۵۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۶ ح ۳۸۵۷؛ الوافی: ۶/۵۲۲

② ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۱/۹۹؛ مستند المنافع: ۲/۵۶؛ کشف الاسرار: ۳/۶۱؛ مستمسک العروۃ: ۴/۸۳؛ مقابس الانوار: ۸؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۴/۴۴؛ منتہی المطلب: ۱/۱۳۷؛ جامع المقاصد: ۱/۴۸۵؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۲۲؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۵۴؛ جواہر الکلام: ۵/۱۵۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۵۴؛ غنائم الایام: ۱/۳۳۱؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/۱۱۶

③ تہذیب الاحکام: ۱/۱۸۷ ح ۵۳۸؛ الکافی: ۳/۶۲ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۴۹ ح ۳۸۷۳؛ الوافی: ۶/۵۷۳

④ ملاذ الاخیار: ۲/۱۷۱؛ مرآۃ العقول: ۱۳/۱۷۵

⑤ توضیح المسائل آقا سیستانی: ۱۷اف ۶۸۹؛ آقا خمینی: ۱۰۲اف ۶۹۸؛ آقا صادق شیرازی: ۱۴۷اف ۶۶۷؛ آقا مکارم: ۱۵۵اف ۶۹۸؛ آقا گلپایگانی: ۱۰۳اف ۷۰۷؛ آقا بشیر: ۱۴۳اف ۶۹۸؛ آقا کاشانی: ۱۴۳اف ۵۸۷

پھر ان کو منہ پر پھیرا پھر دونوں ہتھیلیوں کو ایک کی ہتھیلی سے دوسرے کی پشت کو مسح کیا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

**{527}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ التَّيَمُّمِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعَهَا فَنَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا جَبِينَيْهِ وَ كَفَّيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تیمم کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان کو جھاڑا اس کے بعد ان سے ایک بار اپنی پیشانی اور اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت پر مسح کیا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

صرف پیشانی پر ہاتھ پھیرے یا پورے چہرے پر ہاتھ پھیرے تو اسے ہر دو طرح اختیار ہے (واللہ اعلم)

**{528}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ لِلْوَجْهِ وَ الْيَدَيْنِ.

۞ محمد بن مسلم نے دونوں اماموں (امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے ایک سے روایت کیا ہے کہ امام علیہ السلام سے تیمم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: منہ اور ہاتھوں کے لئے دو دو بار ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۶۲ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۰۷ ح ۶۰۰؛ الاستبصار: ۱/۱۷۰ ح ۵۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۵۸ ح ۳۸۶۱؛ الوافی: ۶/۵۸۱

[2] دروس تمہیدیہ: ۱/۱۰۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۱۶۷؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/۲۹۹؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۳۳۴؛ منتھی المطلب: ۳/۸۹؛ مہذب الاحکام: ۴/۳۰۸؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۲۷۶؛ مصباح الفقیہ: ۶/۲۸۷؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۲۱؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/۳۵۲؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۷۳؛ ملاذ الاخیار: ۲/۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۵۸۹؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۹۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۲۶۲؛ الحبل المتین: ۱/۱۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۸؛ غنائم الایام: ۱/۳۳۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۳۳؛ جامع المدارک: ۱/۱۸۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۳۲۰

[3] الکافی: ۳/۶۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۱ ح ۶۱۳؛ الاستبصار: ۱/۱۷۱ ح ۵۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۵۹ ح ۳۸۶۳؛ الوافی: ۶/۵۸۱؛ تفسیر الصافی: ۱/۴۵۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۵

[4] المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/۳۳۹؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۲۶۶؛ مراۃ العقول: ۱۳/۱۷۱؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۸۷؛ الفقہ القارن: ۱/۸۵؛ غنائم الایام: ۱/۳۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۴؛ شرح العروۃ: ۱۰/۲۵۷؛ مصباح الفقیہ: ۶/۲۹۱؛ المہذب البارع: ۱/۲۰۵؛ تبصرۃ الفقہا: ۲/۳۵۲؛ منتھی المطلب: ۳/۹۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۸۴؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۲۹؛ الدر الباہر: ۳۹۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۵۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/۲۵۷؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۵۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۴/۴۰۵؛ الحبل المتین: ۱/۱۷۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۳۲؛ ریاض المسائل: ۲/۳۴۲؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۲۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۳۵

[5] تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۰ ح ۶۱۰؛ الاستبصار: ۱/۱۷۲ ح ۵۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۶۱ ح ۳۸۷۰؛ الوافی: ۶/۵۸۲

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ (1)

{529} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ اَلْكِنْدِيِّ عَنِ اَلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَ ضَرْبَةٌ لِلْكَفَّيْنِ.

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: تیمم ایک ضربت منہ کے لئے اور ایک ضربت ہاتھوں کے لئے ہے۔ (2)

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ (3)

## ﴿تیمم کے احکام﴾

{530} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْمُفِيدِ عَنْ أَبِي اَلْقَاسِمِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلتَّيَمُّمِ مِنَ اَلْوُضُوءِ وَ اَلْجَنَابَةِ وَ مِنَ اَلْحَيْضِ لِلنِّسَاءِ سَوَاءٌ فَقَالَ نَعَمْ.

عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا وضو، (غسل) جنابت اور (غسل) حیض کے عوض جو تیمم کیا جاتا ہے وہ ایک جیسا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ (4)

**تحقیق:**

حدیث موثق ہے۔ (5)

---

(1) ملاذ الاخیار: ۲/۹۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۸۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/۴۲۸؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۲۰؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۲۹۵؛ مہذب الاحکام: ۴/۴۰۹؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۲؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۳۸؛ موسوعۃ الفاضل القطیفی: ۱/۲۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۴/۳۴۸؛ غنائم الایام: ۱/۳۴۰؛ ریاض المسائل: ۲/۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۵۷؛ کشف اللثام: ۲/۴۷۶؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۲۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۸۱؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۲۷

(2) تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۰ ح ۶۰۹؛ الاستبصار: ۱/۱۷۱ ح ۵۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۶۱ ح ۳۸۷۴؛ عوالی اللئالی: ۵/۳۴۳؛ الوافی: ۶/۵۸۲

(3) ملاذ الاخیار: ۲/۹۵؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۱۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۳۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۳/۱۱۹؛ جواہر الکلام: ۵/۲۱۱؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۴/۳۴۸؛ شرح العروۃ: ۱۰/۲۷۸؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۸۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۴۹؛ غنیۃ البدر: ۲/۸۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۳۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۴۹؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/۲۶؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۳۳۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۰۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۳۳؛ آیات الاحکام: ۳/۹۳؛ مہذب الاحکام: ۴/۲۴۷؛ الدر الباہر: ۹۴؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۲۲۶؛ کشف الاسرار: ۳/۴۲۶

(4) تہذیب الاحکام: ۱/۲۱۲ ح ۶۱۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۷ ح ۲۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۶۲ ح ۳۸۷۵؛ تفسیر الصافی: ۱/۴۵۶؛ الوافی: ۶/۵۸۳

(5) ملاذ الاخیار: ۲/۲۰۴؛ شرح العروۃ: ۱۰/۳۰۸؛ مصباح المنہاج: ۵/۸۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۰۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۳۳؛ آیات الاحکام: ۷/۴۵؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۳۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۲۴۰؛ التیمم قدیری: ۱۸۴؛ ریاض المسائل: ۲/۳۸؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۴۳۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۳۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۱۵۸؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۳۴۹؛ مستمسک العروۃ: ۴/۳۳۲؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۰۸؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/۱۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۶/۳۱۱؛ المسائل الجامعیہ: ۱۸۸؛ الحاشیۃ علی مدارک الاحکام: ۲/۱۳۹

**{531}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا أَجْنَبَ وَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ قَالَ يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَغْتَسِلْ وَلَا يُعِيدُ الصَّلَاةَ.

۞ عبیداللہ بن علی حلبی نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جنب ہوجاتا ہے مگر اسے پانی نہیں ملتا تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مٹی سے تیمم کرے (اور نماز پڑھے) اور جب پانی دستیاب ہوجائے تو غسل کرے مگر نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{532}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنْ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ كَانُوا فِي سَفَرٍ أَحَدُهُمْ جُنُبٌ وَالثَّانِي مَيِّتٌ وَالثَّالِثُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَمَعَهُمْ مِنَ الْمَاءِ قَدْرُ مَا يَكْفِي أَحَدَهُمْ مَنْ يَأْخُذُ الْمَاءَ وَكَيْفَ يَصْنَعُونَ قَالَ يَغْتَسِلُ الْجُنُبُ وَيُدْفَنُ الْمَيِّتُ بِتَيَمُّمٍ وَيَتَيَمَّمُ الَّذِي هُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ لِأَنَّ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَرِيضَةٌ وَغُسْلَ الْمَيِّتِ سُنَّةٌ وَالتَّيَمُّمَ لِلْآخَرِ جَائِزٌ.

۞ عبدالرحمن بن ابی نجران سے روایت ہے کہ انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ سفر کی حالت میں تین افراد جمع ہوتے ہیں: جنب، میت اور بے وضو اور نماز کا وقت داخل ہوجاتا ہے جبکہ ان کے پاس اس قدر ہے جو صرف ایک کے لئے کافی ہے تو وہ کیا کریں اور وہ پانی کون استعمال کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے جنب آدمی غسل کرے، میت کو تیمم کرا کر کے دفن کیا جائے اور جو بے وضو ہو وہ بھی تیمم کرے کیونکہ غسل جنابت فرض ہے اور غسل میت سنت (سے واجب ہوا) ہے اور تیسرے (بے وضو) کے لئے تیمم جائز ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۵ ح ۲۱۳؛ المحاسن: ۲/۲۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۶۶ ح ۳۸۸۱؛ الوافی: ۶/۵۶۰؛ بحار الانوار: ۷۸/۱۵۹

[2] روضۃ المتقین: ۱/۲۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۲/۸۳؛ شرح العروۃ: ۱۰/۶۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۹۲؛ مصباح الاصول: ۲/۷۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۹۳؛ الغنیۃ البدا: ۲/۸۶۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۸۶۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۱۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۴/۲۲۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۸۱؛ مصباح الاصول: ۳/۹۰؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۴۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۶۴؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۶۳؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۸۲؛ ریاض المسائل: ۲/۶۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۸۷۳؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۳۳؛ آیات الاحکام: ۵/۲۵۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/۵۴۲؛ حدود الشریعہ: ۲/۸۳۴؛ مدارک الاحکام: ۲/۱۹۰

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۰۸ ح ۲۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۰۹ ح ۲۸۵؛ الاستبصار: ۱/۱۰۱ ح ۳۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۷۵ ح ۳۹۰۵؛ الوافی: ۶/۵۶۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۹؛ بحار الانوار: ۷۸/۴۲؛ علل الشرائع: ۱/۳۰۵

[4] روضۃ المتقین: ۱/۲۸۳؛ سند العروۃ: ۵/۲۱۲؛ جواہر الکلام: ۵/۲۵۶؛ شرح العروۃ: ۱۰/۳۰۹؛ کشف اللثام: ۲/۴۹۹؛ مستمسک العروۃ: ۴/۳۱۰؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۶۶؛ المعلقات علی العروۃ: ۱/۵۷۳؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/۳۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۸۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۵۶؛ ریاض المسائل: ۲/۶۱

**{533}** مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْمُفِيدِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱلصَّفَّارِ وَ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يُصَلِّي ٱلرَّجُلُ بِتَيَمُّمٍ وَاحِدٍ صَلاَةَ ٱللَّيْلِ وَ ٱلنَّهَارِ كُلَّهَا فَقَالَ نَعَمْ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يُصِبْ مَاءً قُلْتُ فَإِنْ أَصَابَ ٱلْمَاءَ وَ رَجَا أَنْ يَقْدِرَ عَلَى مَاءٍ آخَرَ وَ ظَنَّ أَنَّهُ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَرَادَهُ تَعَسَّرَ عَلَيْهِ ذَلِكَ قَالَ يَنْقُضُ ذَلِكَ تَيَمُّمَهُ وَ عَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ ٱلتَّيَمُّمَ قُلْتُ فَإِنْ أَصَابَ ٱلْمَاءَ وَ قَدْ دَخَلَ فِي ٱلصَّلاَةِ قَالَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ مَا لَمْ يَرْكَعْ فَإِنْ كَانَ قَدْ رَكَعَ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ فَإِنَّ ٱلتَّيَمُّمَ أَحَدُ ٱلطَّهُورَيْنِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا کوئی شخص ایک تیمم سے شب و روز کی تمام نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب تک کوئی حدث صادر نہ ہو یا پانی دستیاب نہ ہو جائے۔

میں نے پوچھا: اگر اسے پانی مل جائے اور اسے دوسرے پانی ملنے کی بھی امید ہو اور وہ یہ خیال کرے کہ اسے جب ضرورت ہوگی اور پانی دستیاب ہو جائے گا اس (پہلے والے) کو استعمال نہ کرے اور بعد میں پانی دستیاب نہ ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے اس کا تیمم ٹوٹ جائے گا اور اس پر دوبارہ تیمم کرنا واجب ہے

میں نے پوچھا: اگر (تیمم والا آدمی) نماز شروع کر دے اور پھر اسے پانی دستیاب ہو جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ رکوع میں نہیں گیا تو نماز توڑ دے اور وضو کرے (یا غسل کرے پھر نماز پڑھے) اور اگر رکوع میں چلا گیا تو اپنی نماز کو جاری رکھے اس لئے کہ تیمم بھی دو طہارتوں میں سے ایک ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**{534}** مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ لاَ يَجِدُ ٱلْمَاءَ أَيَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلاَةٍ فَقَالَ لاَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ ٱلْمَاءِ.

۞ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو پانی دستیاب نہیں ہوتا تو کیا وہ ہر نماز کے لئے تیمم کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں تیمم بھی بمنزلہ پانی کے (وضو کے) ہے۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۰۰ ح ۵۸۰؛ الکافی: ۳/۶۳ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۷۹ ح ۳۹۱۶؛ الاستبصار: ۱/۱۶۴ ح ۵۷۰؛ الوافی: ۶/۵۶۰

[2] ملاذ الاخیار: ۲/۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۰۸؛ مدارک الاحکام: ۲/۲۴۵؛ فقہ الصادق: ۳/۷۹؛ کتاب الطہارۃ الانصاری: ۵/۳۸۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۵۷؛ منتہی المطلب: ۳/۱۴۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۱۷۳؛ ریاض المسائل: ۲/۵۳؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۲۷۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۲۷۰؛ التیمم قدیری: ۲۱۱؛ بغیۃ الہدیۃ: ۲/۸۵۷؛ غنائم الایام: ۱/۳۷۳؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۲۲۴؛ مہذب الاحکام: ۴/۴۳۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۳۴۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۵۸؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۹۸؛ مستند الشیعہ: ۳/۴۸۶؛ انوار الفقاہۃ: ۱/۳۴۰

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۰۰ ح ۵۸۱؛ الاستبصار: ۱/۱۶۳ ح ۵۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۸۵ ح ۳۹۳۵؛ الوافی: ۶/۵۶۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

**{535}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُجْنِبُ وَ مَعَهُ قَدْرُ مَا يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ لِوُضُوءِ الصَّلاَةِ أَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ أَوْ يَتَيَمَّمُ قَالَ لاَ بَلْ يَتَيَمَّمُ أَ لاَ تَرَى أَنَّهُ إِنَّمَا جُعِلَ عَلَيْهِ نِصْفُ الْوُضُوءِ.

❂ عبیداللہ بن علی حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص جنب ہوجاتا ہے اور اس کے پاس صرف اس قدر پانی ہے جو وضو کے لئے کافی ہے تو کیا وہ وضو کرے یا (غسل کے عوض) تیمم کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ (وضو نہ کرے) بلکہ تیمم کرے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اسے نصف وضو (طہارت) قرار دیا گیا ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

**{536}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ احْتَاجَ إِلَى الْوُضُوءِ لِلصَّلاَةِ وَ هُوَ لاَ يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَوَجَدَ بِقَدْرِ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ أَوْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَ هُوَ وَاجِدٌ لَهَا يَشْتَرِي وَ يَتَوَضَّأُ أَوْ يَتَيَمَّمُ قَالَ لاَ بَلْ يَشْتَرِي قَدْ أَصَابَنِي مِثْلُ ذَلِكَ فَاشْتَرَيْتُ وَ تَوَضَّأْتُ وَ مَا يُشْتَرَى بِذَلِكَ مَالٌ كَثِيرٌ.

❂ صفوان سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز کے لئے وضو کرنا چاہتا ہے اور اس کے پاس پانی نہیں ہے البتہ پانی بقدر وضو قیمتاً ملتا ہے مگر مہنگا اس قدر ہے کہ سو درہم یا ہزار درہم میں ملتا ہے اور وہ شخص اسے حاصل کرسکتا ہے تو کیا پانی خرید کر وضو کرے یا تیمم کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ پانی خریدے اور وضو کرے۔ مجھے بھی اس طرح کی صورت حال پیش آئی تھی تو میں نے پانی خرید کر وضو کیا تھا اور اس سلسلہ میں بہت سے مال کثیر کا (جو پانی کی خریداری پر صرف کیا تھا) کوئی افسوس نہیں ہوا [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/ ۱۵۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۸؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۱۷۸؛ منتھی المطلب: ۳/ ۱۰۱؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۳۴۱؛ مصباح الفقیہ: ۶/ ۳۸۱؛ شرح العروۃ: ۱۰/ ۲۳۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۲۴۸؛ مجمع الفائدۃ: ۱/ ۲۲۴؛ مشارق الشموس: ۱/ ۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰/ ۲۳۳؛ القواعد الفقہیہ: ۱/ ۹۴؛ اثنی عشر رسالہ: ۹۲؛ ریاض المسائل: ۲/ ۵۸؛ فقہ الصادق: ۳/ ۲۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۰۱؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۳۳۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/ ۲۰۹؛ تفصیل الشریعہ: ۴/ ۱۷؛ التیمم قدیری: ۱۹۱؛ غنائم الایام: ۱/ ۳۱۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۵۱۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۳۴۰؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۴۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۹۵؛ اشارات الاصول کرباسی: ۲۹۱

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۰۵ ح ۲۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۴ ح ۱۲۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۸۶ ح ۳۹۴۰؛ الوافی: ۶/ ۵۴۳

[3] لوامع صاحبقرانی: ۱/ ۱۶۷؛ روضۃ المتقین: ۱/ ۲۷۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۹۶؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۲۹۲؛ تفصیل الشریعہ: ۴/ ۳۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۳۱۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۸۱؛ مصباح الاصول: ۳/ ۹۰؛ مدارک العروۃ: ۱۰/ ۳۴۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۲۵؛ مصباح الہدیٰ: ۷/ ۱۶۴؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۲۶۳؛ ریاض المسائل: ۲/ ۳۶؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/ ۳۷۸؛ انوار الفقاھۃ: ۱/ ۳۳۳؛ آیات الاحکام: ۵۴۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۲۵۴

[4] الکافی: ۳/ ۷۴ ح ۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۶ ح ۱۲۷۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۵ ح ۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۸۹ ح ۳۹۴۸؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۸۵؛ الوافی: ۶/ ۵۵۶؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۴۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{537} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ مَعَ أَهْلِهِ فِي السَّفَرِ فَلاَ يَجِدُ الْمَاءَ يَأْتِي أَهْلَهُ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَبِقاً أَوْ يَخَافَ عَلَى نَفْسِهِ.

❁ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص بیوی کے ہمراہ سفر کر رہا ہے اور پانی موجود نہیں ہے تو کیا وہ بیوی سے مباشرت کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسا کرے مگر یہ کہ اس میں شہوت کا غلبہ ہو یا جان کا خطرہ ہو۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[3]

{538} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُقِيمُ بِالْبِلاَدِ الْأَشْهُرَ لَيْسَ فِيهَا مَاءٌ مِنْ أَجْلِ الْمَرَاعِي وَ صَلاَحِ الْإِبِلِ قَالَ لاَ.

❁ محمد (بن مسلم) امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ ایک شخص اونٹوں کی بہتری اور ان کی چراگاہ کی وجہ سے کئی ماہ تک ایسے شہروں میں قیام کرتا ہے جہاں پانی نہیں ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قیام نہ کرے۔[4]

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۳/ ۲۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۹۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۴؛ براہین الحج: ۱/ ۸۲؛ جامع المدارک: ۱/ ۹۷؛ مشارق الشموس: ۲/ ۳۱؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/ ۱۰۰؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۲۵۸؛ تفصیل الشریعہ: ۴/ ۱۰۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۱۰۶؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۳۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۲۹۳؛ کتاب الطہارۃ اراکی: ۲/ ۵۰۴؛ کتاب الطہارۃ گلپایگانی: ۵/ ۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۶/ ۲۴؛ فقہ الصادق: ۳/ ۵۳؛ منتھی المطلب: ۳/ ۴؛ وسائل العباد: ۱/ ۵۴۲؛ لوامع الاحکام: ۵/ ۲۳؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۲۳؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۵۰۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۶۷۲؛ ارشاد الطالب: ۶/ ۲۳؛ التیمم قدیری: ۲۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۳۱۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۹۵

[2] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۵ ح ۱۲۶۹؛ السرائر: ۳/ ۶۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۹۰ ح ۳۹۵۰؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۱۶۰؛ الوافی: ۲۲/ ۷۰۵؛ الکافی: ۵/ ۴۹۵ ح ۳؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۱۶۰

[3] الحدائق الناضرۃ: ۴/ ۲۹۷؛ شرح العروۃ: ۴/ ۲۱۲؛ ریاض المسائل: ۲/ ۴۷؛ فقہ الصادق: ۳/ ۸۱؛ مصباح المنہاج: ۳/ ۳۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۳۴۱؛ قاعدۃ لاضرر: ۱/ ۵۴۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۴۱۷؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۲۴۱؛ سند العروۃ: ۴/ ۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۱۹۲؛ مرآۃ العقول: ۲۰/ ۳۰۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/ ۳۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/ ۳۵۲؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۱۰۲؛ مہذب الاحکام: ۴/ ۵۱؛ منتقی مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۲۸۹؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۱۰۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/ ۸۱؛ فقہ الصادق: ۲/ ۱۵۴؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۳۷۴

[4] تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۰۵ ح ۱۲۷۰؛ السرائر: ۳/ ۶۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۹۱ ح ۳۹۵۲؛ الوافی: ۶/ ۵۵۵؛ بحار الانوار: ۷۸/ ۱۶۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{539} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ نَائِماً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَوْ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاحْتَلَمَ فَأَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلْيَتَيَمَّمْ وَ لاَ يَمُرَّ فِي الْمَسْجِدِ إِلاَّ مُتَيَمِّماً وَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَمُرَّ فِي سَائِرِ الْمَسَاجِدِ وَ لاَ يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَسَاجِدِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص مسجد الحرام یا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سویا ہوا ہو اور وہ احتلام کی وجہ سے جنب ہو جائے تو (باہر نکلنے کے لئے) تیمم کرے اور تیمم کے بغیر مسجد سے نہ گزرے البتہ عام مساجد میں گزرنے میں حرج نہیں ہے لیکن ان میں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

# ﴿نماز کے احکام﴾

{540} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ عَلَى الصَّلاَةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الْحَجِّ وَ الصَّوْمِ وَ الْوَلاَيَةِ قَالَ زُرَارَةُ فَقُلْتُ وَ أَيُّ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ فَقَالَ الْوَلاَيَةُ أَفْضَلُ لِأَنَّهَا مِفْتَاحُهُنَّ وَ الْوَالِي هُوَ الدَّلِيلُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ ثُمَّ الَّذِي يَلِي ذَلِكَ فِي الْفَضْلِ فَقَالَ الصَّلاَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ الصَّلاَةُ عَمُودُ دِينِكُمُ الْحَدِيثَ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے: نماز، زکوۃ، حج، روزہ اور ولایت زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۱۹۲؛ تحریر الاحکام: ۱/۱۵۴؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/۴۹؛ مدارک العروۃ: ۲۰/۲۴۵؛ موسوعہ کتب الامام الشہید: ۱۷/۴/۷؛ بیان الفقہ: ۱۷؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۵۴؛ تحریر الاحکام: ۱/۲۳

[2] تہذیب الاحکام: ۱/۴۰۷ ح ۱۲۸۰؛ الکافی: ۳/۷۳ ح ۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۲/۲۰۶ ح ۱۹۳۴؛ تفسیر البرہان: ۲/۸۵؛ الوافی: ۶/۵۵۶

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۶/۱۵۴؛ مدارک الاحکام: ۱/۲۸۲؛ مصباح الہدیٰ: ۵/۵۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۴۰۹؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۸۹؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۲۰۰؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۸۳؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۵۰؛ مجمع الفائدۃ: ۱/۸۶؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۶/۳۱۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۲۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۳۳۶؛ التحفۃ السنیہ فی شرح النخبہ: ۴۹؛ العمل الابقی: ۲/۳۱۱؛ مہذب الاحکام: ۳/۴۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۳۴؛ وسائل العباد: ۱/۲۳۲؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۲۳۳؛ فقہ الصادق: ۲/۹۶؛ شرح العروۃ: ۳/۲۳۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۳۴؛ آیات الاحکام: ۵۹۳؛ خزائن الایام: ۱/۳۱۱؛ مستند الشیعہ: ۲/۲۹۰

عرض کیا: ان میں سے افضل کون سی چیز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ولایت افضل ہے کیونکہ وہ ان سب کی کلید (کنجی) ہے اور والی (رہبر) ہے جو ان پر دلیل ہے

میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سی چیز افضل ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا ستون ہے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{541} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: لاَ تَتَهَاوَنْ بِصَلاَتِكَ فَإِنَّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ مِنِّي مَنِ اِسْتَخَفَّ بِصَلاَتِهِ لَيْسَ مِنِّي مَنْ شَرِبَ مُسْكِراً لاَ يَرِدُ عَلَيَّ اَلْحَوْضَ لاَ وَ اَللَّهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اپنی نماز میں سہل انگیزی نہ کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب فرمایا تھا کہ جو شخص نماز کو خفیف (ہلکا) جانے وہ مجھ سے نہیں ہے اور جو مسکر (نشہ آور چیز) پیتا ہے وہ بھی مجھ سے نہیں ہے اور واللہ وہ میرے پاس حوض کوثر پر حاضر نہیں ہوگا۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے (4) یا حسن کالصحیح ہے (5) یا حسن ہے (6)

{542} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ اَلْكَبَائِرِ فَقَالَ هُنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ سَبْعٌ اَلْكُفْرُ بِاللَّهِ وَ قَتْلُ اَلنَّفْسِ وَ عُقُوقُ اَلْوَالِدَيْنِ وَ أَكْلُ اَلرِّبَا بَعْدَ اَلْبَيِّنَةِ وَ أَكْلُ مَالِ اَلْيَتِيمِ ظُلْماً وَ اَلْفِرَارُ مِنَ اَلزَّحْفِ وَ اَلتَّعَرُّبُ بَعْدَ اَلْهِجْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ فَهَذَا أَكْبَرُ اَلْمَعَاصِي قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَكْلُ دِرْهَمٍ مِنْ مَالِ اَلْيَتِيمِ

(1) الکافی: ۲/۱۸ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۱۳ ح ۱؛ المحاسن: ۱/۲۸۶؛ تفسیر العیاشی: ۱/۱۹۱؛ الوافی: ۴/۸۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۴۷۹؛ بحار الانوار: ۶۵/۳۳۲ و ۷۹/۲۳۴

(2) مرآۃ العقول: ۷/۱۰۲؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوئی: ۱۳۳؛ صراط الحق فی المعارف: ۳/۲۵۴؛ الضروریات الدینیہ: ۱۹۰؛ الولایۃ الالٰہیہ: ۱/۱۲۲؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۳/۲۸۶؛ اسس النظام السیاسی: ۱۳۱۱؛ حکمت حکومت فقیہ: ۱۱۳

(3) الکافی: ۳/۲۶۹ ح ۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۰۶ ح ۶۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۳ ح ۴۴۱۳؛ الوافی: ۷/۵۰؛ بحار الانوار: ۴۷/۱۳۶؛ علل الشرائع: ۲/۳۵۶؛ عوالی اللئالی: ۱/۲۰۳؛ فقہ الرضا: ۹۹

(4) حدود الشریعہ: ۱/۲۲۸؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۳۲۵؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۲۵۵؛ السبیل الی المحتویات: ۲۷۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ: ۱/۱۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/۳۰۱؛ رسالہ ہای خطی فقہی: ۲۲۶؛ المراقبات فی اہم الشہور والاوقات یعقوبی: ۱۳؛ اثنی عشر رسالہ: ۲۳؛ مواہب الرحمن: ۲/۵۷؛ مصنفات میر داماد: ۱/۵۸۰؛ فی ثقافۃ الرفض واصلاح المجمع یعقوبی: ۱۱۸؛ خطابک الی اجلک یعقوبی: ۶۷

(5) موسوعہ البرغانی: ۳/۱۳

(6) شرح مازندرانی: ۲/۳۵۴؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۱۵

ظُلْماً أَكْبَرُ أَمْ تَرْكُ اَلصَّلاَةِ قَالَ تَرْكُ اَلصَّلاَةِ قُلْتُ فَمَا عَدَدْتَ تَرْكَ اَلصَّلاَةِ فِي اَلْكَبَائِرِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَوَّلُ مَا قُلْتُ لَكَ قَالَ قُلْتُ اَلْكُفْرُ قَالَ فَإِنَّ تَارِكَ اَلصَّلاَةِ كَافِرٌ يَعْنِي مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

✿ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کبائر (گناہان کبیرہ) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ساتھ ہیں: اللہ کے ساتھ کفر، کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، ثبوت کے بعد سود کھانا، ظلم سے یتیم کا مال کھانا، لشکر سے بھاگنا اور (شہر میں) ہجرت کے بعد اعرابی (دیہاتی) بننا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا: کیا یہ اکبر گناہ ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے پوچھا: مال یتیم سے ظلم سے (یعنی ناحق) ایک درہم کھانا زیادہ بڑا گناہ ہے یا نماز کا چھوڑنا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا چھوڑنا (بڑا گناہ ہے)

میں نے عرض کیا: پھر آپ علیہ السلام نے ترک نماز کو کبائر میں کیوں شمار نہیں فرمایا:

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلی چیز میں نے تمہیں کون سی گنوائی تھی؟

میں نے عرض کیا: وہ تو کفر گنوایا تھا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بغیر علت کے نماز کا چھوڑنے والا کافر ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

## واجب نمازیں:

**{543}** مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا فَرَضَ اَللَّهُ مِنَ اَلصَّلاَةِ فَقَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي اَللَّيْلِ وَ اَلنَّهَارِ اَلْحَدِيثَ

✿ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا نے کتنی نمازیں فرض قرار دی ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: شب و روز میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔[3]

---

[1] الکافی: ۲/ ۲۷۸ ح۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۵/ ۳۲۱ ح ۲۰۶۳۱؛ الوافی: ۵/ ۱۰۵۱؛ تفسیر الصافی: ۱/ ۴۴۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/ ۸۸؛ تفسیر البرہان: ۵/ ۲۰۴

[2] جامع المدارک: ۱/ ۲۹۵؛ مرشد المغترب: ۲۶؛ مستند الشیعہ: ۱۸/ ۱۳۰؛ بیان الفقہ: ۳/ ۳۳۰؛ مبانی الفقہ: ۴/ ۵۳؛ منیر الوسیلہ جکردی: ۴۳؛ رسالہ فی العدالۃ: ۷۰؛ کتاب الحج قمی: ۱/ ۱۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳/ ۲۳۰؛ ریاض المسائل: ۱۵/ ۲۵۰؛ جواھر الکلام: ۱۷/ ۲۲۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۱/ ۵۰۴؛ حدود الشریعہ: ۱/ ۶۹۵؛ مراۃ العقول: ۱۰/ ۲۱؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۶۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۰۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۷؛ نہایۃ التقریر: ۳/ ۲۵۸؛ المکاسب: ۲/ ۳۲۰؛ المناھل: ۲۵۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱۲/ ۱۷؛ مفاتیح الشرائع: ۲/ ۱۷؛ کفایۃ الفقہ: ۱/ ۱۳۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۴۸؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۹؛ نہایۃ المقال: ۲۷۳؛ آیات الاحکام: ۳/ ۸؛ الدرر النجفیہ: ۴/ ۱۸؛ الطہارۃ کاملہ: ۸۹؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۲۵۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱/ ۴۱۳؛ العدالۃ حسینی: ۹۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۴۱ ح ۹۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۰ ح ۴۳۸۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/ ۲۰۰؛ تفسیر البرہان: ۳/ ۵۶۴؛ الکافی: ۳/ ۲۷۱ ح ۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۷/ ۴۷۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۹۵ ح ۱؛ الوافی: ۷/ ۵۳؛ بحار الانوار: ۷۹/ ۲۸۲؛ معانی الاخبار: ۳۳۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{544} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: صَلاَةُ الْعِيدَيْنِ فَرِيضَةٌ وَصَلاَةُ الْكُسُوفِ فَرِيضَةٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عیدین (عید الفطر اور عید قربان) کی نماز فرض ہے اور نماز کسوف (یعنی نماز آیات) بھی فرض ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{545} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ طَوَافِكَ فَائْتِ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ اجْعَلْهُ أَمَاماً وَ اقْرَأْ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا سُورَةَ التَّوْحِيدِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ فِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ تَشَهَّدْ وَ احْمَدِ اللَّهَ وَ أَثْنِ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اسْأَلْهُ أَنْ يَتَقَبَّلَ مِنْكَ وَ هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ هُمَا الْفَرِيضَةُ الْحَدِيثَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب (حج کے دوران واجبی) طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم علیہ السلام پر جاؤ اور مقام کو سامنے قرار دیتے ہوئے دو رکعت نماز پڑھو جن میں پہلی رکعت میں سورۃ توحید (قل ھو اللہ احد) اور دوسری میں قل یا ایھا الکافرون پڑھو پھر تشہد (وسلام) پڑھنے کے بعد خدا کی حمد و ثنا کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو اور اس سے دعا کرو کہ وہ تمہارا یہ عمل قبول فرمائے اور یہ دو رکعتیں فرض ہیں۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۸۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۱۳؛ آیات الاحکام استرآبادی: ۱۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۷؛ الناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/ ۲۸۱؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۳۲؛ موسوعۃ الفاضل القطیفی: ۲/ ۱۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۱۹۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۱/ ۱۲۳؛ حدود الشریعۃ: ۲/ ۳۴۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۱/ ۲۲۸؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۱۳۱؛ رسائل آل طوق: ۱/ ۴۷۹؛ مسالک الافہام: ۱/ ۲۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۵/ ۳۵۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۱۸۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۵۵

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۰۴ ح ۱۴۵۳؛ الوافی: ۹/ ۱۲۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۸۳ ح ۹۹۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۲۷؛ الاستبصار: ۱/ ۴۴۳

[3] المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/ ۹؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۴۳۲؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۱۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۲۰۱؛ مدارک العروۃ: ۱۸/ ۱۸۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۸۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۴۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۹۱؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۳۹۷؛ شرح العروۃ: ۱۹/ ۳۰۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۲۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۹۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۲۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۳

[4] الکافی: ۴/ ۴۲۳ ح؛ تہذیب الاحکام: ۵/ ۲۸۶ ح ۴۵؛ الوافی: ۱۳/ ۹۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/ ۴۲۳ ح

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

**{546}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ صَلاَةٌ أَوْ صِيَامٌ قَالَ يَقْضِي عَنْهُ أَوْلَى النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ امْرَأَةً فَقَالَ لاَ إِلاَّ الرِّجَالُ.

❁ حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مرجاتا ہے اور اس پر نماز اور روزے واجب (رہ گئے) ہیں تو ان کی قضا اس پر ہے جو اس کی وراثت کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے عرض کیا: اگر لوگوں میں سے سے زیادہ اس کی حقدار عورت ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں صرف مردوں میں سے جو سب سے زیادہ حقدار ہو (وہ قضا کرے گا)۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

**{547}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فَرَضَ اللَّهُ الصَّلاَةَ وَ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَشَرَةَ أَوْجُهٍ صَلاَةَ الْحَضَرِ وَ السَّفَرِ وَ صَلاَةَ الْخَوْفِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَوْجُهٍ وَ صَلاَةَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ صَلاَةَ الْعِيدَيْنِ وَ صَلاَةَ الاِسْتِسْقَاءِ وَ الصَّلاَةَ عَلَى الْمَيِّتِ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دس طریقہ پر نماز فرض کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسے دس طریقہ پر مسنون قرار دیا ہے: ① نماز حضر۔ ② نماز سفر۔ ③، ④، ⑤ تین طرح کی نماز خوف۔ ⑥ نماز سورج گرہن ⑦ نماز چاند گرہن۔ ⑧ نماز عیدین۔ ⑨ نماز استسقاء (طلب باراں)۔ ⑩ نماز میت۔[4]

---

[1] معتصم الشیعہ: ۱/۱۰۲؛ المہذب فی مناسک: ۳/۸۷؛ تذکرۃ الفقہا: ۸/۹۴؛ مستند الشیعہ: ۱۲/۶۰۳؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۲۲۶؛ مدارک الاحکام: ۸/۴۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۱۷/۴۷؛ الحج فی الشریعہ: ۴/۲۰۶؛ سند العروۃ (الحج): ۳/۶۵؛ جواہر الکلام: ۱۹/۳۰۱؛ بیان تحریر الوسیلہ: ۳۸۴؛ آیات الاحکام محقق: ۱/۷۹؛ کتاب الحج شاہرودی: ۴/۱۸۳؛ رسائل ومقالات: ۶/۲۵۲؛ مہذب الاحکام: ۱۴/۷۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۷۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۹۷؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۵/۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۸۰

[2] الکافی: ۴/۱۲۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳۰ ح ۱۳۵۳۰؛ الوافی: ۱۱/۳۴۷

[3] فقہ الصادقؑ: ۸/۴۰۶؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۲۱؛ سند العروہ: ۵/۴۰۸؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۴۶۳؛ شرح العروہ: ۱۶/۲۴۳؛ مستند العروہ: ۲/۲۱۱؛ غنائم الایام: ۵/۴۰۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۵۸۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳/۶۷؛ مناط الاحکام: ۲۵۸؛ رسائل فقہیہ: ۳۰۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۶/۱۰۷؛ مستمسک العروہ: ۷/۱۳؛ مہذب الاحکام: ۱۰/۳۱۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۳۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۴۳؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۵۳۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۸۴؛ بحوث فی القواعد: ۱/۵۲۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۸۷؛ ریاض المسائل: ۶/۴۹۳؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۵/۵۵؛ وسائل العباد: ۲/۴۲۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۷۷۴

[4] الکافی: ۳/۲۷۲ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۰۷ ح ۶۲۰؛ الخصال: ۲/۴۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۷ ح ۴۳۷۷؛ الوافی: ۷/۳۹؛ فقہ القرآن: ۱/۱۲۸؛ بحار الانوار: ۷۹/۲۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۶/۱۶۵ ح ۲۲۸۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا حسن ہے [2]

**{548}** مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يُجَمِّعُ ٱلْقَوْمُ يَوْمَ ٱلْجُمُعَةِ إِذَا كَانُوا خَمْسَةً فَمَا زَادُوا فَإِنْ كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ فَلاَ جُمُعَةَ لَهُمْ وَ ٱلْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ لاَ يُعْذَرُ ٱلنَّاسُ فِيهَا إِلاَّ خَمْسَةٌ ٱلْمَرْأَةُ وَ ٱلْمَمْلُوكُ وَ ٱلْمُسَافِرُ وَ ٱلْمَرِيضُ وَ ٱلصَّبِيُّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن پانچ یا اس سے زیادہ لوگ جمع ہو جائیں (تو نماز جمعہ ہوگی) اور اگر پانچ سے کم ہوں تو ان کے لئے (نماز) جمعہ نہیں ہے اور جمعہ ہر ایک پر واجب ہے اور اس میں سوائے پانچ قسم کے لوگوں کے کسی کا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہے اور وہ عورت، غلام، مسافر، بچہ اور مریض ہیں۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## قول مولف:

نیز جو نمازیں منت، عہد، قسم وغیرہ کی وجہ سے واجب ہوتی ہیں ان کا ذکر اپنے مقام پر کیا جائے گا اور ان تمام نمازوں کے حدود و قیود کو بھی بیان کیا جائے گا ان شاء اللہ۔

## روزانہ کی واجب نمازیں:

**{549}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسٍ ٱلْمَاصِرِ: إِنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ فَأَحْسَنَ أَدَبَهُ فَلَمَّا أَكْمَلَ لَهُ ٱلْأَدَبَ قَالَ: إِنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ أَمْرَ ٱلدِّينِ وَ ٱلْأُمَّةِ لِيَسُوسَ عِبَادَهُ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: مَا آتَاكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَ إِنَّ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ مُسَدَّداً مُوَفَّقاً مُؤَيَّداً بِرُوحِ ٱلْقُدُسِ لاَ يَزِلُّ وَ لاَ يُخْطِئُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَسُوسُ بِهِ ٱلْخَلْقَ فَتَأَدَّبَ بِآدَابِ ٱللَّهِ ثُمَّ إِنَّ ٱللَّهَ عَزَّ وَ

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۳؛ تفصیل الشریعہ و ۱۴/ ۹ ۵۳؛ ۴/ ۲۶ ۴۲؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۳۴ ۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۸۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۴/ ۸۰؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۲۵۰

[2] جواہر الکلام: ۱۹/ ۴۰۲ ۳؛ فقہ الحج صافی: ۴/ ۲۶۷؛ کشف اللثام: ۵/ ۳۴۴ ۳؛ آیات الاحکام مختلف: ۱/ ۱۸۰

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۳۹ ح ۶۳۲؛ الاستبصار: ۱/ ۴۱۹ ح ۱۶۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۰۰ ح ۹۴۹۳؛ الوافی: ۸/ ۱۱۲۳

[4] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۴۲؛ جواہر الکلام: ۱/ ۱۷۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۷۷؛ منتہی المطلب: ۵/ ۳۵۶؛ جامع المقاصد: ۲/ ۳۷۷؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۱۰۵؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۵۸؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۰۸؛ علی شاطی الجمعہ صادقی: ۴۰؛ حکومت اسلامی: ۳۲/ ۱۸۵؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۴۹۹؛ صلاۃ الجمعہ تنکابنی: ۱۱۵؛ روض الجنان: ۲/ ۷۷۰؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۳۸۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۳۱؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۸؛ مفتاح الکرامۃ: ۳/ ۱۰۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۸۵؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۸۳؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۶۳۴؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ صدر: ۱۰۹؛ ایضاح الفوائد: ۱/ ۱۲۰؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۲۴۲؛ الدر المنظر الناضرۃ: ۱۱/ ۳۱۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۹۰؛ روض الجنان: ۲۹۰؛ جامع المقاصد: ۲/ ۳۷۷

جَلَّ فَرَضَ ٱلصَّلاَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ فَأَضَافَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى ٱلرَّكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَ إِلَى ٱلْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَصَارَتْ عَدِيلَ ٱلْفَرِيضَةِ لاَ يَجُوزُ تَرْكُهُنَّ إِلاَّ فِي سَفَرٍ وَ أَفْرَدَ ٱلرَّكْعَةَ فِي ٱلْمَغْرِبِ فَتَرَكَهَا قَائِمَةً فِي ٱلسَّفَرِ وَ ٱلْحَضَرِ فَأَجَازَ ٱللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فَصَارَتِ ٱلْفَرِيضَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ٱلْحَدِيثَ.

✿ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے ایک صحابی قیس ماصر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادب سکھایا اور ان کے ادب کو احسن کیا پس جب ان کے لئے ادب اکمل ہوگیا تو فرمایا: ”بے شک (اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ خلق عظیم پر ہو (القلم: ۴)“ پھر دین اور امت کا امر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تفویض کر دیا تا کہ اس کے بندوں کی رہنمائی ہو پس اللہ تعالی نے فرمایا: ”جو رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے رک جاؤ (الحشر: ۷)“ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راست پر توفیق دیئے گئے روح القدس کے تائید کئے ہوئے تھے، مخلوق کی رہنمائی کرنے کے بارے میں ان سے کسی قسم کی نہ کوئی لغزش سرزد ہوئی اور نہ خطا ہوئی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے ادب سے ادب سکھایا۔ پھر اللہ تعالی نے (پنجگانہ) نماز دو دو رکعت فرض کی جو کل دس رکعات بنیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ظہر و عصر کی) دو رکعتوں کیساتھ دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا اور مغرب کی نماز میں ایک رکعت کا اضافہ کر دیا اور یہ فریضہ کے مانند قرار پائیں۔ سوائے سفر کے ان کو ترک کرنا ہرگز جائز نہیں ہے اور جو مغرب میں ایک رکعت بڑھائی تھی اسے سفر حضر میں برقرار رکھا پس اللہ تعالی نے اس (اضافہ) کو نافذ کر دیا پس فریضہ (نماز) سترہ رکعات قرار پائیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن ہے۔ [3]

## ظہر اور عصر کی نماز کا وقت:

{550} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنِ ٱلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ٱلْعِجْلِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ: وَقْتُ ٱلظُّهْرِ بَعْدَ ٱلزَّوَالِ قَدَمَانِ وَ وَقْتُ ٱلْعَصْرِ بَعْدَ ذَلِكَ قَدَمَانِ وَ هَذَا أَوَّلُ وَقْتٍ إِلَى أَنْ يَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَقْدَامٍ لِلْعَصْرِ.

---

[1] الکافی: ۱/۲۶۶ ح ۴؛ الوافی: ۳/۶۱۹؛ تفسیر البرہان: ۵/۳۳۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۶۸؛ بحار الانوار: ۱۷/۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۲۸۰

[2] الصحاح بین العدالۃ والعصمۃ: ۳۶۰؛ انوار الفقاہۃ (مکارم۔البیع): ۵۲۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۱؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱۲؛ الامامۃ الالہیہ: ۲/۲۴۳؛ مشرعۃ بحار الانوار: ۱/۱۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۸/۲۲۴؛ صراط الحق فی المعارف: ۳/۷۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۹۳؛ شرح بحار الانوار: ۱/۱۱۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۸/۲۲۴؛ صراط الحق فی المعارف: ۳/۷۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۹۳؛ دراسات فی المکاسب: ۱/۶۰؛ رسائل فقہیہ: ۸:۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۱/۷؛ بحوث فقہیہ مکارم: ۵۳۰؛ الولایۃ الالہیہ: ۱/۲۱۲؛ کلیات فی علم الرجال: ۲۴۴؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۱۰؛ ضیاء الناظرۃ: ۳۴۵

[3] مرآۃ العقول: ۳/۱۵۰؛ دوازدہ رسالہ فقہی دربارہ نماز جمعہ: ۱/۵۳۳؛ شرح تجرید الاصول: ۲/۳۸۷

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز ظہر کا وقت زوال کے بعد دو قدم تک اور عصر کا اس کے بعد مزید دو قدم تک ہے۔ (۱)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۲)

## قول مؤلف:

ممکن ہے کہ زوال کے بعد دو قدم اس لئے بتائے گئے ہوں کہ زوال شمس کے ساتھ نافلہ ظہر پڑھا جاتا ہے یعنی ظہر کا وقت زوال سے شروع ہوجاتا ہے اور عصر کے وقت مزید دو قدم اسی لیے ہیں کہ پہلے نافلہ عصر بڑھا تا ہے (واللہ اعلم)

{551} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: كَتَبَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رُوِيَ عَنْ آبَائِكَ الْقَدَمِ وَ الْقَدَمَيْنِ وَ الْأَرْبَعِ وَ الْقَامَةِ وَ الْقَامَتَيْنِ وَ ظِلِّ مِثْلِكَ وَ الذِّرَاعِ وَ الذِّرَاعَيْنِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا الْقَدَمِ وَ لَا الْقَدَمَيْنِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الصَّلَاتَيْنِ وَ بَيْنَ يَدَيْهَا سُبْحَةٌ وَ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ فَإِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَ وَ إِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَ ثُمَّ صَلِّ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَإِذَا فَرَغْتَ كَانَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ سُبْحَةٌ وَ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ إِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَ وَ إِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَ ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ.

محمد بن احمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ آپ علیہ السلام کے آباء کرام علیہم السلام سے (نماز ظہر وعصر کے وقت کے سلسلے میں) ایک قدم، دو قدم، چار قدم، ایک قامت، دو قامت، اپنے برابر کا سایہ، ایک ذراع (ہاتھ) اور دو ذراع (وغیرہ) مروی ہیں (تو ہم کس پر عمل کریں)؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا؟ نہ ایک قدم اور نہ دو قدم (یہ کوئی لازم تھوڑی ہیں) بلکہ جیسے ہی آفتاب ہوتا ہے تو نماز ظہر کا وقت ہوجاتا ہے لیکن اس سے پہلے تسبیح کی جاتی ہے جو آٹھ رکعت (نماز نافلہ) ہے جسے چاہو تو طول دو اور اگر چاہو تو مختصر کردو پھر ظہر پڑھو پس جب نماز ظہر سے فارغ ہوجاؤ تو ظہر اور عصر کے درمیان بھی تسبیح کرو اور وہ آٹھ رکعت (نماز نافلہ) ہے اور اگر چاہو تو اسے طول دو اور اگر چاہو تو مختصر کردو پھر عصر پڑھو۔ (۳)

---

(۱) تہذیب الاحکام: ۲/۲۵۵ ح ۱۰۱۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۱۶ ح ۶۴۹؛ الاستبصار: ۱/۲۴۸ ح ۸۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۴۰ ح ۴۷۳۱؛ الوافی: ۷/۲۳۰

(۲) ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۱۴۱؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۲۶۹؛ ماوراء الفقہ: ۱/۲۳۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۴۸۷؛ مصباح الفقیہ: ۹/۸۵؛ منتھی المطلب: ۴/۵۰؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۸۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۹/۲۲۳؛ الدر الباھر: ۵۲۲؛ ذکری الشیعہ: ۲/۳۲۶؛ مہذب الاحکام: ۵/۷۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۴۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۷؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۲

(۳) تہذیب الاحکام: ۲/۲۴۹ ح ۹۹۰؛ الاستبصار: ۱/۲۵۴ ح ۹۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۳۴ ح ۴۷۲۷؛ الوافی: ۷/۲۲۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{552} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ وَقْتِ الظُّهْرِ فَقَالَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الصَّلاَتَيْنِ.

❂ مالک جہنی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز ظہر کے وقت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

جب زوال شمس ہوجائے تو دونوں نمازوں (یعنی ظہر وعصر) کا وقت داخل ہوجاتا ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث حسن موثق اور کالصحیح ہے۔ [3]

{553} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَجَرَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ يَكُونُ أَصْحَابُنَا فِي الْمَكَانِ مُجْتَمِعِينَ فَيَقُومُ بَعْضُهُمْ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّي الْعَصْرَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ وَاسِعٌ.

❂ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے کچھ ساتھی ایک جگہ اکٹھے تھے اور ان میں سے کچھ نماز ظہر قائم کررہے تھے اور کچھ نماز عصر پڑھ رہے تھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر ایک کے لیے وسعت ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۰۱؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/ ۸۷؛ تفصیل الشریعہ: ۸۹/۱ و ۳۷؛ منتھی المطلب: ۴/ ۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۹۸/۲؛ ماوراء الفقہ: ۱/ ۲۴۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۳۵؛ موسوعہ کتاب الامام الشہید الصدر: ۱۱/ ۳۸؛ مستمسک الشیعہ: ۶/ ۳۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۲۴؛ تبیان الصلاۃ: ۳/ ۳۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۷۰؛ التنقیح فی شرح: ۶/ ۱۱۷؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/ ۸۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۷۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۸۴؛ موسوعہ البرغانی: ۳/ ۲۱۹؛ منہاج الملیۃ: ۲۷؛ ریاض المسائل: ۲/ ۱۸۸

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۴۴ ح ۹۶۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۱۵ ح ۶۴۳؛ الاستبصار: ۱/ ۲۴۶ ح ۱۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۳۳ ح ۴۷۲۱؛ الکافی: ۳/ ۲۷۶ ح ۵؛ الوافی: ۷/ ۲۲۴

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۹۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۱۳۷

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۵۱ ح ۹۹۷؛ الاستبصار: ۱/ ۲۵۶ ح ۹۱۸؛ قرب الاسناد: ۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۳۹ ح ۴۷۳۸؛ الوافی: ۷/ ۲۸۷؛ مستدرک الوسائل: ۳/ ۱۰۹ ح ۳۱۴۷؛ بحار الانوار: ۷۹/ ۳۳۱

[5] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۰۶؛ موسوعہ البرغانی: ۳/ ۱۵۶

**{554}** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ فَقَالَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ دَخَلَ وَقْتُ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ جَمِيعاً إِلاَّ أَنَّ هَذِهِ قَبْلَ هَذِهِ ثُمَّ أَنْتَ فِي وَقْتٍ مِنْهُمَا جَمِيعاً حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ.

۞ عبیدہ بن زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ظہر وعصر کے وقت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب سورج ڈھل جائے تو ظہر وعصر دونوں کا وقت داخل ہو جاتا ہے مگر یہ کہ یہ (ظہر) اس (عصر) سے پہلے پڑھی جائے گی پھر تمہارے لئے غروب آفتاب تک دونوں کا وقت موجود ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{555}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِالنَّاسِ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوال آفتاب کے وقت لوگوں کو بغیر کسی عذر وعلت کے ظہر وعصر کی نماز اکٹھی اور باجماعت پڑھائی۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا موثق کالصحیح ہے[5] یا موثق ہے[6]

**{556}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لِكُلِّ صَلاَةٍ وَقْتَانِ وَ أَوَّلُ الْوَقْتِ أَفْضَلُهُ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَ آخِرَ الْوَقْتَيْنِ وَقْتاً إِلاَّ فِي عُذْرٍ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ہر نماز کے دو وقت ہوتے ہیں پس اس کا

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۱۶ ح ۶۴۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۴ ح ۶۸؛ الاستبصار: ۱/۲۶۰ ح ۹۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۲۶ ح ۴۶۹۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۶۸؛ الکافی: ۳/۲۷۶؛ الوافی: ۷/۲۳۱

[2] لوامع صاحبقرانی: ۳/۸۳؛ فقہ الصادق: ۵/۸۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۴؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۴؛ جامع المدارک: ۱/۲۳۹؛ مدارک العروۃ: ۱۰/۹۶؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۳۷؛ مستمسک مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۱۰۹؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۲/۳؛ مہذب الاحکام: ۵/۹۳؛ نہایۃ المقال: ۳/۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۱؛ المکاسب المقالی: ۱/۵۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۸۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۹ ح ۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۲۶ ح ۴۶۹۷؛ الکافی: ۳/۲۸۶؛ الاستبصار: ۱/۲۷۱ ح ۲۰۹؛ علل الشرائع: ۲/۳۲۱؛ الوافی: ۷/۲۸۱؛ بحار الانوار: ۷۹/۳۳۴

[4] تفصیل الشریعہ: ۶/۳۴؛ نہایۃ التقریر: ۱/۲۹؛ تبیان الصلاۃ: ۳/۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۹۶؛ مہذب الاحکام: ۵/۸۵

[5] موسوعہ البرغانی: ۳/۲۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۳۶۹

[6] مستمسک مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۰۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۰۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۵۲؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۷۰

اول وقت اس کی فضیلت کا وقت ہے اور کسی عذر کے بغیر کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ آخری وقت کو اپنی نماز کا وقت بنائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{557}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنْ نَسِيتَ الظُّهْرَ حَتَّى صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَذَكَرْتَهَا وَ أَنْتَ فِي الصَّلاَةِ أَوْ بَعْدَ فَرَاغِكَ فَانْوِهَا الْأُولَى ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ فَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعٌ مَكَانَ أَرْبَعٍ فَإِنْ ذَكَرْتَ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الْأُولَى وَ أَنْتَ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ وَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْهَا رَكْعَتَيْنِ فَانْوِهَا الْأُولَى ثُمَّ صَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ وَ قُمْ فَصَلِّ الْعَصْرَ الْحَدِيثَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم ظہر کی نماز بھول جاؤ اور عصر پڑھتے وقت یا اسے پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے تو ظہر کی نیت کرلو اور عصر بعد میں پڑھو کیونکہ یہ چار رکعت اس چار رکعت کے قائمقام ہو جائے گی اور اگر نماز عصر کی دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو اثنائے نماز میں ظہر کی نیت کرلو اور باقیماندہ دو رکعت اسی کی طرف سے پڑھو اور اس کے بعد عصر کی نماز پڑھ لو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

**{558}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ إِنَّهُ يَبْدَأُ بِالْعَصْرِ ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص ظہر کی نماز کو اس قدر موخر کردے کہ عصر کا وقت (اختتام) داخل ہو جائے تو اب

---

[1] الکافی: ۳/۲۷۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۹ ح ۲۴؛ الاستبصار: ۱/۲۴۴ ح ۸۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۲۲ ح ۴۶۸۳؛ الوافی: ۷/۲۰۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۶۸؛ مستدرک الوسائل: ۳/۱۰۱ ح ۳۱۲۴

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۸؛ شرح العروۃ: ۱/۹۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۱۶؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۲؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۹/۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۲۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۳/۵۹۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۶۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱/۷۶۳؛ دراسات فقہیہ: ۸۲؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۶۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۸۸؛ مصابیح الظلام: ۵/۱۹۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۶۵؛ ریاض المسائل: ۲/۷۶؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۷۰؛ غنائم الایام: ۲/۴۹۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۸۰۳؛ مصابیح الاحکام: ۳/۲۶۰؛ کشف اللثام: ۳/۱۰۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/۴۴

[3] الکافی: ۳/۲۹۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۵۸ ح ۳۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۹۰ ح ۵۱۸۷؛ الوافی: ۸/۱۰۱۳

[4] موسوعہ البرغانی: ۳/۴۹؛ مشارق الاحکام: ۲۰۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۷؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۶۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۶۲۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۸۹؛ مدارک العروۃ: ۱۲/۲۶۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۸۰؛ روض الجنان: ۱۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۵۵؛ بیان الاصول: ۳/۱۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۵؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۵۰؛ جواہر الکلام: ۷/۱۵۳؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۹۶؛ شرح العروۃ: ۱۶/۸۱؛ فقہ الصادق: ۶/۸۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۶۵

پہلے عصر کی نماز پڑھے اور بعد میں ظہر پڑھے گا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

**قول مؤلف:** ممکن ہے کہ یہ اس صورت پر محمول ہو کہ جب غروب ہونے میں صرف ایک نماز پڑھنے کا وقت باقی ہو تو اس وقت عصر پڑھی جائے گی اور ظہر بعد میں قضا پڑھی جائے گی کیونکہ اگر اس وقت میں اس نے ظہر شروع کر لی اور عصر قضا ہوئی تو پڑھی ہوئی بھی دوبارہ پڑھنی ہوگی کیونکہ دونوں کا آخری وقت ایک ہے اور اس کو اس صورت پر محمول کرنا اس لئے بھی ضروری ہوگا کیونکہ ترتیب کا برقرار رکھنا ضروری ہے جیسا کہ دیگر احادیث میں وضاحت موجود ہے (واللہ اعلم)

## نماز جمعہ اور اس کے احکام:

**{559}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ خَمْساً وَ ثَلاَثِينَ صَلاَةً مِنْهَا صَلاَةٌ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَشْهَدَهَا إِلاَّ خَمْسَةً الْمَرِيضَ وَ الْمَمْلُوكَ وَ الْمُسَافِرَ وَ الْمَرْأَةَ وَ الصَّبِيَّ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالی نے ہر سات دنوں میں پینتیس نمازیں فرض کی ہیں جن میں سے ایک واجب نماز ایسی ہے کہ اس میں ہر مسلمان کو حاضر ہونا چاہیے سوائے پانچ قسم کے لوگوں کے: بیمار، غلام، مسافر، عورت اور بچہ [3]

**تحقیق:** حدیث صحیح ہے۔ [4]

**{560}** مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فَرَضَ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ خَمْساً وَ ثَلاَثِينَ صَلاَةً مِنْهَا صَلاَةٌ وَاحِدَةٌ فَرَضَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي جَمَاعَةٍ وَ هِيَ الْجُمُعَةُ وَ وَضَعَهَا عَنْ تِسْعَةٍ عَنِ الصَّغِيرِ وَ الْكَبِيرِ وَ الْمَجْنُونِ وَ الْمُسَافِرِ وَ الْعَبْدِ وَ الْمَرْأَةِ وَ الْمَرِيضِ وَ الْأَعْمَى وَ مَنْ كَانَ عَلَى رَأْسِ فَرْسَخَيْنِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالی نے جمعہ سے جمعہ تک لوگوں پر پینتیس نمازیں فرض کی ہیں جن میں سے ایک نماز میں

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۱ ح ۱۰۸۰؛ الاستبصار: ۱/۲۸۹ ح ۱۰۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۲۹ ح ۴۷۰۸؛ الوافی: ۷/۱۰۱۸؛ هدایۃ الامہ: ۲/۳۳؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۶۹

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۳۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/۸۳۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۸۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۱/۴۰۳؛ ریاض المسائل: ۲/۴۷؛ موسوعہ البرقانی: ۳/۱۹۴؛ مصابیح الاحکام: ۲/۱۵۱؛ الدر الباھر: ۴۴۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۲۲؛ جواہر الکلام: ۷/۸۳

[3] الکافی: ۳/۱۸ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۹ ح ۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۹۹ ح ۹۳۹۵؛ عوالی اللئالی: ۲/۵۵؛ الوافی: ۸/۱۱۱۹

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۴۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/۴۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۹؛ شرح العروۃ: ۱۱/۲۰؛ منتھی المطلب: ۵/۳۳۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۰؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱/۲۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۷۴؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۴۰۷؛ کشف اللثام: ۴/۲۰۵؛ جواہر الکلام: ۱۱/۱۵۸؛ الشہاب الثاقب (فی وجوب صلاۃ الجمعہ العینی) فیض کاشانی: ۳۳؛ مفتاح الکرامہ: ۸/۴۸۴؛ رسائل الشہید الثانی: ۱/۱۸۰؛ مستند الشیعہ: ۶/۳۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۷۳؛ جواہر الکلام: ۱۱/۱۷۰؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۹۰؛ التوضیح النافع: ۳؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۳۴۹؛ مدارک العروۃ: ۱۱/۲۶

اللہ نے جماعت فرض کی ہے اور وہ (نماز) جمعہ ہے اور نو لوگوں پر اس کا وجوب ساقط کر دیا ہے: بچے سے، بوڑھے سے، دیوانے سے، مسافر سے، غلام سے، عورت سے، بیمار سے، اندھے سے اور جو شخص دو فرسخ کے فاصلے پر ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{561} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى سَبْعَةِ نَفَرٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ لاَ تَجِبُ عَلَى أَقَلَّ مِنْهُمُ الْإِمَامُ وَ قَاضِيهِ وَ مُدَّعِياً حَقٍّ وَ شَاهِدَانِ وَ الَّذِي يَضْرِبُ الْحُدُودَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: سات مومنوں پر جمعہ واجب ہے اور اس سے کم پر واجب نہیں ہے اور ان سات میں امام، اس کا قاضی، مدعی، مدعا علیہ، دو گواہ اور امام کے سامنے حدود جاری کرنے والا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{562} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَدْنَى مَا يُجْزِئُ فِي الْجُمُعَةِ سَبْعَةٌ أَوْ خَمْسَةٌ أَدْنَاهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ میں کم سے کم تعداد سات افراد اور انتہائی کم تعداد پانچ افراد ہیں۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۴۱۹ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۱ ح ۷۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۹ ح ۱۲۱۷؛ امالی صدوق: ۳۹۰ مجلس ۹۱؛ الخصال: ۲/۴۲۲؛ امالی طوسی: ۳۴۲ مجلس ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۹۵ ح ۹۳۸۲؛ الوافی: ۸/۱۱۱۹؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۵۳

[2] معتصم الشیعہ: ۱/۶۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۶؛ شرح العروۃ: ۱۱/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۸؛ منتھی المطلب: ۵/۳۶۵؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۹۳؛ جامع المقاصد: ۲/۳۸۹؛ التنقیح فی شرح: ۲/۲۲۶؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۲۳۲؛ رسائل الشہید الثانی: ۵۴؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۱۹؛ علی شاطی الجمعہ: ۳۷؛ حکومت اسلامی: ۳۲/۸۵؛ فقہ الخلاف: ۲/۳۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۹۳؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۱۸۲؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۲۷؛ ریاض المسائل: ۳/۳۳۳؛ مدارک العروۃ: ۱۱/۲۶؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۲۶؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۳۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۵۳؛ کشف اللثام: ۴/۲۰۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۱۳ ح ۱۲۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰ ح ۷۵؛ الاستبصار: ۱/۴۱۸ ح ۱۶۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۰۵ ح ۹۴۲۰؛ الوافی: ۸/۱۱۲۹؛ مستدرک الوسائل: ۶/۱۱ ح ۶۲۹۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۶

[4] مصابیح الظلام: ۱/۳۴۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۱۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۷؛ جواہر الکلام: ۱۱/۱۹۴؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۱۱۱؛ مہذب الاحکام: ۹/۸۱؛ جامع المدارک: ۱/۵۲۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۹۱؛ بحوث فی صلاۃ الجمعہ: ۵۶؛ حکومت اسلامی ۳۲/۶۶؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۲۳۷؛ ماوراء الفقہ: ۱/۲۴۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۸۳؛ جواہر الکلام: ۶/۱۲۸؛ ریاض المسائل: ۳/۱۹؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱/۵۲۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵۱۰؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۲۴۷

[5] الکافی: ۳/۴۱۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۱ ح ۷۶؛ الاستبصار: ۱/۴۱۹ ح ۱۶۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۰۳ ح ۹۴۱۲؛ الوافی: ۸/۱۱۲۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۷

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [1] یا صحیح ہے [2]

## قول مؤلف:

پانچ اور سات کی تعداد کو اس بات پر محمول کیا گیا ہے کہ سات ہوں تو جمعہ واجب ہوگا اور اگر پانچ ہوں تو مستحب ہوگا البتہ کچھ نے یہ بھی کہا ہے کہ پانچ پر واجب اور سات پر واجب موکد ہے (واللہ اعلم)

**{563}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ كَانَ مِنْهَا عَلَى فَرْسَخَيْنِ وَ مَعْنَى ذَلِكَ إِذَا كَانَ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ قَالَ إِذَا كَانَ بَيْنَ الْجَمَاعَتَيْنِ ثَلاَثَةُ أَمْيَالٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُجَمِّعَ هَؤُلاَءِ وَ يُجَمِّعَ هَؤُلاَءِ وَلاَ يَكُونُ بَيْنَ الْجَمَاعَتَيْنِ أَقَلُّ مِنْ ثَلاَثَةِ أَمْيَالٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ ہر اس شخص پر واجب ہے جو دو فرسخ کے فاصلے پر ہو اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب امام عادل موجود ہو۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب دو جماعتوں کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ علیحدہ جماعت کرائیں اور وہ علیحدہ اور دو جماعتوں کے درمیان تین میل سے کم فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

**{564}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ قَدْرَ شِرَاكٍ وَ يَخْطُبُ فِي الظِّلِّ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ فَانْزِلْ فَصَلِّ وَ إِنَّمَا جُعِلَتِ الْجُمُعَةُ رَكْعَتَيْنِ مِنْ أَجْلِ الْخُطْبَتَيْنِ فَهِيَ صَلاَةٌ حَتَّى يَنْزِلَ الْإِمَامُ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج بقدر تسمہ ڈھل جاتا تھا اور اول (ابتدائی) سائے میں خطبہ دیتے تھے پس حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سورج ڈھل چکا ہے

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۵/۵۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۸۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۵۲۹؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۲۱؛ مستند الشیعہ: ۶/۶۲؛ ریاض المسائل: ۳/۲۳۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۳۵

[2] مصابیح الظلام: ۲/۳۴۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۹۰؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۲۳۷؛ رسالہ ہای فقہی: ۱/۵۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۳ ح ۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۱۵ ح ۹۴۴۸؛ الوافی: ۸/۱۱۲۷

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۲۸۸؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱/۵۱۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۹۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱/۹۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۲۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۹۸؛ مصابیح الظلام: ۱/۳۱۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۲۳۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۰۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۱۱۸؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۰۰؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۴۵؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۷۵؛ صلاۃ الجمعہ طہرانی: ۷۷؛ نظریۃ الحکم فی الاسلام: ۳۳۱

لہٰذا (منبر سے) اتر کر نماز پڑھے اور جمعہ دو خطبوں کی وجہ سے دو رکعت قرار دی گئی ہے لہٰذا وہ (خطبے) بھی نماز ہی ہے یہاں تک کہ امام نیچے اترے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

**{565}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أُنَاسٍ فِي قَرْيَةٍ هَلْ يُصَلُّونَ الْجُمُعَةَ جَمَاعَةً قَالَ نَعَمْ وَ يُصَلُّونَ أَرْبَعاً إِذَا لَمْ يَكُنْ مَنْ يَخْطُبُ.

❂ محمد بن مسلم امامین علیہ السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے قریہ (بستی یا دیہات) کے لوگوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھیں گے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں (پڑھیں گے) اور اگر خطبہ دینے والا نہیں ہوگا تو پھر چار رکعت (ظہر) پڑھیں گے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

**{566}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْمٍ فِي قَرْيَةٍ لَيْسَ لَهُمْ مَنْ يُجَمِّعُ بِهِمْ أَ يُصَلُّونَ الظُّهْرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ قَالَ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَخَافُوا.

❂ عبداللہ بن بکیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قریہ کے لوگوں کے بارے میں پوچھا کہ ان کے پاس ایسا کوئی نہیں ہے جو انہیں جمعہ پڑھائے تو کیا وہ یوم جمعہ ظہر کو جماعت میں پڑھ سکتے ہیں؟

---

(1) تہذیب الاحکام: ۳/۱۲ ح ۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۱۶ ح ۹۴۵۲؛ الوافی: ۸/۱۱۱۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۷؛ الاصول الستۃ عشر: ۱۶۵

(2) ملاذ الاخیار: ۴/۲۶۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۵۱۴؛ غنائم الایام: ۲/۶۴؛ منتھی المطلب: ۵/۳۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۲؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۳۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۵۴؛ کشف اللثام: ۴/۲۴۵؛ رسالہ فی وجوب صلاۃ الجمعہ نراقی: ۸۸؛ رسالہ البہائی فقہی: ۱/۵۲۰؛ التنقیح فی شرح: ۶/۱۹۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۱۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۸؛ وسائل العباد: ۲/۱۳۳؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۴۳؛ محراب التقوی والبصیرۃ: ۲/۸؛ جامع المدارک: ۱/۵۲۷؛ ریاض المسائل: ۳/۳۳۶؛ مہذب الاحکام: ۹/۸۵؛ الحدائق الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۱۴

(3) تہذیب الاحکام: ۳/۲۳۸ ح ۶۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۰۶ ح ۹۴۲۳؛ الوافی: ۸/۱۲۲۲؛ الاستبصار: ۱/۴۱۹ ح ۱۶۱۳؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۷۹

(4) ملاذ الاخیار: ۵/۴۴۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۷؛ رسائل شہید ثانی: ۱/۱۸۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۷۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۴۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۶۳؛ جواہر الکلام: ۱۱/۱۶۲؛ منتھی المطلب: ۵/۳۶۷؛ شرح العروۃ: ۱۱/۲۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۱۲۷؛ جامع المقاصد: ۲/۴۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۴۳۸؛ مناہج الاخیار: ۱/۵۸۷؛ التنقیح فی شرح: ۶/۳۱؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱۹۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۸۸؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۲۲؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۲۸؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۱۶۶؛ السرائل الفقہیہ: ۵۳۲؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۴۳۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۴

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جبکہ انہیں کوئی خوف نہ ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے[2] یا پھر صحیح ہے[3]

**{567}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ جُمُعَةَ إِلاَّ فِي مِصْرٍ تُقَامُ فِيهِ الْحُدُودُ.

❁ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کوئی جمعہ نہیں ہے مگر اس شہر میں جس میں حدود (الٰہی) کو قائم کیا جاتا ہو۔[4]

## تحقیق:

حدیث کالموثق ہے[5] یا معتبر ہے[6]

**{568}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى جُمُعَةٌ وَلاَ خُرُوجٌ فِي الْعِيدَيْنِ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: قریہ والوں کے لیے نہ تو جمع ہے اور نہ عیدین کے لئے باہر آنا ہے۔[7]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے[8] یا معتبر ہے[9]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۱۵ ح ۵۵؛ الاستبصار: ۱/۴۱۷ ح ۱۵۹۹؛ قرب الاسناد: ۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۲۷ ح ۹۴۹۱؛ الوافی: ۸/۱۱۲۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۷۰؛ شرح العروۃ: ۱۱/۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۶۷؛ منتهی المطلب: ۵/۳۱۴؛ مصابیح الظلام: ۲/۲۰۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۷۲؛ الحاشیہ علی مدارک: ۳/۱۵۱؛ صلاۃ الجمعہ طہرانی: ۱۵۷؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۱۳۲؛ فقہ الخلاف: ۲/۴۷؛ رسائل بہبہانی فقہی: ۱/۲۴۶؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۳/۷۳؛ المسالک الجامعیہ: ۴۵۳؛ رسالہ فی صلاۃ الجمعہ مجلسی: ۸۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۷۷؛ جواہر الکلام: ۱۱/۱۹۲؛ مہذب الاحکام: ۹/۷۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۱/۳۶

[3] مصابیح الظلام: ۲/۲۰۸؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/۱۵۱؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۲۰۸؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ: ۱۱۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۹

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۳۹ ح ۶۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۰۷ ح ۹۴۲۵؛ الاستبصار: ۱/۴۲۰ ح ۱۶۱۷؛ الوافی: ۸/۱۲۹؛ بحار الانوار: ۸۶/۲۱۰؛ مستدرک الوسائل: ۶/۱۲ ح ۶۲۹۹؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۵۴؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۲۵

[5] ملاذ الاخیار: ۵/۴۳۸

[6] الولایۃ الالٰہیہ: ۱/۳۸۳؛ رسائل بہبہانی فقہی: ۱/۲۶۱

[7] تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۸ ح ۶۷۶؛ الاستبصار: ۱/۴۲۰ ح ۱۶۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۰۷ ح ۹۴۲۶؛ الوافی: ۸/۱۳۱؛ بحار الانوار: ۸۶/۲۱۰؛ مستدرک الوسائل: ۶/۱۲ ح ۶۳۰۰

[8] ملاذ الاخیار: ۵/۴۶۳

[9] رسائل بہبہانی فقہی: ۱/۲۶۱

**{569}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ حَتَّى يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ فَإِذَا فَرَغَ الْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ تَكَلَّمَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ فَإِنْ سَمِعَ الْقِرَاءَةَ أَوْ لَمْ يَسْمَعْ أَجْزَأَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے تو اس کے خطبہ سے فارغ ہونے تک کسی کو کلام نہیں کرنا چاہیے پس جب امام اپنے خطبہ سے فارغ ہوجائے تو نماز قائم ہونے تک درمیان میں کلام کیا جاسکتا ہے اور اگر (ماموم) قرأت کو سنے یا نہ سنے اس کے لئے کافی ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

**{570}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ خَطَبَ وَهُوَ جَالِسٌ مُعَاوِيَةُ وَاسْتَأْذَنَ النَّاسَ فِي ذَلِكَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ فِي رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يَخْطُبُ خُطْبَةً وَهُوَ جَالِسٌ وَخُطْبَةً وَهُوَ قَائِمٌ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ الْخُطْبَةُ وَهُوَ قَائِمٌ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيهَا قَدْرَ مَا يَكُونُ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پہلا شخص جس نے بیٹھ کر خطبہ پڑھا وہ معاویہ تھا اور اس نے لوگوں سے یہ کہہ کر بیٹھنے کی اجازت چاہی کہ اس کے گھٹنے میں درد ہے چنانچہ وہ کبھی بیٹھ کر پڑھتا تھا اور کبھی کھڑے ہوکر اور ان کے درمیان بیٹھتا تھا۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اصل خطبہ تو وہ کہلاتا ہے کہ کھڑے ہوکر دو خطبے پڑھے جاتے ہیں جن کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھا جاتا ہے جس میں کوئی کلام نہیں کیا جاتا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۰ ح ۷۱؛ الکافی: ۳/ ۴۲۱ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۳۰ ح ۹۵۰۱؛ الوافی: ۸/ ۱۱۴۵؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۹۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۳۳۹

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۷؛ موسوعہ شہید اول: ۸/ ۵۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۱۷؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۱۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۱۵؛ منتھی المطلب: ۵/ ۳۲۸؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۳۵۴؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۴۳۳؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۸۳؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۹۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۸۳؛ علی شاطئ الجمعہ: ۲۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۱۷؛ محراب التقوی: ۲/ ۷؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۳؛ کشف اللثام: ۴/ ۲۶۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/ ۳۶۲؛ التوضیح النافع: ۳۳؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۰۰؛ جواھر الکلام: ۱۱/ ۲۸۸؛ المہذب البارع: ۱/ ۴۰۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۱۷؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۸۱؛ رسائل بہائی فقہی: ۱/ ۵۱۱؛ غایۃ المراد: ۱/ ۱۷۱؛ روض الجنان: ۲/ ۷۸۶؛ آیات الاحکام محققی: ۴/ ۱۵۱

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۰ ح ۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۳۴ ح ۹۵۱۱؛ الوافی: ۸/ ۱۱۵۸؛ بحار الانوار: ۳۳/ ۱۷۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۷؛ منتھی المطلب: ۵/ ۳۹۲؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۸؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۸۹؛ رسائل بہائی فقہی: ۱/ ۵۰۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۸۴؛ علی شاطئ الجمعہ: ۷۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۹؛ بحوث فی صلاۃ الجمعہ: ۳۲۶؛ جواھر الکلام: ۱۱/ ۲۲۹؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۲۷؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۶۵؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۳۶۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۸۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۰/ ۶۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۲۸۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/ ۲۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۱۳

**{571}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَيْفَ تَصْنَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قُلْتُ أُصَلِّي فِي مَنْزِلِي ثُمَّ أَخْرُجُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ كَذَلِكَ أَصْنَعُ أَنَا.

۞ ابوبکر حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ علیہ السلام جمعہ کے دن کیا کرتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم بتاؤ تم کیا کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: پہلے اپنے گھر میں نماز (ظہر) پڑھتا ہوں پھر باہر نکل کر ان (جمعہ پڑھنے والے) لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں بھی اسی طرح کرتا ہوں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن ہے[3]

**{572}** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا صَلَّوُا الْجُمُعَةَ فِي وَقْتٍ فَصَلُّوا مَعَهُمْ وَلاَ تَقُومَنَّ مِنْ مَقْعَدِكَ حَتَّى تُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ قُلْتُ فَأَكُونُ قَدْ صَلَّيْتُ أَرْبَعاً لِنَفْسِي لَمْ أَقْتَدِ بِهِ فَقَالَ نَعَمْ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ جب وقت میں تم لوگ جمعہ پڑھوتو ان (جمعہ پڑھنے والے) لوگوں کے ساتھ پڑھو لیکن (سلام کے بعد) اپنی جگہ سے مت اٹھو جب تک (ظہر کی) آخری دو رکعتیں نہ پڑھ لو۔

میں نے عرض کیا: اس طرح تو میں اپنی چار رکعت نماز (ظہر فرادیٰ) پڑھوں گا جس میں کسی کی اقتداء نہیں کروں گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہے)۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[5] یا حسن یا موثق کالصحیح یا موثق ہے[6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۶ ح ۶۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۵۰ ح ۹۵۴۹؛ الوافی: ۸/۱۲۱۶

[2] المسالک الجامعیہ: ۵۳۳؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/۲۷۸؛ القواعد الفقہیہ: ۸/۳۲۲

[3] ملاذ الاخیار: ۵/۴۶۰؛ ریاض المسائل: ۳/۳۷۳

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۸ ح ۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۹ ح ۹۵۴۷؛ الوافی: ۸/۱۲۱۵

[5] کشف اللثام: ۴/۳۰۸؛ فقہ الخلاف: ۲/۳۴۶؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/۲۸۳؛ موسوعہ طبقات الفقہاء: ۳/۶۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۳۰؛ البحث فی رسالات: ۲۰۴؛ جواہر الکلام: ۱۱/۳۳۲

[6] ملاذ الاخیار: ۴/۶۹۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۹/۲۵۷؛ المسالک الجامعیہ: ۵۳۲؛ ریاض المسائل: ۳/۳۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۱۸۳؛ عمدۃ الاصول: ۷/۵۷۷؛ الاحکام کشف الغطاء: ۳/۵۶

{573} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُخْرِجَ الْمُحْبَسِينَ فِي الدَّيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْعِيدِ فَيُرْسِلَ مَعَهُمْ فَإِذَا قَضَوُا الصَّلَاةَ وَ الْعِيدَ رَدَّهُمْ إِلَى السِّجْنِ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام پر واجب ہے کہ جو لوگ قرض کے سلسلے میں قید ہوں انہیں جمعہ کے دن (نماز) جمعہ کی طرف اور عید کے دن (نماز) عید کی طرف نکالے اور ان (نمازی) لوگوں کیساتھ ان کو (نماز) کے لئے بھیجے پس جب وہ نماز اور عید ادا کر لیں تو ان کو واپس دوبارہ قید میں بھیج دے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{574} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ فِي السَّفَرِ جُمُعَةٌ وَ لَا فِطْرٌ وَ لَا أَضْحَى.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفر میں نہ جمعہ ہے، نہ عید فطر ہے اور نہ عید قربان ہے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{575} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي رَجُلٍ صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا رَكَعَ الْإِمَامُ أَلْجَأَهُ النَّاسُ إِلَى جِدَارٍ أَوْ أُسْطُوَانَةٍ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَرْكَعَ وَ لَا يَسْجُدَ حَتَّى رَفَعَ الْقَوْمُ رُءُوسَهُمْ أَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَسْجُدُ وَ يَلْحَقُ بِالصَّفِّ وَ قَدْ قَامَ الْقَوْمُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَرْكَعُ وَ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُومُ فِي الصَّفِّ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ.

۞ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جمعہ کے دن امام کے ساتھ نماز باجماعت پڑھ رہا تھا کہ جب امام رکوع میں گیا تو اسے لوگوں نے دیوار یا ستون کی طرف دھکیل دیا اور وہ رکوع نہ کر سکا۔ پھر صف

---

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۱ ح ۳۲۶۸؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۵ ح ۸۵۲ و ۶/۳۱۹ ح ۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۰۳ ح ۹۵۲۳ و ۲۷/۳۰۱ ح ۳۳۷۹۷؛ الوافی: ۸/۱۳۱۱ و ۱۶/۱۰۷۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۲۵

② روضۃ المتقین: ۶/۸۹ و ۲/۴۶۷؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۲/۳۷۴؛ القضاء والشہادۃ محسنی: ۱۶۳؛ فقہ الحدود والتعزیرات: ۱/۳۵

③ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۲۰ ح ۱۲۴۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۹ ح ۸۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۳۸ ح ۹۵۲۰؛ الاستبصار: ۱/۴۴۶ ح ۱۷۲۴؛ الوافی: ۸/۱۲۲۹ و ۹/۱۲۹۵؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۹۴؛ المحاسن: ۲/۳۷۲

④ روضۃ المتقین: ۲/۸۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۹؛ مستند الشیعہ: ۶/۷۶؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۷۰؛ کشف اللثام: ۴/۳۲۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۴۸؛ وسائل العباد: ۲/۴۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۳۱۹؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۴۹؛ رسالہ یسائی فقہی: ۱/۳۴۹

میں کھڑا ہوا مگر سجدہ نہ کر سکا یہاں تک کہ لوگوں نے سجدہ سے سر اٹھا لئے تو اب وہ کیا کرے؟ کیا رکوع و سجود کر کے لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت میں شامل ہو یا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ پہلے رکوع کرے پھر سجدہ کرے پھر صف میں کھڑا ہو جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۱)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۲)

{576} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: فِي رَجُلٍ أَدْرَكَ الْجُمُعَةَ وَ قَدِ ازْدَحَمَ النَّاسُ فَكَبَّرَ مَعَ الْإِمَامِ وَ رَكَعَ وَ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى السُّجُودِ وَ قَامَ الْإِمَامُ وَ النَّاسُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَ قَامَ هَذَا مَعَهُمْ فَرَكَعَ الْإِمَامُ وَ لَمْ يَقْدِرْ هَذَا عَلَى الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الزِّحَامِ وَ قَدَرَ عَلَى السُّجُودِ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَمَّا الرَّكْعَةُ الْأُولَى فَهِيَ إِلَى عِنْدِ الرُّكُوعِ تَامَّةٌ فَلَمَّا لَمْ يَسْجُدْ لَهَا حَتَّى دَخَلَ فِي الثَّانِيَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ فِي الثَّانِيَةِ إِنْ كَانَ نَوَى هَذِهِ السَّجْدَةَ الَّتِي هِيَ الرَّكْعَةُ الْأُولَى فَقَدْ تَمَّتْ لَهُ الْأُولَى وَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ فِيهَا ثُمَّ يَتَشَهَّدُ وَ يُسَلِّمُ وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَنْوِ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ السَّجْدَةُ لِلرَّكْعَةِ الْأُولَى لَمْ تُجْزِ عَنْهُ الْأُولَى وَ لاَ الثَّانِيَةُ.

✪ حفص بن غیاث سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو ایک ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہوئے سنا جو نماز جمعہ میں شریک ہوا اور لوگوں کا بہت اژدہام تھا پس اس نے امام کے ساتھ تکبیر کہی اور رکوع کیا مگر سجدہ نہیں کر سکا چنانچہ امام اور لوگ دوسری رکعت میں کھڑے ہو گئے اور یہ وہیں ان لوگوں کے ساتھ کھڑا ہے۔ اب امام نے پھر رکوع کیا لیکن یہ اژدہام کی وجہ سے رکوع نہیں کر سکا مگر سجدہ کرنے پر قادر ہو گیا تو اب وہ کیا کرے گا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی پہلی رکعت رکوع تک مکمل تھی لیکن اس نے اس کا سجدہ نہیں کیا تھا کہ دوسری رکعت میں داخل ہو گیا۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا بہر حال اب دوسری رکعت میں جو سجدہ کیا ہے تو اگر وہ نیت کر لے کہ یہ پہلی رکعت کا سجدہ ہے تو اس کی پہلی رکعت مکمل ہو جائے گی اور جب امام سلام پڑھے تو یہ اٹھ کر کھڑا ہو جائے اور (فرادیٰ) ایک رکعت پڑھ لے اور اس میں سجدہ کرے اور تشہد و سلام پڑھے اور اگر اس نے ان دو سجدوں کو پہلی رکعت کی نیت سے نہیں کیا ہے تو یہ نہ پہلی رکعت کے لئے کافی ہے اور نہ دوسری رکعت کے لئے کافی ہے۔ (۳)

---

(۱) تہذیب الاحکام: ۳/۱۶۱ ح ۳۴۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۱۹ ح ۱۲۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۳۵ ح ۹۵۱۴؛ الوافی: ۸/۱۲۷۴؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۴۳

(۲) جواہر الکلام: ۱۱/۳۱۶؛ شرح العروہ: ۱۷/۸۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۸؛ مستمسک العروہ: ۷/۲۰۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۸۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۳۴۴؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۰۸؛ مہذب الاحکام: ۷/۴۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۳۵

(۳) الکافی: ۳/۴۲۹ ح ۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۱۹ ح ۱۲۳۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۱ ح ۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۳۵ ح ۹۵۱۵؛ الوافی: ۸/۱۱۹۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۰۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۴۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] لیکن اس میں اشکال ہے یا ممکن ہے نسخے میں کتابت کی غلطی ہو کیونکہ سند میں المنقری اور حفص موجود ہیں جو غیر امامی ہیں لہٰذا حدیث موثق ہے اور شیخ صدوق کی سند موثق ہے [2]

{577} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا صَلَّتِ اَلْمَرْأَةُ فِي اَلْمَسْجِدِ مَعَ اَلْإِمَامِ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ اَلْجُمُعَةَ رَكْعَتَيْنِ فَقَدْ نَقَصَتْ صَلاَتَهَا وَ إِنْ صَلَّتْ فِي اَلْمَسْجِدِ أَرْبَعاً نَقَصَتْ صَلاَتَهَا لِتُصَلِّ فِي بَيْتِهَا أَرْبَعاً أَفْضَلُ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اگر عورت مسجد میں حاضر ہو کر امام کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو بھی اس کی نماز ناقص ہے اور اگر مسجد میں چار رکعت پڑھے تو بھی اس کی نماز ناقص ہے کیونکہ اسے چاہیے کہ اپنے گھر میں چار رکعت پڑھے یہ افضل ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{578} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ تَدَعَ اَلْجُمُعَةَ فِي اَلْمَطَرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر بارش میں جمعہ ترک کر دو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [6]

{579} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَمَّنْ لَمْ يُدْرِكِ اَلْخُطْبَةَ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ قَالَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ فَاتَتْهُ اَلصَّلاَةُ فَلَمْ يُدْرِكْهَا فَلْيُصَلِّ أَرْبَعاً وَ قَالَ إِذَا أَدْرَكْتَ اَلْإِمَامَ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ اَلرَّكْعَةَ اَلْأَخِيرَةَ فَقَدْ أَدْرَكْتَ اَلصَّلاَةَ وَ إِنْ كُنْتَ أَدْرَكْتَهُ بَعْدَ مَا رَكَعَ فَهِيَ اَلظُّهْرُ أَرْبَعٌ.

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/۱۷۳

[2] لوامع صاحبقرانی: ۴/۷۳۵

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۱ ح ۶۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۰ ح ۹۵۲۴؛ الوافی: ۸/۱۱۳۰

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۱۵۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۶۰؛ مند العروۃ: ۱/۳۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۱؛ ریاض المسائل: ۴/۳۳۹؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۳۱۳؛ مجموعۃ الرسائل الفقہیہ: ۳۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۹۵؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۱۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۸۸؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۳۴۳؛ رسالہ الفقہ: ۳۰/۱۴۸

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۲۱ ح ۱۲۲۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۱ ح ۶۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۱ ح ۹۵۲۵؛ الوافی: ۸/۱۱۳۱

[6] معتصم الشیعہ: ۱/۸۰؛ مدارک الاحکام: ۴/۵۰؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۸/۳۰؛ مصابیح الظلام: ۲/۲۹۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۷۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵۱۰؛ صلاۃ الجمعہ رسالہ فقہیہ: ۱/۱۹۰؛ مفتاح الکرامہ: ۸/۳۸۰؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۶۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۹۴؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۶۳؛ ریاض المسائل: ۳/۳۴۵؛ مہذب الاحکام: ۹/۸۸؛ منتہی المطلب: ۵/۳۸۰

⭘ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جمعہ کے دن خطبہ درک نہ کر سکے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ دو رکعتیں پڑھ لے اور اگر وہ نماز بھی فوت ہوگئی اور وہ اسے نہیں پا سکا ہے تو چار رکعت (نماز ظہر) پڑھ لے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم امام کو آخری رکعت کے رکوع سے پہلے درک کرلو تو تم نے نماز کو درک کرلیا اور اگر تم اسے رکوع کے بعد درک کرو تو پھر چار رکعت ظہر پڑھو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن ہے[3]

{580} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانُوا سَبْعَةً يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ فَلْيُصَلُّوا فِي جَمَاعَةٍ وَ لْيَلْبَسِ اَلْبُرْدَ وَ اَلْعِمَامَةَ وَ يَتَوَكَّأُ عَلَى قَوْسٍ أَوْ عَصًا وَ لْيَقْعُدْ قَعْدَةً بَيْنَ اَلْخُطْبَتَيْنِ وَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَ يَقْنُتُ فِي اَلرَّكْعَةِ اَلْأُولَى مِنْهُمَا قَبْلَ اَلرُّكُوعِ.

⭘ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب جمعہ کے دن سات آدمی اکٹھے ہوجائیں تو پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور امام کو چاہیے کہ کاندھوں پر چادر ڈالے اور سر پر عمامہ باندھے اور کمان یا عصا پر ٹیک لگائے اور دو خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھے اور قرأت میں جہر کرے اور پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{581} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ

---

[1] الکافی: ۳/ ۴۲۷ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۴۳ ح ۶۵۷؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۱ ح ۱۶۲۲؛ الوافی: ۸/ ۱۱۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۴۵ ح ۹۵۳۶

[2] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۳۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/ ۶۵؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۲۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۹/ ۵۰؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۰۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۲۱۷؛ فقہ الخلاف: ۲/ ۲۵؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۲۹۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۳۳۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۰۷؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۸۲؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۴۹؛ غنائم الایام: ۳/ ۲۱۰؛ ریاض المسائل: ۳/ ۱۵۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۲۲۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/ ۱۲۰

[3] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۳۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۵۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۰۸؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۱۷؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۴۳؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۸۱؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/ ۵۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/ ۲۹؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۳۴؛ مدارک العروۃ: ۱۶/ ۳۸۴

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۴۵ ح ۶۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۱۳ ح ۹۴۴۲؛ الوافی: ۸/ ۱۱۲۴؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۲۳

[5] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۵۷؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۹۰؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۰۸؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۳۱۹؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۱/ ۵۳۰؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱/ ۳۲۵ و ۵۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۳۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۸۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۵۸؛ رسائل الشہید الثانی: ۵۵؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۴۹؛ کشف اللثام: ۴/ ۲۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۹؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/ ۱۱۶؛ غایۃ المراد: ۱/ ۱۲۶؛ ریاض المسائل: ۱/ ۸۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/ ۵۳۰؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۲۲؛ صلاۃ الجمعہ تنکابنی: ۱۵۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۳۹۳

سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ الَّذِي يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْ يَلْبَسَ عِمَامَةً فِي الشِّتَاءِ وَ الصَّيْفِ وَ يَتَرَدَّى بِبُرْدٍ يَمَنِيٍّ أَوْ عَدَنِيٍّ وَ يَخْطُبَ وَ هُوَ قَائِمٌ يَحْمَدُ اللَّهَ وَ يُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يُوصِي بِتَقْوَى اللَّهِ وَ يَقْرَأُ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ صَغِيرَةً ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَ يُثْنِي عَلَيْهِ وَ يُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلَى أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ هَذَا أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَ فِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةِ الْمُنَافِقِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام کو چاہیے کہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیتے وقت سردی ہو یا گرمی سر پر عمامہ باندھے اور یمنی یا اونی چادر اوڑھے اور کھڑے ہو کر خطبہ دے جس میں اللہ کی حمد و ثنا کرے پھر تقوی الٰہی کی وصیت کرے اور قرآن کی کوئی چھوٹی سی سورہ پڑھے پھر بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو جائے اور (دوسرا خطبہ دے جس میں) اللہ کی حمد و ثناء کرے، پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ المسلمین علیہم السلام پر درود پڑھے اور مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرے پس جب اس سے فارغ ہو تو موذن اقامت کہے اور وہ لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے اور پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقین پڑھے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{582} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: اَلْأَذَانُ الثَّالِثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن تیسری اذان بدعت ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{583} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَةٍ يَخْرُجُ الْإِمَامُ بَعْدَ الْأَذَانِ فَيَصْعَدُ الْمِنْبَرَ وَ يَخْطُبُ لاَ يُصَلِّي النَّاسُ مَا دَامَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ الْحَدِيثَ.

---

[1] الکافی: ۳/۴۲۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۳ ح ۶۵۵؛ الوافی: ۸/۱۱۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۲ ح ۹۵۲۹

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۳۵۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۱۵؛ منتہی المطلب: ۵/۳۹۸؛ جامع المدارک: ۱/۵۲۶؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۶۹؛ روض الجنان: ۲/۷۵۹؛ فقہ الصادق: ۵/۷۵؛ بحوث فی صلاۃ الجمعہ: ۳۶۵؛ رسائل بہائی فقہی: ۱/۵۰۲؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۳۲۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۷۶؛ علی شاطی الجمعہ: ۷۵؛ ریاض المسائل: ۳/۳۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۶؛ وسائل العباد: ۲/۱۳۲

[3] الکافی: ۳/۴۲۱ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۹ ح ۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۰۰ ح ۹۶۸۷؛ الوافی: ۷/۲۰۶؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۱۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۹؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۵۷؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۴۴

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۳۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۴۷؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۶۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۶۱

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے جمعہ کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ اذان و اقامت کے ساتھ ہے۔ چنانچہ اذان کے بعد امام نکل کر منبر پر بیٹھے گا اور خطبہ دے گا اور جب تک امام منبر پر ہے لوگ نماز نہ پڑھیں۔[1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن ہے[3]

{584} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي خُطْبَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ:

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے جمعہ کے دن خطبہ کے بارے میں فرمایا کہ پہلا خطبہ اس طرح ہے۔

## ﴿اَلْخُطْبَةُ الْأُولَى﴾

"اَلْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَسْتَهْدِيهِ وَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اِنْتَجَبَهُ لِوَلاَيَتِهِ وَ اِخْتَصَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَ أَكْرَمَهُ بِالنُّبُوَّةِ أَمِيناً عَلَى غَيْبِهِ وَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ أُخَوِّفُكُمْ مِنْ عِقَابِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْجِي مَنِ اتَّقَاهُ بِمَفَازَتِهِمْ لاَ يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَ لاَ هُمْ يَحْزَنُونَ وَ يُكْرِمُ مَنْ خَافَهُ يَقِيهِمْ شَرَّ مَا خَافُوا وَ يُلَقِّيهِمْ نَضْرَةً وَ سُرُوراً وَ أُرَغِّبُكُمْ فِي كَرَامَةِ اللَّهِ الدَّائِمَةِ وَ أُخَوِّفُكُمْ عِقَابَهُ الَّذِي لاَ اِنْقِطَاعَ لَهُ وَ لاَ نَجَاةَ لِمَنِ اسْتَوْجَبَهُ فَلاَ تَغُرَّنَّكُمُ الدُّنْيَا وَ لاَ تَرْكَنُوا إِلَيْهَا فَإِنَّهَا دَارُ غُرُورٍ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَ عَلَى أَهْلِهَا الْفَنَاءَ فَتَزَوَّدُوا مِنْهَا الَّذِي أَكْرَمَكُمُ اللَّهُ بِهِ مِنَ التَّقْوَى وَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فَإِنَّهُ لاَ يَصِلُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَعْمَالِ الْعِبَادِ إِلاَّ مَا خَلَصَ مِنْهَا وَ لاَ يَتَقَبَّلُ اللَّهُ إِلاَّ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَ قَدْ أَخْبَرَكُمُ اللَّهُ عَنْ مَنَازِلِ مَنْ آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحاً وَ عَنْ مَنَازِلِ مَنْ كَفَرَ وَ عَمِلَ فِي غَيْرِ سَبِيلِهِ وَ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَ ذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ. وَ مَا نُؤَخِّرُهُ إِلاَّ لِأَجَلٍ مَعْدُودٍ. يَوْمَ يَأْتِ لاَ تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَ سَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَ شَهِيقٌ. خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ. وَ أَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ

---

[1] الکافی: ۳/۴۲۴ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۴۱ ح ۶۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۴۳ ح ۹۵۳۰؛ الوافی: ۸/۱۱۴۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۸

[2] تنقیح مبانی: ۱/۵۳ و ۱۰۰؛ علی منہاج الجمعہ: ۲/۱۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۹۷؛ رسالہ بہائی فقہی: ۱/۵۱۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۶؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۱۹؛ حدود الشریعہ: ۱/۴۱۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۳۵۸؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۳۲۴؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۹۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۷۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۴؛ ریاض المسائل: ۳/۳۴۷

[3] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۴۲؛ جامع المدارک: ۱/۵۲۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۴۰؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱/۳۴۷؛ مصابیح الظلام: ۲/۸۲؛ مستند الشیعہ: ۶/۷۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۶؛ منتہی المطلب: ۵/۳۳۵؛ صلاۃ الجمعہ تکابنی: ۱۰۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۱۸

خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَاوَاتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ نَسْأَلُ ٱللَّهَ ٱلَّذِي جَمَعَنَا لِهَذَا ٱلْجَمْعِ أَنْ يُبَارِكَ لَنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا وَأَنْ يَرْحَمَنَا جَمِيعاً إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .-إِنَّ كِتَابَ ٱللَّهِ أَصْدَقُ ٱلْحَدِيثِ وَأَحْسَنُ ٱلْقَصَصِ وَقَالَ ٱللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِذَا قُرِءَ ٱلْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ فَاسْمَعُوا طَاعَةَ ٱللَّهِ وَأَنْصِتُوا ٱبْتِغَاءَ رَحْمَتِهِ."

ترجمہ:

''ہم خدا کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے استغفار کرتے ہیں اور اسی سے ہدایت چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں سے پناہ مانگتے ہیں اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت نہیں کرسکتا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد اور رسول ہیں۔ اللہ نے اپنی ولایت کے لئے ان کا انتخاب کیا اور اپنی رسالت کے لئے مخصوص کیا اور اپنی نبوت دے کر صاحب کرامت بنایا اور اپنے غیب کا امین بنایا اور عالمین کے لئے رحمت بنایا۔ درود ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل علیہم السلام پر۔

اللہ کے بندو! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ اس کو نجات دیتا ہے جو اپنی کامیابیوں پر اس پر اعتماد کرے اور ایسے لوگوں کو برائی چھوتی تک نہیں ہے اور نہ ہی وہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔ جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی۔ خدا ان کو بچاتا ہے ان چیزوں سے جن سے وہ ڈرتے ہیں اور تازگی اور خوشی ان سے ملتی ہے اور میں اللہ کی کرامت دائمی کی طرف رغبت دلاتا ہوں اور اس کے عذاب سے ڈراتا ہوں جس کا انقطاع نہیں اور جو عذاب کا مستحق ہو وہ اس کے لئے نجات نہیں دیتا پس دنیا سے دھوکہ نہ کھاؤ، اس پر بھروسہ نہ کرو، وہ غرور کا گھر اور اس کے باشندے فانی ہیں پس تقویٰ کا زاد راہ اپنے لئے مہیا کرو اور اعمال صالح بجالاؤ۔ خدا تک صرف خالص عمل پہنچتا ہے اور اللہ متقین کے علاوہ کسی کا عمل قبول نہیں کرتا۔ اللہ نے ان کو منازل کی خبر دی ہے جو ایمان لے آئے اور عمل صالح کئے۔ اسی نے کافروں اور غیر صالح اعمال کرنے والوں کو بھی خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ اس روز سب جمع کئے جائیں بہت تھوڑی سی مہلت دی جائے گی اس دن کوئی نفس بغیر حکم خدا کلام نہ کرسکے گا اور ان میں کچھ شقی اور سعید ہوں گے۔ جو شقی ہوں گے وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور ان کی چیخ و پکار ہوگی اور اس آگ میں رہیں گے۔ جب تک آسمان و زمین ہیں مگر ہاں خدا چاہے تو اس عذاب سے بچالے۔ بے شک تیرا رب جو ارادہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے اور جو لوگ نیکوکار ہوں گے وہ جنت میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین ہیں مگر تیرا رب جو چاہے کرے تمہارے رب کی عطا غیر محدود ہے۔ ہم سوال کرتے ہیں اسی ذات سے جس نے ہم کو جمع کیا کہ وہ اس دین میں ہمیں برکت دے اور سب پر رحم کرے بے شک وہ ہر شئے پر قادر ہے۔ بے شک کتاب خدا سب سے زیادہ سچا کلام ہے اور سب سے زیادہ بہتر قصے اس کے اندر ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ جب پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو۔ ممکن ہے اللہ تم پر رحم کرے۔ سنو اللہ کی اطاعت کے لئے اور کان لگاؤ اس کی رحمت چاہنے کے لئے۔''

پھر قرآن کا کوئی سورہ پڑھو اور اپنے رب سے دعا مانگو اور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھو اور مومنین و مومنات کے لئے دعا کرو پھر تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ اور پھر کھڑے ہو کر یہ پڑھو۔

# ﴿اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَّة﴾

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَسْتَهْدِيهِ وَ نُؤْمِنُ بِهِ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ بَشِيراً وَ نَذِيراً وَ دَاعِياً إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَ سِرَاجاً مُنِيراً مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَ مَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ الَّذِي يَنْفَعُ بِطَاعَتِهِ مَنْ أَطَاعَهُ وَ الَّذِي يَضُرُّ بِمَعْصِيَتِهِ مَنْ عَصَاهُ الَّذِي إِلَيْهِ مَعَادُكُمْ وَ عَلَيْهِ حِسَابُكُمْ فَإِنَّ التَّقْوَى وَصِيَّةُ اللّٰهِ فِيكُمْ وَ فِي الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ إِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ كَانَ اللّٰهُ غَنِيّاً حَمِيداً اِنْتَفِعُوا بِمَوْعِظَةِ اللّٰهِ وَ الْزَمُوا كِتَابَهُ فَإِنَّهُ أَبْلَغُ الْمَوْعِظَةِ وَ خَيْرُ الْأُمُورِ فِي الْمَعَادِ عَاقِبَةً وَ لَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ الْحُجَّةَ فَلاَ يَهْلِكُ مَنْ هَلَكَ إِلاَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَ لاَ يَحْيَى مَنْ حَيَّ إِلاَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَ قَدْ بَلَّغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الَّذِي أُرْسِلَ بِهِ فَالْزَمُوا وَصِيَّتَهُ وَ مَا تَرَكَ فِيكُمْ مِنْ بَعْدِهِ مِنَ الثَّقَلَيْنِ كِتَابِ اللّٰهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ اللَّذَيْنِ لاَ يَضِلُّ مَنْ تَمَسَّكَ بِهِمَا وَ لاَ يَهْتَدِي مَنْ تَرَكَهُمَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ تَقُولُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ تُسَمِّي الْأَئِمَّةَ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى صَاحِبِكَ ثُمَّ تَقُولُ اِفْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيراً وَ انْصُرْهُ نَصْراً عَزِيزاً اَللّٰهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ دِينَكَ وَ سُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتَّى لاَ يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَرْغَبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْإِسْلاَمَ وَ أَهْلَهُ وَ تُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَ أَهْلَهُ وَ تَجْعَلُنَا فِيهَا مِنَ الدُّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ وَ الْقَادَةِ فِي سَبِيلِكَ وَ تَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ مَا حَمَّلْتَنَا مِنَ الْحَقِّ فَعَرِّفْنَاهُ وَ مَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَعَلِّمْنَاهُ."

**ترجمہ:**

حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں۔ اسی سے مدد چاہتے ہیں، اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اسی سے ہدایت کے خواستگار ہیں۔ ہی اسی پر ایمان لائے ہیں۔ ہم اسی پر اعتماد رکھتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارت اور اپنے اعمال بد کی بنا پر اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ جسے خدا ہدایت دے اسے کون ہے جو گمراہ کرے اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کو ہدایت کرے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول

ہیں۔ان کو اللہ نے ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اگر چہ مشرکوں کو برا معلوم ہو اور اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور بشیر ونذیر بنایا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے والا بنایا اور سراج منیر بنایا۔جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔

اے بندگان خدا! میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اس کی اطاعت میں نفع ہے اور معصیت میں نقصان ہے، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہی تمہارا حساب لینے والا ہے۔اللہ کی وصیت تمہارے لئے پرہیزگاری کو اختیار کرنا ہے جو لوگ تم سے پہلے تھے یہی وصیت ان کے لئے بھی تھی کہ تقویٰ اختیار کرو اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔آسمان وزمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے اور وہ غنی وحمید ہے۔

لوگو! اللہ کے موعظہ سے نفع حاصل کرو اور اس کی کتاب سے لپٹے رہو کیونکہ وہ بہترین موعظہ اور خیر الامور ہے اور قیامت کے لئے عافیت ہے اور خدا نے اس سے حجت قائم کی ہے پس جو ہلاک ہو وہ دلیل سے ہو اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل سے زندہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احکام الٰہی ہم تک پہنچا دیئے جو ان پر نازل ہوئے تھے لہٰذا ان کی وصیت کو لازم جانو اور وہ وصیت وہ ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد بصورت ثقلین چھوڑا ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور ان کے اہلبیت علیہم السلام ہیں۔جنہوں نے ان سے تمسک رکھا وہ گمراہ نہ ہوئے اور جنہوں نے چھوڑ دیا وہ ہدایت سے دور ہوئے۔یا اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے بندے، تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور رب العالمین خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔یا اللہ! درود بھیج امیر المومنین علیہ السلام وصی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

پھر امام زمانہ علیہ السلام تک تمام آئمہ علیہم السلام کے نام لو۔پھر کہو: یا اللہ! حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہولت والی فتح دے اور ان کی پوری پوری مدد کرو۔یا اللہ! ان کی وجہ سے اپنے دین کو قوت دے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو بھی (قوت دے) یہاں تک کہ کسی کے خوف سے کوئی بات چھپی نہ رہے دنیا والوں پر۔یا اللہ! ہم راغب ہیں تیری طرف اس دولت کریمہ کی بنا پر جس سے اسلام اور اس کے اہل کی عزت ہوئی اور نفاق اور اس کے اہل کی ذلت ہوئی۔جو اس زمانے میں اپنی اطاعت کی طرف بلانے والے بنائے گا جو رہنما ہوں گے تیرے راستے کے اور اس کی وجہ سے ہم کو دنیا وآخرت میں بزرگی عطا فرماتا۔

خداوند! امر حق سے جو تو نے ہم کو دیا اس کی معرفت ہم نے حاصل کی اور جو ہم نے کوتاہی کی اس کو ہم نے جانا ہے۔اس کے بعد اپنے دشمنوں کے لئے بددعا کرو اور اپنے لئے خدا سے تمام حاجتوں کو طلب کرو۔جب فارغ ہو جاؤ تو کہو: بے شک اللہ عدل واحسان اور رشتہ داروں کو دینے اور بدکاری وسرکشی سے بچنے کا حکم دیتا ہے اور تم کو نصیحت کرتا ہے تا کہ تم اس کو یاد کرنے والے بن جاؤ۔

پھر کہو: ہم کو ان لوگوں میں سے قرار دے جو نصیحت کو یاد رکھتے ہیں اور وہ یاد رکھنا ان کو فائدہ دیتا ہے پھر منبر سے اتر آؤ۔[1]

---

[1] الکافی: ۴۲۲/۳ ح۶؛ الوافی: ۱۱۴۸/۸

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{585} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ فِيهَا شَيْءٌ مُوَقَّتٌ قَالَ لَا إِلَّا فِي الْجُمُعَةِ يُقْرَأُ فِيهَا بِالْجُمُعَةِ وَ الْمُنَافِقِينَ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نماز کی قرأت میں کوئی شئے معین (مقرر) ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں ماسوائے جمعہ کے کہ اس میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھا کرو۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{586} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلَ عَبْدُ الْحَمِيدِ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لَهُ قَدْ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّكَ قُلْتَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى فَقَالَ فِي الْأَخِيرَةِ وَ كَانَ عِنْدَهُ نَاسٌ كَثِيرٌ فَلَمَّا رَأَى غَفْلَةً مِنْهُمْ قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ هُوَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَ الْأَخِيرَةِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ كُلُّ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ إِلَّا الْجُمُعَةَ فَإِنَّ الرَّكْعَةَ الْأُولَى الْقُنُوتُ فِيهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ الْأَخِيرَةَ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں بھی پاس موجود تھا جب عبدالحمید نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز جمعہ میں قنوت کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دوسری رکعت میں ہے۔

اس نے کہا: ہمارے بعض اصحاب نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پہلی رکعت میں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دوسری رکعت میں ہے۔

اس وقت آپ علیہ السلام کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے پس جب آپ علیہ السلام نے ان کی اپنی طرف بے توجہی دیکھی تو فرمایا:

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۵۶ ؛ کشف اللثام: ۴/ ۲۵۱ ؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۱۳۳ ؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۱۵۲ ؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۲۱۷

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۶ ح ۱۵ ؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۱۸ ح ۷۴۹۷ ؛ الکافی: ۳/ ۴۲۳ ح ۴ ؛ الوافی: ۸/ ۱۱۳۳ ؛ الاستبصار: ۱/ ۴۱۳ ؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۹۵ ح ۵۴ ؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/ ۳۲۰

[3] ملاذ الاخیار: ۵/ ۲۷ ؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/ ۴۰ ؛ الحبل المتین: ۲/ ۴۹ ؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۳۰۸ ؛ مناہج الاخبار: ۱/ ۵۸۰ ؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۱۷۴ ؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۷۸ ؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۸ ؛ غنائم الایام: ۲/ ۷۵۴ ؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۲۴۰ ؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۴۳ ؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۲۶۴ ؛ منتھی المطلب: ۵/ ۹۸ ؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۲۲۷ ؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۴۰۳ ؛ جامع المقاصد: ۲/ ۲۷۲ ؛ روض الجنان: ۲/ ۷۱۲ ؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۲۱ ؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۸۷ ؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۰۷

اے ابو محمد! پہلی رکعت میں بھی ہے اور دوسری رکعت میں بھی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! رکوع سے پہلے ہے یا بعد میں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر قنوت رکوع سے پہلے ہوتا ہے سوائے نماز جمعہ کے کہ اس کی پہلی رکعت میں قنوت رکوع سے پہلے دوسری رکعت میں رکوع کے بعد ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

# ﴿نماز جمعہ کے چند احکام﴾

{587} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ نَزَلَ الْمَلاَئِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ مَعَهُمْ قَرَاطِيسُ مِنْ فِضَّةٍ وَ أَقْلاَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَيَجْلِسُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ عَلَى كَرَاسِيَّ مِنْ نُورٍ فَيَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمُ الْأَوَّلَ وَ الثَّانِيَ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَ لاَ يَهْبِطُونَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَيَّامِ إِلاَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ يَعْنِي الْمَلاَئِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو آسمان سے کچھ ملائکہ مقربین نازل ہوتے ہیں جن کے چاندی کے کاغذ اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں جو مسجدوں کے دروازوں پر آ کر نور کی کرسیاں بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں اور مساجد میں داخل ہونے والوں کے نام درجہ بدرجہ لکھتے ہیں کہ اول کون آیا اور دوسرے نمبر پر کون آیا۔ یہاں تک کہ امام باہر نکلتا ہے تو اس وقت وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور پھر صرف جمعہ کے دن ہی نازل ہوتے ہیں۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{588} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۷ ح ۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۷۳ ح ۷۹۴۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳۹ ح ۱۲۷۵؛ الوافی: ۸/ ۱۱۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۹۰ ح ۳۳۴؛ الاستبصار: ۱/ ۴۱۸ ح ۱۶۰۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۷۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۴؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۳۷۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۹۳؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۶۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۵۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۷۳؛ مہذب الاحکام: ۹/ ۲۷؛ غنائم الایام: ۳/ ۲۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۲۱۱؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۱۱۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۳۰

[3] الکافی: ۳/ ۴۱۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۴۷ ح ۹۵۴۲؛ الوافی: ۸/ ۱۱۱۳؛ جمال الاسبوع: ۲۲۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۴۲۶ ح ۱۲۵۸

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۳۳۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۲۰؛ علی شاطی الجمعہ: ۱/ ۹۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۱۹۵؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۳۶؛ الجمعۃ البیضاء: ۱/ ۲۹۳

سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: اَلسَّاعَةُ ٱلَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا ٱلدُّعَاءُ يَوْمَ ٱلْجُمُعَةِ مَا بَيْنَ فَرَاغِ ٱلْإِمَامِ مِنَ ٱلْخُطْبَةِ إِلَى أَنْ يَسْتَوِيَ ٱلنَّاسُ فِي ٱلصُّفُوفِ وَسَاعَةٌ أُخْرَى مِنْ آخِرِ ٱلنَّهَارِ إِلَى غُرُوبِ ٱلشَّمْسِ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے ایک تو وہ ہے جب امام خطبہ سے فارغ ہوتا ہے اور لوگ صفوں میں سیدھے بیٹھے ہوتے ہیں اور دوسری وہ ہے جو آخری ساعت سے غروب آفتاب تک ہے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{589} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ أَنَّهُ قَالَ لِلصَّادِقِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يُقَالُ مَا ٱسْتُنْزِلَ ٱلرِّزْقُ بِشَيْءٍ مِثْلِ ٱلتَّعْقِيبِ فِيمَا بَيْنَ طُلُوعِ ٱلْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ فَقَالَ أَجَلْ وَ لَكِنْ أُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ أَخْذُ ٱلشَّارِبِ وَ تَقْلِيمُ ٱلْأَظْفَارِ يَوْمَ ٱلْجُمُعَةِ.

✿ عبداللہ بن یعفور کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! یہ جو کہا جاتا ہے کہ طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان تعقیبات پڑھنے سے بہتر رزق طلب کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے تو (کیا یہ صحیح ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اجل۔ لیکن میں تمہیں اس سے بھی بہتر طریقہ بتاتا ہوں اور وہ جمعہ کے دن مونچھیں ترشوانا اور ناخن کاٹنا ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

{590} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَدَعَ ٱلطِّيبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَيَوْمٌ وَ يَوْمٌ لاَ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ وَلاَ يَدَعْ.

✿ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کو ہر روز خوشبو لگانا ترک نہیں کرنا چاہیے اور اگر طاقت نہ ہو تو ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن لگائے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پھر ہر جمعہ کے دن لگائے اور اس کو ترک نہ کرے۔ (5)

---

(1) الکافی: ۳/۴۱۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۵ ۲۳ ح ۶۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۵۲ ۳ ح ۹۵۵۲؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۱ ح ۶۳۷۸؛ بحارالانوار: ۸۶/۲۸۳؛ الوافی: ۸/۱۰۸۶؛ جمال الاسبوع: ۴۰۷؛ مصباح المتہجد: ۳۶۳؛ الدعوات: ۳۶

(2) مرآۃ العقول: ۱۵/۳۰۴؛ منتہی المطلب: ۵/۴۷۴؛ تذکرۃ الفقہا: ۴/۱۰۲؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۷۹؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۰۱

(3) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۲۷ ح ۳۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۳۸ ح ۶۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۵۵ ح ۹۵۶۲؛ الوافی: ۶/۲۸۶

(4) لوامع صاحبقرانی: ۲/۸۱؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۲/۱۴

(5) الکافی: ۶/۵۱۰ ح ۴؛ الوافی: ۶/۶۹۴؛ بحارالانوار: ۷۶/۱۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۶۴ ح ۹۵۸۹؛ الخصال: ۲/۳۹۲؛ کشف الغمہ: ۲/۲۹۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۲۵ ح ۲۵۵؛ مکارم الاخلاق: ۴۳؛ عیون اخبار الرضا: ۱/۲۷۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

## قول مولف:

غسل جمعہ کے متعلق قبل ازیں احادیث ذکر کی جاچکی ہیں نیز جمعہ اور اس کے متعلق دیگر احکام کی احادیث کو ہم نے تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب "احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ" (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور) میں درج کر دیا ہے رجوع فرمالیا جائے۔

# ﴿مغرب اور عشا کی نماز کا وقت﴾

{591} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ دَخَلَ الْوَقْتَانِ الظُّهْرُ وَ الْعَصْرُ فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ دَخَلَ الْوَقْتَانِ الْمَغْرِبُ وَ الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب زوال آفتاب ہوجائے تو ظہر وعصر دونوں کا وقت داخل ہوگیا اور جب سورج غروب ہوجائے تو مغرب وعشاء دونوں کا وقت ہوگیا۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{592} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ إِنَّ جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِكُلِّ صَلاَةٍ بِوَقْتَيْنِ غَيْرَ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ فَإِنَّ وَقْتَهَا وَاحِدٌ وَ وَقْتَهَا وُجُوبُهَا

زید الشحام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز مغرب کے وقت کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جبرئیل امین علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہر نماز کے دو دو وقت لائے تھے (وقت فضیلت اور وقت

---

[1] مرآۃ العقول: ۲۲/۱۵/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۵۷

[2] الکافی: ۳/۲۸۰ ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۶۰ ح۱۰۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۸۷ ح۴۸۷۷؛ الوافی: ۷/۲۶۱؛ الاستبصار: ۱/۲۷۰ ح۹۷۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۹؛ مفتاح الفلاح: ۲۳۴

[3] لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۹؛ شرح العروۃ: ۱۱/۲۱؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۸۷؛ نہایۃ التقریر: ۱/۲۹؛ تبیان الصلاۃ: ۳/۲۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۵۰؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۳۷؛ التنقیح فی شرح: ۲/۲۵۸؛ مستمسک الشیعہ: ۲/۲۶؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۸۶؛ غنائم الایام: ۲/۷۴؛ الخلل فی الصلاۃ: ۷۷؛ المہذب البارع: ۱/۲۸۹؛ ینابیع الاحکام: ۳/۸۴؛ منتھی المطلب: ۴/۳۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۵۱۳؛ مدارک العروۃ: ۱۱/۲۵۲؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۰۶؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱/۷۴۳؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۰۶؛ موسوعہ الفاضل اللنکرانی: ۲/۲۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۰

اجزاء) سوائے نماز مغرب کے کیونکہ اس کا ایک ہی وقت ہے جو اس کا وقت وجوب ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{593} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ وَ اَلْفُضَيْلِ قَالاَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِنَّ لِكُلِّ صَلاَةٍ وَقْتَيْنِ غَيْرَ اَلْمَغْرِبِ فَإِنَّ وَقْتَهَا وَاحِدٌ وَ وَقْتَهَا وُجُوبُهَا وَ وَقْتَ فَوْتِهَا سُقُوطُ اَلشَّفَقِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہر نماز کے دو وقت ہیں سوائے نماز مغرب کے کہ اس کا صرف ایک وقت ہے اور وہ اس کا وقت وجوب ہے اور جب مغربی سرخی زائل ہوجائے تو یہ وقت ختم ہوجاتا ہے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{594} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : وَقْتُ اَلْمَغْرِبِ فِي اَلسَّفَرِ إِلَى ثُلُثِ اَللَّيْلِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفر میں نماز مغرب کا وقت ایک تہائی (رات) تک باقی رہتا ہے۔ ⑤

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے ⑥ یا موثق کا صحیح ہے۔ ⑦

## قول مؤلف:

یعنی اگر کوئی عذر ہو تو مغرب کو مؤخر کرنا جائز ہوگا نیز یہ کہ یہ تاخیر آدھی رات تک بھی روایت کی گئی ہے (واللہ اعلم)

---

① الکافی: ۳/۲۸۰ ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۶۰ ح۱۰۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۸۷ ح۴۸۷۱؛ الوافی: ۷/۲۹۱؛ الاستبصار: ۱/۲۷۰ ح۹۷۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۲۹؛ مفتاح الفلاح: ۲۳۴

② مرآۃ العقول: ۱۵/۴۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۲۳؛ حیویات فقہیہ: ۱/۲۷؛ منتہی المطلب: ۴/۶۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱/۳۳۸؛ کشف اللثام: ۳/۹؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۵۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/۶؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۵۸؛ جواہر الکلام ۷/۱۲۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۸۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۹۶؛ مصابیح الظلام: ۵/۹۹؛ مفتاح الفلاح: ۵۱۳؛ مہذب الاحکام: ۵/۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۱۴۵

③ الکافی: ۳/۲۸۰ ح۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۸۷ ح۴۸۷۲؛ الوافی: ۷/۲۶۲

④ مرآۃ العقول: ۱۵/۴۰؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۱۲۶ و ۹۴/۳؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۲۰؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱/۳۴۲؛ ماوراء الفقہ: ۱/۲۵۲؛ شرح العروۃ: ۱۱/۱۱۳؛ التنقیح فی شرح: ۶/۱۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۱؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۰۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۷۴؛ مہذب الاحکام: ۵/۴۳؛ ینابیع الاحکام: ۳/۹۶؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۱۴۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۳؛ غنائم الایام: ۲/۱۳۹

⑤ الکافی: ۳/۴۳۱ ح۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۹۳ ح۴۸۹۵؛ الوافی: ۷/۲۹۱

⑥ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۵۰۵؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۱؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۱؛ غنائم الایام: ۲/۴۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۹؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۲۰

⑦ مرآۃ العقول: ۱۵/۳۷۳

{595} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ٱلْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ ٱلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ مَتَى تَجِبُ ٱلْعَتَمَةُ قَالَ إِذَا غَابَ ٱلشَّفَقُ وَ ٱلشَّفَقُ ٱلْحُمْرَةُ فَقَالَ عُبَيْدُ ٱللَّهِ أَصْلَحَكَ ٱللَّهُ إِنَّهُ يَبْقَى بَعْدَ ذَهَابِ ٱلْحُمْرَةِ ضَوْءٌ شَدِيدٌ مُعْتَرِضٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِنَّ ٱلشَّفَقَ إِنَّمَا هُوَ ٱلْحُمْرَةُ وَلَيْسَ ٱلضَّوْءُ مِنَ ٱلشَّفَقِ.

❂ عمران بن علی حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ عشاء کی نماز کب ہوتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب مغربی شفق زائل ہوجائے اور شفق سے مراد سرخی ہے۔

عبیداللہ نے عرض کیا: اللہ آپ علیہ السلام کا بھلا کرے! مغربی سرخی کے زائل ہونے کے بعد کچھ سفیدی باقی رہ جاتی ہے جو پھیل جاتی ہے (تو اس کا کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: شفق سرخی کا نام ہے اور سفیدی شفق نہیں ہے [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{596} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِٱلنَّاسِ ٱلْمَغْرِبَ وَ ٱلْعِشَاءَ ٱلْآخِرَةَ قَبْلَ ٱلشَّفَقِ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ فِي جَمَاعَةٍ وَإِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِيَتَّسِعَ ٱلْوَقْتُ عَلَى أُمَّتِهِ ٱلْحَدِيثَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر کسی علت ووجہ کے لوگوں کو مغربی سرخی زائل ہونے سے پہلے نماز مغرب وعشاء با جماعت پڑھائی اور یہ اس لئے کیا کہ امت کے لئے وقت وسیع ہوجائے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا موثق کالصحیح یا موثق ہے[5]

---

[1] الکافی: ۳/۲۸۰ ح۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۴ ح۱۰۳؛ الاستبصار: ۱/۲۷۰ ح۹۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۰۴ ح۴۹۲۸؛ الوافی: ۷/۲۷۸؛ بحار الانوار: ۵۹/۳۳۷

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۰۷؛ منتھی المطلب: ۴/۸۱ و۱۲۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۴۴؛ شروح الکافی مازندرانی: ۲/۸/۳۱۸؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۹۴؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱/۵۰۴؛ وسائل العباد: ۱/۵۴۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/۱۲۲؛ مصابیح الظلام: ۵/۴۳۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۱۹۰؛ مدارک الاحکام: ۳/۵۹؛ مصباح الفقیہ: ۹/۲۴۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۱۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۴۳؛ فقہ الصادق: ۴/۸۴؛ تحدید الفجر الصادق سند: ۵۱؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/۶۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۶۳ ح۱۰۴۶؛ الکافی: ۳/۲۸۶ ح۱؛ الاستبصار: ۱/۲۷۱ ح۹۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۰۲ ح۴۹۲۱؛ علل الشرائع: ۲/۳۲۱؛ بحار الانوار: ۷۹/۳۳۴؛ الوافی: ۷/۲۸۱

[4] نہایۃ التقریر: ۱/۶۹؛ تبیان الصلاۃ: ۳/۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۶/۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۴۹۲؛ مہذب الاحکام: ۵/۸۵؛ دراسات فقہیہ: ۲۲۵؛ ذخیرۃ المعاد ۲/۱۹۶؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱/۵۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۳۰

[5] ملاذ الاخیار: ۴/۳۳۰؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/۷۵۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۰۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/۳۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۲۶۲؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۲۴۹؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۵۲؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۷۰

{597} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ فِي الْحَضَرِ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَ إِقَامَتَيْنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر کسی علت اور وجہ کے حضر میں ظہر وعصر کو ایک اذان اور دو اقامتوں سے اور مغرب وعشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں سے ملا کر پڑھا۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{598} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : لَوْ لاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَخَّرْتُ الْعَتَمَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَ أَنْتَ فِي رُخْصَةٍ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَ هُوَ غَسَقُ اللَّيْلِ فَإِذَا مَضَى الْغَسَقُ نَادَى مَلَكَانِ مَنْ رَقَدَ عَنْ صَلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَلاَ رَقَدَتْ عَيْنَاهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو رات کے ایک تہائی حصہ تک تاخیر میں ادا کرنے کا حکم دیتا اور تمہیں آدھی رات تک عشاء کی نماز پڑھنے کی اجازت ہے اور وہ رات کا ڈھل جانا ہے پس جب آدھی رات گزر جائے (اور آدمی نماز نہ پڑھے) تو دو فرشتے ندا دیتے ہیں کہ جو شخص نماز فریضہ پڑھے بغیر آدھی رات کے بعد سو جائے اس کی آنکھیں کبھی نہ سوئیں۔ (3)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (4)

---

(1) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۸۷ ح ۸۸۶؛ الوافی: ۷/ ۲۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۲۲۰ ح ۴۹۷۴

(2) روضۃ المتقین: ۲/ ۲۳۶؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۲۶۹؛ تفصیل الشریعہ: ۱/ ۲۶۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/ ۲۴۰؛ جواہر الکلام: ۹/ ۳۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۷۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/ ۶۱۳؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱/ ۵۱۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۵۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۹/ ۷۳؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۹۳۴؛ سند العروۃ: ۱/ ۲۰۸؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۹۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۷۵۴؛ الفقہ المقارن: ۹۴؛ موسوعۃ البرغانی: ۶/ ۲۴۳

(3) تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۶۱ ح ۱۰۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۸۵ ح ۴۸۶۳؛ الاستبصار: ۱/ ۲۷۲ ح ۹۸۶؛ الوافی: ۷/ ۲۷۸؛ دار السلام فی ما یتعلق بالرویا والمنام: ۳/ ۵۸؛ المعتبر: ۲/ ۴۳

(4) ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۸۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۵۱۲؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۶/ ۷۵؛ شرح العروۃ: ۱۱/ ۱۲۳؛ منتھی المطلب: ۴/ ۸۴؛ تحدید الفجر: ۳۴

# ﴿صبح کی نماز کا وقت﴾

{599} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَقْتُ الْفَجْرِ حِينَ يَنْشَقُّ الْفَجْرُ إِلَى أَنْ يَتَجَلَّلَ الصُّبْحُ السَّمَاءَ وَلَا يَنْبَغِي تَأْخِيرُ ذَلِكَ عَمْداً لَكِنَّهُ وَقْتٌ لِمَنْ شُغِلَ أَوْ نَسِيَ أَوْ نَامَ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صبح کی نماز کا وقت پو پھٹنے سے لے کر صبح (سفیدی) کے آسمان پر پھیلنے تک ہے اور جان بوجھ کر (آخری وقت تک) اس کو مؤخر نہیں کرنا چاہیے سوائے کسی مشغول آدمی کے یا جو بھول جائے یا سوتا رہ جائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{600} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الرَّجُلِ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنُهُ أَوْ عَاقَهُ أَمْرٌ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ مِنَ الْفَجْرِ مَا بَيْنَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ ذَلِكَ فِي الْمَكْتُوبَةِ خَاصَّةً فَإِنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الْغَدَاةِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ وَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ.

✪ عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس پر نیند کا غلبہ ہو جائے یا ضروری کام کی وجہ سے صبح صادق کے نمودار ہوتے ہی نماز صبح نہ پڑھ سکے تو وہ طلوع آفتاب تک پڑھ سکتا ہے اور یہ رخصت صرف فریضہ میں ہے پس جو شخص نماز صبح کی ایک رکعت پڑھ چکے اور سورج نکل آئے تو وہ اسے (بطور ادا) مکمل کرے اس کی نماز ہو گئی ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق اور حسن موثق ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۲۸۳ ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۸ ح۱۲۱؛ الاستبصار: ۱/۲۷۶ ح۱۰۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۰۷ ح۴۹۳۳

[2] تفصیل الشریعہ: ۱/۲۳۷؛ التنقیح فی شرح: ۶/۱۹۰؛ مستمسک العروۃ: ۵/۸۴؛ مصباح الفقیہ: ۹/۲۲۵؛ سند العروۃ: ۱/۸۷؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱/۳۵۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۵۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۹۷؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۷۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۴۱۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۳۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۷۳؛ کشف الظلام: ۳/۴۹؛ ثلاث رسائل الکرباسی: ۲۰۵؛ مصابیح الظلام: ۵/۸۰؛ تنقیح الصیفۃ شوشتری: ۱۳/۱۷؛ تحدید الفجر: ۸۳؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۸ ح۱۲۰ و ۲۶۲ ح۱۰۴۳؛ الاستبصار: ۱/۲۷۶ ح۱۰۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۰۸ ح۴۹۳۶؛ الوافی: ۷/۳۰۵

[4] مستند الشیعہ: ۴/۵۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱/۷۴۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۳۸؛ جواہر الکلام: ۷/۱۶۱؛ الخلل فی الصلاۃ: ۸۶؛ میراث حوزہ اصفہان: ۱/۸۷۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۸۷؛ غنائم الایام: ۲/۱۸۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۵۰؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۰۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۱۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۲۴۴؛ جامع المدارک: ۱/۲۴۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۲۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۷۱؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۴۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۹/۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۲/۲۶۲

# ﴿اوقات نماز کے احکام﴾

{601} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ صَلَّى الْغَدَاةَ بِلَيْلٍ غَرَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْقَمَرُ وَ نَامَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ صَلَّى بِلَيْلٍ قَالَ )يُعِيدُ صَلاَتَهُ).

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس کو چاند نے دھوکہ دیا تھا اور وہ نماز صبح اس وقت پڑھ کر سو گیا تھا جب ابھی رات تھی اور جب بیدار ہوا تو سورج نکل چکا تھا اور اسے بتایا گیا کہ اس نے نماز صبح رات میں ہی پڑھ لی ہے، فرمایا: وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{602} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَتَى مَا اسْتَيْقَنْتَ أَوْ شَكَكْتَ فِي وَقْتِ صَلاَةٍ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّهَا أَوْ فِي وَقْتِ فَوْتِهَا صَلَّيْتَهَا فَإِنْ شَكَكْتَ بَعْدَ مَا خَرَجَ وَقْتُ الْفَوْتِ فَقَدْ دَخَلَ حَائِلٌ فَلاَ إِعَادَةَ عَلَيْكَ مِنْ شَكٍّ حَتَّى تَسْتَيْقِنَ فَإِنِ اسْتَيْقَنْتَ فَعَلَيْكَ إِعَادَةُ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي أَيِّ حَالٍ كُنْتَ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی کسی نماز کے بارے میں وقت کے اندر نہ پڑھنے کا یقین ہو جائے یا شک پڑ جائے کہ وہ نماز پڑھی ہے یا نہیں یا وقت کے بعد نہ پڑھنے کا یقین ہو جائے تو اس نماز کو پڑھو اور اگر وقت کے بعد اور دوسری نماز کے درمیان میں حائل ہونے کے بعد شک پڑ جائے کہ پڑھی ہے یا نہیں تو اس شک کی بنا پر تم پر اعادہ نہیں ہے حتیٰ کہ اگر یقین ہو جائے تو پھر جس حال میں بھی ہو اس کا (قضا) پڑھنا تم پر لازم ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۴۰ ح ۵۴۸ و ۲۵۴ ح ۱۰۰۸؛ الکافی: ۳/ ۲۸۵ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۶۷ ح ۴۸۱۴؛ الوافی: ۷/ ۳۰۹

[2] تفصیل الشریعہ: ۲/ ۱۷۳؛ مصباح الفقیہ: ۹/ ۳۸۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۵۱؛ غنائم الایام: ۲/ ۸۶؛ الدر الباہرہ: ۱/ ۵۳۶؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۵۰۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/ ۲۰۲؛ جواہر الکلام: ۷/ ۲۷۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۲/ ۲۵۹؛ موسوعہ البرغانی: ۳/ ۲۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۲۹۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/ ۲۸۴؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۱۰۰؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۵/ ۴۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۰۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/ ۳۸۱؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۱۰۳؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۹۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/ ۳۱۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/ ۲۹۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۷۶ ح ۱۰۹۸؛ الکافی: ۳/ ۲۹۴ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۲۸۲ ح ۵۱۲۸؛ الوافی: ۸/ ۱۰۰۵؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۱۹۰؛ هدایۃ الامۃ: ۲/ ۵۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا حسن ہے [2]

{603} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ صَلاَةً إِلاَّ لِوَقْتِهَا وَ كَذَلِكَ الزَّكَاةُ وَ لاَ يَصُومُ أَحَدٌ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلاَّ فِي شَهْرِهِ إِلاَّ قَضَاءً وَ كُلُّ فَرِيضَةٍ إِنَّمَا تُؤَدَّى إِذَا حَلَّتْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی شخص کے لئے یہ حلال (یعنی جائز) نہیں ہے کہ وہ کسی نماز کو اس کے وقت کے علاوہ پڑھے اور ماہ رمضان المبارک کے روزے کو کسی اور مہینے میں رکھے مگر یہ کہ قضا کرے (تو ٹھیک ہے) اور ہر فریضہ اس وقت ادا کیا جاتا ہے جب اس کا وقت داخل ہو جائے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{604} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِلصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي مُؤَذِّنٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ غَيْمٍ لَمْ أَعْرِفِ الْوَقْتَ فَقَالَ إِذَا صَاحَ الدِّيكُ ثَلاَثَةَ أَصْوَاتٍ وِلاَءً فَقَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ وَ دَخَلَ وَقْتُ الصَّلاَةِ.

حسین بن مختار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک مؤذن ہوں لہٰذا جس دن یوم غیم ہو (یعنی جس دن بادل چھایا ہوا ہو اور وقت کا پتہ نہ چلے) تو کیا کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب مرغ تین بار آواز بلند کرے تو سمجھو کہ زوال ہو گیا اور نماز کا وقت داخل ہو گیا۔ [5]

---

[1] شرح العروۃ: ۱۱/۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۹۰؛ سند العروۃ: ۱/۲۵۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۳۳۶؛ جواہر الکلام: ۱۳/۸۵؛ المحصول: ۴/۲۹۴؛ مہذب الاحکام: ۷/۸۵؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۸۳؛ بیان الاصول: ۲/۲۶۰؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۶۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۸۳؛ زبدۃ الاصول: ۲/۱۹۱؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/۲۶۴؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ): ۸۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۲۷۴؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۴۹۸

[2] مفتاح الکرامہ: ۳/۷۴؛ وسیلۃ الوسائل: ۲۱۰؛ درر الفوائد: ۳/۵۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۲۰۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴/۲۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۴۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۷۰

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۴۳ ح ۱۱۰؛ الکافی: ۳/۵۲۳ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۹۹ ح ۸۱۰۴؛ الوافی: ۱۰/۱۳۵؛ الاستبصار: ۲/۳۱ ح ۹۳؛

[4] محاضرات فی فقہ الامامیہ (الزکاۃ): ۲/۲۱۳؛ مہذب الاحکام: ۱۱/۲۷۵؛ المرتقی الی الفقہ: ۳/۲۷۰؛ ریاض المسائل: ۵/۱۱۱؛ مستمسک العروۃ: ۹/۳۴۱؛ انوار الفقاہۃ: ۳/۱۱۲؛ الدلیل الفقہی: ۱/۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳/۲۷۴؛ مدارک العروۃ: ۲۲/۳۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۲۳/۵۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۲۱۵؛ شرح العروۃ: ۲۴/۲۵۹؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۲۱۱؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۴۳۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۲۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۲/۱۱۲؛ جواہر الکلام: ۱۵/۵۹؛ آیات الاحکام محققی: ۳/۵۰؛ مستند الشیعہ: ۹/۲۷۰؛ ایضاح الفوائد: ۱/۲۰۰؛ مجمع الفائدۃ: ۴/۳۴

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۲۳ ح ۷۰۲؛ الکافی: ۳/۲۸۵ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۵۵ ح ۱۰۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۷۰ ح ۴۸۲۱؛ الوافی: ۷/۲۵۵

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## قول مؤلف:

آج کل تو گھڑی نے اس طرح کے مسائل کو ختم کر دیا ہے۔

{605} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: كُنْتُ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا أَبَانُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ الْمَفْرُوضَاتُ مَنْ أَقَامَ حُدُودَهُنَّ وَ حَافَظَ عَلَى مَوَاقِيتِهِنَّ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَهُ عِنْدَهُ عَهْدٌ يُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَمْ يُقِمْ حُدُودَهُنَّ وَ لَمْ يُحَافِظْ عَلَى مَوَاقِيتِهِنَّ لَقِيَ اللَّهَ وَ لاَ عَهْدَ لَهُ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.

✪ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں نے مزدلفہ کے مقام پر امام جعفر صادق علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھی پس جب آپ علیہ السلام فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابان! نماز ہائے فریضہ پانچ ہیں۔ جو شخص ان کی حدود کو قائم کرے گا اور ان کے اوقات کی حفاظت کرے گا تو وہ اس حال میں خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اس کی بارگاہ میں اس کے لئے ایک عہد و پیمان ہوگا جس کی وجہ سے وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص نہ ان کے حدود کو قائم کرے گا اور نہ ہی ان کے اوقات کی حفاظت کرے گا تو وہ اس حال میں بارگاہ خدا میں حاضر ہوگا کہ اس کے لئے اس کے پاس کوئی عہد و پیمان نہ ہوگا لہٰذا اگر وہ چاہے گا تو اسے عذاب کرے گا اور اگر چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{606} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْمَفْرُوضَاتُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا إِذَا أُقِيمَ حُدُودُهَا أَطْيَبُ رِيحاً مِنْ قَضِيبِ الْآسِ حِينَ يُؤْخَذُ مِنْ شَجَرِهِ فِي طِيبِهِ وَ رِيحِهِ وَ طَرَاوَتِهِ فَعَلَيْكُمْ بِالْوَقْتِ الْأَوَّلِ

✪ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز ہائے فریضہ جو اپنے درود کی پابندی کے ساتھ اول وقت پر ادا کی جائیں وہ چنبیلی کی ٹہنی

---

[1] الرسائل الفقہیہ: ۱/۲۲۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۱۸۰

[2] الکافی: ۳/۲۶۷ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۹ ح۵۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۱۰۷ ح۴۶۳۵؛ الوافی: ۷/۴۷؛ تفسیر کنزالدقائق: ۲/۳۶۶؛ تفسیر نورالثقلین: ۱/۲۳۸؛ ثواب الاعمال: ۲۸؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۶۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۰۸ ح۶۲۵

[3] مرآۃ العقول: ۱۵/۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۹؛ صلاۃ الجمعہ من کتاب الصلاۃ: ۱۲۷؛ منتھی المطلب: ۴/۱۳؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۸؛ التنقیح فی شرح: ۹/۱۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۲۶۱؛ کتاب الخمس عراقی: ۱/۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۷۴؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۹؛ نماز معراج مومن ھمدانی: ۷۷؛ مصابیح الاحکام: ۴/۲۶۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۹؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۱۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۵۰۷

سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہیں جبکہ اسے اس کے درخت سے اپنی خوشبو اور تروتازگی سمیت کاٹا جائے پس تم پر اول وقت کی پابندی کرنا لازم ہے۔ [1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## ﴿وہ نمازیں جو ترتیب سے پڑھنی ضروری ہیں﴾

{607} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا نَسِيتَ صَلاَةً أَوْ صَلَّيْتَهَا بِغَيْرِ وُضُوءٍ وَ كَانَ عَلَيْكَ قَضَاءُ صَلَوَاتٍ فَابْدَأْ بِأَوَّلِهِنَّ فَأَذِّنْ لَهَا وَ أَقِمْ ثُمَّ صَلِّهَا ثُمَّ صَلِّ مَا بَعْدَهَا بِإِقَامَةٍ إِقَامَةٍ لِكُلِّ صَلاَةٍ وَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ الظُّهْرَ وَ قَدْ فَاتَتْكَ الْغَدَاةُ فَذَكَرْتَهَا فَصَلِّ الْغَدَاةَ أَيَّ سَاعَةٍ ذَكَرْتَهَا وَ لَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ مَتَى مَا ذَكَرْتَ صَلاَةً فَاتَتْكَ صَلَّيْتَهَا وَ قَالَ إِنْ نَسِيتَ الظُّهْرَ حَتَّى صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَذَكَرْتَهَا وَ أَنْتَ فِي الصَّلاَةِ أَوْ بَعْدَ فَرَاغِكَ فَانْوِهَا الْأُولَى ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ فَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعٌ مَكَانَ أَرْبَعٍ فَإِنْ ذَكَرْتَ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الْأُولَى وَ أَنْتَ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ وَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْهَا رَكْعَتَيْنِ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ وَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْهَا رَكْعَتَيْنِ فَانْوِهَا الْأُولَى ثُمَّ صَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ وَ قُمْ فَصَلِّ الْعَصْرَ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ ذَكَرْتَ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ وَ لَمْ تَخَفْ فَوْتَهَا فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ صَلِّ الْمَغْرِبَ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَقُمْ فَصَلِّ الْعَصْرَ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرْتَ الْعَصْرَ فَانْوِهَا الْعَصْرَ ثُمَّ قُمْ فَأَتِمَّهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلِّمْ ثُمَّ تُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَ نَسِيتَ الْمَغْرِبَ فَقُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ وَ إِنْ كُنْتَ ذَكَرْتَهَا وَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ قُمْتَ فِي الثَّالِثَةِ فَانْوِهَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ سَلِّمْ ثُمَّ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ نَسِيتَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى صَلَّيْتَ الْفَجْرَ فَصَلِّ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَ إِنْ كُنْتَ ذَكَرْتَهَا وَ أَنْتَ فِي رَكْعَةِ الْأُولَى أَوْ فِي الثَّانِيَةِ مِنَ الْغَدَاةِ فَانْوِهَا الْعِشَاءَ ثُمَّ قُمْ فَصَلِّ الْغَدَاةَ وَ أَذِّنْ وَ أَقِمْ وَ إِنْ كَانَتِ الْمَغْرِبُ وَ الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ قَدْ فَاتَتَاكَ جَمِيعاً فَابْدَأْ بِهِمَا قَبْلَ أَنْ تُصَلِّيَ الْغَدَاةَ ابْدَأْ بِالْمَغْرِبِ ثُمَّ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ تَفُوتَكَ الْغَدَاةُ إِنْ بَدَأْتَ بِهِمَا فَابْدَأْ بِالْمَغْرِبِ ثُمَّ بِالْغَدَاةِ ثُمَّ صَلِّ الْعِشَاءَ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ تَفُوتَكَ الْغَدَاةُ إِنْ بَدَأْتَ بِالْمَغْرِبِ فَصَلِّ الْغَدَاةَ ثُمَّ صَلِّ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ ابْدَأْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۴۰ ح ۱۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۱۱۸ ح ۴۶۷۲؛ ثواب الاعمال: ۳۶؛ الوافی: ۷/ ۲۰۷؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۸؛ مشکاۃ الانوار: ۷۳؛ ذکری الشیعہ: ۲/ ۳۳۸

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۲۲؛ شرح فروع مازندرانی: ۲/ ۳۷۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۱۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۰۶؛ مصابیح الاحکام: ۲/ ۲۶۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۸۹؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲/ ۸۱؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۱۲۳

بِأَوَّلِهِمَا لِأَنَّهُمَا جَمِيعاً قَضَاءٌ أَيُّهُمَا ذَكَرْتَ فَلَا تُصَلِّهِمَا إِلَّا بَعْدَ شُعَاعِ الشَّمْسِ قَالَ قُلْتُ لِمَ ذَاكَ قَالَ لِأَنَّكَ لَسْتَ تَخَافُ فَوْتَهَا.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھنا بھول جاؤ یا اسے وضو کے بغیر پڑھو اور تمہارے ذمے کئی نمازیں ہوں تو پہلی سے ابتداء کرو اور اس کے لئے اذان واقامت دونوں کہو پھر اسے پڑھو۔ اس کے بعد ہر نماز کے لئے صرف اقامت کہتے جاؤ۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر نماز ظہر پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے کہ تم نے صبح کی نماز نہیں پڑھی تو اسی وقت جب یاد آئے اس کی قضا کرو اگرچہ عصر کے بعد ہو۔ اسی طرح جب بھی کوئی فوت شدہ نماز یاد آئے تو اسے بجالاؤ۔

پھر فرمایا! اور اگر ظہر کی بھول جاؤ اور عصر پڑھتے وقت یا اسے پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے تو ظہر کی نیت کرلو اور عصر بعد میں پڑھو کیونکہ یہ چار رکعت اس چار رکعت کے قائم مقام ہوجائیں گی۔ اگر نماز عصر کی دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو اثنائے نماز میں ظہر کی نیت کرلو اور باقی ماندہ دو رکعت اسی کی طرف سے پڑھو اور اس کے بعد عصر کی نماز پڑھو۔

اور اگر نماز مغرب کا وقت داخل ہونے کے بعد یاد آئے کہ تم نے عصر نہیں پڑھی اور مغرب کی قضا ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو پہلے عصر کی (قضا) پڑھو پھر مغرب پڑھو اور اگر مغرب کی نماز پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے کہ عصر نہیں پڑھی تو اب عصر کی نیت کرکے اور مزید دو رکعت پڑھ کے نماز مکمل کرلو پھر سلام پڑھ کر مغرب کی نماز پڑھو اور نماز عشاء پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے کہ مغرب نہیں پڑھی تو اسے پڑھو اور اگر نماز عشاء کے دوران دو رکعت پڑھنے کے بعد یا تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے بعد یاد آئے کہ مغرب نہیں پڑھی تو ابھی سے نیت تبدیل کرلو اور اسے مغرب قرار دے کر تیسری رکعت پر سلام پڑھ لو پھر اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھو۔

اور اگر عشاء کی نماز پڑھنا بھول جاؤ حتیٰ کہ نماز صبح پڑھ چکنے کے بعد یاد آئے تو اب عشاء (کی قضا) پڑھو اور اگر نماز صبح کی پہلی یا دوسری رکعت میں یاد آئے تو نیت کو اس کی طرف پھیر کر چار رکعت نماز مکمل کرو بعد ازاں اذان واقامت کہہ کر صبح کی نماز پڑھو اور اگر مغرب وعشاء کی دونوں نمازیں قضا ہوجائیں (اور صبح کے وقت یاد آئیں) تو پہلے ان سے ابتداء کرو اور پہلے نماز مغرب پھر عشاء اور بعد ازاں نماز صبح پڑھو اور اگر یہ خوف دامن گیر ہو کہ دونوں فوت شدہ نمازیں پڑھو گے تو صبح کا وقت ختم ہوجائے گا تو پھر صرف مغرب پڑھ کر صبح کی نماز پڑھو اور پھر صبح کی نماز کے بعد عشاء پڑھو اور (اگر صبح کا وقت اتنا قلیل ہو کہ) اگر مغرب بھی پڑھو گے تو صبح کی نماز فوت ہوجائے گی تو پھر صبح کی نماز پڑھو بعد ازاں ترتیب وار مغرب وعشاء کی قضا کرو کیونکہ یہ دونوں قضا ہیں پس جب یاد آئیں تو آفتاب کی شعاعیں بلند ہونے کے بعد پڑھو۔

میں نے عرض کیا: ایسا کیوں کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ اب ان کے فوت ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔[1]

---

[1] الکافی: ۲۹۱/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱۵۸/۳ ح ۳۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۲۹۰/۴ ح ۵۱۸۷؛ الوافی: ۱۰۱۳/۸

**تحقیق:**

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [1]

**قول مؤلف:**

یعنی نمازوں میں ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے نیز اس طرح کی بعض احادیث اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور بعض اس کے بعد بھی ذکر کی جائیں گی ان شاء اللہ۔

## ﴿مستحب نمازیں﴾

{608} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ يَقُومُ فَيَقْضِي النَّافِلَةَ فَيُعَجِّبُ الرَّبُّ مَلاَئِكَتَهُ مِنْهُ فَيَقُولُ يَا مَلاَئِكَتِي عَبْدِي يَقْضِي مَا لَمْ أَفْتَرِضْ عَلَيْهِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی بندہ نافلہ پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو خداوند عالم بزم ملائکہ میں اس پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے میرے ملائکہ! دیکھو میرا بندہ وہ کچھ پڑھ رہا ہے جو میں نے اس پر فرض نہیں کیا ہے۔ [2]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{609} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيُرْفَعُ لَهُ مِنْ صَلاَتِهِ نِصْفُهَا أَوْ ثُلُثُهَا أَوْ رُبُعُهَا أَوْ خُمُسُهَا فَمَا يُرْفَعُ لَهُ إِلاَّ مَا أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِقَلْبِهِ وَإِنَّمَا أَمَرْنَا بِالنَّافِلَةِ لِيَتِمَّ لَهُمْ بِهَا مَا نَقَصُوا مِنَ الْفَرِيضَةِ.

---

[1] موسوعہ البرغانی: ۴/۴۹: ۳؛ مشارق الاحکام: ۵۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۷۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۳۱۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۲۷۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۲۴۳؛ التنقیح فی شرح: ۶/۳۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/۸۹؛ مدارک العروۃ: ۱۲/۲۹۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۲۸۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۳۳؛ روض الجنان: ۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۵۵۳؛ بیان الاصول: ۳/۱۱۳؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۵۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۷۳؛ موسوعہ القطیفی: ۲/۲۲۳؛ جواہر الکلام: ۷/۳۱۵؛ المکاسب انصاری: ۳/۳۰۹؛ ریاض المسائل: ۳/۸۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۳۴۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۹۶؛ استقصاء الاعتبار: ۴/۳۹۹؛ الدلائل فی شرح منتخب المسائل: ۲/۸۱؛ شرح العروۃ: ۱۲/۸۱؛ فقہ الصادق ؑ: ۶/۸۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۶۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۰۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/۲۰۷؛ کشف اللثام: ۳/۵۸

[2] الکافی: ۳/۴۸۸ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۳ ح ۶۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۷۲ ح ۴۵۳۳؛ الوافی: ۸/۱۰۲۵؛ بحار الانوار: ۸۴/۴۳؛ المحاسن: ۱/۵۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۹۸ ح ۱۴۳۰

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۴۸۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۳۹؛ روضۃ المتقین: ۲/۳۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۰۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۳۱۲؛ ریاض المسائل: ۴/۱۹۸؛ مستند الشیعہ: ۴/۱۳۱

⚙ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بندے کی نماز میں سے کبھی آدھی، کبھی، کبھی چوتھائی اور کبھی اس کا پانچواں حصہ بلند کیا جاتا ہے (یعنی قبول ہوتا ہے) اور یہ سب اس کے دل (کی رغبت) کی بناء پر ہوتا ہے اور یقینا نافلہ نماز کا حکم ہمیں اس لئے دیا گیا ہے تا کہ فریضہ میں جو کمی (وبیشی) ہوجائے تو وہ اس سے پوری ہوجائے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{610} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسٍ الْمَاصِرِ : ثُمَّ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ النَّوَافِلَ أَرْبَعاً وَ ثَلاَثِينَ رَكْعَةً مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجَازَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذَلِكَ وَ الْفَرِيضَةُ وَ النَّافِلَةُ إِحْدَى وَ خَمْسُونَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ جَالِساً تُعَدُّ بِرَكْعَةٍ مَكَانَ الْوَتْرِ وَ فَرَضَ اللَّهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ صَوْمَ شَعْبَانَ وَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجَازَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذَلِكَ وَ حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْخَمْرَ بِعَيْنِهَا وَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْمُسْكِرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ فَأَجَازَ اللَّهُ لَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَ عَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَشْيَاءَ وَ كَرِهَهَا وَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَهْيَ حَرَامٍ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا نَهْيَ إِعَافَةٍ وَ كَرَاهَةٍ ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا فَصَارَ الْأَخْذُ بِرُخَصِهِ وَاجِباً عَلَى الْعِبَادِ كَوُجُوبِ مَا يَأْخُذُونَ بِنَهْيِهِ وَ عَزَائِمِهِ وَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِيمَا نَهَاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ وَ لاَ فِيمَا أَمَرَ بِهِ أَمْرَ فَرْضٍ لاَزِمٍ فَكَثِيرُ الْمُسْكِرِ مِنَ الْأَشْرِبَةِ نَهَاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ لَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ لِأَحَدٍ وَ لَمْ يُرَخِّصْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِأَحَدٍ تَقْصِيرَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ضَمَّهُمَا إِلَى مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَلْ أَلْزَمَهُمْ ذَلِكَ إِلْزَاماً وَاجِباً لَمْ يُرَخِّصْ لِأَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلاَّ لِلْمُسَافِرِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُرَخِّصَ شَيْئاً مَا لَمْ يُرَخِّصْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَوَافَقَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَمْرَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ نَهْيُهُ نَهْيَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ وَجَبَ عَلَى الْعِبَادِ التَّسْلِيمُ لَهُ كَالتَّسْلِيمِ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

⚙ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (فریضہ کی سترہ رکعتوں کے ساتھ) چونتیس رکعت نوافل کو فریضہ کے مثل مقرر کیا تو اللہ تعالی نے اسے نافذ کر دیا چنانچہ فریضہ اور نافلہ کی مجموعی تعداد اکیاون رکعت ہوگئی ان میں وہ دو رکعتیں بھی ہیں جو (عشاء کے بعد) بیٹھ کر وتر کی جگہ پڑھی جاتی ہیں اور ایک رکعت گنی جاتی ہیں اور اللہ نے ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض

---

① الکافی: ۳/۳۶۳ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۱ ح ۱۴۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۷۱ ح ۴۵۳۱؛ الوافی: ۸/۸۴۷؛ بحارالانوار: ۸۴/۲۸؛ علل الشرائع: ۳۲۸/۲

② مرآۃ العقول: ۱۵/۲۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۳۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۳؛ جواہر الکلام: ۷/۲۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۸۵؛ مہذب الاحکام: ۶/۱۰۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۱۲؛ ھدی المتقین: ۴۹؛ المحجۃ البیضاء: ۲/۵۴؛ موسوعہ الشہید الاول: ۷/۲۰۸؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۳۳؛ مصابیح الظلام: ۲/۵۰۷؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۹/۲۶۲؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۱۹؛ ذکری الشیعہ: ۲/۲۷۷؛ غنائم الایام: ۲/۷۹؛ الدر الباھر: ۷/۵۱؛ کتاب الصلاۃ (داماد): ۱/۴

قرار دیئے اور رسول اللہ ﷺ نے ماہ شعبان کے اور ہر ماہ کے تین دن کے روزے مثل فریضہ مقرر کئے تو اللہ نے ان کو بھی نافذ کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور چیز کا پینا حرام قرار دیا تو اللہ نے اسے مکمل اسی طرح نافذ کر دیا۔

اور بعض چیزوں سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور ان کو مکروہ قرار دیا لیکن یہ ممانعت حرام جیسی نہیں ہے بلکہ یہ ممانعت ناپسندیدگی اور کراہت کے لئے ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے بعض چیزوں کی رخصت دی جو بندوں پر ان کا بجالانا اسی طرح ہے جیسے واجب کا ہو اور رسول اللہ ﷺ نے ان چیزوں میں رخصت نہیں دی ہے جن میں ممانعت حرمت والی تھی اور نہ ان چیزوں میں رخصت دی ہے جن میں آپ ﷺ کا امر فرض امر تھا پس بہت سے مشروب نشہ آور ہیں جن میں ممانعت حرمت والی ہے تو اس میں کسی کو بھی رخصت نہیں دی گئی ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے ان دو رکعتوں میں کسی کو رخصت دی ہے جن کو اللہ نے فرض کردہ دو رکعتوں کے ساتھ ضم کر دیا ہے بلکہ ان کو لازم و واجب قرار دیا ہے کسی شخص کو ان میں کسی شئے کی کوئی رخصت نہیں ہے سوائے مسافر کے (جو ان دو رکعتوں کو چھوڑ سکتا ہے) اور نہ ہی کسی کو یہ اجازت ہے کہ وہ ان میں کوئی رخصت دے جن میں رسول اللہ ﷺ نے رخصت نہیں دی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا امر اللہ کے امر کا موافق ہے اور آنحضرت ﷺ کی ممانعت اللہ کی ممانعت ہے اور لوگوں پر واجب ہے کہ اسے اس طرح تسلیم کریں جیسے اللہ تعالیٰ (کے امر و نہی) کو تسلیم کرتا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن ہے [3]

## قول مؤلف:

یہ طویل حدیث ہے جس کا پہلا حصہ حدیث نمبر 549 کے تحت گزر چکا ہے۔

{611} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ حَنَانٍ قَالَ: سَأَلَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتِ الزَّوَالِ وَ أَرْبَعاً الْأُولَى وَ ثَمَانِيَ بَعْدَهَا وَ أَرْبَعاً الْعَصْرَ وَ ثَلاَثاً الْمَغْرِبَ وَ أَرْبَعاً بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ أَرْبَعاً وَ ثَمَانِيَ صَلاَةَ اللَّيْلِ وَ ثَلاَثاً الْوَتْرَ وَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَ صَلاَةَ الْغَدَاةِ رَكْعَتَيْنِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ إِنْ كُنْتُ أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ هَذَا يُعَذِّبُنِي اللّٰهُ عَلَى كَثْرَةِ الصَّلاَةِ فَقَالَ لاَ وَ لَكِنْ يُعَذِّبُ عَلَى تَرْكِ السُّنَّةِ.

---

[1] الکافی: ۱/۲۶۶ ح ۴؛ الوافی: ۳/۶۱۶؛ تفسیر البرہان: ۵/۳۳۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۶۸؛ بحار الانوار: ۱۷/۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۳۸۰

[2] الصحابہ بین العدالۃ والعصمۃ: ۳۶۰؛ انوار الفقاھۃ (مکارم الصحیح): ۵۲۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۱؛ مستند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۲؛ الامامۃ الالٰہیہ سند: ۲/۲۴۳؛ مشرعۃ بحار الانوار: ۱/۳۱۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۸/۳۴۲؛ صراط الحق فی المعارف: ۳/۱۴۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۹۳؛ دراسات فی المکاسب المحرمہ: ۱/۴۶۰؛ رسائل فقہیہ: ۴۸؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۱/۷۱؛ بحوث فقہیہ مکارم: ۵۳۰؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۱۰؛ ضیاء الناظر: ۳۴۵

[3] مرآۃ العقول: ۳/۱۵۰؛ دوازدہ رسالہ فقہی درباره نماز جمعہ: ۱/۵۳۳؛ شرح تجرید الاصول: ۲/۳۸۷؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۵۳۴

حنان سے روایت ہے کہ عمرو بن حریث نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں بھی وہاں حاضر تھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! مجھے یہ بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر اور کس طرح نماز پڑھتے تھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: زوال کے بعد آٹھ رکعت (نافلہ ظہر) پڑھتے اور ان کے بعد چار رکعت (فریضہ ظہر) پڑھتے اور یہ پہلی نماز ہے (جو فرض ہوئی) اور پھر ان کے بعد آٹھ رکعت (نافلہ عصر) پڑھتے اور پھر چار رکعت عصر (فریضہ) پڑھتے۔ پھر مغرب کی تین رکعت (فرض) پڑھتے اور مغرب (فریضہ) کے بعد چار رکعت (نافلہ مغرب) پڑھتے بعد ازاں عشاء کی چار رکعت (فریضہ) پڑھتے۔ اس کے بعد آٹھ رکعت نماز شب اور تین رکعت وتر پڑھتے اور پھر دو رکعت فجر (نافلہ) اور دو رکعت صبح کی نماز پڑھتے تھے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! اگر مجھ میں اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت ہو تو کیا زیادہ پڑھنے پر اللہ مجھے عذاب دے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں البتہ سنت کے ترک کرنے پر عذاب کرے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا موثق ہے۔[3]

{612} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمْ رَكْعَةً هِيَ قَبْلَ الزَّوَالِ قَالَ سِتُّ رَكَعَاتٍ بُكْرَةً وَ سِتُّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ ذَلِكَ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً وَ سِتُّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الزَّوَالِ فَهَذِهِ عِشْرُونَ رَكْعَةً وَ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَهَذِهِ ثِنْتَانِ وَ عِشْرُونَ رَكْعَةً.

سعد الاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے جمعہ کے دن نماز کے بارے میں پوچھا کہ زوال سے پہلے کتنی رکعتیں ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چھ رکعتیں صبح سویرے اور ان کے بعد چھ رکعتیں تو یہ بارہ رکعتیں ہوگئیں اور پھر ان کے بعد چھ رکعتیں تو یہ اٹھارہ رکعتیں ہوگئیں اور دو رکعتیں زوال کے بعد ہیں تو اس طرح یہ بیس ہوگئیں اور دو رکعتیں عصر کے بعد ہیں تو یہ (جمعہ کے دن کی) کل بائیس رکعتیں ہیں۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/ ۴۴۳ ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۴ ح۴؛ الاستبصار: ۱/ ۲۱۸ ح۷۷۴؛ امالی طوسی: ۶۹۵ مجلس ۳۹ ح۱۱؛ الوافی: ۷/ ۶ ح۵۸۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۷ ح۴۴۷۸

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۲۹؛ کتاب الصلاۃ (داماد): ۱/ ۱۲

[3] مراۃ العقول: ۱۵/ ۳۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۱۸۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۲۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۳۳۱؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۱۷؛ موسوعہ البرغانی: ۳/ ۹۲؛ مصابیح الاحکام: ۴/ ۴۴۳؛ العشرۃ الکاملہ: ۲۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۲۶۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۸؛ منہاج الملۃ: ۱۷۶؛ الحبل المتین: ۲/ ۱۰؛ الدرر النجفیہ: ۳/ ۴۸؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۳۲۲؛ مفتاح الفلاح: ۸۷۶

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۴۶ ح۶۶۹؛ الاستبصار: ۱/ ۴۱۱ ح۱۵۷۱؛ الوافی: ۸/ ۱۱۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۲۳ ح۹۴۷۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{613} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَارِثِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لاَ تَدَعْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ اَلْمَغْرِبِ فِي اَلسَّفَرِ وَ لاَ فِي اَلْحَضَرِ وَ كَانَ أَبِي لاَ يَدَعُ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ فِي سَفَرٍ وَ لاَ فِي حَضَرٍ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مغرب کے بعد والی چار رکعتوں کو سفر و حضر میں ترک نہ کرو اور میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) رات کی تیرہ رکعت نماز[2] کبھی ترک نہیں کرتے تھے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

یہاں اس نماز کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو عوام الناس میں بہت مشہور ہے اور جسے "نماز قضائے عمری" کہا جاتا ہے اور یہ نماز اس طرح ہے: مُحَمَّدٍ بَاقِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ تَقِيٍّ قال: رِسَالَةُ عَدَمِ مُضَايَقَةِ اَلْفَوَائِتِ ، لِلسَّيِّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ طَاوُسٍ ره قَالَ رَوَى حَسَنُ بْنُ اَلْحَسَنِ بْنِ خَلَفٍ اَلْكَاشْغَرِيُّ فِي كِتَابِ زَادِ اَلْعَابِدِينَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْأَشْعَثِ اَلْأَنْصَارِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ اَلْكَرِيمِ وَ غَيْرِهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ كِتَابِ اَلْعَرُوسِ عَنْ غُنْدَرٍ عَنْ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلاَسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: مَنْ تَرَكَ اَلصَّلاَةَ فِي جَهَالَتِهِ ثُمَّ نَدِمَ لاَ يَدْرِي كَمْ تَرَكَ فَلْيُصَلِّ لَيْلَةَ اَلاِثْنَيْنِ خَمْسِينَ رَكْعَةً بِفَاتِحَةِ اَلْكِتَابِ مَرَّةً وَ قُلْ هُوَ اَللَّهُ أَحَدٌ مَرَّةً فَإِذَا فَرَغَ مِنَ اَلصَّلاَةِ اِسْتَغْفَرَ اَللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ جَعَلَ اَللَّهُ ذَلِكَ كَفَّارَةَ صَلاَتِهِ وَ لَوْ تَرَكَ صَلاَةَ مِائَةِ سَنَةٍ لاَ يُحَاسِبُ اَللَّهُ اَلْعَبْدَ اَلَّذِي صَلَّى هَذِهِ اَلصَّلاَةَ ثُمَّ إِنَّ لَهُ عِنْدَ اَللَّهِ بِكُلِّ رَكْعَةٍ وَ لِكُلِّ آيَةٍ قَرَأَهَا عِبَادَةَ سَنَةٍ وَ بِكُلِّ حَرْفٍ نُوراً عَلَى اَلصِّرَاطِ وَ ايْمُ اَللَّهِ إِنَّهُ لاَ يَقْدِرُ عَلَى هَذَا إِلاَّ مُؤْمِنٌ مِنْ أَهْلِ اَلْجَنَّةِ فَمَنْ فَعَلَ اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ اَلْمَلاَئِكَةُ وَ سُمِّيَ فِي اَلسَّمَاوَاتِ صِدِّيقَ اَللَّهِ فِي اَلْأَرْضِ وَ كَانَ مَوْتُهُ مَوْتَ اَلشُّهَدَاءِ وَ كَانَ فِي اَلشُّهَدَاءِ رَفِيقَ اَلْخَضِرِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ.

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/۵۹ ۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۱۹؛ شرح العروۃ: ۱/۸ ۳؛ جواہر الکلام: ۱۱/۳۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۲؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۱؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۳۳؛ مصابیح الظلام: ۲/۵۲۱؛ کفایۃ الفقہ: ۱/۱۰۳؛ ریاض المسائل: ۳/۱۶۷؛ مفتاح الکرامہ: ۸/۵۶۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۲؛ کشف اللثام: ۳/۳۰۲

[2] اس میں آٹھ رکعت نماز شب، دو رکعت شفع، ایک وتر اور دو رکعت نافلہ فجر شامل ہے

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵ ح ۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۹۰ ح ۵۸۸ ۴؛ الوافی: ۷/۸۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۹ ۳؛ منتھی المطلب: ۴/۲۳

یعنی سید علی بن طاوس نے اپنی کتاب "رسالہ عدم مضائقۃ الفوائت" میں کہا ہے کہ حسین بن حسن بن خلف الکاشغری نے "کتاب زاد العابدین" میں روایت کیا، انہوں نے منصور بن بہرام سے، انہوں نے محمد بن الاشعث الانصاری سے، انہوں نے شریح ابن عبد الکریم وغیرہ سے، انہوں نے جعفر بن محمد صاحب کتاب العروس سے، انہوں نے غندر سے، انہوں نے عروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے خلاص سے، انہوں نے علی ابن ابی طالبؑ سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے جہالت کی وجہ سے نمازیں ترک کیں پھر اس پر نادم ہو گیا اور وہ نہیں جانتا کہ کس قدر ترک کیں تو وہ پیر کی رات پچاس رکعت نماز سورہ فاتحہ اور ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد کے ساتھ پڑھے پس جب نماز سے فارغ ہو تو سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرے (یعنی استغفر اللہ پڑھے) تو اللہ اسے اس کی (قضاء) نمازوں کا کفارہ قرار دے گا اگرچہ اس نے سو سال کی نمازیں ترک کی ہوں۔ اللہ تعالی اس بندے کا محاسبہ نہیں کرے گا جو یہ نماز پڑھے گا، نیز یہ کہ ہر رکعت پر اس کے لیے اللہ کے ہاں ایک شہر لکھا جائے اور اس کے لیے ہر آیت کے بدلے جو اس نے قرات کی ایک سال کی عبادت لکھی جائے گی اور ہر حرف کے بدلے صراط پر ایک نور لکھا جائے گا، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا سوائے اہل جنت مومن کے۔ پس جس نے ایسا کیا اس کے لیے ملائکہ استغفار کرتے ہیں اور آسمانوں میں اس کا نام "زمین میں اللہ کا صدیق" رکھ دیا جاتا ہے اور اس کی موت شہید کی موت ہو گی اور وہ جنت میں جناب خضرؑ کا رفیق ہو گا۔ ①

علامہ مجلسی کہتے ہیں کہ یہ خبر ضعیف سند ہے اور کئی خبروں اور اقوال اصحاب بلکہ اجماع کے مخالف ہے اور ممکن ہے اسے مظنون قضاء نمازوں پر (یعنی جن کے پورا ہونے کا گمان ہو)، یا مخصوص مقدار کو پورا کرنے پر یا جن کے پورا ہونے کا گمان زیادہ ہو پر محمول کیا جائے پس یہ دعا ان پہلوؤں کے مطابق جو گزر چکے ہیں، قوی یا کمزور امکان سے بچنے کے لیے ہے۔ جہاں تک معلوم قضاء کا تعلق ہے تو اس کی طرف آنا (یعنی ان کو ادا کرنا) اور جو گزر چکا ہے اس کے مطابق اس سے نکلنا ضروری ہے اور اس خبر پر بھروسہ کرنا اور قضاء کو چھوڑنا ممکن نہیں۔ ②

اور محدث نوری کہتے ہیں: "اور ممکن ہے اس عمل کو گناہ کے کفارہ پر محمول کیا جائے کیونکہ فوت شدہ نماز سے وضو کے چھوڑنے کا گناہ لازم نہیں آتا پس اس کا مقصد خلاف ورزی کی اصل کا ازالہ کرنا ہے اور یہ کہ اس کے بعد اس کو اس کی سزا نہیں دی جائے گی، بغیر اس کے کہ جو کچھ اس کے پیچھے رہ گیا ہے اس کے ازالے کے لیے اس کی ذمہ داری کو دیکھے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے، یا یقینی (جس کا اسے یقین ہو) یا مظنون (جس چیز کا اسے شبہ ہو) اس کی قضاء کرے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ③

## ﴿روزانہ کے نوافل کا وقت﴾

{614} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ

---

① بحارالانوار: ۸۴/ ۹۱/۳ ح ۵؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۴۴۱ ح ۱۴۱۷

② بحارالانوار: ایضاً

③ مستدرک الوسائل: ایضاً

جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لاَ يُصَلِّي مِنَ ٱللَّيْلِ شَيْئاً إِذَا صَلَّى ٱلْعَتَمَةَ حَتَّى يَنْتَصِفَ ٱللَّيْلُ وَلاَ يُصَلِّي مِنَ ٱلنَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ ٱلشَّمْسُ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نماز عشاء پڑھنے کے بعد نصف شب تک پھر رات کی کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے اور دن کو بھی زوال آفتاب تک کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{615} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ٱلرَّكْعَتَانِ ٱللَّتَانِ قَبْلَ ٱلْغَدَاةِ أَيْنَ مَوْضِعُهُمَا فَقَالَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلْفَجْرِ فَإِذَا طَلَعَ ٱلْفَجْرُ فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ ٱلْغَدَاةِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو دو رکعتیں نماز صبح سے پہلے ہیں ان کا وقت کون سا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: طلوع فجر سے پہلے کیونکہ جب فجر طلوع ہوجائے تو پھر تو نماز صبح کا وقت داخل ہوجاتا ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [4]

{616} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ : أَنَّ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ مَا يَنْتَصِفُ ٱللَّيْلُ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۞ فضیل نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصف شب کے بعد تیرہ رکعت نماز (شب کہ آٹھ رکعت نماز شب، دو رکعت شفع اور ایک رکعت وتر اور دو رکعت نافلہ صبح) پڑھتے تھے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۶۶ ح ۱۰۶۱؛ الاستبصار: ۱/۲۷۷ ح ۱۰۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۳۱ ح ۵۰۰۳؛ الوافی: ۷/۳۱۱

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۳۳۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۱۳۶؛ الدر الباہرہ: ۱/۵۳؛ جواہر الکلام: ۴/۱۰۳؛ شرح العروۃ: ۱۱/۲۳۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۰۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۳۲ ح ۵۰۹؛ الکافی: ۳/۴۴۸ ح ۲۵؛ الاستبصار: ۱/۲۸۲ ح ۱۰۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۶۵ ح ۵۱۱۳؛ الوافی: ۷/۳۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۶ ح ۱۳۸۹

[4] شرح العروۃ: ۱۱/۲۵۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۳۲؛ مصابیح الظلام: ۵/۸۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۲۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۷۵؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۳۱۱

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۱۱۷ ح ۴۴۲؛ الاستبصار: ۱/۲۷۹ ح ۱۰۱۲؛ الوافی: ۷/۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۴۸ ح ۵۰۵۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{617} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: صَلاَةُ التَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ الْهَدِيَّةِ مَتَى مَا أُتِيَ بِهَا قُبِلَتْ فَقَدِّمْ مِنْهَا مَا شِئْتَ وَأَخِّرْ مِنْهَا مَا شِئْتَ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مستحب نماز تحفہ کی طرح ہے جب بھی پڑھ لی جائے مقبول ہے پس ان میں سے جتنی چاہو پہلے پڑھ لو اور جتنی چاہو بعد میں پڑھ لو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

## قول مؤلف:

یعنی مستحب نمازوں کے وقت فضیلت تو وہی ہیں جو بیان ہو چکے ہیں لیکن اس کے علاوہ اوقات میں بھی ان کو پڑھا جا سکتا ہے نیز پنجگانہ نمازوں کے ساتھ جو نافلہ نمازیں ہیں ان کے بارے قبل ازیں حدیث نمبر 611 میں بیان ہو چکا ہے کہ کس کو پہلے پڑھنا ہے اور کس کو بعد میں اور رکعتوں کی تعداد کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

# ﴿نماز غفیلہ﴾

{618} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَمِّهِ عَاصِمٍ الْكُوزِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: تَنَفَّلُوا فِي سَاعَةِ الْغَفْلَةِ وَ لَوْ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا تُورِثَانِ دَارَ الْكَرَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَتَى سَاعَةُ الْغَفْلَةِ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غفلت کے وقت نفل پڑھو اگر چہ مختصر سی دو رکعت ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ یہ دو رکعتیں کرامت کے گھر کا وارث بنانے والی ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! غفلت کا وقت کون سا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مغرب اور عشاء کے درمیان والا وقت ہے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳۳۶/۳؛ مصباح الفقیہ: ۵۴/۹؛ معتصم الشیعہ: ۱۹۰/۲

[2] تہذیب الاحکام: ۲۶۷/۲ ح ۱۰۶۳؛ الاستبصار: ۲۷۸/۱ ح ۱۰۰۸؛ الوافی: ۲۷۲/۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۳/۴ ح ۵۰۱۲

[3] ملاذ الاخیار: ۴۰۳/۴؛ منتہی المطلب: ۳۳۴/۴؛ مدارک الاحکام: ۷۰/۳؛ مصباح الفقیہ: ۲۳/۹؛ شرح العروۃ: ۲۴۴/۱؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳۵۰/۶

[4] معانی الاخبار: ۲۲۵/۱؛ امالی شیخ صدوق: ۵۵۴ مجلس ۸۲؛ ثواب الاعمال: ۴۴؛ تہذیب الاحکام ۲۴۳/۲ ح ۹۶۳؛ الوافی: ۸۰/۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۵۶۵/۱ ح ۱۵۵۴؛ روضۃ الواعظین: ۳۱۷/۲؛ بحار الانوار: ۹۵/۸۴؛ مستدرک الوسائل: ۳۰۲/۶ ح ۶۸۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۰/۸ ح ۱۰۲۱۶؛ فلاح السائل: ۲۴۵؛ مفتاح الفلاح: ۲۵۳؛ فقہ القرآن: ۱۱۷/۱؛ علل الشرائع: ۳۴۳/۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے کیونکہ شیخ صدوق نے اسے معانی الاخبار میں اس سند سے روایت کیا ہے:

حدثنا ابی [1] عن سعد بن عبداللہ [2] عن احمد بن محمد بن خالد [3] عن سلیمان بن سماعہ [4] عن عمہ عاصم الکوزی [5] عن ابی عبداللہ عن ابیہ علیہ السلام۔

نیز حدیث کو شیخ آصف محسنی نے معتبر قرار دیا ہے [1] اور بعض نے حدیث کو صحیح گردانا ہے [2]

{619} عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ طَاوُوسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَسَنِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَشْتَرُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَرَأَ فِي الْأُولَى الْحَمْدَ وَ قَوْلَهُ تَعَالَى وَ ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدَ وَ قَوْلَهُ تَعَالَى وَ عِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلاَّ يَعْلَمُهَا وَ لاَ حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَ لاَ رَطْبٍ وَ لاَ يَابِسٍ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِي لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ أَنْتَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا ثُمَّ تَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي وَ الْقَادِرُ عَلَى طَلِبَتِي تَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِي وَ يَسْأَلُ اللَّهَ جَلَّ جَلاَلُهُ حَاجَتَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ.

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان دو رکعت نماز (فضیلہ) پڑھے تو وہ پہلی رکعت میں الحمد اور یہ آیت پڑھے:

وَ ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ

---

[1] علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ (والد شیخ صدوق) ثقہ ہیں (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۹۲)

[2] سعد بن عبداللہ بن ابی خلف الاشعری القمی ابوالقاسم ثقہ ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے (دیکھئے: ایضاً: ۲۴۷)

[3] احمد بن محمد بن خالد (ابوعبداللہ) البرقی ثقہ ہیں اور شیخین کا ان کی طرف طرق صحیح ہے (دیکھئے: ایضاً: ۳۲)

[4] سلیمان بن سماعہ الضبی الکوزی ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۲۶۵)

[5] عاصم بن سلیمان البصری جو الکوزی کے لقب سے معروف ہیں اور یہ امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں سے ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے اور یہ ثقہ ہیں۔ (دیکھئے: ایضاً: ۲۹۴)

[1] معجم الاحادیث المعتبر ۃ: ۵/۲۷۶

[2] مراۃ الکمال مامقانی: ۱/۳۳۷

اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد یہ آیت پڑھے

وَ عِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلاَّ يَعْلَمُهَا وَ لاَ حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَ لاَ رَطْبٍ وَ لاَ يَابِسٍ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ

اور جب قرأت سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھ (قنوت کے لئے) بلند کرے اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِي لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ أَنْتَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَ كَذَا (یعنی یہاں اپنی حاجب کا ذکر کرے)۔ پھر کہے: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي وَ الْقَادِرُ عَلَى طَلِبَتِي تَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِي

اور پھر اللہ سے اپنی حاجب طلب کرے پس جو مانگے گا وہ اسے عطا کرے گا۔ [1]

**تحقیق:**

سند میں جہل ہے اور اسے شیخ نے مرسل روایت کیا ہے لیکن اس حدیث پر عمل ہے اور اسی کے مطابق فتویٰ موجود ہے [2]

## ﴿قبلے کے چند احکام﴾

{620} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ الْيَقْطِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حُرُمَاتٍ ثَلاَثاً لَيْسَ مِثْلَهُنَّ شَيْءٌ كِتَابُهُ وَ هُوَ حِكْمَتُهُ وَ نُورُهُ وَ بَيْتُهُ الَّذِي جَعَلَهُ قِبْلَةً لِلنَّاسِ لاَ يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ تَوَجُّهاً إِلَى غَيْرِهِ وَ عِتْرَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم کی تین ایسی قابل احترام چیزیں ہیں کہ ان جیسی اور کوئی نہیں ہے: اس کی کتاب جو اس کی حکمت اور اس کا نور ہے، اس کا گھر (کعبہ) جسے اس نے لوگوں کا قبلہ بنایا ہے پس جو بندہ اس کے علاوہ کسی کی طرف منہ کرے تو وہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت علیہم السلام۔ [3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے [4]

{621} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الطَّاطَرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ

---

[1] فلاح السائل:۲۴۵؛ مستدرک الوسائل:۶/ ۳۰۳ ح ۶۸۷۵؛ بحارالانوار:۸۴/ ۹۶؛ مصباح المتہجد:۱۰۶؛ وسائل الشیعہ:۸/ ۱۲۱ ح ۱۰۲۱۷؛ الوافی:۹/ ۱۳۹۸

[2] توضیح المسائل سیستانی:۱۳۱ف ۷۶۳؛ آقا خمینی:۱۳۱ف ۷۷۴؛ آقا بشیر:۱۹۱ف ۷۷۴؛ آقا مشیر کاشانی:۱۹۰ف ۲۵۳؛ آقا گلپائیگانی:۱۶۱ف ۷۸۳؛ آقا لنکرانی:۱۴۲ف ۷۷۵؛ آقا صادق شیرازی:۱۸۷ف ۸۵۱؛ آقا رستگار:۱/ ۲۴۸ف ۱۱۵۷

[3] معانی الاخبار:۱۱۷؛ امالی صدوق:۲۹۱ مجلس ۴۸؛ وسائل الشیعہ:۴/ ۳۰۰ ح ۵۲۰۸؛ بحارالانوار:۲۳/ ۱۸۵؛ روضۃ الواعظین:۲/ ۲۷۱؛ الخصال:۱/ ۱۴۶

[4] مہذب الاحکام:۵/ ۱۷۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۱/ ۲۹۲؛ الشعائر الحسینیہ سند:۳/ ۳۴۳؛ بحوث فی القواعد:۳/ ۴۰۳؛ تحلیل الاستدلالی:۳/ ۲۹؛ الزبدۃ الفقہیہ:۲/ ۵۴

عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْقِبْلَةِ فَقَالَ ضَعِ اَلْجَدْيَ فِي قَفَاكَ وَ صَلِّ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ قبلہ کے پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: جدی (قطب جنوبی) کو اپنے پس گردن قرار دو اور نماز پڑھو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{622} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: يُجْزِي اَلتَّحَرِّي أَبَداً إِذَا لَمْ يُعْلَمْ أَيْنَ وَجْهُ اَلْقِبْلَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب قبلہ کا رخ معلوم نہ ہو تو ہمیشہ جستجو کرنا کافی ہوتا ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

یعنی ایسی صورت میں جستجو کرنا واجب ہوگا اور جستجو کے بعد جو کچھ سمجھ آئے اس پر عمل کرنا جائز ہوگا (واللہ اعلم)

{623} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قِبْلَةِ اَلْمُتَحَيِّرِ فَقَالَ يُصَلِّي حَيْثُ يَشَاءُ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو شخص قبلہ کے بارے میں متحیر (پریشان) ہو تو اس کو کس طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہیے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: جدھر چاہے (منہ کر کے پڑھے) [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۴۵ ح ۱۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۰۶ ح ۵۲۲۳؛ الوافی: ۷/۵۴۷؛ بحار الانوار: ۸۱/۵۵

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۳۴۹؛ مصطلحات الفقہ: ۸۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۹۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۳/۵۷؛ منہاج الملۃ: ۳۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۰؛ الزبدۃ الفقہیۃ: ۲/۵۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۸۷؛ ریاض المسائل: ۲/۲۶۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۴۵ ح ۱۴۶؛ الکافی: ۳/۲۸۵ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۰۷ ح ۵۲۲۷؛ الوافی: ۷/۵۴۷؛ الاستبصار: ۱/۲۹۵؛ الفصول المہمہ: ۱۲/۳۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۷۶ ح ۸۴۷

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۳۳۱؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۸۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۵۲۵ ح ۷۴۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۸۳۳؛ جامع المدارک: ۱/۲۶۵؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۴۵؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۱۲۶؛ کشف اللثام: ۳/۱۶۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۸۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۸۴؛ مہذب الاحکام: ۵/۱۹۱؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۱/۴۵۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/۴۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۴۵۷؛ مقامع الفضل: ۱/۵۳۱؛ الزبدۃ الفقہیۃ: ۲/۶۴؛ شرح العروۃ: ۲/۵۰۹؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۱۲/۶۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۹۹؛ غنائم الایام: ۲/۳۷۹

[5] الکافی: ۳/۲۸۶ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱۱ ح ۵۲۴۳؛ الوافی: ۷/۵۴۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## قول مؤلف:

چاروں طرف منہ کر کے پڑھنے کی روایات بھی ہیں لہٰذا ممکن ہے کہ وقت وسیع ہونے کی صورت میں اس طریقے پر بھی عمل کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

{624} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ أَنَّهُ سَأَلَ الصَّادِقَ ع عَنِ الرَّجُلِ يَقُومُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ يَنْظُرُ بَعْدَ مَا فَرَغَ فَيَرَى أَنَّهُ قَدِ انْحَرَفَ عَنِ الْقِبْلَةِ يَمِيناً أَوْ شِمَالاً فَقَالَ لَهُ قَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ وَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اس سے فارغ ہونے کے بعد اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے قبلہ سے دائیں بائیں جانب کچھ انحراف کر کے پڑھی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز درست ہے کیونکہ مشرق ومغرب کے درمیان سب قبلہ ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{625} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: فِي رَجُلٍ صَلَّى عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَيَعْلَمُ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُتَوَجِّهاً فِيمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ فَلْيُحَوِّلْ وَجْهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ سَاعَةَ يَعْلَمُ وَ إِنْ كَانَ مُتَوَجِّهاً إِلَى دُبُرِ الْقِبْلَةِ فَلْيَقْطَعِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يُحَوِّلُ وَجْهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ.

❁ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کو نماز کے دوران یہ معلوم ہو جائے کہ وہ قبلہ سے منحرف ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اس کا انحراف مشرق ومغرب کے بین بین ہے تو اسی وقت

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۵/۹ ۳۰؛ کتاب الصلاۃ الانصاری: ۱/۷۱؛ غنائم الایام: ۲/۸۲ ۳؛ الجعفریہ: ۲/۹۲؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۵۳؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۰۳؛ موسوعہ کتب الامام صدر: ۱۱/۲۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۱۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۳۰؛ ماوراء الفقیہ: ۱/۲۴۳؛ بیان الفقہ: ۵/۷؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۱۹۷

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۴۸ ح ۱۵۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۹۷۱ ح ۸۴۲؛ الاستبصار: ۱/۲۹۷ ح ۱۰۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱۴ ح ۵۲۴۲؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۶۷

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۸۴۴؛ روضۃ المتقین: ۲/۹۹؛ غنائم الایام: ۲/۸۴؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۷۷؛ جواہر الکلام: ۸/۲۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۵۳؛ شرح العروۃ: ۱۱/۴۳۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۷۹؛ ینابیع الاحکام: ۳/۴۳۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۱۴؛ مستند الشیعہ: ۴/۱۹۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۵؛ المسالک الجامعیہ: ۲۷۴؛ کتاب الصلاۃ نجفی: ۱/۹۲؛ انوار الفقاہۃ: ۸/۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۴۰۱؛ ریاض المسائل: ۲/۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۸۵؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۴۳؛ الدر الباہر: ۸/۷۵؛ آیات الاحکام محققی: ۱/۴۸۳

روبقبلہ ہوجائے جب اسے معلوم ہو (اور نماز جاری رکھے) اور اگر یہ انحراف پشت بقبلہ کی حد تک ہو تو پھر نماز کو توڑ کر اور روبقبلہ ہوکر نماز کو ازسرنو پڑھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{626} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ وَ أَنْتَ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَ اسْتَبَانَ لَكَ أَنَّكَ صَلَّيْتَ وَ أَنْتَ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَ أَنْتَ فِي وَقْتٍ فَأَعِدْ وَ إِنْ فَاتَكَ الْوَقْتُ فَلَا تُعِدْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اس حالت میں نماز پڑھو کہ تمہارا رخ سیدھا قبلہ کی طرف نہ ہو اور نماز پڑھ چکنے کے بعد اس کا انکشاف ہو تو اگر وقت باقی ہے تو اس کا اعادہ کرو اور اگر وقت ختم ہوجائے تو اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{627} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ فَقَالَ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَ يَصُفُّ رِجْلَيْهِ فَإِذَا دَارَتْ وَ اسْتَطَاعَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَ إِلَّا فَلْيُصَلِّ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ وَ إِنْ أَمْكَنَهُ الْقِيَامُ فَلْيُصَلِّ قَائِماً وَ إِلَّا فَلْيَقْعُدْ ثُمَّ يُصَلِّي.

عبیداللہ بن حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کشتی میں نماز پڑھنا درست ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں روبقبلہ ہوکر اور قدم جما کر کھڑا ہوجائے (اور پڑھے) اور جب کشتی قبلہ کی سمت سے منحرف ہو تو اگر اس کے لئے ممکن ہو تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو ورنہ جدھر کشتی کا رخ مڑتا جائے یہ ادھر ہی نماز پڑھتا جائے اور اگر کھڑے ہوکر پڑھنا ممکن ہو تو کھڑے ہوکر پڑھے ورنہ بیٹھ کر پڑھے۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۲۸۵ ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۴۸ ح۱۵۹؛ الاستبصار: ۱/۲۹۸ ح۱۱۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱۵ ح۵۲۴۹

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۸؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۹۴؛ شرح العروۃ: ۱۲/۵۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۴۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۲؛ الخلل فی الصلاۃ: ۶۹؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۱۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۱۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۵۱؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۶؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/۱۳۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۵۹؛ مستمسک العروۃ: ۵/۲۳۰؛ مدارک العروۃ: ۱۲/۴۳۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۱۱؛ ریاض المسائل: ۱۲/۲۸۰؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۲۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۶۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۴۷ ح۱۵۱ و ۱۴۲ ح۵۵۴؛ الکافی: ۳/۲۸۴ ح۳؛ الاستبصار: ۱/۲۹۷ ح۱۰۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱۵ ح۵۲۵۱

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۴۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۵۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۶۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۴۴؛ جواہر الکلام: ۸/۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/۲۲۸؛ منتہی المطلب: ۴/۱۹۶؛ شرح العروۃ: ۱۲/۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۴۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/۷۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۶؛ العروۃ الوثقیٰ (عدۃ من الفقہاء): ۲/۳۱۵؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۱۹۵؛ وسائل العباد: ۱/۲۷۳؛ موسوعہ الشاخل القطیفی: ۲/۱۱۰

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۹۱ ح۱۳۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۲۰ ح۵۲۶۷؛ الکافی: ۳/۴۴۱ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۹۷ ح۹۰۳؛ الوافی: ۷/۵۲۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{628} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا يُصَلِّي عَلَى الدَّابَّةِ الْفَرِيضَةَ إِلَّا مَرِيضٌ يَسْتَقْبِلُ بِهِ الْقِبْلَةَ وَ تُجْزِيهِ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ يَضَعُ بِوَجْهِهِ فِي الْفَرِيضَةِ عَلَى مَا أَمْكَنَهُ مِنْ شَيْءٍ وَ يُومِئُ فِي النَّافِلَةِ إِيمَاءً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بیمار کے سوا اور کوئی شخص نماز فریضہ سواری پر نہ پڑھے اور وہ (مریض) بھی رو بقبلہ ہو کر پڑھے اور اس کے لئے صرف سورہ فاتحہ کافی ہے اور (سجدہ میں) جس چیز پر ممکن ہو پیشانی رکھے اور نماز نافلہ تو صرف اشارہ سے پڑھ سکتا ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{629} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ صَلَاةَ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ وَ هُوَ يَمْشِي وَ لَا بَأْسَ إِنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ اللَّيْلِ أَنْ يَقْضِيَهَا بِالنَّهَارِ وَ هُوَ يَمْشِي يَتَوَجَّهُ إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَمْشِي وَ يَقْرَأُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَ رَكَعَ وَ سَجَدَ ثُمَّ مَشَى.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص سفر میں چلتے ہوئے نماز شب پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر رات کو نماز شب قضا ہو جائے تو دن کو چلتے ہوئے اس کی قضا کر سکتا ہے بشرطیکہ رو بقبلہ ہو اور پھر چلتا بھی جائے اور قرأت بھی کرتا جائے پھر جب رکوع کرنا چاہے تو منہ قبلہ کی طرف کرے اور سجدہ کر کے پھر چلنا شروع کر دے۔ [4]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۶۵۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۸۰؛ استقصاء الاعتبار: ۷/۳۱۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۷۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۹۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۷۶؛ موسوعہ کتب الامام الصدر: ۷/۸۳؛ بیان الفقہ: ۸۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۹۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۱۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۳/۹۲

[2] تہذیب الاحکام: ۳/۳۰۸ ح ۹۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۲۵ ح ۵۲۸۳؛ الاستبصار: ۱/۲۴۳ ح ؛ الوافی: ۸/۳۵۰؛ بحار الانوار: ۸۱/۹۱

[3] ملاذ الاخیار: ۵/۵۸۸؛ منتہی المطلب: ۴/۱۸۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۷۵؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۲۷۴؛ شرح العروۃ: ۱۳/۸۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۳۹؛ مستمسک ... تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۴؛ بہجۃ الفقیہ بہجت: ۲۱۴؛ جواہر الکلام: ۷/۴۲۱؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۲۳؛ جامع المقاصد: ۲/۶۱؛ روض الجنان: ۱۹۲؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۸۷؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۸۷؛ ریاض المسائل: ۲/۲۹۵؛ موسوعہ البرغانی: ۴/۲۵۱؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۸۹؛ وسائل العباد: ۱/۲۷۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۱۴۹؛ الدر الباہر: ۵۶۷

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۲۹ ح ۵۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۳۴ ح ۵۳۱۹؛ الوافی: ۷/۵۲۰؛ ھدایۃ الامۃ: ۲/۴۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{630} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع إِلَى أَنْ قَالَ قُلْتُ يُصَلِّي وَ هُوَ يَمْشِي قَالَ نَعَمْ يُومِئُ إِيمَاءً وَ لْيَجْعَلِ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ.

۞ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا سفر میں چلتے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اشارہ سے پڑھتے جاؤ اور سجود کے لئے رکوع سے زیادہ جھکو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{631} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا تُصَلِّ الْمَكْتُوبَةَ فِي الْكَعْبَةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ص لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ فِي حَجٍّ وَ لَا عُمْرَةٍ وَ لَكِنَّهُ دَخَلَهَا فِي الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ- وَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ وَ مَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ کعبہ کے اندر نہ پڑھو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی حج وعمرہ کے موقع پر کعبہ کے اندر داخل نہیں ہوئے ہاں البتہ فتح مکہ کے وقت اندر داخل ہوئے تھے اور ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی تھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ اسامہ بن زید بھی تھا۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۲۶؛ شرح العروۃ: ۱۲/ ۲۵؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۳۴۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۷۹؛ منتھی المطلب: ۴/ ۹۳؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۱۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۱۵؛ مفتاح الکرامہ: ۵/ ۳۳۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۱/ ۵۶؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۳۴۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/ ۲۴۷؛ کشف اللثام: ۳/ ۵۳؛ المجد البیضاء: ۲/ ۵۰۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۰۵؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۲۹؛ موسوعہ البرغانی: ۴/ ۲۳۴

[2] الکافی: ۳/ ۴۴۰ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۳۵ ح ۵۳۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۲۹ ح ۵۸۸؛ الوافی: ۷/ ۵۱۹ ح ۶۴۹۳

[3] شرح العروۃ: ۱۲/ ۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۱۵؛ تفصیل الشریعہ: ۶/ ۳۹۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۲۷؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۱۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/ ۱۸۳؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۳۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/ ۲۶؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۳۵۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/ ۴۱۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۸/ ۳۲۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۳/ ۱۱۱

[4] تہذیب الاحکام: ۵/ ۲۷۹ ح ۹۵۳؛ الاستبصار: ۱/ ۲۹۸ ح ۳۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۳۷ ح ۵۳۲۸؛ بحار الانوار: ۲۱/ ۱۳۶؛ الوافی: ۱۴/ ۱۲۹۰

[5] ملاذ الاخیار: ۸/ ۱۵۳؛ شرح العروۃ: ۱۲/ ۳۱۲؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۹؛ منتھی المطلب: ۱۱/ ۳۲۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/ ۲۵۶؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۴؛ مناہج الاخبار: ۱/ ۴۰۱؛ الفرقان فی تفسیر القرآن صادقی: ۱/ ۲۱۱؛ موسوعہ البرقعی: ۴/ ۳۳۹؛ تخلیص المرام (مناسک الحج): ۱۶۸؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۸۰؛ التفسیر الموضوعی صادقی: ۲۶/ ۵۳۰؛ الحاشیۃ علی مدارک: ۲/ ۳۲۹

## قول مؤلف:

یعنی کعبہ کے اندر نماز پڑھنا مطلقاً حرام نہیں ہے البتہ مکروہ ہے اور ضرورت کے علاوہ نہ پڑھی جائے (واللہ اعلم)

{632} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الطَّاطَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ صَلَّيْتُ فَوْقَ أَبِي قُبَيْسٍ الْعَصْرَ فَهَلْ يُجْزِي ذَلِكَ وَ الْكَعْبَةُ تَحْتِي قَالَ نَعَمْ إِنَّهَا قِبْلَةٌ مِنْ مَوْضِعِهَا إِلَى السَّمَاءِ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے نماز کوہ ابو قبیس پر پڑھی ہے جبکہ کعبہ میرے نیچے تھا تو کیا وہ نماز کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ کیونکہ قبلہ اپنی جگہ سے لے کر آسمان تک قبلہ ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{633} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ أَبِي غُرَّةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْبَيْتُ قِبْلَةُ الْمَسْجِدِ وَ الْمَسْجِدُ قِبْلَةُ مَكَّةَ وَ مَكَّةُ قِبْلَةُ الْحَرَمِ وَ الْحَرَمُ قِبْلَةُ الدُّنْيَا.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کعبہ مسجد (الحرام) کا قبلہ ہے اور مسجد مکہ کا قبلہ ہے اور مکہ حرم کا قبلہ ہے اور حرم تمام دنیا کا قبلہ ہے[3]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے[4] لیکن اس میں اشکال ہے کیونکہ ابی غرہ مجہول ہے بہرحال معتبر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے (واللہ اعلم)

{634} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي النَّوَافِلَ فِي الْأَمْصَارِ وَ هُوَ عَلَى دَابَّتِهِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ لَا بَأْسَ.

❁ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص مختلف شہروں میں سواری پر نماز نافلہ اس طرح پڑھے کہ جدھر سواری کا رخ پھیرتا جائے یہ بھی ادھر منہ پھیرتا جائے تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۸۳ ح ۱۵۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۳۹ ح ۵۲۳۳؛ الوافی: ۷/۵۴۳

[2] مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۰؛ فقہ الصادق: ۴/۸۶؛ غنائم الایام: ۲/۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۳۷۷؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۱۴۱؛ مستند الشیعہ: ۴/۱۵۱

[3] علل الشرائع: ۲/۳۱۸ باب ۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۰۳ ح ۵۲۱۹؛ بحار الانوار: ۸۱/۴۹

[4] روضۃ المتقین: ۲/۱۹۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۴۷۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{635} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الْأَعْمَى بِالْقَوْمِ وَ إِنْ كَانُوا هُمُ الَّذِينَ يُوَجِّهُونَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر لوگ نابینا آدمی کو روبقبلہ کر دیں تو وہ ان کو نماز باجماعت پڑھا سکتا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

یعنی اگر اس میں باقی شرائط موجود ہوں اور اندھا ہو تو ان لوگوں کے قول پر اعتماد کرے گا جو وہاں موجود ہوں گے۔ نیز لیٹ کر نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کے متعلق طریقہ وہی ہے جو میت کو روبقبلہ لٹانے کا ہوتا ہے اور یہ احادیث پہلے ذکر ہو چکی ہیں (واللہ اعلم)

# ﴿نماز میں بدن ڈھانپنا﴾

{636} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ صَلَّى وَ فَرْجُهُ خَارِجٌ لَا يَعْلَمُ بِهِ هَلْ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ أَوْ مَا حَالُهُ قَالَ لَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ وَ قَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

۞ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اس طرح نماز پڑھے کہ اس کی شرمگاہ ظاہر ہو مگر اسے علم نہ ہو تو اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے یا نہیں؟

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۸۵ ح۸۹۸؛ الکافی: ۳/۴۴۰ ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۰ ح۱۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۲۴ ح۱۰۹۵۲؛ الوافی: ۷/۵۱۲؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۷۰

[2] شرح العروۃ: ۱۲/۷۲؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۱۳۱؛ جواہر الکلام: ۸/۸؛ مصابیح الظلام: ۱/۶؛ ۱۰۱؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/۲۲۰؛ سند العروۃ: ۱/۳۳۰؛ مصابیح الفقیہ: ۱۰/۸۳؛ فقہ الصادق: ۴/۱۱۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۳۹

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۳۰ ح۱۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۱۰ ح۱۰۹۳۲؛ الوافی: ۸/۱۱۷۷؛ المعتبر: ۲/۴۴۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۷۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۹۷؛ بہجۃ الآمال: ۷/۲۸۲؛ منتھی المطلب: ۶/۲۱۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۷

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر اعادہ واجب نہیں ہے اس کی نماز ہوگئی ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{637} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ إِزَارٍ وَ دِرْعٍ وَ خِمَارٍ وَ لَا يَضُرُّهَا بِأَنْ تَقَنَّعَ بِالْخِمَارِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَثَوْبَيْنِ تَتَّزِرُ بِأَحَدِهِمَا وَ تَقَنَّعُ بِالْآخَرِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ دِرْعٌ وَ مِلْحَفَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا مِقْنَعَةٌ فَقَالَ لَا بَأْسَ إِذَا تَقَنَّعَتْ بِمِلْحَفَةٍ فَإِنْ لَمْ تَكْفِهَا فَتَلْبَسُهَا طُولًا.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت تین کپڑوں میں نماز پڑھے، تہمند، قمیض اور اوڑھنی اور اس کے لئے یہ چیز ضرر رساں نہیں ہے کہ اوڑھنی کا نقاب بنائے اور اگر تین کپڑے دستیاب نہ ہوں تو دو پر اکتفا کرے۔ ایک کو بطور تہمند باندھے اور دوسرے کو نقاب بنائے۔

عرض کیا گیا کہ اگر وہ دو کپڑے قمیض اور بڑی چادر ہوں اور مقنعہ نہ ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ چادر سے ہی مقنعہ کا کام لے لے اور اگر عرض میں کافی نہ ہو تو طولاً پہن لے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [4] یا صحیح ہے [5]

{638} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ع عَنِ الْمَرْأَةِ لَيْسَ لَهَا إِلَّا مِلْحَفَةٌ وَاحِدَةٌ كَيْفَ تُصَلِّي قَالَ تَلْتَفُّ فِيهَا وَ تُغَطِّي رَأْسَهَا وَ تُصَلِّي فَإِنْ خَرَجَتْ رِجْلُهَا وَ لَيْسَ تَقْدِرُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ.

۞ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جس عورت کے پاس سوائے ایک

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۶ ح ۸۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۰۴ ح ۵۵۳۶؛ السرائر: ۴۸۳؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۷۷؛ الوافی: ۷/۴۴۳

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۸۳؛ منتھی المطلب: ۴/۲۸۳؛ غنائم الایام: ۲/۲۴۶؛ شرح العروۃ: ۱۲/۱۳؛ جواہر الکلام: ۸/۱۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۱۳؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۹۴؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۱۶۴؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۳۰۴؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۹۲؛ مصابیح الظلام: ۶/۱۲۸؛ وسائل العباد: ۱/۸۸۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۲؛ مختلف الشیعہ: ۲/۹۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۱۴۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۹۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/۸۹۳؛ مستند الشیعہ: ۴/۲۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۳

[3] الکافی: ۳/۳۹۵ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۷ ح ۸۵۶؛ الاستبصار: ۱/۳۸۹ ح ۱۴۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۰۶ ح ۵۵۴۴

[4] سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۳۷۳؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۶۱

[5] جواہر الکلام: ۸/۱۸۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۴۴۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۴۴؛ مراۃ العقول: ۱۵/۴۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۷؛ ریاض المسائل: ۲/۳۷۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۹۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۳۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۵۸؛ دراسات فقہیہ: ۸۷؛

بڑی چادر کے اور کوئی کپڑا موجود نہ ہو تو وہ کس طرح نماز پڑھے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اس میں لپٹ جائے اور اپنے سر کو ڈھانپ کر نماز پڑھے پس اگر اس صورت میں اس کا پاؤں ننگا بھی ہو جائے جبکہ وہ اس سے زیادہ پر قدرت نہ رکھتی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{639} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع صَلَّى فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ لَيْسَ بِوَاسِعٍ قَدْ عَقَدَهُ عَلَى عُنُقِهِ فَقُلْتُ لَهُ مَا تَرَى لِلرَّجُلِ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِذَا كَانَ كَثِيفاً فَلَا بَأْسَ بِهِ وَ الْمَرْأَةُ تُصَلِّي فِي الدِّرْعِ وَ الْمِقْنَعَةِ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ كَثِيفاً يَعْنِي إِذَا كَانَ سَتِيراً قُلْتُ: الْأَمَةُ تُغَطِّي رَأْسَهَا إِذَا صَلَّتْ فَقَالَ لَيْسَ عَلَى الْأَمَةِ قِنَاعٌ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو صرف ایک ایسی تہمند میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو زیادہ کشادہ بھی نہیں تھی اور آپ علیہ السلام نے اسے گردن پر گرہ دی ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں کہ کوئی شخص صرف ایک قمیض میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب موٹی اور گھنی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور عورت اپنے کرتے اور مقنعہ میں نماز پڑھ سکتی ہے جب وہ کرتا گھنا اور موٹا ہو یعنی بدن کا ستر بننے والا ہو۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ علیہ السلام پر رحم کرے! کنیز جب نماز پڑھے تو کیا سر کو چھپائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کنیز کے لئے مقنعہ ضروری نہیں ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

---

(1) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۴ ح ۱۰۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۰۵ ح ۵۵۳۸؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱/۱۷۲؛ الوافی: ۷/۴۷۹؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۷۷

(2) روضۃ المتقین: ۲/۴۷۸؛ مصابیح الظلام: ۶/۱۵۴؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۳۷؛ جواہر الکلام: ۸/۱۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۲۳؛ غنائم الایام: ۲/۲۵۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۲۴۳؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۳۳۳؛ مستند الشیعہ: ۴/۲۴۵؛ مفتاح الکرامہ: ۶/۲۷؛ التوضیح النافع: ۵/۲۵؛ کشف اللثام: ۳/۲۳۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۹؛ ریاض المسائل: ۲/۳۸۲؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۹۱؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۲۳؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۲۰۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۰۱؛ مستمسک العروۃ: ۵/۲۵۸

(3) الکافی: ۳/۳۹۴ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۷ ح ۸۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۸۹ ح ۵۴۷۹؛ الوافی: ۷/۳۷۵

(4) مدارک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام: ۳/۱۸۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۷۳؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۳؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۳۸۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۳۶۴؛ مدارک العروۃ: ۱۲/۱۵۵؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۴۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۸؛ منتھی المطلب: ۴/۲۷۵؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۱۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۹۱؛ الدر الباہر: ۵۹۳؛ جواہر الکلام: ۸/۲۱۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۴/۲۲۷؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۲۰۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/۹۶

{640} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُصَلِّي مُتَنَقِّبَةً قَالَ إِذَا كَشَفَتْ عَنْ مَوْضِعِ السُّجُودِ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ أَسْفَرَتْ فَهُوَ أَفْضَلُ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت منہ پر نقاب ڈال کر نماز پڑھے تو (کیا حکم ہے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب جائے سجدہ کو کھلا رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر چہرہ کھلا رکھے تو افضل ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ②

{641} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ وَ هُوَ عَلَى دَابَّتِهِ أَ لَهُ أَنْ يُغَطِّيَ وَجْهَهُ وَ هُوَ يُصَلِّي قَالَ أَمَّا إِذَا قَرَأَ فَنَعَمْ وَ أَمَّا إِذَا أَوْمَأَ بِوَجْهِهِ لِلسُّجُودِ فَلْيَكْشِفْهُ حَيْثُ أَوْمَأَتْ بِهِ الدَّابَّةُ.

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق ع سے پوچھا کہ ایک شخص سواری پر نماز شب پڑھ رہا ہے تو کیا وہ منہ پر کپڑا ڈال کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: قرأت کے وقت تو ایسا کرسکتا ہے لیکن جب سجدہ کرنے کے لئے اشارہ کرے تو چہرہ سے کپڑا ہٹادے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح یا قوی ہے۔ ④

{642} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: أَ يُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ فَقَالَ أَمَّا عَلَى الدَّابَّةِ فَنَعَمْ وَأَمَّا عَلَى الْأَرْضِ فَلَا.

محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص منہ وناک پر کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: زمین پر ایسا نہیں کرسکتا مگر سواری پر ایسا کرسکتا ہے ⑤

① تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۳۰ ح ۹۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۲۱ ح ۵۵۹۲؛ الوافی: ۷/ ۴۹۳؛ المعتبر: ۲/ ۹۹

② موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/ ۱۰۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۲/ ۸۷۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۹۳؛ مدارک العروۃ: ۱۳/ ۵۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۱۳۳؛ جواھر الکلام: ۸/ ۱۹۹؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۲۵۷؛ تنقیح مبانی العروہ (الصلاۃ): ۲/ ۲۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۰۳؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۹۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۱۵۴؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۲۴۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۷؛ تفصیل الشریعہ: ۷/ ۲۹؛ معتصم الشیعہ فی احکام الشریعہ: ۲/ ۳۱۹؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۴۴؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۳۵۰؛ شرح العروۃ: ۱۲/ ۳۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۰

③ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۸۵ ح ۱۲۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۲۲ ح ۵۵۹۳؛ الوافی: ۷/ ۵۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۲/ ۱۰۸

④ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۳۸؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۴۴۷

⑤ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۶۶ ح ۸۱۷؛ الکافی: ۳/ ۴۰۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۹ ح ۹۰۰؛ الاستبصار: ۱/ ۳۹۷ ح ۱۵۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۲۲ ح ۵۵۹۵؛ الوافی: ۷/ ۵۹۸

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{643} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ الْبُوفَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ قُطِعَ عَلَيْهِ أَوْ غَرِقَ مَتَاعُهُ فَبَقِيَ عُرْيَاناً وَ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ إِنْ أَصَابَ حَشِيشاً يَسْتُرُ بِهِ عَوْرَتَهُ أَتَمَّ صَلاَتَهُ بِالرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ وَ إِنْ لَمْ يُصِبْ شَيْئاً يَسْتُرُ بِهِ عَوْرَتَهُ أَوْمَأَ وَ هُوَ قَائِمٌ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پر ڈاکہ پڑا (اور ڈاکو تمام کپڑے لے گئے) یا اس کا سب مال و متاع غرق ہوگیا اور اب وہ ننگا دھڑنگا رہ گیا اور نماز کا وقت داخل ہوگیا تو وہ کس طرح نماز پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے گھاس (وغیرہ ہی) مل جائے جس سے شرمگاہ کو ڈھانپ سکے تو پھر رکوع و سجود کے ساتھ مکمل نماز پڑھے اور اگر اسے ایسی کوئی چیز نہ ملے جس سے اپنے ستر کو چھپائے تو پھر (اگر کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو) کھڑے ہو کر اشارہ کے ساتھ نماز پڑھے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{644} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ سَفِينَةٍ عُرْيَاناً أَوْ سُلِبَ ثِيَابَهُ وَ لَمْ يَجِدْ شَيْئاً يُصَلِّي فِيهِ فَقَالَ يُصَلِّي إِيمَاءً فَإِنْ كَانَتِ امْرَأَةً جَعَلَتْ يَدَهَا عَلَى فَرْجِهَا وَ إِنْ كَانَ رَجُلاً وَضَعَ يَدَهُ عَلَى سَوْأَتِهِ ثُمَّ يَجْلِسَانِ فَيُومِئَانِ إِيمَاءً وَ لاَ يَسْجُدَانِ وَ لاَ يَرْكَعَانِ فَيَبْدُو مَا خَلْفَهُمَا تَكُونُ صَلاَتُهُمَا إِيمَاءً بِرُءُوسِهِمَا قَالَ وَ إِنْ كَانَا فِي مَاءٍ أَوْ بَحْرٍ لُجِّيٍّ لَمْ يَسْجُدَا عَلَيْهِ وَ مَوْضُوعٌ عَنْهُمَا التَّوَجُّهُ فِيهِ يُومِئَانِ فِي ذَلِكَ إِيمَاءً رَفْعُهُمَا تَوَجُّهٌ وَ وَضْعُهُمَا.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ہے جو کشتی سے ننگا باہر نکلا یا اس کے کپڑے چھین

---

[1] معتصم الشیعہ: ۲/۱۹/۳؛ منتہی المطلب: ۴/۲۵۸؛ شرح العروۃ: ۱۲/۴۲۷؛ جواہر الکلام: ۸/۲۵۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۶۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۹۵؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۴۹

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۸ ح ۱۵۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۴۸ ح ۵۶۸۲؛ مسائل علی بن جعفر: ۱۷۲؛ الوافی: ۷/۴۳۸؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۱۲

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۵۹۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۸۳؛ شرح العروۃ: ۲/۲۸۱؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۰۶؛ جواہر الکلام: ۸/۸۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۱۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۳؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۸۶؛ غنائم الایام: ۲/۲۴۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۴۷؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۸؛ کتاب الصلاۃ تا ئینی: ۱/۳۸۵؛ وسائل العباد: ۱/۳۹۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۹۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۵۵۷؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۳۹؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۲۵؛ کشف اللثام: ۳/۲۴۳

لئے گئے اور اب نماز پڑھنے کے لئے اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اشارہ سے نماز پڑھے اور عورت ہو یا مرد اپنی شرمگاہ پر ہاتھ رکھے اور پھر بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھے اور رکوع وسجود نہ کرے تاکہ اس کا پیچھا ظاہر نہ ہو جائے اور وہ صرف سر کے اشارہ سے نماز پڑھے گا اور اگر وہ پانی یا گہرے سمندر میں ہے تو اس پر سجدہ نہیں کرے گا صرف اشارہ سے نماز پڑھے گا اور ان سے توجہ (یعنی بوقت نیت رو بقبلہ ہونا یا زمین کی طرف سجدہ کے لئے جھکنے) کو اٹھا لیا گیا ہے اور ان کا سر اٹھانا اور جھکانا ہی توجہ ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{645} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ لَيْسَ مَعَهُ إِلاَّ سَرَاوِيلُ قَالَ يَحُلُّ التِّكَّةَ مِنْهُ فَيَطْرَحُهَا عَلَى عَاتِقِهِ وَ يُصَلِّي وَ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ سَيْفٌ وَلَيْسَ مَعَهُ ثَوْبٌ فَلْيَتَقَلَّدِ السَّيْفَ وَيُصَلِّي قَائِماً.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے مگر اس کے پاس صرف ایک پائجامہ ہے (تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسی کا ازار بند کھول کر کاندھے پر ڈالے اور نماز پڑھے

پھر فرمایا: اور اگر اسکے پاس کوئی کپڑا نہ ہو مگر صرف تلوار ہو تو اسے پہلو سے لٹکا کر کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{646} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي

---

[1] الکافی: ۳/۳۹۶ ح ۱۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۴ ح ۱۵۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۴۹ ح ۵۶۸۷؛ الوافی: ۷/۴۳۷

[2] الحدائق الناضرہ: ۷/۴۳؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۲۶۹؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۳۴۶؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۵۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۲۷؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۸۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۴/۱۶۷؛ الخلل فی الصلاۃ: ۷۹؛ نہایۃ التقریر: ۱/۲۷۷؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۲۹۶؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۴۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۸۲؛ شرح العروۃ: ۱۲/۳۹۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۱۴؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۲۶۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۹۲ و ۵/۳۱۰؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۶۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۹۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۸۵؛ منتھی المطلب: ۴/۲۸۲؛ کشف اللثام: ۳/۲۴۶؛ مفتاح الکرامہ: ۶/۹۴؛ جواہر الکلام: ۸/۲۱۱؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۰۰؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۱۷۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۶ ح ۱۵۱۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۶ ح ۷۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۵۲ ح ۵۶۹۴؛ الوافی: ۷/۴۸۰

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۹۵؛ جواہر الکلام: ۸/۲۵۹؛ غنائم الایام: ۲/۳۰۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۸۰؛ معتصم الشیعہ: ۲۳۲۰؛ روضۃ المتقین: ۲/۳۴۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۰۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۹۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۴/۲۵۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۲۳۰؛ فقہ الصادق: ۶/۱۴۰؛ ینابیع الاحکام: ۳/۵۷۲؛ کشف اللثام: ۳/۲۴۵؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۷۹؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۶۵؛ منتھی المطلب: ۴/۲۹۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۳۳؛ ریاض المسائل: ۲/۳۹۲

جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي وَ لاَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ ثَوْبِهِ فَقَالَ إِنْ أَخْرَجَ يَدَيْهِ فَحَسَنٌ وَ إِنْ لَمْ يُخْرِجْ فَلاَ بَأْسَ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اس طرح نماز پڑھے کہ ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نہ نکالے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر نکال لے تو اچھا ہے اور اگر نہ بھی نکالے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{647} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمْ فِي اَلثَّوْبِ اَلْوَاحِدِ وَ أَزْرَارُهُ مَحْلُولَةٌ إِنَّ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَنِيفٌ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھے کہ اس کے بٹن کھلے ہوئے ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین آسان ہے اس کی کوئی تنگی نہیں ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

## قول مؤلف:

بعض احادیث میں اس کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے تو ممکن ہے یہ اختیار یا کراہت پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{648} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي أَنْ تَتَوَشَّحَ بِإِزَارٍ فَوْقَ اَلْقَمِيصِ وَ أَنْتَ تُصَلِّي وَ لاَ تَتَّزِرْ بِإِزَارٍ فَوْقَ اَلْقَمِيصِ إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَإِنَّهُ مِنْ زِيِّ اَلْجَاهِلِيَّةِ.

---

(1) تہذیب الاحکام: ۲/۲۵۶ ح ۳۷۰۴؛ الاستبصار: ۱/۳۹۱ ح ۱۴۹۱؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۳۱ ح ۵۲۲۷؛ الوافی:

(2) مدارک الاحکام: ۳/۲۰۰؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۲۵۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۳۲؛ کشف اللثام: ۳/۸۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۰۳؛ جواہر الکلام: ۱۰/۱۲۰؛ مصابیح الظلام: ۷/۷۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲/۲۷؛ ریاض المسائل: ۳/۲۰۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۳۰؛ مناہج الاخبار: ۱/۵۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۷۳؛ منتہی المطلب: ۴/۲۴۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۰۱؛ غنائم الایام: ۲/۵۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۰۳؛ منیۃ الراغب: ۵/۲۰۵؛ الحدائق الناضرہ: ۷/۳۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۲۵۸

(3) تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۶ ح ۸۵۰؛ الاستبصار: ۱/۳۹۲ ح ۱۴۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۹۳ ح ۵۴۹۵؛ الوافی: ۷/۴۷۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۶۷ ح ۸۲۳؛ الکافی: ۳/۳۹۵ ح ۸

(4) ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۰؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۳۰۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۸۶

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھتے ہوئے قمیض کے اوپر تہمند کا توشح نہیں کرنا چاہیے (یعنی ایک سرا بائیں ہاتھ کی بغل کے تلے سے لے جا کر دائیں مونڈھے اور دوسرا سرا دائیں ہاتھ کی بغل کے تلے سے بائیں پر ڈال کر پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر گرہ نہیں دینا چاہیے) اور نہ ہی تہمند کو قمیض کے اوپر باندھنا چاہیے کیونکہ جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو یہ طریقہ جاہلیت کی وضع ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

ممکن ہے یہ صرف کراہت پر محمول ہو کیونکہ بعض احادیث میں اجازت/ جواز موجود ہے (واللہ اعلم)

# ﴿نمازی کے لباس کی شرطیں﴾

## پہلی شرط:

### لباس پاک ہو:

{649} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ أَصَابَ ثَوْبَهُ جَنَابَةٌ أَوْ دَمٌ قَالَ إِنْ كَانَ عَلِمَ أَنَّهُ أَصَابَ ثَوْبَهُ جَنَابَةٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ مَا صَلَّى ٱلْحَدِيثَ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کے کپڑے کو منی یا خون (یا کوئی دیگر نجاست) لگ جائے تو (کیا حکم ہے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسے نماز پڑھنے سے پہلے علم تھا کہ اس کے کپڑے کو منی (وغیرہ) لگی ہوئی ہے مگر اسے نہیں دھویا اور اس میں نماز پڑھی تو اس پر واجب ہے کہ نماز کا اعادہ کرے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۳۹۵ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۴ ح ۸۴۰؛ الاستبصار: ۱/۳۸۸ ح ۱۴۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۹۵ ح ۵۵۰۴؛ الوافی: ۷/۳۸۵؛ هدایۃ الامہ: ۲/۸۶

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۹؛ منتھی المطلب: ۴/۲۴۷؛ غنائم الایام: ۲/۳۵۶؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۴۷۹؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۴۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۵۲؛ ریاض المسائل: ۲/۳۵۲؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۵۰؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/۱۴۷

[3] الکافی: ۳/۴۰۶ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۵۹ ح ۱۴۸۸؛ الاستبصار: ۱/۱۸۲ ح ۶۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۸۲ ح ۴۲۳۴؛ الوافی: ۶/۱۶۳؛ بحار الانوار: ۷۷/۶۲

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{650} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي رَجُلٍ صَلَّى فِي ثَوْبٍ فِيهِ جَنَابَةٌ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَلِمَ بِهِ قَالَ عَلَيْهِ أَنْ يَبْتَدِئَ الصَّلَاةَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى وَ فِي ثَوْبِهِ جَنَابَةٌ أَوْ دَمٌ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ عَلِمَ قَالَ قَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ وَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے کپڑوں پر منی (یا کوئی نجاست) لگی ہوئی تھی اور اسے دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد نماز کے دوران اس کا علم ہوا تو اس پر واجب ہے کہ اس نماز کو (کپڑا پاک کر کے) از سرِ نو پڑھے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے کپڑے پر منی یا خون (وغیرہ) لگا ہوا ہو مگر اسے اس وقت علم ہو جب نماز پڑھ چکے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز درست ہے اور اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{651} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ع إِنَّهُ أَصَابَ ثَوْبِي دَمٌ مِنَ الرُّعَافِ أَوْ غَيْرِهِ أَوْ شَيْءٌ مِنْ مَنِيٍّ فَعَلَّمْتُ أَثَرَهُ إِلَى أَنْ أُصِيبَ لَهُ مَاءً فَأَصَبْتُ الْمَاءَ وَ قَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَ نَسِيتُ أَنَّ بِثَوْبِي شَيْئاً فَصَلَّيْتُ ثُمَّ إِنِّي ذَكَرْتُ بَعْدُ قَالَ تُعِيدُ الصَّلَاةَ وَ تَغْسِلُهُ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُ مَوْضِعَهُ وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ فَطَلَبْتُهُ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ وَجَدْتُهُ قَالَ تَغْسِلُهُ

---

[1] الخلل فی الصلاۃ: ۲۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۹۳؛ المباحث الاصولیہ: ۱۱/ ۲۰؛ العالم الماثورۃ: ۳/ ۸۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۲۸۱؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/ ۳۴۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/ ۱۳۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۳۷۶؛ العمل الابقی: ۱/ ۳۶۶؛ مصباح المنھاج (الطہارۃ): ۹/ ۵۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۲۶؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۳۹۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۷؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/ ۳۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۲۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/ ۴۲۱؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۶۳؛ دلیل العروۃ: ۲/ ۱۸۳؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۲/ ۳۴۳

[2] الکافی: ۳/ ۴۰۵ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۰۳ ح ۸۹۴؛ الاستبصار: ۱/ ۱۸۱ ح ۳۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۷۴ ح ۴۲۱۵؛ الوافی: ۶/ ۱۶۳

[3] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۸۱؛ رسائل فی اصول والفقہ: ۱/ ۵۰۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱/ ۲۰۳؛ تسدید الاصول: ۲/ ۳۱۱؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/ ۴۰۵؛ مصباح المنھاج (الطہارۃ): ۹/ ۶۴؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۴۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/ ۳۷۲؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/ ۳۵۲؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/ ۴۴۹؛ رسائل فی اصول والفقہ حائری: ۵۰۷؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۳۹۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۶۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۱۹؛ الرسائل الطہارکیہ: ۳۶۷

وَ تُعِيدُ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ وَ لَمْ أَتَيَقَّنْ ذَلِكَ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ شَيْئاً ثُمَّ طَلَبْتُ فَرَأَيْتُهُ فِيهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ قَالَ تَغْسِلُهُ وَ لَا تُعِيدُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْتُ وَ لِمَ ذَاكَ قَالَ لِأَنَّكَ كُنْتَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ نَظَافَتِهِ ثُمَّ شَكَكْتَ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْقُضَ الْيَقِينَ بِالشَّكِّ أَبَداً قُلْتُ فَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ أَصَابَهُ وَ لَمْ أَدْرِ أَيْنَ هُوَ فَأَغْسِلَهُ قَالَ تَغْسِلُ مِنْ ثَوْبِكَ النَّاحِيَةَ الَّتِي تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهَا حَتَّى تَكُونَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ طَهَارَتِهِ قَالَ قُلْتُ فَهَلْ عَلَيَّ إِنْ شَكَكْتُ فِي أَنَّهُ أَصَابَهُ شَيْءٌ أَنْ أَنْظُرَ فِيهِ فَأُقَلِّبَهُ قَالَ لَا وَ لَكِنَّكَ إِنَّمَا تُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ تُذْهِبَ الشَّكَّ الَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي رَأَيْتُهُ فِي ثَوْبِي وَ أَنَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ تَنْقُضُ الصَّلَاةَ وَ تُعِيدُ إِذَا شَكَكْتَ فِي مَوْضِعٍ مِنْهُ ثُمَّ رَأَيْتَهُ فِيهِ وَ إِنْ لَمْ تَشُكَّ ثُمَّ رَأَيْتَهُ رَطْباً قَطَعْتَ وَ غَسَلْتَهُ ثُمَّ بَنَيْتَ عَلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّهُ شَيْءٌ وَقَعَ عَلَيْكَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَنْقُضَ بِالشَّكِّ الْيَقِينَ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے کپڑے پر نکسیر کا خون یا تھوڑی سی منی لگ گئی تو میں نے اس کی نشانی یاد کر لی کہ اس پر پانی بہاؤں گا اور پانی بہایا بھی۔ پھر جب نماز کا وقت ہوا تو میں بھول گیا کہ میرے کپڑے پر کچھ لگا ہوا ہے اور نماز پڑھ لی پھر نماز پڑھنے کے بعد مجھے یاد آیا تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھو کر دوبارہ نماز پڑھو۔

میں نے عرض کیا: اور اگر مجھے اس کے لگنے کی جگہ نظر نہ آئے جبکہ مجھے معلوم ہو کہ کوئی نجاست ضرور لگی ہے اور میں نے تحقیق بھی کی ہو مگر نہ مل سکی ہو لیکن نماز پڑھنے کے بعد مجھے مل جائے تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھو کر دوبارہ نماز پڑھو۔

میں نے عرض کیا: اور اگر مجھے یہ گمان ہو کہ کپڑے پر کچھ لگ گیا ہے مگر اس کا یقین نہ ہو اور میں نے جستجو بھی کی ہو مگر مجھے کچھ دکھائی نہ دے پھر میں نے نماز پڑھ لی ہو اور نماز کے بعد مجھے وہ نظر آئے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھو ڈالو مگر نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: وہ کیوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ تمہیں اپنی طہارت کا یقین تھا پھر تمہیں اس پر شک ہوا تو تمہارے لئے کبھی بھی اپنے یقین کو شک کے ذریعے توڑنا مناسب نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: مگر مجھے یہ علم ہے کہ کپڑے کو کچھ لگا ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ کہاں لگا ہے تو پھر کیا میں اسے دھولوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے کے اس حصے کو دھو ڈالو جس میں تمہیں لگتا ہو کہ یہاں نجاست لگی ہو گی تاکہ تمہیں کپڑے کی طہارت کا یقین ہو جائے۔

میں نے عرض کیا: تو کیا جب مجھے شک ہو کہ کپڑے پر کچھ لگا ہے تو کیا مجھ پر اس کی تحقیق کرنا ضروری ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تم اپنے اس شک کو مٹانا چاہو جو تمہارے دماغ میں ہے۔

میں نے عرض کیا: پھر اگر مجھے نماز کی حالت میں کپڑے پر نجاست نظر آئے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز توڑ کر دوبارہ پڑھو جب پہلے تمہیں کپڑے کے حصے پر نجاست لگنے کا شک ہو اور اسی جگہ میں نظر آئے لیکن اگر تمہیں کوئی شک بھی نہ ہو اور پھر تم اسے تر حالت میں دیکھو تو نماز توڑ کر کپڑے کو دھو ڈالو اور واپس آ کر وہیں سے آگے نماز پڑھو کیونکہ تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ہو سکتا ہے کوئی نجاست تمہارے یا کپڑے پر آن لگی ہو پس یقین کو کبھی شک کے ساتھ نہیں توڑنا چاہیے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{652} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ عُرْيَانٍ وَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَصَابَ ثَوْباً نِصْفُهُ دَمٌ أَوْ كُلُّهُ دَمٌ يُصَلِّي فِيهِ أَوْ يُصَلِّي عُرْيَاناً قَالَ إِنْ وَجَدَ مَاءً غَسَلَهُ وَ إِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً صَلَّى فِيهِ وَ لَمْ يُصَلِّ عُرْيَاناً.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک ننگا شخص ہے اور جب نماز کا وقت ہوا تو اسے ایک ایسا کپڑا ملا جس کا آدھا حصہ یا سب خون آلود ہے تو کیا اسی میں نماز پڑھے یا ننگے نماز پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اسے پانی مل جائے تو اسے پاک کر کے اس میں پڑھے ورنہ (اس میں) اسی حالت میں نماز پڑھے اور ننگا نہ پڑھے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{653} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ سُلَيْمَانُ بْنُ رُشَيْدٍ يُخْبِرُهُ أَنَّهُ بَالَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَ أَنَّهُ أَصَابَ كَفَّهُ بَرْدُ نُقْطَةٍ مِنَ الْبَوْلِ لَمْ يَشُكَّ أَنَّهُ أَصَابَهُ وَ لَمْ يَرَهُ وَ أَنَّهُ مَسَحَهُ بِخِرْقَةٍ ثُمَّ نَسِيَ أَنْ يَغْسِلَهُ وَ تَمَسَّحَ بِدُهْنٍ فَمَسَحَ بِهِ كَفَّيْهِ وَ وَجْهَهُ

---

① تہذیب الاحکام: ۱/ ۴۲۱ ح ۱۳۳۵؛ الاستبصار: ۱/ ۱۸۳ ح ۶۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۸۲ ح ۴۴۴۳؛ علل الشرائع: ۳۶۱

② ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۰۲؛ اصول الاستنباط: ۱/ ۲۷۵؛ البدایہ فی توضیح الکفایہ: ۴/ ۴۰۳؛ طریق الوصول: ۴/ ۹۵؛ درر الفوائد تبریزی: ۲/ ۳۰۱؛ مصباح الاصول: ۲/ ۵۸؛ تفصیل الشریعہ: ۵/ ۹۰؛ الاصول مجاہدی: ۳/ ۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۱۸؛ ریاض المسائل: ۲/ ۱۱۵؛ منتہی الدرایہ: ۷/ ۵۳؛ الرسائل الاصولیہ: ۴۴۲؛ البدایہ فی الاصول: ۴/ ۴۵؛ المسالک الجامعیہ: ۴۲۴؛ اوثق الوسائل: ۵۲۵؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۵۳۷؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۱/ ۷؛ کتاب المضاربہ اسماعیلپور: ۱۰۸؛ جواہر الکلام: ۶/ ۱۸۲؛ مناط الاحکام: ۲۳۳؛ مصابیح الظلام: ۵/ ۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۴۲۹

③ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۴ ح ۸۸۴؛ الاستبصار: ۱/ ۱۶۹ ح ۵۸۵؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۱۶۰ ح ۷۵۶؛ قرب الاسناد: ۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۸۵ ح ۴۴۴۴

④ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۲۷؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۹۵؛ شرح العروۃ: ۱۲/ ۸۹؛ التنقیح فی شرح: ۳/ ۸۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۵۹۵؛ مجمع الفائدۃ: ۱/ ۳۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۳۱۲؛ الاقوال المختارۃ: ۵۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/ ۳۱؛ معالم الدین: ۲/ ۴۶۷؛ المعالم الزلفی: ۵۰۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۱۰؛ العالم الماثورۃ: ۱/ ۲۳؛ الدر الباہر: ۴۸۷؛ ریاض المسائل: ۲/ ۳۰؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۳۶۱؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۳۰۰؛ دلیل العروۃ: ۲/ ۲۳۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/ ۴۱۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۴۸۹؛ مصباح الہدیٰ: ۲/ ۹۱

وَرَأْسَهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَأَجَابَهُ بِجَوَابٍ قَرَأْتُهُ بِخَطِّهِ أَمَّا مَا تَوَهَّمْتَ مِمَّا أَصَابَ يَدَكَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِلَّا مَا تُحَقِّقُ فَإِنْ حَقَّقْتَ ذَلِكَ كُنْتَ حَقِيقاً أَنْ تُعِيدَ الصَّلَوَاتِ اللَّوَاتِي كُنْتَ صَلَّيْتَهُنَّ بِذَلِكَ الْوُضُوءِ بِعَيْنِهِ مَا كَانَ مِنْهُنَّ فِي وَقْتِهَا وَمَا فَاتَ وَقْتُهَا فَلَا إِعَادَةَ عَلَيْكَ لَهَا مِنْ قِبَلِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَانَ ثَوْبُهُ نَجِساً لَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ إِلَّا مَا كَانَ فِي وَقْتٍ وَإِذَا كَانَ جُنُباً أَوْ صَلَّى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَعَلَيْهِ إِعَادَةُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ اللَّوَاتِي فَاتَتْهُ لِأَنَّ الثَّوْبَ خِلَافُ الْجَسَدِ فَاعْمَلْ عَلَى ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

❂ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ سلیمان بن رشید امام (علی رضا علیہ السلام اور امام محمد تقی علیہ السلام) کی خدمت میں یہ بتانے کے لئے خط لکھا کہ میں نے رات کی تاریکی میں پیشاب کیا تو میری ہتھیلی پر پیشاب کا قطرہ لگ گیا اور بلاشک وہ قطرہ لگا مگر دکھائی نہیں دیا پھر بھی میں نے وہاں ایک کپڑا پھیر دیا لیکن اسے دھونا بھول گیا پھر ہاتھوں، چہرے اور سر پر تیل کی مالش کی اور نماز کے لئے وضو کر کے نماز پڑھی تو (کیا حکم ہے)؟

امام علیہ السلام نے اسے جو جواب لکھا میں نے ان علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی تحریر خود پڑھی جو اس طرح تھی کہ: "یہ جو تمہیں وہم ہوا ہے کہ تمہارے ہاتھ کو کچھ لگا ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے مگر یہ کہ تمہارے لئے ثابت ہوجائے اور اگر ثابت ہوجائے تو تمہارے لئے ان تمام نمازوں کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہوجائے گا جو تم نے اس وضو سے پڑھی ہیں اور ان کا وقت ابھی باقی ہے لیکن جن کا وقت گزر گیا ہے تو ان کا اعادہ تم پر لازمی نہیں ہے اس وجہ سے کہ آدمی کا اگر کپڑا نجس ہو تو صرف ان نمازوں کا اعادہ لازم ہے جن کا وقت ابھی رہتا ہے باقی کا اعادہ لازم نہیں ہے لیکن اگر آدمی جنب ہو یا بغیر وضو کے نماز پڑھے تو اس پر ان تمام واجب نمازوں کا پڑھنا واجب ہوگا جو اس سے چھوٹ گئی ہیں اس لئے کہ کپڑے کا حکم بدن سے مختلف اور الگ ہے پس تم اس طریقہ اور قاعدہ پر عمل کرو ان شاء اللہ۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{654} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ فِرَاشِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ يُنَامُ عَلَيْهِ قَالَ لَا بَأْسَ وَلَا يُصَلَّى فِي ثِيَابِهِمَا وَقَالَ لَا يَأْكُلِ الْمُسْلِمُ مَعَ الْمَجُوسِيِّ فِي قَصْعَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَا يُقْعِدْهُ عَلَى فِرَاشِهِ وَلَا مَسْجِدِهِ وَلَا يُصَافِحْهُ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْباً مِنَ السُّوقِ لِلُّبْسِ لَا يَدْرِي لِمَنْ كَانَ هَلْ تَصْلُحُ الصَّلَاةُ فِيهِ قَالَ إِنِ اشْتَرَاهُ مِنْ مُسْلِمٍ فَلْيُصَلِّ فِيهِ وَإِنِ اشْتَرَاهُ مِنْ نَصْرَانِيٍّ فَلَا يُصَلِّي فِيهِ حَتَّى يَغْسِلَهُ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا یہودی اور نصرانی کے بستر پر

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۴۲۶ ح ۱۳۵۵؛ الاستبصار: ۱/۱۸۴ ح ۶۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۷۹ ح ۴۲۲۸؛ الوافی: ۶/۱۵۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۱۶؛ مصباح الفقیہ: ۸/۳۲۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۵۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۰۱؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۸۲؛ غنائم الایام: ۲/۲۷۰؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۵۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۲/۳۳۳؛ الفوائد المدنیۃ: ۴۹۱؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۴۳؛ کشف اللثام: ۱/۴۲۳؛ مصابیح الظلام: ۵/۹۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۸۸؛ غنائم الایام: ۲/۲۷۰؛ مشارق الشموس: ۳/۵۷۳

سویا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے لیکن ان کے کپڑوں میں نماز مت پڑھو۔

پھر فرمایا: مسلمان کسی مجوسی کے ساتھ نہ تو ایک برتن میں کھانا کھائے، نہ اس کے بستر پر بیٹھے، نہ اس کے ساتھ بیٹھے اور نہ اس سے مصافحہ کرے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے بازار سے پہننے کے لئے کپڑا خریدا لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ وہ کس کا تھا تو کیا اس میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مسلمان سے خریدا ہے تو پھر پڑھ سکتا ہے اور اگر کسی نصرانی سے خریدا ہے تو دھوئے بغیر اس میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{655} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي الْفِرَاءِ الْيَمَانِيِّ وَفِيمَا صُنِعَ فِي أَرْضِ الْإِسْلاَمِ قُلْتُ لَهُ فَإِنْ كَانَ فِيهَا غَيْرُ أَهْلِ الْإِسْلاَمِ قَالَ إِذَا كَانَ الْغَالِبَ عَلَيْهَا الْمُسْلِمُونَ فَلاَ بَأْسَ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: یمانی پوستین یا اس پوستین میں جو سرزمین اسلام میں تیار کی گئی ہو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی نے عرض کیا کہ اگر اس سرزمین میں غیر مسلمان بھی رہتے ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اکثریت مسلمانوں کی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۶۳ ح ۷۶۲؛ قرب الاسناد: ۹۶؛ السرائر: ۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۲۱ ح ۴۰۹۰؛ الوافی: ۶/ ۲۱۲

[2] ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۷؛ مستند العروۃ: ۲/ ۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/ ۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۵۰؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۷/ ۲۴۱؛ شرح العروۃ: ۳/ ۴۴؛ بہجۃ الفقیہ بہجت: ۶ ۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱/ ۸۵؛ القواعد الفقہیہ: ۵/ ۴۲؛ بحوث فی شرح: ۳/ ۴۰؛ الاورقہ: ۱۵؛ مہذب الاحکام: ۱/ ۲۶۰؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصید والذبحہ) ۲۵۹؛ کشف اللثام: ۱/ ۴۰۰؛ العمل الابقی: ۱/ ۱۸؛ مجمع الفائدۃ: ۱/ ۳۲۱؛ شرح بر درر الفوائد حائری: ۱/ ۵۵۵؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۳۷؛ المعالم الزلفیٰ: ۷ ۳۳؛ التنقیح فی شرح: ۳/ ۴۹؛ لب اللباب: ۲۵؛ معالم الدین: ۲/ ۵۲۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۶۸ ح ۱۵۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۹۳ ح ۴۲۲۴؛ الوافی: ۷/ ۴۲۰

[4] منتھی المطلب: ۴/ ۲۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۳۲۴؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۱۰۰؛ مجمع الافکار: ۴/ ۲۳۷؛ فقہ الصادق ؑ: ۶/ ۲۹؛ منتقی الاصول روحانی: ۶/۷؛ ماوراء الفقہ: ۳/ ۵۹؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۱۴۰؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۳ ۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۷۹؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۹۶

{656} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبِ الْمَرْأَةِ وَفِي إِزَارِهَا وَيَعْتَمُّ بِخِمَارِهَا قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ مَأْمُونَةً.

۞ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مرد عورت کی تہمند اور اس کے کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اس کی اوڑھنی کو بطور عمامہ باندھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جب عورت امین ہو (تو کیا حرج نہیں)۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{657} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ مَا كَانَ لاَ تَجُوزُ فِيهِ الصَّلاَةُ وَحْدَهُ فَلاَ بَأْسَ بِأَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ مِثْلُ الْقَلَنْسُوَةِ وَالتِّكَّةِ وَالْجَوْرَبِ.

۞ زرارہ نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز (از قسم لباس) جس میں تنہا نماز نہیں پڑھی جا سکتی جیسے ٹوپی، ازار بند اور جوراب (وغیرہ اگر نجس ہوں اور) کسی آدمی کے اوپر ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے [4] یا صحیح ہے [5]

## قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث نجاسات وغیرہ کے احکام میں گزر چکی ہیں۔

---

[1] الکافی: ۳/۴۰۲ ح ۹۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۶۶ ح ۸۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۴ ح ۱۵۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۴۷ ح ۵۶۷۹؛ الوافی: ۷/۴۳۴

[2] ینابیع الاحکام: ۳/۶۱۲؛ غنائم الایام: ۲/۲۶۳؛ جامع المدارک: ۱/۲۸۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/۹۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۲/۴۲۱؛ موسوعہ تطبیقات القواعد: ۲/۹۱۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۸۴؛ مہذب الاحکام: ۵/۵۶۳؛ جامع المقاصد: ۲/۱۱۲؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/۲۲۲؛ جواہر الکلام: ۸/۴۰۸؛ منتھی المطلب: ۴/۵۲۴؛ مصابیح الظلام: ۶/۴۱۳؛ ریاض المسائل: ۲/۴۶۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/۲۵۴؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۱؛ الآراء الفقہیہ: ۱/۸۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۸۸۴؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۳۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۶۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۵۸ ح ۸۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۵۵ ح ۴۱۶۰؛ الوافی: ۶/۲۲۹

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۷۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۶۲۲؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۹۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۶۰؛ جامع المدارک: ۱/۲۱۳؛ جواہر الکلام: ۶/۱۲۹؛ شرح العروۃ: ۲/۲۱۷؛ الحبل المتین: ۲/۱۲۸؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۳۳۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۶۳۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/۸۴۳؛ مدارک الاحکام: ۲/۳۲۱؛ ۲/۳۲۱؛ معالم الدین: ۲/۶۱۳؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۲۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۹۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۶۸؛ کتاب الطہارۃ ظاہری: ۶۶

[5] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۶۶؛ دروس فقہ مظاہری: ۴۴۹

## دوسری شرط:

## لباس مباح ہو اور غصبی نہ ہو:

{658} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنَ الْعَامِلِ وَهُوَ يَظْلِمُ قَالَ يَشْتَرِي مِنْهُ مَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ ظَلَمَ فِيهِ أَحَداً.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص ظالم عامل سے کوئی چیز خرید سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خرید سکتا ہے جب تک اسے اس کے اس مال پر کسی پر ظلم کرنے کا علم نہ ہو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{659} أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْبَقَاءِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ بِمَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبَانَ الدُّبَيْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ أَبُو سَلَمَةَ الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَاشِدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ وَائِلٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: لَقِيتُ كُمَيْلَ بْنَ زِيَادٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ فَضْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِوَصِيَّةٍ أَوْصَانِي بِهَا يَوْماً هِيَ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا، فَقُلْتُ بَلَى قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا كُمَيْلُ انْظُرْ فِي مَا تُصَلِّي وَعَلَى مَا تُصَلِّي إِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ وَجْهِهِ وَحِلِّهِ فَلَا قَبُولَ.

امیر المومنین علیہ السلام نے کمیل بن زیاد کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے کمیل! (نماز پڑھنے سے پہلے) اچھی طرح دیکھ لو کہ کس (لباس) میں نماز پڑھ رہے ہو اور کس جگہ پر پڑھ رہے ہو اور اگر یہ چیزیں صحیح اور حلال طریقے سے حاصل نہیں کی گئی ہیں تو پھر (نماز) قبول نہیں ہے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۵/۲۲۸ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۷۵ ح ۱۰۹۳ و ۷/۱۳۱ ح ۵۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۷/۲۲۱ ح ۲۲۳۸۰ و ۲۵/۹۲ ح ۳۲۲۰۱؛ الوافی: ۱۷/۲۹۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۵۹

[2] مرآۃ العقول: ۱۹/۲۷۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۰/۸۶ و ۱۱/۸۸؛ ہدایۃ الفقیہ: ۱/۳۰۸؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۳/۲۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۱۷۲؛ معتمد تحریر الوسیلہ: ۵/۱۳؛ الآراء الفقہیہ: ۳/۳۹۱؛ الحجۃ البیضاء: ۳/۲۴۹؛ ہدایۃ المسترشدین: ۳/۲۰۸؛ مفتاح الشریعۃ (خمس): ۵/۳۰۵؛ ملکیۃ الدولہ سند: ۹۳؛ ریاض المسائل: ۸/۱۹۷؛ مشارق الاحکام: ۳۴۵؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۲۶؛ منہاج الفقاہۃ: ۲/۲۳۳؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ۲/۲۵۹؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۱/۴۳۳؛ ینابیع الاحکام: ۵/۴۳۹

[3] بشارۃ المصطفیٰ: ۲۴ ح ۴۳؛ مستدرک الوسائل: ۳/۳۳۱ ح ۳۷۱۰؛ مستدرک نہج البلاغہ محمودی: ۸/۲۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۱۹ ح ۶۰۸۸؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۸۴؛ تحف العقول: ۱۷۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۸۰

## تحقیق:

ہمیں اس سند میں سے بہت سارے راویوں کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ہیں البتہ اس وصیت کی شہرت کی بنا پر اس کو رد کرنا انصاف نہیں ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ غصبی زمین پر اور غصبی لباس میں نماز کے باطل ہونے پر تقریباً ہر توضیح المسائل میں فتویٰ موجود ہے نیز یہ کہ محدث نوری نے اسے مستدرک الوسائل میں نہج البلاغہ سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بعض قلیل نسخوں میں موجود ہے لیکن موجودہ نسخے میں موجود نہیں ہے البتہ مستدرک نہج البلاغہ محمودی میں یہ موجود ہے (واللہ اعلم)

{660} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَلَا مَالُهُ إِلَّا بِطِيبَةِ نَفْسِهِ وَلَا تَظْلِمُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّاراً.

✪ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو تو اسے اس تک پہنچا دو جس نے وہ امانت رکھی تھی کیونکہ کسی مسلمان کا خون کسی کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی اس کا مال اس کی قلبی رضامندی کے بغیر حلال ہے اور تم لوگ اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرنا اور میرے بعد پلٹ کر پھر کافر نہ ہو جانا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔[2]

## تیسری شرط:

### مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہو:

{661} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْجِلْدِ الْمَيِّتِ أَيُلْبَسُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا دُبِغَ فَقَالَ لَا وَلَوْ دُبِغَ سَبْعِينَ مَرَّةً.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا دباغت کئے گئے (رنگے گئے) مردار کے چمڑے کو لباس بنا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں چاہے اسے ستر بار ہی رنگا گیا ہو۔[3]

---

[1] الکافی: ۷/۲۷۳ ح ۱۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۶۶ ح ۵۱۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۲۰ ح ۶۰۷۹؛ الوافی: ۱۶/۵۹۳

[2] حدود الشریعہ: ۱/۸۷؛ مرآۃ العقول: ۲۴/۹؛ فقہ الحدود: ۳/۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۵؛ شرح العروۃ: ۴/۹۳؛ روضۃ المتقین: ۱۰/۱۷۲؛ مرآۃ العقول: ۲/۲۴۰؛ کتاب الصحیح مصطفیٰ قمی: ۱/۲۰۰؛ ارشاد الطالب: ۲/۵۷؛ اسس الحدود والتعزیرات: ۹/۴۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۳ ح ۷۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۴۳ ح ۵۳۴۰؛ الوافی: ۷/۴۱۵؛ مستدرک الوسائل: ۳/۱۹۵ ح ۳۳۴۱؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۳۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۷ ح

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{662} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِيمَا كَانَ مِنْ صُوفِ الْمَيْتَةِ إِنَّ الصُّوفَ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَقَلَّدُ السَّيْفَ وَ يُصَلِّي فِيهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ فِيهِ الْكَيْمُخْتَ فَقَالَ وَ مَا الْكَيْمُخْتُ فَقَالَ جُلُودُ دَوَابَّ مِنْهُ مَا يَكُونُ ذَكِيّاً وَ مِنْهُ مَا يَكُونُ مَيْتَةً فَقَالَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهُ مَيْتَةٌ فَلاَ تُصَلِّ فِيهِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مردہ حیوان کی پشم (سے تیار شدہ کپڑے) میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ پشم میں روح نہیں ہوتی۔

عبداللہ کا بیان ہے کہ علی بن ابوحمزہ نے روایت کی ہے کہ شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جبکہ میں وہاں موجود تھا کہ ایک شخص تلوار پہلو میں لٹکا کر نماز پڑھتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے)

اس شخص نے عرض کیا کہ اس میں کیمخت ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیمخت کیا ہے؟

اس نے عرض کیا: ایک حیوان کا چمڑا ہے جو کبھی تزکیہ شدہ ہوتا ہے

اور کبھی غیر تذکیہ شدہ۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس کے متعلق علم ویقین ہو کہ وہ تزکیہ شدہ نہیں ہے اس میں نہ پڑھو۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۷۷۱؛ شرح العروۃ: ۱۲/۸۴۱؛ سند العروۃ: ۱/۹۰۴؛ العمل الابقی: ۱/۸۵۲؛ کتاب الصلاۃ (داماد): ۱/۲۶۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۳۵۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/۵۴۴؛ منتھی المطلب: ۳/۵۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۴؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۳۱؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۵۴۱؛ بحوث الفقہ القواعد: ۱/۴۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۲/۵۴؛ ریاض المسائل: ۲/۹۵۲؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۹۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۳۱؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۰۹؛ مدارک: ۳/۱۵۷؛ معالم الدین: ۲/۷۹۲؛ وسائل العباد: ۱/۱۵۸

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۳۶۸ ح ۱۵۳۰؛ الوافی: ۷/۴۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۵۷ ح ۵۷۱۰ و ۵۶۳۴ ح ۵۷۰۷

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۶۰۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۲؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۴۶۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۹۳؛ العمل الابقی: ۱/۲۶۴؛ مصباح الفقیہ: ۷/۶۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۳۸؛ مصابیح الظلام: ۴/۴۶۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۰۷؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۰۶؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۷۷؛ بغیۃ الہدیٰ: ۲/۸۷۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۸۲؛ کتاب الطہارۃ شیخ: ۳/۲۹؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۵۴؛ جواہر الکلام: ۸/۵۱؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۹/۵۱؛ التحفۃ السنیہ: ۲۳۷؛ مدارک العروۃ: ۲/۹۰

{663} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ فَصَلِّ فِي نَعْلَيْكَ إِذَا كَانَتْ طَاهِرَةً فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَّةِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز پڑھو تو اپنے جوتوں میں پڑھو جب وہ پاک ہوں بے شک یہ سنت میں سے ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

## قول مؤلف:

کیونکہ جوتے بھی از قسم لباس ہیں لہٰذا دوسرے لباس کی طرح پاک ہوں تو پہن کر نماز پڑھنے میں کیا اشکال ہے مگر یہ کہ مغرب زدہ معاشرے کی سوچ؟

{664} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنٍ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ع عَنِ الْخِفَافِ الَّتِي تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَقَالَ اشْتَرِ وَ صَلِّ فِيهَا حَتّٰى تَعْلَمَ أَنَّهُ مَيْتٌ بِعَيْنِهِ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان موزوں سے متعلق پوچھا جو بازار میں فروخت کیے جاتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: خریدو اور جب تک علم و یقین نہ ہو کہ مردار کے چمڑے سے تیار کیے گئے ہیں اس وقت تک ان میں نماز پڑھو (کوئی حرج نہیں ہے)۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{665} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْضَغُ عِلْكاً فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ نَقَضَتِ الْوَسِمَةُ أَضْرَاسِي فَمَضَغْتُ هٰذَا الْعِلْكَ لِأَشُدَّهَا قَالَ وَ كَانَتِ اسْتَرْخَتْ فَشَدَّهَا بِالذَّهَبِ.

---

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۸ ح ۷۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۳ ح ۹۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۲۴ ح ۵۶۰۲؛ الوافی: ۷/۴۳۱؛ مفتاح الفلاح: ۲۴

② روضۃ المتقین: ۲/۳۳۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۸۴؛ منتھی المطلب: ۴/۳۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۲۰۷؛ مصابیح الظلام: ۱/۲۱۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۳۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۵۸۸؛ موسوعہ تطبیقات القواعد: ۲/۳۳۱؛ ریاض المسائل: ۲/۳۴۳؛ مصابیح الانوار: ۲/۳۵۸؛ لوامع الاحکام: ۱۵۵

③ تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۴ ح ۹۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۲۷ ح ۵۶۱۲؛ الوافی: ۷/۴۱۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۵۶

④ ملاذ الاخیار: ۴/۲۵۴؛ منتھی المطلب: ۴/۲۳۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۳۵۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۹۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۵۹؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۱۵۷؛ التنقیح فی شرح: ۲/۵۳۸؛ القواعد الفقہیہ لنکرانی: ۳۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۵۳۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۴۹؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۹/۴۹۴؛ ریاض المسائل: ۲/۱۵۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۵۸؛ جامع المدارک: ۱/۲۷۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/۲۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۲/۴۳۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۱۸۹؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۲۴۰

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کندر چباتے ہوئے دیکھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! وسمہ نے میرے دانتوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کندر چبا کر ان کو مضبوط کروں۔

محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ آپ علیہ السلام کے دانت کمزور اور ڈھیلے ہو گئے تھے اس لئے آپ علیہ السلام نے سونے (کی تار) سے ان کو مضبوط کیا تھا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

ایک روایت میں ہے کہ اگر مردہ انسان کا دانت گرے ہوئے دانت کی جگہ لگوا لیا جائے تو حرج نہیں ہے۔[3] کیونکہ ان چیزوں میں زندگی نہیں ہوتی جیسے ہڈیاں بال وغیرہ تو ان چیزوں کو استعمال کرنے اور ان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ کتے اور خنزیر کے بال اور ہڈیاں نجس مشہور ہیں (واللہ اعلم)

{666} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ سَأَلَ زُرَارَةُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : عَنِ الصَّلاَةِ فِي الثَّعَالِبِ وَ الْفَنَكِ وَ السِّنْجَابِ وَ غَيْرِهِ مِنَ الْوَبَرِ فَأَخْرَجَ كِتَاباً زَعَمَ أَنَّهُ إِمْلاَءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنَّ الصَّلاَةَ فِي وَبَرِ كُلِّ شَيْءٍ حَرَامٍ أَكْلُهُ فَالصَّلاَةُ فِي وَبَرِهِ وَ شَعْرِهِ وَ جِلْدِهِ وَ بَوْلِهِ وَ رَوْثِهِ وَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسِدٌ لاَ تُقْبَلُ تِلْكَ الصَّلاَةُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِي غَيْرِهِ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ أَكْلَهُ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَاحْفَظْ ذَلِكَ يَا زُرَارَةُ فَإِنْ كَانَ مِمَّا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ فَالصَّلاَةُ فِي وَبَرِهِ وَ بَوْلِهِ وَ شَعْرِهِ وَ رَوْثِهِ وَ أَلْبَانِهِ وَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ جَائِزٌ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّهُ ذَكِيٌّ قَدْ ذَكَّاهُ الذَّبْحُ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا قَدْ نُهِيتَ عَنْ أَكْلِهِ وَ حُرِّمَ عَلَيْكَ أَكْلُهُ فَالصَّلاَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسِدٌ ذَكَّاهُ الذَّبْحُ أَوْ لَمْ يُذَكِّهِ.

۞ ابن بکیر سے روایت ہے کہ زرارہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے لومڑی، فنک[4] اور سنجاب[5] وغیرہ کی اون میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے ایک کتاب نکالی جس کے بارے میں آپ علیہ السلام کا خیال تھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی املاء کردہ ہے۔ اس میں درج تھا کہ ہر وہ حیوان جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا اس کے بال، اون، چمڑے، بول، گوبر وغیرہ ہر چیز میں نماز پڑھنا باطل ہے اور وہ نماز قبول نہیں ہوتی جب تک اسے ان جانوروں کی ان چیزوں میں نہ پڑھا جائے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

---

[1] الکافی: ۶/ ۴۸۲ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۲/ ۹۳ ح ۱۵۸۱ و ۴/ ۴۱۶ ح ۵۵۷۶؛ بحار الانوار: ۴۶/ ۲۹۸؛ عوالم العلوم: ۱۹/ ۲۳۲؛ الوافی: ۶/ ۶۴۲؛ حلیۃ الابرار: ۳/ ۴۲۸؛ ریاض الابرار: ۲/ ۱۰۹؛ سفینۃ البحار: ۵/ ۲۵۲

[2] مرآۃ العقول: ۹۵؛ معالم الدین: ۲/ ۹۲۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳/ ۳۱۰؛ دراسات فی المکاسب: ۲/ ۵۰۱؛ الآراء الفقہیہ: ۱/ ۲۷۹

[3] مکارم الاخلاق: ۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۱۷ ح ۵۵۷۹

[4] لومڑی کی جنس سے ایک جانور جو لومڑی سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے اور پوستین عمدہ ہوتی ہے (دیکھئے: المنجد: ۶۵۶)

[5] چوہے سے بڑا ایک جانور جس کی دم بہت گھنے بالوں سے اوپر کو اٹھی ہوتی ہے اور اس کی کھالوں سے پوستین بناتے ہیں (دیکھئے: ایضاً ۳۹۶)

پھر فرمایا: اے زرارہ! یہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے اسے یاد کرلو۔ پس جس حیوان کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کی اون، بال، بول، گوبر، دودھ اور اس کی ہر چیز میں نماز جائز ہے بشرطیکہ یہ علم ہو کہ اس کا تذکیہ کیا گیا ہے یعنی ذبح نے اسے پاک کر دیا ہے اور اگر یہ چیزیں اس حیوان کی ہیں جس کا گوشت کھانا ممنوع اور حرام ہے تو پھر ان چیزوں میں نماز پڑھنا حرام ہے چاہے ان کا تذکیہ کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [2]

{667} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُصَلِّي فِي جُبَّةِ خَزٍّ.

⚙ سلیمان بن جعفر جعفری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ خز [3] کے جبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{668} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنْ جُلُودِ الْخَزِّ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ فَقَالَ الرَّجُلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهَا فِي بِلاَدِي وَ إِنَّمَا هِيَ كِلاَبٌ تَخْرُجُ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا خَرَجَتْ مِنَ الْمَاءِ تَعِيشُ خَارِجَةً مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ الرَّجُلُ لاَ قَالَ فَلاَ بَأْسَ.

⚙ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جبکہ میں وہاں موجود تھا کہ خز کے

---

[1] الکافی: ۳/۳۹۷ ح۱؛ الاستبصار: ۱/۳۸۳ ح۱۴۵۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۹ ح۸۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۴۵ ح۵۳۴۴؛ الوافی: ۷/۴۰۱؛ عوالی اللئالی: ۳/۴۷

[2] جواہر الکلام: ۸/۶۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۳۶۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۶؛ سند العروۃ: ۱/۴۲۳؛ ریاض المسائل: ۲/۲۹۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۳۶/۵؛ تبیان الصلاۃ: ۴/۹۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۷؛ رسالہ القلم: ۲۳/۱۹۷؛ مجمع الرسائل: ۵۷۳؛ شرح رسائل محمدی: ۵/۱۸۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳/۲۷۷؛ الفقہ وسائل طبیہ: ۱/۶۱؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۲۱۹؛ کنز الفوائد: ۱/۹۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۳۴۳؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۵۷؛ ھدی الطالب: ۴/۳۰۵؛ المحکم فی اصول: ۴/۱۱۳

[3] ایک چار ٹانگوں والا دریائی جانور ہے جس کے چمڑے اور ریشم سے پوشین تیار کی جاتی ہیں

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۲ ح۸۳۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۶۲ ح۸۰۲؛ الوافی: ۷/۴۱۰؛ عوالم العلوم: ۲۲/۲۰۸؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۵۹ ح۵۳۸۷؛ ذکری الشیعہ: ۳/۳۵

[5] ملاذ الاخیار: ۴/۱۹۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۸۸؛ منتھی المطلب: ۴/۲۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۲۵۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۶۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۸۴؛ جامع المدارک: ۱/۲۷۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۶۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۵

چمڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس شخص نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! یہ میرا کاروبار ہے یہ (خز) تو کتے ہیں جو پانی سے نکلتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ پانی سے نکلتا ہے تو پانی سے باہر رہ کر زندہ رہتا ہے؟

اس نے عرض کیا: نہیں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

نیز حدیث 675 کی طرف رجوع کیجئے۔

## چوتھی شرط:

**درندے کے اجزاء سے بنا نہ ہو اور نہ ہی حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے بنا ہو۔**

{669} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي جُلُودِ السِّبَاعِ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِيهَا الْحَدِيثَ.

اسماعیل بن سعد الاحوص سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے درندوں کے چمڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں نماز نہ پڑھو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۶/۴۵۱ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۶۲ ح ۵۳۹۵؛ الوافی: ۲۰/۷۲۵؛ علل الشرائع: ۲/۳۵۷ باب ۷۱ ح ۱

[2] مرآۃ العقول: ۲۲/۴۳۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۲۵۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۲۷۷؛ سند العروۃ: ۱/۴۲۸؛ غنائم الایام: ۲/۳۱۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۲۱۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۶۸؛ شرح العروۃ: ۱۲/۱۸۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۲۸۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۱۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۳/۱۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۱۹؛ رسالۃ الصلاۃ فی المشکوک نائینی: ۵۷؛ مستند الشیعہ: ۱/۱۸۹؛ کشف اللثام: ۱/۳۱۶؛ ینابیع الاحکام: ۳/۴۸۶؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲۶/۲۲۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۹۲؛ بحوث فی القواعد: ۱/۵۵۶؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۰۱؛ مہذب الاحکام: ۱/۳۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۵

[3] الکافی: ۳/۴۰۰ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۵ ح ۸۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۵۴ ح ۵۳۷۱؛ الوافی: ۷/۴۱۲

[4] مصباح الفقیہ: ۱۰/۲۰۱؛ منتہی المطلب: ۴/۲۰۷؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۸۳؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۳۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۸۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعۃ: ۱۹۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۷۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/۴۳۴؛ رسالۃ الصلاۃ فی المشکوک: ۵۱؛ موسوعۃ البرغانی: ۵/۳۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۱۳۱

{670} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ قَاسِمٍ ٱلْخَيَّاطِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ يَقُولُ: مَا أَكَلَ ٱلْوَرَقَ وَ ٱلشَّجَرَ فَلاَ بَأْسَ بِأَنْ يُصَلَّى فِيهِ وَ مَا أَكَلَ ٱلْمَيْتَةَ فَلاَ تُصَلِّ فِيهِ.

ہاشم الخیاط سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو حیوان پتے اور درخت (یعنی نباتات) کھائے اس (کے چمڑے) میں نماز پڑھنا جائز ہے اور جو مردار کھائے اس میں نماز نہ پڑھو۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{671} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ: عِنْدَنَا جَوَارِبُ وَ تِكَكٌ تُعْمَلُ مِنْ وَبَرِ ٱلْأَرَانِبِ فَهَلْ تَجُوزُ ٱلصَّلاَةُ فِي وَبَرِ ٱلْأَرَانِبِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ وَ لاَ تَقِيَّةٍ فَكَتَبَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لاَ تَجُوزُ ٱلصَّلاَةُ فِيهَا.

علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ ابراہیم بن عقبہ نے ان (یعنی امام علی نقی علیہ السلام) کو خط لکھا جس میں پوچھا کہ ہمارے ہاں کچھ ایسی جرابیں اور ازار بند ہیں جو خرگوش کے بالوں سے بنائے جاتے ہیں تو کیا خرگوش کے بالوں میں بغیر ضرورت اور بغیر تقیہ کے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

## قول مؤلف:

حدیث نمبر **663** میں حرام گوشت جانوروں کے چمڑے میں نماز پڑھنے کا مسئلہ بیان ہوچکا ہے رجوع فرمالیا جائے۔

## پانچویں شرط:

## مرد کا لباس سونے کی تار کا نہ ہو:

{672} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلرَّجُلِ يُصَلِّي وَ عَلَيْهِ خَاتَمُ حَدِيدٍ قَالَ لاَ وَ لاَ يَتَخَتَّمُ بِهِ ٱلرَّجُلُ فَإِنَّهُ مِنْ لِبَاسِ أَهْلِ ٱلنَّارِ وَ قَالَ لاَ يَلْبَسُ ٱلرَّجُلُ ٱلذَّهَبَ وَ لاَ يُصَلِّي فِيهِ لِأَنَّهُ مِنْ لِبَاسِ

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۹ ح ۷۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۵۴ ح ۵۳۷۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۷۶؛ الوافی: ۷/۴۰۳

② روضۃ المتقین: ۲/۴۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۷۴

③ الکافی: ۳/۳۹۹ ح۹؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۶ ح ۸۰۵؛ الاستبصار: ۱/۳۸۳ ح ۱۴۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۵۶ ح ۵۳۷۹؛ الوافی: ۷/۴۰۵

④ غنائم الایام: ۲/۳۰۹؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۳؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/۸۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۴۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۸۰۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۹۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۱۴۷؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۰۸؛ رسالۃ الصلاۃ فی المشکوک: ۷۹؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۳۸؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۱/۸۷؛ دراسات فی المکاسب: ۱/۱۳۴

أَهْلِ ٱلْجَنَّةِ

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ رہا تھا کہ نہیں کوئی شخص لوہے کی انگوٹھی نہ پہنے کیونکہ یہ اہل جہنم کی پوشش ہے پھر فرمایا: کوئی مرد نہ سونا پہنے اور نہ اس میں نماز پڑھے کیونکہ یہ اہل جنت کا لباس ہے (لہٰذا دنیا میں مرد کے لئے جائز نہیں ہے)۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{673} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱبْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ ٱلرَّحِيمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِأَمِيرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لاَ تَخَتَّمْ بِٱلذَّهَبِ فَإِنَّهُ زِينَتُكَ فِي ٱلْآخِرَةِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمومنین علیہ السلام کو فرمایا کہ سونے کی انگوٹھی (دنیا میں) نہ پہنو کیونکہ یہ آخرت میں تمہاری زینت ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

سونا پہننا مرد کے لئے جائز نہیں ہے البتہ عورت کے لئے ممانعت نہیں ہے نیز یہ کہ اس موضوع کی بعض احادیث نجاسات کے ابواب میں گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گی ان شاء اللہ۔

## چھٹی شرط:

## مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو:

{674} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدٍ ٱلْأَحْوَصِ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ هَلْ يُصَلِّي ٱلرَّجُلُ فِي ثَوْبِ إِبْرِيسَمٍ فَقَالَ لاَ.

۞ اسماعیل بن سعد احوص سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مرد ریشم کے کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷ ح ۸۵۴؛ علل الشرائع: ۲/۷ ۳۴؛ الوافی: ۲۰/ ۸۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۱۳ ح ۵۵۲۸

[2] حدیث نمبر 159 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] الکافی: ۶/ ۴۶۸ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۱۲ ح ۵۵۲۵؛ الوافی: ۲۰/ ۶۲۷

[4] مرآۃ العقول: ۲۲/ ۵۴۳؛ الآراء الفقہیہ: ۶/۱ ۲۷؛ مصباح المنہاج (التجارۃ): ۱/ ۳۰۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۳۱۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/ ۳۹۷

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{675} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ لِبَاسِ الْحَرِيرِ وَ الدِّيبَاجِ فَقَالَ أَمَّا فِي الْحَرْبِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَمَاثِيلُ.

✪ سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حریر (ریشم) اور دیباج (جس کا تانا بانا ریشم کا ہو) کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جنگ کی حالت میں اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے اس میں تماثیل (تصاویر) بھی بنی ہوئی ہوں۔ ③

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ④

## قول مؤلف:

ایک حدیث میں ہے کہ تصاویر نہ ہوں تب مضائقہ نہیں ہے تو ممکن ہے کہ وہ اختیار پر یا یہ کراہت پر محمول ہو۔ (واللہ اعلم)

{676} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ قِيَامَا أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: عَنِ الثَّوْبِ الْمُلْحَمِ بِالْقَزِّ وَ الْقُطْنِ وَ الْقَزُّ أَكْثَرُ مِنَ النِّصْفِ أَ يُصَلَّى فِيهِ قَالَ لاَ بَأْسَ قَدْ كَانَ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْهُ جُبَّاتٌ.

✪ ابو نصر سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا اس کپڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے جس کا تانا بانا کچھ ریشم اور کپاس کا ہو (یعنی ریشم مخلوط ہو) مگر کچا ریشم نصف سے زیادہ ہو؟

---

① الکافی: ۳/ ۴۰۰ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۰۵ ح ۸۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۶۷ ح ۵۴۱۱؛ الوافی: ۷/ ۴۲۳

② مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۴/ ۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۸۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۹۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/ ۷۷۴؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۴۶۳؛ رسالۃ الصلاۃ فی المشکوک: ۱۵؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۲۶۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۱۴۱؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۲۸۳

③ الکافی: ۶/ ۴۵۳ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۰۸ ح ۸۰۶؛ الاستبصار: ۱/ ۳۸۶ ح ۱۴۶۴؛ مکارم الاخلاق: ۱۰۸؛ الوافی: ۲۰/ ۷۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۷۲ ح ۵۴۲۵

④ مرآۃ العقول: ۲۲/ ۳۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۹۰؛ ارشاد الطالب: ۱/ ۱۱۶؛ جامع المدارک: ۱/ ۲۷۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۱۴۳؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۳۱۶؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۱۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۲۷؛ الآراء الفقہیہ: ۱/ ۲۷۵؛ منتھی المطلب: ۴/ ۲۲۳؛ جامع المقاصد: ۲/ ۸۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۸۹؛ تفصیل الشریعہ: ۷/ ۳۰۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۸۰؛ ریاض المسائل: ۲/ ۳۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۳۶۸؛ غنائم الایام: ۲/ ۳۲۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/ ۳۰۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/ ۴۳۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس بھی اس قسم کے کئی جبے تھے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{677} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْأَلُهُ هَلْ يُصَلَّى فِي قَلَنْسُوَةٍ عَلَيْهَا وَبَرُ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ أَوْ تِكَّةٍ حَرِيرٍ أَوْ تِكَّةٍ مِنْ وَبَرِ الْأَرَانِبِ فَكَتَبَ لَا تَحِلُّ الصَّلَاةُ فِي الْحَرِيرِ الْمَحْضِ وَإِنْ كَانَ الْوَبَرُ ذَكِيّاً حَلَّتِ الصَّلَاةُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

محمد بن عبدالجبار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو محمد (حسن عسکری علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا اس ٹوپی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے جس پر اس چیز کی پشم ہو جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا یا خالص ریشم کا ازار بند ہو یا خرگوش کی پشم سے تیار شدہ کمربند ہو؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ خالص ریشم میں نماز جائز نہیں اور اگر پشم تذکیہ شدہ حیوان کی ہے تو پھر اس میں نماز پڑھنا جائز ہے انشاء اللہ۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

حدیث 657 میں یہ بیان ہوا ہے کہ ایسی کوئی بھی چیز جس میں تنہا نماز نہیں پڑھی جاسکتی وہ اگر انسان کے پاس ہو تو نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس حدیث میں ٹوپی کی ممانعت وارد ہوئی ہے تو ممکن ہے کہ یہ اس ٹوپی پر محمول ہو جو کرتے (شرٹ) کا حصہ ہوتی ہے اور ایسا آج کل عام ہے یا یہ کراہت پر محمول ہو اور یہی اصح ہوگا کیونکہ اس سے اگلی حدیث میں بھی اسی طرح کی چیز کی ممانعت وارد ہے

---

[1] الکافی: ۶/۴۵۵ ح ۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۷۳ ح ۵۴۳۱؛ الوافی: ۲۰/۷۴۵

[2] مرآۃ العقول: ۲۲/۳۳۵؛ شرح العروۃ: ۱۳/۵۸۳؛ فقہ الصادق: ۳/۲۰۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۴۸۴؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۱/۲۱۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۸۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۸۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۵۸۳؛ کشف اللثام: ۳/۲۱۸؛ ریاض المسائل: ۲/۲۲۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۹۰؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۵۴؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۵۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعۃ: ۹۶؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۲۱۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۷۳؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۴۰؛ ینابیع الاحکام: ۳/۵۰۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۷ ح ۸۱۰؛ الاستبصار: ۱/۳۸۳ ح ۱۴۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۷۷ ح ۵۴۴۲؛ الوافی: ۷/۴۰۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۷۵

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۱۸۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۱۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۸۸؛ غنائم الایام: ۲/۳۰۹؛ شرح العروۃ: ۱۲/۳۲۷؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۱۸۱؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۰۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۸؛ رسالۃ الصلاۃ فی المشکوک: ۱۰۳؛ فقہ الصادق: ۴/۱۴۴؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۱۰؛ ینابیع الاحکام: ۳/۵۱۶؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۲۵۷؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۱۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۰۳؛ مفتاح الکرامہ: ۵/۵۰۲؛ کتاب الصلاۃ بروجردی: ۳۴۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۲۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳/۵۴۴؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۸۳؛ منیۃ الطالب: ۲/۲۳۱

(واللہ اعلم)۔

{678} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلْمَيْتَةِ قَالَ لاَ تُصَلِّ فِي شَيْءٍ مِنْهُ وَلاَ شِسْعٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے مردار کے متعلق فرمایا کہ اس سے تیار شدہ کسی چیز میں حتیٰ کہ (جوتے کے) تسمے میں بھی نماز نہ پڑھو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{679} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ عَنِ ٱلْفِرَاشِ ٱلْحَرِيرِ وَ مِثْلِهِ مِنَ ٱلدِّيبَاجِ وَ ٱلْمُصَلَّى ٱلْحَرِيرِ وَ مِثْلِهِ مِنَ ٱلدِّيبَاجِ هَلْ يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ ٱلنَّوْمُ عَلَيْهِ وَ ٱلتُّكَأَةُ وَ ٱلصَّلاَةُ فَقَالَ يَفْرُشُهُ وَ يَقُومُ عَلَيْهِ وَ لاَ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حریر او ر دیباج کے فرش اور مصلے کے بارے میں پوچھا کہ کیا مرد کے لئے درست ہے کہ وہ اس پر سوئے، تکیہ بنائے اور اس پر نماز پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا فرش بھی بنائے اور اس پر بیٹھے بھی سہی لیکن اس پر سجدہ نہ کرے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{680} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَلْبَسَ ٱلْحَرِيرَ ٱلْمَحْضَ وَ هِيَ مُحْرِمَةٌ وَ أَمَّا فِي ٱلْحَرِّ وَ ٱلْبَرْدِ فَلاَ بَأْسَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۰۳ ح ۷۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۴۳ ح ۵۳۶۱؛ الوافی: ۷/۴۱۵؛ الفصول المہمہ: ۲/۴۷

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۶۷؛ منتھی المطلب: ۴/۲۰۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۵۷؛ مصباح البصیرۃ: ۳/۷۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/۳۰۰؛ شرح العروۃ: ۱۲/۳۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۲۶۹؛ المعلقات علی العروۃ: ۱/۱۴۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۳۲؛ دلیل العروۃ: ۲/۳۰۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۴۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۱۴۴

[3] الکافی: ۶/۴۷۷ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۳ ح ۱۵۵۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۷۸ ح ۵۴۴۵؛ الوافی: ۶/۴۷۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۶۷؛ قرب الاسناد: ۱۸۵

[4] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۱۸؛ القضاء والشہادات گلپائیگانی: ۳/۷۷۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۹۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۷۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۰۸؛ حدود الشریعہ: ۱/۲۲۱؛ الدرر الباہر: ۵۸۷؛ الشہادات گلپائیگانی: ۱۴۲؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۲۶۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۳۴؛ وسائل العباد: ۱/۸۳؛ مفتاح الفقیہ: ۱۰/۳۳۴؛ وسائل العباد: ۱/۸۳؛ مفتاح الکرامہ: ۵/۵۲۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/۲۶۳؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۲۲؛ ریاض المسائل: ۲/۲۹۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۸۵؛ غنائم الایام: ۲/۳۳۴؛ مرآۃ العقول: ۲۲/۲۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۶۱۳؛ جواہر الکلام: ۸/۱۲۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۱۵۱

سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت کو خالص ریشم نہیں پہننا چاہیے کیونکہ یہ حرام ہے البتہ سردی و گرمی (حفاظت کے لیے پہننے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

## قول مؤلف:

لیکن عورتوں کے لئے ریشم پہن کر نماز پڑھنے کی اجازت کسی حدیث میں نظر سے نہیں گزری البتہ نماز کے علاوہ پہننے کی اجازت موجود ہے (واللہ اعلم)

# جن صورتوں میں نمازی کا بدن اور لباس پاک ہونا ضروری نہیں ہے

## 1. جسم پر زخم یا پھوڑے وغیرہ کی وجہ سے لباس یا جسم پر خون کا لگ جانا:

{681} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ لَيْثٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلرَّجُلُ تَكُونُ بِهِ الدَّمَامِيلُ وَ الْقُرُوحُ فَجِلْدُهُ وَ ثِيَابُهُ مَمْلُوَّةٌ دَماً وَ قَيْحاً فَقَالَ يُصَلِّي فِي ثِيَابِهِ وَ لاَ يَغْسِلُهَا وَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

لیث مرادی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو بہت سے پھوڑے پھنسیاں نکلی ہوئی ہیں اور (ان سے خون پیپ بہنے کی وجہ سے) اس کا چمڑا اور اس کے کپڑے خون اور پیپ سے بھرے ہوئے ہیں اور اس کے کپڑے بھی تو بمنزلہ اس کی جلد کے ہیں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھے اور اس پر کچھ (مواخذہ) بھی نہیں ہے اور نہ ہی ان کو دھوئے۔[3]

---

[1] الکافی: ۶/۴۵۵ ح ۱۲؛ الوافی: ۱۲/۵۸۶ ح ۱۲۶۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۸۰ ح ۵۴۵۱

[2] مرآۃ العقول: ۲۲/۳۳۵؛ موسوعہ الامام آکوئی: ۱۲/۳۵۴؛ بہجۃ الفقیہ بہجت: ۳۳۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۳۱۷؛ مستند الشیعہ: ۱۱/۲۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۸۲؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۳/۵۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۲۰۶؛ جواہر الکلام: ۱۸/۳۴۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/۴۲۷؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۳۱۵؛ موسوعہ تطبیقات القواعد: ۲/۶۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۰۶؛ کتاب الحج شاہرودی: ۳/۱۵۱؛ مہذب الاحکام: ۱۳/۱۲۹

[3] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۸ ح ۷۵۰ و ۳۴۹ ح ۱۰۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۴ ح ۴۰۸۵؛ الوافی: ۶/۱۸۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{682} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلْجُرْحُ يَكُونُ فِي مَكَانٍ لاَ يُقْدَرُ عَلَى رَبْطِهِ فَيَسِيلُ مِنْهُ اَلدَّمُ وَ اَلْقَيْحُ فَيُصِيبُ ثَوْبِي فَقَالَ دَعْهُ فَلاَ يَضُرُّكَ أَنْ لاَ تَغْسِلَهُ.

عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ (ایک شخص کو) زخم ایک ایسی جگہ ہے کہ وہ اس کو باندھنے کی طاقت نہیں رکھتا پس اس سے خون اور پیپ بہتے ہیں اور میرے کپڑوں پر لگ جاتے ہیں تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے لگا رہنے دو اور نہ دھوؤ تو یہ تمہارے لئے ضرر رساں نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{683} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ بِهِ الْقَرْحُ أَوِ الْجُرْحُ وَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرْبِطَهُ وَ لاَ يَغْسِلَ دَمَهُ قَالَ يُصَلِّي وَ لاَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ كُلَّ يَوْمٍ إِلاَّ مَرَّةً فَإِنَّهُ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَغْسِلَ ثَوْبَهُ كُلَّ سَاعَةٍ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص کو زخم ہے یا پھوڑا نکلا ہوا ہے (جس سے خون نکلتا رہتا ہے) اور وہ نہ تو اسے باندھ سکتا ہے اور نہ خون کو دھو سکتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز پڑھتا رہے اور ہر دن میں ایک بار اپنے کپڑے کو دھو لے کیونکہ اس کے لئے ہر وقت دھونا تو ممکن نہ ہے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/ ۶۳ ۳؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۵/ ۲ ۲۳؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۹ ۰ ۳؛ شرح العروۃ: ۳/ ۹۲ ۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۹۱ ۲؛ جامع المدارک: ۱/ ۲ ۱۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۹ ۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/ ۹۲ ۳؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۰ ۳؛ انوار الفقاھۃ: ۱/ ۱۰ ۳؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۵۰ ۲؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۳؛ مصباح الہدیٰ: ۲/ ۷ ۰؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۳/ ۷۶ ۲؛ ختائم الیام: ۲/ ۷۶ ۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۱/ ۸۸ ۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/ ۵۴ ۲؛ کتاب الطہارۃ طاہری: ۴۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/ ۷۹؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۸۷ ۲؛ موسوعہ البرغانی: ۱/ ۶۶ ۲؛ کتاب الطہارۃ گلپائیگانی: ۴۴ ۳؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۶۲

[2] تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۵۹ ح ۷۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۳۵ ح ۴۰۸۶؛ الوافی: ۶/ ۱۹۰

[3] مصباح الہدیٰ: ۲/ ۱۰۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۱/ ۵۴ ۳؛ مجمع الفائدہ: ۱/ ۴۹ ۳؛ مدارک العروۃ: ۲/ ۵۰ ۲؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۶۶ ۲؛ العمل الابقی: ۱/ ۸۱ ۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۵۷؛ مہذب الاحکام: ۱/ ۵۱۸؛ انوار الفقاھۃ: ۱/ ۱۰ ۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۵/ ۳۰۲؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/ ۴۷ ۲؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۹ ۰ ۳؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۶۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۱۵۰؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۰ ۳؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۸۷ ۲؛ جواہر الکلام: ۶/ ۱۰۱؛ جامع المدارک: ۱/ ۲۱۲

[4] الکافی: ۳/ ۵۸ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۵۸ ح ۷۴۸؛ الاستبصار: ۱/ ۱۷۷ ح ۶۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۳۳ ح ۴۰۸۲؛ الوافی: ۶/ ۱۸۹؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۸۵

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

## قول مؤلف:

ممکن ہے دن میں ایک بار دھونا بھی استحباب پر محمول ہو ورنہ واضح ہو چکا کہ نماز صحیح ہے۔ نیز حدیث نمبر 104 کی طرف رجوع کیجئے۔(واللہ اعلم)

## 2. بدن یا لباس پر خون کی درہم سے کم مقدار کا لگنا:

{684} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي ٱلْحَلاَّلِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ ٱلرَّجُلُ يَكُونُ فِي ثَوْبِهِ نُقَطُ ٱلدَّمِ لاَ يَعْلَمُ بِهِ ثُمَّ يَعْلَمُ فَيَنْسَى أَنْ يَغْسِلَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَذْكُرُ بَعْدَ مَا صَلَّى أَيُعِيدُ صَلاَتَهُ قَالَ يَغْسِلُهُ وَلاَ يُعِيدُ صَلاَتَهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مِقْدَارَ ٱلدِّرْهَمِ مُجْتَمِعاً فَيَغْسِلُهُ وَيُعِيدُ ٱلصَّلاَةَ.

❁ عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے کپڑے پر خون کے کچھ چھینٹے پڑتے ہیں جن کا پہلے تو اسے علم ہی نہیں ہوتا اور جب علم ہوتا ہے تو ان کا دھونا بھول جاتا ہے اور نماز پڑھ چکنے کے بعد اسے یاد آتا ہے تو کیا اس نماز کا اعادہ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے دھوئے مگر نماز کا اعادہ نہ کرے مگر یہ کہ اگر ان کو جمع کیا جائے تو بقدر درہم بن جائیں تو اس صورت میں ان کو دھو کر نماز کا اعادہ کرے گا۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{685} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنِ ٱبْنِ ٱلْمُغِيرَةِ عَنْ مُثَنَّى بْنِ عَبْدِ ٱلسَّلاَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ

---

① مرآۃ العقول: ۱۳/ ۶۴؛ ملاذ الاخیار: ۲/ ۶۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۹۴؛ تفصیل الشریعہ: ۴/ ۲۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۹۴۳؛ العمل الابقی: ۱/ ۸۲۴؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۲/ ۹۷۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/ ۸۷؛ الدر الباہر: ۵۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۱/ ۵۵۷؛ ریاض المسائل: ۲/ ۱۰۵؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۵۴؛ شرح العروۃ: ۲/ ۳۳۳؛ المناظر الناضرۃ: ۹/ ۴۰۵؛ دلیل العروۃ: ۲/ ۲۶۱؛ مہذب الاحکام: ۱/ ۵۱۸؛ جواہر الکلام: ۶/ ۱۰۴

② تہذیب الاحکام: ۱/ ۲۵۵ ح ۷۴۰؛ الاستبصار: ۱/ ۱۷۶ ح ۶۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۴۲۹ ح ۴۰۷۱؛ الوافی: ۲۱۸۴؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۵۵

③ ملاذ الاخیار: ۲/ ۵۰۳؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۵۵؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۷۹؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۹۳؛ مدارک الاحکام: ۲/ ۳۱۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۱۵۸؛ شرح العروۃ: ۳/ ۳۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۳/ ۸۷۴؛ منتھی المطلب: ۳/ ۲۵۱؛ جامع المدارک: ۱/ ۲۰۸؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/ ۳۷؛ مستمسک العروۃ: ۲/ ۲۵۵؛ العمل الابقی: ۱/ ۴۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۴۸۰؛ المناظر الناضرۃ: ۹/ ۴۴۷؛ دلیل العروۃ: ۲/ ۲۸۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴/ ۲۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/ ۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۶۹؛ جواہر الکلام: ۶/ ۱۲۶؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۸۵۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۲۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۲۸؛ معالم الدین: ۲/ ۴۷۴؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/ ۶۹۳؛ کشف اللثام: ۱/ ۴۳۵

اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنِّي حَكَكْتُ جِلْدِي فَخَرَجَ مِنْهُ دَمٌ فَقَالَ إِنِ اجْتَمَعَ قَدْرَ حِمَّصَةٍ فَاغْسِلْهُ وَإِلاَّ فَلاَ

❂ مثنی بن عبد السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نے اپنے چمڑے کو کھجلایا جس سے خون نکل آیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مجموعی طور پر بقدر دانہ نخود بن جائے تو دھوڈالو ورنہ نہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

ممکن ہے یہ اس بات پر محمول ہو کہ نخود کی مقدار تک مطلق جائز ہو اور اس کے بعد درہم کی مقدار تک کراہت کے ساتھ جائز ہو اور دھونا مستحب ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ اختیار پر محمول ہو (واللہ اعلم)

## 3. نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہونا:

{686} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي فَلاَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَ أَجْنَبَ فِيهِ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَ يُصَلِّي عُرْيَاناً قَاعِداً يُومِئُ إِيمَاءً.

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص جنگل میں موجود ہے اور اس کے پاس صرف ایک کپڑا ہے اور وہ اس میں جنب ہوجاتا ہے اور اس کے پاس (غسل اور نجس کپڑا دھونے کے لئے) پانی بھی نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیمم کرے اور اشارہ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱/۲۵۵ ح ۴۱۷؛ الاستبصار: ۱/۱۷۶ ح ۶۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۳۰ ح ۴۰۷۵؛ الوافی: ۶/۱۸۵؛ بحار الانوار: ۷۷/۸۹

[2] سند العروۃ: ۲/۳۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۲/۳۵۵

[3] الکافی: ۳/۳۹۶ ح ۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۳ ح ۸۸۱؛ الوافی: ۷/۴۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۸۶ ح ۴۲۳۸

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/۶۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۴۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۷۴؛ فقہ الصادق: ۳/۴۱۱؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۱/۱۲۶؛ موسوعہ کتب الامام الصدر: ۷/۱۰۰؛ موسوعہ البرغانی: ۲/۳۰۰؛ بیان الفقہ: ۷/۲۲۲؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۳۹۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۱۳؛ المسائل الجامعیہ: ۲۵۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۱۳؛ ریاض المسائل: ۲/۱۳۰؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۳۰۱

## 4. نمازی کے پاس چھوٹے لباس جیسے ٹوپی اور موزہ وغیرہ کا نجس ہونا

### قول مؤلف:

اس سلسلے میں حدیث نمبر 657، 674 مع قول مؤلف اور 675 کی طرف رجوع کیجئے۔

# ﴿وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مستحب ہیں﴾

{687} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ وَأَطْهَرُ وَ كَفِّنُوا فِيهِ مَوْتَاكُمْ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفید رنگ کا لباس پہنو کیونکہ یہ بہت پاک و پاکیزہ رنگ ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔[1]

### تحقیق

حدیث موثق ہے۔[2]

{688} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ: فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مُسَوِّمِينَ قَالَ الْعَمَائِمُ اعْتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ص فَسَدَلَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ اعْتَمَّ جَبْرَئِيلُ ع فَسَدَلَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ.

ابو ہمام سے روایت ہے کہ امام ابو الحسن (محمد تقی علیہ السلام) نے خدا کے فرمان میں "مُسَوِّمِينَ"[3] کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد عمامے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ باندھا کہ اس کا ایک شملہ اپنے آگے (سینہ پر) ڈالا اور دوسرا پیچھے (کاندھوں پر) ڈالا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بھی بالکل اسی طرح عمامہ باندھا۔[4]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۶/ ۴۴۵ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۶ ح ۵۷۹۲؛ مستدرک الوسائل: ۳/ ۲۴۷ ح ۳۴۹۹؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۳۹؛ الوافی: ۲۰/ ۷۱۱

[2] مراۃ العقول: ۲۲/ ۷۸؛ التہذیب فی مناسک: ۲/ ۲۰۱؛ ریاض المسائل: ۱/ ۳۹۷

[3] نشان زدہ فرشتے (دیکھئے: آل عمران: ۱۲۵)

[4] الکافی: ۶/ ۴۶۰ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۵۵ ح ۵۸۸۷؛ مکارم الاخلاق: ۱۱۹؛ تفسیر العیاشی: ۱/ ۱۹۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/ ۳۸۸؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۶۸۵؛ الوافی: ۲۰/ ۷۴۳؛ مستدرک الوسائل: ۳/ ۲۴۲؛ بحار الانوار: ۱۹/ ۲۹۷

[5] مراۃ العقول: ۲۲/ ۳۴۳؛ غنائم الایام: ۲/ ۳۵۲؛ المجعہ فی شرح اللمعہ: ۲/ ۱۲۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۴/ ۵۰۴؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۱۹۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۱۲۷؛ آیات الاحکام محقق: ۲/ ۳۰۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/ ۴۶۷؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲۵/ ۳۲۳؛ الانوار الحیریہ: ۳۲۴؛ جواہر الکلام: ۸/ ۲۳۶؛ موسوعۃ البرغانی: ۵/ ۸۶؛ مستدرک سہل بن زیاد: ۱/ ۳۶۷

{689} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: مَنْ تَعَمَّمَ وَلَمْ يُحَنِّكْ فَأَصَابَهُ دَاءٌ لَا دَوَاءَ لَهُ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

⦿ امام جعفر صادق علیہ السلام: جو شخص عمامہ باندھے مگر تحت الحنک نہ رکھے تو اسے اگر کوئی لاعلاج بیماری لاحق ہوجائے تو اپنے سوا اور کسی کی ملامت نہ کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ [2]

{690} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ رَجُلٍ أَمَّ قَوْماً فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ أَوْ عِمَامَةٌ يَرْتَدِي بِهَا.

⦿ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو صرف ایک قمیص پہن کر چادر اوڑھے بغیر لوگوں کو نماز باجماعت پڑھاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے چادر کے بغیر یا عمامہ کے بغیر جسے بطور چادر اوڑھے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{691} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ رَجُلٍ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا سَرَاوِيلُ قَالَ يَحُلُّ التِّكَّةَ مِنْهُ فَيَطْرَحُهَا عَلَى عَاتِقِهِ وَيُصَلِّي قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ سَيْفٌ وَلَيْسَ مَعَهُ ثَوْبٌ فَلْيَتَقَلَّدِ السَّيْفَ وَيُصَلِّي قَائِماً.

⦿ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے مگر اس کے پاس صرف ایک پاجامہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسی کا آزار بند کھول کر کاندھے پر ڈالے اور نماز پڑھے۔

---

[1] الکافی: ۶/ ۴۶۰ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۱۵ ح ۸۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۰۱ ح ۵۵۲۴؛ الوافی: ۲۰/ ۷۴۵؛ بحارالانوار: ۸۰/ ۱۹۴

[2] منتھی المطلب: ۴/ ۲۵۰؛ المجعہ فی شرح اللمعہ: ۲/ ۱۲۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱/ ۲۰۲؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۰۵؛ غنائم الایام: ۲/ ۳۵۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۶۶ ح ۱۵۲۱؛ الکافی: ۳/ ۳۹۴ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۵۲ ح ۵۶۹۲؛ الوافی: ۷/ ۳۸۳

[4] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۹۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/ ۸۷؛ غنائم الایام: ۲/ ۳۴۷؛ الحبل المتین: ۲/ ۲۱۱؛ فقہ الصادق ؑ: ۶/ ۱۵۷؛ جواہر الکلام: ۸/ ۱۸۵؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۱۹۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۰۲؛ رسائل الشیخ بہاالدین: ۱۸۵؛ ریاض المسائل: ۲/ ۳۵۹؛ مدارک العروۃ: ۱۳/ ۴۰۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۴۰۸؛ المناظر الناضرۃ: ۴/ ۲۵۱؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۳۵۳؛ وسائل العباد: ۱/ ۳۸۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۰؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۱۰۰؛ الدرر الباہرۃ: ۲۰۱؛ جامع المدارک: ۱/ ۲۸۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۵۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۱۳۶

پھر فرمایا: اگر اس کے پاس کوئی کپڑا نہ ہو مگر صرف تلوار ہو تو اسے پہلو سے لٹکا کر کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{692} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: أَدْنَى مَا يُجْزِيكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ بِقَدْرِ مَا يَكُونُ عَلَى مَنْكِبَيْكَ مِثْلَ جَنَاحَيِ الْخُطَّافِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کم از کم کپڑے کی وہ مقدار (جو ستر عورت کے علاوہ) نماز میں ضروری ہے وہ خطاف نامی پرندہ کے دو پروں کے برابر کاندھوں پر ڈالنا ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{693} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الرِّضَا ع قَالَ: الْعَقِيقُ يَنْفِي الْفَقْرَ وَلُبْسُ الْعَقِيقِ يَنْفِي النِّفَاقَ.

❂ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: عقیق فقر و فاقہ کو دور کرتا ہے اور عقیق (کی انگوٹھی) کا پہننا نفاق کو دور کرتا ہے۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

{694} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: يُسْتَحَبُّ التَّخَتُّمُ بِالْيَاقُوتِ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۶۶ ح ۱۵۱۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۶۶ ح ۸۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۵۲ ح ۵۶۹۴؛ ھدایۃ الامہ: ۲/ ۹۰؛ ذکری الشیعہ: ۳/ ۱۳؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۱۹۱؛

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۹۵؛ غنائم الایام: ۲/ ۳۴۸؛ جواہر الکلام: ۸/ ۲۵۹؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۰۹؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۳۲۰؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۳۴۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۰۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۱۹۱؛ الناظر الناجرۃ: ۴/ ۲۵۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۹؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۳۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲/ ۴۳۰؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۱۴۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/ ۴۰۳؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۵۷۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۱۶۶ ح ۸۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۵۳ ح ۵۶۹۷؛ الوافی: ۷/ ۴۸۰؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۱۹۱

[4] لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۳۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/ ۴۸۰؛ جواہر الکلام: ۸/ ۱۸۵؛ غنائم الایام: ۲/ ۳۴۸؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۱۴۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/ ۵۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۵؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۱۹۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۵۴؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۵۵۷؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۳۳۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۰۱؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۱۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۰

[5] الکافی: ۶/ ۴۷۰ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۸۵ ح ۵۹۹۱؛ الوافی: ۲۰/ ۶۷۷؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۳۴۳؛ ھدایۃ الامہ: ۲/ ۳۸۱؛ الشافی فی العقائد: ۱/ ۶۴۷؛ اکسیر الدعوات: ۱/ ۴۳۱؛ حلیۃ المتقین: ۵۹

[6] مرآۃ العقول: ۲۲/ ۳۵۷

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یاقوت کی انگوٹھی پہننا مستحب ہے۔ [1]

**تحقیق:**

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [2]

{695} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: الْعِطْرُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عطر (خوشبو) لگانا رسولوں کی سنتوں میں سے ہے۔ [3]

**تحقیق:**

حدیث موثق ہے۔ [4]

**قول مؤلف:**

نیز حدیث 590 دیکھئے۔

## ﴿وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں﴾

{696} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَلَاخِلِ هَلْ يَصْلُحُ لِلنِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ لُبْسُهَا فَقَالَ إِذَا كَانَتْ صَمَّاءَ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ لَهَا صَوْتٌ فَلَا.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ بچوں اور عورتوں کا پازیب پہننا کیسا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر بے آواز ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر آواز دار ہو تو پھر نہیں۔ [5]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] الکافی: ۶/۴۷۱ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۹۲ ح ۶۰۱۲؛ الوافی: ۲۰/۷۷۰؛ الآداب الدینیہ: ۵۹

[2] مرآۃ العقول: ۲۲/۳۵۹

[3] الکافی: ۶/۵۱۰ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۲/۱۴۲ ح ۱۷۴۸؛ بحار الانوار: ۱۴/۴۶۰؛ قصص الانبیاء جزائری: ۴۵۶

[4] مرآۃ العقول: ۲۲/۴۱۵

[5] الکافی: ۳/۴۰۴ ح ۳۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۵ ح ۷۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۶۳ ح ۵۷۳۲؛ الوافی: ۷/۴۳۰

[6] مصابیح الظلام: ۶/۳۵۱؛ جواہر الکلام: ۸/۲۶۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۱۲؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۳۲۲؛ غنائم الایام: ۲/۳۹۰؛ الحدائق الناضرہ: ۷/۱۴۹؛ الدر الباھر: ۲۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۱؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۵۵؛ کشف اللثام: ۳/۲۶۹؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۱۱۹

{697} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تُكْرَهُ الصَّلاَةُ فِي الْفِرَاءِ إِلاَّ مَا صُنِعَ فِي أَرْضِ الْحِجَازِ أَوْ مَا عُلِمَتْ مِنْهُ ذَكَاةٌ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پوستین میں نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر وہ جو حجاز میں تیار کی جائے یا جس کے متعلق علم ہو کہ وہ تزکیہ شدہ (جانور کے چمڑے یا ریشم سے تیار شدہ) ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[3]

{698} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تُكْرَهُ الصَّلاَةُ فِي الثَّوْبِ الْمَصْبُوغِ الْمُشْبَعِ الْمُفْدَمِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گہرے سرخ رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔[4]

## تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح ہے۔[5]

{699} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ عُطْلاً.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: عورت بغیر (کسی) زیور کے نماز نہ پڑھے۔[6]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[7]

{700} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: عَنِ الرَّجُلِ يَلْبَسُ الْخَاتَمَ فِيهِ نَقْشُ مِثَالِ الطَّيْرِ أَوْ غَيْرِ

---

[1] الکافی: ۳/۳۹۸ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۶ ح ۳۴۳ و ۴/۳۴۲ ح ۵۷۲۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۷۸؛ الوافی: ۳/۳۹۸

[2] مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۳۵۱؛ بحوث فی القواعد: ۱/۲۳؛ دلیل العروۃ: ۱/۳۸۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۴۱۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۶/۲۴۴؛ مجمع الافکار: ۴/۲۵۰؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۴۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۲۶

[3] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۱۰؛ سند العروۃ: ۱/۵۰۲

[4] الکافی: ۳/۴۰۲ ح ۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۳ ح ۱۵۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۶۰ ح ۵۷۲۳؛ الوافی: ۷/۳۹۱؛ ذکری الشیعہ: ۳/۵۶؛ موسوعہ شہید الاول: ۶/۴۰۳

[5] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۰۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۸؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۷۶؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۴۸

[6] تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۱ ح ۱۵۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۵۹ ح ۵۷۲۰؛ الوافی: ۷/۳۹۷؛ عوالی اللئالی: ۴/۱۵؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۷۶؛ ذکری الشیعہ: ۳/۶۹

[7] ملاذ الاخیار: ۴/۲۰۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۴۳؛ منتہی المطلب: ۴/۲۷۴

ذَٰلِكَ قَالَ لَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ فِيهِ.

❁ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی شخص نے ایسی انگوٹھی پہنی ہو جس پر کسی پرندہ وغیرہ (جاندار) کی تصویر نقش ہو تو؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں نماز جائز نہیں ہوگی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{701} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَحَدَهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنِ التَّمَاثِيلِ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَا بَأْسَ إِذَا كَانَتْ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَعَنْ خَلْفِكَ أَوْ تَحْتَ رِجْلَيْكَ وَإِنْ كَانَتْ فِي الْقِبْلَةِ فَأَلْقِ عَلَيْهَا ثَوْباً.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے گھر میں تصویروں کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ تمہارے دائیں، بائیں یا پچھلی جانب ہوں یا پاؤں کے تلے ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر قبلہ کی طرف ہوں تو (نماز پڑھتے وقت) ان پر کپڑا ڈال دو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{702} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے اوپر ایسا کپڑا ہو کہ جس میں تصویریں بنی ہوں تو یہ مکروہ ہے۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۲ ح ۱۵۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۶۳ ح ۵۶۵۲؛ الوافی: ۶/۲۲۲

[2] حدیث نمبر 159 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] الکافی: ۳/۳۹۱ ح ۳؛ المحاسن: ۲/۶۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۴۳ ح ۵۶۴۲؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۰ ح ۱۵۴۱ (بفرق الفاظ)

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/۲۹۷؛ جواہر الکلام: ۸/۳۸۸؛ الحدائق الناضرہ: ۷/۱۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۵۲؛ دراسات فی المکاسب: ۲/۲۵۵؛ ارشاد الطالب: ۱/۴۳؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۲۲۱؛ کشف اللثام: ۳/۳۱۱؛ حدود الشریعہ: ۱/۴۱۸؛ البحوث الہامی: ۳/۹۸؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ۱/۲۸۸

[5] الکافی: ۳/۴۰۱ ح ۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۳۷ ح ۵۶۲۳؛ الوافی: ۷/۴۰۹؛ المحاسن: ۲/۶۱۷ (بفرق الفاظ)؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۵۲ (عن المحاسن)

[6] مرآۃ العقول: ۱۵/۱۷۱؛ شرح العروۃ: ۱۲/۳۵۴؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۳۳؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۵۷؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۴۲

{703} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يُصَلِّي وَ عَلَيْهِ خَاتَمُ حَدِيدٍ قَالَ لاَ وَ لاَ يَتَخَتَّمُ بِهِ اَلرَّجُلُ فَإِنَّهُ مِنْ لِبَاسِ أَهْلِ اَلنَّارِ اَلْحَدِيثَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو نماز پڑھتا ہو اور اس پر لوہے کی انگوٹھی ہو فرمایا اور یہ انگوٹھی کسی شخص کو نہیں پہننی چاہیے کیونکہ یہ اہل جہنم کا لباس ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{704} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يُصَلِّي اَلرَّجُلُ مَحْلُولَ اَلْأَزْرَارِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِزَارٌ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کوئی آدمی بٹن کھول کر نماز نہ پڑھے جب تک کہ اس پر چادر نہ ہو۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

## قول مؤلف:

اس کا جواز حدیث نمبر 647 میں ذکر ہو چکا ہے۔لہٰذا ممکن ہے کہ ممانعت کراہت پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{705} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: يُكْرَهُ اَلسَّوَادُ إِلاَّ فِي ثَلاَثَةٍ اَلْخُفِّ وَ اَلْعِمَامَةِ وَ اَلْكِسَاءِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سیاہ رنگ مکروہ ہے سوائے تین (کپڑوں) کے: موزہ، عمامہ اور چادر۔[5]

## تحقیق:

حدیث مرفوع ہے[6] اور اس کی اسناد قوی ہیں۔[7]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۷۲ ح ۱۵۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۴۱۸ ح ۵۵۸۵؛ الوافی: ۲۰/ ۷۸۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۵۳ ح ۷۷۳؛ علل الشرائع: ۲/ ۳۴۸

[2] حدیث نمبر 159 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۵۷ ح ۱۴۷۶؛ الاستبصار: ۱/ ۳۹۲ ح ۱۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۹۴ ح ۵۴۹۷؛ الوافی: ۷/ ۴۷۵؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۱۸۵؛ موسوعہ شہید اول: ۶/ ۴۰۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۷۴ و ۴۹۷؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/ ۴۰۳؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/ ۳۸۴

[5] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۱۳ ح ۸۳۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۵۱ ح ؛ الکافی: ۳/ ۴۰۳ ح ۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۸۲ ح ۵۴۶۱؛ الخصال: ۱/ ۱۴۸؛ علل الشرائع: ۲/ ۳۴۷؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۲۴۹؛ الوافی: ۳/ ۴۰۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/ ۹۲؛ مفتاح الفلاح: ۷۴۱؛ الفصول المہمہ: ۳/ ۲۰۶

[6] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۱۰؛

[7] لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۳۴۲

{706} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِيَّاكَ وَالْتِحَافَ الصَّمَّاءِ قَالَ قُلْتُ وَمَا الصَّمَّاءُ قَالَ أَنْ تُدْخِلَ الثَّوْبَ مِنْ تَحْتِ جَنَاحِكَ فَتَجْعَلَهُ عَلَى مَنْكِبٍ وَاحِدٍ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم صماء کے انداز میں لباس پہننے سے بچو۔

میں نے عرض کیا: یہ صماء کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کپڑے کو اپنی بغل کے نیچے سے نکالنا اور پھر اس کو ایک کاندھے پر ڈال دینا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{707} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى قَوْمٍ فَرَآهُمْ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ سَدَلُوا أَرْدِيَتَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَا لَكُمْ قَدْ سَدَلْتُمْ ثِيَابَكُمْ كَأَنَّكُمْ يَهُودُ قَدْ خَرَجُوا مِنْ فُهْرِهِمْ يَعْنِي بِيعَتَهُمْ إِيَّاكُمْ وَسَدْلَ ثِيَابِكُمْ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک بار امیر المومنین علیہ السلام برآمد ہوئے تو دیکھا کہ ایک گروہ اس طرح نماز مسجد میں پڑھ رہا ہے کہ اس نے اپنی چادروں کو (وسط سے سر پر رکھ کر اس کے سروں کو دائیں بائیں) لٹکا رکھا ہے پس آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم نے اپنے کپڑوں کو اس طرح لٹکا رکھا ہے جیسے تم یہودی ہو جو اپنی عبادت گاہوں سے نکلے ہوں۔ خبردار! اس طرح اپنے کپڑے لٹکانے سے اجتناب کرو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{708} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ شُهْرَةَ اللِّبَاسِ.

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۶۸ ح ۷۹۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۱۴ ح ۸۴۳؛ الاستبصار: ۱/۳۸۸ ح ۱۴۷۴؛ الکافی: ۳/۳۹۴ ح ۴؛ ھدایۃ الامہ: ۲/۱۰۶؛ معانی الاخبار: ۳۹۰ ح ۳۲؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۹۹ ح ۵۵۱۶

[2] روضۃ المتقین: ۲/۱۵۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۱۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۱/۲۲۰؛ ریاض المسائل: ۲/۳۵۴؛ جواہر الکلام: ۸/۲۳۰؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۸۰؛ بہجۃ الفقیہ: ۳۲۸؛ نجم فقہ الجواہر: ۳/۵۹۴؛ جامع المدارک: ۱/۲۸۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۸۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/۵۶۹؛ الدرالباھر: ۵۹۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۵۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۶۲۴؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۰۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۹ ح ۷۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۹۹ ح ۵۵۱۸؛ الوافی: ۷/۳۸۶؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۰۳؛ مستدرک الوسائل: ۳/۲۱۴ ح ۳۴۰۰؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۷۶؛ المقنع: ۲۳

[4] منتھی المطلب: ۴/۲۵۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۲۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۶۷۴؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۳۸۰؛ مفتاح الکرامۃ: ۶/۸۵؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۰۴؛ کشف اللثام: ۳/۲۵۸؛ موسوعہ الفاضل اللنکرانی: ۲/۱۵۲؛ موسوعہ البرقعانی: ۵/۱۱۰

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لباس کی شہرت سے بغض رکھتا ہے۔ (۱)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے (۲) یا حسن ہے (۳)

{709} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يُكْرَهُ الْمُفْدَمُ إِلاَّ لِلْعَرُوسِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: گہرا رنگ مکروہ ہے سوائے عروس (دولہا دلہن) کے (۴)

## تحقیق:

حدیث حسن ہے (۵)

{710} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يَجُرُّ ثَوْبَهُ قَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ.

سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جس نے کپڑا لٹکایا ہوا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو عورتوں کے مشابہ بنائے۔ (۶)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (۷)

{711} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَوْصَى رَجُلاً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ لَهُ إِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَخِيلَةِ وَاللَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی تمیم کے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! کبھی تہمند اور

---

(۱) الکافی: ۶/۴۴۴ ح ۱؛ الوافی: ۲۰/۷۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۴ ح ۵۷۸۹؛ مکارم الاخلاق: ۱۱۶؛ بحار الانوار: ۷۶/۳۱۴؛ الفصول المہمہ: ۳/۹۰۳؛ مشکاۃ الانوار: ۳۲۰؛ عوالم العلوم: ۲۰/۸۳۷

(۲) ریاض المسائل: ۳/۸۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۳۲۹؛ آیات الاحکام: ۴/۹۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۸۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۹۳؛ مفتاح الکرامہ: ۴/۶۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۴/۳۴۵

(۳) مرآۃ العقول: ۲/۳۲۰؛ حدود الشریعہ: ۱/۲۴۷

(۴) الکافی: ۶/۴۴۷ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۹ ح ۵۸۰۶؛ الوافی: ۲۰/۷۱۵

(۵) مرآۃ العقول: ۲۲/۳۲۵

(۶) الکافی: ۶/۴۵۸ ح ۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۲ ح ۵۸۵۱؛ مکارم الاخلاق: ۱۱۸؛ الوافی: ۲۰/۷۳۴

(۷) مرآۃ العقول: ۲۲/۳۴۰؛ الآراء الفقہیہ: ۱/۴۹۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۲۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۲۰۲؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۴۵

قمیض نہ لٹکانا (یعنی لمبے نہ رکھنا) کیونکہ ایسا کرنا تکبر میں سے ہے اور خدا کبریائی اور بڑائی پسند نہیں کرتا ہے۔ [1]

**تحقیق:**

حدیث حسن ہے۔ [2]

## ﴿نماز پڑھنے کی جگہ﴾

{712} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أُعْطِيتُ خَمْساً لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ قَبْلِي جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوراً وَأُحِلَّ لِيَ الْمَغْنَمُ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلاَمِ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ.

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئیں: میرے لئے زمین کو جائے سجدہ اور باعث طہارت قرار دیا گیا ہے، رعب سے میری مدد کی گئی ہے، میرے لئے مال غنیمت حلال قرار دیا گیا ہے، مجھے جامع کلمات عنایت کئے گئے ہیں اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔ [3]

**تحقیق:**

اس حدیث کی کئی اسناد ہیں اور عامہ و خاصہ کی کتب میں یہ حدیث موجود ہے۔ اسے شیخ صدوق نے صحیح سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔ [4]

{713} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَبِحِيَالِهِ امْرَأَةٌ قَائِمَةٌ عَلَى فِرَاشِهَا جُنُبَتِهِ فَقَالَ إِنْ كَانَتْ قَاعِدَةً فَلاَ يَضُرُّهُ وَإِنْ كَانَتْ تُصَلِّي فَلاَ.

❁ ادریس بن عبداللہ قمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے جبکہ اس کے سامنے ایک عورت جنابت کی حالت میں بستر پر کھڑی (یا بیٹھی) ہے تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] الکافی: ۶/۴۵۶ ح۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۱ ح۵۸۳۸ و۱۵/۳۸۲ ح۲۰۸۱۱؛ الوافی: ۲۰/۷۳۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۰/۲۵۷؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۸۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۲۰۷؛ بحار الانوار: ۷۳/۱۴۵؛ تحف العقول: ۳۱۴؛ المحاسن: ۱/۲۴۳؛ مکارم الاخلاق: ۱۰۹؛ مشکاۃ الانوار: ۷۵

[2] مرآۃ العقول: ۲۲/۳۳۸

[3] امالی صدوق: ۲۱۶ مجلس ۸۸؛ الخصال: ۱/۲۹۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۰ ح۷۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۳/۳۵۰ ح۳۸۱۳؛ الوافی: ۶/۵۲۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۲۴۳؛ بحار الانوار: ۱۶/۳۲۳ و۸۰/۲۷۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۰۲؛ مستدرک الوسائل: ۲/۵۲۹ ح ؛

[4] روضۃ المتقین: ۲/۱۱۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۲۸۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (عورت جنب ہو یا نہ ہو) اگر تو صرف بیٹھی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر وہ بھی نماز پڑھ رہی ہے تو پھر جائز نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{714} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي زَاوِيَةِ الْحُجْرَةِ وَ امْرَأَتُهُ أَوِ ابْنَتُهُ تُصَلِّي بِحِذَاهُ فِي الزَّاوِيَةِ الْأُخْرَى قَالَ لَا يَنْبَغِي ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا شِبْرٌ أَجْزَأَهُ يَعْنِي إِذَا كَانَ الرَّجُلُ مُتَقَدِّماً لِلْمَرْأَةِ بِشِبْرٍ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی کمرہ کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے بالمقابل دوسرے کونے میں اس کی بیوی یا بیٹی نماز پڑھ رہی ہو تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا نہیں ہونا چاہیے البتہ اگر ان کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ ہو تو پھر کافی ہے یعنی مرد ایک بالشت عورت سے آگے ہو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{715} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَقِيمُ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي قَالَ لَا يُصَلِّي حَتَّى يَجْعَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ أَذْرُعٍ وَ إِنْ كَانَتْ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ يَسَارِهِ جَعَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَتْ تُصَلِّي خَلْفَهُ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَتْ تُصِيبُ ثَوْبَهُ وَ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ قَاعِدَةً أَوْ نَائِمَةً أَوْ قَائِمَةً فِي غَيْرِ صَلَاةٍ فَلَا بَأْسَ حَيْثُ كَانَتْ.

---

[1] الکافی: ۲۹۸/۳ ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۲۳۱/۲ ح۹۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۱/۵ ح۶۰۹۳؛ الوافی: ۴۷۵/۷

[2] مرآۃ العقول: ۳۷/۱۵؛ تفصیل الشریعہ: ۳۸۸/۱؛ شرح العروۃ: ۱۰۵/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۶۱/۴؛ مصباح الفقیہ: ۵۲/۱۱؛ الانوار الحیریہ: ۹۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۴۳/۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۲۸/۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۰۶/۱۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳۵۴/۵؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲۶۲/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۸۲/۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۵؛ مہذب الاحکام: ۳۱۹/۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۸۶؛ فقہ الخلاف: ۲۴۵/۳؛ انوار الفقاہۃ: ۹۷/۲؛ مستند الشیعہ: ۴۱۳/۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۶۴/۲؛ مستمسک العروۃ: ۴۶۸/۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲۳۰/۲ ح۹۰۵؛ الاستبصار: ۳۹۸/۱ ح۴۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۳/۵ ح۶۱۰۰؛ الکافی: ۲۹۸/۳ ح۴؛ الوافی: ۴۷۳/۷

[4] ملاذ الاخیار: ۲۴۵/۴؛ تفصیل الشریعہ: ۳۹۰/۱ و ۳۹۶/۲؛ منتہی المطلب: ۳۰۵/۴؛ مصباح الفقیہ: ۵۵/۱۱؛ روض الجنان: ۶۰۱/۲؛ مہذب الاحکام: ۳۲۸/۵؛ معتصم الشیعہ: ۲۴۲/۲؛ مصابیح الظلام: ۴۳/۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۶؛ بدائع البحوث: ۷۸/۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۳۹۶/۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱۲۹/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲۶۵/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۴۳/۲؛ کشف اللثام: ۲۸۰/۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱۹۱/۲؛ مناہج الاخیار: ۵۵۹/۱

✪ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا مرد اس جگہ نماز پڑھ سکتا ہے جہاں اس کے آگے عورت نماز پڑھ رہی ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دس ہاتھ سے زیادہ فاصلہ رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ اس کے دائیں یا بائیں جانب پڑھ رہی ہو تو بھی اتنا ہی فاصلہ رکھے اور اگر عورت اس کی پچھلی جانب پڑھ رہی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ وہ اس کے کپڑے کو بھی چھو رہی ہو یا بیٹھی ہو یا کھڑی ہو یا سوئی ہوئی ہو الغرض نماز نہ پڑھ رہی ہو تو پھر جہاں بھی ہو مرد نماز پڑھ سکتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{716} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ الْحَجَّالِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الْمَرْأَةِ تُصَلِّي عِنْدَ الرَّجُلِ قَالَ إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا حَاجِزٌ فَلَا بَأْسَ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو مرد کے پاس نماز پڑھے (جبکہ وہ بھی نماز پڑھ رہا ہو) تو اگر ان کے درمیان کچھ حائل ہے (جیسے پردہ یا دیوار وغیرہ) تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{717} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ حِيطَانُهُ كِوًى كُلُّهُ قِبْلَتُهُ وَ جَانِبَاهُ وَ امْرَأَتُهُ تُصَلِّي حِيَالَهُ يَرَاهَا وَ لَا تَرَاهُ قَالَ لَا بَأْسَ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ایک ایسی مسجد میں نماز پڑھتا ہے جس کی دیواروں میں ادھر ادھر اور رخ بقبلہ تمام روشندان موجود ہیں اور اس کی بیوی اس کی اگلی جانب

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۳۱ ح ۹۱۱؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۸۷؛ الوافی: ۷/ ۴۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۲۸ ح ۶۱۱۸

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۴۸؛ جواہر الکلام: ۸/ ۳۰۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۳۱؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۵۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۲۶۵؛ فقہ الخلاف: ۳/ ۱۷۲؛ الدر الباہر: ۷۰۴؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۱۵؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۴۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۲۶۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۱۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۲۶۵؛ مدارک العروۃ: ۱۳/ ۳۹۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۸۷؛ ریاض المسائل: ۳/ ۹؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۳/ ۱۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۷۹ ح ۱۵۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۲۹ ح ۶۱۲۱؛ الوافی: ۷/ ۴۷۸

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۲۴؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۲۲؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۱۱۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۵۵؛ تفصیل الشریعہ: ۷/ ۴۰۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۲۶۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۲۹۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۷۵؛ کشف اللثام: ۳/ ۲۸۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۷۹۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۱۲؛ الدر الباہر: ۲۰۸؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۳۱۵؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۲۵۷؛ جواہر الکلام: ۸/ ۳۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۳۵۲؛ فقہ الخلاف: ۳/ ۲۴۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۶

نماز پڑھ رہی ہے اور یہ اس کو دیکھ رہا ہے لیکن وہ اسے نہیں دیکھ رہی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے (کیونکہ دیوار حائل ہے)۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{718} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُزَامِلُ الرَّجُلَ فِي الْمَحْمِلِ يُصَلِّيَانِ جَمِيعاً فَقَالَ لَا وَ لَكِنْ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَإِذَا فَرَغَ صَلَّتِ الْمَرْأَةُ.

❁ محمد سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو مرد کے ساتھ ایک ہی محمل میں سوار ہے اور دونوں اکٹھے نماز پڑھنا چاہتے ہیں تو (کیا کریں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ پہلے مرد پڑھے اور جب وہ فارغ ہو جائے تب عورت پڑھے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{719} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ع- عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَ أَمَامَهُ حِمَارٌ وَاقِفٌ قَالَ يَضَعُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ قَصَبَةً أَوْ عُوداً أَوْ شَيْئاً يُقِيمُهُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ يُصَلِّي فَلَا بَأْسَ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے سامنے ایک گدھا کھڑا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے اور اس کے درمیان کوئی سرکنڈا یا کوئی لکڑی رکھ دو یا کوئی اور چیز (جیسے چھڑی وغیرہ) درمیان میں کھڑی کر دے اور پھر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ⑤

---

① تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۷۳ ح ۱۵۵۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۲۹ ح ۶۱۲۰

② ملاذ الاخیار: ۳/ ۶۱۳؛ جواہر الکلام: ۸/ ۲۸؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۸؛ شرح العروۃ: ۲/ ۹۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۱۰۶؛ فقہ الخلاف: ۳/ ۲۴۹؛ کشف اللثام: ۳/ ۵۶؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۷۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۹۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۹۲؛ التعلیقۃ الاستدلالی: ۲/ ۶۶؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/ ۳۷۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۳/ ۴۰۴؛ روض الجنان: ۲/ ۵۵۶؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۵۷؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۲۲۳؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/ ۳۲۶

③ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۳۱ ح ۹۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۳۱ ح ۶۱۲۵؛ الکافی: ۳/ ۲۹۸ ح ۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۹۹ ح ۱۵۲۲؛ الوافی: ۷/ ۴۷۳

④ ملاذ الاخیار: ۴/ ۷۴؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۲۳؛ تفصیل الشریعہ: ۷/ ۹۴؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۲۳؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۱۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۰۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۱۸۲؛ مصابیح الاحکام: ۴/ ۶۹؛ الدر الباہر: ۷۰؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۴۶۸؛ التعلیقۃ علی العروۃ: ۲/ ۱۰۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۲۴۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۴؛ کشف اللثام: ۳/ ۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۵؛ مدارک العروۃ: ۱۳/ ۵۱۱

⑤ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۴۹ ح ۷۵۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۷ ح ۳۷۲؛ قرب الاسناد: ۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۳۲ ح ۶۱۲۷؛ الوافی: ۷/ ۴۶۲؛ ھدایۃ الامہ: ۲/ ۱۵۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{720} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ يَعْنِي اَلْمُرَادِيَّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَقْطَعُ اَلصَّلاَةَ شَيْءٌ كَلْبٌ وَ لاَ حِمَارٌ وَ لاَ اِمْرَأَةٌ وَ لَكِنِ اِسْتَتِرُوا بِشَيْءٍ فَإِنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْكَ قَدْرَ ذِرَاعٍ رَافِعٌ مِنَ اَلْأَرْضِ فَقَدِ اِسْتَتَرْتَ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی چیز (جو نمازی کے آگے سے گزرتی ہے) خواہ کتا ہو یا گدھا ہو یا عورت ہو نماز کو باطل نہیں کرتی مگر (بہتر ہے کہ) تم کسی نہ کسی چیز کو اپنے آگے رکھ کر پردہ پوشی کرو اگر چہ بقدر ایک ہاتھ سے زمین کی سطح سے بلند ہو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{721} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلصَّلاَةِ فِي اَلْبِيَعِ وَ اَلْكَنَائِسِ وَ بُيُوتِ اَلْمَجُوسِ فَقَالَ رُشَّ وَ صَلِّ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہوں اور مجوسیوں کے گھروں میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پانی چھڑک دو اور پڑھو۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{722} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَمْدَوَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ

---

[1] لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۶۳؛ شرح العروة: ۱۳/۲۰۸؛ غنائم الایام: ۲/۲۱۳؛ ذخیرة المعاد: ۲/۵۶۳؛ کشف اللثام: ۹/۲۷۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۳۴۳؛ تنقیح مبانی العروة (الطہارة): ۳/۳۴۲؛ مصباح المنہاج (الطہارة): ۹/۲۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۴۱؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۵؛ مصابیح الظلام: ۴/۳۲۸؛ انوار الفقاہة: ۱/۳۴۴؛ کتاب الطہارة خمینی: ۳/۵۱؛ المناظر الناضرة (الطہارة): ۹/۳۶۴؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارة): ۴/۳۷۳؛ سند العروة (الطہارة): ۱/۳۸۰؛ الزبدة الفقہیہ: ۱/۷۷

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۴ ح ۱۵۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱۸ ح ۵۵۸۵؛ الوافی: ۷/۴۸۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۳ ح ۷۷۳؛ علل الشرائع: ۲/۳۴۸

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۳۸۹؛ شرح العروة: ۱۳/۲۰۹؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۳

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۲ ح ۸۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۳۸ ح ۶۱۳۷؛ الکافی: ۳/۳۸۷ ح ۱؛ الوافی: ۷/۴۵۴

[5] ملاذ الاخیار: ۴/۲۲۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۳۴۶؛ مدارک العروة: ۳/۲۸۳؛ تنقیح مبانی العروة: ۲/۲۷۳؛ سند العروة: ۲/۲۵۶؛ شرح العروة: ۱۳/۲۰۵؛ معتمد الشیعہ: ۲/۲۵۰؛ جواہر الکلام: ۸/۳۵۷؛ الحدائق الناضرة: ۵/۲۸۱؛ مصباح الہدیٰ: ۱/۳۴۴؛ المعالم الزلفیٰ: ۸/۴۰؛ مہذب الاحکام: ۲/۵۱۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۲۶۷؛ فقہ الصادق: ۶/۲۰۲؛ مجمع الفائدة: ۲/۱۳۷؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۳۴۲؛ آیات الاحکام نجفی: ۲/۵۰۷؛ مستمسک العروة: ۱/۴۴۶؛ معالم الدین: ۲/۶۶۱؛ الدر الباہر: ۵۰۰؛ جامع المقاصد: ۲/۱۳۱؛ لوامع الاحکام: ۸۲؛ کتاب الصلاۃ طاہری: ۱۹۶

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع وَ سَأَلَهُ إِنْسَانٌ عَنِ الرَّجُلِ تُدْرِكُهُ الصَّلَاةُ وَ هُوَ فِي مَاءٍ يَخُوضُهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ إِنْ كَانَ فِي حَرْبٍ أَوْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلْيُومِ إِيمَاءً وَ إِنْ كَانَ فِي تِجَارَةٍ فَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَخُوضَ الْمَاءَ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ قُلْتُ: كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَقْضِيهَا إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَاءِ وَ قَدْ ضَيَّعَ.

❁ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تھا کہ اگر کوئی شخص پانی میں گھسا ہوا ہو اور نماز کا وقت داخل ہو جائے اور وہ خشک زمین پر نہ پڑھ سکتا ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو کسی (اسلامی) جنگ یا کسی اور فی سبیل اللہ کام کی انجام دہی کی وجہ سے اس پانی میں داخل ہوا ہے تو وہ اشارہ سے نماز پڑھے اور اگر کسی کاروبار کے سلسلے میں داخل ہوا ہے تو اسے نماز پڑھے بغیر پانی میں نہیں گھسنا چاہیے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اب وہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس نے خود نماز کو ضائع کیا ہے لہٰذا جب باہر نکلے تو اس کی قضا کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{723} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُهُ الْمَطَرُ وَ هُوَ فِي مَوْضِعٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَسْجُدَ فِيهِ مِنَ الطِّينِ وَ لَا يَجِدُ مَوْضِعاً جَافّاً قَالَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ فَإِذَا رَكَعَ فَلْيَرْكَعْ كَمَا يَرْكَعُ إِذَا صَلَّى وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَلْيُومِ بِالسُّجُودِ إِيمَاءً وَ هُوَ قَائِمٌ يَفْعَلُ ذَلِكَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَ يَتَشَهَّدُ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ يُسَلِّمُ.

❁ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص بارش میں اس طرح پھنس جائے کہ گیلی مٹی پر سجدہ نہ کر سکے اور خشک جگہ بھی میسر نہ ہو تو وہ نماز کس طرح پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: باقاعدہ نماز شروع کرے اور جب رکوع تک پہنچے تو رکوع بھی کرے اور جب اس سے سر اٹھائے تو اب سجدہ کے لئے وہیں کھڑے ہوئے اشارہ کرے پس اسی طرح کرتا رہے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے اور تشہد و سلام بھی کھڑے ہوئے پڑھے۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۸۲ ح ۱۵۹۳ و ۳/ ۳۰۷ ح ۹۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۳۱ ح ۶۱۵۵؛ الوافی: ۸/ ۱۰۵۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۴۲ و ۵/ ۵۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۰۷

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۷۵ ح ۳۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۴۲ ح ۶۱۵۸؛ السرائر: ۳/ ۶۰۳؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۱۰۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۲؛ الوافی: ۸/ ۱۰۵۱

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{724} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ الطِّينِ الَّذِي لاَ يُسْجَدُ عَلَيْهِ مَا هُوَ قَالَ إِذَا غَرِقَ الْجَبْهَةُ وَلَمْ تَثْبُتْ عَلَى الْأَرْضِ.

❁ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اس گیلی مٹی کی حد کیا ہے جس پر سجدہ نہیں کیا جاسکتا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب پیشانی اس میں دھنس جائے اور زمین کے اوپر قرار نہ پکڑے۔[2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{725} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ عَنِ الْقِيَامِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الصَّفِّ مَا حَدُّهُ قَالَ إِقَامَةُ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِذَا قَعَدْتَ فَضَاقَ الْمَكَانُ فَتَقَدَّمْ أَوْ تَأَخَّرْ فَلاَ بَأْسَ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ پیش نماز کے پیچھے صف کے اندر کھڑے ہونے کی حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس قدر ممکن ہو قیام ہو اور اگر بیٹھتے وقت جگہ تنگ ہو تو تھوڑا سا آگے یا پیچھے ہو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۲ ۳و ۵/ ۳۰۳؛ جواہر الکلام: ۸/ ۴۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۸ ۲۲؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/ ۶۲ ۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/ ۳۴ ۴۳؛ غنائم الایام: ۲/ ۱۶۷؛ تفصیل الشریعہ: ۲/ ۵۴ ۴؛ مستمسک العروہ: ۵/ ۵۰۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۷؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۵۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۲۱؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۴۷ ۴؛ منیۃ الراغب: ۲۱۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۲؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۲۶۴؛ مستند العیہ: ۵/ ۲۵۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/ ۱۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۱۰۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۱۲؛ مدارک العروۃ: ۱۳/ ۵۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/ ۱۸۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۵/ ۱۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۰۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۴۳

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۲ ح ۱۲۶۷و ۲۷۶ ح ۵۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۴۳ ح ۶۱۳۳؛ الکافی: ۳/ ۳۹۰ ح ۱۳؛ الوافی: ۷/ ۳۴۶؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۳۰۶

[3] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۲۹۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۳۹؛ الدر الباہر: ۲۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۲؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۷۷۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۳ ۳؛ مدارک العروۃ: ۱۳/ ۵۷۲؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۵۷ ۴؛ تفصیل الشریعہ: ۷/ ۵۴ ۳؛ غنائم الایام: ۲/ ۱۶۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۰۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۲۸۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۵۰۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۱۹۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۴۲ و ۴۱۷؛ جواہر الکلام: ۸/ ۴۲۷؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۱۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۳۷

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۷۵ ح ۷۹۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۹۰ ح ۶۳۰۰؛ الوافی: ۸/ ۱۱۹۷؛ بحار الانوار: ۱۰/ ۲۳۹و ۸۰/ ۸۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{726} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يُصَلِّي عَلَى سَرِيرٍ مِنْ سَاجٍ وَ يَسْجُدُ عَلَى اَلسَّاجِ قَالَ نَعَمْ.

ابراہیم بن ابی محمود سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی ساگوان (لکڑی) کی چارپائی پر اس طرح نماز پڑھ سکتا ہے کہ سجدہ بھی اسی لکڑی پر کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{727} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى اَلرَّفِّ اَلْمُعَلَّقِ بَيْنَ نَخْلَتَيْنِ قَالَ إِنْ كَانَ مُسْتَوِياً يَقْدِرُ عَلَى اَلصَّلاَةِ عَلَيْهِ فَلاَ بَأْسَ

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آدمی اس مچان پر نماز پڑھ سکتا ہے جو دو کھجوروں (درختوں) کے درمیان معلق ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس طرح ہموار ہو کہ یہ آرام سے اس پر نماز پڑھ سکے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{728} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ع عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۲۱؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۸۸؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۲۲۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۰۰؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۳۱۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۸۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۸۶

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۰ ح ۱۲۵۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۶۱ ح ۷۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۷۸ ح ۶۲۲۸ و ۳۴۳ ح ۶۸۰۴؛ الوافی: ۸/ ۷۴۴؛ ھدایۃ الامۃ: ۲/ ۱۹۷؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۱۶۳

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۴۵۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۳۸۴

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۷۳ ح ۱۵۵۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۷۸ ح ۶۲۲۷؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۹۳؛ الوافی: ۷/ ۴۵۳؛ قرب الاسناد: ۱۸۴

[5] ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۷۷؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۴۳؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۱۹۱؛ جواہر الکلام: ۷/ ۳۴۲؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۸۶؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۴/ ۱۶۷؛ کشف اللثام: ۳/ ۱۵۶؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۲۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۰۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/ ۲۱۵؛ مفتاح الکرامۃ: ۲/ ۱۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۲۴۶؛ موسوعۃ البرغانی: ۴/ ۲۵۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/ ۱۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۱۷

فِي الْكَرْمِ وَفِيهِ حَمْلُهُ قَالَ لَا بَأْسَ وَعَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَأَمَامَهُ النَّخْلَةُ وَفِيهَا حَمْلُهَا قَالَ لَا بَأْسَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی اس طرح نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ اس کے سامنے انگور کی بیل ہو جس پر پھل لگا ہوا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا (ہاں) کوئی حرج نہیں ہے

میں نے پوچھا: کیا آدمی اس طرح نماز پڑھ سکتا ہے کہ سامنے کھجور کا درخت ہو جس پر پھل لگا ہوا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

## قول مؤلف:

نیز حدیث 659 اور 660 کی طرف رجوع کیجئے۔

{729} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فی حدیث قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْبِيعَةِ فَقَالَ إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ فِي الْمَنَازِلِ الَّتِي فِي طَرِيقِ مَكَّةَ يَرُشُّ أَحْيَاناً مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ ثُمَّ يَسْجُدُ عَلَيْهِ رَطْباً كَمَا هُوَ وَرُبَّمَا لَمْ يَرُشَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ طَيِّبٌ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو مکہ (اور مدینہ) کے (درمیاں واقع) مسافر خانوں میں اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ بعض اوقات پیشانی رکھنے والی جگہ پر پانی چھڑکتے تھے اور وہ جگہ ہنوز تر ہوتی تھی کہ آپ علیہ السلام وہاں سجدہ کرتے تھے اور بعض اوقات جب دیکھتے کہ وہ جگہ صاف ستھری ہے تو وہاں پانی نہیں چھڑکتے تھے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے ④ یا حسن ہے ⑤

---

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۳ ح ۷۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۷۹ ح ۶۲۷۰؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۶؛ قرب الاسناد: ۱۸۸؛ الوافی: ۷/۴۳۲؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۹۵

② لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۹۳؛ غنائم الایام: ۲/۲۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۹؛ کشف اللثام: ۹/۲۷۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/۴۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۴۳۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۲۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۱۳؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۵؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۴۸؛ انوار الفقاھۃ: ۱/۴۴۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/۱۵؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۹/۴۶۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۴۷۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/۳۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/۷۷؛ العمل الابقی: ۱/۹۲۳؛ لوامع الاحکام: ۱۰۱

③ الکافی: ۳/۳۸۸ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۳ ح ۷۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۵۴ ح ۶۱۹۷؛ الوافی: ۷/۴۴۶

④ بحوث فی شرح العروۃ: ۴/۷۹؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۱۶؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۲۹۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۴۸؛ ریاض المسائل: ۳/۴۹؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۳۰؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۲۳؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۹۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۵۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۰۷؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۹۳؛ الدر الباہر: ۴۱۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۳۳؛ مصابیح الاحکام: ۴/۲۷۹

⑤ مختلف الشیعہ: ۲/۱۰۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۱/۹۰؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۲۹۱

# ﴿وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے﴾

{730} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِذَا انْصَرَفَ الْإِمَامُ فَلاَ يُصَلِّي فِي مَقَامِهِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَنْحَرِفَ عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب پیش نماز نماز پڑھ چکے تو پھر اس مقام پر دو رکعت نماز بھی نہ پڑھے یہاں تک کہ (اس کے ادھر ادھر) دوسری جگہ پر چلا جائے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{731} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمُوتُ فِي أَرْضِ غُرْبَةٍ تَغِيبُ عَنْهُ فِيهَا بَوَاكِيهِ إِلاَّ بَكَتْهُ بِقَاعُ الْأَرْضِ الَّتِي كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهَا وَ بَكَتْهُ أَثْوَابُهُ وَ بَكَتْهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ الَّتِي كَانَتْ يَصْعَدُ فِيهَا عَمَلُهُ وَ بَكَاهُ الْمَلَكَانِ الْمُوَكَّلاَنِ بِهِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی بندۂ مومن غربت (مسافرت) کے عالم میں مرجائے اور اس پر کوئی رونے والا نہ ہوتو اس پر زمین کے وہ حصے روتے ہیں جن پر وہ خدا کی عبادت کیا کرتا تھا اور اس پر آسمان کے وہ دروازے روتے ہیں جن سے اس کے اعمال بلند ہوتے تھے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

یعنی نماز اور دیگر عبادات کے لئے مختلف جگہ کو منتخب کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

{732} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ صَلَّى فِي

---

[1] تہذیب الاحکام:۲/۳۲۱ ح۱۳۱۴؛ وسائل الشیعہ:۵/۱۸۶ ح۶۲۸۷؛ الوافی:۸/۱۲۶۷؛ تہذیب الاحکام:۳/۸۴ ح۳۴۴

[2] ملاذ الاخیار:۴/۸۵۳؛ معتصم الشیعہ:۳/۲۹۹؛ مصابیح الظلام:۸/۴۳۵؛ غنائم الایام:۳/۲۰۱؛ ملاذ الاخیار:۵/۵۳۹؛ مجمع الفائدۃ:۳/۳۰۸؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۵۰۰

[3] من لا یحضرہ الفقیہ:۲/۲۹۹ ح۸۸۹؛ المحاسن:۲/۳۰۷؛ کتاب المومن:۶۳؛ اعلام الدین:۴۳۹؛ بحار الانوار:۶۴/۲۴۹؛ وسائل الشیعہ:۵/۱۸۷ ح۶۲۹۲؛ عوالی اللئالی:۴/۳۰؛ الوافی:۲۴/۲۷۲

[4] لوامع صاحبقرانی:۷/۴۳؛ روضۃ المتقین:۴/۲۷۴

ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ صَلاَةً مَكْتُوبَةً قَبِلَ ٱللَّهُ بِهَا مِنْهُ كُلَّ صَلاَةٍ صَلاَّهَا مُنْذُ يَوْمَ وَجَبَتْ عَلَيْهِ ٱلصَّلاَةُ وَ كُلَّ صَلاَةٍ يُصَلِّيهَا إِلَى أَنْ يَمُوتَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مسجد الحرام میں ایک فرض نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی وہ تمام نمازیں قبول کرے گا جو اس نے اپنے اوپر نماز کے واجب ہونے سے لے کر آج تک پڑھی ہیں اور وہ بھی قبول کرے گا جو آج کے بعد اپنی وفات تک پڑھے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{733} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ هَلْ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ ٱلْجَنَّةِ فَقَالَ نَعَمْ وَ قَالَ بَيْتُ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا ٱلسَّلاَمُ مَا بَيْنَ ٱلْبَيْتِ ٱلَّذِي فِيهِ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى ٱلْبَابِ ٱلَّذِي يُحَاذِي ٱلزُّقَاقَ إِلَى ٱلْبَقِيعِ قَالَ فَلَوْ دَخَلْتَ مِنْ ذَلِكَ ٱلْبَابِ وَ ٱلْحَائِطُ مَكَانَهُ أَصَابَ مَنْكِبَكَ ٱلْأَيْسَرَ ثُمَّ سَمَّى سَائِرَ ٱلْبُيُوتِ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ٱلصَّلاَةُ فِي مَسْجِدِي تَعْدِلُ أَلْفَ صَلاَةٍ فِي غَيْرِهِ إِلاَّ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ فَهُوَ أَفْضَلُ.

معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ میرے گھر (یعنی میری قبر) اور میرے منبر کے درمیان ریاض الجنۃ (جنت کے باغوں میں سے ایک باغ) ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (فرمایا ہے)

پھر فرمایا: علی علیہ السلام و بتول علیہا السلام کا گھر جو اس گھر کے درمیان ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں وہ اس دروازہ کے درمیان ہے جو بقیع کی جانب زقاق کے بالمقابل ہے۔

پھر فرمایا: اگر تم اس دروازہ سے داخل ہو اور دیوار اپنی جگہ موجود ہو تو وہ تمہارے بائیں کاندھے کو لگے گی۔ پھر آپ علیہ السلام نے کئی گھروں کا نام لیا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری مسجد میں ایک نماز کسی دوسری جگہ ایک ہزار نماز کے برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے کہ وہ (میری مسجد سے) افضل ہے۔[3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۲۸ ح ۶۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۷۰ ح ۶۵۱۶؛ الوافی: ۱۲/۴۷

[2] معتصم الشیعہ: ۲/۲۵۹؛ الحدیث فی مناسک العمرۃ: ۳/۵۱؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/۴۰۰؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۰۰

[3] الکافی: ۴/۵۵۵ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۶/۸ ح ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۷۹ ح ۶۵۴۳؛ الوافی: ۱۴/۹۲؛ عوالم العلوم: ۱/۷۷۴؛ بحار الانوار: ۹۷/۱۹۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (1)

{734} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلصَّلاَةُ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ أَفْضَلُ أَوْ فِي الرَّوْضَةِ قَالَ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ.

یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا بتول علیہا السلام کے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا روضہ (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بتول علیہا السلام کے گھر میں (افضل ہے)۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح (3) یا موثق ہے (4)

{735} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ غَدِيرِ خُمٍّ بِالنَّهَارِ وَ أَنَا مُسَافِرٌ فَقَالَ صَلِّ فِيهِ فَإِنَّ فِيهِ فَضْلاً وَ قَدْ كَانَ أَبِي يَأْمُرُ بِذَلِكَ.

عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سفر کی حالت میں غدیر خم کی مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں نماز پڑھا کرو کیونکہ اس میں بڑی فضیلت ہے اور میرے والد بزرگوار (امام جعفر صادق علیہ السلام) اس کا حکم دیا کرتے تھے۔ (5)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (6)

---

(1) مراۃ العقول: ۱۸/ ۲۹۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/ ۵۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۹/ ۲۳؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۱۷۴؛ این قبر فاطمہؑ: ۲۳؛ ابواب الجنان: ۹۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۷/ ۱۷۴؛ مشاھدھا وقبور اھل البیت: ۲۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۷۰۴؛ الموسوعہ الکبریٰ عن فاطمۃ الزہراؑ: ۱۶/ ۸۹

(2) الکافی: ۴/ ۵۵۶ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۸ ح ۱۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۸۳ ح ۶۵۶۰؛ الوافی: ۱۴/ ۳۶۵؛ بحار الانوار: ۹۷/ ۱۹۳

(3) ابواب الجنان: ۹۱؛ این قبر فاطمہؑ: ۱۳

(4) مراۃ العقول: ۱۸/ ۲۹؛ ملاذ الاخیار: ۹/ ۲۳؛ بحوث فی القواعد: ۴/ ۲۷۴؛ اتمام المسافر: ۹۰؛ الضیائز الحسینیۃ: ۳/ ۷۰

(5) الکافی: ۴/ ۵۶۶ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۵۵۹ ح ۳۱۵۵؛ تہذیب الاحکام: ۶/ ۱۸ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۸۷ ح ۶۵۶۷ و ۱۴/ ۲۷۴ ح ۱۹۳۱۸؛ الوافی: ۱۴/ ۱۳۴۵

(6) مراۃ العقول: ۱۸/ ۲۸۳؛ روضۃ المتقین: ۵/ ۳۱۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/ ۲۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۹/ ۴۶؛ ابواب الجنان: ۱۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۷/ ۴۰۶؛ اتمام المسافر: ۵۶؛ منتھی المطلب: ۱۳/ ۲۷۳؛ بحوث فی القواعد: ۴/ ۳۵۰؛ الضیائز الحسینیۃ: ۳/ ۴۷

{736} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْمَسَاجِدُ الْأَرْبَعَةُ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَسْجِدُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ مَسْجِدُ الْكُوفَةِ يَا أَبَا حَمْزَةَ الْفَرِيضَةُ فِيهَا تَعْدِلُ حَجَّةً وَ النَّافِلَةُ تَعْدِلُ عُمْرَةً.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چار مساجد یعنی مسجد الحرام، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مسجد بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) اور مسجد کوفہ ایسی ہیں کہ اے ابوحمزہ! ان میں ایک نماز فریضہ کا پڑھنا ایک حج کے برابر اور ایک نافلہ پڑھنا ایک عمرہ کے برابر ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{737} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَلِّ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَ هُوَ مَسْجِدُ مِنًى وَ كَانَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى عَهْدِهِ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الَّتِي فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ وَ فَوْقَهَا إِلَى الْقِبْلَةِ نَحْواً مِنْ ثَلاَثِينَ ذِرَاعاً وَ عَنْ يَمِينِهَا وَ عَنْ يَسَارِهَا وَ خَلْفِهَا نَحْواً مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ فَتَحَرَّ ذَلِكَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَكُونَ مُصَلاَّكَ فِيهِ فَافْعَلْ فَإِنَّهُ قَدْ صَلَّى فِيهِ أَلْفُ نَبِيٍّ وَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَيْفَ لِأَنَّهُ مُرْتَفِعٌ عَنِ الْوَادِي وَ مَا ارْتَفَعَ عَنْهُ يُسَمَّى خَيْفاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسجد خیف میں نماز پڑھو اور یہی منیٰ والی مسجد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں یہ مسجد اس منارے کے پاس تھی جو وسط مسجد میں ہے اور اس کے اوپر (آگے) قریباً تیس ہاتھ تک اور اتنی ہی مقدار اس کے دائیں بائیں اور پچھلی جانب تھی پس اسی مقدار کو تلاش کرو اور ہو سکے تو اپنا مصلی یہاں قرار دو تو ضرور ایسا کرو کیونکہ یہاں ایک ہزار نبی نے نماز پڑھی ہے اور اس کا نام خیف اس لئے رکھا گیا کہ یہ وادی سے بلند ہے اور جو جگہ وادی سے بلند ہو اسے خیف کہا جاتا ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا حسن کالصحیح یا حسن ہے [5]

{738} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ عَنْ صَفْوَانَ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ تَدَعْ إِتْيَانَ الْمَشَاهِدِ كُلِّهَا

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۲۹ ح ۶۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۸۹ ح ۶۷۵۲؛ الوافی: ۱۴/۸/۱۳۴۳؛ ھدایۃ الامہ: ۱۸۱/۲

[2] روضۃ المتقین: ۲۰/۴۰۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۲۱۴

[3] الکافی: ۴/۵۱۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۵/۲۷۴ ح ؛ الوافی: ۱۴/۱۲۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۶۸ ح ۶۵۱۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۹ ح ۶۹

[4] مرآۃ العقول: ۱۸/۲۱۱؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۵۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۲۲۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۶۹۲

[5] الحدائق الناضرۃ: ۱۷/۳۱۸؛ کشف اللثام: ۶/۲۷۸؛ ھدی المتقین: ۱۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۷۰۸؛ مناسک الحج والعمرۃ گرامی: ۲۵۶؛ مناسک الحج والعمرۃ الیعقوبی: ۳۰۱

مَسْجِدِ قُبَاءَ فَإِنَّهُ اَلْمَسْجِدُ اَلَّذِي أُسِّسَ عَلَى اَلتَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ وَ مَشْرَبَةِ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ مَسْجِدِ اَلْفَضِيخِ وَ قُبُورِ اَلشُّهَدَاءِ وَ مَسْجِدِ اَلْأَحْزَابِ وَ هُوَ مَسْجِدُ اَلْفَتْحِ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمام مشاہد (ومساجد) میں جانا ترک نہ کرو جیسے مسجد قبا کیونکہ یہ وہ مسجد ہے جس کا سنگ بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھا گیا ہے، مشربہ ام ابراہیم، مسجد فضیخ، شہداء کی قبور اور مسجد الاحزاب جو کہ مسجد فتح ہے۔ [1]

**تحقیق:**

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{739} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اَلنَّضْرِ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ أُنَاساً كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ أَبْطَئُوا عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ص لَيُوشِكُ قَوْمٌ يَدَعُونَ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ نَأْمُرَ بِحَطَبٍ فَيُوضَعَ عَلَى أَبْوَابِهِمْ فَتُوقَدَ عَلَيْهِمْ نَارٌ فَتُحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتُهُمْ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں کچھ لوگ تھے جنہوں نے مسجد میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں سستی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ ایک گروہ مسجد میں نماز پڑھنا ترک کر دے اور ہم حکم دیں اور ان کے دروازوں پر لکڑیاں جمع کر کے ان کو آگ لگا دی جائے اور اس طرح ان کے مکان جلا دیئے جائیں۔ [3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے:

{740} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّلاَةِ فِي أَعْطَانِ اَلْإِبِلِ فَقَالَ إِنْ تَخَوَّفْتَ اَلضَّيْعَةَ عَلَى مَتَاعِكَ فَاكْنُسْهُ وَ اِنْضِحْهُ وَ لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي مَرَابِضِ اَلْغَنَمِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں

---

[1] الکافی: ۴/۵۶۰ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۱۷ ح۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۸۵ ح۶۵۶۲؛ روضۃ الواعظین: ۲/۴۰۸؛ کامل الزیارات: ۲۴؛ الوافی: ۱۴/۱۳۸۵؛ بحار الانوار: ۹۷/۲۱۴

[2] منتهی المطلب: ۱۳/۲۷۲؛ جواہر الکلام: ۲۰/۱۰۸؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۸۳؛ مرآۃ العقول: ۱۸/۲۷۵؛ ملاذ الاخیار: ۹/۴۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۵۳۸

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵ ح۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۹۴ ح۶۳۱۱؛ الوافی: ۸/۱۱۶۹؛ ہدایۃ الامہ: ۳/۳۶۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۶۹۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۵۸؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۶۹؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۲۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۳۰۷؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۵۵

پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مال و متاع کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر وہاں جھاڑو دے کر اور پانی چھڑک کر پڑھی جاسکتی ہے اور بھیڑ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{741} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا ظَهَرَ النَّزُّ مِنْ خَلْفِ الْكَنِيفِ وَهُوَ فِي الْقِبْلَةِ يَسْتُرُهُ بِشَيْءٍ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اگر پاخانہ کی غلاظت بہہ رہی ہو اور وہ ہو بھی قبلہ کی طرف تو اسے کسی چیز سے ڈھانپ دے (تب نماز پڑھے)۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

{742} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: اَلصَّلاَةُ تُكْرَهُ فِي ثَلاَثَةِ مَوَاطِنَ مِنَ الطَّرِيقِ اَلْبَيْدَاءِ وَ هِيَ ذَاتُ الْجَيْشِ وَ ذَاتِ الصَّلاَصِلِ وَ ضَجْنَانَ قَالَ وَ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يُصَلَّى بَيْنَ الظَّوَاهِرِ وَ هِيَ الْجَوَادُ جَوَادُ الطَّرِيقِ وَيُكْرَهُ أَنْ يُصَلَّى فِي الْجَوَادِّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: راستہ میں تین مقامات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے: البیداء اور یہ لشکر کی گزرگاہ ہے، ذات الصلاصل (یعنی گرم اور سخت جگہ میں) اور ضجنان (مکہ کے پہاڑی علاقے) پر۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: کھلے مقام میں اگر گزرگاہ ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اگر گزرگاہ تنگ ہو (جیسے شارع عام) تو اس پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (5)

---

(1) الکافی: ۳/۳۸۷ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۰ ح۸۶۸؛ الاستبصار: ۱/۳۹۵ ح۱۵۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۴۴ ح۶۱۲۵؛ الوافی: ۷/۴۴۹

(2) مراۃ العقول: ۱۵/۲۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۲/۲۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۰۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۳۸؛ منتھی المطلب: ۴/۳۲۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۵۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۱۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۳۶؛ کشف اللثام: ۳/۲۹۴؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۶۲؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۳۹۷؛ مہذب الاحکام: ۵/۴۷۳؛ جواہر الکلام: ۸/۳۹۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۱۹۰

(3) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۷۷ ح۸۴۷؛ الاصول الستۃ عشر: ۳۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۴/۴۱۹ ح۵۴۲۱ و ۵/۱۴۶ ح۶۱۳۱؛ الوافی: ۷/۴۵۷؛ مستدرک الوسائل: ۳/۱۸۵ ح۳۳۱۴

(4) لوامع صاحبقرانی: ۳/۴۹۱

(5) الکافی: ۳/۳۸۹ ح۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۵/۴۲۵ ح۱۴۷۵؛ الوافی: ۷/۴۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۵۵ ح۶۲۰۰ و ۵/۱۵۶ ح۶۲۰۲؛ بحار الانوار: ۳۵۹/۹۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{743} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لاَ تُصَلِّ عَلَى الْجَادَّةِ وَاعْتَزِلْ عَلَى جَانِبَيْهَا.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفر میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کھلے رستے پر نہ پڑھو البتہ اس کے دونوں کناروں پر پڑھو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{744} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: كُرِهَ الصَّلاَةُ فِي السَّبَخَةِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَكَاناً لَيِّناً تَقَعُ عَلَيْهِ الْجَبْهَةُ مُسْتَوِيَةً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شورے والی زمین پر نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کہ ایسی نرم جگہ ہو کہ جہاں با آسانی پیشانی قرار پکڑ جائے (تو پھر کوئی حرج نہیں)۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{745} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُصَلِّ فِي بَيْتٍ فِيهِ خَمْرٌ أَوْ مُسْكِرٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس گھر میں نماز نہ پڑھو جس میں شراب یا کوئی نشہ آور چیز موجود ہو۔ [6]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۱۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۵؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۲۲؛ الدر الباھر: ۶۱۳؛ فقہ الصادق ؑ: ۶/ ۱۹۳؛ موسوعہ البرغانی: ۶/ ۱۴؛ ریاض المسائل: ۳/ ۳۴؛ بہجۃ الفقیہ: ۵۰۵؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۵۰۵؛ جواھر الکلام: ۸/ ۳۰۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۴۷

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۱ ح ۸۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۴۸ ح ۶۱۷۷؛ الوافی: ۷/ ۴۴۹

[3] ینابیع الاحکام: ۳/ ۶۸۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۱۳۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۰۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۲۹۷؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۷۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۰۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/ ۱۹۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۰؛ موسوعہ البرغانی: ۶/ ۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۱۹؛ منتھی المطلب: ۴/ ۳۲۹؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۹۳؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۳۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۴۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۱۴۲

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۴۳ ح ۷۲۹؛ الکافی: ۳/ ۳۸۸ ح ۵؛ الوافی: ۷/ ۴۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۵۰ ح ۶۱۸۳؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۳۱۸؛ علل الشرائع: ۲/ ۳۲۷

[5] لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۲۹۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۱۰۱؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۳۹۷؛ فقہ الصادق ؑ: ۴/ ۵۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۴؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۲۷؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۴۳۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۰۶؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۱۰؛ ینابیع الاحکام: ۲/ ۸۱

[6] الکافی: ۳/ ۳۹۲ ح ۲۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۰ ح ۸۶۴ و ۳۷۷ ح ۱۵۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۵۳ ح ۶۱۹۴؛ الوافی: ۷/ ۴۵۹؛ الاستبصار: ۱/ ۱۸۹ ح ۶۶۰

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[1]

{746} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي بَيْنَ الْقُبُورِ قَالَ لَا يَجُوزُ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقُبُورِ إِذَا صَلَّى عَشَرَةَ أَذْرُعٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ يُصَلِّي إِنْ شَاءَ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قبروں کے درمیان نماز پڑھتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ جائز نہیں ہے مگر یہ کہ اپنے چاروں طرف اپنے اور قبروں کے درمیان دس دس ہاتھ کا فاصلہ رکھے پھر چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{747} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: لَا تُصَلِّ فِي مَرَابِطِ الْخَيْلِ وَ الْبِغَالِ وَ الْحَمِيرِ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ (امامؑ نے) فرمایا: گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے اصطبل میں نماز نہ پڑھو۔[4]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[5]

{748} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِمْيَرِيُّ

---

[1] ریاض المسائل: ۳/۳۴۲؛ مہذب الاحکام: ۱۶/۵۱؛ مجمع فقہ الجواہر: ۳/۵۶۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۵۰؛ العروۃ الوثقیٰ و التعلیقات یزدی: ۲/۵۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۳۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۳۳؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۴۸؛ غنائم الایام: ۲/۲۲۲؛ مصابیح الظلام: ۶/۷۶؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۲۹۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۱۷؛ تنقیح مبانی العروہ: ۲/۲۱۶؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۵۴۲؛ مفتاح الجبیرۃ: ۲/۲۵۶

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۷ ح ۸۹۶؛ الکافی: ۳/۳۹۰ ح ۱۳؛ الاستبصار: ۱/۳۹۷ ح ۱۵۱۳؛ الوافی: ۷/۴۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۵۹ ح ۶۲۱۲؛ بحار الانوار: ۸۰/۳۰۷

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۲۳؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۲۹۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۱۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۶۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۰۷؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۲؛ جواہر الکلام: ۸/۳۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۵؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۶؛ غنائم الایام: ۲/۲۱۹؛ مصابیح الظلام: ۶/۵۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۴۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۹۴؛ مستند الشیعہ: ۴/۳۴۴؛ کتاب الصلاۃ قمی: ۱/۳۱۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۲۰۰

[4] الکافی: ۳/۳۸۸ ح ۳؛ الوافی: ۷/۴۴۹ ح ۶۳۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۴۵

[5] مرآۃ العقول: ۱۵/۲۸۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۴۷۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۲

قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ٱلْفَقِيهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَسْأَلُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَزُورُ قُبُورَ ٱلْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ ٱلسَّلاَمُ هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى ٱلْقَبْرِ أَمْ لاَ وَهَلْ يَجُوزُ لِمَنْ صَلَّى عِنْدَ قُبُورِهِمْ أَنْ يَقُومَ وَرَاءَ ٱلْقَبْرِ وَيَجْعَلَ ٱلْقَبْرَ قِبْلَةً وَيَقُومَ عِنْدَ رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَقَدَّمَ ٱلْقَبْرَ وَيُصَلِّيَ وَيَجْعَلَهُ خَلْفَهُ أَمْ لاَ فَأَجَابَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَقَرَأْتُ ٱلتَّوْقِيعَ وَمِنْهُ نَسَخْتُ أَمَّا ٱلسُّجُودُ عَلَى ٱلْقَبْرِ فَلاَ يَجُوزُ فِي نَافِلَةٍ وَلاَ فَرِيضَةٍ وَلاَ زِيَارَةٍ بَلْ يَضَعُ خَدَّهُ ٱلْأَيْمَنَ عَلَى ٱلْقَبْرِ وَأَمَّا ٱلصَّلاَةُ فَإِنَّهَا خَلْفَهُ يَجْعَلُهُ ٱلْأَمَامَ وَلاَ يَجُوزُ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْهِ لِأَنَّ ٱلْإِمَامَ لاَ يُتَقَدَّمُ وَيُصَلِّي عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ.

محمد بن جعفر حمیری سے روایت ہے کہ میں نے فقیہ (امام زمانہ علیہ السلام) کی خدمت میں مکتوب ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ ایک شخص آئمہ طاہرین علیہ السلام کے قبور مقدسہ کی زیارت کرتا ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قبر کے اوپر سجدہ کرے یا نہیں اور جو شخص ان کے قبور مقدسہ کے پاس نماز پڑھے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قبر کے پیچھے کھڑا ہو اور قبلہ کو جانب قبلہ قرار دے اور قبر کے سرہانے یا پائنتی کی جانب کھڑا ہو اور کیا یہ جائز ہے کہ قبر سے آگے بڑھ کر اس طرح نماز پڑھے کہ قبر اس کی پس پشت ہو یا نہیں؟

امام علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ میں نے خود پڑھا اور اسی سے نقل کیا جو یہ تھا کہ "جہاں تک قبر پر سجدہ کرنے کا تعلق ہے تو وہ ہرگز جائز نہیں ہے نہ نماز نافلہ میں نہ فریضہ میں اور نہ زیارت میں۔ ہاں البتہ دایاں رخسار قبر پر رکھ سکتا ہے اور جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو وہ قبر کو آگے قرار دے کر اس کے پیچھے پڑھی جائے اور اس سے آگے بڑھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ امام علیہ السلام سے آگے بڑھنا جائز نہیں ہے اور قبر کے دائیں اور بائیں جانب بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

احتجاج طبرسی کی روایت میں دائیں بائیں جانب بھی نہ پڑھنے کا حکم ہے کہ امام علیہ السلام کی برابری بھی نہیں کی جا سکتی تو ممکن ہے کہ یہ فضیلت پر یا کراہت پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{749} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۲۸ ح ۸۹۸؛ الاحتجاج: ۲/ ۴۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۶۰ ح ۶۲۲۰؛ الوافی: ۷/ ۴۵۱؛ بحارالانوار: ۵۳/ ۱۶۲ و ۸۰/ ۳۱۵ و ۹۷/ ۱۲۸؛ ہدایۃ الامۃ: ۲/ ۱۷۰

[2] غنائم الایام: ۲/ ۲۲۰؛ فقہ الصادق: ۴/ ۲۵۶؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۸۰؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۵۸۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۲۶۱؛ بحوث فی القواعد: ۴/ ۴۹۰؛ الشعائر الحسینیہ: ۳/ ۶۲۸؛ الدر الباہر: ۶۱۲؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۴۶۲؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۴۹۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۲/ ۲۳؛ بہجۃ الفقیہ بہجت: ۵۰۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۰۱؛ اتمام المسافر: ۱۰۹؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۴۳۸

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَبَيْنَ يَدَيْهِ مُصْحَفٌ مَفْتُوحٌ فِي قِبْلَتِهِ قَالَ لاَ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِي غِلاَفٍ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ لاَ يُصَلِّي الرَّجُلُ وَفِي قِبْلَتِهِ نَارٌ أَوْ حَدِيدٌ قُلْتُ أَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مِجْمَرَةُ شَبَهٍ قَالَ نَعَمْ فَإِنْ كَانَ فِيهَا نَارٌ فَلاَ يُصَلِّي حَتَّى يُنَحِّيَهَا عَنْ قِبْلَتِهِ وَعَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَبَيْنَ يَدَيْهِ قِنْدِيلٌ مُعَلَّقٌ وَفِيهِ نَارٌ إِلاَّ أَنَّهُ بِحِيَالِهِ قَالَ إِذَا ارْتَفَعَ كَانَ شَرّاً لاَ يُصَلِّي بِحِيَالِهِ.

✪ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز پڑھتا ہو اور اس کے سامنے بجانب قبلہ مصحف (قرآن) کھلا ہوا موجود ہو تو نماز نہ پڑھے۔

میں نے عرض کیا: اگر (قرآن) غلاف میں ہو تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (کوئی حرج نہیں ہے)

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی کے سامنے آگ یا لوہا موجود ہو تو نماز نہ پڑھے۔

میں نے پوچھا: ایک آدمی نماز پڑھتا ہے اور اس کے آگے (خالی) انگیٹھی رکھی ہو تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (پڑھ سکتا ہے) لیکن اگر اس میں آگ ہو تو پھر اس وقت تک نہ پڑھے جب تک اسے سامنے سے ہٹا نہ دے۔

میں نے پوچھا: اگر نمازی کے سامنے قندیل لٹک رہی ہو اور اس میں آگ بھی ہو تو کیا اس کے بالمقابل پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب آگ بلند ہو تو سامنے نماز نہ پڑھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{750} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ السُّجُودِ عَلَى الثَّلْجِ فَقَالَ لاَ تَسْجُدْ فِي السَّبَخَةِ وَلاَ عَلَى الثَّلْجِ.

✪ معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے برف پر سجدہ کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: شورہ والی زمین اور برف پر سجدہ نہ کرو۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۲۵ ح ۸۸۸؛ الکافی: ۳/۳۹۰ ح ۱۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۴ ح ۷۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۶۳ ح ۶۲۲۷؛ الوافی: ۷/۳۶۰؛ الاستبصار: ۱/۳۹۶ ح ۱۵۱۰؛

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۲۳۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/۹۵؛ روضۃ المتقین: ۲/۳۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۹؛ جواہر الکلام: ۸/۳۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۱۵۰؛ موسوعہ البرقانی: ۲/۳۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۹۹؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۵؛ جامع المدارک: ۱/۲۹۷؛ مصابیح الظلام: ۶/۸۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۵۲؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۴۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۱

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۰ ح ۱۲۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۶۳ ح ۶۲۳۰ و ۵۸۳ ح ۶۸۷۷؛ الوافی: ۸/۷۴۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{751} مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَى الثَّلْجِ قَالَ لاَ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ وَ صَلَّى عَلَيْهِ.

ہشام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی برف پر نماز پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اور اگر زمین پر پڑھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو (برف پر) اپنا کپڑا بچھائے اور اس پر نماز پڑھے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{752} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّارِ وَ الْحُجْرَةِ فِيهَا التَّمَاثِيلُ أَ يُصَلَّى فِيهَا فَقَالَ لاَ تُصَلِّ فِيهَا وَ فِيهَا شَيْءٌ يَسْتَقْبِلُكَ إِلاَّ أَنْ لاَ تَجِدَ بُدّاً فَتَقْطَعَ رُءُوسَهَا وَ إِلاَّ فَلاَ تُصَلِّ فِيهَا.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جس گھر اور کمرے میں تصویریں ہوں کیا اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں نماز نہ پڑھو جبکہ وہ تمہارے قبلہ کی طرف (سامنے) ہوں اور اگر کوئی چارہ کار نہ ہو تو ان کے سر توڑ کر (ان کو ناقص بنا دو پھر) پڑھو ورنہ وہاں نہ پڑھو۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

## قول مؤلف:

---

[1] مدارک العروۃ: ۱۴/۲۶۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۸۴؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۸۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۱۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۲۱

[2] مستطرفات السرائر؛ ابن ادریس: ۳/۶۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۴۲ ح ۶۱۵۹؛ الوافی: ۸/۱۰۵۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۲ ح ۱۲۶۶؛ بحارالانوار: ۸۱/۱۰۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۲/۱۵۵

[3] کشف اللثام: ۳/۲۹۹؛ الدر الباہر: ۹۱۱؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۸۳؛ مہذب الاحکام: ۵/۵۸۴؛ تفصیل الشریعۃ: ۷/۳۵۷

[4] الکافی: ۳/۳۹۱ ح ۱۵؛ المحاسن: ۲/۶۲۰؛ قرب الاسناد: ۱۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۷۱ ح ۶۲۴۲ و ۵/۳۰۲ ح ۶۶۴۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۳۴۹؛ الوافی: ۷/۴۶۳؛ بحارالانوار: ۸۰/۲۸۸؛ ھدایۃ الامۃ: ۲/۱۶۳

[5] مرآۃ العقول: ۱۵/۲۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱/۱۵۳؛ جواہر الکلام: ۸/۳۸۵؛ المکاسب المحرمہ خمینیؒ: ۱/۲۸۹؛ مفتاح الکرامہ: ۴/۴۰۹؛ کشف اللثام: ۳/۳۱۱؛ المکاسب مامقانی: ۲/۳۸؛ موسوعۃ البرغانی: ۵/۱۳۵

نیز حدیث نمبر 701 ملاحظہ کیجئے جس میں ذکر ہوا ہے کہ تصویروں پر کپڑا ڈال دو۔لہٰذا جس طریقے پر چاہے عمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

{753} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي بَيْتِ الْحَمَّامِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَوْضِعُ نَظِيفاً فَلاَ بَأْسَ يَعْنِي الْمَسْلَخَ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حمام میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر جگہ صاف ستھری ہو تو کوئی حرج نہیں ہے یعنی مسلخ میں (جہاں کپڑے تبدیل کئے جاتے ہیں)۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{754} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ عَنِ الْبَيْتِ وَالدَّارِ لاَ تُصِيبُهُمَا الشَّمْسُ وَ يُصِيبُهُمَا الْبَوْلُ وَ يُغْتَسَلُ فِيهِمَا مِنَ الْجَنَابَةِ أَ يُصَلَّى فِيهِمَا إِذَا جَفَّا قَالَ نَعَمْ

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس حجرہ اور گھر کے متعلق پوچھا کہ جس میں سورج کی کرنیں نہیں پہنچتیں اور اس میں پیشاب بھی کیا جاتا ہے اور اس میں لوگ غسل بھی کرتے ہیں تو اگر وہ خشک ہو تو کیا اس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۲ ح ۷۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۷۶ ح ۶۲۴۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۲۲؛ الوافی: ۷/۴۴۹؛ بحار الانوار: ۸۰/۳۰۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۷۴ ح ۱۵۵۴

[2] لوامع صاحبقرانی: ۳/۲۸۸؛ شرح العروۃ: ۱۳/۱۸۵؛ مصابیح الظلام: ۶/۴۷؛ غنائم الایام: ۲/۲۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۳؛ وسائل العباد: ۱/۳۰۱؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۱۶؛ ریاض المسائل: ۳/۲۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۱۹۹؛ جواہر الکلام: ۸/۳۳۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۹۷

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۵ ح ۷۳۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۳/۴۵۳ ح ۴۱۵۳؛ الوافی: ۶/۲۳۳؛ بحار الانوار: ۸۰/۲۸۵

[4] روضۃ المتقین: ۲/۱۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۰۲؛ سند العروۃ: ۲/۳۱۰؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۲۶؛ تفصیل الشریعہ: ۵/۲۴؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۲۹۵؛ بحوث فی القواعد: ۳/۴۰؛ الدر الباہر: ۲۰۹؛ دلیل العروۃ: ۲/۳۳۱؛ مصابیح الظلام: ۶/۲۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۶۶؛ جواہر الکلام: ۶/۲۶۵؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/۲۸؛ کشف اللثام: ۳/۲۸۷؛ مصباح الہدیٰ: ۲/۲۹۱؛ بہجۃ الفقیہ بہجت: ۷۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۷۴؛ مہذب الاحکام: ۵/۱۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۱/۳۹۱؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/۶۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۳۹؛ ریاض المسائل: ۳/۸؛ وسائل العباد: ۱/۳۰۱

اس موضوع کی بعض احادیث نجاسات ومطہرات وغیرہ کے ابواب میں گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گی۔ انشاء اللہ۔

## ﴿مسجد کے احکام﴾

{755} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِداً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَمَرَّ بِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَ قَدْ سَوَّيْتُ بِأَحْجَارٍ مَسْجِداً فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ نَرْجُو أَنْ يَكُونَ هَذَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ.

❂ ابو عبیدہ الحذاء سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں امام جعفر صادق علیہ السلام میرے پاس سے گزرے جبکہ میں نے چند پتھر اوپر تلے جوڑ کی چھوٹی سی مسجد بنا رکھی تھی پس میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ہمیں امید ہے کہ اسی مسجد میں سے ہوگی (جس پہ جنت میں گھر ملتا ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں۔[1]

### تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{756} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسَاجِدِ الْمُظَلَّلَةِ يُكْرَهُ الْقِيَامُ فِيهَا قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ لَا تَضُرُّكُمُ الصَّلَاةُ فِيهَا الْيَوْمَ وَ لَوْ قَدْ كَانَ الْعَدْلُ لَرَأَيْتُمْ أَنْتُمْ كَيْفَ يُصْنَعُ فِي ذَلِكَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ أَ يُعَلِّقُ الرَّجُلُ السِّلَاحَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ نَعَمْ وَ أَمَّا فِي الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ فَلَا فَإِنَّ جَدِّي عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهَى رَجُلاً يَبْرِي مِشْقَصاً فِي الْمَسْجِدِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا پختہ چھت والی مسجدوں میں قیام کرنا مکروہ ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن آج کے دور میں انہیں نماز پڑھنے میں تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے اور اگر عدل (قائم) ہوتا تو تم دیکھتے کہ اس سلسلے میں کیا کیا جاتا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا: کیا کوئی شخص مسجد میں اسلحہ لٹکا سکتا ہے؟

---

[1] الکافی: ۳/۳۶۸ ح۳؛ المحاسن: ۵۵ ح۸۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۶۴ ح۷۴۸؛ الوافی: ۷/۴۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۰۳ ح۶۳۳۳؛

[2] تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۲۰؛ جواہر الکلام: ۱۴/۷۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۵۹۳؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۴۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۹۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۹۱؛ جامع المقاصد: ۲/۱۳۱؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۱/۲۱۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ البتہ بڑی مسجد (مسجد الحرام) میں نہیں (لٹکا سکتا) کیونکہ میرے جد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس مسجد میں تیر اور پھل بنانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{757} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ سَمِعْتُمُوهُ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسَاجِدِ فَقُولُوا فَضَّ اللَّهُ فَاكَ إِنَّمَا نُصِبَتِ الْمَسَاجِدُ لِلْقُرْآنِ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کو مسجد میں شعر پڑھتے ہوئے سنو تو اس سے کہو خدا تیرا منہ توڑے مسجدیں تو قرآن (پڑھنے کے لئے) بنائی گئی ہیں۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

ایک اور حدیث میں اس کا جواز بھی موجود ہے [5] لہٰذا ممکن ہے کہ اختیار رہو اور جس پر چاہے عمل کرے (واللہ اعلم)

{758} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَ كَفَّارَتُهُ دَفْنُهُ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن کیا جائے۔ [6]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [7]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۵۳ ح ۶۹۵؛ الکافی: ۳/ ۳۶۸ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۰۷ ح ۶۳۴۰ و ۲۱۲ ح ۶۳۵۹؛ الوافی: ۷/ ۵۰۵؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۳۶۴

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۷۷؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۳۶۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۲۹؛ موسوعہ البرغانی: ۶/ ۸۲؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۱۵۷؛ منتھی المطلب: ۶/ ۳۱۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۹۲؛ ریاض المسائل: ۴/ ۳۰۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۱۱؛ البحوث الہامہ: ۶/ ۸۹؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/ ۲۰۳؛ مدارک العروۃ: ۱۴/ ۳۹؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۳۶؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۱۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۹۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۵۹ ح ۷۲۵؛ الکافی: ۳/ ۳۶۹ ح ۵؛ الوافی: ۷/ ۵۰۵؛ بحار الانوار: ۸۰/ ۳۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۱۳ ح ۶۳۶۱؛

[4] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۸۹؛ جواہر الکلام: ۱۴/ ۱۱۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۶۷؛ موسوعہ البرغانی: ۶/ ۸۲

[5] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۴۹ ح ۶۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۱۳ ح ۶۳۶۲؛ الوافی: ۳/ ۵۰۶

[6] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۵۶ ح ۷۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۲۲ ح ۶۳۸۷؛ الاستبصار: ۴۴۲ ح ۱۷۰۳؛ الوافی: ۷/ ۴۹۹؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۲؛ ذکری الشیعہ: ۳/ ۱۲۵؛ موسوعہ شہید اول: ۷/ ۶۴

[7] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۸۳

{759} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ نَعَمْ فَأَيْنَ يَنَامُ النَّاسُ.

۞ معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں سونے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (جائز ہے اور اگر جائز نہ ہو تو) یہ (عام) لوگ کہاں سوئیں؟[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{760} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّهَاوَنْدِيِّ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: مَنْ تَنَخَّعَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدَّهَا فِي جَوْفِهِ لَمْ تَمُرَّ بِدَاءٍ فِي جَوْفِهِ إِلاَّ أَبْرَأَتْهُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرماتے تھے: جس کو مسجد میں بلغم (سینہ یا ناک کی رینٹھ) آجائے اور وہ اسے (پھینکنے کی بجائے احترام مسجد میں) اپنے پیٹ میں لوٹا دے تو وہ بلغم اس کے پیٹ میں جس بیماری کے پاس سے گزرے گی اسے صاف کردے گی۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{761} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي لَأَكْرَهُ الصَّلاَةَ فِي مَسَاجِدِهِمْ فَقَالَ لاَ تَكْرَهْ فَمَا مِنْ مَسْجِدٍ بُنِيَ إِلاَّ عَلَى قَبْرِ نَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ قُتِلَ فَأَصَابَ تِلْكَ الْبُقْعَةَ رَشَّةٌ مِنْ دَمِهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا فَأَدِّ فِيهَا الْفَرَائِضَ وَ النَّوَافِلَ وَ اقْضِ مَا فَاتَكَ.

۞ ابن ابی عمیر بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ان (مخالفین) کی مسجدوں میں نماز پڑھنے کو ناپسند کرتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے ناپسند نہ کرو کیونکہ جو کوئی بھی مسجد ہے وہ کسی نہ کسی شہید کئے گئے نبی یا وصی کی قبر پر بنائی گئی ہے پس

---

[1] الکافی: ۳/ ۳۶۹ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۵۸ ح ۷۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۱۹ ح ۶۳۷۷؛ الوافی: ۷/ ۵۰۳

[2] مرآۃ العقول: ۵/ ۲۴۷؛ جواہر الکلام: ۲۰/ ۱۱۱؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۲۸۴؛ کتاب الحج قمی: ۳/ ۸۱؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۱۸؛ کتاب الحج شاہرودی: ۵/ ۱۸۷؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۵۲۸

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۵۶ ح ۷۱۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۳۳ ح ۶۹۹؛ الوافی ۷/ ۵۰۰ ح ۶۴۴۱؛ الاستبصار: ۱/ ۴۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۲۲۳ ح ۶۳۹۱؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۱۳؛ ثواب الاعمال: ۱۸

[4] مستمسک العروۃ: ۸/ ۵۵۳؛ مصباح الہدیٰ: ۸/ ۱۹۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۱۵۵

اس کے خون (ناحق) کا جہاں جہاں کوئی قطرہ پہنچا وہاں وہاں مسجد تعمیر کی گئی اور خدا نے چاہا کہ وہاں اس کا ذکر کیا جائے لہٰذا ان میں نماز فریضہ اور نافلہ ادا کرو اور جو نمازیں فوت ہو چکی ہیں ان کی قضا کرو۔ ①

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ②

{762} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَ الْبَصَلِ وَ الْكُرَّاثِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهِ نِيّاً وَ فِي الْقُدُورِ وَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يُتَدَاوَى بِالثُّومِ وَ لَكِنْ إِذَا أَكَلَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَخْرُجْ إِلَى الْمَسْجِدِ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے لہسن، پیاز اور کراث (گیندنا) کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو کچا یا ہانڈی میں پکا کر کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور لہسن کو بطور دوا استعمال کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب ان کو کوئی کھائے تو وہ مسجد میں نہ جائے۔ ③

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ④

{763} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أُخْرِجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَصَاةً قَالَ فَرُدَّهَا أَوِ اطْرَحْهَا فِي مَسْجِدٍ.

زید الشحام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں مسجد میں سے کچھ کنکر باہر لے جاتا ہوں تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو اسی مسجد میں واپس لوٹا دو یا کسی اور مسجد میں پھینک آؤ۔ ⑤

**تحقیق:**

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ ⑥

---

① تہذیب الاحکام: ۳/۲۵۸ ح ۲۳ ـ۷؛ الکافی: ۳/۳۷۰ ح ۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۲۵ ح ۶۳۹۲؛ بحار الانوار: ۱۴/۳۷۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۸۲؛ النور المبین ۳۵۴؛ الوافی: ۷/۴۹۰

② ملاذ الاخیار: ۵/۴۸۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۰۷؛ منتہی المطلب: ۶/۳۱۰؛ جامع المدارک: ۱/۴۹۳؛ مصابیح الظلام: ۶/۴۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۶؛ ینابیع الاحکام: ۳/۴۷۹

③ الکافی: ۶/۳۷۵ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۳۵۸ ح ۴۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۲۶ ح ۶۳۹۹ و ۲۴/۲۱۳ ح ۳۱۹۱۷؛ الوافی: ۱۹/۴۳۲؛ الاستبصار: ۴/۹۶ ح

④ مرآۃ العقول: ۲۲/۲۲۱؛ روضۃ المتقین: ۷/۵۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۱۲/۲۵۰

⑤ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۲۵۳ ح ۱۳ ـ۷؛ الکافی: ۳/۲۲۹ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۵/۴۴۹ ح ۵۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۳۲ ح ۶۴۱۷؛ الوافی: ۷/۵۰۳

⑥ فقہ الحج صافی: ۴/۱۸۱؛ منتہی المطلب: ۱۳/۲۲۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۲۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۷/۲۹۰؛ روضۃ المتقین: ۴/۱۲۲؛ حدود الشریعہ: ۱/۲۱۹

{764} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَلاَةُ الْمَرْأَةِ فِي مِخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهَا فِي بَيْتِهَا وَ صَلاَتُهَا فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهَا فِي الدَّارِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عورت کا اپنی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے اور اپنے گھر میں نماز پڑھنا اپنے مکان میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{765} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَإِذَا خَرَجْتَ فَافْعَلْ ذَلِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مسجد میں داخل ہونے لگو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو اور جب نکلنے لگو تو بھی ایسا ہی کرو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{766} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ ع فِي حَدِيثِ الْمَنَاهِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لاَ تَجْعَلُوا الْمَسَاجِدَ طُرُقاً حَتَّى تُصَلُّوا فِيهَا رَكْعَتَيْنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباءِ طاہرین علیہم السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجدوں کو راستہ نہ بناؤ جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لو۔[5]

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔[6]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۹۷ ح ۱۱۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۳۶ ح ۶۴۳۱؛ الوافی: ۷/۵۱۵؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۲۳۳

[2] روضۃ المتقین: ۲/۵۴۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵۷؛ مدارک الحروۃ: ۶/۱۹۳؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۲۷۹؛ مجموع الرسائل الفقہیہ صدری: ۴۰؛ رسالہ القلم طلاب البحرین: ۱۳۰/۱۴۷

[3] الکافی: ۳/۳۰۹ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۲۴۶ ح ۶۴۵۷؛ الوافی: ۷/۴۹۷؛ بحارالانوار: ۸۱/۲۱

[4] مہذب الاحکام: ۵/۱۷۴؛ مجموع الرسائل الفقہیہ صدری: ۹۵؛ مصابیح الظلام: ۶/۱۰۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/۹۲؛ کشف اللثام: ۳/۳۱۸

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۳ ح ۴۹۶۸؛ امالی صدوق: ۴۲۲ مجلس ۶۶؛ بحارالانوار: ۷۳/۳۲۸؛ مکارم الاخلاق: ۴۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ح ۶۵۸۰

[6] روضۃ المتقین: ۲۰/۴۱۷

# ﴿اذان اور اقامت﴾

{767} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَذَّنْتَ فِي أَرْضٍ فَلاَةٍ وَأَقَمْتَ صَلَّى خَلْفَكَ صَفَّانِ مِنَ ٱلْمَلاَئِكَةِ وَإِنْ أَقَمْتَ وَلَمْ تُؤَذِّنْ صَلَّى خَلْفَكَ صَفٌّ وَاحِدٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم چٹیل میدان میں اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھو گے تو تمہارے پیچھے ملائکہ کی دو صفیں نماز پڑھیں گی اور جب صرف اذان کہو گے تو پھر صرف ایک صف نماز پڑھے گی۔ ①

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ②

{768} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ صَلاَةَ ٱلْعِيدَيْنِ هَلْ فِيهِمَا أَذَانٌ وَ إِقَامَةٌ قَالَ لَيْسَ فِيهِمَا أَذَانٌ وَ لاَ إِقَامَةٌ وَلَكِنْ يُنَادَى ٱلصَّلاَةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ٱلْحَدِيثَ.

اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عیدین کی نماز میں اذان و اقامت ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں (کی نماز) میں اذان و اقامت نہیں ہے لیکن تین بار الصلاۃ الصلاۃ کی ندا دی جائے گی۔ ③

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ④

{769} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱلنَّوْفَلِيِّ عَنِ ٱلسَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَلْيُؤَذِّنْ فِي أُذُنِهِ ٱلْيُمْنَى بِأَذَانِ ٱلصَّلاَةِ وَ لْيُقِمْ فِي ٱلْيُسْرَى فَإِنَّهَا عِصْمَةٌ مِنَ ٱلشَّيْطَانِ ٱلرَّجِيمِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کی کوئی اولاد پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے (یا کہلوائے) کیونکہ یہ شیطان رجیم سے عصمت ہے۔ ⑤

---

① تہذیب الاحکام: ۲/ ۵۲ ح ۱۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۳۸۱ ح ۶۸۵۰؛ الوافی: ۷/ ۵۵۹؛ عوالی اللئالی: ۱/ ۳۳۰؛ الکافی: ۳/ ۳۰۳ ح

② ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۹۴؛ منتہی المطلب: ۴/ ۳۷۱؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۴۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۵۱؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۵۲۶؛ منتہی المقال فی علم الرجال کلباسی: ۵۴۰؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۲۲۰؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۶۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۰۸؛ موسوعہ البرغانی: ۶/ ۲۰۹؛ وسائل العباد: ۱/ ۳۱۳

③ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۰۸ ح ۱۴۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۹۰ ح ۸۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۲۸ ح ۹۷۴۲؛ الوافی: ۹/ ۱۲۸۷

④ مہذب الاحکام: ۹/ ۶۸؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۱۹؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۵۸؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۵۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۴۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۵۳؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۳۹۸؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۲۲

⑤ الکافی: ۶/ ۲۴ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۷/ ۴۳۷ ح ۱۷۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۲۱/ ۴۰۵ ح ۲۷۴۲۰؛ الوافی: ۲۳/ ۱۳۱۸؛ مستدرک الوسائل: ۱/ ۱۳۸ ح ۱۷۷۸۲؛ الجعفریات: ۳۳

## تحقیق:

حدیث حسن ومعتبر ہے۔ (۱)

## قول مؤلف:

ممکن ہے کتابت میں کوئی غلطی ہوگئی ہو کیونکہ یہ سند علامہ مجلسی کے نزدیک ضعیف علی المشہور ہونی چاہیے جیسا کہ ملاذ الاخیار (۱۲ /۴۰۸) پر یہی درج ہے نیز واضح ہو کہ یہ سند مشہور موثق ہے تفصیل کے لئے حدیث 2755 کی طرف رجوع کیجئے اور اسی سند کو سید محمد صادق الروحانی نے دوسری حدیث کے تحت قوی قرار دیا ہے (۲) (واللہ اعلم)۔

{770} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الْأَذَانُ وَ الْإِقَامَةُ خَمْسَةٌ وَثَلَاثُونَ حَرْفاً فَعَدَّ ذَلِكَ بِيَدِهِ وَاحِداً وَاحِداً الْأَذَانَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَرْفاً وَ الْإِقَامَةَ سَبْعَةَ عَشَرَ حَرْفاً.

۞ اسماعیل جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اذان واقامت پینتیس حرف (فصل) ہیں اور آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ پر ایک ایک کو شمار کیا پس اذان کے اٹھارہ حرف اور اقامت کے سترہ حرف (شمار کئے)۔ (۳)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ (۴)

{771} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْأَذَانِ فَقَالَ تَقُولُ- اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ- اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اذان کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح کہا کرو (۵)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۶)

---

(۱) مرآۃ العقول: ۲۱/۴۳؛ شرح العروۃ: ۱۳/۸۲۴؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الصلاۃ: ۲/۴۴۳؛ مہذب الاحکام: ۵/۲۵۶

(۲) فقہ الصادق: ۳۳/۳۷۳

(۳) تہذیب الاحکام: ۲/۵۹ ح۲۰۸؛ الکافی: ۳/۳۰۲ ح۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۱۳ ح۶۹۶۲؛ الاستبصار: ۱/۳۰۵ ح۱۱۳۲؛ الوافی: ۷/۵۷۳؛ بحارالانوار: ۸۱/۱۱۰

(۴) انوار الفقاہۃ: ۲/۷۰؛ غنائم الایام فی مسائل الحلال والحرام: ۲/۴۰۳؛ ریاض المسائل: ۳/۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۸۱؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۸۲

(۵) تہذیب الاحکام: ۲/۵۹ ح۲۰۹؛ الاستبصار: ۱/۳۰۵ ح۱۱۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۱۳ ح۶۹۶۴؛ الوافی: ۷/۵۷۷

(۶) ملاذ الاخیار: ۳/۸۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۳۰۷؛ مصابیح الظلام: ۶/۵۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۵۰

{772} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ وَ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَبَلَغَ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَأَذَّنَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَقَامَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ صَفَّ الْمَلاَئِكَةُ وَ النَّبِيُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ فَقُلْنَا لَهُ كَيْفَ أَذَّنَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ - أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَ الْإِقَامَةُ مِثْلُهَا إِلاَّ أَنَّ فِيهَا قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ بَيْنَ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ وَ بَيْنَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِلاَلاً فَلَمْ يَزَلْ يُؤَذِّنُ بِهَا حَتَّى قَبَضَ اللَّهُ - رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ .

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرائی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المعمور تک پہنچے تو نماز کا وقت ہوگیا تب جناب جبرئیل علیہ السلام نے اذان و اقامت کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے انبیاء و ملائکہ نے صفیں بنالیں۔

راوی کا بیان ہے کہ ہم نے امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ اذان کیسے دی گئی تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ - أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ

اور اقامت بھی اسی طرح ہے لیکن اس میں حی علی خیر العمل، حی علی خیر العمل اور اللہ اکبر، اللہ اکبر کے درمیان قد قامت الصلوۃ، قد قامت الصلوۃ بھی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب بلالؓ کو اسی طرح کہنے کا حکم دیا اور وہ اسی طرح اذان دیا کرتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{773} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبُو بَكْرٍ الْحَضْرَمِيُّ وَ كُلَيْبٌ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ حَكَى لَهُمَا الْأَذَانَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَ الْإِقَامَةُ كَذَلِكَ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۶۰ ح ۲۱۰؛ الاستبصار: ۱/۳۰۵ ح ۱۱۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۱۶ ح ۶۹۹۶؛ الوافی: ۷/۵۷۷

[2] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۹/۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۳۸۳

ابوبکر حضرمی اور کلیب اسدی دونوں سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان دونوں کو اذان بتاتے ہوئے فرمایا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اَللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اَللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اَللّٰهِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى اَلْفَلاَحِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ اَلْعَمَلِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اَللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اَللّٰهُ

(پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا) اور اقامت بھی اسی طرح ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح اور موثق حسن ہے۔[2]

{774} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ صَفْوَانَ اَلْجَمَّالِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى وَ اَلْإِقَامَةُ مَثْنَى مَثْنَى.

صفوان الجمال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اذان دو دو بار ہے اور اقامت بھی دو دو بار ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{775} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى وَ اَلْإِقَامَةُ وَاحِدَةً وَاحِدَةً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اذان دو دو بار ہے اور اقامت ایک ایک بار ہے۔[5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

## قول مؤلف:

احادیث میں اختلاف کی صورت میں شیخ طوسی نے کہا ہے کہ جس حدیث پر بھی عمل کرے گنہگار نہیں ہوگا (انشاء اللہ) اور ہم بھی

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۸۹ ح ۸۹۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۶۰ ح ۲۱۱؛ الاستبصار: ۱/ ۳۰۶ ح ۱۱۳۴؛ الوافی: ۷/ ۵۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۱۶ ح ۶۹۷۰

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۲۴۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۵۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۸۴

[3] الکافی: ۳/ ۳۰۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۶۲ ح ۲۱۷؛ الاستبصار: ۱/ ۳۰۷ ح ۱۱۴۱؛ الوافی: ۷/ ۵۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۱۳ ح ۶۹۶۵؛ علل الشرائع: ۲/ ۳۳۷

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۸۷؛ منتہی المطلب: ۴/ ۳۷۸/ ۸۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۵۴؛ جواہر الکلام: ۹/ ۱۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۳۵؛ کشف اللثام: ۳/ ۳۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۵۴۱

[5] تہذیب الاحکام: ۲/ ۶۱ ح ۲۱۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۰۷ ح ۱۱۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۲۴ ح ۶۹۸۹؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۸۱؛ الوافی: ۷/ ۵۸۰

[6] ملاذ الاخیار: ۳/ ۴۸۹؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۸۲؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۸/ ۱۱۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۳۱۴؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۲۴۲؛ موسوعۃ البرغانی: ۲/ ۲۶۸؛ وسائل العباد: ۱/ ۴۱۹؛ مناہج الاخبار: ۱/ ۴۱۰

یہی سمجھتے ہیں نیز یہ بھی ممکن ہے کہ اذان کی ابتداء میں تکبیر دو دفعہ کہنا کفایت پر محمول ہو اور چار دفعہ کہنا فضیلت و استحباب پر محمول ہو اور اسی طرح اقامت کو اذان کی طرح کہنا جواز پر محمول ہو اور ایک بار کہنا بھی جائز ہو اور دوسری طرح بھی جائز ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ الفاظ کو کم و بیش کہنا بھی جواز پر محمول ہو اور رہی اذان میں شہادت ثالثہ کی بات تو اس کے لئے براہ راست اذان میں منقول کوئی روایت نہیں ہے جس میں مکمل اذان کہتے ہوئے کسی معصوم علیہ السلام نے پڑھا ہو یا حکم فرمایا ہو لیکن دیگر عمومی حکم کی روایات کثیر تعداد میں موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام کی اکثریت اس کے جواز یا استحباب کی قائل ہے البتہ اذان و اقامت کے جزو ہونے کی نفی کی ہے لیکن بعض حضرات نے جزو ہونے کا حکم بھی لگایا ہے [1] اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ولایت کے ہر عمل میں اقرار کرنے کی عمومی روایات بہت زیادہ ہیں جن میں سے ایک وہ حدیث قدسی بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "میں کسی عمل کرنے والے کا کوئی عمل قبول ہی نہیں کرتا جب تک وہ میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے ساتھ علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔" [2]

نیز اس موضوع کی بہت ساری روایات اور اس موضوع کی تحقیق، ہم نے اپنی کتاب "احکام دین بزبان چہاردہ معصومین" میں درج کر دی ہے اس کی طرف رجوع کر کے تشنگی دور کی جاسکتی ہے کیونکہ اس میں ہم نے ضمیمہ تحقیق شامل کیا ہے جبکہ اس کتاب میں اس کی گنجائش نہیں ہے یا ہماری دوسری کتاب "تیسری گواہی سے انکار کیوں؟" کی طرف رجوع کر کے اس تشنگی کو دور کیا جاسکتا ہے اور اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

{776} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ التَّثْوِيبِ فِي الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ فَقَالَ مَا نَعْرِفُهُ.

❁ معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اذان و اقامت میں تثویب [3] کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم اسے نہیں جانتے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] الفقہ سید محمد حسینی شیرازی: ۱۹/۳۳۱؛ توضیح المسائل ایضاً: ۵۳ف ۱۰۰۰؛ رسالہ توضیح المسائل مبشر کاشانی: ۲۲۱ف ۷۷۷؛ رسالہ توضیح المسائل یعسوب الدین رستگار: ۱/۸۷ ح ۴۹ ۳۱؛ توضیح المسائل صادق شیرازی: ۲۰۸ف ۱۰۰۰

[2] امالی شیخ صدوق: ۲۲۲ مجلس ۹ ۳؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم): ۲۹۱ ح ۴۵ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور؛ المحتضر: ۱۲۴ ح ۱۷۵؛ عیون اخبار الرضا: ۲/۴۹ باب ۳۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۲۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۲۹۵؛ بحار الانوار: ۳۸/۳۹۸ / ۹۵؛ اثبات الہداۃ حر عاملی: ۳/۱۳؛ کلیات حدیث قدسی: ۴۳۵؛ نوادر الاخبار: ۱۱۹؛ غرر الاخبار: ۱۸۳؛ ارشاد القلوب: ۲/۳۰۶

[3] یعنی الصلوٰۃ خیر من النوم

[4] الکافی: ۳/۳۰۳ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۶۳ ح ۲۲۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۸۹ ح ۸۹۵؛ الاستبصار: ۱/۳۰۸ ح ۱۷۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۲۵ ح ۶۹۹۴؛ السرائر: ۳/۶۰۱؛ بحار الانوار: ۸۱/۱۶۷

[5] فقہ الصادق: ۶/۳۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۷؛ منتہی المطلب: ۴/۳۸۱؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۹۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۵۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۴۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۳۴۹؛ مہذب الاحکام: ۶/۱۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۲/۷۶۳؛ جامع المقاصد: ۲/۱۹۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۶/۹۱؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/۲۳۹؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۷/۵۶۳؛ ریاض المسائل: ۳/۱۰۲؛ جامع المدارک: ۱/۳۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۵۶؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۵۳؛ سلسلۃ المسائل الفقہیہ: ۳/۷۰؛ دلیل المرشدین: ۴۲۶

{777} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تُؤَذِّنُ وَ أَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَائِماً أَوْ قَاعِداً وَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ وَلَكِنْ إِذَا أَقَمْتَ فَعَلَى وُضُوءٍ مُتَهَيِّئاً لِلصَّلاَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اذان تو تم بغیر وضو کے، ایک ہی کپڑے میں، کھڑے ہو کر، بیٹھ کر یا جدھر چاہو ادھر منہ کر کے بھی دے سکتے ہو مگر جب اقامت کہو تو وضو کر کے اور نماز کے لئے بالکل تیار ہو کر کہو۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{778} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّادِقِ ع أَنَّهُ قَالَ: يُجْزِي فِي السَّفَرِ إِقَامَةٌ بِغَيْرِ أَذَانٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفر میں اذان کے بغیر صرف اقامت کہنا کافی ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

{779} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَخِيهِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ تُصَلِّ الْغَدَاةَ وَ الْمَغْرِبَ إِلاَّ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَةٍ وَ رُخِّصَ فِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ بِالْإِقَامَةِ وَ الْأَذَانُ أَفْضَلُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صبح اور مغرب کی نماز کو اذان و اقامت کے بغیر مت پڑھو اور باقی نمازوں میں صرف اقامت کہنے کی رخصت ہے اور اذان کا کہنا افضل ہے۔ (5)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (6)

---

(1) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۸۲ ح ۸۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۰۱ ح ۲۹۲۲؛ الوافی: ۷/۵۹۳

(2) مصابیح الاحکام: ۲/۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۱۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴/۸۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۹۲؛ مہذب الاحکام: ۶/۸۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۱۵؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۱۶۷؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۹۰؛ جامع المدارک: ۱/۳۰۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۳۴۱؛ مصابیح الظلام: ۶/۵۲۱؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۲۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۳۰؛ جواہر الکلام: ۹/۶۰؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۳۲۰

(3) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۹۱ ح ۹۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۸۴ ح ۶۸۵۹؛ الوافی: ۷/۶۰۵

(4) روضۃ المتقین: ۲/۲۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۷۰؛ مستند الشیعہ: ۴/۵۱۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۵/۳۲۳؛ جواہر الکلام: ۹/۱۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۳۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۴۸

(5) تہذیب الاحکام: ۲/۵۱ ح ۱۶۷؛ الاستبصار: ۱/۲۹۹ ح ۱۱۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۸۴ ح ۶۸۶۳؛ الوافی: ۷/۶۰۴؛ ذکری الشیعہ: ۳/۲۲۴

(6) ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/۵۳۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۱۴؛ غنائم الایام: ۲/۳۹۲؛ جواہر الکلام: ۹/۱۵؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۵۳۱؛ مستند الشیعہ: ۴/۵۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۲؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۱۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۶۲؛ مہذب الاحکام: ۶/۸

{780} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ فِي الْإِقَامَةِ قَالَ نَعَمْ فَإِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ فَقَدْ حَرُمَ الْكَلاَمُ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ إِلاَّ أَنْ يَكُونُوا قَدِ اجْتَمَعُوا مِنْ شَتَّى وَلَيْسَ لَهُمْ إِمَامٌ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تَقَدَّمْ يَا فُلاَنُ

ابن ابی عمیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی اقامت کے دوران کلام کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ لیکن جب وہ قد قامت الصلوۃ کہہ چکے تو پھر تمام مسجد والوں سے کلام حرام ہو جاتا ہے مگر یہ کہ وہ سب لوگ مختلف مقامات سے اکٹھے ہوئے ہوں اور ان کا کوئی پیش نماز نہ ہو تو اس صورت میں بعض لوگ کسی شخص سے کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں! تم آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{781} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى صَلاَةٍ فَرِيضَةٍ فَأَذِّنْ وَأَقِمْ وَافْصِلْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ بِقُعُودٍ أَوْ بِكَلاَمٍ أَوْ بِتَسْبِيحٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز فریضہ پڑھنا چاہو تو اذان و اقامت کہو اور اذان و اقامت کے درمیان بیٹھنے یا کلام کرنے یا تسبیح پڑھنے سے فاصلہ قائم کرو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{783} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ وَفَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۵۵ ح ۱۸۹؛ الاستبصار: ۱/۳۰۱ ح ۱۱۱۲؛ الوافی: ۷/۵۹۵؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۹۵ ح ۶۸۹۹

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۲۶۹؛ شرح العروۃ الوثقی: ۱۳/۳۵۳؛ غنائم الایام: ۲/۳۱۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۰۲؛ جواہر الکلام: ۹/۹۸؛ مستمسک مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۵۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۳۵۳؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۳۰۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۵/۳۲۸؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۲۳؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۲۵۷؛ مہذب الاحکام: ۶/۸۲؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۱/۹۰؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۹۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۳۳۰؛ الشہادۃ الثالثہ: ۲۶۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۴۹ ح ۱۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۹۷ ح ۶۹۰۹؛ الوافی: ۷/۵۸۸

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۲؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۵۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۶۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۶؛ ریاض المسائل: ۳/۹۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۳۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۳۸؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۱۰۹؛ مہذب الاحکام: ۶/۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۳۲۳؛ جواہر الکلام: ۹/۱۰۶؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۳۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۶۰۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۳۳۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۰/۵۴؛ وسائل العباد: ۱/۴۱۵

أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْمَرْأَةِ تُؤَذِّنُ لِلصَّلاَةِ فَقَالَ حَسَنٌ إِنْ فَعَلَتْ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ أَجْزَأَهَا أَنْ تُكَبِّرَ وَأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ ٱللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ ٱللَّهِ.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عورت بھی نماز کے لئے اذان (واقامت) دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ایسا کرے تو بہت اچھا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کے لئے تکبیر کہنا، اشھد ان لاالہ الاّ اللہ اور اشھد ان محمد الرسول اللہ کی گواہی دے دینا کافی ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{783} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: إِذَا أَذَّنْتَ فَأَفْصِحْ بِالْأَلِفِ وَٱلْهَاءِ وَصَلِّ عَلَى ٱلنَّبِيِّ كُلَّمَا ذَكَرْتَهُ أَوْ ذَكَرَهُ ذَاكِرٌ فِي أَذَانٍ وَغَيْرِهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب اذان دو تو الف اور ہا کو خوب ظاہر کرو اور اذان ہو یا اس کے علاوہ جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرو یا کوئی ذاکر ان کا ذکر کرے تو درود پڑھو۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ④

{784} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ يُجْزِيكَ مِنَ ٱلْأَذَانِ إِلاَّ مَا أَسْمَعْتَ نَفْسَكَ أَوْ فَهِمْتَهُ وَأَفْصِحْ بِالْأَلِفِ وَٱلْهَاءِ وَصَلِّ عَلَى ٱلنَّبِيِّ وَآلِهِ صَلَوَاتُ ٱللَّهِ عَلَيْهِمْ كُلَّمَا ذَكَرْتَهُ أَوْ ذَكَرَهُ ذَاكِرٌ عِنْدَكَ فِي أَذَانٍ أَوْ غَيْرِهِ وَكُلَّمَا اشْتَدَّ صَوْتُكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُجْهِدَ نَفْسَكَ كَانَ مَنْ يَسْمَعُ أَكْثَرَ وَكَانَ

---

① تہذیب الاحکام: ۲/۵۸ ح ۲۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۰۵ ح ۶۹۳۷؛ الوافی: ۷/۴۱۴

② مستند الشیعہ: ۴/۵۱۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۲۳۳؛ منتھی المطلب: ۴/۹۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۲؛ مہذب الاحکام: ۶/۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۹۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۵۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۶۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۱۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۸/۹۳؛ کشف اللثام: ۳/۳۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/۶۷؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۳۶؛ غنائم الایام: ۲/۹۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۶۴

③ الکافی: ۳/۳۰۳ ح ۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۴/۳۰۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۰/۴۳۱؛ الوافی: ۷/۵۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۰۸ ح ۶۹۴۵ و ۱۵ ح ۷۰۵۹

④ کلمۃ التقویٰ: ۱/۳۸۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۲۰؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۷۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۸/۳۱؛ العروۃ الوثقیٰ: ۱/۶۴۳؛ حقیقۃ الشریعۃ: ۱/۳۹۲؛ التعلیقۃ علی العروۃ: ۲/۲۹؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۸۲؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۲۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۴۰۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۳۷؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۳۱۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۶۲؛ جامع المقاصد: ۲/۱۸۲؛ حدود الشریعۃ: ۲/۳۵۴؛ جامع المقاصد: ۲/۱۸۲؛ منتھی المطلب: ۴/۳۳۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۸۸؛ مصباح الفقیہ: ۱/۳۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۵۷؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۸۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۵۲۸

أَجْرُكَ فِي ذَلِكَ أَعْظَمَ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اذان میں تمہارے لئے اتنی بھی آواز جائز ہے کہ جیسے تم خود کو سنا رہے ہو یا خود کو سمجھا رہے ہو اور باء اور الف فصاحت اور وضاحت سے کہو اور جب تم خود (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا) ذکر کرو یا کوئی ذاکر تمہارے سامنے ذکر کرے خواہ اذان میں ہو یا اس کے علاوہ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل علیہ السلام پر درود بھیجو اور بغیر اپنے نفس پر زور دیئے تمہاری جتنی بھی آواز بلند ہو گی تو اسے اکثر لوگ سنیں گے تو تمہارا اجر و ثواب اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{785} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ ٱلسَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: اَلسُّنَّةُ أَنْ تَضَعَ إِصْبَعَيْكَ فِي أُذُنَيْكَ فِي ٱلْأَذَانِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ اذان میں اپنی دو انگلیاں اپنے کانوں میں داخل کرو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{786} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ شَكَا إِلَى أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ سُقْمَهُ وَأَنَّهُ لاَ يُولَدُ لَهُ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ بِٱلْأَذَانِ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ ٱللَّهُ عَنِّي سُقْمِي وَ كَثُرَ وُلْدِي.

۞ ہشام بن ابراہیم نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں اپنی بیماری اور اولاد نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے اسے حکم دیا کہ اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان دیا کرے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا دکھ درد دور کر دیا اور میری بہت سی اولاد ہوئی۔ [5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۸۴ ح ۸۷۵؛ الوافی: ۷/ ۵۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۱۰ ح ۶۹۵۲ و ۷۰۵۹ ح ۷۰۵۹

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۲۲۹؛ غنائم الایام: ۲/ ۴۱۲؛ منتہی المطلب: ۴/ ۴۳۳؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۸۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۳۴۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۳۶۸؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۸۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/ ۳۴۲؛ العروۃ الوثقیٰ (محشیٰ) یزدی: ۱/ ۵۹۹؛ العروۃ الوثقیٰ: ۱/ ۶۴۳؛ العروۃ الوثقیٰ (سیستانی) یزدی: ۲/ ۱۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۹۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۵۹۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷/ ۲۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۶/ ۲۸۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۸۲۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/ ۲۷۴؛ جواہر الکلام: ۵/ ۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۹۵؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۵۰۴

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۸۴ ح ۱۱۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۱۲ ح ۶۹۵۹؛ الوافی: ۷/ ۶۰۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۸۴ ح ۸۷۳ (بفرق الفاظ)

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۴۹۳؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۲۲۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۵۵۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/ ۱۸۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۳۶۹؛ غنائم الایام: ۲/ ۴۱۳؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۵۲۸

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۹۲ ح ۹۰۳؛ الکافی: ۳/ ۳۰۸ ح ۳۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۵۹ ح ۲۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۱۲ ح ۶۹۶۰؛ مستدرک الوسائل: ۴/ ۳۹ ح ۴۱۳۰؛ الدعوات: ۱۸۹؛ الوافی: ۷/ ۵۹۲؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۱۵۶

## تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے [1] یا پھر معتبر ہے [2]

{787} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :اَلْأَذَانُ جَزْمٌ بِإِفْصَاحِ الْأَلِفِ وَ الْهَاءِ وَ الْإِقَامَةُ حَدْرٌ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اذان میں الف اور ہاء کو خوب واضح کر کے جزم دیا جائے گا (یعنی اذان آہستہ آہستہ اور ترتیل سے کہی جائے گی) اور اقامت جلدی جلدی کہی جائے گی۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا حسن ہے [5]

{788} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ اَلرَّجُلُ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَ قَدْ صَلَّى الْقَوْمُ أَ يُؤَذِّنُ وَ يُقِيمُ قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ وَ لَمْ يَتَفَرَّقِ الصَّفُّ صَلَّى بِأَذَانِهِمْ وَ إِقَامَتِهِمْ وَ إِنْ كَانَ تَفَرَّقَ الصَّفُّ أَذَّنَ وَ أَقَامَ.

❂ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس وقت مسجد پہنچتا ہے جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوتے ہیں تو کیا وہ اذان و اقامت کہے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس وقت پہنچے جب صف متفرق نہ ہوئی ہو تو ان لوگوں کی اذان و اقامت سے نماز پڑھ لے اور اگر صف متفرق ہو چکی ہو تو پھر اذان و اقامت کہے۔ [6]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [7]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۲۴۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۷۳

[2] عین الحیاۃ: ۲/۱۵۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۵۸ ح ۲۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۲۹ ح ۷۰۰۱؛ الوافی: ۷/۵۷۶؛ ذکری الشیعہ: ۳/۲۰۸

[4] الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۵۰؛ معجم المصطلحات: ۲۰۲؛ ریاض المسائل: ۳/۸۹؛ مہذب الاحکام: ۶/۸۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۸/۴۱۳؛ جواہر الکلام: ۹/۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۹۹؛ فقہ الصادق: ۴/۲۲۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۴۱۷

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۷۷۴؛ منتہی المطلب: ۴/۳۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۶۷؛ غنائم الایام: ۲/۴۱۰؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۳۰۱؛ جامع المدارک: ۱/۳۱۷؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۹۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۳۲۳؛ مصابیح الظلام: ۶/۵۲۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۸۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۷۲؛ ینابیع الاحکام: ۳/۸۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۳۰۲

[6] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۱ ح ۱۱۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۳۰ ح ۷۰۰۳؛ الوافی: ۷/۶۰۷

[7] مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۷۰؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۵۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۳؛ مصابیح الظلام: ۶/۳۸۵؛ غنائم الایام: ۲/۴۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۷۸؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۸۹؛ فقہ الصادق: ۴/۳۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۸۵؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۱۱۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۶۰؛ ریاض المسائل: ۳/۷۶؛ مستند الشیعہ: ۴/۵۳۰

{789} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْأَذَانِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْ غَيْرِ عَارِفٍ قَالَ لاَ يَسْتَقِيمُ الْأَذَانُ وَ لاَ يَجُوزُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِهِ إِلاَّ رَجُلٌ مُسْلِمٌ عَارِفٌ فَإِنْ عَلِمَ الْأَذَانَ فَأَذَّنَ بِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَارِفاً لَمْ يُجْزِ أَذَانُهُ وَ لاَ إِقَامَتُهُ وَ لاَ يُقْتَدَى بِهِ وَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَ يُقِيمُ لِيُصَلِّيَ وَحْدَهُ فَيَجِيءُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَقُولُ لَهُ نُصَلِّي جَمَاعَةً فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يُصَلِّيَا بِذَلِكَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ قَالَ لاَ وَ لَكِنْ يُؤَذِّنُ وَ يُقِيمُ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیا غیر عارف شخص کا اذان دینا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی اذان درست نہیں ہے اور یہ جائز نہیں ہے کہ کوئی اذان دے مگر یہ کہ وہ مرد مسلم عارف ہو اور اگر اذان کا علم رکھتا ہو تو وہ اذان دے اور اگر وہ عارف نہیں ہے تو نہ اس کی اذان اور نہ ہی اقامت کافی ہے اور امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اذان و اقامت کہی تا کہ فرادیٰ نماز پڑھے لیکن ایک اور شخص آ گیا اور اس نے خواہش کی کہ باجماعت نماز پڑھیں تو کیا جائز ہے کہ اس کہی ہوئی اذان و اقامت پر اکتفا کر کے نماز پڑھ لیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ (از سر نو) اذان و اقامت کہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{790} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْأَذَانَ وَ الْإِقَامَةَ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ قَالَ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ فَإِنَّمَا الْأَذَانُ سُنَّةٌ.

عبید بن زرارہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اذان و اقامت بھول گیا یہاں تک کہ نماز شروع کر لی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی نماز جاری رکھے کیونکہ اذان سنت ہے۔ [3]

---

[1] الکافی: ۳/۳۰۴ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۷ ح ۱۱۰۱؛ الوافی: ۷/۵۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۳۱ ح ۷۰۰۸ و ۴۳۲ ح ۷۰۰۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۴ ح ۱۱۶۸ (مختصراً)

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۸۷؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۸۵؛ مستمسک العروۃ: ۸/۶۱۲؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۲۳۶؛ ریاض المسائل: ۳/۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۴؛ مستند الشیعہ: ۴/۵۱۱؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۱۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۱۰؛ فقہ الصادق: ۴/۲۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۶۵؛ غنائم الایام: ۲/۴۳۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۸۶؛ جواہر الکلام: ۹/۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۵/۹۱

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۵ ح ۱۱۳۹؛ الاستبصار: ۱/۳۰۴ ح ۱۱۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۳۴ ح ۷۰۱۳؛ الوافی: ۷/۶۲۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{791} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ فَنَقَصَ الْأَذَانَ وَ أَنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصَلِّيَ بِأَذَانِهِ فَأَتِمَّ مَا نَقَصَ هُوَ مِنْ أَذَانِهِ وَ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب موذن اذان دے اور اذان میں کوئی کمی ہو اور تم اس کی اذان پر اکتفا کر کے نماز پڑھنا چاہو تو اس کی اذان میں جو کمی ہوا سے پورا کر دو اور اگر کوئی ایسا لڑکا اذان دے جسے احتلام نہ ہوا ہو (یعنی نابالغ ہو) تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{792} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ سَهَا فِي الْأَذَانِ فَقَدَّمَ أَوْ أَخَّرَ عَادَ عَلَى الْأَوَّلِ الَّذِي أَخَّرَهُ حَتَّى يَمْضِيَ عَلَى آخِرِهِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص سے اذان میں سہو ہو جائے (یعنی بھول جائے) اور فصلوں کو مقدم و موخر کر بیٹھے تو سب سے پہلے جس فصل کو موخر کیا اس سے شروع کر کے آخر تک اذان مکمل کر دے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/ ۹۴ ۳؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۵۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/ ۲۳۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۴؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۹۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۹؛ منتہی المطلب: ۴/ ۳۱۰؛ فقہ الصادق ؑ: ۶/ ۲۵۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۵۲ ۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۶۰۶؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۱۹۴؛ ریاض المسائل: ۳/ ۹۱؛ کشف اللثام: ۳/ ۳۹۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۲۱؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۸/ ۲۷۳؛ الخلل فی الصلاۃ: ۳۰۴؛ انوار الفقاہۃ: ۲/ ۱۱۸

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۸۰ ح ۱۱۱۲؛ الوافی: ۷/ ۵۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۳۷ ح ۷۰۲۲ و ۷۰۴۰ ح ۷۰۳۱

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/ ۳۸۸؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۳۰۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۸/ ۲۱۳؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۵۹؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۵۲؛ جواہر الکلام: ۹/ ۳۶؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۵۹؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۵۷۲؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۷۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۳۸۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۹۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۶/ ۳۵؛ ریاض المسائل: ۳/ ۱۰۴

[4] الکافی: ۳/ ۳۰۵ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۸۰ ح ۱۱۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۴۱ ح ۷۰۴۵؛ الوافی: ۳/ ۳۰۵

[5] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۸۸؛ شرح فروع کافی مازندرانی: ۲/ ۵۵۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۳۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۶۵ ۳؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۸۳؛ روض الجنان: ۲/ ۶۴۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۱۷۱؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۴۷؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۸۱۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۴۰۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۱۶؛ جامع المقاصد: ۲/ ۱۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۴۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۵۴؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۸۷ ۳؛ الحبل المتین: ۲/ ۲۷۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۱۱۵؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۸/ ۳۸۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/ ۸۹؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۵۱۲؛ جواہر الکلام: ۹/ ۹۰؛ غنائم الایام: ۲/ ۴۰۷

{793} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ مِنَ الْأَذَانِ حَرْفاً فَذَكَرَهُ حِينَ فَرَغَ مِنَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ قَالَ يَرْجِعُ إِلَى الْحَرْفِ الَّذِي نَسِيَهُ فَلْيَقُلْهُ وَ لْيَقُلْ مِنْ ذَلِكَ الْحَرْفِ إِلَى آخِرِهِ وَلاَ يُعِيدُ الْأَذَانَ كُلَّهُ وَلاَ الْإِقَامَةَ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص اذان میں سے ایک کلمہ کہنا بھول جائے اور اذان و اقامت کہہ چکنے کے بعد اسے یاد آئے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلے وہ بھولے ہوئے کلمے کو بجالائے اور پھر اس کے بعد والے کلمے ادا کرے اور اسے تمام اذان و اقامت کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{794} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ بُدَّ لِلْمَرِيضِ أَنْ يُؤَذِّنَ وَ يُقِيمَ إِذَا أَرَادَ الصَّلاَةَ وَلَوْ فِي نَفْسِهِ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ سُئِلَ فَإِنْ كَانَ شَدِيدَ الْوَجَعِ قَالَ لاَ بُدَّ مِنْ أَنْ يُؤَذِّنَ وَ يُقِيمَ لِأَنَّهُ لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَةٍ.

عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب مریض نماز پڑھنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اذان اقامت کہے اور اگر زبان سے لفظ ادا نہ کر سکے تو دل میں کہہ لے۔

آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ اگر اسے سخت درد ہو تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگرچہ ہو مگر ضروری ہے کہ اذان و اقامت کہے کیونکہ نماز بغیر اذان و اقامت نہیں ہوتی۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۸۹ ح ۸۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۴۲ ح ۷۰۳۸؛ الوافی: ۷/۲۲۳

[2] لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/۶۵؛ شرح العروۃ: ۱۳/۳۳۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۶/۱۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۳۳۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۵/۸۹؛ منیۃ الراغب: ۱۳۱؛ مہذب الاحکام: ۶/۲۷؛ مستند الشیعہ: ۴/۸۸؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۸۳؛ غنائم الایام: ۲/۴۰۷؛ جامع المدارک: ۱/۳۱۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۴۰۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۸۶؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۱۰۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۲ ح ۱۱۲۳؛ علل الشرائع: ۲/۲۹۳؛ الاستبصار: ۱/۳۰۰ ح ۱۱۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۴۴ ح ۷۰۴۴؛ الوافی: ۷/۲۰۹؛ بحار الانوار: ۸۱/۱۳۰؛ حدایۃ الامۃ: ۲/۲۵۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۸۶؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۴۹۶؛ معتصم الشیعہ: معتصم الشیعہ: ۲/۵۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۲۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۳۱

{795} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اَلسُّنَّةُ فِي الْأَذَانِ يَوْمَ عَرَفَةَ أَنْ يُؤَذِّنَ وَ يُقِيمَ لِلظُّهْرِ ثُمَّ يُصَلِّيَ ثُمَّ يَقُومَ فَيُقِيمَ لِلْعَصْرِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَ كَذَلِكَ فِي الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِمُزْدَلِفَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عرفہ کے دن سنت یہ ہے کہ نماز ظہر کے لئے تو اذان بھی دے اور اقامت بھی کہے پھر نماز ظہر پڑھے اور بعد ازاں عصر کے لئے صرف اقامت کہے اور اذان نہ دے اور بمقام مزدلفہ مغرب و عشاء کے ساتھ بھی یہی معاملہ کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{796} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمُ الْفُضَيْلُ وَ زُرَارَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَ إِقَامَتَيْنِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ اور اسی طرح مغرب و عشاء ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کر کے پڑھی۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

نیز حدیث 555 دیکھئے۔

{797} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۲ ح ۱۱۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۴۵ ح ۷۰۴۸؛ الوافی: ۷/۶۱۰

[2] التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۶۷؛ حدود الشریعہ: ۱/۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۵۴؛ موسوعہ البرغانی: ۶/۲۳۹؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۱۸؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۲۴؛ مصابیح الظلام: ۶/۹۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/۵۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۸۹؛ جواہر الکلام: ۹/۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۶۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۷۳؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۲۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۸۶؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۷۱؛ منتهی المطلب: ۴/۳۱۹؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۴۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۱۸ ح ۶۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۸۷ ح ۸۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۲۳ ح ۴۹۸۱؛ الوافی: ۷/۲۸۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱/۲۵؛ جواہر الکلام: ۹/۳۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۷؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۶۱؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۶۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/۵۶؛ مہذب الاحکام: ۶/۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۰۳؛ ریاض المسائل: ۳/۴۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۰۳؛ مستند الشیعہ: ۴/۴۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۱۹۳؛ الفقہ المقارن: ۹۴

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا نَسِيتَ ٱلصَّلاَةَ أَوْ صَلَّيْتَهَا بِغَيْرِ وُضُوءٍ وَ كَانَ عَلَيْكَ قَضَاءُ صَلَوَاتٍ فَابْدَأْ بِأَوَّلِهِنَّ فَأَذِّنْ لَهَا وَ أَقِمْ ثُمَّ صَلِّهَا ثُمَّ صَلِّ مَا بَعْدَهَا بِإِقَامَةٍ إِقَامَةٍ لِكُلِّ صَلاَةٍ اَلْحَدِيثَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر نماز بھول جاؤ یا بغیر وضو کے پڑھو اور تمہارے اوپر نمازوں کی قضا واجب ہو تو پہلی نماز کے لئے اذان واقامت دونوں کہو اور بعد ازاں ہر ہر نماز کے لئے صرف اقامت کہتے جاؤ۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{798} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبِي ٱلْوَلِيدِ حَفْصِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ إِذَا قَالَ ٱلْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ ٱلصَّلاَةُ أَ يَقُومُ ٱلْقَوْمُ عَلَى أَرْجُلِهِمْ أَوْ يَجْلِسُونَ حَتَّى يَجِيءَ إِمَامُهُمْ قَالَ لاَ بَلْ يَقُومُونَ عَلَى أَرْجُلِهِمْ فَإِنْ جَاءَ إِمَامُهُمْ وَ إِلاَّ فَلْيُؤْخَذْ بِيَدِ رَجُلٍ مِنَ ٱلْقَوْمِ فَيُقَدَّمَ.

حفص بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب اقامت کہنے والا قد قامت الصلوٰۃ کہے تو کیا لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں یا پیش نماز کے انتظار میں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ وہ آجائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ کھڑے ہو جائیں پس اگر پیش نماز آجائے تو ٹھیک ورنہ کسی (دوسرے اہل شخص) کے ہاتھ سے پکڑ کر اسے آگے کر دیا جائے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{799} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرِّوَايَةِ ٱلَّتِي يَرْوُونَ أَنَّهُ لاَ يَنْبَغِي أَنْ يَتَطَوَّعَ فِي وَقْتِ فَرِيضَةٍ مَا حَدُّ هَذَا ٱلْوَقْتِ قَالَ إِذَا أَخَذَ ٱلْمُقِيمُ فِي ٱلْإِقَامَةِ فَقَالَ لَهُ إِنَّ

---

[1] الکافی: ۳/۲۹۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۵۸ ح ۳۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۴۶ ح ۷۰۴۸؛ الوافی: ۸/۱۰۱۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۸۸

[2] مستند الشیعہ: ۷/۲۹۶؛ شرح العروۃ: ۱۶/۱۸۱؛ جواہر کلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۸۲؛ موسوعہ البرغانی: ۴/۱۳۹؛ مشارق الاحکام: ۲/۵۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۵۷۲؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۶۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۱۲۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۷۲؛ مستمسک العروۃ: ۵/۸۹؛ مدارک العروۃ: ۱۲/۲۶۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/۲۸۰؛ روض الجنان: ۱۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۵۵۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/۲۲۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۵ ح ۱۱۴۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۵ ح ۱۱۳۷؛ الوافی: ۸/۲۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۵۰ ح ۷۰۵۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۸۵؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۳۲۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۳۹۵؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۱۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۱۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۹۵؛ الحاشیۃ علی مدارک الاحکام: ۳/۲۶۳؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۵۹؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۱/۹۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۶۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۶۱

اَلنَّاسَ يَخْتَلِفُونَ فِي اَلْإِقَامَةِ فَقَالَ اَلْمُقِيمُ اَلَّذِي تُصَلِّي مَعَهُ.

۞ عمر بن یزید نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس روایت کے متعلق پوچھا جو لوگ بیان کرتے ہیں کہ فریضہ کے وقت میں نافلہ نہیں پڑھنا چاہیے تو اس نافلہ کی حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اقامت کہنے والا اقامت شروع کرے (تو نافلہ نہ پڑھا جائے)

آپ علیہ السلام سے اس نے عرض کیا کہ لوگ تو اقامت میں مختلف ہیں (کہ کوئی پہلے اور کوئی بعد میں کہتا ہے) تو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری مراد اس شخص کی اقامت ہے جس کے ساتھ تم نماز پڑھتے ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2]

{800} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ لَهُ: يَا مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ لاَ تَدَعَنَّ ذِكْرَ اَللَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلَوْ سَمِعْتَ اَلْمُنَادِيَ يُنَادِي بِالْأَذَانِ وَأَنْتَ عَلَى اَلْخَلاَءِ فَاذْكُرِ اَللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلْ كَمَا يَقُولُ اَلْمُؤَذِّنُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے محمد بن مسلم! کسی حال میں بھی اللہ کا ذکر ترک نہ کرو اور اگر تم بیت الخلاء میں ہو اور موذن کی اذان سنو تو اللہ کا ذکر کرو اور وہی کہو جیسا موذن کہہ رہا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{801} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ يُؤَذِّنُ اَلرَّجُلُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ اَلْقِبْلَةِ قَالَ إِذَا كَانَ اَلتَّشَهُّدُ مُسْتَقْبِلَ اَلْقِبْلَةِ فَلاَ بَأْسَ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۸۳ ح ۸۴۱؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۸۴ ح ۱۱۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۵۲۳ ح ۷۰۶۳؛ الوافی: ۷/ ۳۶۶

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۳۹؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۳۲۰؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۹۵/ ۱۹۳؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۹۳۲۴؛ شرح العروۃ: ۱۱/ ۳۳۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۹۱؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۵۱۴؛ فقہ الصادق: ۹/ ۲۳۷؛ ریاض المسائل: ۲/ ۲۳۵؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۱۲۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۹۳؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۱۶۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۲۶۵؛ احکام الصلاۃ شریعت اصفہانی: ۷۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۲۵۶

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۸۸ ح ۸۹۱؛ علل الشرائع: ۱/ ۲۸۴؛ الوافی: ۷/ ۵۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۵۴ ح ۷۰۶۷؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۸۸؛ بحار الانوار: ۷۷/ ۱۷۵ و ۸۱/ ۱۷۶

[4] جواہر الکلام: ۹/ ۲۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۵۵۳؛ منتہی المطلب: ۴/ ۳۳۲؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۳۱۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۵۷۵؛ مستند الشیعہ: ۱/ ۴۰۳؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۲۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۵۶؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۳/ ۳۱۴؛ فقہ الصادق: ۹/ ۳۱۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۱۷۳؛ شرح نجاۃ العباد: ۲۱۰؛ الزبدۃ الفقہیۃ: ۲/ ۵۶؛ کشف اللثام: ۱/ ۲۴۳؛ ریاض المسائل: ۱/ ۱۱۶؛ مدارک العروۃ: ۱۴/ ۲۲۳؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۷۴۹؛ مہذب الاحکام: ۲/ ۹۲؛ کتاب الطہارۃ انصاری: ۱/ ۴۸۸؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۹۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۰۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۳۴۵؛ شرح طہارۃ القواعد: ۹۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/ ۲۰۹؛ روض الجنان: ۲/ ۲۵۵

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی موذن قبلہ سے ہٹ کر اذان دے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب شہادت روبقبلہ دے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

## قول مؤلف:

اجرت لے کر اذان دینے کے حوالے سے حدیث نمبر 1982 کی طرف رجوع کیجئے۔

{802} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صَلِّ الْجُمُعَةَ بِأَذَانِ هَؤُلَاءِ فَإِنَّهُمْ أَشَدُّ شَيْءٍ مُوَاظَبَةً عَلَى الْوَقْتِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ان (عام موذنین) کی اذان پر اعتماد کر کے نماز جمعہ پڑھو کیونکہ یہ لوگ بڑی سختی سے وقت کی پابندی کرتے ہیں۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

### اذان اور اقامت کا ترجمہ:

اللہ اکبر: یعنی خدائے تعالیٰ اس سے بزرگ تر ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔

اَشهَدُ اَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا الله: یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ یکتا اور بے مثل اللہ کے علاوہ کوئی پرستش کے قابل نہیں ہے۔

اَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدُ الرَّسُولُ الله: یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے پیغمبر اور اسی کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔

اَشهَدُ اَنَّ عَلِیاً وَلِیُّ الله: یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام مومنوں کے امیر اور تمام مخلوق پر اللہ کے

---

[1] الکافی: ۳/۳۰۵ ح ۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۵۶ ح ۷۰۵۷؛ الوافی: ۷/۵۹۳؛ ھدایۃ الامۃ: ۲/۲۵۲

[2] ینابیع الاحکام: ۳/۸۱۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۱۴؛ موسوعۃ البرغانی: ۶/۲۹۹؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۳/۳۴۷؛ شرح العروۃ: ۱۳/۳۴۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۲۳؛ مصباح الھدی: ۶/۵۲۳؛ جواھر الکلام: ۹/۹۳؛ کشف اللثام: ۳/۳۷۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۴ ح ۱۱۳۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۹۱ ح ۸۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۷۸ ح ۶۸۳۱؛ الوافی: ۷/۶۱۶؛ بحار الانوار: ۷۹/۳۵۷

[4] تفصیل الشریعہ: ۶/۳۴۷؛ مصباح الفقیہ: ۹/۱۷۳؛ آراء المراجع فی الحج: ۲/۸۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۹۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۶۸؛ ریاض المسائل: ۳/۵۳؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۱/۳۰۱؛ موسوعۃ البرغانی: ۴/۵۷؛ جواھر الکلام: ۷/۲۹۶؛ براھین الحج: ۳/۲۱۵؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۵۴؛ مستند الشیعہ: ۴/۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۳۵؛ غنائم الایام: ۲/۸۱۶؛ مصابیح الظلام: ۵/۵۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۶۸

ولی ہیں۔ [1]

حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ: یعنی نماز کی طرف جلدی کرو

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ: یعنی رستگاری کے لئے جلدی کرو

حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ: یعنی بہترین کام کے لئے جو (ولایت ہے) جلدی کرو

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ: یعنی بالتحقیق نماز قائم ہوگئی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ: یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

## ﴿نماز کے واجبات﴾

{803} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: لَا عَمَلَ إِلَّا بِنِيَّةٍ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: نیت کے بغیر کوئی عمل نہیں ہے۔ [2]

**تحقیق:**

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [3]

{804} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَلَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيٰماً وَ قُعُوداً وَ عَلٰى جُنُوبِهِمْ قَالَ الصَّحِيحُ يُصَلِّي قَائِماً وَ قُعُوداً الْمَرِيضُ يُصَلِّي جَالِساً وَ عَلٰى جُنُوبِهِمُ الَّذِي يَكُونُ أَضْعَفَ مِنَ الْمَرِيضِ الَّذِي يُصَلِّي جَالِساً.

ابوحمزہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: "اور (اہل ایمان) وہ لوگ ہیں جو قیام، قعود اور اپنے پہلوؤں پر خدا کا ذکر کرتے ہیں (آل عمران:۱۹۱)" کے بارے میں فرمایا: جو تندرست ہے وہ قیام وقعود کی حالت میں نماز پڑھے گا اور جو بیمار ہے وہ بیٹھ کر پڑھے گا اور اگر بیٹھ کر پڑھنے والا بیمار سے بھی زیادہ کمزور ہو تو وہ پہلو کے بل لیٹ کر پڑھے گا۔ [4]

---

[1] اور اس بارے قبل ازیں گفتگو گزر چکی ہے کہ بعض اسے جائز، بعض مستحب، بعض سنت اور بعض جزو سمجھتے ہیں۔ اس کی تفصیل کے لئے ہماری کتب "احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ" (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور) اور "تیسری گواہی سے انکار کیوں" (مطبوعہ القائم پبلیکیشنز لاہور) کی طرف رجوع کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

[2] الکافی: ۲/۸۴ ح ۱؛ الوافی: ۴/۳۶۱؛ بحار الانوار: ۶۷/۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۶ ح ۸۳؛ المحاسن: ۱/۲۲۱؛ بصائر الدرجات: ۱۱۱؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۰۵؛ الخصال: ۱/۱۸؛ الجعفریات: ۱۵۰؛ تحف العقول: ۴۳؛ مستدرک الوسائل: ۱/۸۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۸۶ ح ۵۲۰؛ امالی طوسی: ۵۸۵؛ مجموعہ ورام: ۲/۱۷۱

[3] مرآۃ العقول: ۸/۸۸

[4] الکافی: ۳/۴۱۱ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۷۶ ح ۳۹۶؛ الوافی: ۸/۱۰۴۰؛ بحار الانوار: ۸۱/۳۳۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۲۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۲۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۴/۱۱۵ ح ۴۲۷۰؛ تفسیر البرہان: ۱/۷۲۶؛ تفسیر العیاشی: ۱/۲۱۱

## تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے۔ [1]

{805} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ رَجُلٍ سَهَا خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَمْ يَفْتَتِحِ الصَّلَاةَ قَالَ يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَ لَا صَلَاةَ بِغَيْرِ افْتِتَاحٍ.

❂ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پیش نماز کے پیچھے تکبیرۃ الاحرام کہنا بھول گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ کرے کیونکہ تکبیرۃ الاحرام کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{806} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْفَرْضِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الْوَقْتُ وَ الطَّهُورُ وَ الْقِبْلَةُ وَ التَّوَجُّهُ وَ الرُّكُوعُ وَ السُّجُودُ وَ الدُّعَاءُ قُلْتُ مَا سِوَى ذَلِكَ فَقَالَ سُنَّةٌ فِي فَرِيضَةٍ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نماز میں فرض چیزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقت، طہارت، قبلہ، توجہ، رکوع، سجود اور دعا (فرض ہیں)۔

میں نے عرض کیا: اور جو اس کے علاوہ ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: فریضہ میں سنت ہیں۔ [4]

---

[1] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۵۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۱۳؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۸۹۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۱۰۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷/ ۲۳؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۳۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۰۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۳۰؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۳۹۱؛ الحبل المتین: ۲/ ۳۲۷؛ المنتخب من التفسیر الموضوعی: ۱۹۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۳۵؛ منتھی المطلب: ۵/ ۸؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۶۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/ ۳۱۹؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۱۱؛ مختلف الشیعہ: ۳/ ۳۳

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۵۳ ح ۱۴۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۳ ح ۷۲۲۳؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۲۴۹؛ الوافی: ۸/ ۹۱۳

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۳۵۹؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۹۰؛ جواہر الکلام: ۹/ ۲۲۳؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۱۲۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۳۲۳؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۳۴۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۰۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۳۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۲۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۸۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/ ۳۰۳؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۷؛ ریاض المسائل: ۳/ ۱۹۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۸۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۲۲۷

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۴۱ ح ۹۵۵؛ الکافی: ۳/ ۲۷۲ ح ؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۱ ح ۸۰۵۳؛ الوافی: ۷/ ۳۱؛

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{807} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يُجْزِي الرَّجُلَ فِي صَلَاتِهِ أَقَلُّ مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِيحَاتٍ أَوْ قَدْرِهِنَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کے لئے نماز (کے رکوع وسجود) میں تین بار تسبیح پڑھنے یا اس کی مقدار کے مطابق (ذکر) سے کم جائز نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا حسن ہے [4]

{808} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي رَجُلٍ نَسِيَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ إِنْ ذَكَرَ أَنَّهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَقَطْ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ وَ إِنْ لَمْ يَذْكُرْ شَيْئاً مِنَ التَّشَهُّدِ أَعَادَ الصَّلَاةَ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص نماز میں تشہد پڑھنا بھول جائے مگر اسے اتنا یاد آئے کہ اس نے صرف بسم اللہ پڑھی تھی تو اس کی نماز درست ہے اور اگر اس کا کچھ حصہ بھی یاد نہ آئے تو پھر نماز کا اعادہ کرے۔ [5]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [6]

---

[1] تفصیل الشریعہ:۴/ ۹؛ سند العروہ (الصلاۃ):۲۱: ۳؛ ذخیرۃ المعاد:۲ /۵۱ ۳؛ تعلیقہ المعاد:۲ /۵۱ ۳؛ تعلیقہ علی معالم الاصول:۶ /۹۲؛ التعلیقہ الاستدلالی:۱/ ۹۳؛ قرأت فقہیہ:۲ /۶ ۷؛ الحدائق الناضرۃ:۸ /۵۸ ۳؛ کشف اللثام:۴ /۴۶ ۳؛ نہایہ المقال مامقانی:۱۴ ۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی:۱ /۶۱ ۳؛ مصابیح الظلام:۲ /۸۶ ۳؛ استقصا الاعتبار:۵ /۹۷ ۲؛ شرح العروۃ:۱۵ /۶۰ ۳؛ ملاذ الاخیار:۴ /۸۲ ۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۲ /۷۱ ۳؛ مراۃ العقول:۱۵ /۲۵؛ معتصم الشیعہ:۳ /۲۳ ۱؛ ذکری الشیعہ:۳ /۸۲ ۲؛ تنقیح مبانی العروۃ:۳ ۲۱ ۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۱۴ /۲۶۷

[2] تہذیب الاحکام:۲ /۷۹ ح ۲۹۷؛ الاستبصار:۱ /۳۲۳ ح ۲۰۸؛ وسائل الشیعہ:۶ /۳۰۳ ح ۸۰۳۰؛ الوافی:۸ /۷۰۷

[3] ملاذ الاخیار:۳ /۵۳ ۷؛ کتاب الخمس ہاشمی شاہرودی:۱ /۹۲؛ کتاب الصلاۃ انصاری:۲ /۱۷؛ مختلف الشیعہ:۲ /۶۶ ۱؛ معتصم الشیعہ:۳ /۸ ۷

[4] مستمسک العروۃ:۶ /۰۲ ۳؛ ذخیرۃ المعاد:۲ /۸۲ ۲؛ فقہ الصادقؑ:۷ /۷ ۲؛ مستند الشیعہ:۵ /۲۰۹

[5] تہذیب الاحکام:۲ /۱۹۲ ح ۵۸۷؛ الاستبصار:۱ /۳۴۳ ح ۲۹۳؛ وسائل الشیعہ:۶ /۴۰۳ ح ۸۲۹۰؛ الوافی:۸ /۹۴۳؛ بحار الانوار:۸۵ /۱۵۵

[6] ملاذ الاخیار:۴ /۵۴۱؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۳ /۵۴۱؛ شرح العروۃ:۱۵ /۴۹ ۲؛ فقہ الصادقؑ:۵ /۵۳۳؛ الرسائل الاحمدیہ:۲ /۸ ۷؛ جواہر الکلام:۱۰ /۵۲ ۲؛ مستمسک العروۃ:۶ /۵۳۳؛ الحدائق الناضرۃ:۹ /۰۳ ۱؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۵ /۸۰؛ الانوار الالہیہ:۷ ۴؛ مفتاح الکرامہ:۳ /۹۲ ۲؛ مصابیح الظلام:۹ /۱۹؛ معتصم الشیعہ:۳ /۵۳ ۲؛ مدارک الاحکام:۴ /۸ ۲۲؛ خلل الصلاۃ واحکامہ حائری:۳ ۲۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ):۴ /۷۰؛ احکام الخلل فی الصلاۃ انصاری:۴۶؛ مستند الشیعہ:۵ /۳۲۶

{809} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُعَادُ الصَّلاَةُ إِلاَّ مِنْ خَمْسَةٍ اَلطَّهُورِ وَ اَلْوَقْتِ وَ اَلْقِبْلَةِ وَ اَلرُّكُوعِ وَ اَلسُّجُودِ ثُمَّ قَالَ اَلْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ وَ اَلتَّشَهُّدُ سُنَّةٌ فَلاَ تَنْقُضُ اَلسُّنَّةُ اَلْفَرِيضَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ نہ کیا جائے سوائے پانچ چیزوں کے: طہارت، وقت، قبلہ، رکوع اور سجود۔ پھر فرمایا: قرأت سنت ہے اور تشہد بھی سنت ہے اور کوئی سنت فریضہ کو باطل نہیں کرتی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

ممکن ہے کہ سنت سے مراد سنت واجبہ ہو یا یہ کہ یہ وجوب بذریعہ سنت قائم ہوا ہو جیسا کہ مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

{810} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى اَلسَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلتَّسْلِيمِ مَا هُوَ فَقَالَ هُوَ إِذْنٌ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلام (نماز) کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (نماز ختم کرنے کا) اذن ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

## نیت:

{811} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۵۲ ح ۵۹۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۳۹ ح ۹۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۰۱ ح ۸۲۸۴؛ الوافی: ۷/ ۴۴

[2] غنائم الایام: ۳/ ۵۰؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۱۲۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۸۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۲۲۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۱؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۳۹۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۲۲۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۳۴؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۲۰۴؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۵۱؛ مہذب الاحکام: ۱/ ۴۹۳؛ قرأت تکبیہ: ۲/ ۴۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/ ۱۳۹؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۱۶۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۳۲؛ الاحکام کاشف الغطاء: ۱/ ۴۴؛ الہدایہ الی غوامض الکفایہ: ۵/ ۴۹۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۲۴۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۱۰۳؛ منتھی الدرایہ: ۸/ ۴۶۶؛ عمدۃ الاصول: ۶/ ۳۶۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۷ ح ۱۲۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۱۶ ح ۸۳۱۶؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۳۱۱؛ الوافی: ۸/ ۸۲۷

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/ ۲۴۹؛ تفصیل الشریعہ: ۱/ ۱۹۹؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۷؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/ ۳۰۱؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/ ۲۶؛ منتھی المطلب: ۵/ ۲۱۲؛ الحبل المتین: ۲/ ۲۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/ ۱۹۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۸۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۹۱؛ المسالک الجامعیہ: ۴۰۶

عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: لاَ عَمَلَ إِلاَّ بِنِيَّةٍ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: کوئی عمل بغیر نیت کے عمل ہی نہیں ہے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ (2)

{812} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ اَلثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ حَسَبَ لِقُرَشِيٍّ وَ لاَ لِعَرَبِيٍّ إِلاَّ بِتَوَاضُعٍ وَ لاَ كَرَمَ إِلاَّ بِتَقْوَى وَ لاَ عَمَلَ إِلاَّ بِالنِّيَّةِ وَ لاَ عِبَادَةَ إِلاَّ بِالتَّفَقُّهِ أَلاَ وَ إِنَّ أَبْغَضَ اَلنَّاسِ إِلَى اَللَّهِ مَنْ يَقْتَدِي بِسُنَّةِ إِمَامٍ وَ لاَ يَقْتَدِي بِأَعْمَالِهِ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: کسی قریشی اور کسی عربی کے لئے کوئی ذاتی فضیلت نہیں ہے مگر تواضع وفروتنی کے ساتھ اور کوئی کرم و بزرگی نہیں مگر تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ اور کوئی عمل نہیں مگر نیت کے ساتھ اور کوئی عبادت نہیں مگر تفقہ و معرفت کے ساتھ اور جان لو کہ تمام لوگوں میں خدا کی نگاہ میں ناپسندیدہ (بلکہ بغض زدہ) شخص وہ ہے جو کسی امام کی سنت کی اقتداء تو کرے اور اپنے اعمال میں اس کی اقتداء نہ کرے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے (4) یا حسن ہے۔ (5)

{813} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ اَلْجَهْمِ عَنِ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ اَلصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: مَا ضَعُفَ بَدَنٌ عَمَّا قَوِيَتْ عَلَيْهِ اَلنِّيَّةُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی کام کے کرنے کی نیت قوی ہو تو بدن کبھی کمزور نہیں ہوتا۔ (6)

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔ (7)

{814} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي

---

(1) الکافی: ۲/ ۸۴ ح ۱؛ الوافی: ۴/ ۳۶۱؛ بحار الانوار: ۶۷/ ۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۶ ح ۸۳؛ ۶/ ۵ ح ۱۹۲۷؛ تقریب المعارف: ۳۴۷؛ الفصول المہمہ: ۱/ ۲۵۷؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۸۶ ح ۵۲۰؛ مستدرک الوسائل: ۱/ ۸۸ ح ۵۳؛ المحاسن: ۱/ ۲۲۱؛ بصائر الدرجات: ۱۱۱؛ الجعفریات: ۱۵۰؛ کنز الفوائد: ۱/ ۵۵

(2) مرآۃ العقول: ۸/ ۸۸

(3) الکافی: ۸/ ۲۳۴ ح ۳۱۲؛ الخصال: ۱/ ۱۸؛ الوافی: ۴/ ۳۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۷ ح ۸۵؛ بحار الانوار: ۶۷/ ۲۰۴؛ تحف العقول: ۱/ ۲۸۰

(4) معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۴/ ۸۵

(5) مرآۃ العقول: ۲۶/ ۱۷۸؛ الرسائل الاعتقادیہ: ۴۷

(6) من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۴۰۰ ح ۵۸۵۵؛ امالی صدوق: ۳۲۹ مجلس ۵۳؛ الوافی: ۴/ ۳۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۵۳ ح ۱۰۶؛ بحار الانوار: ۶۷/ ۲۰۵

(7) روضۃ المتقین: ۱۳/ ۱۴۶

عَبْدِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اَلْعُبَّادَ ثَلاَثَةٌ قَوْمٌ عَبَدُوا اَللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَوْفاً فَتِلْكَ عِبَادَةُ اَلْعَبِيدِ وَ قَوْمٌ عَبَدُوا اَللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى طَلَبَ اَلثَّوَابِ فَتِلْكَ عِبَادَةُ اَلْأُجَرَاءِ وَ قَوْمٌ عَبَدُوا اَللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ حُبّاً لَهُ فَتِلْكَ عِبَادَةُ اَلْأَحْرَارِ وَ هِيَ أَفْضَلُ اَلْعِبَادَةِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عبادت گزاروں کی تین قسمیں ہیں: ایک طبقہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت خوف کی وجہ سے کرتے ہیں تو یہ غلاموں والی عبادت ہے، دوسرا طبقہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اجر وثواب کے لئے کرتا ہے تو یہ تاجروں والی عبادت ہے اور تیسرا طبقہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کی محبت کی وجہ سے کرتا ہے یہ احرار (شریفوں یا آزاد بندوں) والی عبادت ہے اور یہ سب سے افضل عبادت ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{815} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ قَالَ فِي كِتَابِ حَرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي نَسِيتُ أَنِّي فِي صَلاَةِ فَرِيضَةٍ حَتَّى رَكَعْتُ وَ أَنَا أَنْوِيهَا تَطَوُّعاً قَالَ فَقَالَ هِيَ اَلَّتِي قُمْتَ فِيهَا إِنْ كُنْتَ قُمْتَ وَ أَنْتَ تَنْوِي فَرِيضَةً ثُمَّ دَخَلَكَ اَلشَّكُّ فَأَنْتَ فِي اَلْفَرِيضَةِ وَ إِنْ كُنْتَ دَخَلْتَ فِي نَافِلَةٍ فَنَوَيْتَهَا فَرِيضَةً فَأَنْتَ فِي اَلنَّافِلَةِ وَ إِنْ كُنْتَ دَخَلْتَ فِي فَرِيضَةٍ ثُمَّ ذَكَرْتَ نَافِلَةً كَانَتْ عَلَيْكَ فَامْضِ فِي اَلْفَرِيضَةِ.

✪ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حریز کی کتاب نماز میں لکھا ہے کہ میں یہ بھول گیا کہ میں نماز فریضہ پڑھ رہا ہوں یہاں تک کہ رکوع میں چلا گیا جبکہ میں نافلہ کر رہا تھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ نماز وہی (فریضہ) ہے جس کے پڑھنے کے لئے تم کھڑے ہو گئے تھے اور فریضہ کی ہی نیت کی تھی مگر بعد میں تمہیں شک ہو گیا پس تم فریضہ کی ادائیگی میں مشغول ہو اور اگر تم نے نافلہ شروع کی اور (بعد میں غلطی سے) فریضہ کی نیت کی تو تم نافلہ میں ہی مصروف سمجھے جاؤ گے اور اگر تم نے فریضہ شروع کیا پھر تمہیں کوئی نافلہ نماز یاد آ گئی جو تمہارے ذمہ تھی تو تم نماز فریضہ میں مشغول رہو گے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۲/۸۴ ح۵؛ وسائل الشیعہ: ۱/۶۲ ح۳؛ الوافی: ۴/۳۶۶؛ بحار الانوار: ۶۷/۲۵۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۴۰۳ و ۳/۲۴۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱/۲۳۹ و ۱۰/۲۹۳

[2] صراط الحق فی المعارف الاسلامیہ: ۲/۷۹؛ سند العروۃ: ۳/۲۷۴؛ مصباح المنہاج: ۲/۵۲۳؛ مرآۃ العقول: ۸/۸۶؛ غنائم الایام: ۱/۱۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۹۳؛ نور الانوار فی شرح الصحیفۃ السجادیہ: ۱/۹۰؛ منہاج الفقاہۃ: ۲/۶۲۳؛ الانوار النعمانیہ: ۲/۲۴۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۸۷؛ مستند الشیعہ: ۲/۵۰

[3] الکافی: ۳/۳۶۳ ح۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۲ ح۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۶ ح۲۷۰۰؛ الوافی: ۸/۹۱۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۲۰

[4] خلل الصلاۃ واحکامہ حائری: ۱۹۳؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۲۷۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۸۷؛ جواہر الکلام: ۹/۶۷؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۱؛ شرح العروۃ: ۱۱/۴۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۲۶

{816} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَيُصَلِّي عَشْرَ رَكَعَاتٍ أَ يَحْتَسِبُ بِالرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةٍ عَلَيْهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا عَمْداً فَإِنْ لَمْ يَنْوِ ذَلِكَ فَلَا.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو آٹھ رکعت نماز پڑھنا چاہتا ہے مگر دس رکعت پڑھتا ہے اور وہ ان دو رکعتوں کو وہ دو رکعت شمار کرنا چاہتا ہے جو اس کے ذمے تھی تو وہ ایسا نہیں کرسکتا مگر یہ کہ عمداً (نیک کر کے) ان کو پڑھے پس اگر وہ نیت نہیں کرتا تو ایسا نہیں کرسکتا۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{817} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع عَنْ رَجُلٍ أَمَّ قَوْماً فِي الْعَصْرِ فَذَكَرَ وَ هُوَ يُصَلِّي بِهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ صَلَّى الْأُولَى قَالَ فَلْيَجْعَلْهَا الْأُولَى الَّتِي فَاتَتْهُ وَ يَسْتَأْنِفُ الْعَصْرَ وَ قَدْ قَضَى الْقَوْمُ صَلَاتَهُمْ.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک گروہ کو عصر کی نماز با جماعت پڑھا رہا تھا کہ اثنائے نماز میں اسے یاد آیا کہ اس نے ہنوز نماز ظہر نہیں پڑھی تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (نیت بدل کر) اس نماز کو نماز ظہر قرار دے دے اور اس کے بعد عصر کی نماز از سر نو پڑھے اور لوگوں کی نماز (عصر) ہو جائے گی۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

## قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث مواقیت وغیرہ کے باب میں گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ گزریں گی انشاء اللہ۔

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۴۳ ح ۱۴۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۷ ح ۷۲۰۳؛ الوافی: ۸/ ۱۰۱۰؛ موسوعہ شہید اول: ۶/ ۲۹۹

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۴۰؛ جواہر الکلام: ۹/ ۱۹۸؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۱۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۹۷ ح ۷۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۲۹۲ ح ۵۱۸۹؛ الوافی: ۸/ ۱۰۱۳؛ الکافی: ۳/ ۲۹۴ ح ۷

[4] کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۶۶؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۱۴۴؛ مختلف الشیعہ: ۳/ ۲۰؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۳۰۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۸۸؛ موسوعہ البرغانی: ۴/ ۱۵۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۴۳؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۵۶ و ۸۱/ ۷/ ۳۴۳؛ مصباح الفقیہ: ۹/ ۴۰۲ و ۴۴۷؛ جواہر الکلام: ۷/ ۳۱۵؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۰؛ منتہی الشیعہ: ۲/ ۲۲۱؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۲۰۵؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۶۶

## تکبیرۃ الاحرام:

{818} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّكْبِيرَةُ الْوَاحِدَةُ فِي افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ تُجْزِي وَ الثَّلاَثُ أَفْضَلُ وَ السَّبْعُ أَفْضَلُ كُلِّهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز کی ابتداء میں ایک تکبیر کافی ہے مگر تین تکبیریں افضل ہیں اور سات سب سے افضل ہیں۔[1]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{819} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى تَكْبِيرَةَ الاِفْتِتَاحِ قَالَ يُعِيدُ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو تکبیرۃ الاحرام بھول جاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (نماز کا) اعادہ کرے گا۔[3]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{820} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فَلَمْ يَفْتَتِحْ بِالتَّكْبِيرِ هَلْ تُجْزِيهِ تَكْبِيرَةُ الرُّكُوعِ قَالَ لاَ بَلْ يُعِيدُ صَلاَتَهُ إِذَا حَفِظَ أَنَّهُ لَمْ يُكَبِّرْ.

ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو نماز پڑھتے ہوئے تکبیرۃ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۶۶ ح ۲۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۰ ح ۷۲۰۸؛ الوافی: ۸/۶۴۱

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۵۰۰؛ منتھی المطلب: ۵/۳۳؛ شرح العروۃ: ۱۴/۱۳۳؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۱۲۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۷۳؛ مصابیح الظلام: ۷/۱۹۹؛ کشف اللثام: ۳/۴۲۸؛ غنائم الایام: ۲/۲۷۴؛ دراسات اصولیہ شبیری: ۲/۱۵۷؛ المباحث الاصولیہ فیاض: ۲/۶۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۹۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۳ ح ۵۵۷؛ الکافی: ۳/۳۴۷ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۲ ح ۷۲۱۸؛ الوافی: ۸/۹۱۳؛ الاستبصار: ۱/۳۵۱ ح ۱۳۲۶

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۱۳؛ منتھی المطلب: ۵/۲۶؛ شرح العروۃ: ۱۴/۹۰؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۵؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۱/۲۱۱؛ دراسات اصولیہ: ۲/۱۵۷؛ نہایۃ التقریر: ۲/۴۱۵؛ فقہ الصادق: ۴/۳۵۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۱۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۸۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۳۵۴؛ مصباح الفقیہ: ۱/۴۳۰؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۷۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۹۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۵۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/۱۰۰؛ ہدایۃ الوصول واعظی: ۲۶۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۸۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳/۲۹۶؛ جواہر الکلام ۱۳/۲۴۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۷۳

الاحرام بھول جاتا ہے تو کیا اس کے لئے رکوع والی تکبیر کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ جب اسے یاد آئے کہ اس نے تکبیر نہیں کہی تو اپنی نماز کا اعادہ کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{821} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ مُبَادِراً وَ الْإِمَامُ رَاكِعٌ أَجْزَأَتْهُ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ لِدُخُولِهِ فِي الصَّلاَةِ وَ الرُّكُوعِ.

❁ معاویہ بن شریح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب پیش نماز رکوع میں ہو اور کوئی شخص جلدی جلدی آئے (اور جماعت کے ساتھ شامل ہونا چاہیے) تو اس کے لئے ایک ہی تکبیر تکبیرۃ الاحرام اور رکوع کی تکبیر کے لئے کافی ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{822} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا افْتَتَحْتَ الصَّلاَةَ فَارْفَعْ كَفَّيْكَ ثُمَّ ابْسُطْهُمَا بَسْطاً ثُمَّ كَبِّرْ ثَلاَثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ ثُمَّ تُكَبِّرُ تَكْبِيرَتَيْنِ ثُمَّ قُلْ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَ الْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَ الشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَ الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ لاَ مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَ حَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ ثُمَّ تُكَبِّرُ تَكْبِيرَتَيْنِ ثُمَّ تَقُولُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلاَتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ تَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ اقْرَأْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز شروع کرنے لگو تو دونوں ہاتھوں کو بلند کرو پھر ان کو چھوڑ دو پھر تین بار تکبیر کہو اور یہ دعا پڑھو:

اَللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ

پھر دو تکبیریں کہو اور یہ پڑھو:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۴۳ ح ۵۶۲؛ الاستبصار: ۱/ ۳۵۲ ح ۱۳۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۶ ح ۷۲۳۰؛ الکافی: ۳/ ۳۴۷ ح ۲؛ الوافی: ۸/ ۶۱۳

[2] مصابیح الظلام: ۷/ ۱۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۴؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/ ۷۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۴۰۷ ح ۱۲۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۴۵ ح ۱۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۲ ح ۷۲۲۳؛ الوافی: ۸/ ۱۲۲۹؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۵۸؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۲۶

[4] روضۃ المتقین: ۲/ ۴۰۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۸۳؛ مصابیح الظلام: ۶/ ۲۹۰؛ جواھر الکلام: ۵/ ۱۵۲

لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَ الْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَ الشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَ الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ لاَ مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَ حَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ

اس کے بعد دو تکبیریں کہو اور ان کے بعد یہ پڑھو:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلاَتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ [1]

پھر شیطان سے پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللہ پڑھو) اور پھر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{823} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلاَةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَكَادَ يَبْلُغُ أُذُنَيْهِ.

صفوان بن مہران الجمال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب وہ تکبیر کہتے تھے تو ہاتھوں کا اس قدر بلند کرتے تھے کہ قریباً کانوں تک پہنچ جاتے تھے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] اسے دعائے توجہ کہتے ہیں۔ امام زمانہؑ نے فرمایا ہے کہ یہ سنت موکدہ ہے اور اس کے وہ الفاظ جو گویا اجماعی ہیں اور جن میں کوئی اختلاف نہیں ہے وہ یہ ہیں:
**وجهت وجهي للذي فطر السماوات والارض حنيفاً مسلماً على ملة ابراهيم و دين محمد و هدى امير المومنين و ما انا من المشركين ان صلاتي و نسكي و محياي و مماتي لله رب العالمين لا شريك له و بذلك امرت و انا من المسلمين اللهم اجعلني من المسلمين اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم** (دیکھئے: الاحتجاج: ۲/۴۸۵؛ بحار الانوار: ۵۳/۱۵۹ و ۸۱/۳۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۵ ح ۷۲۳۹)

[2] الکافی: ۳/۳۱۰ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۶۷ ح ۳۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۴ ح ۷۲۳۷؛ الوافی: ۸/۶۴۷

[3] جواہر الکلام: ۹/۲۳۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۴۳؛ ریاض المسائل: ۳/۲۳؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۳۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۵۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۹۷؛ منتہی المطلب: ۵/۳۳؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۱۰۱؛ شرح فروع کافی مازندرانی: ۳/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۰۴؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۱۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۳۰۱

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۶۵ ح ۲۳۵؛ الوافی: ۸/۶۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۶ ح ۷۲۵۰؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۱۳

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۴۹۸؛ منتقی الجمان: ۲/۱۲ و ۸۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/۸۵؛ منتہی المطلب: ۵/۳۴؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۱۹؛ آیات الاحکام استر آبادی: ۱/۲۰۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۹۵؛ جامع المدارک: ۱/۳۶۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۳۰۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۳۶۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۴۳۸؛ جواہر الکلام: ۹/۲۳۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۳؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۸۱۳؛ کشف اللثام: ۳/۴۲۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۲۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۴۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۴۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۱۷؛ وسائل العباد: ۱/۴۲۸

{824} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اِفْتَتَحَ الصَّلاَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ وَجْهِهِ وَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِبَطْنِ كَفَّيْهِ.

۞ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب نماز کی ابتداء کی تو ہاتھوں کو چہرہ کے برابر تک اس طرح بلند کیا کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف تھیں۔ ①

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ②

{825} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قُمْتَ فِي الصَّلاَةِ فَكَبَّرْتَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ وَ لاَ تُجَاوِزْ بِكَفَّيْكَ أُذُنَيْكَ أَيْ حِيَالَ خَدَّيْكَ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز کے لئے کھڑے ہو اور تکبیر کہو تو ہاتھوں کو بلند کرو مگر اپنی ہتھیلیوں کو کانوں سے اوپر نہ لے جاؤ یعنی رخساروں تک بلند کرو۔ ③

**تحقیق:**

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ④

{826} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنْ كُنْتَ إِمَاماً فَإِنَّهُ يُجْزِيكَ أَنْ تُكَبِّرَ وَاحِدَةً تَجْهَرُ فِيهَا وَ تُسِرُّ سِتّاً الْحَدِيثَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم پیش نماز ہو تو تمہارے لئے کافی ہے کہ ایک تکبیر جہر (بلند آواز) کے ساتھ اور باقی چھ تکبیریں آہستہ کہو۔ ⑤

---

① تہذیب الاحکام: ۲/۶۶ ح ۲۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۷ ح ۷۲۵۵؛ الوافی: ۸/۶۳۳

② ملاذ الاخیار: ۳/۵۰۰؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۲۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۸؛ مہذب الاحکام: ۶/۱۹۹؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۹۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۱۷؛ ریاض المسائل: ۳/۱۲۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۸/۲۲

③ الکافی: ۳/۳۰۹ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۱ ح ۷۲۶۸؛ الوافی: ۸/۶۳۳

④ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۳۳؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۸/۳۱؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۳۴۷؛ منیۃ الراغب: ۱۶۲؛ جامع المدارک: ۱/۳۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۱۳۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۱۵۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۴۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/۴۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/۸۲؛ مہذب الاحکام: ۶/۱۹۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۹۸؛ مصباح الفقیہ: ۱/۸۲۴؛ الموسوعہ الفقہیہ المیسر ۃ: ۱۰/۹۴؛ شرح العروۃ: ۱۴/۱۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۳۶۶؛ آیات الاحکام: ۲۰۵

⑤ تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۷ ح ۱۱۵۱؛ الخصال: ۲/۳۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳ ح ۷۲۷۳؛ الوافی: ۸/۶۳۰؛ بحار الانوار: ۸۱/۳۶۰

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{827} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّكْبِيرُ فِي صَلاَةِ اَلْفَرْضِ اَلْخَمْسِ اَلصَّلَوَاتِ خَمْسٌ وَ تِسْعُونَ تَكْبِيرَةً مِنْهَا تَكْبِيرَاتُ اَلْقُنُوتِ خَمْسَةٌ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ فرض نمازوں میں پچانوے تکبیریں ہیں جن میں پانچ تکبیریں قنوت والی بھی شامل ہیں ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{828} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ وَ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا أَنْتَ كَبَّرْتَ فِي أَوَّلِ صَلاَتِكَ بَعْدَ اَلاِسْتِفْتَاحِ بِإِحْدَى وَ عِشْرِينَ تَكْبِيرَةً ثُمَّ نَسِيتَ اَلتَّكْبِيرَ كُلَّهُ وَ لَمْ تُكَبِّرْ أَجْزَأَكَ اَلتَّكْبِيرُ اَلْأَوَّلُ عَنْ تَكْبِيرِ اَلصَّلاَةِ كُلِّهَا.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تم (چار رکعتی) نماز کے ابتداء میں اکیس تکبیروں میں سے تکبیرۃ الاحرام کرلو اور پھر باقی ساری تکبیریں بھول جاؤ اور تکبیریں نہ کہو تو یہ تکبیر اولیٰ پوری نماز کی تکبیروں سے کافی ہے۔ ④

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ⑤

---

① معتصم الشیعہ: ۳/۹۴۲؛ مصابیح الظلام: ۷/۲۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۰۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۲۹۵؛ جواہر الکلام: ۱۰/۹۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۴۹؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۲۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۴۰؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۸؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۱۲۳؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۸۲؛ ریاض المسائل: ۳/۲۵۹؛ کتاب الصلاۃ نجفی: ۲/۵۹؛ کشف اللثام: ۳/۴۲۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۱۸

② الکافی: ۳/۳۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/۸۷ ح ۳۲۵؛ الاستبصار: ۱/۳۳۶ ح ۸۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۸ ح ۷۲۳۳؛ الوافی: ۸/۷۵۳

③ مدارک العروۃ: ۱۵/۴۳۸؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۱۰/۱۹۹؛ ذکری الشیعہ: ۳/۲۸۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۸۱؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۷/۲۱۷؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۹۹؛ شرح فروع کافی مازندرانی: ۳/۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۱۲۳

④ تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۴ ح ۵۶۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۴۳ ح ۱۰۰۲؛ الوافی: ۸/۶۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۹ ح ۷۲۳۶؛ الفصول المہمہ: ۲/۹۲

⑤ جواہر الکلام: ۵/۵۹۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۵۲؛ شرح العروۃ الوثقی: ۱۵/۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۶؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۴۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۴۴؛ کشف اللثام: ۳/۴۲۸؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۲۴؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۴۰۵؛ مجمع الفائدہ: ۲/۲۶۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۹؛ معجم فقہ الجواہر: ۳/۶۸۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۳۳؛ مصابیح الظلام: ۷/۲۰۷

## قیام یعنی کھڑا ہونا:

{829} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قُمْتَ فِي الصَّلاَةِ فَلاَ تُلْصِقْ قَدَمَكَ بِالْأُخْرَى دَعْ بَيْنَهُمَا فَصْلاً إِصْبَعاً أَقَلُّ ذَلِكَ إِلَى شِبْرٍ أَكْثَرُهُ وَ أَسْدِلْ مَنْكِبَيْكَ وَ أَرْسِلْ يَدَيْكَ وَ لاَ تُشَبِّكْ أَصَابِعَكَ وَ لْتَكُونَا عَلَى فَخِذَيْكَ قُبَالَةَ رُكْبَتَيْكَ وَ لْيَكُنْ نَظَرُكَ إِلَى مَوْضِعِ سُجُودِكَ الْحَدِيثَ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو پاؤں کو ایک دوسرے سے نہ ملاؤ بلکہ ان کے درمیان کم از کم ایک انگلی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت کا فصلہ رکھو اور کاندھوں کو ڈھیلا چھوڑ دو اور ہاتھوں کو چھوڑ دو اور انگلیوں کو ایک دوسری میں نہ ڈالو اور انہیں گھٹنوں کے بالمقابل رانوں پر رکھو اور اس حالت میں تمہاری نظر جائے سجدہ پر ہونی چاہیے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{830} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَوْماً: يَا حَمَّادُ تُحْسِنُ أَنْ تُصَلِّيَ قَالَ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي أَنَا أَحْفَظُ كِتَابَ حَرِيزٍ فِي الصَّلاَةِ فَقَالَ لاَ عَلَيْكَ يَا حَمَّادُ قُمْ فَصَلِّ قَالَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَجِّهاً إِلَى الْقِبْلَةِ فَاسْتَفْتَحْتُ الصَّلاَةَ فَرَكَعْتُ وَ سَجَدْتُ فَقَالَ يَا حَمَّادُ لاَ تُحْسِنُ أَنْ تُصَلِّيَ مَا أَقْبَحَ بِالرَّجُلِ مِنْكُمْ يَأْتِي عَلَيْهِ سِتُّونَ سَنَةً أَوْ سَبْعُونَ سَنَةً فَلاَ يُقِيمُ صَلاَةً وَاحِدَةً بِحُدُودِهَا تَامَّةً قَالَ حَمَّادٌ فَأَصَابَنِي فِي نَفْسِي الذُّلُّ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَعَلِّمْنِي الصَّلاَةَ فَقَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُنْتَصِباً فَأَرْسَلَ يَدَيْهِ جَمِيعاً عَلَى فَخِذَيْهِ قَدْ ضَمَّ أَصَابِعَهُ وَ قَرَّبَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمَا قَدْرُ ثَلاَثِ أَصَابِعَ مُنْفَرِجَاتٍ وَ اسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِ رِجْلَيْهِ جَمِيعاً الْقِبْلَةَ لَمْ يُحَرِّفْهُمَا عَنِ الْقِبْلَةِ الْحَدِيثَ.

۞ حماد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے حماد! کیا تم صحیح طریقے سے نماز پڑھ سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میرے مولا علیہ السلام! مجھے نماز کے متعلق حریز کا رسالہ یاد ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

چنانچہ میں نے رو بقبلہ کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی اور رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی۔

---

① الکافی: ۳/۳۳۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۸۳ ح ۳۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۶۱ ح ۷۰۷۹؛ الوافی: ۸/۸۳۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۹

② شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۴۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۸۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۸/۳۳؛ کشف اللثام: ۴/۲۴۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۸۹۳؛ غنائم الایام: ۲/۵۰۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۲۱؛ مصابیح الظلام: ۷/۵۷؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۱۰/۹۰۳؛ جواھر الکلام: ۱۰/۷۰؛ ریاض المسائل: ۳/۱۹۳؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۹۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۵۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۲۰؛ المحجۃ البیضاء: ۱/۵۳۳؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۲۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۸۷؛ منیۃ الراغب: ۲۲۱؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۶۱

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے حماد! تم نے اچھی طرح سے نماز ادا نہیں کی

پھر فرمایا: کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تم لوگوں کی ساٹھ ساٹھ ستر ستر سال عمر ہو جائے اور پھر بھی دو رکعت نماز صحیح نہ پڑھ سکو اور اس کے حدود و احکام کو اچھی طرح ادا نہ کر سکو۔

حماد کا بیان ہے کہ مجھے بڑی خجالت اور شرمندگی محسوس ہوئی اور میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام مجھے نماز کی (صحیح) تعلیم دیں۔

پس امام علیہ السلام قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ کر اپنی رانوں پر لٹکا دیئے اور ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملا لیں اور اپنے پاؤں کو اتنا ایک دوسرے کے قریب کیا کہ ان کے درمیان تقریباً کھلی تین انگلیوں کا فصلہ رہ گیا اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ سیدھا قبلہ کی طرف کیا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{831} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: إِذَا قَامَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ جَمَعَتْ بَيْنَ قَدَمَيْهَا وَ لَا تُفَرِّجُ بَيْنَهُمَا وَ تَضُمُّ يَدَيْهَا إِلَى صَدْرِهَا لِمَكَانِ ثَدْيَيْهَا الْحَدِيثَ.

زرارہ سے روایت ہے (کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے) فرمایا: جب عورت نماز کے لئے کھڑی ہو تو اپنے دونوں قدموں کو باہم ملا کر رکھے اور ان کے درمیان فاصلہ نہ رکھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو سینہ پر اپنے پستانوں کے اوپر رکھے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۱۱ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۸۱ ح ۳۰۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۰۰ ح ۹۱۶؛ امالی صدوق: ۴۱۳ مجلس ۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۵۹ ح ۷۰۷۷؛ بحار الانوار: ۸۱/۸۵؛ الوافی: ۸/۸۳۵؛ تفسیر البرہان: ۵/۵۱۱؛ الاربعون حدیثاً شہید اول: ۸۱

[2] مستمسک العروۃ: ۶/۳۳۵؛ المبسوط فی فقہ المسائل: ۲/۵۰۴؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۲۰؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۳۹؛ آیات الاحکام مجلسی: ۲/۱۹۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۰۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۵۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۳۳؛ جامع المدارک: ۱/۳۷۸؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۵۸؛ الحدائق الناضرہ: ۸/۳۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۹۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۶۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۶؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۱۰۵؛ شرح فروغ الکافی مازندرانی: ۳/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۶

[3] الکافی: ۳/۳۳۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۹۴ ح ۳۵۰؛ علل الشرائع: ۲/۳۵۵؛ الوافی: ۸/۸۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۶۲ ح ۷۰۸۰

[4] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۵۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۷؛ غنائم الایام: ۲/۵۸۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۴۴؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۵/۱۹۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۰۳؛ مہذب الاحکام: ۷/۵۹؛ کفایۃ الفقہ: ۱/۱۰۰؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۴۱۰؛ منتہی المطلب: ۵/۳۲۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۴۰۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۷۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۱؛ الحبل المتین: ۲/۳۰۹

## قول مؤلف:

کافی اور تہذیب میں راوی نے معصوم علیہ السلام کا نام نہیں لیا ہے لیکن علل الشرائع میں نام موجود ہے۔

{832} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِذَا قُمْتَ فِي الصَّلاَةِ فَعَلَيْكَ بِالْإِقْبَالِ عَلَى صَلاَتِكَ فَإِنَّمَا يُحْسَبُ لَكَ مِنْهَا مَا أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ وَ لاَ تَعْبَثْ فِيهَا بِيَدِكَ وَ لاَ بِرَأْسِكَ وَ لاَ بِلِحْيَتِكَ وَ لاَ تُحَدِّثْ نَفْسَكَ وَ لاَ تَتَثَاءَبْ وَ لاَ تَتَمَطَّ وَ لاَ تُكَفِّرْ فَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الْمَجُوسُ وَ لاَ تَلَثَّمْ وَ لاَ تَحْتَفِزْ وَ لاَ تَفَرَّجْ كَمَا يَتَفَرَّجُ الْبَعِيرُ وَ لاَ تُقْعِ عَلَى قَدَمَيْكَ وَ لاَ تَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ وَ لاَ تُفَرْقِعْ أَصَابِعَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ نُقْصَانٌ مِنَ الصَّلاَةِ وَ لاَ تَقُمْ إِلَى الصَّلاَةِ مُتَكَاسِلاً وَ لاَ مُتَنَاعِساً وَ لاَ مُتَثَاقِلاً فَإِنَّهَا مِنْ خِلاَلِ النِّفَاقِ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ نَهَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَقُومُوا إِلَى الصَّلاَةِ وَ هُمْ سُكَارَى يَعْنِي سُكْرَ النَّوْمِ وَ قَالَ لِلْمُنَافِقِينَ وَ إِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلاَةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاؤُنَ النَّاسَ وَ لاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو تم پر توجہ لازم ہے کیونکہ نماز میں سے تمہارے لئے وہی حصہ ہے جو تم توجہ سے ادا کرو گے اور نماز میں ہاتھوں سے، سر سے اور داڑھی سے بازی نہ کرو اور دل میں خیالات کو جگہ نہ دو، نہ جمائی لو اور نہ ہی انگڑائی لو اور نماز میں ہاتھ نہ باندھو کیونکہ یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے اور منہ پر کپڑا نہ لپیٹو اور سکڑ کر نہ بیٹھو اور نہ اس طرح سجدہ کرو بلکہ اونٹ کی طرح پھیل کر بیٹھو اور قدموں کے اوپر (بطور اقعاء) نہ بیٹھو اور (سجدہ میں) کہنیوں کو زمین پر نہ پھیلاؤ اور انگلیوں کے کڑکارے نہ نکالو کیونکہ ان تمام باتوں سے نماز میں کمی واقع ہوتی ہے اور سستی، سہل انگیزی اور اونگھتے ہوئے بوجھل بن کر نماز کے لئے کھڑے نہ ہو کہ یہ منافقت کی علامت ہے کیونکہ خدا نے اہل ایمان کو نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی ہے اور نشہ سے مراد نیند کا نشہ ہے اور منافقوں کے متعلق ارشاد فرمایا: ''وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سہل انگیزی کے ساتھ محض لوگوں کو دکھانے کے لئے اور اللہ کا ذکر تو بہت کم ہی کرتے ہیں (النساء:۱۴۲)''[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن (کالصحیح) ہے۔[2]

{833} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَنْ لَمْ يُقِمْ

---

[1] الکافی: ۳/۲۹۹ ح۱؛ علل الشرائع: ۲/۳۵۸ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۶۳ ح۷۰۸۱؛ بحار الانوار: ۲۰۱/۸۱؛ الوافی: ۸/۸۴۳

[2] الحجۃ البیضاء: ۱/۳۵۴؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۳؛ جواہر الکلام: ۱۰/۹۱؛ کشف اللثام: ۴/۱۰۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۵۷؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۲۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۹۸؛ منتقم الشیعہ: ۳/۲۵۴؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۰۱؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۳۷؛ ریاض المسائل: ۳/۳۰۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۶۹؛ مسالک الافہام: ۱/۱۳۵؛ آیات الاحکام: ۱/۱۰۴؛ مراۃ العقول: ۱۵/۷۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۴۹۲

صُلْبَهُ فِي ٱلصَّلاَةِ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص نماز میں اپنی پشت سیدھی نہ کرے اس کی نماز نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{834} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْمَرِيضِ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ ٱلْقِيَامَ وَ ٱلسُّجُودَ قَالَ يُومِئُ بِرَأْسِهِ إِيمَاءً وَ أَنْ يَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلَى ٱلْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيَّ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مریض شخص کے بارے میں پوچھا جو نہ کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ ہی سجدہ کر سکتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (بیٹھ کر) سر کے اشارہ سے پڑھے اور اگر زمین پر پیشانی رکھ سکے تو یہ مجھے پسند ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{835} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلْمَرِيضِ لاَ يَسْتَطِيعُ ٱلْجُلُوسَ قَالَ فَلْيُصَلِّ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ وَ لْيَضَعْ عَلَى جَبْهَتِهِ شَيْئاً إِذَا سَجَدَ فَإِنَّهُ يُجْزِي عَنْهُ وَ لَنْ يُكَلِّفَ ٱللَّهُ مَا لاَ طَاقَةَ لَهُ بِهِ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے اس مریض کے بارے میں پوچھا جو بیٹھ نہیں سکتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ لیٹ کر پڑھے اور جب سجدہ کرنا چاہے تو کوئی چیز پیشانی پر رکھے کہ ایسا کرنا کافی ہے اور خدا طاقت برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۳۲۰ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۲۱ ح ۸۰۸۱؛ بحار الانوار: ۸۱/۳۳۳؛ الوافی: ۸/۷۰۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۰۳ ح ۹۱۶

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۹۵؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۲۵؛ شرح العروۃ: ۱۴/۱۰۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۳۵۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۰۱

[3] الکافی: ۳/۴۱۰ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۸۱ ح ۷۱۱۳؛ الوافی: ۸/۱۰۴۲

[4] ریاض المسائل: ۳/۲۱۹؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۷۵؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۱۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ: ۳/۱۵)؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۸۶؛ فقہ الصادق: ۶/۸۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۷۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۸۱؛ مصابیح الظلام: ۷/۷۷؛ المعلقات علی العروۃ: ۲/۱۱۴؛ جامع المدارک: ۱/۳۱۶؛ شرح العروۃ: ۱۴/۲۲۲؛ جواہر الکلام: ۹/۲۷۱؛ جواہر الکلام فی ثوب: ۵/۲۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/۲۶؛ غنائم الایام: ۲/۵۹۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۳۳۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۲۴۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۹۸

[5] تہذیب الاحکام: ۳/۳۰۶ ح ۹۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۸۲ ح ۷۱۱۸؛ الوافی: ۸/۱۰۴۴؛ الفصول المہمہ: ۱/۶۲۴

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

{836} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْمَرِيضُ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِداً كَيْفَ قَدَرَ صَلَّى إِمَّا أَنْ يُوَجَّهَ فَيُومِئُ إِيمَاءً وَ قَالَ يُوَجَّهُ كَمَا يُوَجَّهُ الرَّجُلُ فِي لَحْدِهِ وَ يَنَامُ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يُومِئُ بِالصَّلَاةِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَنَامَ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ فَكَيْفَ مَا قَدَرَ فَإِنَّهُ لَهُ جَائِزٌ وَ يَسْتَقْبِلُ بِوَجْهِهِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ يُومِئُ بِالصَّلَاةِ إِيمَاءً.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ بیمار جو بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا اس کے لئے جس طرح ممکن ہو پڑھے اور اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے پھر اشارہ سے پڑھے۔

پھر فرمایا: اسے اسی طرح دائیں کروٹ پر روبقبلہ لٹایا جائے جس طرح مردہ کو لحد میں لٹایا جاتا ہے پھر اشارے سے نماز پڑھے اور اگر دائیں کروٹ نہ لیٹ سکے تو پھر جس طرح ممکن ہو اسی طرح پڑھے جائز ہے البتہ اس کا منہ بہرحال قبلہ کی طرف ہونا چاہیے پھر اشارے سے پڑھے۔ ②

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ③

{837} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرِيضِ هَلْ تُمْسِكُ لَهُ الْمَرْأَةُ شَيْئاً يَسْجُدُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُضْطَرّاً لَيْسَ عِنْدَهُ غَيْرُهَا وَ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا وَ قَدْ أَحَلَّهُ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهِ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص بیمار ہے تو کیا یہ روا ہے کہ عورت کوئی چیز اوپر اٹھائے جس پر وہ سجدہ کرے؟

---

① ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۸۵؛ جواہر الکلام: ۹/ ۴۰۷؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۲۲۸؛ الحدائق الناضرہ: ۸/ ۷۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۷/ ۷۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۲۴۸؛ رسالہ القلم: ۳۰/ ۱۹۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۷۶؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۵۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۶۲؛ منتھی المطلب: ۶/ ۳۳۱؛ مبانی الاحکام: ۲/ ۵۱۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۱۸؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۲۲۸

② تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۷۵ ح ۳۹۲؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۳۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۸۳ ح ۷۱۲۲؛ الوافی: ۸/ ۱۰۴۳

③ ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۰۳؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۲۱۴؛ نہایۃ التقریر: ۲/ ۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۸۳؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۸۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۱۹؛ جواہر الکلام: ۹/ ۲۶۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۲۰۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۱۹؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۵۶؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۵۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۸۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۵۰۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۳۸۷؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۲۲۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۶۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۲۱۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/ ۴۲۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ وہ مضطر ہو اور عورت کے سوا کوئی اور شخص موجود نہ ہو کیونکہ خدا نے جس چیز کو بھی حرام قرار دیا ہے اضطرار کے وقت اسے حلال قرار دیا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق (کالصحیح) ہے۔[2]

{838} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فِي فِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِي اللَّيْلِ وَ هُوَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلَ يَتَوَكَّأُ مَرَّةً عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَ مَرَّةً عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى الْحَدِيثَ.

❂ محمد بن ابوحمزہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین (زین العابدین علیہ السلام) کو رات کے وقت صحن کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا پس جب آپ علیہ السلام کا قیام بہت طویل ہو گیا تو کبھی آپ علیہ السلام دائیں پاؤں پر کھڑے ہوتے تھے اور کبھی بائیں پاؤں پر کھڑے ہوتے تھے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{839} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ الرَّجُلُ يُصَلِّي وَ هُوَ قَاعِدٌ فَيَقْرَأُ السُّورَةَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَهَا قَامَ فَرَكَعَ بِآخِرِهَا قَالَ صَلاَتُهُ صَلاَةُ الْقَائِمِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص (کسی عذر کی وجہ سے) بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور (حمد کے بعد دوسری) سورہ پڑھتا ہے اور جب اسے ختم کرنا چاہتا ہے تو کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کا آخری حصہ (آیت) پڑھ کر رکوع کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز کھڑے ہوئے آدمی کی نماز ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۷۷ا ح ۳۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۸۳ ح ۷۱۱۹؛ الوافی: ۸/ ۱۰۴۴

[2] موسوعہ البرغانی: ۷/ ۵۷؛ مبانی الاحکام: ۲/ ۵۱۵؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۵۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۶۰۳؛ القواعد الاصولیہ محسنی: ۲۸۱

[3] الکافی: ۲/ ۵۷۹ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۹۰ ح ۷۱۳۸؛ الوافی: ۹/ ۱۲۶۹؛ عوالم العلوم: ۱۸/ ۱۲۰؛ بحار الانوار: ۴۶/ ۱۰۷

[4] الحدائق الناضرة: ۸/ ۶۳؛ آیات الاحکام نجفی: ۵/ ۷؛ مدارک العروة: ۱۴/ ۴۶۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۱۹۳؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۵۲؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۴۵؛ سند العروة (الصلاة): ۲/ ۲۶۱؛ مفتاح الکرامہ: ۹/ ۵۵۷؛ تنقیح مبانی العروة (الصلاة): ۳/ ۲۹؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۸۵۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۸۷؛ جواہر الکلام: ۹/ ۲۵۱؛ کتاب الصلاة الانصاری: ۱/ ۴۹۵؛ شرح العروة: ۱۴/ ۱۹۳؛ مرآة العقول: ۱۲/ ۴۵۱

[5] الکافی: ۳/ ۴۱۱ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۷۰ ح ۶۷۵؛ الوافی: ۷/ ۱۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۹۸ ح ۷۱۶۰

## تحقیق:

حدیث موثق صحیح ہے [1] یا موثق کالصحیح ہے [2]

{840} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَسْتَنِدَ إِلَى حَائِطِ الْمَسْجِدِ وَ هُوَ يُصَلِّي أَوْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ وَ هُوَ قَائِمٌ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَ لاَ عِلَّةٍ فَقَالَ لاَ بَأْسَ وَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي صَلاَةٍ فَرِيضَةٍ فَيَقُومُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَنَاوَلَ جَانِبَ الْمَسْجِدِ فَيَنْهَضَ يَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى الْقِيَامِ مِنْ غَيْرِ ضَعْفٍ وَ لاَ عِلَّةٍ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

✪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لئے درست ہے کہ وہ نماز پڑھتے وقت مسجد کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے جبکہ وہ نہ مریض ہو اور نہ ہی کوئی علت ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

اور میں نے اس شخص کے متعلق بھی پوچھا جو فریضہ نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اٹھتے وقت مسجد کی دیوار کا سہارا لیتا ہے تو کیا یہ درست ہے جبکہ وہ نہ کمزور ہے اور نہ کوئی علت ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

ایک روایت میں تندرست کے لئے سہارا لینے کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے لہٰذا ممکن ہے کہ صورت حال کا فرق ہو یا سہارا لینا جواز یا اختیار پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{841} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي زَكَرِيَّا الْأَعْوَرِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُصَلِّي قَائِماً وَ إِلَى جَانِبِهِ رَجُلٌ كَبِيرٌ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ وَ مَعَهُ عَصاً لَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَتَنَاوَلَهَا فَانْحَطَّ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ هُوَ

---

[1] جواہر الکلام: ۱۲/۲۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۳/۲۶۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶/۲۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳/۲۳۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۶۷

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۸۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۶ ح ۹۳۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۳ ح ۱۰۳۸؛ الوافی: ۸/۸۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۹۹ ح ۷۱۲۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۳۵ (مختصراً)؛ قرب الاسناد: ۲۰۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۹۹؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۹۰؛ جواہر الکلام: ۹/۲۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۱؛ مفتاح الکرامہ: ۶/۵۲۰؛ جامع المدارک: ۱/۳۳۰؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۹؛ وسائل العباد: ۱/۴۳۱؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۴/۱۸۷؛ ریاض المسائل: ۳/۱۳۱؛ مہذب الاحکام: ۶/۲۱۷؛ کتاب الصلاۃ تقریری: ۱/۲۲۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۸۷؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۸؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۴۵۹

قَائِمٌ فِي صَلاَتِهِ فَنَاوَلَ الرَّجُلَ الْعَصَا ثُمَّ عَادَ إِلَى مَوْضِعِهِ إِلَى صَلاَتِهِ.

۞ زکریا الاعور سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو کھڑے ہو کر (یعنی قیام کے دوران) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ علیہ السلام کے پہلو میں ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے پاس ایک عصا تھا۔ اس نے اٹھنا اور عصا پکڑنا چاہا تو امام علیہ السلام جو نماز میں حالت قیام میں تھے نیچے جھکے اور عصا پکڑ کر اس شخص کو دیا پھر بدستور اپنی نماز میں مشغول رہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{842} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ صَلاَةٌ مِنْ قُعُودٍ فَنَسِيَ حَتَّى قَامَ وَافْتَتَحَ الصَّلاَةَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ قَالَ يَقْعُدُ وَيَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَلاَ يَعْتَدُّ بِافْتِتَاحِهِ الصَّلاَةَ وَهُوَ قَائِمٌ وَ كَذَلِكَ إِنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ مِنْ قِيَامٍ فَنَسِيَ حَتَّى افْتَتَحَ الصَّلاَةَ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقْطَعَ صَلاَتَهُ وَيَقُومَ فَيَفْتَتِحَ الصَّلاَةَ وَهُوَ قَائِمٌ وَلاَ يَقْتَدِيَ بِافْتِتَاحِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ.

۞ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جس پر (بوجہ عذر شرعی) بیٹھ کر نماز پڑھنا واجب تھا مگر وہ بھول جائے اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دے اور پھر اسے یاد آئے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ جائے اور بیٹھ کر شروع کرے اور جو کھڑے ہو کر پڑھی تھی اس کی پروا نہ کرے اور اسی طرح اگر اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض تھی مگر وہ بھول گیا اور بیٹھ کر نماز شروع کر دی تو اس پر واجب ہے کہ اس نماز کو قطع کر دے اور کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور جو بیٹھ کر شروع کی تھی اس کی پرواہ نہ کرے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{843} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفِينَةِ فَقَالَ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تُصَلِّي كَيْفَ دَارَتْ تُصَلِّي قَائِماً فَإِنْ لَمْ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۷۷ ح ۱۰۹۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۳۲ ح ۱۳۶۹؛ الوافی: ۸/ ۹۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۵۰۳ ح ۷۱۷۳؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۳۰۴

[2] لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۶۳؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۵/ ۹۲ ح ۵۰۶۵؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۵۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۵۳ ح ۱۴۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۵۰۳ ح ۷۱۷۴؛ الوافی: ۸/ ۹۱۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۶۹؛ جواہر الکلام: ۹/ ۲۲۳؛ الحاشیہ علی مدارک العروۃ: ۳/ ۱۴؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۱/ ۲۰۲؛ ریاض المسائل: ۱/ ۱۵۵؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۶۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۲۳۳؛ مہذب الاحکام ۸/ ۳۴۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ: ۲۰۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۳۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۴۲۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۵۹؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۱/ ۴۰۳؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۴۷؛ فقہ الصادق: ۶/ ۳۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۸۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۲۲۷

تَسْتَطِعْ فَصَلِّ جَالِساً يَجْمَعُ اَلصَّلاَةَ فِيهَا إِنْ أَرَادَ وَ يُصَلِّي عَلَى اَلْقِيرِ وَ اَلْقُفْرِ وَ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

❂ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کشتی میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: روبقبلہ ہوکر نماز شروع کرو پھر جدھر جدھر کشتی کا رخ پھرتا جائے تم کھڑے ہوکر ادھر ہی نماز پڑھتے جاؤ اور اگر کھڑے نہ ہوسکو تو پھر بیٹھ کر پڑھو اور نماز گزار چاہے تو جمع بن الصلاتین بھی کرسکتا ہے نیز قیر وقفر ① پر بھی نماز پڑھ سکتا ہے اور ان پر سجدہ بھی کرسکتا ہے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

## قول مؤلف:

قیر کے اوپر نماز پڑھنے کا عدم جواز مشہور ہے یا ممکن ہے کہ یہ جواز اضطرار کی صورت میں ہو یا اختیار پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{844} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّلاَةُ فِي اَلسَّفِينَةِ إِيمَاءٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کشتی میں نماز اشارے سے پڑھی جاتی ہے۔ ④

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ⑤

## قرأت:

{845} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : وَ ذَكَرَ دُعَاءَ اَلتَّوَجُّهِ بَعْدَ تَكْبِيرَةِ اَلْإِحْرَامِ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ تَعَوَّذْ مِنَ اَلشَّيْطَانِ اَلرَّجِيمِ ثُمَّ اِقْرَأْ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے تکبیرۃ الاحرام کے بعد دعائے توجہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ پھر شیطان سے پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھو) پھر سورہ فاتحہ پڑھو۔ ⑥

---

① قیر ایک قسم کا سیاہ روغن ہے جو کشتیوں کو لگایا جاتا ہے اور قفر وہ چٹیل میدان جس میں گھاس وغیرہ نہ ہو (المنجد)

② تہذیب الاحکام: ۲۹۵/۳ ح ۸۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۵۰۶/۵ ح ۱۸۲۷؛ الوافی: ۵۲۹/۷

③ ملاذ الاخیار: ۵۲۵/۵؛ معتصم الشیعہ: ۲۸۰/۲؛ انوار الفقاہۃ: ۸۵/۲؛ ینابیع الاحکام: ۷۷۰/۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۹؛ مصابیح الظلام: ۲۰۸/۸؛ موسوعہ البرغانی: ۲۹۳/۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲۷۶/۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲۳۱/۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲۵۷/۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۳۳/۱۳؛ ریاض المسائل: ۲۷/۳؛ جواہر الکلام: ۴۱۷/۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲۸۷/۲؛ غنائم الایام: ۲۰۸/۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۷۶/۳

④ تہذیب الاحکام: ۲۹۸/۳ ح ۹۰۷؛ الاستبصار: ۴۵۵/۱ ح ۹۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۵۰۶/۵ ح ۱۸۰۷؛ الوافی: ۵۳۲/۷

⑤ ملاذ الاخیار: ۵۲۹/۵

⑥ حدیث نمبر 822 کی طرف رجوع کیجئے

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [1]

{846} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَيَّاماً كَانَ يَقْرَأُ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَإِذَا كَانَ صَلاَةٌ لاَ يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ جَهَرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ أَخْفَى مَا سِوَى ذَلِكَ.

صفوان سے روایت ہے کہ میں نے کئی دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھی تو آپ علیہ السلام سورۃ فاتحہ کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے اور جب نماز جہری نہیں بھی ہوتی تھی تب بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم جہر سے پڑھتے تھے اور باقی نماز اخفات سے پڑھتے تھے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

## قول مؤلف:

کافی کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ دونوں سورتوں سے پہلے بسم اللہ بالجہر پڑھتے تھے۔

{847} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي صَلاَتِهِ قَالَ لاَ صَلاَةَ لَهُ إِلاَّ أَنْ يَقْرَأَ بِهَا فِي جَهْرٍ أَوْ إِخْفَاتٍ قُلْتُ أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ إِذَا كَانَ خَائِفاً أَوْ مُسْتَعْجِلاً يَقْرَأُ سُورَةً أَوْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ قَالَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص اپنی نماز میں سورۂ حمد (فاتحہ) نہ پڑھے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک جہر یا اخفات سے سورۂ حمد کی تلاوت نہ کرے اس کی کوئی نماز نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر کوئی شخص خائف ہو یا انتہائی جلدی میں ہو تو آپ علیہ السلام کو کون سی بات پسند ہے کہ کوئی بھی سورہ پڑھ لے یا

---

[1] ایضاً

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۶۸ ح ۲۴۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۰ ح ۱۱۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۴ ح ۷۳۴۳؛ الوافی: ۸/ ۶۵۰؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۳۵؛ مستدرک الوسائل: ۴/ ۱۸۶؛ الکافی: ۳/ ۳۱۵ ح ۷

[3] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۰۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۵۳؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۵۹؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۱/ ۵۰۵؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۶/ ۳۱۲؛ المعلقات علی العروۃ: ۱۳/ ۱۵۰؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۸۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/ ۱۲۷؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۲۶۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۱۶۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۵۹؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۶/ ۳۱۶؛ فقہ الصادق: ۶/ ۵۰۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۳۲۸؛ منتھی المطلب: ۵/ ۹۲؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۱۷۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۳۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۵؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۲۱۰

سورہ فاتحہ ہی پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سورہ فاتحہ ہی پڑھے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{848} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ٱلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَقْرَأُ ٱلسُّورَتَيْنِ فِي ٱلرَّكْعَةِ فَقَالَ لاَ لِكُلِّ سُورَةٍ رَكْعَةٌ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک رکعت میں (حمد کے بعد) دوسورتوں کو باہم ملا کر پڑھتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں ہر رکعت میں (حمد کے بعد) ایک سورہ ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

{849} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ٱبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ ٱلسُّورَتَيْنِ فِي ٱلْفَرِيضَةِ فَأَمَّا ٱلنَّافِلَةُ فَلاَ بَأْسَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ کے اندر (حمد کے بعد) دوسورتوں کو ملا کر پڑھنا مکروہ ہے البتہ نافلہ میں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (5)

---

(1) تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۳۷ ح ۵۷۲؛ الکافی: ۳/ ۳۱۷ ح ۲۸؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۰ ح ۱۱۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۷ ح ۷۲۸۰؛ الوافی: ۸/ ۶۵۳

(2) منتقی مبانی العروۃ: ۳/ ۲۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۰۱؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۳/ ۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۶؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۱۶؛ غنائم الایام: ۲/ ۴۹۶؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۹۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۱۹۸؛ ریاض المسائل: ۳/ ۴۹؛ انوار الفقاہۃ: ۲/ ۲۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۰۲؛ موسوعۃ البرغانی: ۷/ ۲۹؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۴۲؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۳۱۴؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۹۴؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۱۴۹

(3) تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۰ ح ۲۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۵۰ ح ۷۳۱۲؛ الوافی: ۸/ ۶۷۹؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۴ ح ۱۱۶۸؛ ذکری الشیعہ: ۳/ ۳۲۵

(4) ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۱۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۱۷۲؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۳۳۴؛ جواہر الکلام: ۹/ ۳۵۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۸۰؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۵۵؛ منتھی المطلب: ۵/ ۵۵؛ کشف اللثام: ۴/ ۱۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۲۰۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۲۰۴؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۳۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۶۹؛ ایضاح الفوائد: ۱/ ۱۱۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۳۴۶؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۵/ ۲۴۳؛ موسوعۃ البرغانی: ۷/ ۵۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۹۶؛ القواعد الاصولیہ: ۱/ ۳۲۶؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۲۷۷

(5) تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۰ ح ۲۵۸ و ۲/ ۷۲ ح ۲۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۵۰ ح ۷۳۱۳؛ الکافی: ۳/ ۳۱۴ ح ۱۰؛ الوافی: ۸/ ۶۷۹؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۷ ح ۴۰۳؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۵۳؛ المستطرفات السرائر: ۳/ ۶۱۴؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۹۳؛ مستدرک الوسائل: ۴/ ۱۹۲ ح ۴۳۷۷

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [1]

{850} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ وَ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أُصَلِّي بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي كِلْتَا الرَّكْعَتَيْنِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَ لاَ بَعْدَهَا بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَتَمَّ مِنْهَا

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں (حمد کے بعد) قل ھواللہ احد پڑھ سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں رکعتوں میں قل ھواللہ احد پڑھی اور آپ علیہ السلام نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی جو قل ھواللہ احد والی نماز سے تام وتمام ہو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق (کالصحیح) ہے [3] یا موثق ہے [4]

{851} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا قُمْتُ لِلصَّلاَةِ أَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي فَاتِحَةِ الْقُرْآنِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِذَا قَرَأْتُ فَاتِحَةَ الْقُرْآنِ أَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَعَ السُّورَةِ قَالَ نَعَمْ.

۞ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوں تو کیا سورہ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: جب فاتحہ القرآن پڑھوں تو کیا سورہ کے ساتھ تب بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ [5]

---

[1] مجمع الفائدۃ: ۲/۲۲۱؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۰۷؛ کشف اللثام: ۵/۲۸؛ جواہر الکلام: ۹/۳۱۱؛ انوار الفقاھۃ: ۵/۵۳؛ جامع المدارک: ۲/۷۹؛ تلخیص المرام (مناسک الحج): ۲۴؛ مصابیح الظلام: ۷/۱۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۱۲ و ۵۱۸؛ شرح الرسالۃ الصلاتیۃ: ۱۵۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۸۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۹۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۲۰۷؛ غنائم الایام: ۲/۵۱۰؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۶۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۵۳/۳۴۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۱۰؛ فقہ الصادق: ۶/۵۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۱۰۵

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۹۶ ح ۳۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۹ ح ۷۳۰۹؛ الوافی: ۸/۶۶۰؛ بحار الانوار: ۸۲/۶؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۳۶

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۵۸۲؛ منتھی المطلب: ۵/۶۱

[4] مفتاح الفلاح: ۵۱۷؛ منتھی المطلب: ۵/۶۱

[5] الکافی: ۳/۳۱۲ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۶۹ ح ۲۵۱؛ الاستبصار: ۱/۳۱۱ ح ۱۱۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۵۸ ح ۷۳۴۰؛ الوافی: ۸/۶۴۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱/۱۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{852} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يَسْمَعُ اَلسَّجْدَةَ فِي اَلسَّاعَةِ اَلَّتِي لاَ يَسْتَقِيمُ اَلصَّلاَةُ فِيهَا قَبْلَ غُرُوبِ اَلشَّمْسِ وَ بَعْدَ صَلاَةِ اَلْفَجْرِ فَقَالَ لاَ يَسْجُدُ وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَقْرَأُ فِي اَلْمَكْتُوبَةِ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ مِنَ اَلْعَزَائِمِ فَقَالَ إِذَا بَلَغَ مَوْضِعَ اَلسَّجْدَةِ فَلاَ يَقْرَأْهَا وَ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَيَقْرَأَ سُورَةً غَيْرَهَا وَ يَدَعَ اَلَّتِي فِيهَا اَلسَّجْدَةُ فَيَرْجِعُ إِلَى غَيْرِهَا وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ قَوْمٍ لاَ يَقْتَدِي بِهِمْ فَيُصَلِّي لِنَفْسِهِ وَ رُبَّمَا قَرَءُوا آيَةً مِنَ اَلْعَزَائِمِ فَلاَ يَسْجُدُونَ فِيهَا فَكَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ لاَ يَسْجُدُ.

❂ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اس گھڑی میں سجدہ والی آیت سنتا ہے جس میں نماز پڑھنا درست نہیں ہے جیسے غروب سے پہلے اور نماز صبح کے بعد تو وہ سجدہ نہ کرے۔

اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز فریضہ میں سورہ عزائم میں سے کوئی ایسی سورہ پڑھے جس میں واجبی سجدہ ہے تو جب آیت سجدہ پر پہنچے تو اس کی تلاوت نہ کرے اور اگر پسند کرے تو اس سورہ کو چھوڑ دے اور کسی ایسی سورہ کی طرف عدول کرے جس میں سجدہ نہ ہو۔

اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کسی قوم کے ساتھ (مجبوراً) نماز پڑھتا ہے جن کی وہ اقتداء نہیں کرتا اور وہ دل میں فرادیٰ کی نیت کر کے پڑھتا ہے اور وہ بسا اوقات سورہ عزائم کی کوئی آیت (سجدہ) پڑھتے ہیں مگر وہ سجدہ نہیں کرتے تو وہ کیا کرے؟ وہ بھی سجدہ نہ کرے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/ ۱۰۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/ ۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۰۹؛ منتھی المطلب: ۵/ ۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۳۹۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۲۶۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۱۰۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۳۱۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۱۲۳؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۴۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۲۶۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۷۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۳۳۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۲۰۰؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۵۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۳۱۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۲۳؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۶/ ۳۱۲

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۹۳ ح ۱۱۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۰۵ ح ۷۴۶۲؛ الوافی: ۸/ ۲۸۷

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۱۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۲۰۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/ ۷۷؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۱۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۹۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۳۱۱؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۱۳۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۱۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۷؛ مستمسک العروۃ: ۳/ ۱۵۱؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۲۱۹؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۲۵۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۲۰۳

## قول مؤلف:

نماز میں سورہ عزائم کا پڑھنا بعض احادیث میں منع ہے لہٰذا کوئی دوسری سورہ پڑھی جائے تو یہی سہل و افضل ہوگا ان شاء اللہ۔ (واللہ اعلم)

{853} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْفَرِيضَةِ وَهُوَ يُحْسِنُ غَيْرَهَا فَإِنْ فَعَلَ فَمَا عَلَيْهِ قَالَ إِذَا أَحْسَنَ غَيْرَهَا فَلاَ يَفْعَلْ وَإِنْ لَمْ يُحْسِنْ غَيْرَهَا فَلاَ بَأْسَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص فریضہ کی دونوں رکعتوں میں (فاتحہ کے بعد) ایک ہی سورہ پڑھتا ہے جبکہ وہ دوسری سورہ بھی پڑھ سکتا ہے تو اگر وہ ایسا کرے تو اس میں کوئی حرج ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ کوئی دوسری سورہ پڑھ سکتا ہے تو پھر ایسا نہ کرے اور اگر نہیں پڑھ سکتا تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{854} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ مَعَ الْإِمَامِ فَيَمُرُّ بِالْمَسْأَلَةِ أَوْ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ جَنَّةٍ أَوْ نَارٍ قَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَسْأَلَ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَتَعَوَّذَ فِي الصَّلاَةِ مِنَ النَّارِ وَيَسْأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پیش نماز کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے اور اثناء نماز میں کسی آیت کے پاس سے گزرتا ہے جس میں خدا سے کوئی سوال کیا گیا ہے یا اس میں جنت و دوزخ کا تذکرہ کیا گیا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہاں خدا سے کسی اچھی چیز کا سوال کرے یا جنت طلب کرے اور دوزخ سے پناہ مانگے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

{855} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمٍ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۱ ح ۲۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۷ ح ۷۳۰۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۵ ح ۱۱۷۳؛ الوافی: ۸/ ۶۷۵؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۲۳؛ قرب الاسناد: ۲۰۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۶۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۱۵؛ منتھی المطلب: ۵/ ۵۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۲۹۷

[3] الکافی: ۳/ ۳۰۲ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۶۹ ح ۷۳۷۰؛ الوافی: ۸/ ۸۸۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۳۸

[4] منیۃ الراغب: ۸۷؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۱۷۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/ ۱۲۲؛ تفسیر الصراط المستقیم: ۲/ ۲۷۳؛ جواہر الکلام: ۹/ ۳۲۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۶۳؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۸۰

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تَدَعْ أَنْ تَقْرَأَ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ رَكْعَتَيِ الزَّوَالِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ أَوَّلِ صَلاَةِ اللَّيْلِ وَ رَكْعَتَيِ الْإِحْرَامِ وَ الْفَجْرِ إِذَا أَصْبَحْتَ بِهَا وَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قل ھو اللہ احد اور قل یا ایھا الکافرون کو سات مقامات پر پڑھنا ترک نہ کرو۔ نماز فجر سے پہلے دو رکعتوں میں، سوال کی نافلہ دو رکعتوں میں، مغرب کے بعد دو رکعتوں میں، نماز شب کی پہلی دو رکعتوں میں، نماز احرام کی (دو) رکعتوں میں، نماز فجر کی دو رکعتوں میں اور نماز طواف کی رکعتوں میں۔[1]

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔[2]

## قول مؤلف:

احادیث میں کچھ دیگر سورتوں کو بھی پڑھنے کا حکم وارد ہے یعنی ان کو ترجیح دی گئی ہے جیسے سورہ قدر وغیرہ، نیز سورہ فجر کے بارے میں حکم ہوا کہ اسے فرض اور نافلہ میں پڑھا کرو کیونکہ یہ سورہ امام حسین علیہ السلام کے لئے ہے اور اس حدیث کو ہم نے اپنی کتاب ''مقتل سید الصابرین علیہ السلام بزبان چہاردہ معصومین علیہ السلام'' (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور) میں بہت ساری کتب کے حوالے سے درج کیا ہے اور ایسی دیگر احادیث کو بھی یہاں درج نہیں کر رہے ہیں (واللہ اعلم)

{856} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: لاَ تَقْرَأْ فِي الْفَجْرِ شَيْئاً مِنَ الْحم.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز فجر میں الف لام حامیم (حوامیم) میں سے کوئی سورہ نہ پڑھو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

## قول مؤلف:

اس کی ممانعت دیگر احادیث میں بھی آئی ہے اور یہ کہ بہت لمبی سورتیں پڑھنے کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے (واللہ اعلم)

{857} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى

---

[1] الکافی: ۳/۳۱۶ ح ۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۷۴ ح ۲۷۳؛ الخصال: ۲/۷ ۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۶۵ ح ۷۳۵۸؛ الوافی: ۸/ ۶۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۴/۷ ۴۱۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۶۸۷؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۱

[2] عین الحیاۃ: ۲/۲۴۱؛ ریاض المسائل: ۲/۲۰۶؛ مستند الشیعہ: ۱/۲۸۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۲۲؛ مدارک الاحکام: ۷/۲۵۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۶ ح ۸۰۳؛ الوافی: ۸/۶۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۱۱ ح ۷۴۷۹

[4] موسوعہ البرغانی: ۸/۲۹۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۲۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۰۵؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۹۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۱۲

عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَقْرَأُ فِي ٱلْفَرِيضَةِ بِفَاتِحَةِ ٱلْكِتَابِ وَسُورَةٍ أُخْرَى فِي ٱلنَّفَسِ ٱلْوَاحِدِ قَالَ إِنْ شَاءَ قَرَأَ فِي نَفَسٍ وَإِنْ شَاءَ فِي غَيْرِهِ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک شخص فریضہ میں ایک ہی سانس میں حمد و سورہ کو پڑھ جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چاہے تو ایک سانس میں پڑھے اور چاہے تو اس سے زیادہ میں پڑھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{858} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ غَلِطَ فِي سُورَةٍ فَلْيَقْرَأْ قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ لْيَرْكَعْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کوئی شخص سورہ پڑھنے میں غلطی کرے اسے چاہیے کہ وہ سورہ قل ھواللہ احد پڑھے اور پھر رکوع میں چلا جائے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{859} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: إِنَّ ٱللَّهَ فَرَضَ مِنَ ٱلصَّلاَةِ ٱلرُّكُوعَ وَٱلسُّجُودَ أَلاَ تَرَى لَوْ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ فِي ٱلْإِسْلاَمِ لاَ يُحْسِنُ أَنْ يَقْرَأَ ٱلْقُرْآنَ أَجْزَأَهُ أَنْ يُكَبِّرَ وَيُسَبِّحَ وَيُصَلِّيَ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے نماز سے رکوع اور سجود فرض کئے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص اسلام میں

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۶ ح ۱۱۹۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۳۶؛ الوافی: ۸/۶۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۱۳ ح ۷۴۸۵؛

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۴۳؛ منتھی المطلب: ۵/۹۵؛ تفسیر صراط المستقیم: ۲/۱۹۶؛ مصابیح الظلام: ۷/۸۰۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۵۵؛ المرشد الوجیز القرآ کتاب اللہ العزیز: ۱/۱۷۳؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۲۲۷؛ الانظار التفسیریہ: ۱۵۷؛ کشف اللثام: ۴/۱۵؛ مہذب الاحکام: ۶/۶۸؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۲۳۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۶۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۵ ح ۱۱۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۱۰ ح ۷۴۷۵؛ الوافی: ۸/۶۹۷

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۲۱؛ غنائم الایام: ۲/۵۲۸؛ کشف اللثام: ۴/۲۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۰۴؛ مہذب الاحکام: ۶/۲۵۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۶۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۰؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۹۴؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۰؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۴۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۴۲؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۱۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۹؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۲۴۹

داخل ہوا ہو جو اچھی طرح قرآن نہ پڑھ سکتا ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ (صرف) تکبیر و تسبیح کر کے نماز پڑھ لے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{860} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ تَبْعِيضِ السُّورَةِ قَالَ أَكْرَهُ ذَلِكَ وَ لاَ بَأْسَ بِهِ فِي النَّافِلَةِ.

❂ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا (حمد کے بعد) کسی سورہ کے بعض حصے پر اکتفا کیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں البتہ نافلہ نماز میں ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{861} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كُنْتَ خَلْفَ إِمَامٍ فَقَرَأَ الْحَمْدَ وَ فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهَا فَقُلْ أَنْتَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ لاَ تَقُلْ آمِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو اور وہ اس کی قرأت سے فارغ ہو جائے تو تم الحمد للہ رب العالمین کہو اور آمین ہرگز نہ کہو۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۴۷ ح ۵۷۵؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۰ ح ۱۱۵۳؛ الوافی: ۸/ ۹۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۲ ح ۷۲۹۲

[2] جواہر الکلام: ۹/ ۳۰۶؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۲۵۵؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۸۶؛ ریاض المسائل: ۳/ ۴۰۶؛ کشف اللثام: ۴/ ۲۳؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۳۶؛ بحوث فی الفقہ: ۹۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/ ۳۳۹؛ انوار الفقاہۃ: ۲/ ۱۳۸؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/ ۸۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۷/ ۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۵؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۷۴؛ غنائم الایام: ۲/ ۵۰۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۲۴؛ فقہ الصادق ؑ: ۴/ ۴۰۵؛ قرأت فقہیہ معاصرہ: ۲/ ۹۳؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۲۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۱۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۹۶ ح ۱۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۴ ح ۷۲۹۷؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۶ ح ۱۱۷۸؛ الوافی: ۸/ ۶۸۲

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۳۴؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۱۸۳؛ فقہ الصادق ؑ: ۶/ ۱۹۵؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۹۴؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۸۱؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۱/ ۵۰۳؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/ ۲۵۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۷۱؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۵۱؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۴۱؛ نہایۃ التقریر: ۲/ ۱۴۱؛ بحوث فی الفقہ: ۱۵۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۹۶؛ کشف اللثام: ۴/ ۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۴۰۵؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۱۳۲؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۳۱۱؛ مفتاح الکرامہ: ۷/ ۱۰۳؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/ ۲۶۸؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۱۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۴

[5] الکافی: ۳/ ۳۱۳ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۴ ح ۲۷۵؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۸ ح ۱۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۶۷ ح ۷۳۶۲؛ الوافی: ۸/ ۶۵۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/ ۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱/ ۸۷

## تحقیق:

حدیث صحیح① یا حسن ہے۔②

{862} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: لِأَيِّ عِلَّةٍ يُجْهَرُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَ سَائِرُ الصَّلَوَاتِ الظُّهْرُ وَ الْعَصْرُ لَا يُجْهَرُ فِيهِمَا وَ لِأَيِّ عِلَّةٍ صَارَ التَّسْبِيحُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ أَفْضَلَ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ كَانَ أَوَّلُ صَلَاةٍ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ الظُّهْرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَضَافَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي خَلْفَهُ وَ أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْ يَجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَضْلَهُ ثُمَّ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْعَصْرَ وَ لَمْ يُضِفْ إِلَيْهِ أَحَداً مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ أَمَرَهُ أَنْ يُخْفِيَ الْقِرَاءَةَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ وَرَاءَهُ أَحَدٌ ثُمَّ فَرَضَ عَلَيْهِ الْمَغْرِبَ وَ أَضَافَ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةَ وَ أَمَرَهُ بِالْإِجْهَارِ وَ كَذَلِكَ الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ فَلَمَّا كَانَ قُرْبُ الْفَجْرِ نَزَلَ فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ الْفَجْرَ وَ أَمَرَهُ بِالْإِجْهَارِ لِيُبَيِّنَ لِلنَّاسِ فَضْلَهُ كَمَا بَيَّنَ لِلْمَلَائِكَةِ فَلِهَذِهِ الْعِلَّةِ يُجْهَرُ فِيهَا وَ صَارَ التَّسْبِيحُ أَفْضَلَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْأَخِيرَتَيْنِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمَّا كَانَ فِي الْأَخِيرَتَيْنِ ذَكَرَ مَا رَأَى مِنْ عَظَمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَدَهِشَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَلِذَلِكَ صَارَ التَّسْبِيحُ أَفْضَلَ مِنَ الْقِرَاءَةِ.

❂ محمد بن عمران نے ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا سبب ہے نماز جمعہ و نماز مغرب و نماز عشاء و نماز صبح بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے اور دوسری نمازوں ظہر و عصر میں جہر نہیں کیا جاتا اور کیا سبب ہے کہ آخر کی دو رکعتوں میں تسبیح اربعہ پڑھنا سوروں کی قرأت سے افضل ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج میں آسمان پر تشریف لے گئے تو سب سے پہلی نماز جو اللہ نے فرض کی وہ روز جمعہ ظہر کی نماز تھی۔ اللہ تعالی نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ قرأت بلند آواز سے کریں تا کہ ملائکہ پر ان کا فضل و شرف ظاہر ہو جائے۔ اس کے بعد اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نماز عصر فرض کی اور ملائکہ میں سے کسی ایک کو بھی حکم نہیں تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ قرأت آہستہ آہستہ کریں اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے والا کوئی نہ

① مدارک العروۃ: ۱۵/ ۴۷۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۵۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۲۸۵؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۵۸۳؛ مجموع الرسائل الفقہیہ: ۳۰؛ روض الجنان: ۲۶۷؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۹۸؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۴۵؛ تفسیر الصراط المستقیم: ۳/ ۳۳۷؛ الفقہ المقارن: ۱/ ۱۳۱؛ رسالہ القلم طلاب البحرین: ۳۰/ ۱۵۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۷۷؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۳۹۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۲۳۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/ ۳۶۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۱۳؛ ریاض المسائل: ۳/ ۱۸۰؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۰۶؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۵/ ۵۱۱؛ دراسات فقہیہ: ۱۱۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۸۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۹۷

② شرح مازندرانی: ۳/ ۵۰؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۰؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۲۲۳؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۳۱۹؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۵۱۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۰۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۳۳۰؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۱۸۸

تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نماز مغرب کو فرض کیا اور ملائکہ کو بھیج دیا کہ وہ آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھیں اور آپ ﷺ کو حکم دیا کہ وہ قرأت بالجہر کریں اور اسی طرح نماز عشاء میں بھی ہوا پھر جب فجر قریب ہوئی تو آپ ﷺ آسمان سے نیچے تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نماز فجر فرض کی اور حکم دیا کہ اس میں قرأت بالجہر کریں تا کہ جس طرح ملائکہ پر آپ ﷺ کا فضل وشرف ظاہر ہوا تھا اسی طرح انسانوں پر بھی آپ ﷺ کا فضل وشرف ظاہر ہو جائے اس لئے نماز فجر میں قرأت بالجہر کی جاتی ہے۔ اور آخر کی دو رکعتوں میں تسبیح پڑھنا سوروں کی قرأت سے افضل اس لئے ہوا کہ جب رسول اللہ ﷺ آخر کی دو رکعتوں میں مشغول تھے کہ اسی اثناء میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی وہ عظمت یاد آئی جو وہ معراج پر دیکھ آئے تھے پس آپ ﷺ حیرت میں آئے اور کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس اس لئے تسبیح (اربع) سوروں کی قرأت سے افضل ٹھہری۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{863} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ جَهَرَ فِيمَا لاَ يَنْبَغِي ٱلْإِجْهَارُ فِيهِ أَوْ أَخْفَى فِيمَا لاَ يَنْبَغِي ٱلْإِخْفَاءُ فِيهِ فَقَالَ أَيَّ ذَلِكَ فَعَلَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ نَقَضَ صَلاَتَهُ وَ عَلَيْهِ ٱلْإِعَادَةُ وَ إِنْ فَعَلَ ذَلِكَ نَاسِياً أَوْ سَاهِياً أَوْ لاَ يَدْرِي فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ قَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے وہاں جہر کیا (بلند آواز سے پڑھی) جہاں جہر نہیں کرنا چاہیے تھا اور وہاں آہستہ پڑھی جہاں اخفات نہیں کرنا چاہیے تھا تو اگر اس نے ایسا عمداً کیا ہے تو اس کی نماز ناقص ہے اور اس پر اعادہ واجب ہے اور اگر اس نے ایسا بھول چوک یا لاعلمی کی وجہ سے کیا ہے تو پھر اس کی نماز مکمل ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۰۹ ح ۹۲۵؛ الوافی: ۸/ ۸۵۴؛ علل الشرائع: ۲/ ۳۲۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۷/ ۳۴۲؛ بحار الانوار: ۱۸/ ۳۶۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۳/ ۱۲۸؛ تفسیر البرہان: ۳/ ۴۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۸۳ ح ۷۳۰۷ و ۱۲۳ ح ۷۵۱۱

[2] موسوعہ البرغانی: ۷/ ۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۴۳۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۹۰؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۳۱۱؛ مصابیح الانوار: ۱/ ۲۸۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۶۲ ح ۶۳۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۴۴ ح ۱۰۰۳؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۳ ح ۱۱۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۸۶ ح ۷۳۱۲؛ الوافی: ۸/ ۶۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۷/ ۵۳۷؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۷۷؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۹۳

[4] تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۳۳۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۵۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۲۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۷؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۳۱۸؛ منتہی المطلب: ۵/ ۸۶؛ شرح العروۃ: ۱۶/ ۲۴۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۴۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۲۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/ ۳۲؛ الخلل فی الصلاۃ: ۵۹۳؛ منتہی الدرایہ: ۶/ ۴۴۰؛ ہدایۃ الوصول: ۴/ ۲۷۷؛ المباحث فی علم الاصول: ۲/ ۲۹۵؛ الہدایہ الی غوامض: ۴/ ۳۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۴۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۴؛ شرح حلقات الاصول: ۲۰/ ۳۵۱؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۱/ ۵۰۰؛ غنائم الایام: ۲/ ۵۳۱؛ ہدایۃ العقول: ۵/ ۲۸۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/ ۲۵۰؛ نظام النکاح فی الشریعہ: ۱/ ۱۹۲؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۳۱۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۰۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۱۸

{864} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَرَضَ الرُّكُوعَ وَ السُّجُودَ وَ الْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ فَمَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ مُتَعَمِّداً أَعَادَ الصَّلاَةَ وَ مَنْ نَسِيَ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رکوع و سجود کو فرض کیا ہے اور قرأت سنت ہے لیکن جس نے عمداً قرأت کو ترک کیا وہ نماز کا اعادہ کرے اور جو بھول کر ایسا کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

(865) مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَؤُمُّ النِّسَاءَ مَا حَدُّ رَفْعِ صَوْتِهَا بِالْقِرَاءَةِ وَ التَّكْبِيرِ فَقَالَ قَدْرُ مَا تُسْمِعُ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جب کوئی عورت عورتوں کی نماز پڑھائے تو کس حد تک وہ اپنی قرأت اور تکبیر میں آواز بلند کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس قدر کہ (مقتدیوں کو) سنا سکے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{866} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُعَاوِيَةَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۴۵ ح۱۰۰۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۶ ح۵۶۹؛ الکافی: ۳/۳۴۷ ح۱؛ الاستبصار: ۱/۳۵۳ ح۱۵۶؛ الوافی: ۸/۹۱۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۸۷ ح۷۴۱۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۸۳

[2] فقہ الصادقؑ: ۵/۳۱۲؛ مجمع الفائدہ: ۳/۱۴۸؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۴۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۵۸؛ مصابیح الظلام: ۲/۸۶؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۳/۶۹؛ جواہر الکلام: ۱۲/۲۷۴؛ مہذب الاحکام: ۸/۳۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۸؛ الخلل فی الصلاۃ: ۷؛ قرأت فقہیہ: ۲/۷۵؛ مہذب القوانین داماد: ۴۶۷؛ المباحث فی علم الاصول: ۲/۱۵۸؛ تعلیقہ علی معالم الاصول: ۳/۱۵۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۱۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۲۴۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۳۲۰؛ شرح العروۃ: ۱۴/۲۴۳؛ مستمسک الشیعہ: ۳/۲۱؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۶۱۰

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۸ ح۶۰۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۵؛ الوافی: ۸/۱۲۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۴ ح۴۳۴۳؛ بحار الانوار: ۸۲/۸۳؛ قرب الاسناد: ۲۲۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۵

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۵۲۹؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۵۶؛ منتہی المطلب: ۲/۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۲۷۰؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۳۶؛ مجمع الفائدہ: ۳/۲۵۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۵۰؛ جواہر الکلام: ۱۳/۳۳۸؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۳۱۳؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۱۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۷۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۳۵۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۱۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۱۴۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۳۸۸؛ نہایۃ التقریر: ۲/۲۱۰؛ المناظر الناضرۃ: ۸/۱۴۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۳۸۸؛ نہایۃ التقریر: ۲/۲۱۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۳۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۴۴۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۲۷۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۱۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۴۴

بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَقْرَأُ سُورَةً فَأَسْهُو فَأَنْتَبِهُ وَأَنَا فِي آخِرِهَا فَأَرْجِعُ إِلَى أَوَّلِ السُّورَةِ أَوْ أَمْضِي قَالَ بَلِ امْضِ.

معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ایک سورہ پڑھتا ہوں جس میں غلطی کر جاتا ہوں اور اس وقت متوجہ ہوتا ہوں جب نماز کے آخر میں ہوتا ہوں تو کیا پلٹ کر پہلی سورہ کی طرف جاؤں (یعنی اس کا اعادہ کروں) یا نماز کو جاری رکھوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز کو جاری رکھو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{867} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا قَالَ: الْمُخَافَتَةُ مَا دُونَ سَمْعِكَ وَالْجَهْرُ أَنْ تَرْفَعَ صَوْتَكَ شَدِيداً.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے خدا کے قول: "(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ تو اپنی نماز چلا کر پڑھو اور نہ بالکل چپکے سے بلکہ اس کے درمیان اوسط طریقہ اختیار کرو (الاسرا:۱۱۰)" کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا اخفات (جو ممنوع ہے) یہ ہے کہ اپنے آپ کو بھی نہ سنائے اور جہر (جو ممنوع ہے) یہ ہے کہ اپنی آواز کو بہت بلند کرے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{868} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ يَقُومُ فِي الصَّلاَةِ فَيُرِيدُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةً فَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَقَالَ يَرْجِعُ مِنْ كُلِّ سُورَةٍ إِلاَّ مِنْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَمِنْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ.

---

[1] تہذیب الاحکام:۲/۳۵۱ ح۱۴۵۸؛ وسائل الشیعہ:۶/۹۵ ح۷۴۳۳؛ الوافی:۸/۹۲۳

[2] ملاذ الاخیار:۳/۵۵۹؛ جواہر الکلام:۱۲/۲۸۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ:۶/۵۹۱؛ مہذب الاحکام:۸/۲۰۸؛ مجمع الفائدۃ:۳/۲۷۲؛ مدارک العروۃ:۱۷/۳۴۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ):۱۴/۳۴۵؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۶۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۳۲۳

[3] الکافی:۳/۳۱۵ ح۲۱؛ تہذیب الاحکام:۲/۲۹۰ ح۱۱۶۳؛ تفسیر العیاشی:۲/۳۱۸؛ تفسیر البرہان:۳/۵۹۹؛ تفسیر نور الثقلین:۳/۲۳۳؛ الوافی:۸/۶۸۹؛ مستدرک الوسائل:۴/۱۹۸ ح۴۴۸۰؛ وسائل الشیعہ:۶/۹۶ ح۷۴۳۰؛ بحار الانوار:۸۲/۲۷؛ تفسیر کنز الدقائق:۷/۵۳۶

[4] مرآۃ العقول:۱۵/۱۳؛ ملاذ الاخیار:۴/۵۰۳؛ تنقیح مبانی العروۃ:۳/۱۰۲؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۴/۱۱۶؛ مستمسک العروۃ:۶/۲۴؛ الموسوعہ الفقہیہ:۱۰/۱۹۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ):۲۴۳؛ مستند الشیعہ:۵/۱۲۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ):۸/۲۷۴؛ مہذب الاحکام:۶/۸۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی:۳۰/۵۰؛ مدارک العروۃ:۱۴/۳۹۹؛ کتاب الصلاۃ بروجردی:۳۸۷

عمرو بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کہ (حمد کے بعد) ایک سورہ پڑھے مگر سورہ اخلاص یا ایھا الکافرون شروع کر دی تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہر سورہ کو چھوڑ کر رجوع کیا جا سکتا ہے سوائے قل ھو اللہ احد اور یا ایھا الکافرون کے۔ [1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{869} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَقْرَأَ السُّورَةَ فَيَقْرَأُ غَيْرَهَا فَقَالَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَيْهَا.

عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کوئی خاص سورہ پڑھنا چاہتا تھا مگر شروع کوئی اور سورہ کر دیا تو جب تک وہ اس سورہ کے دوثلث (دو تہائی) نہ پڑھ لے اس وقت تک اس سے رجوع کر سکتا ہے۔ [3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [4]

{870} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ قَرَأَ سُورَةً فِي رَكْعَةٍ فَغَلِطَ أَ يَدَعُ الْمَكَانَ الَّذِي غَلِطَ فِيهِ وَ يَمْضِي فِي قِرَاءَتِهِ أَوْ يَدَعُ تِلْكَ السُّورَةَ وَ يَتَحَوَّلُ مِنْهَا إِلَى غَيْرِهَا فَقَالَ كُلُّ ذَلِكَ لاَ بَأْسَ بِهِ وَ إِنْ قَرَأَ آيَةً وَاحِدَةً فَشَاءَ أَنْ يَرْكَعَ بِهَا رَكَعَ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک رکعت میں کوئی سورہ پڑھنی شروع کی مگر اس سے قرأت میں غلطی ہوگئی تو کیا اس غلط پڑھتے ہوئے مقام کو چھوڑ کر اس سورہ کی تلاوت کو جاری رکھے یا اسے چھوڑ کر کسی

---

[1] الکافی: ۳/۳۱۷ ح ۲۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۰ ح ۷۵۲؛ الوافی: ۸/۶۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۹ ح ۷۴۴۷؛ تفسیر البرہان: ۵/۷۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۴/۴۷۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۶۸۷؛ الفصول المہمہ: ۲/۹۵

[2] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۶۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۳/۸۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۸۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۲۶۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۴؛ غنائم الایام: ۲/۵۲۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۸۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۵۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۵۴؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۵۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۲۶؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۸۶؛ جواہر الکلام: ۱۰/۵۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۱۲۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۳۳۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲/۱۲۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۳ ح ۱۱۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۰۱ ح ۷۴۵۱؛ الوافی: ۸/۶۷۴؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۷

[4] مصابیح الظلام: ۷/۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۱۶؛ منتہی المطلب: ۵/۱۰۷؛ شرح العروۃ: ۱۴/۳۹۴؛ فقہ الصادق: ۴/۳۳۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۸۴؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۱۴؛ جواہر الکلام: ۱۰/۵۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۸۹؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲/۱۲۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۵۶؛ غنائم الایام: ۲/۵۲۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۸۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۳۳؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۴

اور سورہ کی تلاوت شروع کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سب کچھ میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اس سورہ کی صرف ایک آیت پڑھی ہو (اور پھر بھول جائے) اور چاہے کہ رکوع کرے تو کر سکتا ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{871} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ فَقَالَ الْإِمَامُ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ مَنْ خَلْفَهُ يُسَبِّحُ فَإِذَا كُنْتَ وَحْدَكَ فَاقْرَأْ فِيهِمَا وَ إِنْ شِئْتَ فَسَبِّحْ.

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پیش نماز کے پیچھے آخری دو رکعتوں میں قرأت کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پیش نماز سورہ فاتحہ پڑھے اور جو پیچھے ہوں وہ تسبیح (اربعہ) پڑھیں اور اگر تم فرادیٰ پڑھ رہے ہو تو پھر دونوں میں سے سورہ فاتحہ پڑھو اور اگر چاہو تو تسبیح (اربعہ) پڑھو۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{872} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ

---

① تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۹۳ ح ۱۱۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۵ ۳ ح ۷۳۰۰؛ الوافی: ۸/ ۹۲۳

② ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۳۷؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۲۷۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۱۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۳۹۸؛ منتھی المطلب: ۵/ ۱۰۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/ ۲۹۶؛ مفتاح الکرامہ: ۷/ ۲۶۷؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۴۸؛ مدارک العروۃ: ۵/ ۸۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۵۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۲۷۸؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۲۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۰۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۰۴؛ کشف اللثام: ۶/ ۶۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۳۱۰؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۲۵۳

③ الکافی: ۳/ ۳۱۹ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۹۴ ح ۱۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۰۸ ح ۷۴۶۸؛ الوافی: ۸/ ۷۷۶؛ المعتبر: ۲/ ۱۲۶

④ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۴۲؛ کشف اللثام: ۴/ ۳۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۴۰۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۳۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۱۷؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۸۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۳۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۳۶۱؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۱۸۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۱؛ الرسائل الاحمدیہ: ۲/ ۶۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۳۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۴۵۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۳۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۹۹؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۲۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۱۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/ ۱۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۶۷؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۱۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/ ۶۱؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۳۱۱؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۹؛ غنائم الایام: ۲/ ۴۹۱؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۱۵۷

اَلْإِمَامِ إِذَا أَخْطَأَ فِي الْقُرْآنِ فَلَا يَدْرِي مَا يَقُولُ قَالَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ بَعْضُ مَنْ خَلْفَهُ الْحَدِيثَ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر پیش نماز قرأت کرتے ہوئے اس طرح بھول جائے کہ اسے کچھ سمجھ ہی نہ آئے کہ کیا پڑھے تو (کیا کیا جائے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے مقتدیوں میں سے کوئی اسے (لقمہ دے کر) اس کی گرہ کھول دے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{873} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي خَلْفَ مَنْ لَا يَقْتَدِي بِصَلَاتِهِ وَ الْإِمَامُ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ اقْرَأْ لِنَفْسِكَ وَ إِنْ لَمْ تُسْمِعْ نَفْسَكَ فَلَا بَأْسَ.

❁ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ ایک شخص ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھتا ہے جس کی وہ اقتداء نہیں کرتا اور وہ پیش نماز بالجہر قرأت کرتا ہے تو (یہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنی قرأت خود کرو اور (اگر اس قدر آہستہ ہو کہ) خود کو بھی نہ سنا سکو تو کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{874} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَجُوزُ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْفَرِيضَةِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۴ ح ۱۲۳؛ الوافی: ۸/ ۱۲۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۱۰ ح ۷۴۷۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۴۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۲۱۰؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۸۹؛ الحدائق الناضرہ: ۱۱/ ۱۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۲۲؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۱۹؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۵۱؛ مفتاح الکرامہ: ۳/ ۴۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۵۵؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۷۶؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۵۹۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۵۸؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۳۵۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۲۷۶؛ آیات الاحکام محقق: ۴/ ۱۳۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۸/ ۹۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۹۶؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۱۹۹

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۶ ح ۱۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۲۷ ح ۷۵۲۳؛ الوافی: ۸/ ۱۲۰۷؛ الاستبصار: ۱/ ۴۳۰ ح ۸۸۹

[4] مصابیح الظلام: ۸/ ۳۶۱؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/ ۱۷۲؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۲۰؛ المحاسن النفسانیہ: ۷۱؛ رسائل فقہیہ: ۱۰۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/ ۲۵؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۶۸؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۳۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۵۷؛ شرح العروۃ: ۳/ ۲۸۹؛ الرسائل الفقہیہ خمینی: ۶۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۳۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۶۵؛ القواعد الاصولیہ: ۲۸۴؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۱۹۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۴۰؛ القواعد الفقہیہ: ۸/ ۴۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۹۷؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۳۸۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۰۷؛ الرسائل خمینی: ۲/ ۲۰۷

فَاتِحَةَ ٱلْكِتَابِ وَحْدَهَا وَيَجُوزُ لِلصَّحِيحِ فِي قَضَاءِ صَلاَةِ ٱلتَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بیمار کے لئے جائز ہے کہ فریضہ میں صرف فاتحہ پر اکتفاء کرے اور تندرست کے لئے بھی جائز ہے کہ وہ شب وروز کی مستحبی نمازوں کی قضا میں ایسا کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{875} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا افْتَتَحْتَ صَلاَتَكَ بِقُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ وَأَنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَقْرَأَ بِغَيْرِهَا فَامْضِ فِيهَا وَلاَ تَرْجِعْ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَإِنَّكَ تَرْجِعُ إِلَى ٱلْجُمُعَةِ وَٱلْمُنَافِقِينَ مِنْهَا.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم کوئی اور سورہ پڑھنا چاہتے تھے مگر سورہ قل ھواللہ احد شروع کردی تو پھر اسے ہی جاری رکھو مگر یہ کہ یوم جمعہ (جمعہ یا ظہر کی نماز) ہو تو پھر تم (عدول کرکے) سورہ جمعہ اور منافقون کی طرف رجوع کر سکتے ہو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{876} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ٱلْحَسَنِ ٱلْأَوَّلَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَقْرَأُ فِي صَلاَةِ ٱلْجُمُعَةِ بِغَيْرِ سُورَةِ ٱلْجُمُعَةِ مُتَعَمِّداً قَالَ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

❂ حسین بن علی بن یقطین نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز جمعہ میں عمداً سورہ جمعہ نہیں پڑھتا تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۰ ح ۲۵۶؛ الاستبصار: ۱/ ۳۱۵ ح ۱۱۷۱؛ الکافی: ۳/ ۳۱۴ ح ۹؛ الوافی: ۸/ ۶۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۰ ح ۷۲۹۰؛

[2] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۱۲؛ منتھی المطلب: ۵/ ۵۶؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۲۶۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۷۲؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۱۷۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۲/ ۱۰۴؛ ارشاد العقول: ۲/ ۷۰۴؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۱/ ۹۹؛ المحصول فی علم الاصول: ۲/ ۳۴۵؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۴/ ۲۸۵؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۹۲

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۴۲ ح ۶۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۵۳ ح ۷۵۹۷؛ الوافی: ۸/ ۱۱۳۵

[4] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۵۳؛ منتھی المطلب: ۵/ ۱۰۴؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۶۰؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۴۷۲؛ غنائم الایام: ۲/ ۵۲۶؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۸۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/ ۷۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۸۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۱۹۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۹۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۲۸۵؛ موسوعۃ البرغانی: ۸/ ۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۸۰؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۴۰۲؛ جامع المقاصد: ۲/ ۲۸۰

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{877} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ :مَنْ صَلَّى اَلْجُمُعَةَ بِغَيْرِ اَلْجُمُعَةِ وَ اَلْمُنَافِقِينَ أَعَادَ اَلصَّلاَةَ فِي سَفَرٍ أَوْ حَضَرٍ .

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص سفر یا حضر میں نماز جمعہ سورۂ جمعہ اور منافقون کے بغیر پڑھے تو وہ نماز کا اعادہ کرے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

دوسری روایات سے ماخذ ہے کہ اس نماز کو نافلہ قرار دے اور جمعہ و منافقون کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے اور یہ استحباب پر محمول ہوگا (واللہ اعلم)

{878} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْقِرَاءَةِ فِي يَوْمِ اَلْجُمُعَةِ إِذَا صَلَّيْتُ وَحْدِي أَرْبَعاً أَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَ قَالَ اِقْرَأْ بِسُورَةِ اَلْجُمُعَةِ وَ اَلْمُنَافِقِينَ يَوْمَ اَلْجُمُعَةِ .

⚙ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب میں جمعہ کے دن نماز (ظہر) فرادیٰ پڑھوں تو کیا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۷ ح۱۹؛ الاستبصار: ۱/۴۱۳ ح۸۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۵۷ ح۷۶۱۱؛ الوافی: ۸/۱۱۱۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۸۴

[2] غنائم الایام: ۲/۱۵۱؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۲۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۷۴؛ المہذب البارع: ۱/۳۶۵؛ مسالک الافہام: ۱/۲۶۹؛ الحدائق الناضرہ: ۸/۱۸۵؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۸۴؛ جامع المقاصد: ۲/۲۸۰؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۶؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۳۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۷؛ مستمسک العروہ: ۶/۲۸۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۸۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۱۰۱؛ ریاض المسائل: ۳/۱۷۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۲۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۴۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۶۷؛ منتھی المطلب: ۵/۴۰۸؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۳۳۲

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۷ ح۲۱؛ الکافی: ۳/۴۲۶ ح۷؛ الاستبصار: ۱/۴۱۴ ح۸۱۳؛ الوافی: ۸/۱۱۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۵۹ ح۷۶۱۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۳۲۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۲۴۳

[4] مصباح الفقیہ: ۱۲/۳۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۳۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۵۰؛ منتھی المطلب: ۵/۴۰۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۵۹؛ مستمسک العروہ: ۶/۲۸۰؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۴۰۳؛ مصابیح الظلام: ۷/۲۲۴؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۳۱۱؛ جواہر الکلام: ۹/۴۰۸؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۶۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۸۴؛ غنائم الایام: ۲/۱۵۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۶۷

قرأت بالجہر کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور جمعہ کے دن سورۂ جمع اور منافقون کی تلاوت کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{879} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ ٱلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلْقِرَاءَةِ فِي ٱلْوَتْرِ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَبِي بَابٌ فَكَانَ إِذَا صَلَّى يَقْرَأُ فِي ٱلْوَتْرِ بِقُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ فِي ثَلاَثَتِهِنَّ وَ كَانَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ كَذَلِكَ ٱللَّهُ أَوْ كَذَلِكَ ٱللَّهُ رَبِّي .

۞ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے وتر کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے اور میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) کے درمیان ایک دروازہ تھا پس وہ جب نماز وتر پڑھتے تھے تو تینوں رکعتوں میں قل ھواللہ احد پڑھتے تھے اور جب سورہ پڑھ کے فارغ ہوتے تو کَذَلِكَ ٱللَّهُ یا کَذَلِكَ ٱللَّهُ کہتے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## رکوع:

{880} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرْكَعَ فَقُلْ وَ أَنْتَ مُنْتَصِبٌ ٱللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ارْكَعْ وَ قُلِ ٱللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۱۴ ح ۴۹؛ الکافی: ۳/۴۲۵ ح ۵؛ الوافی: ۸/۱۹۲ و ۱۱۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۲۰ ح ۷۲۲۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۳۲۱؛ الاستبصار: ۱/۴۱۶ ح ۱۵۹۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۲۴۲

[2] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۴۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۱۸۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۷/۳۵۰؛ فقہ الصادق: ۴/۲۶۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۰۱؛ مہذب الاحکام: ۶/۲۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۸۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۳۰۷؛ الجمعہ: ۲/۲۵۱؛ ریاض المسائل: ۳/۱۷۵؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۸۴؛ جواہر الکلام: ۹/۳۰۷؛ کشف الرموز: ۱/۱۷۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/۳۸۱؛ مجمع الفائدہ: ۲/۳۹۴؛ غنائم الایام: ۲/۵۴۲؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۳۲۹؛ جامع المقاصد: ۲/۲۶۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۶۱؛ جامع المدارک: ۱/۳۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۲۶۳؛ مناہج الاخیار علوی عاملی: ۱/۵۸۳؛ منتہی المطلب: ۵/۲۱۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۶۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۲۶ ح ۵۳۳؛ الفصول المہمہ: ۳/۱۲؛ بحار الانوار: ۸۴/۲۲۶؛ تفسیر البرہان: ۵/۷۹۶

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۲۶۴؛ بحار الانوار: ۸۴/۲۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۸۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۱۸؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۳؛ جواہر الکلام: ۷/۹۰؛ رسالہ القلم: ۳۰/۱۵۲؛ مصابیح الاحکام: ۲/۳۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۳/۹۴؛ مجموع الرسائل: ۳۱

أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ قَلْبِي وَ سَمْعِي وَ بَصَرِي وَ شَعْرِي وَ بَشَرِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي وَ مُخِّي وَ عِظَامِي وَ عَصَبِي وَ مَا أَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَ لَا مُسْتَكْبِرٍ وَ لَا مُسْتَحْسِرٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِي تَرْتِيلٍ وَ تَصُفُّ فِي رُكُوعِكَ بَيْنَ قَدَمَيْكَ تَجْعَلُ بَيْنَهُمَا قَدْرَ شِبْرٍ وَ تُمَكِّنُ رَاحَتَيْكَ مِنْ رُكْبَتَيْكَ وَ تَضَعُ يَدَكَ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِكَ الْيُمْنَى قَبْلَ الْيُسْرَى وَ بَلِّغْ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِكَ عَيْنَ الرُّكْبَةِ وَ فَرِّجْ أَصَابِعَكَ إِذَا وَضَعْتَهَا عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَ أَقِمْ صُلْبَكَ وَ مُدَّ عُنُقَكَ وَ لْيَكُنْ نَظَرُكَ بَيْنَ قَدَمَيْكَ ثُمَّ قُلْ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَ أَنْتَ مُنْتَصِبٌ قَائِمٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَهْلَ الْجَبَرُوتِ وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظَمَةِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تَجْهَرُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ يَدَيْكَ بِالتَّكْبِيرِ وَ تَخِرُّ سَاجِداً۔

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب رکوع کرنے کا ارادہ کرو تو سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کہو "اللہ اکبر" پھر رکوع کرو اور اس میں پڑھو:

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ قَلْبِي وَ سَمْعِي وَ بَصَرِي وَ شَعْرِي وَ بَشَرِي وَ لَحْمِي وَ دَمِي وَ مُخِّي وَ عِظَامِي وَ عَصَبِي وَ مَا أَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَ لَا مُسْتَكْبِرٍ وَ لَا مُسْتَحْسِرٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ

یہ (تسبیح) تین بار ترتیل سے پڑھو اور رکوع کی حالت میں اپنے قدموں کو صف بستہ (برابر) رکھو اور ان کے درمیان ایک بالشت کے برابر فاصلہ رکھو اور اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر خوب دبا کر رکھو اور دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر خوب دبا کر رکھو اور دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر بائیں سے پہلے رکھو اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کی آنکھوں تک پہنچاؤ اور گھٹنوں پر انگلیاں کھول کر رکھو، اپنی پشت سیدھی رکھو اور گردن کو دراز کرو اور اس وقت تمہاری نگاہ دونوں قدموں کے درمیان ہونی چاہیے اور پھر (رکوع ختم کر کے) سیدھے کھڑے ہو کر بلند آواز سے یہ پڑھو:

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَ أَنْتَ مُنْتَصِبٌ قَائِمٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَهْلَ الْجَبَرُوتِ وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظَمَةُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہو اور سجدہ میں گر جاؤ۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

---

[1] الکافی: ۳/۳۱۹ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۷۷ح۲۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۹۵ح۸۰۰۸؛ الوافی: ۸/۷۰۱

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۲۴۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۳۵۸؛ جواہر الکلام: ۱۰/۱۰۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۹۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۰۰؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۶۴؛ فقہ الصادق: ۷/۳۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۱۹؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۴۳۶؛ ابواب الجنان: ۱/۱۸۶؛ منیۃ الراغب: ۳۰۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۵/۲۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۱؛ جامع المدارک: ۱/۳۶۸؛ جامع المقاصد: ۲/۲۹۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲؛۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۳۳؛ التوضیح النافع: ۷/۲؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱۰/۱۹۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۵۶

{881} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ الثَّانِيَةَ.

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب آپ علیہ السلام رکوع میں جاتے یا اس سے سر اٹھاتے یا دوسرا سجدہ کرنا چاہتے تو رفع یدین کرتے (یعنی ہاتھ بلند کرتے)۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{882} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَامَ يُصَلِّي فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَقَرَ كَنَقْرِ الْغُرَابِ لَئِنْ مَاتَ هَذَا وَهَكَذَا صَلاَتُهُ لَيَمُوتَنَّ عَلَى غَيْرِ دِينِي.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنا شروع کر دی مگر اس نے نہ رکوع مکمل کیا اور نہ سجود تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نے نماز ہی نہیں پڑھی بلکہ اس نے کوے کی طرح ٹھونگے مارے ہیں پس اگر یہ شخص مرجائے اور اس کے نامۂ اعمال میں یہی نماز درج ہو تو یہ میرے دین پر نہیں مرے گا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۷۵ ح ۲۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۹۶ ح ۸۰۱۰؛ الوافی: ۸/۷۰۴؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۱۳؛ ذکری الشیعہ: ۳/۳۷۹

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۵۲۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۳۶۰؛ منتھی المطلب: ۵/۱۳۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۸۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۹۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۵۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۴۱۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۴۳۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۰۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۲۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۳۸؛ مصابیح الظلام: ۷/۱۸۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۷۱؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۰۹؛ منیۃ الراغب: ۲۰۱؛ موسوعہ تطبیقات القواعد: ۳/۳۳

[3] الکافی: ۳/۲۶۸ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۹ ح ۹۴۸؛ الوافی: ۷/۴۹؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۱ ح ۴۴۳۳؛ مستدرک الوسائل: ۴/۲۱ ح ۵۸۵۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۴۷؛ الاربعون حدیث شہید اول: ۴۰

[4] شرح العروہ: ۱۵/۹۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۲۱۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۲۲؛ جواہر الکلام: ۱۰/۸۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۰۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۲۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۳۳۸؛ محراب التقویٰ: ۹/۵۱۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۰۴؛ مہذب الاحکام: ۶/۸۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۹۲؛ اثنی عشر رسالہ: ۸؛ جامع المدارک: ۱/۴۱۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۳۵؛ فقہ الصادق: ۷/۲۰۴؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۴۴۳؛ دراسات فقہیہ: ۹۷؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۸۲؛ غنائم الایام: ۲/۵۶۷؛ الحبل المتین: ۱/۵۷۸

{883} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ وَ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا يُجْزِي مِنَ ٱلْقَوْلِ فِي ٱلرُّكُوعِ وَ ٱلسُّجُودِ فَقَالَ ثَلاَثُ تَسْبِيحَاتٍ فِي تَرَسُّلٍ وَ وَاحِدَةٌ تَامَّةٌ تُجْزِي.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ رکوع و سجود میں کس قدر تسبیح کافی ہے؟
آپ علیہ السلام نے فرمایا: ٹھہر ٹھہر کر تین بار تسبیح پڑھنا اور مکمل ایک تسبیح بھی کافی ہے۔①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔②

{884} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي ٱلصُّهْبَانِ عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: يُجْزِيكَ مِنَ ٱلْقَوْلِ فِي ٱلرُّكُوعِ وَ ٱلسُّجُودِ ثَلاَثُ تَسْبِيحَاتٍ أَوْ قَدْرُهُنَّ مُتَرَسِّلاً وَ لَيْسَ لَهُ وَ لاَ كَرَامَةَ أَنْ يَقُولَ سُبْحَ سُبْحَ سُبْحَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے لئے رکوع و سجود کے ذکر میں تین بار ٹھہر ٹھہر کر تسبیح پڑھنا یا اس کی مقدار کے مطابق (ذکر خدا) پڑھنا کافی ہے لیکن اس کے لئے یہ روا نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کرنے میں کوئی کرامت ہے کہ وہ اس طرح کہے سُبْحَ سُبْحَ سُبْحَ۔③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔④

---

① تہذیب الاحکام: ۲/۷۶ ح ۸۳ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۹۹ ح ۸۰۱۹؛ الوافی: ۸/۵۰۷؛ الاستبصار: ۱/۳۲۳ ح ۱۲۰۵

② مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۹۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۳۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۱۲؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۸۲؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۲۲۶؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۶۷؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۹۱؛ انوار الفقاہۃ: ۲/ ۹۱؛ فقہ الصادق: ۵/ ۱۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۸۷؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۳۵۱؛ منیۃ الراغب: ۱۹۹؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۰۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۹۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۲۳؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۹۰؛ غایۃ المراد: ۱/ ۱۳۶؛ کشف اللثام: ۴/ ۷۷؛ جامع المقاصد: ۲/ ۲۸۶؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۶۷؛ الحدائق الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/ ۳۴۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۲۹؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/ ۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/ ۸۱؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۱۸۲؛ منتہی المطلب: ۵/ ۱۲۰

③ تہذیب الاحکام: ۲/ ۷۷ ح ۲۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۰۲ ح ۸۰۲۷؛ السرائر: ۳/ ۶۰۲؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۱۵؛ الوافی: ۸/ ۷۰۶؛

④ ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۳۰؛ موسوعہ شہید الاول: ۱/ ۱۰۲؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۳۹۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۸۷؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۲۱؛ غایۃ المراد: ۱/ ۱۳۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶/ ۱۹؛ ریاض المسائل: ۳/ ۱۹۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۹۹؛ فقہ الصادق: ۵/ ۱۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۴۳؛ منیۃ الراغب: ۱۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۶۶؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/ ۱۰۲

## قول مؤلف:

یعنی ترتیل کے ساتھ مکمل سبحان اللہ پڑھے نیز حدیث نمبر 900 کی طرف رجوع کیجئے۔

{885} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ وَهُوَ يُصَلِّي فَعَدَدْتُ لَهُ فِي ٱلرُّكُوعِ وَٱلسُّجُودِ سِتِّينَ تَسْبِيحَةً.

❁ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے پس میں نے رکوع و سجود میں ان کی تسبیحات کو شمار کیا تو وہ ساٹھ تھیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{886} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ ٱلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ يُجْزِي أَنْ أَقُولَ مَكَانَ ٱلتَّسْبِيحِ فِي ٱلرُّكُوعِ وَٱلسُّجُودِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ ٱللَّهُ وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ وَٱللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ نَعَمْ كُلُّ هَذَا ذِكْرُ ٱللَّهِ.

❁ ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا رکوع و سجود میں تسبیح کی بجائے لا الہ الا اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کہنا کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (کافی ہے کیونکہ) یہ سب خدا کا ذکر ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{887} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّلاَةُ ثَلاَثَةُ أَثْلاَثٍ ثُلُثٌ طَهُورٌ وَثُلُثٌ رُكُوعٌ وَثُلُثٌ سُجُودٌ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۹ ح ۱۲۰۵؛ الکافی: ۳/۳۲۹ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۰۴ ح ۸۰۳۳؛ عوالم العلوم: ۲۰/۸۱۳؛ الوافی: ۸/۷۰۸؛ بحار الانوار: ۸۲/۵۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۳

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۱۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۲۶۴؛ شرح العروۃ: ۱۵/۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۹۳؛ غنائم الایام: ۲/۵۷۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۲۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۲ ح ۱۲۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۰۷ ح ۸۰۴۱؛ الکافی: ۳/۳۲۹ ح ۵؛ عوالی اللئالی: ۲/۹۳؛ الوافی: ۸/۷۰۹

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۵۳۳؛ منتھی المطلب: ۵/۲۰؛ شرح العروۃ: ۱۵/۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۳۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۹۵؛ ریاض المسائل: ۳/۲۰۱؛ وسائل العباد: ۱/۳۴۷؛ موسوعہ الشہید الاول: ۱/۱۰۱؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۷؛ غنائم الایام: ۲/۵۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۳؛ تنقیح الرائع: ۱/۲۰۷؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۵۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۵۱؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۶۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۹۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۹۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۲

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کے تین ثلث ہیں: ایک تہائی طہارت، ایک تہائی رکوع اور ایک تہائی سجود ہے۔ [1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{888} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَنْسَى أَنْ يَرْكَعَ حَتَّى يَسْجُدَ وَيَقُومَ قَالَ يَسْتَقْبِلُ.

۞ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص رکوع کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ سجدہ میں چلا جاتا ہے اور کھڑا ہو جاتا ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: از سر نو نماز پڑھے۔ [3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{889} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَشُكُّ وَهُوَ قَائِمٌ فَلَا يَدْرِي أَرَكَعَ أَمْ لَا قَالَ فَلْيَرْكَعْ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص کو قیام کی حالت میں شک پڑ جائے کہ اس نے رکوع کیا ہے یا نہیں تو (کیا کرے)؟

---

[1] الکافی: ۳/۲۷۳ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۰ح۵۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۱۰ح۸۰۴۹؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۹۲؛ الوافی: ۷/۳۴۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳ح ؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۰

[2] دروس تمہیدیہ: ۱/۱۴۱؛ تحقیق الاصول میلانی: ۱/۲۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۵/۲۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۳۱؛ مواھب الرحمن: ۱۱/۴۹؛ دراسات الاصول: ۳/۲۷؛ مدارک العروۃ: ۵/۳۰۴؛ قراءات فقہیہ: ۲/۷۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۴۱؛ المباحث الاصولیہ: ۲/۷۲؛ دروس فی مسائل: ۱/۲۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۴۳/۱۸۷؛ محاضرات فی الاصول: ۱/۱۶۴؛ عمدۃ الاصول: ۱/۳۴۰؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۶؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۹۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۴۰۷؛ کشف اللثام: ۴/۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۱۳۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۴۸ح۵۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۱۲ح۸۰۵۶؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۳۹؛ الکافی: ۳/۳۴۸ح۲؛ الاستبصار: ۱/۳۵۵ح۱۳۴۴؛ الوافی: ۸/۹۲۵؛ ذکری الشیعہ: ۳/۳۶۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۳۰؛ منتھی المطلب: ۷/۹؛ شرح العروۃ: ۱۵/۳۸؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۳۶؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۱۷؛ شرح العروۃ: ۱۸/۵۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۹۰؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۰؛ فقہ الصادق: ۵/۲۶۹؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۳/۲۶۷؛ الخلل فی الصلاۃ: ۳۹۲؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۲۱۴؛ ریاض المسائل: ۴/۲۹۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۱؛ غنائم الایام: ۲/۵۵۶؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۶۴؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۱۵؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۱/۴۷۷؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۹۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ رکوع کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{890} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَشُكُّ وَأَنَا سَاجِدٌ فَلاَ أَدْرِي رَكَعْتُ أَمْ لاَ قَالَ امْضِ.

حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں سجدہ کرتا ہوں کہ مجھے شک پڑ جاتا ہے کہ میں نے رکوع کیا تھا یا نہیں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (شک کی پروانہ کرو اور) نماز جاری رکھو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{891} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ دَاوُدَ الْخَنْدَقِيِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَأَقِمْ صُلْبَكَ حَتَّى تَرْجِعَ مَفَاصِلُكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رکوع سے سر اٹھاؤ تو کمر کو سیدھا کرو یہاں تک کہ تمہارے جوڑ اپنے مقام پر لوٹ آئیں۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] تہذیب الاحکام:۲/۱۵۰ح ۵۸۹؛الاستبصار:۱/۳۵۷ح ۱۳۵۱؛وسائل الشیعہ:۶/۳۱۵ح ۸۰۶۴؛الوافی:۸/۹۴۸؛بحارالانوار:۸۵/۱۲۰

[2] ملاذ الاخیار:۴/۳۶؛بحارالانوار:۸۵/۱۲۰؛الحدائق الناضرۃ:۹/۱۹۱؛مجمع الفائدۃ:۳/۱۲۲؛فقہ الصادقؑ:۵/۱۸۵؛منتھی المطلب:۷/۳۱؛مبانی الاستنباط:۴/۳۴۶؛ذخیرۃ المعاد:۲/۳۷۴؛مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۲/۱۹۸؛مستند الشیعہ:۷/۱۵۷؛ختائم الایام:۲/۵۵۹؛مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۲۸۶؛جامع المدارک:۱/۴۴۰؛شرح الرسالۃ الصلاتیہ:۲۲۱؛معتصم الشیعہ:۳/۷۳

[3] تہذیب الاحکام:۲/۱۵۱ح ۵۹۳؛الاستبصار:۱/۳۵۸ح ۱۳۵۵؛وسائل الشیعہ:۶/۳۱۷ح ۸۰۶۸؛الوافی:۸/۹۵۰

[4] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ):۲/۲۰۱؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۴/۱۸۱؛دروس فی علم الاصول:۲/۱۷۱؛المناظر الناضرۃ (الصلاۃ):۱۳/۲۰۸؛الحدائق الناضرۃ:۹/۱۶۹؛التعلیقۃ الاستدلالیہ:۱/۳۷۱؛مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ):۵۹۵؛منتھی المطلب:۷/۳۰؛خلل الصلاۃ واحکامہ:۲۵۹؛مجمع الفائدۃ:۳/۱۶۶؛مہذب الاحکام:۳/۱۱۱؛شرح حلاقات الاصول:۱۶/۲۲؛مدارک العروۃ:۱۷/۲۳۳؛مختلف الشیعہ:۲/۳۵۹؛ملاذ الاخیار:۴/۳۷؛شرح العروۃ:۱۴/۱۸۱؛ذخیرۃ المعاد:۲/۳۷۵؛دروس فی علم الاصول:۲/۱۷۱؛قاعدۃ الفراغ والتجاوز:۱/۳۴

[5] تہذیب الاحکام:۲/۳۲۵ح ۱۳۳۲؛وسائل الشیعہ:۵/۴۶۵ح ۷۰۸۵؛الوافی:۸/۸۵۰؛الکافی:

[6] فقہ الصادقؑ:۵/۴۴؛ملاذ الاخیار:۴/۴۹۶؛مستمسک العروۃ:۶/۳۴۷؛موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۲۶

{892} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَرْكَعُ رُكُوعاً أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِ كُلِّ مَنْ رَأَيْتُهُ يَرْكَعُ وَ كَانَ إِذَا رَكَعَ جَنَّحَ بِيَدَيْهِ.

۞ اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو رکوع کرتے ہوئے دیکھا جو ان تمام لوگوں سے زیادہ جھک کر رکوع کر رہے تھے جن کو میں نے رکوع کرتے ہوئے دیکھا تھا اور جب رکوع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو (پرندہ کے) پر کی مانند بناتے تھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{893} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: إِذَا قَامَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلاَةِ جَمَعَتْ بَيْنَ قَدَمَيْهَا وَ لاَ تُفَرِّجُ بَيْنَهُمَا وَ تَضُمُّ يَدَيْهَا إِلَى صَدْرِهَا لِمَكَانِ ثَدْيَيْهَا فَإِذَا رَكَعَتْ وَضَعَتْ يَدَيْهَا فَوْقَ رُكْبَتَيْهَا عَلَى فَخِذَيْهَا لِئَلاَّ تُطَأْطِئَ كَثِيراً فَتَرْتَفِعَ عَجِيزَتُهَا الْحَدِيثَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: عورت جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو تو دونوں قدم ملا کر رکھے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے پستانوں پر رکھے اور جب رکوع میں جائے تو اپنے رانو کے اوپر سے اپنے اپنے گھٹنوں پر رکھے تاکہ اس طرح زیادہ نہ جھکے کہ اس کے سرین بلند ہو جائیں۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{894} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: رَآنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِالْمَدِينَةِ وَ أَنَا أُصَلِّي وَ أَنْكُسُ بِرَأْسِي وَ أَتَمَدَّدُ فِي رُكُوعِي فَأَرْسَلَ إِلَيَّ لاَ تَفْعَلْ

۞ علی بن عقبہ سے روایت ہے کہ امام ابوالحسن علیہ السلام (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام یا امام علی رضا علیہ السلام) نے مجھے مدینہ میں نماز پڑھتے

---

[1] الکافی: ۳/۳۲۰ ح ۵؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۷؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۲۳ ح ۸۰۸۸؛ الوافی: ۸/۷۰۳

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۱۲۵؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۹۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۸۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۲۱

[3] الکافی: ۳/۳۳۵ ح ۲؛ علل الشرائع: ۲/۳۵۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۹۴ ح ۳۵۰؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۲۳ ح ۸۰۸۹؛ الوافی: ۸/۸۴۱؛ مستدرک الوسائل: ۴/۴۳۳ ح ۵۰۹۸؛ فقہ الرضاؑ: ۱۱۵

[4] حدیث 831 کی طرف رجوع کیجئے۔

ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اپنا سر بہت نیچے جھکایا ہوا تھا اور اپنے رکوع میں بدن پھیلایا ہوا تھا۔ پس امام علیہ السلام نے مجھے پیغام بھیجا کہ ایسا نہ کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{895} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ إِمَّا رَاكِعاً وَ إِمَّا سَاجِداً فَيُصَلِّي عَلَيْهِ وَ هُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَهَيْئَةِ التَّكْبِيرِ وَ التَّسْبِيحِ وَ هِيَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ يَبْتَدِرُهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مَلَكاً أَيُّهُمْ يُبَلِّغُهَا إِيَّاهُ.

✪ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نماز فریضہ پڑھ رہا ہے اور رکوع یا سجود میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرتا ہے تو ان پر درود بھیجتا ہے تو (کیا یہ صحیح ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا تکبیر اور تسبیح کی طرح ہے اور اس پر دس نیکیاں ملتی ہیں کہ جن (کو لکھنے) کی طرف اٹھارہ فرشتے دوڑتے ہیں کہ پہلے کون پہنچتا ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{896} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ لَهُ أَنْ يَجْهَرَ بِالتَّشَهُّدِ وَ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ وَ الْقُنُوتِ قَالَ إِنْ شَاءَ جَهَرَ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَجْهَرْ.

✪ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لئے تشہد، ذکر رکوع و سجود اور قنوت میں جہر کرنا درست ہے؟

---

[1] الکافی: ۳/۳۲۱ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۲۵ ح ۸۰۹۳؛ الوافی: ۸/۷۰۳

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۱۲۶؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۶۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۸۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۹۹ ح ۱۲۰۶؛ الکافی: ۳/۳۲۲ ح ۵؛ الوافی: ۸/۸۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۲۶ ح ۸۰۹۷

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۳۳۲؛ منتهی المطلب: ۵/۲۰۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۲۸؛ مستمسک الشیعہ: ۳/۱۵۲؛ ذکری الشیعہ: ۳/۳۸۰؛ جواہر الکلام: ۱/۱۲۰؛ موسوعہ شہید اول: ۷/۳۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۰۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۳۳۴؛ مجموع الرسائل: ۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ الشہادۃ الثالثۃ فی تشہد الصلاۃ سند: ۶/۳۶؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۱۰؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۲۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۶۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو جہر کرے اور اگر چاہے تو جہر نہ کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{897} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَ يَكُونُ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ وَ سُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ وَ رَفْعُ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ سَوَاءً.

❂ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لئے تشہد، ذکر رکوع و سجود اور قنوت میں جہر کرنا درست ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو جہر کرے اور اگر چاہے تو جہر نہ کرے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{898} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: وَ إِذَا رَكَعْتَ فَصُفَّ فِي رُكُوعِكَ بَيْنَ قَدَمَيْكَ وَ تُمَكِّنُ رَاحَتَيْكَ مِنْ رُكْبَتَيْكَ وَ تَضَعُ يَدَكَ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِكَ الْيُمْنَى قَبْلَ الْيُسْرَى وَ بَلِّغْ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِكَ عَيْنَ الرُّكْبَةِ فَإِنْ وَصَلَتْ أَطْرَافُ أَصَابِعِكَ فِي رُكُوعِكَ إِلَى رُكْبَتَيْكَ أَجْزَأَكَ ذَلِكَ وَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تُمَكِّنَ كَفَّيْكَ مِنْ رُكْبَتَيْكَ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب رکوع کرو تو اپنے قدموں کو صف بستہ کرو اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر دبا کر رکھو اور دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر بائیں سے پہلے رکھو اور انگلیوں کے سروں کو گھٹنے کی آنکھ تک پہنچاؤ پس اگر رکوع میں تمہاری انگلیاں

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۳ ح ۱۲۷۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۲۳؛ قرب الاسناد: ۱۹۸؛ بحارالانوار: ۸۲/ ۸۳؛ الوافی: ۸/ ۶۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۹۰ ح ۷۹۹۶ و ۸۰۰۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۰۲ ح ۳۸۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۱۵۱

[2] ملاذ الاخیار: ۶/ ۱۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۳۴۲؛ غنائم الایام: ۲/ ۵۳؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۷۵؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۷۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۴/ ۷۷؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۹۱؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۱۳؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۸۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۶۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۰۱

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۲۳ ح ۴۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۳۲ ح ۸۱۱۱؛ الوافی: ۷/ ۳۴۳؛ ذکری الشیعہ: ۲/ ۳۱۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۲۵۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۸۴؛ جواہر الکلام: ۹/ ۳۱۷

گھٹنوں تک پہنچ جائیں جو یہ تمہارے لئے کافی ہے مگر مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر دبا کر رکھو۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

### سجود:

{899} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ رَفَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

۞ محمد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب سجدہ میں جاتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھتے تھے اور جب اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے اٹھاتے تھے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{900} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى أَنَّهُ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَوْماً تُحْسِنُ أَنْ تُصَلِّيَ يَا حَمَّادُ قَالَ قُلْتُ يَا سَيِّدِي أَنَا أَحْفَظُ كِتَابَ حَرِيزٍ فِي الصَّلاَةِ قَالَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ عَلَيْكَ قُمْ فَصَلِّ قَالَ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَجِّهاً إِلَى الْقِبْلَةِ فَاسْتَفْتَحْتُ الصَّلاَةَ وَ رَكَعْتُ وَ سَجَدْتُ فَقَالَ يَا حَمَّادُ لاَ تُحْسِنُ أَنْ تُصَلِّيَ مَا أَقْبَحَ بِالرَّجُلِ أَنْ تَأْتِيَ عَلَيْهِ سِتُّونَ سَنَةً أَوْ سَبْعُونَ سَنَةً فَمَا يُقِيمُ صَلاَةً وَاحِدَةً بِحُدُودِهَا تَامَّةً قَالَ حَمَّادٌ فَأَصَابَنِي فِي نَفْسِي الذُّلُّ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَعَلِّمْنِي الصَّلاَةَ فَقَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُنْتَصِباً فَأَرْسَلَ يَدَيْهِ جَمِيعاً عَلَى فَخِذَيْهِ قَدْ ضَمَّ أَصَابِعَهُ وَ قَرَّبَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمَا

---

① الکافی: ۳/۳۳۴ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۸۳ ح ۳۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳۴ ح ۸۱۱۵؛ الوافی: ۸/۸۳۱

② شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۴۰؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۴۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۹؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۴۹؛ معتصم الشیعہ: ۱۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۲۹۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۴۸۲؛ دراسات فقہیہ: ۹۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ) ۱۲؛ منتھی المطلب: ۵/۱۱۵؛ نہایۃ التقریر: ۲/۲۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۱۵؛ مہذب الاحکام: ۶/۳۰۷؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۲۵؛ کشف اللثام: ۴/۷۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۲۷؛ معجم المصطلحات: ۲۱۹؛ ریاض المسائل: ۳/۱۹۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۲۷؛ منیۃ الراغب: ۱۹۵

③ تہذیب الاحکام: ۲/۷۸ ح ۲۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳۷ ح ۸۱۱۷؛ الوافی: ۸/۷۱۳؛ الاستبصار: ۱/۳۲۵ ح ۱۲۱۵

④ ملاذ الاخیار: ۳/۵۳۵؛ منتھی المطلب: ۵/۱۵۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۱۵؛ غنائم الایام: ۲/۶۳۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۵۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۵۸؛ جامع المدارک: ۱/۳۷۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۴۲۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۱۰۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۹۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۲؛ جواھر الکلام: ۱۰/۱۸۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۷۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۷۷

ثَلاثُ أَصَابِعَ مُفَرَّجَاتٍ فَاسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِ رِجْلَيْهِ جَمِيعاً لَمْ يُحَرِّفْهُمَا عَنِ الْقِبْلَةِ بِخُشُوعٍ وَاسْتِكَانَةٍ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَرَأَ الْحَمْدَ بِتَرْتِيلٍ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ صَبَرَ هُنَيْئَةً بِقَدْرِ مَا يَتَنَفَّسُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَمَلَأَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ مُفَرَّجَاتٍ وَرَدَّ رُكْبَتَيْهِ إِلَى خَلْفِهِ حَتَّى اسْتَوَى ظَهْرُهُ حَتَّى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ قَطْرَةُ مَاءٍ أَوْ دُهْنٍ لَمْ تَزُلْ لِاسْتِوَاءِ ظَهْرِهِ وَرَدَّ رُكْبَتَيْهِ إِلَى خَلْفِهِ وَنَصَبَ عُنُقَهُ وَغَمَّضَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ سَبَّحَ ثَلَاثاً بِتَرْتِيلٍ وَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ ثُمَّ اسْتَوَى قَائِماً فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنَ الْقِيَامِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَهُوَ قَائِمٌ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ وَجْهِهِ وَسَجَدَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَمْ يَضَعْ شَيْئاً مِنْ بَدَنِهِ عَلَى شَيْءٍ مِنْهُ وَسَجَدَ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ وَالْكَفَّيْنِ وَعَيْنَيِ الرُّكْبَتَيْنِ وَأَنَامِلِ إِبْهَامَيِ الرِّجْلَيْنِ وَالْأَنْفِ فَهَذِهِ السَّبْعَةُ فَرْضٌ وَوَضْعُ الْأَنْفِ عَلَى الْأَرْضِ سُنَّةٌ وَهُوَ الْإِرْغَامُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَلَمَّا اسْتَوَى جَالِساً قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى جَانِبِهِ الْأَيْسَرِ وَوَضَعَ ظَاهِرَ قَدَمِهِ الْيُمْنَى عَلَى بَاطِنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ وَسَجَدَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى وَلَمْ يَسْتَعِنْ بِشَيْءٍ مِنْ بَدَنِهِ عَلَى شَيْءٍ مِنْهُ فِي رُكُوعٍ وَلَا سُجُودٍ وَكَانَ مُجَنِّحاً وَلَمْ يَضَعْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ عَلَى هَذَا ثُمَّ قَالَ يَا حَمَّادُ هَكَذَا صَلِّ.

❂ حماد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ ایک بار امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے حماد! کیا تم صحیح طریقے سے نماز پڑھ سکتے ہو؟

میں نے عرض کیا: میرے مولا علیہ السلام: مجھے تو نماز کے متعلق حریز کا رسالہ یاد ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

چنانچہ میں نے رو بقبلہ ہو کر نماز شروع کی اور رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے حماد! تم نے اچھی طرح نماز ادا نہیں کی کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تم لوگوں کی ساٹھ ستر سال عمر جائے اور پھر بھی دو رکعت نماز صحیح نہ پڑھ سکو اور اس کے حدود و احکام کو اچھی طرح ادا نہ کر سکو۔

حماد کا بیان ہے کہ مجھے اس سے بڑی خجالت اور شرمندگی محسوس ہوئی اور میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام مجھے نماز کی تعلیم دیجئے۔

پس امام علیہ السلام قبلہ رو کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ کر اپنے دونوں رانوں پر لٹکا دیے اور ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملا لیں اور اپنے پاؤں کو اتنا ایک دوسرے کے قریب کیا کہ ایک کے درمیان قریباً کھلی تین انگلیوں کا فاصلہ رک گیا اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ سیدھا قبلہ کی طرف کیا اور بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ کہا اللہ اکبر۔ پھر ترتیل کے ساتھ سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھی اور بقدر سانس لینے کے توقف فرمایا۔ اس کے بعد ایسی حالت میں کہ ہنوز سیدھے کھڑے تھے (رکوع کے لئے) منہ کے برابر ہاتھ اٹھا کر تکبیر

کہی اور پھر رکوع میں چلے گئے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں سے اپنے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا درآنحالیکہ آپ علیہ السلام کی انگلیاں کھلی تھیں اور اس طرح گھٹنوں کو پیچھے دبایا کہ آپ علیہ السلام کی پشت اس طرح سیدھی ہوگئی کہ اگر پر پانی یا تیل کا کوئی قطرہ گرایا جاتا تو پشت کے بالکل سیدھا ہونے کی وجہ سے نیچے نہ گرتا۔ اس وقت آپ علیہ السلام نے اپنی گردن کو (آگے کی طرف) سیدھا تان لیا اور آنکھوں کے نیچے (پاؤں کی طرف) جھکا لیا پھر ترتیل کے ساتھ تین بار کہا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ۔ بعد ازاں کھڑے ہوگئے اور جب اچھی طرح سیدھے ہوگئے تو کہا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ پھر وہیں کھڑے کھڑے کانوں تک ہاتھ بلند کر کے (سجدہ کے لئے) تکبیر کہی اور پھر سجدہ میں جھک گئے اور دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر جبکہ ان کی انگلیاں باہم ملی ہوئی تھیں گھٹنوں کے آگے منہ کے بالمقابل رکھا اور تین بار کہا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ۔ اور اس حالت میں اپنے جسم کا کوئی حصہ دوسرے کسی حصے پر نہ رکھا اور آٹھ اعضاء پر سجدہ کیا: دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے، پاؤں کے دو انگوٹھے، پیشانی اور ناک۔

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ ان میں سے سات اعضا پر سجدہ فرض ہے جس کا خدا نے اس آیت میں تذکرہ فرمایا ہے:

''اور بے شک مسجدیں اللہ کے لئے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو (الجن: ۱۸)''

اور یہ ہیں پیشانی، دو ہتھیلیاں اور پاؤں کے دو انگوٹھے باقی رہی ناک کی بات تو اس کا زمین پر رکھنا سنت ہے بعد ازاں آپ علیہ السلام نے سجدہ سے سر بلند کیا اور جب اچھی طرح سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو کہا: اللہ اکبر۔ اور بیٹھے اس طرح کی جسم کا بوجھ بائیں ران پر ڈالا اور دونوں پاؤں اس طرح دایں جانب نکالے کہ دائیں پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر تھی اور تب کہا: استغفر اللہ ربی واتوب الیہ۔ پھر اسی حالت میں کہ جس طرح بیٹھے تھے (دوسرے سجدے کے لئے) تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا اور اس میں وہی تسبیح پڑھی جو پہلے سجدہ میں پڑھی تھی اور رکوع و سجود میں اپنے جسم مبارک کا کوئی حصہ دوسرے پر نہیں رکھا اور سجدہ میں کہنیوں کو زمین پر نہ رکھا بلکہ ان جناح (پرندہ کے پر) کی طرح پھیلائے رکھا اور اس طرح دو رکعت نماز پڑھی اور جب بیٹھ کر تشہد پڑھ رہے تھے تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملی ہوئی تھیں۔ جب تشہد پڑھ چکے تو فرمایا: اے حماد! اس طرح نماز پڑھا کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۰۰ ح ۹۱۶؛ الکافی: ۳/ ۳۱۱ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۸۱ ح ۳۰۱؛ امالی صدوق: ۴۱۳ مجلس ۶۴؛ تفسیر البرہان: ۵/ ۵۱۱؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۵۹ ح ۷۰۷۷؛ مستدرک الوسائل: ۴/ ۸۳ ح ۴۲۰۳؛ الوافی: ۸/ ۸۳۵؛ الاے عن حدیث: ۸۱

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۲۶۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۴۶۹؛ تنقیح المقال فی علم الرجال: ۲۴/ ۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۳۳۵؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۲۰؛ الشہاب الثاقب کاشانی: ۳۶۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/ ۱۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۳۰۶؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۳۳۴؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۲۷؛ فقہ الصادق: ۷/ ۳۸؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۰۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۲۱؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۴۲۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۳۶۹؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۲۴۰؛ اعیان الشیعہ: ۲۰/ ۹۱۹؛ منیۃ الراغب: ۲۲۳

{901} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَ هُوَ سَاجِدٌ فَأَيَّ شَيْءٍ تَقُولُ إِذَا سَجَدْتَ قُلْتُ عَلِّمْنِي جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ يَا رَبَّ الْأَرْبَابِ وَ يَا مَلِكَ الْمُلُوكِ وَ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ وَ يَا جَبَّارَ الْجَبَابِرَةِ وَ يَا إِلَهَ الْآلِهَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بِي كَذَا وَ كَذَا ثُمَّ قُلْ فَإِنِّي عَبْدُكَ نَاصِيَتِي فِي قَبْضَتِكَ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ وَ اسْأَلْهُ فَإِنَّهُ جَوَادٌ وَ لاَ يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ.

✿ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سب حالات سے زیادہ بندہ اپنے رب کے اس وقت قریب تر ہوتا ہے جب وہ حالت سجدہ میں اپنے رب سے دعا کرتا ہے پس تم سجدہ میں کیا پڑھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہوں! مجھے کوئی دعا تعلیم دیجئے جسے میں پڑھوں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پڑھو: رَبَّ الْأَرْبَابِ وَ يَا مَلِكَ الْمُلُوكِ وَ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ وَ يَا جَبَّارَ الْجَبَابِرَةِ وَ يَا إِلَهَ الْآلِهَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ۔ پھر اپنی حاجت کا ذکر کرو۔ پھر پڑھو: فَإِنِّي عَبْدُكَ نَاصِيَتِي فِي قَبْضَتِكَ ۔ پھر جو چاہو دعا کرو اور اس سے سوال کرو کیونکہ وہ بڑا جواد ہے اور اس سے کوئی شے عظمت والی نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا مجہول کالصحیح ہے [3] یا پھر صحیح کے قریب ہے [4] یا پھر معتبر ہے۔ [5]

## قول مؤلف:

سجدہ میں مختلف اذکار بیان ہوئے ہیں لہٰذا جس پر بھی عمل کیا جائے درست ہے اور انہی میں سے وہ حدیث بھی ہے جسے ثقۃ الاسلام نے نقل کیا ہے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب سجدہ کرو تو تکبیر کرو اور (سجدہ میں چلے جاؤ اور) کہو:

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

پھر تین بار کہو:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَ بِحَمْدِهِ

---

[1] الکافی: ۳/۳۲۳ ح ۷؛ الوافی: ۹/ ۶۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۳۰ ح ۸۱۲۶؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۱۳۱ و ۸۳/ ۲۳۳

[2] منیۃ الراغب فی شرح بلغۃ الطالب کاشف الغطا: ۲۲۷؛ مستمسک الشیعہ: ۳/ ۱۱۳؛ المحجۃ البیضا فیض کاشانی: ۱/ ۳۴۷

[3] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۳۰

[4] بحار الانوار: ۸۲/۱۳۱

[5] ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۲/ ۲۹۳؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۵/ ۸۰

پس جب سجدہ سے سر اٹھاؤ تو دونوں سجدوں کے درمیان کہو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَجِرْنِي وَادْفَعْ عَنِّي إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ [1]

اور یہ حدیث صحیح یا حسن ہے [2] (واللہ اعلم)

{902} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ بَسَطَتْ ذِرَاعَيْهَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو اپنے بازوؤں کو پھیلا دے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

{903} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ إِقْعَاءً

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دو سجدوں کے درمیان بطور اقعاء (یعنی کتے کی مانند) نہ بیٹھو۔ [5]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [6]

{904} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قَتَادَةَ جَمِيعاً

---

[1] الکافی: ۳/۳۲۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۷۹ ح ۲۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳۹ ح ۸۱۲۴؛ الوافی: ۸/۷۱۱؛ مفتاح الفلاح: ۵۴؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۳۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۵۷

[2] فقہ الصادقؑ: ۵/۵۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۹۱؛ منیۃ الراغب: ۲۲۸؛ ابواب الجنان: ۱/۸۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۱۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۱۲؛ غنائم الایام ۲/۸۶۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۹۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۳۴

[3] الکافی: ۳/۳۳۶ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۱ ح ۱۲۱۳؛ الوافی: ۸/۷۲۳؛ بحار الانوار: ۸۱/۱۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۴۸ ح ۸۱۴۳؛ الاستبصار: ۱/۳۲۷ ح ۱۲۲۵؛ مستدرک ابی بصیر: ۲/۱۱۳

[4] مستند الشیعہ: ۵/۲۸۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۹۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۷۸؛ منیۃ الراغب: ۲۲۱؛ غنائم الایام: ۲/۴۳۰

[5] الکافی: ۳/۳۳۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۱ ح ۱۲۱۳؛ الوافی: ۸/۷۲۳؛ بحار الانوار: ۸۱/۱۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۴۸ ح ۸۱۴۳؛ الاستبصار: ۱/۳۲۷ ح ۱۲۲۵؛ مستدرک ابی بصیر: ۲/۱۱۳

[6] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۳۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۳۴؛ جواھر الکلام: ۱۰/۱۹۰؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۱۳۲؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۹۰؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۷؛ غنائم الایام: ۲/۲۸۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۵/۲۸۰؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۰۵

عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى اَلْحَصَى وَ لاَ يُمَكِّنُ جَبْهَتَهُ مِنَ اَلْأَرْضِ قَالَ يُحَرِّكُ جَبْهَتَهُ حَتَّى يَتَمَكَّنَ فَيُنَحِّي اَلْحَصَى عَنْ جَبْهَتِهِ وَلاَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کنکریوں پر سجدہ کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی پیشانی زمین پر نہیں جمتی تو (وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی پیشانی کو اس طرح حرکت دے (ادھر ادھر گھسیٹے) کہ پیشانی سے ہی کنکریاں دور کردے یہاں تک کہ وہ زمین پر جم جائے اور اپنا سر (سجدہ سے) بلند نہ کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

یعنی سر کو سجدہ سے اتنا بلند کرے کہ ایسا لگنے لگے جیسے وہ سجدہ سے اٹھ گیا ہے بلکہ پیشانی کو رگڑ کر ہی کنکریاں ادھر ادھر کرے یا اگر سر کسی ایسی جگہ رکھا جاتا ہے جہاں سجدہ جائز نہیں ہے یا بہت بلند جگہ پر رکھا جاتا ہے تو ممکن حد تک گھسیٹ کر صحیح جگہ پر لائے اور اگر معمولی اٹھانا بھی پڑے تو جائز ہوگا جیسا کہ محمد بن عبداللہ حمیرہ کے سوال کے جواب میں امام زمانہ علیہ السلام نے جواب لکھا کہ جب تک بالکل اٹھ کر نہ بیٹھ جائے اس وقت تک صرف سجدہ گاہ کی تلاش میں معمولی سا سر اٹھانے کی وجہ سے اس پر کچھ عائد نہیں ہوتا ہے۔ [3]

{905} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ اَلرَّجُلُ يَسْجُدُ وَ عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ أَوْ عِمَامَةٌ فَقَالَ إِذَا مَسَّ جَبْهَتَهُ اَلْأَرْضَ فِيمَا بَيْنَ حَاجِبِهِ وَ قُصَاصِ شَعْرِهِ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سجدہ کرتا ہے جبکہ اس کے سر پر عمامہ یا ٹوپی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سر کے بالوں کے اُگنے سے لے کر اس کے ابروؤں تک اگر پیشانی کا کچھ حصہ بھی زمین کے اوپر لگ جائے تو اس کے لئے کافی ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۲ ح ۱۲۷۰؛ الاستبصار: ۱/۳۳۱ ح ۱۲۴۰؛ قرب الاسناد: ۲۰۲؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۵۳ ح ۸۱۲۶؛ الوافی: ۸/۷۲۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۳؛ شرح العروۃ: ۱۵/۱۴۳؛ مستمسک مبانی العروۃ: ۴/۱۰۰؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۵۷۹؛ غنائم الایام: ۲/۵۸۶؛ فقہ الصادق: ۵/۴۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۴۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۸۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۱۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۵۹؛ ریاض المسائل: ۳/۲۱۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۷۶؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۵/۱۴۳؛ مہذب الاحکام: ۶/۴۲۰

[3] الاحتجاج: ۲/۴۸۳؛ الغیبۃ للطوسی (مترجم از مترجم کتاب ہذا): ۸۷۰ ح ۳۴۶؛ بحار الانوار: ۵۳/۱۵۴ و ۸۲/۱۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۵۴ ح ۸۱۲۹

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۸۵ ح ۳۱۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۷۱ ح ۸۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۵۵ ح ۸۱۳۰؛ الوافی: ۸/۷۱۵

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{906} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْجَبْهَةُ كُلُّهَا مِنْ قُصَاصِ شَعْرِ الرَّأْسِ إِلَى الْحَاجِبَيْنِ مَوْضِعُ السُّجُودِ فَأَيُّمَا سَقَطَ مِنْ ذَلِكَ إِلَى الْأَرْضِ أَجْزَأَكَ مِقْدَارُ الدِّرْهَمِ وَ مِقْدَارُ طَرَفِ الْأَنْمُلَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بالوں کے اگنے سے لے کر دونوں ابروؤں تک تمام پیشانی سجدہ گاہ ہے لہٰذا اس میں سے جتنی مقدار بھی زمین کو لگ جائے بقدر ایک درہم کے ہو یا انگلی کے کنارے کے برابر وہی کافی ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{907} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ السُّجُودِ عَلَى الْأَرْضِ الْمُرْتَفِعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَوْضِعُ جَبْهَتِكَ مُرْتَفِعاً عَنْ مَوْضِعِ يَدَيْكَ قَدْرَ لَبِنَةٍ فَلَا بَأْسَ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں بلند جگہ پر سجدہ کرسکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہاری پیشانی والی جگہ تمہارے بدن والی جگہ سے بقدر ایک اینٹ بلند ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۵؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۰۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/۴۷۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۱۰۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۴؛ تحقیق الاصول میلانی: ۴/۸۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۰۴؛ مہذب الاحکام: ۶/۴۲۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۱۵۵؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۴۰۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۶۴؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۰۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۸؛ ریاض المسائل: ۳/۲۱۳؛ غنائم الایام: ۲/۲۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۵

[2] الکافی: ۳/۳۳۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۵۶ ح ۸۱۷۴؛ الوافی: ۸/۷۱۵؛ ہدایۃ الامۃ: ۳/۱۶۳

[3] کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۹۱؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۱۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۳۳؛ معجم المصطلحات: ۲۸۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۰۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۱۲۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۸۲؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۹/۷۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۱۳۱؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/۲۶۹؛ جامع المدارک: ۱/۳۷۱؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۴۰۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۰۵؛ منیۃ الراغب: ۲۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۸۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۱۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴/۳۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۶۲؛ شرح العروۃ: ۱۵/۱۰۷؛ روض الجنان: ۲/۷۲۹؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۲۴۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۰۱؛ جواہر الکلام: ۱۰/۱۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۰۵؛ ریاض المسائل: ۳/۲۱۴؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۵؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۱؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۱۶؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۳۱

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۳ ح ۱۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۵۸ ح ۸۱۸۰؛ الوافی: ۸/۷۲۱؛ الکافی: ۳/۳۳۳ ح

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{908} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرِيضِ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى فِرَاشِهِ وَ يَسْجُدَ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْفِرَاشُ غَلِيظاً قَدْرَ آجُرَّةٍ أَوْ أَقَلَّ اسْتَقَامَ لَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَيْهِ وَ يَسْجُدَ عَلَى الْأَرْضِ وَ إِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلاَ.

❁ مصدق بن صدقہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک بیمار شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے بستر پر کھڑا ہو کر زمین پر سجدہ کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر بستر بقدر ایک اینٹ کے موٹا ہو یا اس سے کچھ کم تو پھر اس کے لئے درست ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر زمین پر سجدہ کرے اور اگر بستر اس سے موٹا ہو تو پھر جائز نہیں ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{909} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قُمْتَ مِنَ السُّجُودِ قُلْتَ اللَّهُمَّ رَبِّي بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ وَ إِنْ شِئْتَ قُلْتَ وَ أَرْكَعُ وَ أَسْجُدُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب سجدہ کر کے کھڑے ہونے لگو تو یہ کہو:

اَللّٰهُمَّ رَبِّي بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ

---

[1] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۱۵/۲؛ شرح العروۃ: ۱۵/۹۸؛ غنائم الایام: ۲/۵۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۳۶۳

[2] الکافی: ۳/۴۱۱ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۰۷ ح ۹۴۹؛ الوافی: ۸/۱۰۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۵۸ ح ۸۱۸۰

[3] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۸۶؛ غنائم الایام: ۲/۵۸۳؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۹۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۲۸۲؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۴۸؛ جواھر الکلام: ۱۰/۱۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۵؛ وسائل العباد: ۱/۳۰۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۴۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۴۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۳۳؛ جامع المدارک: ۱/۳۷۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۱۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۸۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶۴؛ معتصم الشیعہ: ۵/۲۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۳۳؛ جامع المدارک: ۱/۳۷۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۱۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۸۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۹۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۰۷؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۱/۸۴؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۱۰؛ ریاض المسائل: ۳/۲۱۶؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۰۷؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۸۴؛ مجمع فقہ الجواھر: ۳/۲۵۹

اور اگر چاہو تو یہ کہہ لو: وَ أَرْكَعُ وَ أَسْجُدُ۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{910} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنَ السُّجُودِ قَالَ بِحَوْلِ اللَّهِ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی آدمی سجدہ کر کے کھڑا ہونے لگے تو کہے: بِحَوْلِ اللَّهِ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

امام زمانہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس سلسلے میں دو حدیثیں وارد ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جب نماز گزار (نماز میں) ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہو تو اس پر تکبیر کہنا لازم ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے اور تکبیر کہہ کر بیٹھ جائے اور پھر اٹھنا چاہے تو اس قیام کے وقت تکبیر نہیں ہے اور پہلے تشہد کے بعد (تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوتے وقت بھی) یہی صورت حال ہے اور تم دونوں میں سے من باب تسلیم (یعنی دونوں کو تسلیم کرتے ہوئے) جس پر چاہو عمل کرو وہ درست ہوگا۔ [5]

{911} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي رَجُلٍ نَسِيَ أَنْ يَسْجُدَ سَجْدَةَ الثَّانِيَةِ حَتَّى قَامَ فَذَكَرَ وَ هُوَ قَائِمٌ أَنَّهُ لَمْ يَسْجُدْ قَالَ فَلْيَسْجُدْ مَا لَمْ يَرْكَعْ فَإِذَا رَفَعَ فَذَكَرَ بَعْدَ رُكُوعِهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْجُدْ فَلْيَمْضِ عَلَى صَلَاتِهِ حَتَّى يُسَلِّمَ ثُمَّ يَسْجُدُهَا فَإِنَّهَا قَضَاءٌ وَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ شَكَّ فِي الرُّكُوعِ بَعْدَ مَا سَجَدَ فَلْيَمْضِ وَ إِنْ شَكَّ فِي

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۸۶ ح ۳۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۶۱ ح ۸۱۸۵؛ الوافی: ۸/۷۲۴؛ بحار الانوار: ۸۲/۸۶؛ السرائر: ۳/۶۰۳

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۹؛ منتقی الجمان: ۳/۱۱۷؛ منتہی المطلب: ۵/۱۷۳؛ غنائم الایام: ۲/۲۴۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۶؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۳۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۰۰؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۹۰؛ کشف اللثام: ۴/۱۰۳؛ مفتاح الفلاح: ۵۵؛ جامع المقاصد: ۲/۳۰۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۹۸؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۳۱

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۸۷ ح ۳۲۱؛ الوافی: ۸/۷۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۶۱ ح ۸۱۸۶؛ موسوعہ شہید اول: ۷/۳۲۴

[4] الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۰۸؛ غنائم الایام: ۲/۳۰؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۶؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۳۳؛ جواہر الکلام: ۱۰/۱۸۶؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۶۰؛ منتقی الجمان: ۳/۱۱۷

[5] الاحتجاج: ۲/۴۸۳؛ غیبۃ طوسی (مترجم از مترجم کتاب ہذا): ۵۵۳ ح ۳۴۶ (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور)؛ بحار الانوار: ۵۳/۱۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۶۲ ح ۸۱۹۴

اَلسُّجُودِ بَعْدَ مَا قَامَ فَلْيَمْضِ كُلُّ شَيْءٍ شَكَّ فِيهِ مِمَّا قَدْ جَاوَزَهُ وَدَخَلَ فِي غَيْرِهِ فَلْيَمْضِ عَلَيْهِ.

❂ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو دوسرا سجدہ کرنا بھول جائے اور قیام کی حالت میں اسے یاد آئے کہ اس نے سجدہ نہیں کیا تو جب تک وہ رکوع میں نہیں چلا گیا سجدہ بجالائے اور اگر رکوع میں جانے کے بعد یہ بات یاد آئے تو نماز کو جاری رکھے اور سلام پڑھ کر اس کی قضا کرے۔ اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر سجدہ میں جانے کے بعد رکوع میں شک کرے (کہ کیا ہے یا نہیں) تو نماز میں مشغول رہے اور اگر کھڑا ہونے کے بعد سجدے میں شک کرے تو نماز کو جاری رکھے اور ہر وہ چیز جس کا محل گزر جائے اور آدمی دوسرے فعل میں داخل ہوجائے اور پھر اس میں شک پڑے تو (ایسے شک کی پروانہ کرے اور) نماز کو جاری رکھے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{912} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اُدْعُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ ارْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ .

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ کے سجدہ میں وسعت رزق کے لئے یہ دعا مانگا کرو۔

يَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ ارْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا حسن کالصحیح ہے۔ [5]

{913} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۳ ح ۶۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۶۴ ح ۸۱۹۳ و ۳۶۹ ح ۸۲۰۵؛ الاستبصار: ۱/۳۵۸ ح ۱۳۶۱؛ الوافی: ۸/۹۴۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۵۹

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۳۴۳؛ شرح العروۃ: ۱۵/۲۲۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۳۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۴۵۳؛ المباحث الاصولیہ: ۱۵/۵۰؛ کفایۃ الاصول: ۵/۶۰؛ ماوراء الفقہ: ۱/۲۱؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۰۶؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۸۱؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۲۲۱؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۲۲۹؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۳؛ غنائم الایام: ۲/۵۹۶؛ مصابیح الظلام: ۷/۸۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۹۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۳۲۷؛ منتہی المطلب: ۷/۳۲؛ قواعد الفقہیہ: ۹/۲۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۰۹

[3] الکافی: ۲/۵۵۱ ح ۴؛ الوافی: ۹/۱۶۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۷۲ ح ۸۲۱۲ و ۷/۱۲۱ ح ۸۹۰۲

[4] مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۵۲

[5] مرآۃ العقول: ۱۲/۳۸۷

مُسْلِمٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو بَصِيرٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ وَهُوَ سَاجِدٌ وَقَدْ كَانَتْ ضَلَّتْ نَاقَةٌ لِجَمَّالِهِمْ اللَّهُمَّ رُدَّ عَلَى فُلاَنٍ نَاقَتَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ وَفَعَلَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَفَعَلَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسَكَتَ قُلْتُ فَأُعِيدُ الصَّلاَةَ قَالَ لاَ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ مکہ کے راستہ میں ہمیں ابوبصیر نے نماز پڑھائی جبکہ اس کے شتربان کی ایک اونٹنی گم ہوگئی تھی تو انہوں نے نماز کے سجدہ میں کہا: "اَللَّهُمَّ رُدَّ عَلَى فُلاَنٍ نَاقَتَهُ"

محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کو یہ واقعہ سنایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس نے ایسا کیا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

پھر آپ علیہ السلام خاموش ہوگئے تو میں نے عرض کیا: آیا میں نماز کا اعادہ کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں (کیونکہ سجدہ میں ہر جائز دعا جائز ہے)۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{914} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ أَ يَمْسَحُ اَلرَّجُلُ جَبْهَتَهُ فِي اَلصَّلاَةِ إِذَا لَصِقَ بِهَا تُرَابٌ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَمْسَحُ جَبْهَتَهُ فِي اَلصَّلاَةِ إِذَا لَصِقَ بِهَا اَلتُّرَابُ.

عبیداللہ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر نماز پڑھتے وقت پیشانی پر خاک لگ جائے تو کیا اس کا پونچھنا جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نماز میں اپنی پیشانی کو پونچھ دیتے تھے جب اس پر خاک لگ جاتی۔[3]

[1] الکافی: ۳/۳۲۳ ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۰ ح۱۲۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۷۰ ح۸۲۰۹؛ الوافی: ۸/۸۸۱

[2] مدارک الاحکام: ۳/۴۷۶؛ میراث حدیث شیعہ: ۱۳/۴۰۹؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۱۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۴۲؛ بہجۃ الآمال: ۷/۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۹۹؛ تنقیح المقال: ۲/۳۶۴؛ کشف اللثام: ۴/۳۰۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۶۷؛ تکملۃ الرجال کاظمی: ۲/۳۰۳؛ جواہر الکلام: ۱۱/۹؛ غنائم الایام: ۳/۲۲۳؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۱۲۳؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۴۳۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۳۴؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۱۷؛ حاوی الاقوال جزائری: ۲/۴۷۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۱/۳۶۸؛ منتہی المطلب: ۵/۳۲۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۱ ح۱۲۱۶؛ الوافی: ۸/۹۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۷۳ ح۸۲۱۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{915} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يُسَوِّي الْحَصَى فِي مَوْضِعِ سُجُودِهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

❂ یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ دو سجدوں کے درمیان سنگریزوں کو برابر کر رہے تھے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح بلکہ صحیح ہے یا موثق بالحسن یا موثق ہے [3]

{916} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ فَلاَ يَعْجِنْ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ وَ لَكِنْ يَبْسُطُ كَفَّيْهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَضَعَ مَقْعَدَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب آدمی سجدہ کرے اور پھر اٹھنا چاہے تو ہاتھوں کو بند کر کے زمین پر نہ رکھے بلکہ ہتھیلیوں کو پھیلا دے اور سرینوں کو زمین پر نہ رکھے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [5]

{917} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُومِئُ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَ النَّوَافِلِ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَا يَسْجُدُ عَلَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَوْضِعٌ يَسْجُدُ فِيهِ فَقَالَ إِذَا كَانَ هَكَذَا فَلْيُومِ فِي

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۵۳۳؛ شرح العروۃ: ۱۵/۱۵۱؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۵؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/۲۶۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۷؛ ریاض المسائل: ۳/۲۸۷؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۲۹؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۸/۲۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۲۸۳

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۷۱ ح ۸۳۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۱ ح ۱۲۱۵؛ الوافی: ۸/۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۷۳ ح ۸۲۱۵؛ موسوعہ شہید اول: ۷/۸۳

[3] لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۶۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۶؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۰۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۳۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۵

[4] الکافی: ۳/۳۳۶ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۳ ح ۱۲۲۳؛ الوافی: ۸/۷۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۷۴ ح ۸۲۱۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۶۱

[5] مدارک العروۃ: ۱۵/۴۴۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۴۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۴۳؛ مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۹؛ منتہی المطلب: ۵/۱۷۶؛ غنائم الایام: ۲/۶۲۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۱۵؛ کشف اللثام: ۴/۱۰۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۶۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۰۰

اَلصَّلاَةِ كُلِّهَا.

❁ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا کہ اگر کسی شخص کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس پر سجدہ کرے یا اسے جائے سجدہ میسر نہ ہو تو کیا وہ نماز فریضہ ونافلہ میں صرف اشارہ کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر صورت حال یہی ہو تو پھر ہر قسم کی نماز میں اشارہ کرے گا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{918} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِذَا سَجَدَ يُحَرِّكُ ثَلاَثَ أَصَابِعَ مِنْ أَصَابِعِهِ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ تَحْرِيكاً خَفِيفاً كَأَنَّهُ يَعُدُّ اَلتَّسْبِيحَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ.

❁ محمد بن اسماعیل سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ جب سجدہ میں جاتے تھے تو یکے بعد دیگرے تین انگلیوں کو حرکت دیتے تھے کہ وہ ان سے تسبیح کو شمار کرتے تھے اور پھر اپنا سر اٹھاتے تھے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{919} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ زَيْدٍ اَلشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَحَبُّ اَلْأَعْمَالِ إِلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَلصَّلاَةُ وَ هِيَ آخِرُ وَصَايَا اَلْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ فَمَا أَحْسَنَ اَلرَّجُلَ يَغْتَسِلُ أَوْ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ اَلْوُضُوءَ ثُمَّ يَتَنَحَّى حَيْثُ لاَ يَرَاهُ أَنِيسٌ فَيُشْرِفُ عَلَيْهِ وَ هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ إِنَّ اَلْعَبْدَ إِذَا سَجَدَ فَأَطَالَ اَلسُّجُودَ نَادَى إِبْلِيسُ يَا وَيْلاَهُ أَطَاعَ وَ عَصَيْتُ وَ سَجَدَ وَ أَبَيْتُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۱ ح ۱۲۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۷۵ ح ۸۲۲۲؛ الوافی: ۸/ ۱۰۵۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۱۶۶؛ موسوعہ شہید اول: ۷/ ۸۹؛ ذکری الشیعہ: ۳/ ۱۵۱؛

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۶۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۰۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/ ۹۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/ ۱۹۳؛ جواہر الکلام: ۸/ ۴۲۸؛ مہذب الاحکام: ۹/ ۳۱۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۸۱؛

[3] الکافی: ۳/ ۳۲۲ ح ۳؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۷۷ ح ۸۲۲۸؛ الوافی: ۸/ ۷۱۳؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۳۰۰ و ۸۲/ ۱۰۵؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۳۲

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۲۰۴؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۱۹۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۳

✪ زید الشحام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل نماز ہے اور وہ انبیاء علیہم السلام کی آخری وصیت ہے پس کیا خوب ہے وہ بندہ جو (واجب ہو تو) غسل کرے یا کامل وضو کرے پھر کسی ایسے گوشے کنارے میں چلا جائے جہاں اسے کوئی مونس وانیس نہ دیکھے تب خدا اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے جبکہ وہ رکوع وسجود کی حالت میں ہوتا ہے۔ یقیناً جب کوئی بندہ سجدہ کرتا ہے اور اسے طول دیتا ہے تو ابلیس کہتا ہے: ہائے افسوس! ان لوگوں نے اطاعت کی اور میں نے نافرمانی کی اور ان لوگوں نے سجدہ کیا اور میں نے انکار کیا۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{920} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُعَادُ الصَّلاَةُ إِلاَّ مِنْ خَمْسَةٍ اَلطَّهُورِ وَ اَلْوَقْتِ وَ اَلْقِبْلَةِ وَ اَلرُّكُوعِ وَ اَلسُّجُودِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ نہ کیا جائے مگر پانچ چیزوں کی وجہ سے: طہارت، وقت، قبلہ، رکوع اور سجود (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

## وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے:

{921} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ: أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَخْبِرْنِي عَمَّا يَجُوزُ السُّجُودُ عَلَيْهِ وَ عَمَّا لاَ يَجُوزُ قَالَ السُّجُودُ لاَ يَجُوزُ إِلاَّ عَلَى الْأَرْضِ أَوْ عَلَى مَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ إِلاَّ مَا أُكِلَ أَوْ لُبِسَ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الْعِلَّةُ فِي ذَلِكَ قَالَ لِأَنَّ السُّجُودَ خُضُوعٌ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلاَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ عَلَى مَا يُؤْكَلُ أَوْ يُلْبَسُ لِأَنَّ أَبْنَاءَ الدُّنْيَا عَبِيدُ مَا يَأْكُلُونَ وَ يَلْبَسُونَ وَ السَّاجِدُ فِي سُجُودِهِ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلاَ

---

(1) الکافی: ۳/۲۶۴ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۱۰ ح ۶۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۴/۳۸ ح ۴۴۵۳؛ الوافی: ۷/۲۲؛ بحار الانوار: ۷۹/۲۳۳؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۳۶؛ مستدرک الوسائل: ۳/۴۲ ح ۲۹۶۹

(2) شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۳۹۴؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۱۰۰

(3) من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۷۹ ح ۹۹۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۲ ح ۵۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۱ ح ۸۳۲۴؛ بحار الانوار: ۷۷/۲۳۶

(4) روضۃ المتقین: ۲/۲۰۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۰۴؛ مصابیح الظلام: ۷/۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۳/۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۱۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۵۸ و ۳/۲۰۷؛ جواہر الکلام: ۱۲/۲۴۹؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۲۶۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ ریاض المسائل: ۳/۲۰۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۳۴۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۰/۴۱۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۲۶۹؛ نہایۃ التقریر: ۱/۲۵۰؛ نہایۃ الفتال: ۳۱۴؛ مصطلحات الفقہ: ۲۴۷؛ الرسائل الفقہیہ: ۴۷۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۴۳

يَنْبَغِي أَنْ يَضَعَ جَبْهَتَهُ فِي سُجُودِهِ عَلَى مَعْبُودِ أَبْنَاءِ اَلدُّنْيَا اَلَّذِينَ اِغْتَرُّوا بِغُرُورِهَا وَ اَلسُّجُودُ عَلَى اَلْأَرْضِ أَفْضَلُ لِأَنَّهُ أَبْلَغُ فِي اَلتَّوَاضُعِ وَ اَلْخُضُوعِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ہشام بن الحکم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھے بتائیں کہ کس چیز پر سجدہ کرنا جائز ہے اور کس چیز پر جائز نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سجدہ کرنا جائز نہیں ہے مگر زمین پر یا اس چیز پر جو زمین سے اُگتی ہے ماسوائے اس کے جو کھائی جائے یا پہنی جائے۔

راوی نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! اس کی علت کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سجدہ خدائے عزوجل کے لئے انتہائی خضوع و خشوع ہے لہٰذا اسے ان چیزوں پر جو کھائی جاتی ہیں اور پہنی جاتی ہیں ان پر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ابناء دنیا تو خورات و پوشا کے پہلے ہی غلام ہیں اور سجدہ گزار چونکہ سجدہ کی حالت میں خدا کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے تو اسے ابناء دنیا کے معبود (ماکول وملبوس) پر اپنی پیشانی کو سجدہ میں نہیں رکھنا چاہیے جو اس کے دھوکے میں آ گئے ہیں اور زمین پر سجدہ کرنا افضل ہے کہ اس سے اللہ کی بارگاہ میں تواضع اور خضوع کا زیادہ اظہار ہوتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{922} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْقِيَامِ عَلَى اَلْمُصَلَّى مِنَ اَلشَّعْرِ وَ اَلصُّوفِ إِذَا كَانَ يَسْجُدُ عَلَى اَلْأَرْضِ فَإِنْ كَانَ مِنْ نَبَاتِ اَلْأَرْضِ فَلاَ بَأْسَ بِالْقِيَامِ عَلَيْهِ وَ اَلسُّجُودِ عَلَيْهِ.

فضیل بن یسار اور برید بن معاویہ سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر بالوں یا اون کے مصلی پر کھڑا ہو کر کوئی شخص نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ سجدہ زمین پر کرے اور اگر جائے نماز زمین کا کوئی پودہ ہو تو پھر اس پر کھڑے ہونے اور اس پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۷۲ ح ۸۴۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۳۴ ح ۹۲۵؛ الوافی: ۸/ ۷۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۳۴۳ ح ۶۷۴۰؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۱۴۷؛ علل الشرائع: ۲/ ۳۴۱

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۱۹۰؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۱۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۲۷۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۵۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۰۲؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۴۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۳۹؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۳۰۲؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۱۳؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۴۸۷؛ کشف اللثام: ۳/ ۳۴۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۴۳۲؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۲۹۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/ ۵۳؛ منیۃ الراغب: ۲۲۶؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۶۶؛ جواہر الکلام: ۸/ ۴۱۸

[3] الکافی: ۳/ ۳۳۱ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۰۵ ح ۱۲۳۶؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳۵ ح ۱۲۶۰؛ الوافی: ۸/ ۷۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۴۴ ح ۶۷۴۴

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ ①

{923} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَسْجُدُ عَلَى الزِّفْتِ يَعْنِي الْقِيرَ فَقَالَ لاَ وَ لاَ عَلَى الثَّوْبِ الْكُرْسُفِ وَ لاَ عَلَى الصُّوفِ وَ لاَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَ لاَ عَلَى طَعَامٍ وَ لاَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ثِمَارِ الْأَرْضِ وَ لاَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الرِّيَاشِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں تارکول یعنی قیر ② پر سجدہ کر سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اور نہ روئی اور اون کے کپڑے پر اور نہ حیوان کی کسی شئے پر، نہ طعام و غذا پر، نہ زمین کے کسی پھل فروٹ پر اور نہ ہی پرندوں کے پروں پر (سجدہ کیا جا سکتا ہے)۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{924} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ يَجْعَلُهَا عَلَى الطِّنْفِسَةِ وَ يَسْجُدُ عَلَيْهَا فَإِذَا لَمْ تَكُنْ خُمْرَةٌ جُعِلَ حَصًى عَلَى الطِّنْفِسَةِ حَيْثُ يَسْجُدُ.

۞ حمران سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد بزرگوار علیہ السلام خمرہ (سجدہ گاہ) پر نماز پڑھتے تھے اور اسے فرش پر رکھ کر اس پر سجدہ کرتے تھے اور جب خمرہ دستیاب نہیں ہوتا تھا تو پھر فرش کی جائے سجدہ پر کچھ سنگریزے رکھ کر ان پر سجدہ کرتے تھے۔ ⑤

---

① دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۴۳؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/ ۲۶۹؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۵۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۱/ ۲۹۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۷؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۴۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۴۵؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۴۷؛ منتہی المطلب: ۴/ ۳۴۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۰؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۰۶

② قیر ایک قسم کا سیاہ روغن ہے جو کشتیوں وغیرہ کو لگایا جاتا ہے

③ الکافی: ۳/ ۳۳۰ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۰۳ ح ۱۲۲۴؛ الوافی: ۸/ ۷۳۰؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳۱ ح ۱۲۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۳۴۶ ح ۶۷۵۱

④ جواہر الکلام: ۸/ ۴۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۷/ ۳۴۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/ ۱۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/ ۲۸۶؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۱۴۴؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۴۹۹؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۳/ ۱۴۴؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۱/ ۲۷۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۰۳؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/ ۳۴۴؛ مدارک العروۃ: ۱۳/ ۵۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۴۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۰۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۰؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۱۸۰؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۴۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۴۰۴؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۱۱۶؛ ینابیع الاحکام: ۳/ ۲۷۶؛ انوار الفقاہۃ: ۲/ ۹۰

⑤ الکافی: ۳/ ۳۳۲ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۰۵ ح ۱۲۳۴؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳۵ ح ۱۲۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۳۴۷ ح ۶۷۵۲؛ الوافی: ۸/ ۷۳۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{925} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْمَاضِيَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى الْمِسْحِ وَ الْبِسَاطِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا كَانَ فِي حَالِ تَقِيَّةٍ.

❂ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اونی کمبل اور قالین پر سجدہ کرے تو (کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ تقیہ کی حالت میں ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{926} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَّاطِ عَنْ عُيَيْنَةَ بَيَّاعِ الْقَصَبِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْحَرِّ فَأَكْرَهُ أَنْ أُصَلِّيَ عَلَى الْحَصَى فَأَبْسُطُ ثَوْبِي فَأَسْجُدُ عَلَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

❂ عیینہ بانس فروش سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ سخت گرمی کے وقت مسجد میں داخل ہوتا اور (گرم) سنگریزوں پر سجدہ کرنا مجھے ناگوار گزرتا ہے (کیونکہ پیشانی جلتی ہے) لہٰذا میں کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا ہوں تو (کیا یہ جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (اس صورت میں) کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

---

[1] سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۳۶۵؛ الحبل المتین: ۲/ ۱۴۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۵۴؛ خزائم الایام: ۲/ ۲۰۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۷؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۱۶۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۰؛ منیۃ الراغب: ۲۲۶؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۶۵؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۲۵۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۵۲۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۱۷؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۳۴۹

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۰۷ ح ۱۲۴۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۷۰ ح ۸۳۵؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳۲ ح ۱۲۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۳۴۹ ح ۶۷۵۸؛ الوافی: ۸/ ۱۴۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۳۵ ح ۹۳۰

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۴۵۲؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۸۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۴۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۲۵۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۱۱۶؛ منتھی المطلب: ۴/ ۳۶۷؛ ریاض المسائل: ۳/ ۴۵؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۵؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/ ۸۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۱۷؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۳۵۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۹۸

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۰۶ ح ۱۲۳۹؛ الوافی: ۸/ ۷۳۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۳۵۰ ح ۶۷۶۱؛ الاستبصار: ۱/ ۳۳۲ ح ۱۲۴۸

## تحقیق:

حدیث حسن ہے[1] یا موثق ہے[2]

{927} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي طَالِبِ بْنِ ٱلصَّلْتِ عَنِ ٱلْقَاسِمِ بْنِ ٱلْفُضَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ٱلرَّجُلُ يَسْجُدُ عَلَى كُمِّهِ مِنْ أَذَى ٱلْحَرِّ وَ ٱلْبَرْدِ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

قاسم بن فضیل سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! ایک آدمی گرمی یا سردی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنی آستین پر سجدہ کرتا ہے تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{928} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَسْجُدْ عَلَى ٱلْقِيرِ وَ لاَ عَلَى ٱلْقُفْرِ وَ لاَ عَلَى ٱلصَّارُوجِ.

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: قیر (سیاہ روغن) پر سجدہ نہ کرو اور نہ قفر (بیابان) پر سجدہ کرو اور نہ ہی چونے پر سجدہ کرو۔[5]

## تحقیق:

حدیث حسن (کالصحیح) ہے۔[6]

## قول مؤلف:

اضطرار کے وقت ان پر سجدہ جائز ہوگا جیسا حدیث نمبر 843 کے تحت ذکر ہوا یا دیگر احادیث میں درج ہے (واللہ اعلم)

{929} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ٱلْقِيرُ مِنَ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۴۴۹

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶۸/۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۶ ح ۱۲۴۲؛ الاستبصار: ۱/۳۳۳ ح ۱۲۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۵۰ ح ۶۷۴۳؛ الوافی: ۸/۷۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۵۰؛ جواہر الکلام: ۸/۴۳۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۶۴۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۰۶؛ شرح العروۃ: ۱۳/۱۶۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۰۰؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۰۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۸۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۰۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۵۰؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۹۸؛ ینابیع الاحکام: ۳/۷۹۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۶؛ الدر الباہر: ۶۲۳؛ المسالک الجامعیہ: ۸/۴۴۳؛ غنائم الایام: ۲/۲۱۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶۹/۱۳

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۴ ح ۱۲۲۸؛ الاستبصار: ۱/۳۳۴ ح ۱۲۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۵۳ ح ۶۷۷۳؛ الوافی: ۸/۷۴۵؛ الکافی: ۳/۳۳۱ ح ۲

[6] ملاذ الاخیار: ۴/۴۴۱؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۷۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۰۳؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۱۲۷

نَبَاتِ اَلْأَرْضِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیر زمین کی نباتات میں سے ہے۔ ①

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ②

{930} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْجَدَ عَلَى قِرْطَاسٍ عَلَيْهِ كِتَابَةٌ.

جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اس کاغذ پر سجدہ کرنے کو مکروہ جانتے تھے جس پر کوئی تحریر موجود نہ ہو۔ ③

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ④

{931} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلسُّجُودِ عَلَى اَلثَّلْجِ فَقَالَ لاَ تَسْجُدْ فِي اَلسَّبَخَةِ وَ لاَ عَلَى اَلثَّلْجِ.

معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے برف پر سجدہ کرنے کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ شورہ والی زمین پر سجدہ کرو اور نہ برف پر سجدہ کرو۔ ⑤

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ⑥

---

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۷۵ ح ۸۳۵؛ الوافی: ۸/۷۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۵۵ ح ۶۷۸۰

② لوامع صاحبقرانی: ۵/۳۷۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۹۷۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۲۸

③ الکافی: ۳/۳۳۲ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۴ ح ۱۲۳۲؛ الاستبصار: ۱/۳۳۴ ح ۱۲۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۵۶ ح ۶۷۸۳؛ الوافی: ۸/۷۳۷؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۵۵

④ مرآۃ العقول: ۱۵/۳۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۴۹؛ تفصیل الشریعہ: ۲/۵۰۴؛ مصباح الفقیہ: ۱/۱۹۵؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۱/۳۵۵؛ نہایۃ التقریر: ۱/۳۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۵/۳۸۹؛ مہذب الاحکام: ۵/۳۵۲؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۷۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۶؛ ریاض المسائل: ۳/۵۰؛ وسائل العباد: ۱/۴۰۶؛ غنائم الایام: ۲/۲۱۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۰۱؛ کشف الظلام: ۳/۳۸۴؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۲۱؛ منیۃ الراغب: ۲۱۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۳۳؛ موسوعہ البرغانی: ۵/۳۳۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۲

⑤ تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۰ ح ۱۲۵۷؛ الوافی: ۸/۷۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۱۶۴ ح ۶۲۲۹ و ۳۵۸ ح ۶۷۸۷؛ الاستبصار: ۱/۳۳۵ ح ۱۲۶۲

⑥ ملاذ الاخیار: ۴/۵۸۴؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۳/۸۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/۲۱۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۲۱؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۲۶

## قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر (751) کی طرف رجوع کیجئے۔

{932} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْجِصِّ يُوقَدُ عَلَيْهِ بِالْعَذِرَةِ وَعِظَامِ الْمَوْتَى ثُمَّ يُجَصَّصُ بِهِ الْمَسْجِدُ أَيُسْجَدُ عَلَيْهِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَيَّ بِخَطِّهِ إِنَّ الْمَاءَ وَالنَّارَ قَدْ طَهَّرَاهُ.

۞ حسن بن محبوب سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس چونا گچ کے متعلق پوچھا جسے تیار کرنے کے لئے پاخانہ اور مردوں کی ہڈیاں جلائی جاتی ہیں اور پھر اس سے مسجد کو چونا گچ کیا جاتا ہے تو کیا اس پر سجدہ کیا جاسکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے اپنے دستخطوں سے مجھے جواب لکھا کہ پانی اور آگ نے اسے پاک کردیا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

حدیث میں چونا گچ پر سجدہ کرنے کی صراحت موجود نہیں ہے صرف پاک ہونے کی صراحت ہے اور حدیث نمبر (**928**) میں گزرچکی ہے (واللہ اعلم)

{933} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ: أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِنَا كَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الزُّجَاجِ قَالَ فَلَمَّا نَفَذَ كِتَابِي إِلَيْهِ تَفَكَّرْتُ وَقُلْتُ هُوَ مِمَّا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ وَ مَا كَانَ لِي أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ لاَ تُصَلِّ عَلَى الزُّجَاجِ وَ إِنْ حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ أَنَّهُ مِمَّا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّهُ مِنَ الْمِلْحِ وَالرَّمْلِ وَهُمَا مَمْسُوخَانِ.

۞ محمد بن الحسین سے روایت ہے کہ بعض اصحاب نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو خط لکھا جس میں شیشہ پر سجدہ کے متعلق سوال کیا تھا۔

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۰ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۵ ح ۹۲۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۷۰ ح ۸۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۵۲۷ ح ۴۳۲۶؛ بحارالانوار: ۷۷/۱۵۲؛ الوافی: ۶/۴۳۳

[2] مراۃ العقول: ۱۵/۴۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۱۹؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۸۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۵۷؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۷۷؛ جواہر الکلام: ۸/۴۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۱۷۱؛ غنائم الایام: ۱/۳۸۹؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۵/۴۹؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۹۶؛ مفتاح البصیرۃ: ۳/۲۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۸۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۳۳؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۳/۲۶۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۳/۳۰۰؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۰/۲۰۴؛ شرح طہارۃ القواعد: ۴۰۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۷

راوی کا بیان ہے کہ خط بھیجنے کے بعد میں نے یہ سوچا کہ یہ (شیشہ) تو ان چیزوں میں سے ہے جو زمین سے اگتی ہیں (لہذا اس پر سجدہ جائز نہیں ہونا چاہیے لہذا) مجھے اس سوال کے لئے نہیں لکھنا چاہیے تھا۔

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ شیشہ پر نماز نہ پڑھو اگرچہ تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جو زمین سے اگتی ہیں اور یہ (شیشہ) نمک اور ریت کی قسم سے ہے جو (زمین کی) مسوخات (مسخ شدہ شکلیں) ہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{934} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ النَّيْسَابُورِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَى الرَّطْبَةِ النَّابِتَةِ قَالَ فَقَالَ إِذَا أَلْصَقَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلَا بَأْسَ وَعَنِ الْحَشِيشِ النَّابِتِ الثِّيِّلِ وَهُوَ يُصِيبُ أَرْضاً جَدَداً قَالَ لَا بَأْسَ.

۞ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کھجور کے نئے اگنے والے پتوں پر نماز پڑھتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر پیشانی زمین سے لگ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے تازہ اور ملائم گھاس پر سجدہ کرنے کے بارے میں فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{935} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۴ ح ۱۲۳؛ الکافی: ۳/۳۳۲ ح ۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۰ ح ۶۷۹۲؛ الوافی: ۸/۷۳۷؛ بحارالانوار: ۸۰/۱۴۷؛ عوالم العلوم: ۲۱/۷۸؛ علل الشرائع: ۲/۳۴۲؛ مدینۃ المعاجز: ۶/۳۳۵

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۳۳۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۰۳؛ غنائم الایام: ۲/۲۰۷؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۷۴؛ مصابیح الظلام: ۳/۲۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۷۶؛ نہایۃ التقریر: ۱/۲۶۴؛ منتھی المطلب: ۴/۳۶۱؛ موسوعہ البرغانی: ۱۹/۱۴؛ المسالک الجامعیہ: ۹۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۳/۵۴۹؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۴۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۱؛ تفصیل الشریعہ: ۷/۵۳۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۲؛ مدارک الاحکام: ۳/۲۴۳؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۲/۱۱۴؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۷؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۸/۱۳۰؛ الفردوس الاعلی کاشف الغطاء: ۲۰۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۲۷

[3] الکافی: ۳/۳۳۲ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۴ ح ۱۲۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۱ ح ۶۷۹۴؛ الوافی: ۸/۷۳۴؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۲۴ (مختصراً)؛ بحارالانوار: ۸۲/۱۵۸؛ قرب الاسناد: ۱۸۷

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۳۳؛ غنائم الایام: ۲/۲۰۶؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۱۵۷؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۵۲؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۴۰

سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَسْجُدُ وَ عَلَيْهِ الْعِمَامَةُ لاَ تُصِيبُ جَبْهَتُهُ الْأَرْضَ قَالَ لاَ يُجْزِيهِ ذَلِكَ حَتَّى تَصِلَ جَبْهَتُهُ إِلَى الْأَرْضِ.

۞ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اس طرح سجدہ کرتا ہے کہ اس کی پیشانی پر پگڑی بندھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کی پیشانی زمین پر نہیں لگتی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے لئے یہ کافی نہیں ہے یہاں تک کہ اس کی پیشانی زمین سے متصل ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا موثق کالصحیح ہے[3] یا موثق ہے[4]

{936} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُولُ قُصَّتُهَا فَإِذَا سَجَدَتْ وَقَعَ بَعْضُ جَبْهَتِهَا عَلَى الْأَرْضِ وَ بَعْضٌ يُغَطِّيهِ الشَّعْرُ هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ قَالَ لاَ حَتَّى تَضَعَ جَبْهَتَهَا عَلَى الْأَرْضِ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت کے پیشانی والے بال لمبے ہیں پس جب وہ سجدہ کرتی ہے تو اس کی پیشانی کا کچھ حصہ زمین پر لگتا ہے اور کچھ حصے کو بال چھپا لیتے ہیں تو کیا اس طرح سجدہ جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ اس کی ساری پیشانی زمین پر لگنی چاہیے۔[5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۸۶ ح۳۱۹؛ الکافی: ۳/۳۳۴ ح۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۲ ح۶۷۹۶؛ الوافی: ۸/۷۱۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۴؛ بحارالانوار: ۸۲/۱۴۴

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۱۱۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۳۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۲۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۶۴

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۹

[4] التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۷

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۳ ح۱۲۷۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۳۹؛ الوافی: ۸/۷۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۳ ح۶۸۰۰؛ قرب الاسناد: ۲۲۳؛ بحارالانوار: ۸۲/۱۳۰؛ مستدرک الوسائل: ۴/۱۲ ح۴۰۵۳

[6] ملاذ الاخیار: ۴/۶۵ ۳؛ شرح العروۃ: ۱۵/۱۰۹؛ غنائم الایام: ۲/۴۰۳؛ مہذب الاحکام: ۶/۴۲۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۱۰۹؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۶۲؛ مدینۃ الراغب: ۲۰۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۰۵؛ ریاض المسائل: ۳/۲۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۵؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۴۰۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۰۶؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۴۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۰۱؛ جواہر الکلام: ۵/۴۳۵

{937} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرِيضِ كَيْفَ يَسْجُدُ فَقَالَ عَلَى خُمْرَةٍ أَوْ عَلَى مِرْوَحَةٍ أَوْ عَلَى سِوَاكٍ يَرْفَعُهُ إِلَيْهِ هُوَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَاءِ إِنَّمَا كَرِهَ مَنْ كَرِهَ السُّجُودَ عَلَى الْمِرْوَحَةِ مِنْ أَجْلِ الْأَوْثَانِ الَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ إِنَّا لَمْ نَعْبُدْ غَيْرَ اللَّهِ قَطُّ فَاسْجُدُوا عَلَى الْمِرْوَحَةِ وَ عَلَى السِّوَاكِ وَ عَلَى عُودٍ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مریض کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسے سجدہ کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: خمرہ پر یا پنکھے پر یا مسواک پر اگر کوئی اس کے لئے بلند کرے تو یہ اشارہ سے سجدہ کرنے سے افضل ہے۔ اور پنکھے پر سجدہ کرنا مکروہ اس لئے ہے کہ اس سے بتوں کی پرستش سے مشابہت ہوتی ہے جن کو خدا کے سوا پوجا جاتا ہے اور ہم اللہ کے علاوہ ہرگز کسی کی عبادت نہیں کرتے ہیں پس تم پنکھے پر، مسواک پر اور لکڑی پر سجدہ کرو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{938} أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الطَّبْرِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ صَاحِبِ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ عَنِ السَّجْدَةِ عَلَى لَوْحٍ مِنْ طِينِ الْقَبْرِ هَلْ فِيهِ فَضْلٌ فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَجُوزُ ذَلِكَ وَ فِيهِ الْفَضْلُ.

❂ محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت ہے کہ انہوں نے امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ کیا امام حسین علیہ السلام کی قبر کی خاک کی ٹکڑی (سجدہ گاہ) پر سجدہ کیا جاسکتا ہے اور کیا اس میں کوئی فضیلت بھی ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: ہاں جائز بھی ہے اور اس میں فضیلت بھی ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث مرسل ہے لیکن صاحب احتجاج نے اپنی نقل کردہ روایت کی توثیق کی ہے اور اس توثیق پر اعتماد بھی کیا گیا ہے اور اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی استحباب کا حکم ممانعت نہیں رکھے گا (واللہ اعلم)

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۶۲ ح ۱۰۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۷۷ ح ۳۹۸ (بفرق الفاظ)؛ الوافی: ۸/۷۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۴ ح ۶۸۰۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۱ ح ۱۲۶۴؛ ھدایۃ الامۃ: ۲/۲۳۸

[2] روضۃ المتقین: ۲/۴۵۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۱۲؛ ملاذ الاخیار: ۵/۴۰۷ و ۴/۶۱؛ منتھی المطلب: ۴/۳۶۸ و ۵/۱۵۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۵؛ مستمسک... مبانی: ۴/۱۱۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۹۱؛ موسوعۃ البرغانی: ۷/۵۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۲۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۳۳۳؛ غنائم الایام: ۲/۵۹۱؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۵۶۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۸۳؛ جواہر الکلام: ۹/۴۱۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۱/۳۴۹؛ مہذب الاحکام: ۶/۴۳۲؛ کشف اللثام: ۴/۹۳؛ مفتاح الکرامۃ: ۲/۳۱۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۲۵

[3] الاحتجاج: ۲/۴۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۳۶۶ ح ۶۸۰۷؛ بحار الانوار: ۵۳/۱۶۲ و ۸۲/۳۴۹ و ۳۲۷

## قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث قبل ازیں مکان مصلی (وغیرہ) کے ابواب میں بھی گزر چکی ہیں۔

## سجدہ کے مستحبات ومکروہات:

{939} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْفَضْلِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَنْفُخُ فِي الصَّلاَةِ مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ فَقَالَ لاَ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا کوئی شخص نماز میں جائے پیشانی (یعنی سجدہ والی جگہ) پر پھونک مار سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا حسن ہے۔ [3]

{940} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَرْفَعُ مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَضَعَ وَجْهِي فِي مَوْضِعِ قَدَمِي وَ كَرِهَهُ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص مسجد میں اپنی سجدہ کی جگہ کو بلند کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اپنی پیشانی کو ایسی جگہ پر رکھوں جو میرے قدم گاہ کے برابر ہو اور اس کو بلند کرنا مکروہ ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۴ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۰۲ ح ۱۲۲۲؛ الاستبصار: ۱/۳۲۹ ح ۱۲۳۵؛ الوافی: ۸/۷۰۹ ح ۷۳۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۵۰ ح ۸۱۵۵

[2] فقہ الصادقؑ: ۵/۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۰۳؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۸؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۳۳

[3] مدارک الاحکام: ۳/۴۷۰

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۸۵ ح ۳۱۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۶۰ ح ۹۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۵۷ ح ۸۱۷۶؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۳۱ ح ۶؛ مستدرک الوسائل: ۴/۴۵۹ ح ۵۱۵۷؛ الاصول الستۃ عشر: ۶۱؛ الوافی: ۸/۷۲۲

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۷؛ غنائم الایام: ۲/۵۸۳؛ منتھی المطلب: ۵/۱۶۳؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۳۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۵۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۲۸۵؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۱/۳۵۳؛ موسوعۃ البرغانی: ۸/۱۰۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۶۳؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۹۹؛ مستند الشیعہ: ۵/۲۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۰۷؛ مصابیح الظلام: ۷/۵۰۰؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۷/۹۴

{941} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ سَوَّى الْحَصَى حِينَ أَرَادَ السُّجُودَ.

❁ عبدالملک بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب آپ علیہ السلام سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو پہلے کنکریوں کو ہموار کر لیتے تھے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا موثق ہے۔ [3]

{942} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَسْجُدَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ بِالتَّكْبِيرِ وَ خِرَّ سَاجِداً وَ ابْدَأْ بِيَدَيْكَ فَضَعْهُمَا عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ رُكْبَتَيْكَ تَضَعُهُمَا مَعاً وَ لاَ تَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ افْتِرَاشَ السَّبُعِ ذِرَاعَيْهِ وَ لاَ تَضَعَنَّ ذِرَاعَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَ فَخِذَيْكَ وَ لَكِنْ تَجَنَّحْ بِمِرْفَقَيْكَ وَ لاَ تُلْزِقْ كَفَّيْكَ بِرُكْبَتَيْكَ وَ لاَ تُدْنِهِمَا مِنْ وَجْهِكَ بَيْنَ ذَلِكَ حِيَالَ مَنْكِبَيْكَ وَ لاَ تَجْعَلْهُمَا بَيْنَ يَدَيْ رُكْبَتَيْكَ وَ لَكِنْ تُحَرِّفُهُمَا عَنْ ذَلِكَ شَيْئاً وَ ابْسُطْهُمَا عَلَى الْأَرْضِ بَسْطاً وَ اقْبِضْهُمَا إِلَيْكَ قَبْضاً وَ إِنْ كَانَ تَحْتَهُمَا ثَوْبٌ فَلاَ يَضُرُّكَ وَ إِنْ أَفْضَيْتَ بِهِمَا إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ أَفْضَلُ وَ لاَ تُفَرِّجَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ فِي سُجُودِكَ وَ لَكِنِ اضْمُمْهُنَّ جَمِيعاً الْحَدِيثَ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب سجدہ میں جانا چاہو تو تکبیر کے لئے ہاتھ بلند کرو اور سجدہ میں گر جاؤ اور گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھو اور اپنی کہنیاں اس طرح زمین پر پھیلا کر نہ رکھو جس طرح شیر (یا درندہ) رکھتا ہے اور نہ ہی کہنیوں کو اپنے گھٹنوں اور رانوں کے اوپر رکھو بلکہ پرندہ کے پر کی طرح انہیں پھیلا کر رکھو اور دونوں ہتھیلیوں کو نہ تو گھٹنوں سے ملاؤ اور نہ ہی ان کو چہرہ کے بالکل قریب لاؤ اور نہ ہی دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھو بلکہ اسے سے قدرے الگ رکھو اور (کانوں کی لوؤں کے برابر) پھیلا کر زمین پر رکھو اور اگر ان کے نیچے کپڑا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر زمین کے اوپر رکھو تو افضل ہے اور سجدہ میں انگلیاں پھیلا کر نہ رکھو بلکہ ملا کے رکھو۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۴ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۶۲ ح ۵۹۵۷ و ۶/۳۷۳ ح ۸۲۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۶۶ ح ۱۰۳؛ الوافی: ۸/۹۰۸

[2] مصابیح الظلام: ۸/۶۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۴؛ المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۳/۳۳

[3] مراۃ العقول: ۱۵/۱۵۴

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۸۳ ح ۳۰۸؛ الکافی: ۳/۳۳۴ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۶۱ ح ۷۰۲۹؛ الوافی: ۸/۸۳۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۹ ح ۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## قرآن مجید کے واجب سجدے:

{943} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قَرَأْتَ شَيْئاً مِنَ الْعَزَائِمِ الَّتِي يُسْجَدُ فِيهَا فَلاَ تُكَبِّرْ قَبْلَ سُجُودِكَ وَلَكِنْ تُكَبِّرُ حِينَ تَرْفَعُ رَأْسَكَ وَالْعَزَائِمُ أَرْبَعٌ حم السَّجْدَةُ وَ تَنْزِيلٌ وَ النَّجْمُ وَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب سورہ عزائم میں سے کوئی بھی شے تلاوت کرو کہ جن میں سجدہ (واجب) ہے تو اپنے سجدہ سے پہلے تکبیر نہ کہو بلکہ اس وقت تکبیر کہو جب اپنا سر (سجدہ سے) اٹھاؤ اور سورہ عزائم چار ہیں: حٰم سجدہ؛ تنزیل (السجدہ)، النجم اور اقرا باسم ربک۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

## قول مؤلف:

مشہور یہ ہے کہ سورہ سجدہ آیت ۱۵؛ سورہ فصلت آیت ۳۷؛ سورہ النجم آیت ۶۲ اور سورہ علق آیت ۱۹ میں سجدہ واجب ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مخصوص آیات کے علاوہ بھی جب ان سورتوں سے کچھ پڑھا جائے یا سنا جائے تو سجدہ کرنا چاہیے کیونکہ احادیث میں مخصوص آیات کا نہیں بلکہ مکمل سوروں کا ذکر ہے۔ (واللہ اعلم)

{944} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْعَزَائِمِ فَتُعَادُ عَلَيْهِ مِرَاراً فِي الْمَقْعَدِ الْوَاحِدِ قَالَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْجُدَ كُلَّمَا سَمِعَهَا وَ عَلَى الَّذِي يُعَلِّمُهُ أَيْضاً أَنْ يَسْجُدَ.

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵۵۲/۳؛ مراۃ العقول: ۱۵۶/۱۵؛ شرح مازندرانی: ۱۴۰/۳؛ معتصم الشیعہ: ۱۵۳/۳؛ مصابیح الظلام: ۱۵۱/۸؛ کشف اللثام: ۱۲۴/۴؛ دراسات فقہیہ: ۹۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۴۱۱/۲۷؛ غنائم الایام: ۳۵۰/۲؛ مستمسک العروۃ: ۳۶/۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۵۷؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۳۹۰/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۱/۷؛ مدارک العروۃ: ۴۰۹/۱۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۸۹؛ القواعد الفقہیہ: ۹۹/۱؛ الخلل فی الصلاۃ: ۱۹۸؛ مہذب الاحکام: ۳۷۹/۶

[2] الکافی: ۳۱۷/۳ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲۹۱/۲ ح ۱۱۷۰؛ الوافی: ۷۴۹/۹؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۹/۶ ح ۷۸۳۴

[3] مدارک الاحکام: ۴۱۸/۳؛ منتہی المطلب: ۱۰۶/۵ و ۲۵۵؛ مراۃ العقول: ۱۱۲/۱۵؛ ملاذ الاخیار: ۴۰۹/۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲۵۹/۳؛ شرح العروۃ: ۳۲۵/۱۴ و ۸۸/۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۴۲۵/۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۲۹؛ آیات الاحکام استر آبادی: ۲۹۶؛ مہذب الاحکام: ۳۳/۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰۷/۷؛ مستند الشیعہ: ۳۱۰/۵؛ زبدۃ البیان: ۱۳۳؛ حدود الشریعہ: ۴۱۹/۲

﴿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سورہ عزائم میں سے کوئی سورہ پڑھتا ہے تو ایک ہی نشست میں بار بار اس کا تکرار کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سننے والے پر اور پڑھانے والے پر ہر بار سجدہ کرنا واجب ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{945} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ السَّجْدَةَ تُقْرَأُ قَالَ لاَ يَسْجُدُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مُنْصِتاً لِقِرَاءَتِهِ مُسْتَمِعاً لَهَا أَوْ يُصَلِّيَ بِصَلاَتِهِ فَأَمَّا أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فِي نَاحِيَةٍ وَ أَنْتَ تُصَلِّي فِي نَاحِيَةٍ أُخْرَى فَلاَ تَسْجُدْ لِمَا سَمِعْتَ.

﴿ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ سجدہ پڑھی جارہی تھی کہ ایک شخص کی کانوں میں (اتفاقاً) آواز پڑ گئی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ سجدہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کی قرأت کان لگا کر سنے یا اس کی نماز کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو لیکن وہ ایک کونے میں نماز پڑھ رہا ہو اور یہ دوسرے کونے میں نماز پڑھ رہا ہو تو پھر جو سنے اس پر سجدہ نہ کرے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر (852) کی طرف رجوع کیجئے۔

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۹۳ ح ۱۱۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۴۵ ح ۷۸۵۰؛ الوافی: ۹/ ۱۷۵۰؛ الفصول المہمہ: ۳/ ۳۲۰

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۱۶؛ غنائم الایام: ۲/ ۵۱۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۳۱۱؛ مصابیح الظلام: ۱/ ۱۹۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۳۹؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۹۳؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۳۱۹؛ جامع المقاصد: ۲/ ۳۱۴؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۲۱۸؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۱۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۲۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۸/ ۲۶۸؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۱۶۷

[3] الکافی: ۳/ ۳۱۸ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۴۲ ح ۷۸۴۳؛ الوافی: ۹/ ۱۷۴۹؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۹۱ ح ۱۱۶۹؛ المعتبر: ۱/ ۲۲۹

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۷۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۳۱۴؛ منتہی المطلب: ۵/ ۲۵۶؛ غنائم الایام: ۲/ ۵۲۰؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۳۰۹؛ سند العروۃ: ۴/ ۳۶۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۳۶۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۹۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۶۸؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۲۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۱۸۹؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۳۲۰؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۱/ ۲۱؛ انوار الفقاہۃ: ۱/ ۲۳۸؛ مدارک العروۃ: ۳/ ۳۹۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۴۰۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۵۶۰؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۸۳؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۱/ ۱۹۰؛ القواعد الفقہیہ: ۹/ ۱۹۳؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۱۰۶؛ الرسائل الرجالیہ: ۴۳۸

{946} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الطَّامِثِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ فَقَالَ إِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَزَائِمِ فَلْتَسْجُدْ إِذَا سَمِعَتْهَا.

❁ ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے حایض کے متعلق سوال کیا کہ وہ سجدہ کو سنے تو (کیا سجدہ کرے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ عزائم میں سے سنے تو سنتے ہی سجدہ کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر (317) کی طرف رجوع کیجئے اور حائض پر سجدہ کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہوگا اور اس سے معلوم ہوگا کہ اس سجدہ کے لئے طہارت واجب نہیں ہے (واللہ اعلم)

{947} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمُ السَّجْدَةَ مِنَ الْعَزَائِمِ فَلْيَقُلْ فِي سُجُودِهِ سَجَدْتُ لَكَ تَعَبُّداً وَ رِقّاً لاَ مُسْتَكْبِراً عَنْ عِبَادَتِكَ وَ لاَ مُسْتَنْكِفاً وَ لاَ مُتَعَظِّماً بَلْ أَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ.[3]

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی عزائم میں سے سجدہ کو پڑھے (یا سنے اور سجدہ کرے) تو وہ اپنے سجدہ میں یہ پڑھے: سَجَدْتُ لَكَ تَعَبُّداً وَ رِقّاً لاَ مُسْتَكْبِراً عَنْ عِبَادَتِكَ وَ لاَ مُسْتَنْكِفاً وَ لاَ مُتَعَظِّماً بَلْ أَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ۔

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۱۰۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۱/۱۲۹ ح ۳۵۳؛ الاستبصار: ۱/۱۱۵ ح ۳۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۳۴۰ ح ۲۳۰۸؛ الوافی: ۶/۴۸۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۳۴

[2] مرآۃ العقول: ۱۳/۲۵۱؛ منتھی المطلب: ۲/۲۸۱؛ مدارک الاحکام: ۱/۳۴۸؛ کشف اللثام: ۲/۱۱۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۹/۱۰۹؛ الرسائل الفقہاریہ: ۳۲۸؛ مختلف الشیعہ: ۱/۳۴۵؛ شرح العروۃ: ۵/۴۰۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۷۶؛ الناظر الناضرۃ (کتاب الطہارۃ): ۶/۸۲؛ مدارک العروۃ: ۳/۳۹۹؛ جامع المدارک: ۱/۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۷۷؛ المہذب البارع: ۱/۱۲۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۲۲۲؛ الدر الباھر: ۵/۲۳؛ مستمسک العروۃ: ۳/۵۱؛ ریاض المسائل: ۱/۵۹۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۷۲؛ مصباح الفقیہ: ۴/۱۳۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۶/۲۶۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۱۹۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۱۸

[3] الکافی: ۳/۳۲۸ ح ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۴۵ ح ۷۸۵۱؛ الوافی: ۹/۵۰۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۵۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۲۱۱؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۷۹

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/۱۴۰؛ حدود الشریعہ: ۲/۳۲۲؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۴۵؛ زبدۃ البیان: ۱۳۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۲۶؛ تفسیر الصراط المستقیم: ۲/۴۵۳؛ مسالک الافہام: ۱/۱۰۸؛ مہذب الاحکام: ۷/۳۵

## قول مؤلف:

باقی احکام سارے وہی ہیں جو نماز کے لئے سجود میں ذکر ہو چکے ہیں لہٰذا ان کی طرف رجوع کیا جائے (واللہ اعلم)

## تشہد:

{948} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فَإِذَا قَعَدْتَ فِي تَشَهُّدِكَ فَأَلْصِقْ رُكْبَتَيْكَ بِالْأَرْضِ وَ فَرِّجْ بَيْنَهُمَا شَيْئاً وَ لْيَكُنْ ظَاهِرُ قَدَمِكَ الْيُسْرَى عَلَى الْأَرْضِ وَ ظَاهِرُ قَدَمِكَ الْيُمْنَى عَلَى بَاطِنِ قَدَمِكَ الْيُسْرَى وَ أَلْيَتَاكَ عَلَى الْأَرْضِ وَ طَرَفُ إِبْهَامِكَ الْيُمْنَى عَلَى الْأَرْضِ وَ إِيَّاكَ وَ الْقُعُودَ عَلَى قَدَمَيْكَ فَتَتَأَذَّى بِذَلِكَ وَ لاَ تَكُونُ قَاعِداً عَلَى الْأَرْضِ فَتَكُونَ إِنَّمَا قَعَدَ بَعْضُكَ عَلَى بَعْضٍ فَلاَ تَصْبِرَ لِلتَّشَهُّدِ وَ الدُّعَاءِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تشہد میں بیٹھو تو دونوں گھٹنوں کو زمین سے ملا کر رکھو اور ران کے درمیان قدرے فاصلہ رکھو اور چاہیے کہ اس طرح بیٹھو کہ تمہارے بائیں پاؤں کی پشت زمین پر لگی ہوئی ہو اور دائیں پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر ہو اور تمہارے سرین زمین پر ہوں اور تمہارے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کا کنارہ زمین پر ہونا چاہیے۔ خبردار! قدموں کے اوپر (بطور اقعاء) نہ بیٹھنا کہ اس سے تمہیں اذیت ہوگی اور زمین سے نکے اوپر بھی نہ بیٹھنا اس طرح تمہارا حصہ دوسرے بعض پر ہو جائے گا جس کی وجہ سے تم تشہد اور دعا کے لئے زیادہ دیر تک نہ بیٹھ سکو گے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{949} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: إِذَا قَامَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلاَةِ جَمَعَتْ بَيْنَ قَدَمَيْهَا وَ لاَ تُفَرِّجُ بَيْنَهُمَا وَ تَضُمُّ يَدَيْهَا إِلَى صَدْرِهَا لِمَكَانِ ثَدْيَيْهَا فَإِذَا رَكَعَتْ وَضَعَتْ يَدَيْهَا فَوْقَ رُكْبَتَيْهَا عَلَى فَخِذَيْهَا لِئَلاَّ تُطَأْطِئَ كَثِيراً فَتَرْتَفِعَ عَجِيزَتُهَا فَإِذَا جَلَسَتْ فَعَلَى أَلْيَتَيْهَا لَيْسَ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ وَ إِذَا سَقَطَتْ لِلسُّجُودِ بَدَأَتْ بِالْقُعُودِ بِالرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ ثُمَّ تَسْجُدُ لاَطِئَةً بِالْأَرْضِ فَإِذَا كَانَتْ فِي جُلُوسِهَا ضَمَّتْ فَخِذَيْهَا وَ رَفَعَتْ رُكْبَتَيْهَا مِنَ الْأَرْضِ وَ إِذَا نَهَضَتْ انْسَلَّتْ انْسِلاَلاً لاَ تَرْفَعُ عَجِيزَتَهَا أَوَّلاً.

زرارہ سے روایت ہے کہ (امام محمد باقر علیہ السلام نے) فرمایا: جب عورت نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو تو اپنے دونوں قدموں کو

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۸۳ ح ۳۰۸؛ الکافی: ۳/ ۳۳۴ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۶۱ ح ۷۰۷۹؛ الوافی: ۸/ ۸۳۱؛ ھدایۃ الامہ حر عاملی: ۳/ ۹ ح ۱

[2] حدیث نمبر 898 کی طرف رجوع کیجئے۔

باہم ملا کر رکھے اوران کے درمیان فاصلہ نہ رکھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو سینہ پر اپنے دونوں پستانوں کے اوپر رکھے اور جب رکوع میں جائے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے اوپر رانوں پر رکھے تاکہ زیادہ نہ جھکے جس کی وجہ سے اس کے سرین اوپر اٹھ جائیں اور جب بیٹھے تو مرد کی طرح نہ بیٹھے بلکہ سرینوں کے اوپر بیٹھے اور جب سجدہ کے لئے جھکے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھے بعدازاں ہاتھ رکھے اور جب سجدہ کرے تو زمین سے چمٹ جائے اور جب (تشہد وغیرہ میں) بیٹھے تو دونوں رانوں کو ملا کر اور گھٹنوں کو زمین سے اٹھا کر (سرینوں پر) بیٹھے اور جب اٹھنا چاہے تو پہلے گھٹنے اٹھا کر اٹھ کھڑی ہو اور پہلے سرین نہ اٹھائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{950} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ فِي اَلتَّشَهُّدِ وَ اَلْقُنُوتِ قَالَ قُلْ بِأَحْسَنِ مَا عَلِمْتَ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مُوَقَّتاً لَهَلَكَ اَلنَّاسُ.

❂ بکر بن حبیب سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ میں تشہد اور قنوت میں کون سی شئے پڑھوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو تم جانتے ہو اس میں سے احسن کو پڑھو کیونکہ اگر یہ معین ہوتا تو لوگ ہلاک ہوجاتے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۵ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۹۴ ح۳۵۰؛ علل الشرائع: ۲/۳۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۶۲ ح۷۰۸۰؛ الوافی: ۸/۸۳۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۱؛ المعتبر: ۲/۲۰۷؛ ذکری الشیعہ: ۳/۴۳۰

[2] غنائم الایام: ۲/۵۸۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۴۳۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/۳۹۵؛ فقہ الصادق: ۷/۱۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۰۴؛ مہذب الاحکام: ۷/۵۹؛ کفایۃ الفقہ: ۱/۱۰۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۹۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۵/۵۳؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۲۰۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۵۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۰/۸۲؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۵۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۴۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۱؛ منتھی المطلب: ۵/۳۲۸؛ مستند الشیعہ: ۵/۴۰۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۵۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷/۳؛ الحبل المتین: ۲/۴۰۹؛ وسائل العباد: ۱/۴۸۲؛

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۲ ح۳۸۱؛ الکافی: ۳/۳۳۷ ح۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۹ ح۸۲۷۴؛ الوافی: ۸/۸۳۲

[4] الشہادۃ الثالثۃ المقدسۃ: ۲۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ الشہادۃ الثالثۃ فی تشہد الصلاۃ وتسلیمہا المقدسۃ: ۴۸

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۶۰۰؛ مرآۃ العقول: ۵/۱۲۱

{951} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: التَّشَهُّدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوَّلَتَيْنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پہلی دونوں رکعتوں میں تشہد یوں ہے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن موثق ہے۔[2]

{952} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا يُجْزِي مِنَ الْقَوْلِ فِي التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوَّلَتَيْنِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قُلْتُ فَمَا يُجْزِي مِنْ تَشَهُّدِ الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ فَقَالَ الشَّهَادَتَانِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ پہلی دونوں رکعتوں کے تشہد میں قول (بیان) سے کیا کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کہا جائے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

میں نے عرض کیا: اور آخری دونوں رکعتوں کے تشہد سے کیا کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دونوں گواہیاں (کافی ہیں)۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۹۲ ح ۳۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۳ ح ۸۲۶۳؛ هدایۃ الامہ: ۳/۱۷ ح ۱۰۹۹؛ الوافی: ۸/۶۹۷

[2] مصابیح الظلام: ۸/۱۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۳/۵۷۱؛ غنائم الایام: ۳/۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۳۳؛ جواہر الکلام: ۱۰/۲۵۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۷۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۷۱؛ فقہ الصادق: ۵/۱۷۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۱۵۴؛ مہذب الاحکام: ۷/۵۰؛ مہذب الراغب: ۲۴۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۰ ح ۳۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۷ ح ۸۲۷۲؛ هدایۃ الامہ: ۳/۱۷ ح ۱۰۷۴؛ الاستبصار: ۱/۳۴۱ ح ۱۲۸۳؛ الوافی: ۸/۶۹۷

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۹۵؛ غنائم الایام: ۳/۵۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۹۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/۳۹۹؛ کشف اللثام: ۴/۱۱۸؛ فقہ الصادق: ۷/۱۱۱؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۸۶؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۲۰۷؛ معجم المصطلحات: ۲۰۴؛ جواہر الکلام: ۱۰/۲۵۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۳۲۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۵۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۳۶۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۵۸۰؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۹۹؛ الناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۲۸۷

{953} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْفُضَيْلِ وَ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِذَا فَرَغَ مِنَ الشَّهَادَتَيْنِ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ مُسْتَعْجِلًا فِي أَمْرٍ يَخَافُ أَنْ يَفُوتَهُ فَسَلَّمَ وَ انْصَرَفَ أَجْزَأَهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب بندہ دو گواہیوں سے فارغ ہوجائے تو اس کی نماز مکمل ہے اور اگر اسے کسی کام میں جلدی ہو کہ وہ کام فوت ہوجائے گا تو وہ سلام پڑھے اور چلا جائے یہ (نماز) اسے کافی ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{954} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع جُعِلْتُ فِدَاكَ التَّشَهُّدُ الَّذِي فِي الثَّانِيَةِ يُجْزِي أَنْ أَقُولَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ نَعَمْ.

احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علی رضا علیہ السلام) سے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! دوسری رکعت میں جو تشہد ہے کیا وہی چوتھی میں کہہ دینا کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (کافی ہے)۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{955} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ مَرَّتَيْنِ قَالَ قُلْتُ: وَ كَيْفَ مَرَّتَيْنِ قَالَ إِذَا اسْتَوَيْتَ جَالِساً

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۷ ح ۱۲۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۹۷ ح ۸۲۷۳ و ۸۲۶۹؛ الوافی: ۸/ ۷۷۶ ح ۷۸۱۳؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۳۰۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۱۷۳ ح ۱۰۷۵ و ۱۰۸۷ ح ۱۱۰۶

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۳۳۲؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۳۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/ ۲۲۰؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۲۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۳۴؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۱۳؛ فقہ الصادق: ۵/ ۸۵؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۲۹۴؛ المسالک الجامعیہ: ۴۰۹؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۹۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۷۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱۳۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۷۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۷۴؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۴۳۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۲۲۷؛ الشبہات الثلاثۃ: ۱/ ۴۰۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۵۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۰۱ ح ۳۷۷؛ الاستبصار: ۱/ ۳۴۲ ح ۱۲۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۹۷ ح ۸۲۷۴؛ الوافی: ۸/ ۷۶۸؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۱۷۳

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۹۷؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۱۱۸؛ غنائم الایام: ۳/ ۵۴؛ منتھی المطلب: ۵/ ۱۸۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/ ۳۳۴؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۲۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۱۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۸۸؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۷۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۲۴۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۳۹؛ المسالک الجامعیہ: ۴۰۳؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۵۰۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۵۸۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۳۵

فَقُلْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ ثُمَّ تَنْصَرِفُ قَالَ قُلْتُ: قَوْلُ الْعَبْدِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ قَالَ هَذَا اللُّطْفُ مِنَ الدُّعَاءِ يُلْطِفُ الْعَبْدَ رَبُّهُ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز میں تشہد کے بارے میں عرض کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو مرتبہ ہے۔

میں نے عرض کیا: دو مرتبہ کیسے ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب صحیح طریقہ پر بیٹھ جاؤ تو کہو: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

پھر مڑ جاؤ (یعنی نماز ختم کر دو)

میں نے عرض کیا: بندے کا یہ قول: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ (کیا ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ دعا میں سے ایک لطف ہے جو بندے پر اس کا رب کرم کرتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{956} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا جَلَسْتَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ- وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِي أُمَّتِهِ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ- ثُمَّ تَحْمَدُ اللَّهَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً ثُمَّ تَقُومُ فَإِذَا جَلَسْتَ فِي الرَّابِعَةِ قُلْتَ:

(بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۱ ح ۳۷۹؛ الاستبصار: ۱/۳۴۲ ح ۱۲۸۹؛ الوافی: ۸/۷۶۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۳ ح ۱۰۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۹۷ ح ۸۲۷۵؛ المعتبر: ۲/۲۲۲

[2] جواہر الکلام: ۱۰/۲۵۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۹۹؛ غنائم الایام: ۳/۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۴۴۲؛ الشہادۃ الثالثۃ: ۱۰۳؛ جامع المدارک: ۱/۳۹۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۴۱۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۲۵۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۱۷؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/۴۵؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۷۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۴۷۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۳۱۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۷۷؛ نہایۃ التقریر: ۲/۲۸۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۵۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۵۲؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۳۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۳۲۰؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۲۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۹۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲/۶۸

رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ الطَّاهِرَاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ الْغَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ السَّابِغَاتُ النَّاعِمَاتُ لِلَّهِ مَا طَابَ وَ زَكَا وَ طَهُرَ وَ خَلَصَ وَ صَفَا فَلِلَّهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّ رَبِّي نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ سَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ- كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ- وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ- وَ اغْفِرْ لَنَا وَ لِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُفٌ رَحِيمٌ- اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ- وَ امْنُنْ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ وَ عَافِنِي مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ لَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَاراً)-

ثُمَّ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَ رُسُلِهِ السَّلَامُ عَلَى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ثُمَّ تُسَلِّمُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب دوسری رکعت میں بیٹھو تو کہو:

بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ- وَ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِي أُمَّتِهِ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ

پھر دو یا تین مرتبہ اللہ کی حمد کرو (یعنی الحمد للہ کہو) پھر اٹھ کھڑے ہو۔ پس جب چوتھی رکعت میں بیٹھو تو یوں کہو:

"بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ الطَّاهِرَاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ الْغَادِيَاتُ الرَّائِحَاتُ السَّابِغَاتُ النَّاعِمَاتُ لِلَّهِ مَا طَابَ وَ زَكَا وَ طَهُرَ وَ خَلَصَ وَ صَفَا فَلِلَّهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَشْهَدُ أَنَّ رَبِّي نِعْمَ الرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ الرَّسُولُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا

وَ ما كُنّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لا أَنْ هَدانَا اللّٰهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ عَلى آلِ مُحَمَّدٍ وَ بارِكْ عَلى مُحَمَّدٍ وَ عَلى آلِ مُحَمَّدٍ وَ سَلِّمْ عَلى مُحَمَّدٍ وَ عَلى آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَرَحَّمْ عَلى مُحَمَّدٍ وَ عَلى آلِ مُحَمَّدٍ كَما صَلَّيْتَ وَ بارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلى إِبْراهِيمَ وَ عَلى آلِ إِبْراهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ عَلى آلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لَنا وَ لِإِخْوانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونا بِالْإِيمانِ وَ لا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنا إِنَّكَ رَؤُفٌ رَحِيمٌ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ امْنُنْ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ وَ عافِنِي مِنَ النّارِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِناتِ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِناً وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِناتِ لا تَزِدِ الظّالِمِينَ إِلّا تَباراً"

پھر کہو:

السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكاتُهُ السَّلامُ عَلى أَنْبِياءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهِ السَّلامُ عَلى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكائِيلَ وَ الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ السَّلامُ عَلى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خاتَمِ النَّبِيِّينَ لا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ السَّلامُ عَلَيْنا وَ عَلى عِبادِ اللّٰهِ الصّالِحِينَ

پھر سلام کرو (یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہو)۔ ①

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ②

## قول مؤلف:

اس تشہد کو افضل واکمل قرار دیا گیا ہے چنانچہ الفقیہ المحدث الشیخ یوسف البحرانی نے "افضل التشہد" کے عنوان میں پہلے اس تشہد کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اور فقہ رضاؑ میں امامؑ نے فرمایا: جب دوسرا تشہد پڑھو تو یوں کہو: بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ الْأَسْماءُ الْحُسْنى كُلُّها لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السّاعَةِ۔

اور اس میں اضافہ نہیں کیا جائے گا پھر تیسری رکعت کے لیے اٹھو اور جب اٹھنے لگو تو کہو: بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهِ أَقُومُ وَ أَقْعُدُ۔

اور آخری دو رکعتوں میں رکعتوں میں اگر چاہو تو ایک مرتبہ سورالحمد پڑھو یا چاہو تو تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھو اور جب چوتھی

---

① تہذیب الاحکام: ۲/۹۹ ح ۳۷۳؛ الوافی: ۸/۷۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۹۳ ح ۸۲۶۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۷۱؛ بحارالانوار: ۸۲/۲۹۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۲۷۱ ح ۷۰؛ المعتبر: ۲/۲۳۱؛ مستدرابی بصیر: ۲/۱۱۷

② منتھی المطلب: ۵/۱۹۲؛ التعلیقۃ علی العروۃ: ۱/۵۶۹؛ شرح العروۃ: ۱۵/۲۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۹۳؛ حقیقۃ الشریعۃ: ۱/۷۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۲۸؛ الحاشیۃ علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/۵۷؛ العروۃ الوثقیٰ (اردبیلی): ۱/۳۸۰؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۵۲۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۴۹؛ العروۃ الوثقیٰ (سیستانی): ۲/۷۹؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۳۴

رکعت پڑھو تو اپنے تشہد میں یوں کہو:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اَلْأَسْمَاءُ اَلْحُسْنَى كُلُّهَا لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَٰهَ إِلاَّ اَللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ اَلسَّاعَةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ اَلصَّلَوَاتُ اَلطَّيِّبَاتُ اَلزَّاكِيَاتُ اَلْغَادِيَاتُ اَلرَّائِحَاتُ اَلتَّامَّاتُ اَلنَّاعِمَاتُ اَلْمُبَارَكَاتُ اَلصَّالِحَاتُ لِلّٰهِ مَا طَابَ وَ زَكَا وَ طَهُرَ وَ نَمَا وَ خَلَصَ فَلِلّٰهِ وَ مَا خَبُثَ فَلِغَيْرِ اَللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ نِعْمَ اَلرَّبُّ وَ أَنَّ مُحَمَّداً نِعْمَ اَلرَّسُولُ وَ أَنَّ عَلِيّاً نِعْمَ اَلْمَوْلَى وَ أَنَّ اَلْجَنَّةَ حَقٌّ وَ اَلنَّارَ حَقٌّ وَ اَلْمَوْتَ حَقٌّ وَ اَلْبَعْثَ حَقٌّ وَ أَنَّ اَلسَّاعَةَ آتِيَةٌ لاَ رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اَللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي اَلْقُبُورِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لاَ أَنْ هَدَانَا اَللّٰهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْحَمْ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ وَ سَلَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي اَلْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ اَلْمُصْطَفَى وَ عَلِيٍّ اَلْمُرْتَضَى وَ فَاطِمَةَ اَلزَّهْرَاءِ وَ اَلْحَسَنِ وَ اَلْحُسَيْنِ وَ عَلَى اَلْأَئِمَّةِ اَلرَّاشِدِينَ مِنْ آلِ طه وَ يس اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِكَ اَلْأَنْوَرِ وَ عَلَى حَبْلِكَ اَلْأَطْوَلِ وَ عَلَى عُرْوَتِكَ اَلْأَوْثَقِ وَ عَلَى وَجْهِكَ اَلْأَكْرَمِ وَ عَلَى جَنْبِكَ اَلْأَوْجَبِ وَ عَلَى بَابِكَ اَلْأَدْنَى وَ عَلَى سَبِيلِكَ اَلصِّرَاطِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَلْهَادِينَ اَلْمَهْدِيِّينَ اَلرَّاشِدِينَ اَلْفَاضِلِينَ اَلطَّيِّبِينَ اَلطَّاهِرِينَ اَلْأَخْيَارِ اَلْأَبْرَارِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ وَ عِزْرَائِيلَ وَ عَلَى مَلاَئِكَتِكَ اَلْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيَائِكَ اَلْمُرْسَلِينَ وَ رُسُلِكَ أَجْمَعِينَ مِنْ أَهْلِ اَلسَّمَاوَاتِ وَ اَلْأَرَضِينَ وَ أَهْلِ طَاعَتِكَ أَكْتَعِينَ وَ أَخْصُصْ مُحَمَّداً بِأَفْضَلِ اَلصَّلاَةِ وَ اَلتَّسْلِيمِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا اَلنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اَللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ اَلطَّيِّبِينَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللّٰهِ اَلصَّالِحِينَ"

پھر اپنے دائیں طرف سلام کریں (یعنی اسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہیں) اور اگر چاہیں تو دائیں بائیں اور چاہیں تو قبلہ کی طرف سلام کریں۔ (1)

اور اسی طرح العلامہ الفقیہ المولی احمد بن محمد مہدی النراقی فرماتے ہیں: اس میں سے دو تشہد اکمل ہیں، ایک وہ جو موثق ابوبصیر میں ہے۔۔(یہاں انہوں نے تہذیب الاحکام والا تشہد نقل کیا ہے)۔۔۔

یا دوسرا (اکمل تشہد) وہ ہے جو فقہ رضوی میں مروی ہے (یہاں انہوں نے فقہ الرضاؑ والا تشہد نقل کیا جو اوپر نقل ہو چکا)۔ (2)

اور اس مزید تفصیل درکار ہو تو ہماری دوسری کتب (احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور اور تیسری گواہی سے انکار کیوں؟ مطبوعہ القائمؑ پبلیکیشنز لاہور) کی طرف رجوع کیجیے (واللہ اعلم)۔

(1) الحدائق الناضرۃ فی احکام العترۃ الطاہرۃ: ۸/۴۵۰

(2) مستند الشیعہ: ۵/۳۳۲

{957} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَقْرَأُ فِي التَّشَهُّدِ مَا طَابَ لِلَّهِ وَ مَا خَبُثَ فَلِغَيْرِهِ فَقَالَ هَكَذَا كَانَ يَقُولُ عَلِيٌّ ع.

✪ یعقوب بن شعیب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں تشہد میں مَا طَابَ لِلَّهِ وَ مَا خَبُثَ فَلِغَيْرِهِ پڑھ سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{958} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع أَنَّهُ قَالَ لَهُ أُسَمِّي الْأَئِمَّةَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ أَجْمِلْهُمْ.

حلبی سے روایت ہے کہ وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض گزار ہوا کہ کیا میں نماز میں آئمہ (طاہرین علیہ السلام) کے نام لوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کے نام خوبصورتی سے لو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [4] یا موثق کالصحیح ہے [5] یا موثق حسن ہے [6]

## قول مؤلف:

حدیث سے پوری نماز میں آئمہ معصومین علیہ السلام کے نام لینے کی اجازت ثابت ہے نہ کہ صرف تشہد میں اجازت ہے کیونکہ راوی نے سوال تشہد یا کسی ایک رکن کا نہیں کیا بلکہ اس نے پوری نماز کا سوال کیا ہے لہٰذا اس حوالے سے قوم کی مزید دھجیاں بکھیرنا درست نہیں ہے تیز یہ کہ ہم نے تشہد میں شہادت ثالثہ کے اثبات پر احادیث اور تحقیق کو اپنی کتاب "احکام دین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام" [7]

---

[1] الکافی: ۳/۳۳۷ ح ۴؛ الوافی: ۸/۲۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۹۵ ح ۸۲۶۸

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۹۱؛ الشہادۃ الثالثۃ: ۴۰۵؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۳۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۱۷ ح ۹۳۸ و ۹۳۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۳ ح ۵۰۲ و ۳/۱۸ ح ۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۵ ح ۷۹۸۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۹۱ ح ۵۳۹؛ الوافی: ۸/۸۸۶

[4] لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۰۳ و ۵/۹۳؛ الشہادۃ الثالثۃ: ۲۸ و ۲۰۲ و ۴۰۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۶۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۳۲

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۴۷۶ و ۴۹۹

[6] التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۳۴

[7] مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور

میں تفصیل سے درج کیا ہے اور کتاب کے ساتھ ضمیمہ تحقیق ور شہادت ثالثہ کو شامل کیا ہے لہٰذا اس کتاب کی طرف رجوع فرمایا جائے یا یہ کہ ہماری دوسری کتاب ''تیسری گواہی سے انکار کیوں؟''① بھی اس سلسلے میں تشنگی دور کرنے کے لئے کافی ہوگی لیکن اس کتاب میں اس سب تحقیق کو شامل کرنے کی گنجائش نہیں ہے اس لئے اسی پر اکتفا کیا جارہا ہے (واللہ اعلم)۔

{959} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: التَّشَهُّدُ فِي النَّافِلَةِ بَعْضُ تَشَهُّدِ الْفَرِيضَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز نافلہ میں تشہد نماز فریضہ کے تشہد کا بعض (حصہ) ہے۔②

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔③

{960} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ زُرَارَةَ قَالاَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِنَّ مِنْ تَمَامِ اَلصَّوْمِ إِعْطَاءَ اَلزَّكَاةِ يَعْنِي اَلْفِطْرَةَ كَمَا أَنَّ اَلصَّلاَةَ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ تَمَامِ اَلصَّلاَةِ لِأَنَّهُ مَنْ صَامَ وَ لَمْ يُؤَدِّ اَلزَّكَاةَ فَلاَ صَوْمَ لَهُ إِذَا تَرَكَهَا مُتَعَمِّداً وَ لاَ صَلاَةَ لَهُ إِذَا تَرَكَ اَلصَّلاَةَ عَلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً زکوٰۃ ادا کرنا یعنی فطرہ روزے کی تمامیت (تکمیل) سے ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا نماز کی تمامیت سے ہے لہٰذا جس نے روزہ رکھا اور زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا روزہ نہیں جب وہ اسے عمداً ترک کرے اور اس کی کوئی نماز نہیں ہے جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ترک کردے۔④

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔⑤

---

① مطبوعہ القائمؑ پبلیکیشنز لاہور

② تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۶ ح ۱۲۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۹۴ ح ۸۲۲۶؛ الوافی: ۸/۷۷۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۲ ح ۱۰۷۱

③ ملاذ الاخیار: ۴/۱۷۴

④ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۸۳ ح ۲۰۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۷ ح ۸۲۹۷ و ۹/۳۱۸ ح ۱۲۱۱۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۴/۲۳۷؛ اقبال الاعمال: ۱/۲۷۵؛ اقبال بالاعمال: ۱/۴۶۶؛ المقنعہ: ۲۶۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۹ ح ۶۲۵ و ۴/۱۰۸ ح ۳۱۴؛ الوافی: ۱۰/۲۷۳؛ الاستبصار: ۱/۳۴۳ ح ۱۲۹۵؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۵۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۵۵۶

⑤ روضۃ المتقین: ۳/۴۹۵؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۰۶؛ غنائم الایام: ۴/۲۲۵؛ مستند الشیعہ: ۹/۳۷۸؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۰۸؛ دراسات فقہیہ: ۱/۵۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۲/۲۵۸؛ ریاض المسائل: ۵/۳۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۶۹؛ جواہر الکلام: ۱۵/۴۸۳

## قول مؤلف:

حدیث کا حکم پوری نماز کو شامل ہے نہ کہ صرف تشہد کو اور کسی بھی حدیث میں کسی رکن کا تعین نہیں ہے کہ فلاں جگہ ہی صرف درود پڑھنا واجب ہے البتہ مشہور یہی ہے لہٰذا معین (توفیقی) ارکان کو چھوڑ کر باقی ہر رکن میں آئمہ معصومین علیہ السلام کے نام اور درود ذکر کرنے میں امید ہے حرج نہیں ہوگا (واللہ اعلم)۔

{961} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: شَيْئَانِ يُفْسِدُ النَّاسُ بِهِمَا صَلَاتَهُمْ قَوْلُ الرَّجُلِ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قَالَتْهُ الْجِنُّ بِجَهَالَةٍ فَحَكَى اللَّهُ عَنْهُمْ وَ قَوْلُ الرَّجُلِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں جن سے لوگ اپنی نمازیں فاسد کرتے ہیں: (1) آدمی کا تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ کہنا اور یہ وہ شے ہے جسے جنوں نے جہالت کی وجہ سے کہا تھا پس اللہ نے اس کی حکایت کی ہے اور (2) آدمی کا السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ کہنا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{962} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع قُلْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوَّلَتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ أَنْ تَنْهَضَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

❂ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: پہلی دونوں رکعتوں میں تشہد کے بعد اٹھنے سے پہلے سات بار سبحان اللہ سبحان اللہ کہو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۶ ح ۱۲۹۰؛ تفسیر البرہان: ۵/۵۰۶؛ الوافی: ۸/۷۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۹ ح ۸۳۰۱ و ۷/۲۸۲ ح ۹۳۵۹؛ الخصال: ۱/۵۰؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۰۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۴۳۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۴۷۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۷ ح ۱۰۹۷

[2] الرسالات الفقہیہ والاصولیہ خمینی: ۹۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۳۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۸۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۵۴؛ الرسائل العشرۃ خمینی: ۱۱۴؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۹۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۷۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۴۶؛ غنائم الایام: ۳/۷۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۲؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/۸۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۷۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۶۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۵ ح ۱۲۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۹ ح ۸۳۰۰؛ الوافی: ۸/۷۷۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۴ ح ۱۰۸۵

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۶۹۴

{963} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ يُسْمِعَ مَنْ خَلْفَهُ التَّشَهُّدَ وَلَا يُسْمِعُونَهُ شَيْئاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پیش نماز کو چاہیے کہ اپنے مقتدیوں کو (جہر کر کے) تشہد سنائے مگر وہ لوگ (اخفات کریں اور) اسے کوئی چیز نہ سنائیں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{964} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ وَ صَفْوَانَ جَمِيعاً عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا ع فِي الرَّجُلِ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ وَ قَدْ نَسِيَ التَّشَهُّدَ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَالَ إِنْ كَانَ قَرِيباً رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَتَشَهَّدَ وَإِلَّا طَلَبَ مَكَاناً نَظِيفاً فَتَشَهَّدَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّمَا التَّشَهُّدُ سُنَّةٌ فِي الصَّلَاةِ.

محمد نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز سے فارغ ہو گیا اور تشہد پڑھنا بھول گیا یہاں تک کہ چلا گیا تو اگر وہ قریب ہے تو واپس اپنی جگہ پر لوٹ آئے اور تشہد پڑھ لے ورنہ کوئی پاک جگہ تلاش کر کے اس میں تشہد پڑھ لے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: ماسوائے اس کے نہیں کہ تشہد نماز میں سنت ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۲ ح ۳۸۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۰ ح ۱۱۹۰؛ الکافی: ۳/۳۳۷ ح ۵؛ الوافی: ۸/۲۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۰ ح ۸۲۸۱ و ۸/۳۹۶ ح ۱۱۰۰۰؛ عوالی اللئالی: ۱/۳۴۳؛ بحار الانوار: ۸۲/۲۰۲

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۶۰۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۹۴۳؛ منتقی الجمان: ۲/۴۹۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۲۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۲۸۱؛ منتھی المطلب: ۵/۹۱؛ غنائم الایام: ۳/۱۹۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۴۰؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۶۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۰۳؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۵۸؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۱۹؛ مجمع الفائدہ: ۲/۲۶۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۳۲؛ وسائل العباد: ۲/۵۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۲۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۷ ح ۶۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۱ ح ۸۲۸۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۵ ح ۸۸۰؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۵۲؛ الوافی: ۸/۹۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۸؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۹۷؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۲؛ جواہر الکلام: ۱۰/۲۳۶؛ منتقی الجمان: ۳/۴۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۲۶؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۴۲؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۱۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۵۷۳؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۳۹؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۹۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۹۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۳/۲۶۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳/۱۳۲۵؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۲۱؛ جامع المدارک: ۱/۴۳۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۴۳۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۲۷؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۴۷؛ ریاض المسائل: ۴/۱۱۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۸۰؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۲۶۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱۰/۹۵؛ قراءات فقہیہ: ۲/۵۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۷۳؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۳۳۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۹۸

{965} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع أَنَّهُ قَالَ: لَا تُعَادُ الصَّلَاةُ إِلَّا مِنْ خَمْسَةٍ الطَّهُورِ وَ الْوَقْتِ وَ الْقِبْلَةِ وَ الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ ثُمَّ قَالَ الْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ وَ التَّشَهُّدُ سُنَّةٌ وَ لَا تَنْقُضُ السُّنَّةُ الْفَرِيضَةَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ نہ کیا جائے سوائے پانچ چیزوں کے: طہارت، وقت، قبلہ، رکوع اور سجود۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: قرأت سنت ہے اور تشہد بھی سنت ہے اور کوئی سنت فریضہ کو ناقص (باطل) نہیں کرتی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

قرات اور تشہد کا وجوب مشہور ہے (واللہ اعلم)

{966} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ أَنْ يَجْلِسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ فَقَالَ إِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتَّى يَرْكَعَ فَلْيُتِمَّ الصَّلَاةَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ فَلْيُسَلِّمْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

❂ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص پہلی دونوں رکعتوں میں بیٹھنا بھول جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر (تیسری رکعت کے) رکوع سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جائے (اور تشہد پڑھے) اور اگر رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو نماز کو تمام کرے اور سلام پڑھ کر دو سجدۂ سہو ادا کرے۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۳۹ ح ۹۹۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۵۲ ح ۵۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۹۱ ح ۷۴۲۷ و ۴۰۱ ح ۸۲۸۴؛ الوافی: ۸/ ۹۱۹؛ مستدرک الوسائل: ۴/ ۱۹۶ ح ۴۴۷۴ و ۵/ ۱۳ ح ۸۲۵۰؛ الخصال: ۱/ ۲۸۴؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۱۷۵ ح ۱۰۸۹؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۰۱؛ مجمع البحرین: ۶/ ۲۶۸ (مختصراً)؛ بحارالانوار: ۸۵/ ۱۳۶

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۳۹۹؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/ ۱۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۸/ ۹۱؛ القواعد الفقہیہ مکارم: ۱/ ۵۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۱۴۵؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۳۶؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۶۸؛ رسالہ فی فروع العلم الاجمالی زنجانی: ۳۹۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۵۱؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۱۸۳؛ المحصول فی علم الاصول: ۳/ ۵۸۷؛ قرأت فقہیہ: ۲/ ۴۷؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۷۰۷؛ المواعظ العددیہ مشکینی: ۲/ ۲۵۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۴۶؛ المباحث الاصولیہ: ۱۱/ ۱۰۷؛ الہدایۃ الی عوامج: ۵/ ۴۹۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۵۸ ح ۶۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۰۲ ح ۸۲۸۶؛ الوافی: ۸/ ۹۳۱؛ الاستبصار: ۱/ ۳۶۲ ح ۱۳۷۴؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۱۷۵

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{967} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ فَلَا يَجْلِسُ فِيهِمَا حَتَّى يَرْكَعَ فَقَالَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَ هُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ.

❂ ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص دو رکعتیں فرض پڑھتا ہے لیکن ان میں (تشہد) بیٹھنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ رکوع میں چلا جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنی نماز تمام کرے پھر سلام پڑھے اور کلام کرنے سے پہلے بیٹھ کر دو سجدہ سہو ادا کرے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{968} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى أَنْ يَتَشَهَّدَ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ يَتَشَهَّدُ فِيهِمَا.

❂ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو تشہد پڑھنا بھول جاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو سجدہ سہو کرے جن میں تشہد پڑھ لے۔ [4]

---

[1] مدارک الاحکام: ۴/ ۲۳۷؛ موسوعہ شہید اول: ۱/ ۳۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۹۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۴۶؛ غنائم الایام: ۳/ ۳۴۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۴۱۲؛ نظرۃ مسعویہ فی حدیث لاتعاد: ۱/ ۹۲؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۴۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۴۲۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۴۹۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/ ۵۷؛ مدارک العروۃ: ۷/ ۴۱۵؛ مجموع الرسائل: ۷۷؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۱۸۷؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۳۷؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۱۵۵؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۳۲۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۸۶؛ المسائل الجامعیہ: ۳۸۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۶/۱۴۷؛ القواعد الفقہیہ: ۱/ ۹۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۳۵؛ منتقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۱۹۰

[2] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۵۸ ح ۶۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۰۲ ح ۸۲۸۷؛ الاستبصار: ۱/ ۳۶۳ ح ۱۳۷۵؛ الوافی: ۸/ ۹۴۰

[3] مصابیح الظلام: ۸/ ۲۱؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۴۲۳؛ غنائم الایام: ۳/ ۳۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۱؛ منتہی المطلب: ۷/ ۵۴؛ احکام الخلل فی الصلاۃ: ۱/ ۴۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۲۳۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۴۹۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۹۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۸۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۱۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۷۲؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۱۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۰۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۷۸؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/ ۵۶؛ مدارک العروۃ: ۱۸/ ۲۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۴۰۵؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۳۷

[4] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۵۸ ح ۶۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۰۳ ح ۸۲۸۹؛ الوافی: ۸/ ۹۴۱؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۴۲

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ (1)

{969} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ نَسِيَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلاَةِ قَالَ إِنْ ذَكَرَ أَنَّهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَقَطْ فَقَدْ جَازَتْ صَلاَتُهُ وَ إِنْ لَمْ يَذْكُرْ شَيْئاً مِنَ التَّشَهُّدِ أَعَادَ الصَّلاَةَ الحديث

❂ عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز میں تشہد پڑھنا بھول جاتا ہے تو اگر اسے اتنا یاد آجائے کہ اس نے فقط بسم اللہ بھی پڑھ لی تھی تو اس کی نماز ہوگئی اور اگر اسے تشہد میں کچھ بھی شئے یاد نہ آئے تو وہ نماز کا اعادہ کرے۔ (2)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (3)

## قول مؤلف:

ممکن ہے نماز کا اعادہ استحباب پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{970} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ وَ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ قَالَ يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ فَإِنْ شَاءَ رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ إِنْ شَاءَ فَفِي بَيْتِهِ وَ إِنْ

---

(1) دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۴۶؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۱۲۱؛ غنائم الایام: ۳/ ۳۵؛ شرح العروۃ: ۱۸/ ۳۹۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۳۳۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ علی تحریر الوسیلۃ مشکینی: ۱/ ۳۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۷۳؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۲/ ۴۰۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۸/ ۳۹۵؛ کتاب الصلاۃ حائری ۴۰۰؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۴۳؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۴۹؛ الرسالات الفقہیہ: ۹۳؛ جواھر الکلام: ۱۲/ ۲۹۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۶۱؛ الرسائل العشرہ خمینی: ۱۱۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۱۵۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۹۳؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۲۰۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲۴/ ۴۰۸؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۵۲۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۳/ ۱۳۳

(2) تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۹۲ ح ۷۵۸؛ الاستبصار: ۱/ ۳۴۳ ح ۱۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۰۳ ح ۸۲۹۰؛ الوافی: ۸/ ۹۴۳؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۱۵۵

(3) مفتاح الکرامہ: ۹/ ۳۰۵؛ الرسائل الاحمدیہ: ۲/ ۸۷؛ جواھر الکلام: ۳۰۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۳۳۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۳۰۱؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۸/ ۸۰؛ الانوار الالٰہیہ: ۷۴؛ مصابیح الاحکام: ۹/ ۱۱۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۳۵؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۲۸؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۱۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۱۰۷؛ احکام الخلل فی الصلاۃ: ۴۶؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۲/ ۲۴؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۲۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/ ۳۵۱؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۵/ ۲۴۹؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۳۳۵

شَاءَ حَيْثُ شَاءَ قَعَدَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَإِنْ كَانَ الْحَدَثُ بَعْدَ الشَّهَادَتَيْنِ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ.

◎ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس سے دوسرے سجدے سے سر اٹھانے اور تشہد پڑھنے سے پہلے حدث سرزد ہو جاتا ہے تو وہ لوٹ جائے گا اور وضو کر کے چاہے تو مسجد کی طرف رجوع کرے یا چاہے تو اپنے گھر میں یا جہاں کہیں چاہے بیٹھ کر تشہد پڑھے گا پھر سلام پڑھے گا اور اگر حدث شہادتین کے بعد سرزد ہوا تو پھر اس کی نماز (مکمل) ہوگئی ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{971} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا جَلَسْتَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوَّلَتَيْنِ فَتَشَهَّدْتَ ثُمَّ قُمْتَ فَقُلْ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ أَقُومُ وَأَقْعُدُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب پہلی دونوں رکعتوں کے تشہد میں بیٹھو اور پھر اٹھنے لگو تو کہو: بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ أَقُومُ وَأَقْعُدُ۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## نماز کا سلام:

{972} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: فِي رَجُلٍ صَلَّى الصُّبْحَ فَلَمَّا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ رَعَفَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۸ ح ۱۳۰۱؛ الکافی: ۳/۳۴۷ ح ۲؛ الاستبصار: ۱/۳۴۳ ح ۵۳ ۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۱۰ ح ۸۳۰۴؛ الوافی: ۸/۸۲۶

[2] جواہر الکلام: ۱۲/۲۷۱؛ شرح العروۃ: ۱۵/۳۱۸؛ غنائم الایام: ۳/۴۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۷۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۲۹؛ جامع المدارک: ۱/۴۰۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۱۵۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۹۳۳؛ الرسائل الاحمدیہ: ۲/۱۸۱؛ مہذب الاحکام: ۷/۹۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۱۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۱۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۴۳؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۱۵/۲۱۵؛ المسالک الجامعیہ: ۴۰۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۳۲؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۲۱۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۷/۲۰۷

[3] الکافی: ۳/۳۳۸ ح ۱۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۸۸ ح ۳۲۶؛ الاستبصار: ۱/۳۳۷ ح ۱۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۶۱ ح ۸۱۸۷؛ الوافی: ۸/۷۷۳؛ بحار الانوار: ۸۲/۱۸۶

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/۱۶۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۵۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۳۳؛ ریاض المسائل: ۳/۲۲۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۱۸۱؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۵۷۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۷؛ مہذب الاحکام: ۷/۵۸

قَالَ فَلْيَخْرُجْ فَلْيَغْسِلْ أَنْفَهُ ثُمَّ لْيَرْجِعْ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ فَإِنَّ آخِرَ الصَّلَاةِ التَّسْلِيمُ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جو اس شخص کے بارے میں فرمارہے تھے جو صبح کی نماز پڑھ رہا تھا اور جب دوسری رکعت کا تشہد پڑھنے بیٹھا تو اس کی نکسیر پھوٹ پڑی تو وہ باہر نکل جائے گا اور ناک کو دھو کر واپس آئے گا اور اپنی نماز کو مکمل کرے گا کیونکہ سلام نماز کا آخر (حصہ) ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{973} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ التَّسْلِيمِ مَا هُوَ فَقَالَ هُوَ إِذْنٌ.

عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ (نماز ختم کرنے کا) اذن ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

## قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 953 کی طرف رجوع کیجئے۔

{974} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَ رُسُلِهِ السَّلَامُ عَلَى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ثُمَّ تُسَلِّمُ الْحَدِيثَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (تشہد کے بعد اس طرح) کہو:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۲۰ ح ۱۳۰۷؛ الاستبصار: ۱/ ۳۴۵ ح ۱۳۰۲؛ الوافی: ۸/ ۸۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۱۶ ح ۸۳۱۳؛

[2] ریاض المسائل: ۳/ ۲۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۱ ۳؛ موسوعہ شہید اول: ۷/ ۱۵۱ ۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۵۳؛ دراسات اصولیہ: ۸/ ۱۵۸؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۴۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۱۹۲؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۶۵؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۳۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۸۱۳؛ ذکری الشیعہ: ۳/ ۴۳۲؛ روض الجنان: ۲/ ۷۳۱

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۷ ح ۱۲۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۱۶ ح ۸۳۱۲؛ الوافی: ۸/ ۸۲۷ ح ۷۱۱۷؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۳۱۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۷۵؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۷۱؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/ ۱۹۵؛ منتھی المطلب: ۵/ ۲۱۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۷۸؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۹۱ ۳؛ المسائل الجامعیہ: ۲۰۶

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا اَلنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلاَمُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اَللَّهِ وَ رُسُلِهِ اَلسَّلاَمُ عَلَى جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ اَلْمَلاَئِكَةِ اَلْمُقَرَّبِينَ اَلسَّلاَمُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ خَاتَمِ اَلنَّبِيِّينَ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللَّهِ اَلصَّالِحِينَ

(اور) پھر سلام کرو (یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو)۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

## قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر (957) میں بھی سلام کے کلمات گزر چکے ہیں (واللہ اعلم)

{975} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ اَلْخَزَّازِ عَنْ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ كُنْتَ تَؤُمُّ قَوْماً أَجْزَأَكَ تَسْلِيمَةٌ وَاحِدَةٌ عَنْ يَمِينِكَ وَ إِنْ كُنْتَ مَعَ إِمَامٍ فَتَسْلِيمَتَيْنِ وَ إِنْ كُنْتَ وَحْدَكَ فَوَاحِدَةً مُسْتَقْبِلَ اَلْقِبْلَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم لوگوں کو جماعت کرا رہے ہو تو اپنی دائیں طرف ایک سلام کرنا تمہارے لئے کافی ہے اور اگر پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو پھر دو سلام کرو اور اگر تم اکیلے نماز پڑھ رہے ہو تو قبلہ کی طرف ایک سلام (کافی) ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{976} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ هُوَ لَيْثٌ اَلْمُرَادِيُّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۹۹ ح ۳۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۳۹۳ ح ۸۲۶۵؛ الوافی: ۸/ ۷۷۰؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۷۱؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۲۹۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۷۲ ح ۱۰۷۰

[2] حدیث نمبر 956 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۹۲ ح ۳۴۵؛ الاستبصار: ۱/ ۳۴۶ ح ۱۳۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۱۹ ح ۸۳۴۵؛ الوافی: ۸/ ۷۸۰

[4] ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۷۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۷۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۴۹۱؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۷۱؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۵۳؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۳۳۱؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳/ ۳۱۰؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۱۴۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۸۸؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۱۱۲؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۶۳

كُنتَ فِي صَفٍّ فَسَلِّمْ تَسْلِيمَةً عَنْ يَمِينِكَ وَ تَسْلِيمَةً عَنْ يَسَارِكَ لِأَنَّ عَنْ يَسَارِكَ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ وَ إِذَا كُنتَ إِمَاماً فَسَلِّمْ تَسْلِيمَةً وَ أَنْتَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم صف کے اندر (مقتدی) ہو ایک سلام اپنے دائیں جانب اور ایک سلام اپنے بائیں جانب کرو کیونکہ جو لوگ تمہارے بائیں جانب ہیں وہ بھی تمہیں سلام کر رہے ہیں اور اگر تم پیش نماز ہو تو پھر ایک سلام قبلہ رو کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{977} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: رَأَيْتُ إِخْوَتِي مُوسَى وَ إِسْحَاقَ وَ مُحَمَّداً بَنِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُسَلِّمُونَ فِي الصَّلَاةِ عَنِ الْيَمِينِ وَ الشِّمَالِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائیوں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، اسحاق اور محمد بن امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ نماز میں دائیں اور بائیں سلام کرتے ہوئے کہتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{978} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنِّي أُصَلِّي بِقَوْمٍ فَقَالَ سَلِّمْ وَاحِدَةً وَ لَا تَلْتَفِتْ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

---

[1] الکافی: ۳/ ۳۳۸ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۱۹ ح ۸۳۴۳؛ الوافی: ۸/ ۷۷۹

[2] ریاض المسائل: ۳/ ۴۵۴؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۸۰؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۳۳۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/ ۳؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۸۱؛ کشف اللثام: ۴/ ۱۳۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲/ ۴۸۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/ ۱۶۶؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۳؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۲۰؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۱۴۹؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۳۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۷ ح ۲۹۷؛ الوافی: ۸/ ۷۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۱۹ ح ۸۳۴۴؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۳۰۹

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۷۴؛ معجم رجال الحدیث: ۱۲/ ۶۷؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۳۳۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۹۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۸۲؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۴۳۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۳۳۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۹۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/ ۱۹۷؛ الحبل المتین: ۲/ ۴۵۸؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۲۵۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۱؛ الرسائل الرجالیہ: ۳/ ۵۵۷؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۵۳؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۳۲۸؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/ ۷؛ مفتاح الکرامہ: ۷/ ۵۴۴؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۹۹؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/ ۲۰۰؛ غنائم الایام: ۳/ ۶۷؛ مجمع الفائدہ: ۲/ ۲۸۷؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۳۳۱؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۹۰؛

✪ ابو بکر حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عرض کیا کہ میں لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں تو (کیسے سلام پڑھوں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک سلام کرو اور التفات نہ کرتے ہوئے کہو: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا اَلنَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اَللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔ [2]

{979} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ مَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى وَ إِسْمَاعِيلَ كُلِّهِمْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً إِمَاماً كَانَ أَوْ غَيْرَهُ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پیش نماز ہو یا اس کے علاوہ ہو وہ ایک ہی سلام کرے گا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{980} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِذَا نَسِيَ الرَّجُلُ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِذَا وَلَّى وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ وَ قَالَ السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ-فَقَدْ فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص سلام کرنا بھول جائے تو جب قبلہ سے منہ پھیرنے لگے تو کہا: اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ۔ تو اس طرح وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے گا۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۴۸ ح۱۶۸ و ۲/۹۲ ح۳۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۲۱ ح۸۳۳۱؛ الوافی: ۸/۱۲۶۵

[2] سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۷۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۹۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۱۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۵۷ و ۵/۵۲۲ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/۲۲۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۱۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۴۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۳۳؛ المسالک الجامعیہ: ۳۱۳؛ موسوعہ شرح العروۃ: ۱۵/۳۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۹۳ ح۳۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۲۰ ح۸۳۲۷؛ الوافی: ۸/۸۱۷؛ هدایۃ الامہ: ۳/۹۷؛ ح۱۱۱۱؛ الاستبصار: ۱/۳۴۶ ح۱۳۰۶

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۷؛ منتهی المطلب: ۵/۲۰۸؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۰۰؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۹۷؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۶/۱۰؛ غنائم الایام: ۳/۸۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۹۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۶۱۳؛ جواهر الکلام: ۵/۵۸۴

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۹ ح۶۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۲۳ ح۸۳۴۰ و ۸۳۴۶ ح۸۳۵۰؛ الوافی: ۸/۹۴۵؛ هدایۃ الامہ: ۳/۱۸۲ ح۱۱۲۵؛ موسوعہ شہید اول: ۷/۳۴۹؛ ذکری الشیعہ: ۳/۴۲۹

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ (1)

{981} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُحْدِثُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ قَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَ إِمَامٍ فَوَجَدَ فِي بَطْنِهِ أَذًى فَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ وَقَامَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز پڑھتا ہے پھر (تشہد) بیٹھتا ہے مگر سلام سے پہلے اسے حدث سرزد ہوجاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز تمام ہوگئی اور اگر وہ امام کے ساتھ (پڑھ) رہا ہو اور اس کے پیٹ میں تکلیف ہوجائے وہ دل میں ہی سلام پڑھ لے اور کھڑا ہوجائے تو اس کی نماز تمام ہوجائے گی۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ (3)

{982} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ع صَلَّيْتُ بِقَوْمٍ صَلَاةً فَقَعَدْتُ لِلتَّشَهُّدِ ثُمَّ قُمْتُ وَنَسِيتُ أَنْ أُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مَا سَلَّمْتَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَ لَمْ تُسَلِّمْ وَ أَنْتَ جَالِسٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ وَ لَوْ نَسِيتَ حِينَ قَالُوا لَكَ ذَلِكَ اسْتَقْبَلْتَهُمْ بِوَجْهِكَ وَقُلْتَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

یونس بن یعقوب سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے لوگوں کو نماز پڑھائی پس تشہد کے لئے بیٹھا اور پھر کھڑا ہوگیا اور ان کو سلام کرنا بھول گیا تو ان لوگوں نے کہا: آپ نے ہم پر سلام نہیں کیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم بیٹھے تھے تو کیا اس وقت سلام نہیں کیا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

---

(1) موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۷۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵۵/ ۳۱۶؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۴۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۳۹؛ الناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/ ۳۰۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۵۴۴؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۹۱۳؛ جواھر الکلام: ۱۰/ ۳۰۷؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/ ۱۰۹؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۳۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۱۹۱؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۶

(2) تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۲۰ ح ۳۰۶؛ الاستبصار: ۱/ ۳۴۵ ح ۱۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۲۴ ح ۸۳۴۱؛ الوافی: ۸/ ۸۶۷؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۹۴

(3) ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۰؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/ ۴۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۷۵؛ الناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳/ ۱۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۷۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۱۹۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۲۸۰؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۱۱۴؛ کنز الفوائد اعرجی: ۱/ ۱۱۴؛ قواعد فقہیہ بجنوردی: ۲/ ۳۹۸؛ فقہ الصادق: ۷/ ۱۳۳؛ انوار الفقاھہ: ۲/ ۲۰۰؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۱۹۳؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۲۹۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۵۸۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۵۵۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۱۹۰؛ غنائم الایام: ۳/ ۵۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۸۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۷۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۳۱۷؛ معتصم الشیعہ: ۱۳/ ۱۶۴

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اور اگر تم بھول گئے اور جب لوگوں نے کہا تو اسی طرح ان کی طرف منہ کرو اور کہو: السلام علیکم: [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{983} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فَيَقْضِي صَلَاتَهُ وَ يَتَشَهَّدُ ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَإِنْ كَانَ رُعَافاً غَسَلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَسَلَّمَ.

✪ غالب بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو نماز فریضہ پڑھتا ہے پس اس کی نماز ختم ہوجاتی ہے اور وہ تشہد پڑھتا ہے پھر سلام پڑھنے سے پہلے سوجاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز تمام ہوگئی اور اگر اس کی نکسیر پھوٹ پڑے تو اسے دھوئے پھر واپس آ کر سلام پڑھے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{984} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كُلُّ مَا ذَكَرْتَ اللَّهَ بِهِ وَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَهُوَ مِنَ الصَّلَاةِ وَإِنْ قُلْتَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَقَدِ انْصَرَفْتَ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی اللہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جائے تو وہ نماز میں سے ہے اور جب کہا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۸ ح ۱۳۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۲۵ ح ۸۳۴۴؛ الوافی: ۸/۷۹۴۵؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۱۸۲ ح ۱۱۲۷

[2] تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۹۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۵۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۵؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۷۹؛ شرح العروۃ: ۱۵/۳۱۳؛ غنائم الایام: ۳/۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۵؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۷۹؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۴۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۴۷۴؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/۱۰۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۳۱۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۷/۹۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۷۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۹/۳۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۰؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۳۰؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۵۵۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۲۶؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۹۲؛ جواہر الکلام: ۱۰/۲۹۶؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۴۸۰

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۱۹ ح ۱۳۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۲۵ ح ۸۳۴۵؛ الوافی: ۸/۸۲۸؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۱۸۱ ح ۱۱۲۴

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۸۰؛ شرح العروۃ: ۱۵/۳۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۵۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۵؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۴۶؛ جواہر الکلام: ۱۰/۲۹۶؛ مفتاح الکرامہ: ۱۵/۵۰۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۳۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/۱۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۴۷۵؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۱۲۶؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۹۴؛ حاشیہ جامع المشارک: ۱/۱۷۸

جائے: اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ تو نماز سے فارغ ہو جاؤ گے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{985} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنَ الصَّلَاةِ فَانْصَرِفْ عَنْ يَمِينِكَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تم نماز سے فارغ ہو تو اپنی دائیں طرف سے فارغ ہو۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

## ترتیب:

## قول مؤلف:

نماز کو ترتیب سے پڑھنا واجب ہے یعنی اگر کوئی سجدہ میں پہلے بیٹھے اور رکوع بعد میں کرے تو نماز باطل ہوگئی اور اس سلسلے کے احکام ہم نے اپنے اپنے عنوانات کے تحت ہی ذکر کر دیئے ہیں (واللہ اعلم)

## موالات:

## قول مؤلف:

نماز کے ارکان کو تسلسل سے پڑھنا چاہیے اور اس سلسلے کے احکام بھی ہم نے الگ الگ عنوانات کے تحت ہی ذکر کر دیئے ہیں نیز کچھ آئندہ بھی ذکر کئے جائیں گے انشاء اللہ لیکن بعض افعال کے لئے اگر تسلسل ٹوٹ بھی جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی اس کے لئے

---

(1) الکافی: ۳/ ۳۳۷ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۶ ح ۱۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۲۶ ح ۸۳۴۲ و ۷/ ۲۶۳ ح ۹۲۸۹؛ الوافی: ۸/ ۷۶۶؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۸۱ ح ۱۱۱۹؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۰۲ ح ۱۳۸۳؛ عوالی اللئالی: ۲/ ۴۳؛ موسوعہ شہید اول: ۷/ ۳۵۰

(2) مرآۃ العقول: ۱۵/ ۶۲؛ غنائم الایام: ۳/ ۲۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۲۹؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۴۳۵؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۳۱۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۶۳؛ منتھی المطلب: ۵/ ۱۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۱۳۹؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۱۲۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۵۲۶؛ الحاشیہ علی مدارک: ۳/ ۹۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۱؛ مفتاح الفلاح: ۱۶۲؛ مجموع الرسائل: ۱۰۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۱۴؛ مفتاح الکرامہ: ۷/ ۵۲۳؛ الجواہر الغوالی فی فروع العلم الاجمالی جزائری: ۳۱؛ الرسائل الفقہیہ: ۸۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۹۴؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۳۳؛ المختار من کلمات الامام المہدی: ۲/ ۵۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۷۴؛ المسالک الجامعیہ: ۷/ ۴۰

(3) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۵۷ ح ۱۰۴۰؛ الکافی: ۳/ ۳۳۸ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۷ ح ۱۲۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۵۰۰ ح ۸۵۴۱ و ۸۵۴۳؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۳۰۳؛ الوافی: ۸/ ۷۸۲؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۱۸۰

(4) لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۷۶۳؛ منتھی المطلب: ۵/ ۲۶۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۵۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۸۵

احادیث 1041 سے 1051 کی طرف رجوع کیجئے نیز اگر بھول کر یا مجبوراً تسلسل ٹوٹے تو یہ مضر نہیں ہوگا انشاء اللہ (واللہ اعلم)

## قنوت:

{986} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: اَلْقُنُوتُ فِي كُلِّ اَلصَّلَوَاتِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: قنوت تمام نمازوں میں ہے۔[1]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{987} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ تَرَكَ اَلْقُنُوتَ رَغْبَةً عَنْهُ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس نے قنوت کو اس سے رغبت (ناپسندیدگی) سے ترک کیا تو اس کی نماز نہیں ہے۔[3]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{988} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْفَرْضِ فِي اَلصَّلاَةِ فَقَالَ اَلْوَقْتُ وَ اَلطَّهُورُ وَ اَلْقِبْلَةُ وَ اَلتَّوَجُّهُ وَ اَلرُّكُوعُ وَ اَلسُّجُودُ وَ اَلدُّعَاءُ قُلْتُ مَا سِوَى ذَلِكَ قَالَ سُنَّةٌ فِي فَرِيضَةٍ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نماز میں فرض چیزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقت، طہارت، قبلہ، توجہ، رکوع، سجود اور دعاء (قنوت)۔

میں نے عرض کیا: جو اس کی علاوہ چیزیں وہ (کیا ہیں)؟

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۱۶ ح ۹۳۵؛ الوافی: ۸/۷۵۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/۹۰ ح ۳۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۶۱ ح ۷۹۰۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۹۷؛ المعتبر: ۲/۲۳۲

[2] لوامع صاحبقرانی: ۴/۱۰۱؛ شرح العروۃ: ۱/۶۹؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۴۲؛ منتہی المطلب: ۵/۲۱۷؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۳؛ غنائم الایام: ۳/۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۹۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۸۴۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۸۰

[3] الکافی: ۳/۳۴۰ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۶۳ ح ۷۹۱۱؛ الوافی: ۸/۷۴۸

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/۱۶۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ تجلیل: ۳۴۰؛ ریاض المسائل: ۳/۲۶۲؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۷۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ فریضہ میں سنت ہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{989} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْقُنُوتُ فِي الْجُمُعَةِ وَ الْعِشَاءِ وَ الْعَتَمَةِ وَ الْوَتْرِ وَ الْغَدَاةِ فَمَنْ تَرَكَ الْقُنُوتَ رَغْبَةً عَنْهُ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ، عشاء، مغرب، وتر اور صبح (کی نمازوں) میں قنوت ہے پس جس نے بے رغبتی کی وجہ سے قنوت ترک کی اس کی نماز نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{990} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ جَمِيعاً فَقَالَ أُقْنُتْ فِيهِنَّ جَمِيعاً قَالَ فَسَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بَعْدُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا مَا جَهَرْتَ فِيهِ فَلاَ تَشُكَّ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے جملہ پنجگانہ نمازوں میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان سب میں قنوت پڑھو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے (یہی سوال) اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: رہی وہ (نماز) جس میں جہر کیا جاتا ہے تو اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۳/۳۴۲ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۲۳۱ ح ۹۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۹۵ ح ۵۱۹۳ و ۶/۲۱۱ ح ۸۰۵۳؛ الوافی: ۷/۳۱

[2] ذکری الشیعہ: ۳/۲۸۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۱۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۱۳/۲۶۷؛ مراۃ العقول: ۱۵/۵؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲/۱۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹؛ قرآت تطبیہ: ۲/۷۶؛ بیان الفقہ: ۲۰۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۳/۱۰۲؛ مستند الشیعہ: ۵/۸۷۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۲۳۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۲۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۱۷۳؛ المسالک الجامعیہ: ۲۳۰؛ مصابیح الظلام: ۲/۸۶۳؛ کشف اللثام: ۴/۱۳۶؛ ینابیع الاحکام: ۲/۵۶۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۳؛ دراسات اصول الفقہ علی ترتیب اصول الامامیہ کاشانی: ۲/۵۹۹؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۵/۶۰۳؛ مدارک العروۃ: ۱۳/۳۸۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۹۰ ح ۳۳۵؛ الاستبصار: ۱/۳۳۹ ح ۱۲۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۶۵ ح ۷۹۱۵؛ الوافی: ۸/۷۵۰؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۸۸

[4] مستند الشیعہ: ۵/۹۷۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ تحلیل: ۳۴۰؛ غنائم الایام: ۳/۲۱؛ مہذب الاحکام: ۷/۸۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۰۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۶۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/۳۸۹؛ فقہ الصادق: ۷/۱۵۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۷۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۳

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۸۹ ح ۳۳۱؛ الکافی: ۳/۳۳۹ ح ۱؛ الاستبصار: ۱/۳۳۸ ح ۱۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۶۲ ح ۷۹۰۷؛ الوافی: ۸/۷۴۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[1] یا موثق ہے[2]

## قول مؤلف:

قنوت کے وجوب اور استحباب میں اختلاف ہے۔ایک گروہ وجوب کی طرف گیا ہے جبکہ ایک گروہ استحباب کا قائل ہے اور متاخرین میں یہی زیادہ مشہور ہے اور جہری نمازوں میں قنوت کی زیادہ تاکید کی گئی ہے(واللہ اعلم)

{991} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: اَلْقُنُوتُ فِي كُلِّ صَلاَةٍ فِي اَلرَّكْعَةِ اَلثَّانِيَةِ قَبْلَ اَلرُّكُوعِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: قنوت ہر نماز میں دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 586 کی طرف رجوع کیجئے جس میں نماز جمعہ کی قنوت کا ذکر کیا گیا ہے۔

{992} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ اَلْفَضْلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْقُنُوتِ وَ مَا يُقَالُ فِيهِ فَقَالَ مَا قَضَى اَللَّهُ عَلَى لِسَانِكَ وَ لاَ أَعْلَمُ فِيهِ شَيْئاً مُوَقَّتاً.

---

[1] مدارک العروۃ:۱۵/۳۷۵؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۹۳؛ ریاض المسائل:۳/۲۶۲؛ المناظر الناضرۃ(الصلاۃ):۱۰/۳۲؛ جواہر الکلام:۱۰/۳۵۶؛ مصابیح الظلام:۸/۸۰؛

[2] ملاذ الاخیار:۳/۵۹۵؛ موسوعہ البرغانی:۸/۳۴۵؛ مستمسک العروۃ:۶/۴۹۱؛ مہذب الاحکام:۷/۸۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ(الصلاۃ):۱/۳۷۴؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۳۴۶؛ الحدائق الناضرۃ:۸/۳۵۴؛ مستند الشیعہ:۵/۳۷؛ مناہج الاحکام(کتاب الصلاۃ):۳۴۹؛ غنائم الایام:۳/۲۰؛ سند العروۃ(الصلاۃ):۵۳

[3] تہذیب الاحکام:۲/۸۹ح۳۳۰؛ الاستبصار:۱/۳۳۸ح۱۲۷۱؛ الوافی:۸/۷۵۹؛ الکافی:۳/۳۴۰ح ؛ وسائل الشیعہ:۶/۲۶۶ح۷۹۲۳؛ المعتبر:۲/۲۳۹

[4] منتھی المطلب:۵/۲۱۷و۲۲۶؛ شرح العروۃ:۱۵/۳۷۰؛ جامع المقاصد:۲/۳۳۱؛ ملاذ الاخیار:۳/۵۹۵؛ التنقیح فی شرح العروۃ:۶/۹۵؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۵/۳۷۰؛ فقہ الصادقؑ:۷/۱۶۲؛ تنقیح مبانی العروۃ(الصلاۃ):۴/۳۲۷؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء:۹۱؛ الزبدۃ الفقہیہ:۲/۲۳۰؛ مفتاح الفلاح:۲۵۱؛ رسائل الشیخ بہاء الدین:۲۳۳؛ وسائل العباد:۱/۳۸۰؛ مہذب الاحکام:۷/۸۸؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۲۹۳؛ غنائم الایام:۳/۱۹؛ مدارک العروۃ:۱۵/۵۷۷؛ مصابیح الظلام:۸/۷۷؛ معتصم الشیعہ:۳/۱۲۲؛ سند العروۃ(الصلاۃ):۲۰۹

اسماعیل بن فضل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ اس میں کیا کہا جائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو اللہ تمہاری زبان پر جاری کردے اور میں اس میں معین کوئی شے نہیں جانتا۔ [1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{993} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: تَقُولُ فِي قُنُوتِ الْفَرِيضَةِ فِي الْأَيَّامِ كُلِّهَا إِلَّا فِي الْجُمُعَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ لِي وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِوُلْدِي وَ أَهْلِ بَيْتِي وَ إِخْوَانِي الْمُؤْمِنِينَ فِيكَ الْيَقِينَ وَ الْعَفْوَ وَ الْمُعَافَاةَ وَ الرَّحْمَةَ وَ الْمَغْفِرَةَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہر قنوت بآواز بلند ہے اور سوائے جمعہ کے دن کے باقی تمام دنوں میں یہ کہو اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ لِي وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِوُلْدِي وَ أَهْلِ بَيْتِي وَ إِخْوَانِي الْمُؤْمِنِينَ فِيكَ الْيَقِينَ وَ الْعَفْوَ وَ الْمُعَافَاةَ وَ الرَّحْمَةَ وَ الْمَغْفِرَةَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ۔ [3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{994} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يُجْزِيكَ فِي الْقُنُوتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ عَافِنَا وَ اعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے لئے قنوت میں (یہ کہنا) کافی ہے کہ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ عَافِنَا وَ اعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۴ ح ۱۲۸۱؛ الکافی: ۳/ ۳۴۰ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۷۷ ح ۷۹۵۶؛ عوالی اللئالی: ۲/ ۴۳؛ الوافی: ۸/ ۷۵۵

[2] مدارک الاحکام: ۳/ ۴۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۴۹۶؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۵/ ۳۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۶۸؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۱۰۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۰۶؛ مجموع الرسائل: ۱۰۰؛ وسائل العباد: ۱/ ۳۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۲۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۲۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۲۳۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۳۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۲۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۳۵۵؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۹۳؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/ ۳۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/ ۳۶۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۳۰۰؛ الجامع فی اصول الفقہ: ۱/ ۶۲؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۸۵

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۰۹ ح ۹۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۷۵ ح ۷۹۵۰؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۲۰۹، ۸۶/ ۲۵۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۹۰ ح ۵۲۶؛ مصباح المتہجد: ۳۲۵؛ جمال الاسبوع: ۲۱۶؛ المقنعہ: ۱۶۰

[4] روضۃ المتقین: ۳/ ۵۱۶؛ جواہر الکلام: ۱۰/ ۳۶۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۲۰۵؛ منتہی المطلب: ۵/ ۲۳۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۱۰۹

[5] تہذیب الاحکام: ۲/ ۸۷ ح ۳۲۲؛ الکافی: ۳/ ۳۴۰ ح ۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۷۴ ح ۷۹۴۹؛ الوافی: ۸/ ۷۵۶؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۲۰۷

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{995} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: عَلَى الْإِمَامِ فِيهَا أَيْ فِي الْجُمُعَةِ قُنُوتَانِ قُنُوتٌ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَ مَنْ صَلَّاهَا وَحْدَهُ فَعَلَيْهِ قُنُوتٌ وَاحِدٌ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَبْلَ الرُّكُوعِ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز جمعہ میں پیش نماز کو دو قنوت پڑھنے چاہییں ایک پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسرا دوسری رکعت میں رکوع کے بعد اور جو تنہا (ظہر) پڑھے تو اسے ایک ہی قنوت دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے پڑھنا چاہیے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{996} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ بِالدُّعَاءِ فِي الْمَكْتُوبَةِ تُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَكَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ میں دعا (قنوت) کے لئے ہاتھوں کو اتنا بلند نہ کرو کہ سر سے بھی زیادہ بلند ہو جائیں۔[4]

## تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح ہے۔[5]

{997} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ يَسَعَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي الْمَكْتُوبَةِ قَالَ لَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ.

۞ سہل بن یسع نے اپنے باپ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو فریضہ

---

[1] معتصم الشیعہ: ۳/۱۳۶؛ روض الجنان: ۲/۷۴۸؛ منتھی المطلب: ۵/۲۳۱؛ جامع المقاصد: ۲/۳۳۴؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۰۱؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۶۰؛ الاثنا عشریات الخمس شیخ بہائی: ۴۹؛ الاثنا عشریہ فی الصلاۃ الیومیہ شیخ بہائی: ۴۲؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۴۴

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۹ ح ۱۲۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۷۱ ح ۷۹۳۴؛ بحار الانوار: ۸۶/۲۰۹ و ۲۱۰ و ۱۵۳؛ الخصال: ۲/۳۲۲ ح ۱۲

[3] روضۃ المتقین: ۲/۵۶۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۸۵؛ جواہر الکلام: ۱۰/۳۷۸؛ غنائم الایام: ۳/۲۵؛ شرح العروۃ: ۱۵/۲۷۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۹۳؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۲۶۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۱/۱۰۳

[4] تہذیب الاحکام: ۲/۶۵ ح ۲۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۳ ح ۷۹۷۵؛ الوافی: ۸/۶۴۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۴۹ ح ۸۲ و ۹۳۰؛ ح ۵۵۰؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۰۴؛ فقہ الرضا: ۹۹؛ مستدرک الوسائل: ۴/۸۷ ح ۴۲۰۹

[5] ملاذ الاخیار: ۳/۴۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۴؛ مجموع الرسائل: ۹۵

میں قنوت بھول گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر نماز کا اعادہ (واجب) نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{998} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: تَدْعُو فِي الْوَتْرِ عَلَى الْعَدُوِّ وَإِنْ شِئْتَ سَمَّيْتَهُمْ وَتَسْتَغْفِرُ وَتَرْفَعُ يَدَيْكَ فِي الْوَتْرِ حِيَالَ وَجْهِكَ وَإِنْ شِئْتَ تَحْتَ ثَوْبِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وتر (کی قنوت) میں دشمن پر بددعا کرو اور اگر چاہو تو ان کے نام بھی لو اور (اپنے لئے) استغفار کرو اور وتر میں اپنے منہ کے بالمقابل ہاتھوں کو بلند کرو اور اگر چاہو تو کپڑے کے نیچے ہی رکھو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{999} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى الْقُنُوتَ فِي الْوَتْرِ أَوْ غَيْرِ الْوَتْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ إِنْ ذَكَرَهُ وَقَدْ أَهْوَى إِلَى الرُّكُوعِ قَبْلَ أَنْ يَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فَلْيَرْجِعْ قَائِماً وَلْيَقْنُتْ ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِنْ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کے بارے میں فرمایا جو وتر یا غیر وتر میں قنوت پڑھنا بھول جاتا ہے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر رکوع کے لئے جھک رہا ہو اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے پہلے اسے یاد آ جائے تو پھر لوٹ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور قنوت پڑھے پھر رکوع کرے اور اگر گھٹنوں پر ہاتھ رکھ چکا ہو تو پھر اپنی نماز کو جاری رکھے اور اس پر کچھ نہیں ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۶۱ ح ۹۳ ؛ الاستبصار: ۱/۳۴۵ ح ۱۲۹۹ ؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۵ ح ۷۹۸۳ ؛ الوافی: ۸/۹۳۶

[2] ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۵ ؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۳۱ ح ۵۰۴ ؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۲ ح ۷۹۷۲ و ۲۸۳ ح ۷۹۷۸ ؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۰۹ ح ۱۴۱۰ ؛ الوافی: ۸/۷۵۸

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۶۷۳ ؛ غنائم الایام: ۳/۸۳ ؛ منتہی المطلب: ۵/۲۲۹ ؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۹ ؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۴۹۸ ؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۰۱ ؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۱۸۳ ؛ مدارک الاحکام: ۳/۵۰۴ ؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۹۳ ؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۲۰۵ ؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۸۵

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۱۳۱ ح ۵۰۷ ؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۶ ح ۷۹۸۴ ؛ مستدرک الوسائل: ۴/۱۵ ح ۵۰۴۲ ؛ الوافی: ۸/۹۳۶ ؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۹۳ ح ۵۵۳ ؛ المعتبر: ۲/۲۴۱

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (1)

{1000} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: فِي الرَّجُلِ إِذَا سَهَا فِي الْقُنُوتِ قَنَتَ بَعْدَ مَا يَنْصَرِفُ وَهُوَ جَالِسٌ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تذکرہ سنا تو آپ علیہ السلام اس شخص کے بارے میں فرمایا جو قنوت میں سہو کرے تو وہ چلے جانے کے بعد قنوت پڑھے جبکہ وہ بیٹھا ہو۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (3)

{1001} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْخَزَّازِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الْغَدَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَيَقْنُتُ الْإِمَامُ أَيَقْنُتُ مَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَيُجْزِيهِ مِنَ الْقُنُوتِ لِنَفْسِهِ.

عبدالرحمن بن ابو عبداللہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز صبح کی آخری رکعت میں پیش نماز کے ساتھ آ کر شامل ہوتا ہے اور پیش نماز (چونکہ دوسری رکعت میں ہے اس لئے) قنوت پڑھتا ہے تو کیا یہ بھی اس کے ساتھ قنوت پڑھے یا نہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور یہی قنوت اس کے اپنے لئے بھی کافی ہے (یعنی اسے دوسری رکعت میں پڑھنا ضروری نہیں ہے)۔ (4)

## تحقیق:

حدیث موثق یا صحیح ہے۔ (5)

---

(1) ملاذ الاخیار: ۳/ ۶۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۸۴؛ فقہ الصادق: ۵/ ۸۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۸۴؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۴/ ۲۵۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۵۱۱؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۱۰۶؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۲۱۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۱۱

(2) تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۶۰ ح ۶۳۱؛ الاستبصار: ۱/ ۳۴۵ ح ۱۳۰۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۸۷ ح ۷۹۸۷؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۹۴ ح ۵۵۸؛ الوافی: ۸/ ۶۹۳

(3) ملاذ الاخیار: ۴/ ۶۹؛ غنائم الایام: ۳/ ۶۳؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۹۴؛ فقہ الصادق: ۵/ ۱۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۵۱۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۶۲؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۶۷؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۲۱۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۶۳۹؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۱۸۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۵۲

(4) تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۵ ح ۱۲۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۲۸۷ ح ۷۹۸۸؛ الوافی: ۸/ ۷۵۳

(5) جواھر الکلام: ۱۴/ ۵۲؛ غنائم الایام: ۳/ ۲۱۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/ ۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۲۰۷؛ فقہ الصادق: ۶/ ۳۱۲؛ شرح العروۃ: ۱۷/ ۲۶۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۲۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۱؛

{1002} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ فِي صَلاَةِ الْفَرِيضَةِ بِكُلِّ شَيْءٍ يُنَاجِي رَبَّهُ قَالَ نَعَمْ.

علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز فریضہ میں ہر قسم کا کلام کر کے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (درست ہے)۔[1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1003} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْعُبَيْدِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْمَاضِيَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَجْهَرَ بِالتَّشَهُّدِ وَ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ وَ الْقُنُوتِ فَقَالَ إِنْ شَاءَ جَهَرَ وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَجْهَرْ.

علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کسی شخص کے لئے یہ درست ہے کہ وہ تشہد، رکوع و سجود کے ذکر اور قنوت میں جہر کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو جہر کرے اور اگر چاہے تو جہر نہ کرے۔[3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۶ ح ۱۳۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۹ ح ۷۹۹۵ و ۷/۲۶۳ ح ۹۲۸۸؛ الوافی: ۸/۸۷۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۱۶ ح ۹۳۲
حدایۃ الامۃ: ۳/۹۵ ح ۵۶۳ و ۲۲۱ ح ۶۳؛ الفصول المہمۃ: ۲/۱۰۰ ح ۱۳۷۵

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۹۸؛ منتہی المطلب: ۵/۲۹۲؛ الشہادۃ الثالثۃ: ۲۵ و ۲۰۲؛ غنائم الایام: ۳/۴۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۴۶؛ جواہر الکلام: ۱۰/۳۷۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۳؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۱۸۱؛ الدرر النجفیہ: ۲/۱۶؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۳۲۰؛ مجموع الرسائل: ۲۸؛ رسالۃ القلم: ۳۰/۳۹؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۱/۴۳۶؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۵۲؛ موسوعۃ البرغانی: ۸/۳۶۰؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۵/۳۸۶؛ النور الساطع: ۱/۶۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۶۶؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۰۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۶۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۵۰؛ مستند الشیعہ: ۷/۳۰۴؛ وسائل العباد: ۱/۳۸۰؛ تعلیق مبسوط: ۳/۵۰۳

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۲ ح ۳۸۵ و ۳۱۳ ح ۱۲۷۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۳۷ ح ۵۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۹۰ ح ۷۹۹۹ و ۳۳۲ ح ۸۱۱۰؛ الوافی: ۸/۶۹۳؛ بحار الانوار: ۸۲/۸۳؛ قرب الاسناد: ۱۹۸ ح ۷۵۸

[4] منتہی المطلب: ۵/۱۹۵؛ شرح العروۃ: ۱۴/۳۷۷؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۳/۶۰۱ و ۴/۳۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۳۴۲؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۳۰۴؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۳۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۸۷؛ غنائم الایام: ۲/۵۳۸؛ مصابیح الظلام: ۷/۸۱؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۴/۳۷۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۶۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۷۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۶۹

## قول مؤلف:

⭘ یعنی ہر طرح پڑھنا جائز ہے اور قنوت میں جہر کا استحباب مشہور ہے۔ نیز واضح رہے کہ امام زمانہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز فریضہ کے قنوت میں ہاتھوں کا سر اور منہ پر پھیرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس میں معمول یہ ہے کہ جب نماز گزار دعائے قنوت سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سینہ کے اوپر سے نہایت آہستگی کے ساتھ گھٹنوں تک نیچے لے جائے اور تکبیر کہہ کر رکوع کرے اور وہ روایت (کہ اللہ اس سے بلند ہے کہ بندہ کے ہاتھوں کو خالی لوٹائے بلکہ انہیں اپنی رحمت سے بھر دیتا ہے) صحیح ہے مگر وہ شب و روز کے نوافل کے بارے میں ہے نہ کہ فرائض کے بارے میں لہٰذا نوافل میں اس پر عمل کرنا افضل ہے [1] (واللہ اعلم)۔

## نماز کا ترجمہ:

طوالت سے بچنے کے لئے ہم ترجمہ درج نہیں کر رہے ہیں امید ہے صرف نظر کی جائے گی۔

① سورۂ الحمد کا ترجمہ: ایضاً

② سورہ اخلاص کا ترجمہ: ایضاً

③ رکوع، سجود اور ان کے بعد کے مستحب اذکار کا ترجمہ: ایضاً

④ قنوت کا ترجمہ: ایضاً

⑤ تسبیحات اربعہ کا ترجمہ: ایضاً

⑥ تشہد اور سلام کا ترجمہ: ایضاً

## تعقیباتِ نماز:

{1004} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: اَلدُّعَاءُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلاَةِ تَنَفُّلاً (فَبِذَلِكَ جَرَتِ السُّنَّةُ).

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز فریضہ کے بعد دعا کرنا نماز نافلہ پڑھنے سے افضل ہے (پس اسی طرح سنت جاری ہے)۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۳۱ ح ۵۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۲ ح ۷۹۷۲ و ۷۹۷۸ ح ۲۸۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۰۹ ح ۹۴۰؛ الوافی: ۸/۷۵۸

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۲۸ ح ۹۶۳؛ الکافی: ۳/۳۴۲ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۳ ح ۳۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۳۷ ح ۸۴۳۰؛ الوافی: ۸/۷۸۳؛ مستدرک الوسائل: ۵/۳۰۲ ح ۵۹۲۳؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۶۶؛ مکارم الاخلاق: ۲۸۵؛ مفتاح الفلاح: ۴۳؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۱۸۵؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۲۴

[3] روضۃ المتقین: ۲/۳۷۸؛ منتہی المطلب: ۵/۲۳۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۲؛ غنائم الایام: ۳/۸۸؛ الناظرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۹۶

{1005} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : مَنْ سَبَّحَ تَسْبِيحَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلاَمُ قَبْلَ أَنْ يَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلاَةِ الْفَرِيضَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلْيَبْدَأْ بِالتَّكْبِيرِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص نماز فریضہ کے بعد زانو پر اپنے سے پہلے سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح پڑھے تو اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور اس کی ابتداء تکبیر (اللہ اکبر) سے کرنا چاہیے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1006} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَسَأَلَهُ أَبِي عَنْ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ حَتَّى أَحْصَاهَا أَرْبَعاً وَ ثَلاَثِينَ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعاً وَ سِتِّينَ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ حَتَّى بَلَغَ مِائَةً يُحْصِيهَا بِيَدِهِ جُمْلَةً وَاحِدَةً.

۞ محمد بن عذافر سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے آپ علیہ السلام سے تسبیح فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں سوال کیا۔ پس آپ علیہ السلام نے اللہ اکبر کہا حتیٰ کہ اسے چونتیس مرتبہ شمار کیا پھر الحمد اللہ کہا حتیٰ کہ سڑسٹھ تک پہنچ گئے پھر سبحان اللہ کہا حتیٰ کہ سو تک پہنچ گئے اور آپ علیہ السلام اپنے ہاتھ میں ایک ہی جملہ میں شمار کرتے رہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۴۲ ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۵ ح۳۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۳۹ ح۸۴۳۸۳؛ قرب الاسناد: ۶ ح۱۱؛ السرائر: ۳/۵۹۲؛ الوافی: ۸/۸۷۷؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۳۲ ح۱۱؛ ثواب الاعمال: ۱۶۳؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۶۸؛ کشف الغمہ: ۱/۴۷۷؛ مکارم الاخلاق: ۲۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۵/۳۵ ح۵۳۰۱؛ فلاح السائل: ۱۶۵؛ عوالی اللئالی: ۱/۳۳۲؛ مفتاح الفلاح: ۶۵

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۷۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۸۸؛ روضۃ المتقین: ۲/۳۶۴؛ مستند الشیعہ: ۵/۳۹۴؛ مفاتیح الجنان: ۹۱۷؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۳۷

[3] الکافی: ۳/۳۴۲ ح۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۵ ح۴۰۰؛ المحاسن: ۱/۳۶ ح۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۴۴ ح۸۳۹۸؛ الوافی: ۸/۸۹۷؛ مفتاح الفلاح: ۲۷۵؛ بحار الانوار: ۸۲/۳۳۳؛ منہاج النجاح: ۳۳۶؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۱۸۷ ح۲۸

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۷۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۵۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/۱۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۶؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۹/۳۴۳؛ جواہر الکلام: ۱۰/۴۰۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۳۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۵۱۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۱۲؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۱۵؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۳۴؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۵/۱۰۹؛ موسوعۃ البرغانی: ۸/۳۹۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۱۰۳؛ مفتاح الفلاح: ۵۸۸

## قول مؤلف:

یعنی ایک سے شروع کر کے سو تک شمار کیا اور اللہ اکبر چونتیس بار کہا اور پھر الحمد للہ کو مزید سٹھ تک کہتے رہے یعنی تینتیس مرتبہ کہا اور پھر سبحان اللہ کو شروع کیا اور سو تک وہ کہتے رہے تو اس طرح تینتیس مرتبہ اسے کہا (واللہ اعلم)

{1007} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع إِذَا صَلَّى وَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَوْقَ رَأْسِهِ.

صفوان بن مہران جمال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر کے اوپر تک بلند کرتے تھے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1008} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَجْدَةُ الشُّكْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ تُتِمُّ بِهَا صَلَاتَكَ وَ تُرْضِي بِهَا رَبَّكَ وَ تَعْجَبُ الْمَلَائِكَةُ مِنْكَ وَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ فَتَحَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الْحِجَابَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَ بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُ يَا مَلَائِكَتِي انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي أَدَّى فَرْضِي وَ أَتَمَّ عَهْدِي ثُمَّ سَجَدَ لِي شُكْراً عَلَى مَا أَنْعَمْتُ بِهِ عَلَيْهِ مَلَائِكَتِي مَا ذَا لَهُ عِنْدِي قَالَ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبَّنَا رَحْمَتُكَ ثُمَّ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ثُمَّ مَا ذَا لَهُ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبَّنَا جَنَّتُكَ ثُمَّ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ثُمَّ مَا ذَا فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبَّنَا كِفَايَةُ مُهِمِّهِ فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ثُمَّ مَا ذَا قَالَ وَ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا قَالَتْهُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَا مَلَائِكَتِي ثُمَّ مَا ذَا فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ رَبَّنَا لَا عِلْمَ لَنَا قَالَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَشْكُرُ لَهُ كَمَا شَكَرَ لِي وَ أُقْبِلُ إِلَيْهِ بِفَضْلِي وَ أُرِيهِ وَجْهِي.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سجدۂ شکر ہر مسلمان پر واجب ہے جس سے تم اپنی نماز کو مکمل کرتے ہو، اپنے پروردگار کو راضی کرتے ہو اور فرشتے تم پر تعجب کرتے ہیں۔ پس جب کوئی بندہ نماز پڑھے پھر سجدۂ شکر ادا کرے تو خدا بندہ اور فرشتوں کے درمیان حجاب ہٹا دیتا ہے اور اس وقت خدا فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے بندے کی طرف دیکھو جس نے میرا قرض ادا کیا ہے اور میرا عہد و پیمان پورا کر دیا ہے اور پھر میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ شکر ادا کر رہا ہے۔ اے

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۲۵ ح ۹۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۵۲ ح ۸۴۱۹؛ الوافی: ۸/۸۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۶ ح ۴۰۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۹۰

[2] روضۃ المتقین: ۲/۳۶۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۶۱۳؛ منتھی المطلب: ۵/۲۶۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۰۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۶۳۳؛ مجمع الفائدہ: ۳/۲۰۴؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲۴/۹۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۶؛ الفوائد المدنیہ: ۵۶۷

میرے فرشتو! بتاؤ وہ مجھ سے کس چیز کا حقدار ہے؟

ملائکہ عرض کرتے ہیں: تیری رحمت کا (حقدار ہے)

پھر خدا فرماتا ہے: پھر اور کس چیز کا (حقدار ہے)؟

ملائکہ عرض کرتے ہیں: تیری جنت کا (حقدار ہے)

تب خداوند عالم فرماتا ہے: اور کس چیز کا (حقدار ہے)؟

ملائکہ عرض کرتے ہیں: مہمات کی کفایت کا (یعنی مشکل کی آسانی کا)

پھر خدا فرماتا ہے: اور کس چیز کا؟

چنانچہ (اس کے جواب میں) کوئی ایسی خیر وخوبی باقی نہیں رہ جاتی مگر یہ کہ ملائکہ اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔

پھر خدا فرماتا ہے: اور کس چیز کا (حقدار ہے)؟

فرشتے عرض کرتے ہیں: اب ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ کس چیز کا حقدار ہے۔

تب خدا بزرگ وبرتر فرماتا ہے کہ میں اس کا اسی طرح شکریہ ادا کروں گا جس طرح اس نے میرا (شکر) ادا کیا ہے اور میں اپنے فضل وکرم کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوں گا اور اسے اپنا چہرہ دکھاؤں گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

تہذیب الاحکام کے آخر میں ہے کہ اسے اپنی رحمت دکھاؤں گا تو بہر دو صورت مفہوم ایک ہی ہے کیونکہ چہرہ سے مراد انبیاء وآئمہ علیہم السلام ہیں اور رحمت سے بھی وہی مراد ہیں اور جو یہ کہے کہ خدا کا مخلوق کی طرح چہرہ ہے تو وہ شرک ہے اور یہ احادیث سے ثابت ہے اس سلسلے میں تفصیل کے لئے میری کتاب ''عقائد مومنین بزبان چہاردہ معصومین علیہم السلام'' کو دیکھا جاسکتا ہے (واللہ علم)۔

{1009} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۳۳ ح ۹۷۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۱۰ ح ۴۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۶ ح ۸۵۶۴؛ مفتاح الفلاح: ۱۴۱؛ الوافی: ۸/ ۸۱۷؛ بحار الانوار: ۸۳/ ۲۰۵؛ الجواہر السنیہ: ۲۸۰؛ مکارم الاخلاق: ۲۸۶

[2] منتہی المطلب: ۵/ ۲۴۵؛ مدارک الاحکام: ۳/ ۴۲۲؛ غنائم الایام: ۳/ ۹۵؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۳۸۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۲۰۰؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۶۲۴؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۱۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۹۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۱۸۵؛ منیۃ الراغب: ۲۳۳؛ شرح الصحیفہ الکاملہ السجادیہ: ۴۹۷؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۴۲؛ رسائل الشیخ بہاء الدین: ۲۴۴؛ الحبل المتین: ۲/ ۴۳۳؛ مفاتیح الجنان: ۸۰۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/ ۵۷۷؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۹۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۱۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۶؛ جامع المقاصد: ۲/ ۳۱۵

مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا صَلَّى لَمْ يَنْفَتِلْ حَتَّى يُلْصِقَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ بِالْأَرْضِ وَخَدَّهُ الْأَيْسَرَ بِالْأَرْضِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نماز پڑھتے تھے تو اس وقت تک وہاں سے نہیں لوٹتے تھے جب تک اپنا دایاں اور بایاں رخسار زمین پر نہیں رکھ لیتے تھے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ (2)

{1010} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا نَزَلَتْ بِرَجُلٍ نَازِلَةٌ أَوْ شَدِيدَةٌ أَوْ كَرَبَهُ أَمْرٌ فَلْيَكْشِفْ عَنْ رُكْبَتَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ وَلْيُلْصِقْهُمَا بِالْأَرْضِ وَلْيُلْزِقْ جُؤْجُؤَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ لْيَدْعُ بِحَاجَتِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی آدمی پر کوئی سخت مصیبت نازل ہو یا کوئی امر اسے الم ورنج پہنچائے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھٹنوں اور کہنیوں سے کپڑا ہٹائے اور اپنے آپ کو زمین سے لگائے نیز اپنے سینے کو بھی زمین سے چسپاں کرے اور اس طرح سجدہ میں جا کر خدا سے اپنی حاجت کی دعا کرے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ (4)

{1011} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ: أَنَّ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِرَجُلٍ إِذَا أَصَابَكَ هَمٌّ فَامْسَحْ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ سُجُودِكَ ثُمَّ امْسَحْ يَدَكَ عَلَى وَجْهِكَ مِنْ جَانِبِ خَدِّكَ الْأَيْسَرِ وَعَلَى جَبْهَتِكَ إِلَى جَانِبِ خَدِّكَ الْأَيْمَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ كَذَلِكَ وَصَفَهُ لَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْغَمَّ وَالْحَزَنَ ثَلَاثاً.

ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا کہ جب تمہیں کوئی ہم وغم لاحق ہو تو اپنا ہاتھ مقام سجدہ پر لگا کر اپنے چہرے پر بائیں جانب سے اور پیشانی پر دائیں رخسار کی طرف ملو۔ ابن ابی عمیر کا بیان ہے کہ ابراہیم

---

(1) من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳۲ ح ۹۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۰۹ ح ۴۱۴؛ الوافی: ۸/۸۱۸؛ الزہد الاہوازی: ۵۸ ح ۱۵۳؛ مکارم الاخلاق: ۲۸۶؛ علل الشرائع: ۱/۵۶؛ بحار الانوار: ۷۲/۲۲ و ۸۳/۲۰۰؛ مشکاۃ الانوار: ۲۲۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۷۷۱؛ الجواہر السنیہ: ۱۳۰؛ النور المبین: ۲۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۱۱ ح ۸۵۷۶

(2) تحفۃ الابرار الملتقط من آثار: ۲/۳۲۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۸۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۰۰؛ منتہی المطلب: ۵/۲۴۷

(3) الکافی: ۲/۵۵۹ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۱۲ ح ۸۵۷۹؛ بحار الانوار: ۸۳/۲۱۸؛ الوافی: ۹/۱۶۲۰؛ عدۃ الداعی: ۲۷۶

(4) روش جدید اخلاق اسلامی محسنی: ۲۷۳؛ مرآۃ العقول: ۱۲/۴۱۹

بن عبدالحمید نے مجھے اسی طرح بتایا پھر کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْغَمَّ وَالْحَزَنَ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔ [2]

{1012} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الْأَسَدِيِّ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ أَنَّ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّمَا يَسْجُدُ الْمُصَلِّي سَجْدَةً بَعْدَ الْفَرِيضَةِ لِيَشْكُرَ اللّٰهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ فِيهَا عَلَى مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْهِ مِنْ أَدَاءِ فَرْضِهِ وَأَدْنَى مَا يُجْزِي فِيهَا شُكْراً لِلّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز فریضہ کے بعد نماز گزار اس لیے سجدۂ شکر ادا کرتا ہے کہ خدا کے اس احسان کا شکر ادا کرے جو اس نے فرض ادا کرنے کی توفیق دے کر اس پر کیا ہے اور سجدۂ (شکر) میں کم از کم تین بار شکراً للہ کہنا کافی ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا پھر موثق ہے۔ [4]

{1013} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: تَقُولُ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ:

(اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ وَأَنْبِيَاءَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ رَبِّي وَالْإِسْلَامَ دِينِي وَمُحَمَّداً نَبِيِّي وَعَلِيّاً وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَئِمَّتِي بِهِمْ أَتَوَلَّى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّأُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ دَمَ الْمَظْلُومِ) ثَلَاثاً.

(اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ بِإِيوَائِكَ عَلَى نَفْسِكَ لِأَعْدَائِكَ لَتُهْلِكَنَّهُمْ بِأَيْدِينَا وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ بِإِيوَائِكَ عَلَى نَفْسِكَ لِأَوْلِيَائِكَ لَتُظْفِرَنَّهُمْ بِعَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمُسْتَحْفَظِينَ مِنْ آلِ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۳۱/۱ ح ۹۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۷ ح ۸۵۸۲؛ مکارم الاخلاق: ۲۸۷؛ بحار الانوار: ۲۰۶/۸۳؛ دعائم الاسلام: ۱۳۷/۲؛ الوافی: ۱۳۳/۹؛ تہذیب الاحکام: ۱۱۲/۲ ح ۴۲۰

[2] لوامع صاحبقرانی: ۱۸۰/۴

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۳۳/۱ ح ۹۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۵/۷ ح ۸۵۶۱؛ الوافی: ۸۵۸/۸؛ ھدایۃ الامہ: ۲۰۸/۳ ح ۱۵۲؛ علل الشرائع: ۳۶۰/۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۵۲۹/۲؛ بحار الانوار: ۹۸/۸۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۰۳/۷؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲۸۱/۱

[4] روضۃ المتقین: ۵۵۰/۲ (طرق محمد بن جعفر ابو الحسین الاسدی)؛ المفاتیح الجدیدہ مکارم شیرازی: ۴۱۷

مُحَمَّدٍ ) ثَلاثاً۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ الْیُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ

ثَلاثاً۔

ثُمَّ ضَعْ خَدَّکَ الْأَیْمَنَ عَلَی الْأَرْضِ وَ تَقُولُ:

( یَا کَهْفِی حِینَ تُعْیِینِی الْمَذَاهِبُ وَ تَضِیقُ عَلَیَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یَا بَارِءَ خَلْقِی رَحْمَةً بِی وَ کُنْتَ عَنْ خَلْقِی غَنِیّاً صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَی الْمُسْتَحْفَظِینَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ ) ثَلاثاً۔

ثُمَّ تَضَعُ خَدَّکَ الْأَیْسَرَ عَلَی الْأَرْضِ وَ تَقُولُ:

* یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ وَ یَا مُعِزَّ کُلِّ ذَلِیلٍ قَدْ وَ عِزَّتِکَ بَلَغَ مَجْهُودِی *

ثَلاثاً۔

ثُمَّ تَعُودُ لِلسُّجُودِ وَ تَقُولُ مِائَةَ مَرَّةٍ شُکْراً شُکْراً ثُمَّ تَسْأَلُ حَاجَتَکَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اپنے سجدہ شکر میں تین مرتبہ یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أُشْهِدُکَ وَ أُشْهِدُ مَلَائِکَتَکَ وَ أَنْبِیَاءَکَ وَ رُسُلَکَ وَ جَمِیعَ خَلْقِکَ أَنَّکَ أَنْتَ اللّٰهُ رَبِّی وَ الْإِسْلَامَ دِینِی وَ مُحَمَّداً نَبِیِّی وَ عَلِیّاً وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ وَ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَی بْنَ جَعْفَرٍ وَ عَلِیَّ بْنَ مُوسَی وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَ الْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ أَئِمَّتِی بِهِمْ أَتَوَلَّی وَ مِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّأُ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَنْشُدُکَ دَمَ الْمَظْلُومِ

پھر تین بار یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَنْشُدُکَ بِإِیوَائِکَ عَلَی نَفْسِکَ لِأَعْدَائِکَ لَتُهْلِکَنَّهُمْ بِأَیْدِینَا وَ أَیْدِی الْمُؤْمِنِینَ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَنْشُدُکَ بِإِیوَائِکَ عَلَی نَفْسِکَ لِأَوْلِیَائِکَ لَتُظْفِرَنَّهُمْ بِعَدُوِّکَ وَ عَدُوِّهِمْ أَنْ تُصَلِّیَ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ عَلَی الْمُسْتَحْفَظِینَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ

پھر تین مرتبہ یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ الْیُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ

پھر دایاں رخسار زمین پر رکھو اور تین مرتبہ یہ پڑھو:

یَا کَهْفِی حِینَ تُعْیِینِی الْمَذَاهِبُ وَ تَضِیقُ عَلَیَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یَا بَارِءَ خَلْقِی رَحْمَةً بِی وَ کُنْتَ عَنْ خَلْقِی غَنِیّاً صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَی الْمُسْتَحْفَظِینَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ

پھر اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھو اور تین بار یہ پڑھو:

يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ وَيَا مُعِزَّ كُلِّ ذَلِيلٍ قَدْ وَعِزَّتِكَ بَلَغَ مَجْهُودِي

پھر پیشانی سجدہ میں رکھو اور سو بار شکراً شکراً پڑھو۔

پھر اپنی حاجت کا سوال کرو ان شاء اللہ (پوری ہوگی)۔ [1]

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1014} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْمَرْوَزِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قُلْ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ مِائَةَ مَرَّةٍ شُكْراً شُكْراً وَإِنْ شِئْتَ عَفْواً عَفْواً۔

سلیمان بن حفص مروزی سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے میری طرف لکھا کہ سجدۂ شکر میں سو بار شکراً شکراً پڑھو اور اگر چاہو تو عفواً عفواً پڑھ لو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا معتبر ہے۔ [4]

{1015} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي بَعْضِ أَطْرَافِ الْمَدِينَةِ إِذْ ثَنَى رِجْلَهُ عَنْ دَابَّتِهِ فَخَرَّ سَاجِداً فَأَطَالَ وَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَكِبَ دَابَّتَهُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ أَطَلْتَ السُّجُودَ فَقَالَ إِنَّنِي ذَكَرْتُ نِعْمَةً أَنْعَمَ اللَّهُ بِهَا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ رَبِّي.

ہشام بن احمر سے روایت ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ کے بعض اطراف میں گھوم رہا تھا کہ اچانک آپ علیہ السلام نے سواری سے جست لگائی اور نیچے اتر کر سجدہ میں گر گئے اور بہت طویل سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور اپنی سواری پر سوار ہو گئے۔

پس میں نے عرض کیا: میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! آپ علیہ السلام نے اتنا طویل سجدہ کیا؟

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۲۹ ح ۹۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۱۵ ح ۸۵۸۵؛ الکافی: ۳/۳۲۵ ح ۱۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۱۰ ح ۴۱۶؛ مفتاح الفلاح: ۱۳۲؛ مصباح المتہجد: ۲۳۸؛ بحار الانوار: ۸۳/۲۳۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۱۱؛ الوافی: ۸/۸۱۹

[2] روضۃ المتقین: ۲/۸۳؛ العروۃ الوثقیٰ یزدی: ۱/۶۸۸؛ غنائم الایام: ۳/۹۸؛ منتہی المطلب: ۵/۲۳۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۲۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۰۱

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳۲ ح ۹۷۰؛ الکافی: ۳/۳۲۴ ح ۲۰؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/۲۸۰ ح ۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۱۲ ح ۱۷؛ بحار الانوار: ۸۳/۱۹۷؛ الوافی: ۸/۸۲۲؛ مکاتیب الآئمہؑ: ۵/۱۲۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۱۱ ح ۴۱۷

[4] روضۃ الواعظین: ۲۰/۳۴۷؛ مفاتیح الجنان: ۸۰۸

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے ایک نعمت کو یاد کیا جو خدا نے مجھ پر انعام کی تھی تو میں نے چاہا کہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کروں۔ (1)

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا صحیح ہے۔ (2)

{1016} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ فِي سَفَرٍ يَسِيرُ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ إِذْ نَزَلَ فَسَجَدَ خَمْسَ سَجَدَاتٍ فَلَمَّا رَكِبَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا رَأَيْنَاكَ صَنَعْتَ شَيْئاً لَمْ تَصْنَعْهُ فَقَالَ نَعَمْ اِسْتَقْبَلَنِي جَبْرَئِيلُ فَبَشَّرَنِي بِبِشَارَاتٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَسَجَدْتُ شُكْراً لِلَّهِ لِكُلِّ بُشْرَى سَجْدَةً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناقہ پر سوار ہو کر کہیں سفر پر جا رہے تھے کہ اچانک ناقہ سے اترے اور پانچ سجدے کئے۔

پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے دیکھا ہے کہ آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے (پانچ) بشارتیں دیں تو میں نے ہر بشارت کے لئے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ (4)

{1017} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرٍ وَأَبِي سَلَمَةَ اَلسَّرَّاجِ قَالاَ: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَهُوَ يَلْعَنُ فِي دُبُرِ كُلِّ مَكْتُوبَةٍ أَرْبَعَةً مِنَ اَلرِّجَالِ وَأَرْبَعاً مِنَ اَلنِّسَاءِ---

حسین بن ثویر اور ابوسلمہ السراج سے روایت ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ہر فریضہ نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں کے نام لے کر ان پر لعنت کرتے تھے۔ (5)

---

(1) الکافی: ۹۸/۲ ح ۲۶؛ الوافی: ۵۳/۴ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۹/۷ ح ۸۵۹۳؛ بحار الانوار: ۵/۶۸ ۳ و ۲۲۰/۸۳؛ عوالم العلوم: ۹۳/۲۱؛ الفصول المہمہ: ۳۲۱/۳؛ مشکاۃ الانوار: ۴۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۵۲/۵ ح ۵۵۴۱

(2) مرآۃ العقول: ۷۱/۸؛ تحفۃ الابرار الملتقط من آثار: ۳۴۸/۲

(3) الکافی: ۹۸/۲ ح ۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۸/۷ ح ۸۵۹۰؛ الوافی: ۵۳/۴ ۳؛ بحار الانوار: ۹۴/۱۶ و ۵/۶۸ ۳ و ۲۰۷/۸۳؛ مکارم الاخلاق: ۲۶۵

(4) جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۲۳۵/۱۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵۰۸/۵؛ مرآۃ العقول: ۱۹۰/۸

(5) تہذیب الاحکام: ۳۲۱/۲ ح ۱۳۱۳؛ الوافی: ۸۰۳/۸؛ بحار الانوار: ۳۰/۲۲ و ۲۸/۱۲ و ۳۹۷/۸۳ و ۵۸/۸۳؛ الکافی: ۳۴۲/۳ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۲/۶ ح ۸۴۴۹؛ ھدایۃ الامہ: ۲۰۲/۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## قول مؤلف:

حدیث میں کچھ لوگوں کے نام درج ہیں جن پر امام علیہ السلام لعنت کرتے تھے مگر حالات کی وجہ سے ہم نے حدیث کا وہ حصہ حذف کر دیا ہے۔

{1018} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ قَالَ: إِنَّ عَبْداً مَكَثَ فِي النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفاً وَ الْخَرِيفُ سَبْعُونَ سَنَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ سَأَلَ اللَّهَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ لَمَّا رَحِمْتَنِي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ إِلَى جَبْرَئِيلَ أَنِ اهْبِطْ إِلَى عَبْدِي فَأَخْرِجْهُ قَالَ يَا رَبِّ وَ كَيْفَ لِي بِالْهُبُوطِ فِي النَّارِ قَالَ إِنِّي قَدْ أَمَرْتُهَا أَنْ تَكُونَ عَلَيْكَ بَرْداً وَ سَلَاماً قَالَ يَا رَبِّ فَمَا عِلْمِي بِمَوْضِعِهِ قَالَ إِنَّهُ فِي جُبٍّ مِنْ سِجِّينٍ قَالَ فَهَبَطَ فِي النَّارِ فَوَجَدَهُ وَ هُوَ مَعْقُولٌ عَلَى وَجْهِهِ فَأَخْرَجَهُ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ يَا عَبْدِي كَمْ لَبِثْتَ تُنَاشِدُنِي فِي النَّارِ قَالَ مَا أُحْصِيهِ يَا رَبِّ قَالَ أَمَا وَ عِزَّتِي لَوْ لَا مَا سَأَلْتَنِي بِهِ لَأَطَلْتُ هَوَانَكَ فِي النَّارِ وَ لَكِنَّهُ حَتَمْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَبْدٌ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا غَفَرْتُ لَهُ مَا كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ الْيَوْمَ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بیشک ایک بندہ آتش (جہنم) میں ستر خریف تک ٹھہرا رہا اور ایک خریف ستر سال پر مشتمل ہوتا ہے پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت علیہم السلام کے حق کے واسطے سے رحمت کا سوال کیا تو اللہ نے جبرئیل کی طرف وحی فرمائی کہ میرے بندے کی طرف جاؤ اور اسے (آگ سے) باہر نکال لاؤ۔

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میں آگ میں کیسے اتروں؟

اللہ نے فرمایا: میں نے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہارے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے۔

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! مجھے اس کی جگہ بتادے؟

اللہ نے فرمایا: وہ سجیل کے گڑھے میں ہے۔

چنانچہ جبرئیل علیہ السلام آگ کی طرف اس کے روبرو گئے اور اس کو نکال لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! کتنا عرصہ آگ میں رہے؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۴۸۴

عرض کیا: پروردگار! میں شمار نہیں کرسکتا۔

اللہ نے اس سے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! اگر تم نے اس (محمد ﷺ واہلبیت علیہم السلام کے) حق سے سوال نہ کیا ہوتا تو میں تیری آگ کی ذلت کو طول دے دیتا لیکن میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ جو بندہ بھی مجھ سے محمد ﷺ اور ان کی اہلبیت علیہم السلام کے حق سے سوال کرے گا تو میں اپنے اور اس کے درمیان جتنے گناہ ہوں گے ان کو معاف کردوں گا اور آج میں نے تمہارے بھی گناہ معاف کردیئے ہیں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

## پیغمبر اکرم ﷺ پر درود:

{1019} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ دُعَاءٍ يُدْعَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَحْجُوبٌ عَنِ السَّمَاءِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ دعا جو خدا سے مانگی جاتی ہے وہ اس وقت تک آسمان پر بلند ہونے سے رکی رہتی ہے جب تک محمد و آل محمد ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1020} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: اِرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلاَةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا

---

[1] امالی شیخ صدوق: ۴۷۲/۲ مجلس ۹۶؛ ثواب الاعمال: ۱۵۴؛ معانی الاخبار: ۲۲۶؛ امالی شیخ مفید: ۲۱۸ مجلس ۲۵؛ امالی طوسی: ۶۷۵/۵؛ جامع الاخبار: ۳۲؛ مجموعہ ورام: ۸۲/۲؛ غرر الاخبار: ۳۲۶؛ مستدرک الوسائل: ۲۲۸/۵ ح ۵۷۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۹۸/۷ ح ۸۸۴۳؛ بحار الانوار: ۳۱۲/۲۷ و ۸۲/۲۸۲ و ۹۱/۱؛ الخصال: ۵۸۴/۲؛ بشارۃ المصطفیٰ (مترجم): ۵۴۱ ح ۴۳۳ (مطبوعہ تراب پبلیکیشنز)؛ عدۃ الداعی: ۱۹۳؛ روضۃ الواعظین: ۴۷۱؛ نوادر الاخبار: ۱۰۸؛ کلیات حدیث قدسی: ۴۹۳

[2] قرۃ العین فی صلاۃ اللیل خفاجی: ۹۶

[3] الکافی: ۴۹۳/۲ ح ۱۰؛ تفسیر البرہان: ۳۸۹/۴ ح ۱؛ الوافی: ۵۱۴/۹؛ ھدایۃ الامہ: ۱۱۶/۳ ح ۲۰۰؛ روضۃ الواعظین: ۳۲۹/۲؛ جامع الاخبار: ۶۱؛ بحار الانوار: ۳۱۲/۹۰ و ۵۷/۹۱ و ۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۹۲/۷ ح ۸۸۲۳ و ۹۶ ح ۸۸۳۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۴۳/۱۰؛ امالی طوسی: ۶۶۲؛ الدعوات: ۳۱؛ مکارم الاخلاق: ۳۱۲؛ تاویل الآیات: ۴۵۳؛ ثواب الاعمال: ۱۵۵

[4] مرآۃ العقول: ۹۹/۱۲؛ مستمسک العروۃ: ۵۰۳/۶؛ ابحاث الہیئۃ: ۱۱/۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۳۶۸/۸؛ مجموع الرسائل: ۱۰۹؛ مہذب الاحکام: ۹۹/۷

تَذْهَبُ بِالنِّفَاقِ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجتے ہوئے اپنی آوازوں کو بلند کیا کرو کیونکہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1021} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَنَسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يَا عَلِيُّ مَنْ نَسِيَ الصَّلاَةَ عَلَيَّ فَقَدْ أَخْطَأَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے وہ دراصل جنت کا راستہ بھول گیا۔[3]

## تحقیق:

حدیث قوی ہے۔[4]

{1022} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسٍ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَمْ يَذْكُرُونَا إِلاَّ كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ ذِكْرَنَا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ ذِكْرَ عَدُوِّنَا مِنْ ذِكْرِ الشَّيْطَانِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ کسی مجلس میں جمع ہوں اور وہ نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہمارا (یعنی محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر کریں تو ان کے لئے یہ مجلس قیامت کے دن حسرت وندامت کا باعث ہوگی۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کے

[1] الکافی: ۲/ ۴۹۳ ح ۱۳؛ مکارم الاخلاق: ۳۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۱۹۲ ح ۹۰۸۸ و ۹۲۰۰ ح ۹۱۰۸؛ الوافی: ۹/ ۱۵۱۸؛ ثواب الاعمال: ۱۵۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۱۴۰ ح ۸۵۸؛ بحار الانوار: ۹۱/ ۵۹ ح ۴۱؛ المحضر: ۲۶۷ ح ۱۱۰

[2] شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۵/ ۴۰۳؛ مرآۃ العقول: ۱۲/ ۹۹

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/ ۳۵۲ ح ۵۷۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۰۲ ح ۹۱۱۳؛ الوافی: ۲۶/ ۹۸؛ مکارم الاخلاق: ۴۳۳؛ الفصول المہمہ: ۳/ ۳۳۳ ح ۳۰۵۶؛ بحار الانوار: ۷۴/ ۴۶ و ۹۱/ ۵۳؛ امالی طوسی: ۴۶۴؛ مستدرک الوسائل: ۵/ ۳۳۷ ح ۶۰۳۸؛ جامع الاخبار: ۶۰

[4] روضۃ المتقین: ۲۰/ ۳۴۷

ذکر سے ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

## مبطلاتِ نماز:

{1023} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ يُرَخَّصُ فِي النَّوْمِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلاَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کی کسی شئے (یعنی کسی حصے) میں بھی سونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1024} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ: لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ الْخَلاَءُ وَ الْبَوْلُ وَ الرِّيحُ وَ الصَّوْتُ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام دونوں نے فرمایا: چار چیزوں کے سوا کوئی چیز نماز کو باطل نہیں کرتی: پاخانہ، پیشاب، ریح اور آواز (یعنی کلام)۔ [5]

## تحقیق:

حدیث موثق یا حسن یا پھر صحیح ہے۔ [6]

---

[1] الکافی: ۲/۹۶/۳ ح۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۱۵۳ ح۸۹۸۱ و ۸۹۸۹ ح ۳۰۱۰۴؛ الوافی: ۹/۱۳۳۱؛ بحارالانوار: ۳۲/۳۶۸؛ عدۃ الداعی ونجاح الساعی: ۲۵۶؛ الفصول المہمہ: ۳/۳۳۱ ح۳۰۴۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۳۱ ح۸۶۱ و ۸۶۳؛

[2] مراۃ العقول: ۱۲/۱۲۰؛ الشہادۃ الثالثہ: ۲۰۵ و ۳۸۸؛ الصلاۃ خیر من النوم فی الاذان/ الوجہ الآخر شہرستانی: ۳۵؛ الاذان بین الاصالہ والتحریف شہرستانی: ۲۰۶/۳

[3] الکافی: ۳/۳۷۱ ح۱۶؛ الوافی: ۸/۸۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۵۴ ح۶۶۰ و ۷/۲۳۳ ح۹۲۰۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۸ ح۱۳۱۱ و ۱۰۲ ح۱۳۸۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۱۲ ح۶

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۵۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۲۸؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۶۳

[5] الکافی: ۳/۳۶۴ ح۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۱ ح ۱۳۶۲؛ الاستبصار: ۱/۴۰۰ ح۱۵۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۳۳ ح۹۲۰۲؛ الوافی: ۸/۸۶۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۱۵ ح۱

[6] مراۃ العقول: ۱۵/۲۳۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۰۹؛ جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۱/۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۱.

{1025} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع أَنَّهُ قَالَ: لَا تُعَادُ الصَّلَاةُ إِلَّا مِنْ خَمْسَةٍ الطَّهُورِ وَ الْوَقْتِ وَ الْقِبْلَةِ وَ الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ ثُمَّ قَالَ الْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ وَ التَّشَهُّدُ سُنَّةٌ وَ لَا تَنْقُضُ السُّنَّةُ الْفَرِيضَةَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ نہ کیا جائے سوائے پانچ چیزوں کے: طہارت، وقت، قبلہ، رکوع اور سجود پھر فرمایا: قرأت سنت ہے اور تشہد بھی سنت ہے اور کوئی سنت فریضہ کو ناقص (باطل) نہیں کرتی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1026} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَرْعُفُ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ وَ قَدْ صَلَّى بَعْضَ صَلَاتِهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ الْمَاءُ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ عَنْ خَلْفِهِ فَلْيَغْسِلْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْتَفِتَ وَ لْيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ حَتَّى يَلْتَفِتَ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ قَالَ وَ الْقَيْءُ مِثْلُ ذَلِكَ.

❂ عمر بن اذینہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کچھ نماز پڑھ چکا تھا کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر پانی اس کے دائیں بائیں یا پچھلی جانب ہو تو قبلہ سے انحراف کئے بغیر خون کو دھو ڈالے اس کے بعد جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہیں سے شروع کردے اور اگر وہاں پانی دستیاب نہ ہو اور اس کی تلاش میں قبلہ سے منہ پھیرنا پڑے تو پھر نماز کا اعادہ کرے اور قئے کا بھی یہی حکم ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳۹ ح ۹۹۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۳ ح ۵۹۷؛ الوافی: ۷/۴۴۳ و ۸/۹۱۹؛ مستدرک الوسائل: ۴/۱۹۶ ح ۴۴۷۳ و ۵/۱۳ ح ۵۲۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۹۱ ح ۷۴۲۲ و ۷/۲۳۴ ح ۹۲۰۴؛ الخصال: ۱/۲۸۴؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۵۷ ح ۳۰۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۳۶

[2] مصباح الفقیہ: ۱۲/۱۰۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۲۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۸۸؛ القواعد الفقہیہ مکارم: ۱/۵۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۴۵۱؛ مصابیح الظلام: ۷/۲۳۶؛ مستند الشیعہ: ۵/۶۸؛ مہذب الاحکام: ۵/۷۷؛ معجم المصطلحات: ۲۸۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/۵۱؛ المحصول فی علم الاصول: ۳/۵۸۷

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۶ ح ۱۰۵۲؛ الوافی: ۸/۸۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۳۸ ح ۹۲۱۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۱۹ ح ۳۱

[4] مدارک العروۃ: ۲/۳۲۳؛ غنائم الایام: ۲/۲۶۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۲؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۶۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۲۲؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۲۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/۲۱۶؛ استقصاء الاعتبار: ۶/۳۹۲؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۹۷؛ لوامع الاحکام: ۷/۱۰؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۴۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۹۱؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۵؛ العمل الابقی: ۱/۴۶۳؛ وسائل العباد: ۱/۱۲۸؛ مصابیح الظلام: ۹/۸۹؛ معالم الدین: ۲/۴۶۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۹۳؛ بغیۃ الہداۃ: ۲/۹۱۶؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳/۳۰۸؛ مدارک العروۃ: ۲/۴۲۳؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۰

{1027} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: الاِلْتِفَاتُ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ إِذَا كَانَ بِكُلِّهِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ التفات (قبلہ سے منہ پھیرنا) نماز کو قطع (باطل) کر دیتا ہے جب وہ کلی طور پر ہو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1028} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنْ تَكَلَّمْتَ أَوْ صَرَفْتَ وَجْهَكَ عَنِ الْقِبْلَةِ فَأَعِدِ الصَّلاَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم کلام کرو یا قبلہ سے اپنا چہرہ پھیر لو تو نماز کا اعادہ کرو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

{1029} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْقَهْقَهَةُ لاَ تَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَ تَنْقُضُ الصَّلاَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قہقہہ لگانا وضو کو باطل نہیں کرتا اور نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۹۹ ح ۷۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۴۴ ح ۹۲۳۳؛ الوافی: ۸/ ۸۷۵؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۵۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲۱۷ ح ۱۱؛ الاستبصار: ۱/ ۴۰۵ ح

[2] جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۹/ ۲۲؛ مدارک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام: ۳/ ۴۶۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۶۸؛ مناہج الاخیار علوی عاملی: ۱/ ۵۷۱؛ غنائم الایام: ۳/ ۵۹۲؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۵۹؛ مفتاح الکرامہ: ۳/ ۲۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۵۱؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۸۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۶۳؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۱۹۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۸؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۶/ ۳۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/ ۱۲۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۶۵؛ مستند الشیعہ: ۷/ ۲؛ مدارک العروۃ: ۱۶/ ۲۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۲۰

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۶۶ ح ۱۰۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/ ۳۱۳ ح ۵۲۴۴ و ۷/ ۲۴۵ ح ۹۲۳۶؛ الوافی: ۸/ ۸۶۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲۱۷ ح ۱۳ و ۲/ ۶۷ ح ۳۹۸

[4] موسوعہ کتب الامام الشہید الصدر: ۱۷/ ۹۱؛ بیان الفقہ: ۷/ ۲۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۲۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۳۴۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۱۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۲۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۸۷؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۵۳۰؛ دراسات فقہیہ: ۲/ ۱۱؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/ ۱۹۱

[5] الکافی: ۳/ ۳۶۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۲۴ ح ۱۳۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۲۶۱ ح ۶۷۷ و ۷/ ۲۵۰ ح ۹۲۴۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲۱۸ ح ۱۹

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[1]

{1030} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ فَضَالَةَ جَمِيعاً عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ اَلرَّجُلُ يَضَعُ يَدَهُ فِي اَلصَّلاَةِ وَ حَكَى اَلْيُمْنَى عَلَى اَلْيُسْرَى فَقَالَ ذَلِكَ اَلتَّكْفِيرُ لاَ تَفْعَلْ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نماز میں ہاتھ باندھ لیتا ہے اور پھر میں نے (با قاعدہ) دایاں ہاتھ بائیں پر باندھ کر دکھایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ تکفیر ہے پس ایسا مت کرو۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1031} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: شَيْئَانِ يُفْسِدُ اَلنَّاسُ بِهِمَا صَلاَتَهُمْ قَوْلُ اَلرَّجُلِ تَبَارَكَ اِسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لاَ إِلَهَ غَيْرُكَ وَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قَالَتْهُ اَلْجِنُّ بِجَهَالَةٍ فَحَكَى اَللَّهُ عَنْهُمْ وَ قَوْلُ اَلرَّجُلِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللَّهِ اَلصَّالِحِينَ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے لوگ اپنی نمازوں کو باطل کر لیتے ہیں: ایک یہ کہنا: تَبَارَكَ اِسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لاَ إِلَهَ غَيْرُكَ اور یہ وہ چیز ہے جسے جنوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے کہا تھا اور اللہ نے اس کی (سورہ

---

[1] شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۰۰؛ جامع المدارک: ۱/۴۰۹؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۰۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۲۶؛ مستند الشیعہ: ۷/۴۰؛ بیان الفقہ: ۴/۴۳۵؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۷/۵۰۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۵۰۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۱۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۷۵؛ تبصرۃ الفقہا: ۱/۸۷۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۱۹۰؛ جواہر الکلام: ۱۱/۵۲؛ ریاض المسائل: ۳/۸۴۲؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۲۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۵۲؛ شرح العروۃ: ۴/۴۶۰؛ مصابیح الظلام: ۹/۵۷؛ جامع المقاصد: ۲/۳۴۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۳۸؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۶۳؛ منتھی المطلب: ۵/۲۹۳

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۸۴ ح ۳۱۰؛ الوافی: ۸/۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۶۵ ح ۹۲۹۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۱۸ ح ۲۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۵

[3] ملاذ الاخیار: ۳/۵۵۴؛ جواہر الکلام: ۱۱/۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۳۰؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۳۵۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۱۴؛ منتھی المطلب: ۵/۲۹۹؛ شرح العروۃ: ۱۵/۲۲۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۳۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۹۹؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۲۰/۳۹؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۱؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۵۳؛ التوضیح النافع: ۲۸؛ ریاض المسائل: ۳/۲۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۳۰؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۲۵؛ روض الجنان: ۲/۸۸۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۴۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۶۸؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷/۲۴۴؛ غنائم الایام: ۲/۳۵۲؛ الفقہ المقارن: ۱۲۹

جن) میں حکایت کی ہے اور دوسرا (بے محل) اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1032} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي صَلَاتِهِ فَيَظُنُّ أَنَّ ثَوْبَهُ قَدِ انْخَرَقَ أَوْ أَصَابَهُ شَيْءٌ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ فِيهِ أَوْ يَمَسَّهُ قَالَ إِنْ كَانَ فِي مُقَدَّمِ ثَوْبِهِ أَوْ جَانِبَيْهِ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ فِي مُؤَخَّرِهِ فَلَا يَلْتَفِتْ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا کپڑا پھٹ گیا ہے یا اسے کوئی چیز لگی ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اسے دیکھے یا اسے ہاتھ سے چھوئے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر یہ صورت حال کپڑے کے اگلے یا دائیں بائیں والے حصے میں ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر پچھلی جانب ہو (کہ جسے دیکھنے کے لئے قبلہ سے کلی انحراف ہو جائے) تو پھر ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1033} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ يَعْنِي الْمُرَادِيَّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ كَلْبٌ وَ لَا حِمَارٌ وَ لَا امْرَأَةٌ وَ لَكِنِ اسْتَتِرُوا بِشَيْءٍ فَإِنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْكَ قَدْرَ ذِرَاعٍ رَافِعٌ مِنَ الْأَرْضِ فَقَدِ اسْتَتَرْتَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بھی چیز (جو نمازی کے آگے سے گزرے) چاہے کتا ہو یا گدھا ہو یا عورت ہو وہ نماز

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۶ ح ۱۲۹۰؛ الخصال: ۱/ ۵۰؛ الوافی: ۸/ ۷۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۰۹ ح ۸۳۰۱ و ۷/ ۲۸۶ ح ۹۳۵۹؛ بحارالانوار: ۸۱/ ۳۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۰۹ ح ۸۳۰۱ و ۷/ ۲۸۷ ح ۹۳۵۹؛ بحارالانوار: ۸۱/ ۳۲۰؛ تفسیر البرہان: ۵/ ۵۰۶؛ تفسیر نورالثقلین: ۵/ ۴۳۵؛ تفسیر کنزالدقائق: ۱۳/ ۴۷۵

[2] حدیث نمبر 961 کی طرف رجوع کیجئے۔

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۳۳ ح ۱۳۷۴؛ الوافی: ۸/ ۹۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۴۵ ح ۹۲۳۴؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۲؛ بحارالانوار: ۸۱/ ۵۸ و ۳۹۲؛ قرب الاسناد: ۱۹۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۲۲۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۱۳؛ استقصاء الاعتبار: ۶/ ۳۰۷؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۹۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۲۴۳؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۳۳۳؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۱۸۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۲۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۵۴؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۷۷؛ مفتاح الکرامہ: ۳/ ۱۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۶۴؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۱۷۴؛ کشف اللثام: ۳/ ۴۰۷؛ مستند الشیعہ: ۷/ ۲۳؛ مدارک العروۃ: ۱۶/ ۳۲

کو باطل نہیں کرتی لیکن اپنے آگے کسی چیز کا ستر بناؤ پس اگر ایک ہاتھ کی مقدار کے برابر کوئی چیز کھڑی کر دو تو گویا تم نے ستر کا اہتمام کر دیا۔ (۱)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۲)

{1034} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ بُزُرْجَ: أَنَّهُ سَأَلَ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَبَاكَى فِي الصَّلاَةِ الْمَفْرُوضَةِ حَتَّى يَبْكِيَ فَقَالَ قُرَّةُ عَيْنٍ وَ اللَّهِ وَ قَالَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاذْكُرْنِي عِنْدَهُ.

منصور بن یونس بزرج سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص فریضہ نماز میں رونے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ رو پڑتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بخدا یہ تو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب ایسا ہو تو اس وقت مجھے بھی یاد کرنا۔ (۳)

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔ (۴)

{1035} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ السَّلاَمِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْبُكَاءِ فِي الصَّلاَةِ أَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ قَالَ إِنْ بَكَى لِذِكْرِ جَنَّةٍ أَوْ نَارٍ فَذَلِكَ هُوَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي الصَّلاَةِ وَ إِنْ كَانَ ذَكَرَ مَيِّتاً لَهُ فَصَلاَتُهُ فَاسِدَةٌ.

❂ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نماز میں رونا نماز کو قطع کر دیتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو نمازی جنت یا دوزخ کو یاد کر کے روئے تو یہ نماز میں افضل ترین عمل ہے اور اگر کسی میت کو یاد کر کے روئے تو اس کی نماز باطل ہے۔ (۵)

---

(۱) تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۲۳ ح ۱۳۱۹؛ الاستبصار: ۱/ ۴۰۶ ح ۷۷۷؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۰۲؛ الوافی: ۷/ ۴۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۳۶ ح ۹۲۳۹؛ الکافی: ۳/ ۲۹۷ ح ؛ ھدایۃ الامہ: ۲/ ۱۵۴

(۲) ملاذ الاخیار: ۴/ ۸۹۴؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۹۰۲؛ مصباح الفقاھۃ: ۶/ ۳۴۴؛ موسوعۃ البرغانی: ۶/ ۲۷؛ مہذب الاحکام: ۵/ ۴۹۷؛ مستند الشیعہ: ۴/ ۳۵۱

(۳) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۱۷ ح ۹۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۴۷ ح ۹۲۴۰؛ الوافی: ۸/ ۸۸۰

(۴) لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۱۰۴

(۵) تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۷ ح ۱۲۹۵؛ الاستبصار: ۱/ ۴۰۸ ح ۱۵۵۸؛ الوافی: ۸/ ۸۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۴۷ ح ۹۲۴۳

## تحقیق:

حدیث ضعیف ہے [1] لیکن اس پر عمل کیا گیا ہے اور اسی کے مطابق فتویٰ موجود ہے۔ [2]

{1036} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَهْطٍ سَمِعُوهُ يَقُولُ: إِنَّ التَّبَسُّمَ فِي الصَّلاَةِ لاَ يَنْقُضُ الصَّلاَةَ وَلاَ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ إِنَّمَا يَقْطَعُ الضَّحِكُ الَّذِي فِيهِ الْقَهْقَهَةُ.

❁ ابن ابی عمیر ایک گروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اماميں علیہم السلام میں سے ایک امام علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز میں مسکرانا نہ نماز کو باطل کرتا ہے اور نہ ہی وضو کو باطل کرتا ہے لیکن وہ ہنسنا جس میں قہقہہ ہو وہ نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1037} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُرِيدُ الْحَاجَةَ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ وَيُسَبِّحُ وَالْمَرْأَةُ إِذَا أَرَادَتِ الْحَاجَةَ وَهِيَ تُصَلِّي تُصَفِّقُ بِيَدَيْهَا.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اسے کسی کام کی ضرورت پڑ جاتی ہے (تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے سر اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے اور (بلند آواز سے) تسبیح پڑھے (یعنی سبحان اللہ کہے) اور اگر عورت کو ضرورت پیش آئے جبکہ وہ نماز پڑھ رہی ہو تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائے۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [6]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۴/۴۷۴
[2] توضیح المسائل فاضل لنکرانی: ۲۴۴ ف ۱۱۷۳؛ توضیح المسائل صادق شیرازی: ۲۳۱ ف ۱۲۳۹
[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۲ ح ۱۲۲۴؛ الاستبصار: ۱/۸۶ ح ۲۷۳؛ الوافی: ۶/۲۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۶۳ ح ۶۸۳ و ۷/۲۵۰ ح ۹۲۳۹
[4] منتہی المطلب: ۱/۲۲۴؛ شرح العروۃ: ۱۵/۴۹۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۵۷۵؛ ملاذ الاخیار: ۱/۸۳؛ الاخبار الدخیلہ: ۳/۲۲۳؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۳/۷۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۵؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵/۳۰۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۵۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۵/۴۹۷؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۰۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۲۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/۲۷۵
[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۷۰ ح ۱۰۷۵؛ الکافی: ۳/۳۶۵ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۴ ح ۱۳۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۵۴ ح ۹۲۶۰
[6] شرح مبانی العروۃ الوثقی: ۱۵/۵۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۲۸۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۳۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۲۷۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۶؛ منتہی المطلب: ۵/۲۸۳؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱۲۵؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۸۹/۲۸؛ مدارک العروۃ: ۴/۶۲۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۵/۵۰۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۵؛ غنائم الایام: ۲/۵۸۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۴۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۲/۲۵۲؛ جواہر الکلام: ۹/۹۲؛ مدارک الاحکام: ۳/۱۹۴؛ کشف اللثام: ۴/۱۷۵

## قول مؤلف:

اس طرح کی توجہ دلانے کے لئے بعض دیگر طریقے بھی ذکر ہوئے ہیں جیسے عورت کا ران پر ہاتھ مارنا یا مرد کا دیوار پر ہاتھ مارنا یا نماز کو بلند آواز سے پڑھنا وغیرہ تو یہ سب نماز کو باطل نہیں کرتے ہیں (واللہ اعلم)۔

(1038) مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَجِيلٍ أَخُو عَلِيِّ بْنِ بَجِيلٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يُصَلِّي فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ وَ هُوَ بَيْنَ اَلسَّجْدَتَيْنِ فَرَمَاهُ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ بِحَصَاةٍ فَأَقْبَلَ اَلرَّجُلُ إِلَيْهِ.

۞ علی بن بجیل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے کہ ایک شخص آپ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو آپ علیہ السلام نے اسے کنکر مارا تو وہ شخص آپ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو گیا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1039} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : كُلُّ مَا ذَكَرْتَ اَللَّهَ بِهِ وَ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَهُوَ مِنَ اَلصَّلاَةِ وَ إِنْ قُلْتَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اَللَّهِ اَلصَّالِحِينَ فَقَدِ اِنْصَرَفْتَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی اللہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرو تو یہ نماز میں سے ہے اور اگر تم (کہیں بھی) السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین کہہ دو تو یہ نماز کا خاتمہ ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1040} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ فِي صَلاَةِ اَلْفَرِيضَةِ بِكُلِّ شَيْءٍ يُنَاجِي رَبَّهُ قَالَ نَعَمْ.

۞ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی نماز فریضہ میں ہر قسم کے کلام سے اپنے

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۷۱ ح ۱۰۷۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۲۷ ح ۱۳۴۲؛ الوافی: ۸/ ۸۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۵۸ ح ۹۲۶۹

[2] لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۴۵؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۵۸؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۶

[3] الکافی: ۳/ ۳۳۷ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۱۶ ح ۱۲۹۳؛ الوافی: ۸/ ۷۶۶؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۴۲۶ ح ۸۳۴۶؛ ہدایۃ الامہ: ۳/ ۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۱؛ مفتاح الفلاح: ۶۲؛ مجموع الرسائل: ۱۰۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۱۴؛ مفتاح الکرامہ: ۷/ ۵۲۴؛ الجواہر الغوالی: ۳۱؛ الرسالات الفقہیہ: ۸۹؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/ ۹۸؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۴۰۲؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۳۳۳؛ المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۲/ ۵۷؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۷۲؛ المسالک الجامعیہ: ۴۰۷

[4] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۹۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۹؛ جواہر الکلام فی شرح شرائع: ۱۱/ ۱۹؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۹۲؛ منتہی المطلب: ۵/ ۸۴؛ اشباہ والنظائر: ۲۰۵ و ۲۱۳

رب سے مناجات کر سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1041} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ هُوَ فِي الصَّلاَةِ فَقُلْتُ السَّلاَمُ عَلَيْكَ فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ فَسَكَتَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ أَيَرُدُّ السَّلاَمَ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ قَالَ نَعَمْ مِثْلَ مَا قِيلَ لَهُ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے پس میں نے کہا: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ

آپ علیہ السلام نے جواب دیا: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ (اور وعلیکم السلام نہیں کہا)

پھر میں نے عرض کیا: آپ علیہ السلام نے کس حال میں صبح کی؟

لیکن امام علیہ السلام خاموش رہے اور پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا: کیا نماز گزار سلام کا جواب دے سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اسی طرح (جواب دے) جس طرح اسے سلام کیا جائے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

---

(1) تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۶ ح ۱۳۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۶/۲۸۹ ح ۷۹۹۸ و ۷/۲۶۳ ح ۹۲۸۸؛ الوافی: ۸/۸۷۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۰۰؛ عوالم العلوم: ۲۳/۹۸۳؛ المعتبر: ۲/۲۶۵

(2) مدارک الاحکام: ۳/۳۷۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۹۸۴؛ جواہر الکلام: ۱۱/۹۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۲۵۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۸۳؛ اشباہ و نظائر: ۳۰۹؛ غنائم الایام: ۳/۳۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۸/۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۹۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۸۱؛ الدر النجفیہ: ۲/۹؛ منتہی المطلب: ۵/۲۹۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۳۲۰؛ مجمع الرسائل: ۲۸؛ رسالہ القلم: ۳۰۹/۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۱/۲۴۹؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۵۲۲؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۶۰۳؛ غنائم الایام: ۳/۳۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۸۶۳؛ النور الساطع: ۱/۲۴۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۰۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۶۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲۴۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۶۲۳؛ مستند الشیعہ: ۷/۳۰

(3) تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۹ ح ۱۳۴۹؛ الوافی: ۸/۸۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۶۷ ح ۹۳۰۲؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۴۳؛ المعتبر: ۲/۲۶۳

(4) منتہی المطلب: ۵/۱۵۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۲۲؛ شرح العروۃ الوثقی: ۱۵/۵۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۰۳؛ فقہ الصادق: ۵/۱۴۳؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۷۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲۰۳؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۵۸؛ مہذب الاحکام: ۷/۸۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/۵۷۴؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۸/۲۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۲۵۹؛ ماوراء الفقہ: ۳/۱۵۹؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۵۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۹۵؛ روض الجنان: ۲/۹۰۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۵۵

{1042} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الرَّجُلُ وَ أَنْتَ تُصَلِّي قَالَ تَرُدُّ عَلَيْهِ خَفِيّاً كَمَا قَالَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو اور کوئی شخص تم پر سلام کرے تو آہستگی سے اسی طرح جواب دے دو جس طرح اس نے کہا۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

## قول مؤلف:

یعنی اگر اس نے سلام علیک یا السلام علیک کہا تو تم بھی یہی الفاظ دوہراؤ اور علیک السلام یا وعلیکم السلام نہ کہو البتہ یہ واضح رہے کہ نماز گزار کو سلام کرنا منع ہے چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہودیوں اور نصرانیوں پر سلام نہ کرو اور نہ ہی نماز گزار پر سلام کرو کیونکہ نمازی جواب نہیں دے سکتا کیونکہ مسلمان کا سلام کرنا سنت اور جواب دینا فرض ہے اور نہ ہی سود کھانے والے شخص پر سلام کرو، اور نہ ہی پاخانہ کرتے ہوئے بیٹھے شخص پر اور نہ ہی اس پر سلام کرو جو حمام میں ہو۔ ③

{1043} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی شخص کو نماز میں چھینک آجائے تو الحمد للہ کہو۔ ④

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ⑤

---

① تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۲ ح ۱۳۶۶؛ الوافی: ۸/۸۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۶۸ ح ۹۳۰۴؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۴۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۴۱ ح ۱۰۶۵

② ملاذ الاخیار: ۴/۵۱۰؛ منتھی المطلب: ۵/۳۱۸؛ فقہ الصادق: ۵/۱۴۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۳۳؛ آیات الاحکام استرآبادی: ۱/۲۴۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۲۳؛ العروۃ الوثقیٰ والتعلیقات علیہا یزدی: ۷/۵۰۰؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۵/۴۷۴؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۸۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۳۶۸؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۵۲؛ مستند الشیعہ: ۷/۶۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۵۵

③ الخصال: ۲/۴۸۴؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۰ ح ۹۳۰۹ و ۱۲/۵۱ ح ۱۵۶۱۷؛ تفسیر الصافی: ۱/۴۷۸؛ الوافی: ۵/۶۰۱؛ بحار الانوار: ۷۳/۹؛ مشکوٰۃ الانوار: ۱۹۸؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۴۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۲۶

④ تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۲ ح ۱۳۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۱ ح ۹۳۱۲؛ الوافی: ۸/۸۹۰

⑤ ملاذ الاخیار: ۴/۵۱۰؛ منتھی المطلب: ۵/۳۱۴؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۹؛ شرح العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۰۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۴۳؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۹۱

{1044} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُعَلَّى أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَسْمَعُ الْعَطْسَةَ وَ أَنَا فِي الصَّلاَةِ فَأَحْمَدُ اللَّهَ وَ أُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ نَعَمْ وَ إِذَا عَطَسَ أَخُوكَ وَ أَنْتَ فِي الصَّلاَةِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَ إِنْ كَانَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ صَاحِبِكَ الْيَمُّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں اور چھینک کی آواز سنتا ہوں تو اللہ کی حمد کرتا ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (درست ہے) اور جب تمہارے کسی (دینی) بھائی کو چھینک آئے اور تم نماز پڑھ رہے ہو تو اللہ کی حمد کرو (یعنی الحمد للہ کہو) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو اور اگر تمہارے اور (چھینکنے والے) تمہارے صاحب کے درمیان سمندر بھی حائل ہو تب بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{1045} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ: أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ يَرَى الْعَقْرَبَ وَ الْأَفْعَى وَ الْحَيَّةَ وَ هُوَ يُصَلِّي أَ يَقْتُلُهَا قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ فَعَلَ.

زرارہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھتے ہوئے بچھو، ناگ اور سانپ کو دیکھتا ہے تو کیا انہیں مار سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر چاہے تو ایسا کرے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۶۶ ح ۳؛ الوافی: ۸/۸۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۱ ح ۹۳۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۲ ح ۱۳۶۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۷ ح ۱۰۵۸؛ عوالی اللئالی: ۱/۳۳۷

[2] مصابیح الظلام: ۹/۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۲۶؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۲۳۱؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۶۶؛ غنائم الایام: ۳/۲۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۳۹؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۹۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۵۷ ح ۷۸۶؛ الوافی: ۸/۸۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۳ ح ۹۳۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۲۸

[4] روضۃ المتقین: ۲/۱۳۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۷۰؛ جواہر الکلام: ۱۱/۵۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۳۷۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۴۷۰؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۳؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۳۸؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۲

{1046} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الصَّلاَةِ فَيَرَى حَيَّةً بِحِيَالِهِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَنَاوَلَهَا فَيَقْتُلَهَا فَقَالَ إِنْ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا خُطْوَةٌ وَاحِدَةٌ فَلْيَخْطُ وَ لْيَقْتُلْهَا وَ إِلاَّ فَلاَ.

❂ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ اس کے سامنے سانپ موجود ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اسے پکڑ کر مار دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اس (سانپ) کے درمیان صرف ایک قدم کا فاصلہ ہے تو قدم آگے بڑھائے اور اسے مار دے اور اگر فاصلہ زیادہ ہے تو پھر نہ مارے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1047} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْبَقَّةَ وَ الْبُرْغُوثَ وَ الْقَمْلَةَ وَ الذُّبَابَ فِي الصَّلاَةِ أَ يَنْقُضُ صَلاَتَهُ وَ وُضُوءَهُ قَالَ لاَ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک شخص نماز پڑھتے ہوئے مچھر، کھٹمل، جوں اور مکھی کو مار دیتا ہے تو کیا اس کی نماز اور اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1048} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۳۱ ح ۲۴ ۱۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۶۹ ح ۱۰۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۷۳ ح ۹۳۲۰؛ الوافی: ۸/ ۹۰۳

[2] جواہر الکلام: ۱۱/ ۵۸؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۴۹۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۶/ ۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۳/ ۵۰۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۰۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/ ۵۶۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۱۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۴

[3] الکافی: ۳/ ۳۶۷ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۳۰ ح ۱۳۵۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۶۸ ح ۱۰۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱/ ۲۹۳ ح ۷۷۰ و ۷/ ۲۷۴ ح ۹۳۲۲؛ الوافی: ۸/ ۹۰۵؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۲۹۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲۲۸

[4] بحار الانوار: ۸۱/ ۲۹۹؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۵۶؛ منتہی المطلب: ۵/ ۲۹۴؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۰۶؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۷۰؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۲۳۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۴

تُؤْذِيهِ الدَّابَّةُ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ يُلْقِيهَا عَنْهُ إِنْ شَاءَ أَوْ يَدْفِنُهَا فِي الْحَصَى.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور کوئی رینگنے والا جانور (جیسے جوں اور کھٹمل وغیرہ) اسے اذیت پہنچاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر چاہے تو اسے دور پھینک دے یا اسے کنکریوں میں دفن کردے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1049} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مِسْمَعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقُلْتُ أَكُونُ أُصَلِّي فَتَمُرُّ بِي جَارِيَةٌ فَرُبَّمَا ضَمَمْتُهَا إِلَيَّ قَالَ لاَ بَأْسَ.

۞ مسمع سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں بعض اوقات نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں کہ میری کنیز، میرے پاس سے گزرتی ہے اور میں اسے اپنی طرف کھینچتا ہوں تو (کیا نماز باطل ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا حسن ہے[5]

{1050} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَيْثَمٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي أَبِيتُ وَأُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَكُونُ فِي الْوَتْرِ فَأَعْطَشُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقْطَعَ الدُّعَاءَ فَأَشْرَبَ وَأَكْرَهُ أَنْ أُصْبِحَ وَأَنَا عَطْشَانُ وَأَمَامِي قُلَّةٌ بَيْنِي وَبَيْنَهَا خُطْوَتَانِ أَوْ ثَلاَثَةٌ قَالَ تَسْعَى إِلَيْهَا وَتَشْرَبُ مِنْهَا حَاجَتَكَ وَتَعُودُ فِي الدُّعَاءِ.

۞ سعید الاعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں رات کو سوتا ہوں اور صبح روزہ رکھنے کا ارادہ بھی ہے پس جب نماز وتر پڑھ رہا ہوتا ہوں تو میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ دعا کو قطع کرکے پانی پیوں اور یہ بھی نہیں چاہتا کہ پیاس

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۶۸ ح ۱۰۶۸؛ الوافی: ۸/۹۰۶؛ بحارالانوار: ۸۱/۲۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۵ ح ۹۳۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۲۸

[2] مہذب الاحکام: ۷/۲۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۳۸

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۹ ح ۱۳۵۰؛ الوافی: ۸/۸۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۸ ح ۹۳۳۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۰۳؛ مصابیح الظلام: ۲/۲۳۲ و ۹/۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۶؛ شرح طہارۃ القواعد: ۳۴۸؛ بحوث فی الفقہ (الخمس) شاہرودی: ۱/۱۹۲

[5] الحدائق الناضرۃ: ۹/۳۶

کی حالت میں صبح کروں (اور پیاسا روزہ رکھوں) جبکہ پانی کا مٹکا میرے سامنے رکھا ہوا ہے بس دو یا تین قدم کا فاصلہ ہے تو (کیا کروں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ادھر چل کر جاؤ اور بقدر ضرورت پانی پیو اور پھر اپنی دعا (نماز) کی طرف لوٹ آؤ۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1051} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ اَلسَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ تَحْمِلَ اَلْمَرْأَةُ صَبِيَّهَا وَ هِيَ تُصَلِّي وَ تُرْضِعَهُ وَ هِيَ تَتَشَهَّدُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی عورت نماز پڑھتے ہوئے اپنے بچے کو اٹھائے اور تشہد پڑھتے ہوئے اسے دودھ پلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

## قول مؤلف:

ایک حدیث میں اس کی ممانعت بھی وارد ہے لہٰذا ممکن ہے کہ یہ جواز یا اضطرار یا ضرورت پر محمول ہو۔ (واللہ اعلم)

{1052} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَنَّ فِي صَلاَتِهِ فَقَدْ تَكَلَّمَ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنی نماز میں کراہتا ہے تو گویا وہ کلام کرتا ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۳۲۹ ح ۵۳ ۱۳؛ الوافی: ۸/۹۰۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۷۹ ح ۹۳۳۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۹۳ ح ۱۳۲۱

[2] لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۰۲؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۰۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۰۵؛ غنائم الایام: ۳/۲۵۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۰ ح ۱۳۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۸۰ ح ۹۳۳۸؛ الوافی: ۸/۹۰۲

[4] ملاذ الاخیار: ۳/۵۰۵؛ مختارات من احکام النساء: ۵۷؛ منتہی المطلب: ۵/۲۹۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۳۱؛ شرح طہارۃ القواعد: ۸/۳۳۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۶؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۴۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۳؛ مستند الشیعہ: ۳/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۰؛ ریاض المسائل: ۳/۱۹۶؛ ینابیع الاحکام: ۳/۲۷۴؛ فقہ المسائل المستحدثۃ: ۷۰؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۳۰؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۳۸

[5] تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۰ ح ۱۳۵۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۵۴ ح ۱۵۲۹؛ الوافی: ۸/۷۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۸۱ ح ۹۳۴۳؛

## تحقیق:

حدیث موثق ہے (1) یا معتبر ہے (2) نیز واضح رہے کہ اس کے مطابق فتویٰ ان الفاظ میں موجود ہے کہ آخ اور آہ اور ان ہی جیسے الفاظ کا عمداً کہنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ (3)

{1053} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ دَعَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَهَا فَأَجَابَهُ بِحَاجَتِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَمْضِي عَلَى صَلاَتِهِ.

❁ عقبہ بن خالد سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اسے کسی شخص نے آواز اور اس نے بھول کر اس کی ضرورت کے مطابق اسے جواب دے دیا تو اب کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنی نماز کو جاری رکھے۔ (4)

## تحقیق:

حدیث کا صحیح ہے۔ (5)

## قول مؤلف:

تہذیب الاحکام اور الاستبصار میں حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی درج ہیں کہ وہ کثرت سے تکبیر کہے (واللہ اعلم)

{1054} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَعْبَثُ بِذَكَرِهِ فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ وَمَا لَهُ فَعَلَ قُلْتُ عَبِثَ بِهِ حَتَّى مَسَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ.

❁ معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نماز فریضہ کے دوران اپنے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے تو (نماز باطل ہوگی)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ یہ فعل کرتا کیوں ہے؟

میں نے عرض کیا: عبث کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے اسے مس کرتا ہے؟

---

(1) روضۃ المتقین: ۴۳۸/۲

(2) موسوعۃ الامام الخوئی: ۴۳۹/۱۵؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳۲۴/۲

(3) توضیح المسائل آقا سیستانی: ۱۸۳ف ۱۱۲۰

(4) من لا یحضرہ الفقیہ: ۵۲۲/۱ ح ۱۵۹۶؛ تہذیب الاحکام: ۳۵۱/۲ ح ۱۴۵۶؛ الوافی: ۸۷۷/۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۸۱/۷ ح ۹۳۴۳؛ الاستبصار: ۳۷۸/۱ ح ۱۴۳۶؛

(5) لوامع صاحبقرانی: ۴۱۸/۵

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1055} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ فِي الصَّلاَةِ فَتَظُنُّ أَنَّهَا قَدْ حَاضَتْ قَالَ تُدْخِلُ يَدَهَا فَتَمَسُّ الْمَوْضِعَ فَإِنْ رَأَتْ شَيْئاً انْصَرَفَتْ وَإِنْ لَمْ تَرَ شَيْئاً أَتَمَّتْ صَلاَتَهَا .

❁ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو نماز پڑھ رہی تھی تو اسے گمان ہوا کہ اسے حیض آ گیا ہے تو وہ اپنا ہاتھ (اپنی شلوار وغیرہ میں) داخل کرے اور (متعلقہ) جگہ (یعنی اندام نہانی) کو مس کرے پس اگر وہاں کوئی چیز (خون) نظر آئے تو نماز توڑ دے اور اگر کوئی شے نظر نہ آئے تو اپنی نماز مکمل کرے۔ ③

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ④

{1056} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُحَرِّكُ بَعْضَ أَسْنَانِهِ وَ هُوَ فِي الصَّلاَةِ هَلْ يَنْزِعُهُ قَالَ إِنْ كَانَ لاَ يُدْمِيهِ فَلْيَنْزِعْهُ وَ إِنْ كَانَ يُدْمِيهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ الثَّالُولُ أَوِ الْجُرْحُ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَقْطَعَ الثَّالُولَ وَ هُوَ فِي صَلاَتِهِ أَوْ يَنْتِفَ بَعْضَ لَحْمِهِ مِنْ ذَلِكَ الْجُرْحِ وَ يَطْرَحَهُ قَالَ إِنْ لَمْ يَتَخَوَّفْ أَنْ يَسِيلَ الدَّمُ فَلاَ بَأْسَ وَ إِنْ تَخَوَّفَ أَنْ يَسِيلَ الدَّمُ فَلاَ يَفْعَلْهُ وَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي صَلاَتِهِ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَشَجَّهُ فَسَالَ الدَّمُ فَانْصَرَفَ وَ غَسَلَهُ وَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ هَلْ يَعْتَدُّ بِمَا صَلَّى أَوْ يَسْتَقْبِلُ الصَّلاَةَ قَالَ يَسْتَقْبِلُ الصَّلاَةَ وَ لاَ يَعْتَدُّ بِشَيْءٍ مِمَّا صَلَّى وَ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِهِ خُرْءَ الطَّيْرِ أَوْ غَيْرَهُ هَلْ يَحُكُّهُ وَ هُوَ فِي صَلاَتِهِ قَالَ لاَ بَأْسَ وَ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَ هُوَ يُصَلِّي .

---

① تہذیب الاحکام: ۲/۳۳۳ ح ۳۷۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۸۳ ح ۹۳۵۰؛ الوافی: ۸/۸۹۲

② ملاذ الاخیار: ۴/۵۱۳؛ منتھی المطلب: ۵/۳۰۸؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۵۶؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۱۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶

③ الکافی: ۳/۱۰۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۹۴ ح ۱۲۲۲؛ الوافی: ۶/۳۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۷۰ ح ۲۰۴۳ و ۲/۳۵۵ ح ۲۳۵۱ و ۷/۲۸۳ ح ۹۳۵۲؛ حدایۃ الامہ: ۱/۲۰۷

④ مرآۃ العقول: ۱۳/۲۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۴۰؛ مصباح المنہاج: ۴/۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/۵؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۱۳۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۴/۲۵۰؛ موسوعہ البرغانی: ۱/۳۷۳؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۹۴؛ مصابیح الظلام: ۱/۹۳؛ لوامع الاحکام: ۲۷۷

⚪ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کا دانت ہلتا ہے تو کیا اسے اکھیڑ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر خون نہ نکلتا ہو تو اکھیڑ دے اور اگر خون نکل آئے تو پھر نماز چھوڑ دے۔

اور میں نے اس شخص کے بارے پوچھا جسے پھوڑا نکلا ہوا ہے یا کوئی زخم ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اس پھوڑے یا زخم سے مسے کو توڑے یا زخم کے کھرنڈ کو نکال کر دور پھینک دے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر خون نکلنے کا اندیشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ خون بہے گا تو پھر ایسا نہ کرے۔

اور میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں ہے کہ کسی دوسرے شخص نے اسے پتھر مار کر زخمی کر دیا اور خون بہنے لگا تو وہ وہاں سے پلٹا اور زخم کو دھویا مگر کسی سے کوئی بات نہیں کی اور واپس مسجد میں آ گیا تو کیا وہ جتنی نماز پڑھ چکا اسے دوبارہ پڑھے یا اس سے آگے پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ آگے نماز پڑھے اور جتنی پڑھ چکا اس میں سے کسی شئے کا اعادہ نہ کرے۔

اور میں نے پوچھا کہ ایک شخص نماز میں ہے اور اس نے اپنے کپڑے پر کسی چڑیا وغیرہ کی کوئی بیٹ دیکھی تو کیا وہ اسے رگڑ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

نیز آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کہ ایک شخص آسمان کی طرف نگاہ بلند کرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1057} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَكُّ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا بَأْسَ.

⚪ حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھتے ہوئے بدن کو کھجلتا ہے تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۵۳ ح ۷۷۲؛ الوافی: ۸/ ۸۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۸۴ ح ۹۳۵۳؛ قرب الاسناد: ۱۸۹؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۷۸ ح ۱۵۷۲؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱/ ۲۴؛ الاستبصار: ۱/ ۴۰۴ ح ۱۶۸۷؛ بحار الانوار: ۸۱/ ۲۹۳

[2] لوامع صاحبقرانی: ۳/ ۵۶۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۲۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۵۶؛ کشف اللثام: ۴/ ۱۷۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲/ ۴۳۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۴۲؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۹/ ۲۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۸/ ۳۱؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۲۳۵؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۲۲۸؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۴/ ۵۱؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۹/ ۶۴۳؛ فقہ الشیعہ (کتاب الطہارۃ): ۴/ ۳۷۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۱/ ۸۰۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۱/ ۷۷؛ العمل الابقی: ۱/ ۲۳۹؛ لوامع الاحکام: ۱۰۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۶۸ ح ۱۰۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۸۵ ح ۹۳۵۵؛ الوافی: ۸/ ۹۰۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## قول مؤلف:

دوسری حدیث میں ہے کہ علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص حالت رکوع یا سجود میں ہے اور اسے بدن کے کسی حصے میں کھجلی محسوس ہوتی ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ رکوع وسجود سے ہاتھ اٹھائے اور اس جگہ کو کھجلے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کے لئے اسے برداشت کرنا شاق ہو تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر فراغت تک صبر کر سکے تو یہ افضل ہے۔ [2]

{1058} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يَسْتَدْخِلَ الدَّوَاءَ ثُمَّ يُصَلِّيَ وَ هُوَ مَعَهُ أَ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ قَالَ لاَ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَلاَ يُصَلِّي حَتَّى يَطْرَحَهُ.

❁ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایک شخص کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے اندر دوا داخل کرے اور پھر نماز پڑھے اور کیا اس (دوا) کے ساتھ اس کا وضو ٹوٹ جائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن وہ نماز نہ پڑھے جب تک کہ اسے منہا نہ کرے (یعنی نکال نہ لے یا اثر ختم نہ کرے)۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1059} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: كَانَ الَّذِي فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْعِبَادِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَ فِيهِنَّ الْقِرَاءَةُ وَ لَيْسَ فِيهِنَّ وَهْمٌ يَعْنِي سَهْواً فَزَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سَبْعاً وَ فِيهِنَّ الْوَهْمُ وَ لَيْسَ فِيهِنَّ قِرَاءَةٌ فَمَنْ شَكَّ فِي الْأُولَيَيْنِ أَعَادَ حَتَّى يَحْفَظَ وَ يَكُونَ عَلَى

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۱۷۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۹ ۳۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۵۷؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۱۷؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۲۳۲؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۲/۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۶

[2] قرب الاسناد: ۱۸۸؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۳۰ ح ۸۱۰۵؛ بحارالانوار: ۸۲/۱۱۹

[3] الکافی: ۳/۳۶ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۱/۳۵۵ ح ۱۰۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱/۲۹۱ ح ۷۶۶ و ۷/۲۸۹ ح ۹۳۶۸؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۰۶؛ الوافی: ۶/۲۵۱؛ بحارالانوار: ۷۷/۲۱۲؛ قرب الاسناد: ۱۸۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۲۶ ح ۸؛

[4] مراۃ العقول: ۱۳/۱۷؛ مستند العروۃ: ۱/۳۹۸؛ منتھی المطلب: ۱/۱۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵؛ کشف اللثام: ۱/۱۹۰؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۳۷۸

يَقِينٍ وَمَنْ شَكَّ فِي الْأَخِيرَتَيْنِ عَمِلَ بِالْوَهْمِ.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز جو خدا نے بندوں پر فرض کی تھی وہ دس رکعت تھی جن میں قرأت ہے اور وہم (شک) کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات رکعت کا اضافہ کیا تو ان میں ہی شک ہوتا ہے اور ان میں قرأت نہیں ہے پس جس شخص کو پہلی دو رکعتوں میں شک پڑ جائے (اور زائل نہ ہو) تو وہ نماز کا اعادہ کرے تا کہ اسے نماز کی صحت کا یقین ہو جائے اور جسے آخری دو رکعتوں میں شک پڑے تو وہ وہم (شکیات) کا احکام پر عمل کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1060} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَلاَ يَدْرِي وَاحِدَةً صَلَّى أَمْ ثِنْتَيْنِ قَالَ يَسْتَقْبِلُ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ أَنَّهُ قَدْ أَتَمَّ وَفِي الْجُمُعَةِ وَفِي الْمَغْرِبِ وَفِي الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے مگر (شک کی وجہ سے) نہیں جانتا کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: از سر نو نماز پڑھے تا کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے پوری نماز پڑھی ہے اور یہی حکم نماز جمعہ، مغرب اور سفر میں (قصر) نماز کا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۰۱ ح ۶۰۵؛ الکافی: ۳/۲۷۲ ح ۲؛ السرائر: ۳/۵۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۸۷ ح ۱۰۳۴۵؛ بحار الانوار: ۸۲/۸۷

[2] مستمسک العروۃ: ۷/۳۴۹؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۳/۱۲۶۸؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۲۱۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۵۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۸۸؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۲۹؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۲۲۶؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۵۳۳؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۶۷؛ الرسائل الفقہاریہ: ۳۲۰؛ کفایۃ الاصول: ۵/۳۲۳؛ ریاض المسائل: ۴/۱۳۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۳۹؛ استقصاء الاعتبار: ۵/۱۹۰؛ اصول الفقہ حلی: ۶/۱۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۳۴۳؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۵۹

[3] الکافی: ۳/۳۵۱ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۷۹ ح ۷۱۵؛ الاستبصار: ۱/۳۶۵ ح ۱۳۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۹۴ ح ۱۰۴۰۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۳۶

[4] شرح العروۃ: ۱۸/۵۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۳۵۵؛ منتہی المطلب: ۷/۲۲؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۳۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴/۸۴؛ روض الجنان: ۲/۸۹۸؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۷۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۳۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۴۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/۱۵۰؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۲۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۶۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۸۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۸۲؛ جامع المدارک: ۱/۴۳۹؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۱۲؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۸۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۱۶۲

{1061} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ وَ بُكَيْرٍ ابْنَيْ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَنَ أَنَّهُ زَادَ فِي صَلاَتِهِ الْمَكْتُوبَةِ لَمْ يَعْتَدَّ بِهَا وَ اسْتَقْبَلَ صَلاَتَهُ اسْتِقْبَالاً إِذَا كَانَ قَدِ اسْتَيْقَنَ يَقِيناً.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی شخص کو یقین ہوجائے کہ اس نے نماز فریضہ میں اضافہ کیا ہے تو وہ اس نماز کی کوئی پرواہ نہ کرے (کیونکہ وہ باطل ہے) اور از سر نو نماز پڑھے بشرطیکہ وہ اپنے یقین پر قائم ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

## قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی ان شاءاللہ۔

## وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں:

{1062} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ صَلاَةَ لِحَاقِنٍ وَ لاَ لِحَاقِبٍ وَ لاَ لِحَازِقٍ. وَ الْحَاقِنُ الَّذِي بِهِ الْبَوْلُ وَ الْحَاقِبُ الَّذِي بِهِ الْغَائِطُ وَ الْحَاذِقُ الَّذِي بِهِ ضَغْطَةُ الْخُفِّ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ حاقن، حاقب اور حازق کی نماز نہیں ہے اور حاقن سے پیشاب روکنے والا، حاقب سے پاخانہ روکنے والا اور حازق سے تنگ موزہ پہننے والا مراد ہے۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۵۳ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۴ ح۶۳؛ الاستبصار: ۱/۳۷۶ ح۴۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۱ ح۱۰۵۰۸؛ ہدایۃ الامہ: ۳/۳۳۷ ح۱۶؛ الوافی: ۸/۹۶۴؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۳

[2] القواعد الفقہیہ سبزواری: ۱/۱۷۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ) ۲: ۵۲؛ رسالۃ القلم: ۸/۱۸ ۳۱؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۲/۳۵۷؛ وسائل العباد: ۲/۸۶؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۰۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۷۸؛ المباحث الاصولیہ: ۱۱/۱۰۷؛ عمدۃ الاصول: ۲/۳۶۰؛ جواہر الکلام: ۱۲/۲۵۴؛ العناوین الفقہیہ مراغی: ۱/۴۴۳؛ قاعدۃ الفراغ شاہرودی: ۷۳؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۶۵؛ فقہ الصادق ؑ: ۷/۲۶۵؛ اوثق الوسائل: ۵۹۵؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۳۳۲؛ ارشاد العقول: ۳/۲۰۲؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۱/۲۲۵؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۸/۵؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۵۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۹۳؛ منتہی المطلب: ۷/۱۵؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۰۰؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۹۵؛ المہذب البارع: ۱/۳۸۶؛ مستند الشیعہ: ۱۸/۵

[3] معانی الاخبار: ۲۳۷؛ امالی صدوق: ۴۱۳ مجلس ۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۵۲ ح ؛ بحار الانوار: ۸۱/۳۱۹

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے کیونکہ شیخ صدوق نے اسے اس سند سے روایت کیا ہے: ابی رحمہ اللہ [1] قال حدثنا سعد بن عبداللہ [2] عن یعقوب بن یزید [3] عن یحییٰ بن المبارک [4] عن عبداللہ بن جبلہ [5] عن اسحاق بن عمار [6] قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام

{1063} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِذَا قُمْتَ فِي الصَّلاَةِ فَعَلَيْكَ بِالْإِقْبَالِ عَلَى صَلاَتِكَ فَإِنَّمَا يُحْسَبُ لَكَ مِنْهَا مَا أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ وَ لاَ تَعْبَثْ فِيهَا بِيَدِكَ وَ لاَ بِرَأْسِكَ وَ لاَ بِلِحْيَتِكَ وَ لاَ تُحَدِّثْ نَفْسَكَ وَ لاَ تَتَثَاءَبْ وَ لاَ تَتَمَطَّ وَ لاَ تُكَفِّرْ فَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الْمَجُوسُ وَ لاَ تَلَثَّمْ وَ لاَ تَحْتَفِزْ وَ لاَ تَفَرَّجْ كَمَا يَتَفَرَّجُ الْبَعِيرُ وَ لاَ تُقْعِ عَلَى قَدَمَيْكَ وَ لاَ تَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ وَ لاَ تُفَرْقِعْ أَصَابِعَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ نُقْصَانٌ مِنَ الصَّلاَةِ وَ لاَ تَقُمْ إِلَى الصَّلاَةِ مُتَكَاسِلاً وَ لاَ مُتَنَاعِساً وَ لاَ مُتَثَاقِلاً فَإِنَّهَا مِنْ خِلاَلِ النِّفَاقِ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ نَهَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَقُومُوا إِلَى الصَّلاَةِ وَ هُمْ سُكَارَى يَعْنِي سُكْرَ النَّوْمِ وَ قَالَ لِلْمُنَافِقِينَ وَ إِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلاَةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاؤُنَ النَّاسَ وَ لاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو تم پر توجہ لازم ہے کیونکہ نماز میں سے تمہارے لئے وہی حصہ ہے جو تم توجہ سے ادا کرو گے اور نماز میں ہاتھوں سے، سر سے اور داڑھی سے مت کھیلو اور دل میں خیالات کو جگہ نہ دو اور نہ جمائی لو اور نہ ہی انگڑائی لو اور نماز میں تکفیر نہ کرو (ایک ہاتھ کو دوسرے پر نہ رکھو) کیونکہ یہ مجوسیوں کا فعل ہے اور منہ پر کپڑا نہ لپیٹو اور سکڑ کر نہ بیٹھو اور نہ اس طرح سجدہ کرو بلکہ اونٹ کی طرح پھیل کر بیٹھو اور قدموں کے اوپر (بطور اقعاء) نہ بیٹھو اور (سجدہ میں) کہنیوں کو زمین پر نہ پھیلاؤ اور انگلیوں کے کڑکارے نہ نکالو کیونکہ ان تمام باتوں سے نماز کا نقصان ہوتا ہے (کمی واقع ہوتی ہے) اور سستی، سہل انگیزی اور اونگھتے ہوئے بوجھل بن کر نماز کے لئے کھڑے نہ ہو کہ یہ منافقت کی علامت ہے کیونکہ خدا نے اہل ایمان کو نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی ہے اور اس نشہ سے مراد نیند کا نشہ ہے اور منافقوں کے متعلق فرمایا کہ: "اور جب وہ نماز کے لئے

---

[1] علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ ثقہ ہیں (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۳۹۲)

[2] سعد بن عبداللہ بن ابی خلف الاشعری القمی ابوالقاسم ثقہ ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے (دیکھئے: المفید من معجم رجال الحدیث: ۲۴۷)

[3] یعقوب بن یزید بن حماد الانباری السلمی ابو یوسف ثقہ صدوق ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے۔ یہ امام رضاؑ، امام کاظمؑ اور امام ہادیؑ کے اصحاب میں سے ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۶۷۴)

[4] یحییٰ بن المبارک نے سو سجدہ روایات کی ہیں یہ امام علی رضاؑ کے اصحاب میں سے ہیں اور ثقہ ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۶۶۶)

[5] عبداللہ بن جبلہ بن حنان بن الحر الکنانی ابومحمد عربی صلیب ثقہ ہیں اور امام موسیٰ کاظمؑ کے اصحاب میں سے ہیں (دیکھئے: ایضاً: ۳۲۸)

[6] اسحاق بن عمار بن حیان الکوفی الصیرفی ثقہ ہیں اور امام صادقؑ اور امام کاظمؑ کے اصحاب میں سے ہیں ان کی ایک کتاب بھی ہے (دیکھئے: ایضاً: ۵۷)

کھڑے ہوتے ہیں تو سہل انگیزی کے ساتھ محض لوگوں کو دکھانے کے لئے اور اللہ کا ذکر تو وہ بہت ہی کم کرتے ہیں۔"
(النساء:۱۴۲)۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1064} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا وَلَا يَنْقُضُ أَصَابِعَهُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کوئی شخص نماز التفات کرسکتا ہے (یعنی ادھر ادھر دیکھ سکتا ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی اپنی انگلیاں چٹخائے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{1065} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا غَلَبَ الرَّجُلَ النَّوْمُ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَضَعْ رَأْسَهُ فَلْيَنَمْ فَإِنِّي أَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَدْخِلْنِي النَّارَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز میں ہو اور اس پر نیند غالب آنے لگے تو وہ (کسی چیز پر) سر رکھ کر سو جائے کیونکہ مجھے اس کے بارے اندیشہ ہے کہ وہ کہنا تو یہ چاہے کہ اے اللہ! مجھے جنت میں داخل فرما اور (الٹا) یہ کہہ بیٹھے کہ اے اللہ! مجھے آگ میں داخل فرما۔ ⑤

---

① الکافی: ۳/۲۹۹ ح ۱؛ علل الشرائع: ۲/۵۸ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۶۳ ح ۷۰۸۱؛ الوافی: ۸/۸۴۳؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۰۱

② معتصم الشیعہ: ۳/۲۵ ح ۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۰۱؛ ریاض المسائل: ۳/۱۰۴؛ مدارک الاحکام: ۳/۴۶۹؛ مسالک الافہام: ۱/۱۳۵؛ آیات الاحکام استر آبادی: ۱/۱۰۴؛ المحجۃ البیضاء: ۱/۵۴ ح ۳؛ وسائل العباد: ۱/۲۹۷؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۳؛ ریاض المسائل: ۳/۱۰۴؛ کشف اللثام: ۴/۱۰۷؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۵۷؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۲۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۹۸؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۹۸؛ جواہر الکلام: ۱۱/۸۹؛ آیات الاحکام محقق: ۳/۴۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۸۲۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/۳۱۱

③ الکافی: ۳/۳۶۶ ح ۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۹ ح ۷۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۴۴ ح ۹۲۳۱؛ الوافی: ۸/۸۷۶؛ الاستبصار: ۱/۴۰۵ ح ۱۵۴۴؛

④ مرآۃ العقول: ۱۵/۲۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۵۴؛ الحاشیۃ علی مدارک الاحکام: ۳/۱۳۱؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۳۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۶۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۶۶؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۶

⑤ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۷۹ ح ۳۸۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۹۱ ح ۳۷۴۹؛ الوافی: ۸/۸۴۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1066} عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ فِي نَقْشِ خَاتَمِهِ وَ هُوَ فِي اَلصَّلاَةِ كَأَنَّهُ يُرِيدُ قِرَاءَتَهُ أَوْ فِي اَلْمُصْحَفِ أَوْ فِي كِتَابٍ فِي اَلْقِبْلَةِ قَالَ ذَلِكَ نَقْصٌ فِي اَلصَّلاَةِ وَ لَيْسَ يَقْطَعُهَا.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نماز کی حالت میں آدمی کے لئے یہ بات درست ہے کہ اپنی انگوٹھی کی تحریر پر اس طرح نگاہ کرے کہ گویا اسے پڑھ رہا ہے یا مصحف (قرآن) یا کسی اور کتاب پر نگاہ کرے جو قبلہ کی جانب پڑی ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ نماز میں نقص ہے لیکن یہ نماز کو باطل نہیں کرتی ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] نیز کتاب مسائل علی طائفہ کے درمیان اصل معتبرہ سے ہے۔ [4] اور اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے۔ [5]

## قول مؤلف:

کتاب مسائل علی بن جعفر علیہ السلام کے دو نسخے ہمارے پاس موجود ہیں نیز واضح رہے کہ اس کتاب تک کوئی صحیح طرق موجود ہیں۔ خود شیخ صدوق نے مشیخہ میں دو طرق ذکر کئے ہیں جو صحیح ہیں لیکن علامہ مجلسی (اول) نے شیخ صدوق کے پانچ طرق کہے جن میں سے تین صحیح اور دو قوی ہیں۔ [6] اور ایک عبداللہ بن جعفر حمیری کا طرق ہے۔ [7] اور ایک طرف علامہ مجلسی نے بیان کیا ہے جو حمیری کے علاوہ ہے۔ [8]

## وہ صورتیں جن میں واجب نمازیں توڑی جاسکتی ہیں:

{1067} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي صَلاَةِ اَلْفَرِيضَةِ فَرَأَيْتَ غُلاَماً لَكَ قَدْ أَبَقَ أَوْ غَرِيماً لَكَ عَلَيْهِ مَالٌ أَوْ حَيَّةً تَتَخَوَّفُهَا عَلَى نَفْسِكَ فَاقْطَعِ اَلصَّلاَةَ وَ اِتْبَعْ

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/ ۲۹۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۱۴۱

[2] مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۸۱؛ قرب الاسناد: ۱۹۰؛ بحار الانوار: ۱۰/ ۲۸۲ و ۸۱/ ۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۱۴۳ ح ۶۲۲۸ و ۷/ ۲۹۰ ح ۹۳۷۱

[3] مدارک العروۃ: ۱۴/ ۳۳

[4] الذریعہ بزرگ طہرانی: ۲۰/ ۳۶۰

[5] توضیح المسائل آقا سیستانی: ۱۸۶ ف ۱۱۴۴

[6] روضۃ المتقین شرح من لا یحضرہ الفقیہ: ۱۴/ ۱۵۲

[7] قرب الاسناد: ۸۳

[8] بحار الانوار: ۱۰/ ۲۴۹

غُلاَمَكَ أَوْ غَرِيمَكَ وَ اُقْتُلِ الْحَيَّةَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم نماز فریضہ پڑھ رہے ہو اور دیکھو کہ تمہارا غلام یا تمہارا وہ قرض دار جس کے ذمے تمہارا مال ہے وہ بھاگ رہا ہے یا کوئی سانپ (وغیرہ) ہے جس سے تمہیں اپنی جان کا خطرہ ہے تو نماز کو قطع کردو اور بھگوڑے غلام اور قرضدار کا تعاقب کرو اور سانپ کو مارو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1068} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ قَائِماً فِي الصَّلاَةِ الْفَرِيضَةِ فَيَنْسَى كِيسَهُ أَوْ مَتَاعاً يَتَخَوَّفُ ضَيْعَتَهُ أَوْ هَلاَكَهُ قَالَ يَقْطَعُ صَلاَتَهُ وَ يُحْرِزُ مَتَاعَهُ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الصَّلاَةَ قُلْتُ فَيَكُونُ فِي الْفَرِيضَةِ فَتَفَلَّتُ عَلَيْهِ دَابَّةٌ أَوْ تَفَلَّتُ دَابَّتُهُ فَيَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ أَوْ يُصِيبَ مِنْهَا عَنَتاً فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَقْطَعَ صَلاَتَهُ (وَ يُحْرِزَ وَ يَعُودَ إِلَى صَلاَتِهِ)

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نماز فریضہ پڑھ رہا تھا کہ (اسے یاد آیا کہ) وہ مال و متاع والی تھیلی یا کوئی اور مال و متاع کہیں بھول آیا ہے جس کے گم ہونے یا تلف ہونے کا اندیشہ ہے تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی نماز قطع کردے اور اپنے مال کو تلف ہونے سے بچائے اور نماز کو از سر نو پڑھے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص نماز فریضہ پڑھ رہا ہے کہ اچانک کوئی جانور یا اس کا اپنا جانور رسی تڑوا کر کہیں جانے لگتا ہے اور اسے خطرہ ہے کہ کہیں گم ہوجائے گا یا اسے قابو میں لانے کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا (تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے کہ اپنی نماز کو قطع کردے (اور اپنے جانور کی حفاظت کرکے پھر نماز کی طرف لوٹ آئے)۔[3]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۹۹ ح ۱۰۷۳؛ الکافی: ۳/ ۳۶۷ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۳۱ ح ۱۳۶۱؛ الوافی: ۸/ ۹۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۷۶ ح ۹۳۳۰؛ بحارالانوار: ۸۱/ ۲۸۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲۲۹

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۳۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۵۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۲۱۸؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۶۳؛ شرح العروۃ: ۶/ ۸۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۶۳؛ مصابیح الہدیٰ: ۷/ ۹۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/ ۴۷۳؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۵/ ۲۵۸؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۲۳۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۲/ ۳۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی ۳/ ۳؛ کشف اللثام: ۴/ ۱۸۴؛ مفتاح الکرامہ: ۳/ ۲۶؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/ ۸۴۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۹۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۲۶۲

[3] الکافی: ۳/ ۳۶۷ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۹۹ ح ۱۰۷۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۳۳۰ ح ۱۳۶۰؛ الوافی: ۸/ ۹۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۲۷۷ ح ۹۳۳۱؛ بحارالانوار: ۸۱/ ۲۸۹

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (1)

{1069} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ وَابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا افْتَتَحْتَ الصَّلَاةَ فَنَسِيتَ أَنْ تُؤَذِّنَ وَتُقِيمَ ثُمَّ ذَكَرْتَ قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ فَانْصَرِفْ فَأَذِّنْ وَأَقِمْ وَاسْتَفْتِحِ الصَّلَاةَ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ رَكَعْتَ فَأَتِمَّ عَلَى صَلَاتِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب اذان و اقامت کہنا بھول جاؤ اور نماز شروع کر دو اور رکوع میں جانے سے پہلے یاد آجائے تو نماز ختم کر کے اذان و اقامت کہو اور پھر نماز پڑھو اور اگر رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو پھر اپنی نماز کو مکمل کرو۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (3)

## قول مؤلف:

ممکن ہے یہ صرف جواز یا استحباب پر محمول ہو کیونکہ پہلے یہ احادیث گزر چکی ہیں کہ اذان و اقامت سنت ہے اور اگر بھول جائے تو نماز کو جاری رکھ سکتا ہے نیز اس قسم کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ عنقریب گزریں گی انشاءاللہ (واللہ اعلم)

## شکیاتِ نماز:

## وہ شک جو نماز کو باطل کرتے ہیں:

---

(1) مصابیح الظلام: ۸/ ۴۹۹؛ منتہی المطلب: ۵/ ۳۰۲؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/ ۲۱۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۳۰۲؛ شرح العروۃ: ۱۵/ ۵۲۷؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۹۴؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۴۳؛ مدارک العروۃ: ۱۶/ ۴۵؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/ ۳۱۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۵/ ۵۲۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۷/ ۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۲۱۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۴۵۴؛ سند العروہ (الصلاۃ): ۳/ ۳۳۶؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۹۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۸۵۲؛ مجمع الحاسن: ۱۶/ ۲۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۵۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۹۲؛ مستند الشیعہ: ۷/ ۲۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۳۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۰/ ۲۵۹

(2) تہذیب الاحکام: ۲/ ۲۷۸ ح ۱۱۰۳؛ الاستبصار: ۱/ ۳۰۴ ح ۱۱۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/ ۴۳۴ ح ۷۰۱۵؛ الوافی: ۷/ ۶۲۰؛ المعتبر: ۲/ ۱۲۹

(3) ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۵۷؛ شرح مازندرانی: ۲/ ۵۵۳؛ غنائم الایام: ۲/ ۲۴۴؛ جامع المقاصد: ۲/ ۹۸؛ شرح العروۃ: ۱۳/ ۵۶؛ منتہی المطلب: ۴/ ۴۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱/ ۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/ ۳۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۴/ ۳۳۰؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۱۱؛ جواہر الکلام: ۹/ ۶۴؛ ریاض المسائل: ۳/ ۴۰؛ کشف اللثام: ۳/ ۹۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۶۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۳۷۹؛ وسائل العباد: ۱/ ۲۱۶؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۵/ ۹۰؛ مہذب الاحکام: ۶/ ۹۰؛ ایضاح الفوائد: ۱/ ۹۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۱۲۸؛ الاثنا عشریہ فی الصلاۃ الیومیہ شیخ بہائی: ۶۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۵۸؛ موسوعہ البرغانی: ۶/ ۳۲۶؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۲/ ۲۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۴/ ۲۸۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۱۳۹

{1070} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ : اَلْإِعَادَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوَّلَتَيْنِ وَ السَّهْوُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ.

❂ حسن بن علی الوشاء سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اعادہ (ہمیشہ) پہلی دو رکعتوں میں ہوتا ہے اور سہو (اور شک) آخری دو رکعتوں میں ہوتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[2] یا حسن ہے[3]

{1071} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا شَكَكْتَ فِي الْمَغْرِبِ فَأَعِدْ وَ إِذَا شَكَكْتَ فِي الْفَجْرِ فَأَعِدْ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب نماز مغرب (کی رکعتوں میں) شک پڑ جائے تو نماز کا اعادہ کرو اور جب نماز فجر میں شک پڑ جائے تو بھی اعادہ کرو۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{1072} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَ لاَ يَدْرِي وَاحِدَةً صَلَّى أَمْ ثِنْتَيْنِ قَالَ يَسْتَقْبِلُ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ أَنَّهُ قَدْ أَتَمَّ وَ فِي الْجُمُعَةِ وَ فِي الْمَغْرِبِ وَ فِي الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ.

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۰ ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۷۷ ح۷۰۹؛ الاستبصار: ۱/۳۶۴ ح۱۳۸۶؛ الوافی: ۸/۹۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۹۰ ح۱۰۳۸۴؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۷۱

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۱۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/۱۰۸؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۳۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۱۲۰

[3] فقہ الصادقؑ: ۵/۳۲۹؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۸۱؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۱۷؛ غنائم الایام: ۳/۲۷۸

[4] الکافی: ۳/۳۵۰ ح ؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۷۸ ح۷۱۳؛ الاستبصار: ۱/۳۶۵ ح۱۳۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۹۳ ح۱۰۳۹۳؛ الوافی: ۸/۹۷۲؛ الفصول المہمہ ۲/۱۳؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۰۳ ح۷۰۸۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۱۳؛ فقہ الرضاؑ: ۱۱۸

[5] مصابیح الظلام: ۹/۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۳۰۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۴۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۴۴؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۵۰؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۸۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۰؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۵۰؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۶۲؛ تحقیق فی القواعد الفقہیہ فرحی: ۷۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۳/۱۲۶

⭘ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے مگر اسے معلوم نہیں ہے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو (تو وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ازسرِنو نماز پڑھے یہاں تک کہ اسے یقین ہوجائے کہ اس نے مکمل نماز پڑھی ہے اور جمعہ میں، مغرب میں اور سفر کی نماز (قصر) میں بھی اسی طرح کرے۔[1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1073} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنْ كُنْتَ لاَ تَدْرِي كَمْ صَلَّيْتَ وَلَمْ يَقَعْ وَهْمُكَ عَلَى شَيْءٍ فَأَعِدِ الصَّلاَةَ.

⭘ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جب (شک کی وجہ سے) تمہیں یہ پتہ ہی نہ چل سکے کہ کس قدر نماز پڑھی ہے اور کسی جانب تمہارا زیادہ خیال نہ جائے تو نماز کا اعادہ کرو۔[3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1074} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حَمَّادٌ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: إِذَا شَكَكْتَ فَلَمْ تَدْرِ أَفِي ثَلاَثٍ أَنْتَ أَمْ فِي اثْنَتَيْنِ أَمْ فِي وَاحِدَةٍ أَمْ فِي أَرْبَعٍ فَأَعِدْ وَلاَ تَمْضِ عَلَى الشَّكِّ.

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۱ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۷۹ ح ۷۱۵؛ الوافی: ۸/۹۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۱۸۹ ح ۱۰۳۸۱ و ۱۰۴۰۰؛ الاستبصار: ۱/۳۶۵ ح ۱۳۹۱؛

[2] التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۳/۸۴؛ روض الجنان: ۲/۸۹۸؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۳۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۳۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۴۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۵۰؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۲۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۹۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۸۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۸۲؛ جامع المدارک: ۱/۴۳۹؛ الرسائل الفقہیہ: ۱۱۲؛ القواعد الفقہیہ مصطفیٰ: ۱۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۱۹۲؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۴۲؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۵۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۴۳۵؛ منتہی المطلب: ۷/۲۲؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۱۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۳/۱۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۳۰

[3] الکافی: ۳/۳۵۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۷ ح ۷۴۳؛ الاستبصار: ۱/۳۷۳ ح ۱۴۱۹؛ الوافی: ۸/۹۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۵ ح ۱۰۴۸۹؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۱۳ ح ۷۱۰۹

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/۲۰۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۵۴؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۲/۲۶۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۳۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۹۷؛ فقہ الصادق: ۵/۳۸۷؛ غایۃ المامول خوئی: ۲/۵۴۶؛ المعلقات علی العروۃ الوثقی: ۳/۱۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۳۱۵؛ جامع المدارک: ۱/۴۴۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۳۳۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۸۹؛ مجموع الرسائل: ۸۰؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۳۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۸۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۳۲

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہیں شک ہو اور تمہیں معلوم ہی نہ ہو کہ تیسری رکعت میں ہو، دوسری میں ہو، ایک ہو یا چوتھی میں ہو تو نماز کا اعادہ کرو اور شک (کے احکام) پر عمل نہ کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1075} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَدْرِ رَكْعَتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلَاثاً قَالَ يُعِيدُ قُلْتُ أَلَيْسَ يُقَالُ لَا يُعِيدُ الصَّلَاةَ فَقِيهٌ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ.

عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص (کو نماز میں شک پڑ گیا اور وہ) نہیں جانتا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز کا اعادہ کرے گا۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ کہا نہیں جاتا کہ فقیہ نماز کا اعادہ نہیں کرتا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ تب ہے جب معاملہ تیسری اور چوتھی رکعت کا ہو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۸ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۷ ح ۷۴۳؛ الوافی: ۸/۹۸۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۷۳؛ الاستبصار: ۱/۳۷۳ ح ۱۴۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۶ ح ۱۰۴۹۰؛ ذکری الشیعہ: ۴/۶۷؛ المعتبر: ۲/۳۸۸

[2] مہذب الاحکام: ۸/۲۸۶؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۳/۳۴۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/۱۶۷؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۳۳۰؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۳۴؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۳۰۰؛ کتاب الصلاۃ؛ نجفی: ۲/۲۳۶؛ کشف اللثام: ۴/۳۳۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۵۹؛ ذکری الشیعہ: ۴/۶۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۹۳؛ منتھی المطلب: ۷/۵۲؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۰۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۱۲۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۵۳؛ شرح العروۃ: ۸/۱۵۹؛ موسوعہ شہید اول: ۷/۳۳۴

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۳ ح ۷۶۰؛ الاستبصار: ۱/۳۷۵ ح ۱۴۲۴؛ الوافی: ۸/۹۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۱۵ ح ۱۰۴۵۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۷۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۱۴۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۹؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۲۰؛ شرح مازندرانی: ۳/۲۲۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۶؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۸۰؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۹۶؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۲۰۱؛ التنقیح: ۴/۳۱۱؛ ابواب مدینۃ العلم کاشف الغطاء: ۹؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۳۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۸۱؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۳۵۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۰۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۶۳؛ ریاض المسائل: ۴/۱۳۷؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۳۸

# ﴿وہ شک جن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے﴾

## (۱) جس فعل کا موقع گزر گیا ہو اس میں شک کرنا:

{1076} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ شَكَّ فِي الْأَذَانِ وَ قَدْ دَخَلَ فِي الْإِقَامَةِ قَالَ يَمْضِي قُلْتُ رَجُلٌ شَكَّ فِي الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ وَ قَدْ كَبَّرَ قَالَ يَمْضِي قُلْتُ رَجُلٌ شَكَّ فِي التَّكْبِيرِ وَ قَدْ قَرَأَ قَالَ يَمْضِي قُلْتُ شَكَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَ قَدْ رَكَعَ قَالَ يَمْضِي قُلْتُ شَكَّ فِي الرُّكُوعِ وَ قَدْ سَجَدَ قَالَ يَمْضِي عَلَى صَلَاتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ دَخَلْتَ فِي غَيْرِهِ فَشَكُّكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص اقامت میں داخل ہو چکا تھا جب اسے اذان میں شک ہو گیا (کہ کہی ہے یا نہیں تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اقامت جاری رکھے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص نے تکبیر کہی تو اسے شک اذان و اقامت میں شک ہو گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز جاری رکھے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص قرأت کر رہا تھا کہ اسے تکبیرۃ الاحرام میں شک ہو گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز کو جاری رکھے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص سجدے میں تھا کہ اسے رکوع میں شک ہو گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی نماز جاری رکھے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے زرارہ! جب ایک چیز (حالت) سے نکل کر دوسری چیز (حالت) میں داخل ہو جاؤ اور پھر تمہیں (پہلی حالت میں) شک ہو تو یہ کوئی شے نہیں ہے (یعنی اس شک کا اعتبار نہ کرو)۔[1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔[2]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۵۲ ح ۵۹ ۱۳۵؛ الوافی: ۸/۹۴۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۷ ح ۵۲۴۰؛ بحار الانوار: ۸۱/۲۳ و ۸۵/۱۵۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۴۷ ح ۸۰

[2] ملاذ الاخیار: ۳/۵۹۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۵؛ غنائم الایام: ۲/۵۵۹؛ جواہر الکلام: ۱۲/۳۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۶۱۶؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۵۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۴۸؛ جامع المدارک: ۱/۴۴۰؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۲۵۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۲۸۱؛ کتاب نکاح شبیری: ۵/۱۴۴۷؛ ارشاد العقول: ۴/۵۲؛ القواعد الفقہیہ: ۱۰/۷۹؛ موسوعہ الشہید الاول: ۷/۴۳۶؛ رسائل بہائی فقہی: ۴۱۳؛ روض الجنان: ۳۴۹؛ الخمس الاعلیٰ: ۲/۲۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۲۳؛ براہین الحج: ۴/۶۶؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۳۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۴۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۵۱۳؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۳۰۴؛ احکام الخلل فی الصلاۃ انصاری: ۸۶؛ بیان الاصول: ۸/۱۱۶

{1077} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُلُّ مَا شَكَكْتَ فِيهِ مِمَّا قَدْ مَضَى فَامْضِهِ كَمَا هُوَ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ چیز (حالت) کہ جس میں تم شک کرو جبکہ وہ گزر چکی ہو تو اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو (اور شک کی پرواہ نہ کرو)۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ ②

## قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث پہلے ہی نماز کے مختلف احکامات کے تحت ہم نے درج کردی ہیں (واللہ اعلم)

## (۲) سلام کے بعد شک:

{1078} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِذَا شَكَكْتَ فَابْنِ عَلَى الْيَقِينِ قَالَ قُلْتُ: هَذَا أَصْلٌ قَالَ نَعَمْ.

❁ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم نے مجھ سے فرمایا: جب بھی تمہیں شک ہو تو یقین پر بنا رکھو۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ اصل (یعنی بنیاد) ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ ④

---

① تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۴ ح ۱۴۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۷ ح ۱۰۵۲۶؛ الوافی: ۸/۹۴۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۱۶

② العمل الابقی: ۲/۲۴۶؛ مدارک العروۃ: ۳/۵۶۶؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۳۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۰/۴۰۱؛ مصابیح الظلام: ۷/۹۶؛ الہدایہ الی غوامض الکفایہ: ۵/۲۷۷؛ براھین الحج: ۴/۹۶؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۲۹۳؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۶/۲۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۴/۵۴۲؛ قواعد الفقہیہ موسوی: ۲/۲۹۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/۵۴۲؛ منتھی المطلب: ۷/۴۰؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۲۹۳؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۱/۳۲۶؛ المہذب فی مناسک: ۳/۱۰۵؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۳۰۹؛ النور الساطع: ۱/۳۶؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۵۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۸۸؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۶۲؛ الاستصحاب خمینی: ۱۴۷؛ کفایۃ الاصول: ۲/۲۳۲؛ الرسائل خمینی: ۱/۲۹۳؛ نہایۃ الاصول: ۵/۲۷۸؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/۴۰۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۶۶؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۱۵۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱/۲۷۶

③ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۵۱ ح ۱۰۲۵؛ الوافی: ۸/۹۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۱۲ ح ۱۰۴۵۲

④ الرسائل کلباسی: ۴۱۳؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۱۰/۵۹۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۹۸؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۳۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۸۰؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۵۵ و ۸/۸۰؛ روضۃ المتقین: ۲/۳۳۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۷۳؛ ارشاد العقول: ۴/۲۷۴؛ غنائم الایام: ۳/۲۸۳؛ عمدۃ الاصول: ۷/۳۳۸؛ شرح العروۃ: ۱۸/۲۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۵۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۳؛ شرح مازندرانی: ۳/۲۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۵۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱/۵۶؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۴/۲۷۴؛ فرائد الاصول: ۳/۶۶؛ مبانی الاحکام: ۳/۲۹؛ ارشاد العقول: ۴/۲۷۴؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۲/۲۰۲؛ الرسائل خمینی: ۱/۱۰۷؛ التنقیح طباطبائی: ۵/۹۲

## قول مؤلف:

یہ حکم عام ہے اوراس میں مکمل نماز شامل ہے نیز یہ کہ سلام کے بعد بھی شک کا وہی حکم ہے جو حدیث نمبر (1076) میں بیان ہو چکا ہے (واللہ اعلم)

## ۳ وقت کے بعد شک کرنا:

{1079} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَتَى مَا اسْتَيْقَنْتَ أَوْ شَكَكْتَ فِي وَقْتِ صَلاَةٍ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّهَا أَوْ فِي وَقْتِ فَوْتِهَا صَلَّيْتَهَا فَإِنْ شَكَكْتَ بَعْدَ مَا خَرَجَ وَقْتُ الْفَوْتِ فَقَدْ دَخَلَ حَائِلٌ فَلاَ إِعَادَةَ عَلَيْكَ مِنْ شَكٍّ حَتَّى تَسْتَيْقِنَ فَإِنِ اسْتَيْقَنْتَ فَعَلَيْكَ إِعَادَةُ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي أَيِّ حَالٍ كُنْتَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں کسی نماز کے وقت میں یقین ہو یا شک ہو کہ وہ نماز نہیں پڑھی یا ایسا اس کے وقت فوت میں ہو تو اسے پڑھو اور اگر وقت فوت نکل جانے کے بعد شک ہو جبکہ حائل (وقت) داخل ہو جائے تو تمہارے اوپر اس شک کی وجہ سے اعادہ نہیں ہے یہاں تک کہ تمہیں یقین ہو جائے اور اگر تمہیں یقین ہو جائے تو پھر چاہے تم جس حال میں بھی ہو تمہارے اوپر اعادہ واجب ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1080} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَشُكُّ بَعْدَ مَا يَنْصَرِفُ مِنْ صَلاَتِهِ قَالَ فَقَالَ لاَ يُعِيدُ وَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد شک کرتا ہے تو نہ وہ نماز کا اعادہ کرے گا اور نہ ہی اس پر کچھ ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۶ ح ۱۰۹۸؛ الکافی: ۳/۲۹۴ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۸۲ ح ۵۱۶۸؛ الوافی: ۸/۱۰۰۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۹۰

[2] شرح العروۃ: ۱۶/۱۷؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۲۵۳؛ کتاب الزکاۃ ہمتنظری: ۴/۲۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۴۴؛ فقہ الصادق: ۵/۳۳۷؛ سند العروۃ: ۱/۲۵۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۳۳۶؛ مصباح المنہاج: ۳/۳۳۳؛ الرسائل فشیمی: ۲۸۱؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۷۲؛ زبدۃ الاصول: ۲/۴۰۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۸۵؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۳۸۳؛ بیان الاصول شیرازی: ۲/۲۶۰؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۶۷؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/۳۶۲؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ): ۲۸۲؛ کتاب الزکاۃ ہمتنظری: ۴/۲۷۳؛ الکافی فی اصول الفقہ: ۲/۴۹۸؛ تعلیقہ شریفہ علی فرائد الاصول: ۱/۱۷۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۸ ح ۱۴۴۳؛ الاستبصار: ۱/۳۶۹ ح ۱۴۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۴۶ ح ۱۰۵۵۰؛ الوافی: ۸/۹۴۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۱۶؛ ہدایۃ الامہ: ۳/۳۴۵ ح ۲۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1081} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ شَكَّ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا صَلَّى فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثاً صَلَّى أَمْ أَرْبَعاً وَ كَانَ يَقِينُهُ حِينَ انْصَرَفَ أَنَّهُ كَانَ قَدْ أَتَمَّ لَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ وَ كَانَ حِينَ انْصَرَفَ أَقْرَبَ إِلَى الْحَقِّ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی شخص کو نماز پڑھنے کے بعد شک ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ تین رکعت پڑھی ہے یا چار رکعت اور جس وقت وہ سلام پڑھ رہا تھا اسے یقین تھا کہ اس نے پوری نماز پڑھی ہے تو وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا کیونکہ وہ سلام پڑھتے وقت وہ حق کے زیادہ قریب تھا بہ نسبت اس کے بعد کے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث کالصحیح ہے۔ [3]

## (۴) کثیر الشک کا شک:

{1082} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَثُرَ عَلَيْكَ السَّهْوُ فَامْضِ فِي صَلَاتِكَ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَدَعَكَ إِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کثرت سے بھولتے ہو تو اپنی نماز میں اس کی پروا نہ کرو (اور نماز جاری رکھو) پس شاید وہ تمہیں چھوڑ جائے کیونکہ یہ (شک) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۲/۵۲۲؛ مبانی الفقیہ: ۱/۶/۷؛ المحصول فی علم الاصول: ۴/۲۹۴؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۸۳؛ قاعدۃ الفراغ والتجاوز: ۳۳؛ بحوث فی قاعدۃ الفراغ لنکرانی: ۹۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۹۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۳۱؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۲۹۷؛ القواعد الفقہیہ مصطفیٰ: ۸۸؛ تعلیقۃ شریفۃ علی فرائد الاصول: ۱/۵۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۲۸۶؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۲۶؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/۱۷۳؛ القواعد الفقہیہ سبزواری: ۱۰/۱۲۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۷۳؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۰۱؛ مبانی الاصول گرگانی: ۸/۳۴۳؛ وسائل العباد: ۲/۹۹

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۵۲ ح ۱۰۲۷؛ الوافی: ۸/۹۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۴۶ ح ۱۰۵۵۲؛ السرائر: ۳/۶۱۳

[3] لوامع صاحبقرانی: ۴/۶۷۲؛ زبدۃ الاصول: ۶/۷۳؛ مدارک العروۃ: ۲/۵۰۲؛ المحکم فی اصول الفقہ: ۵/۲۴۳؛ مفتاح البصیرۃ: ۱/۵۲۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۲۹۳؛ قواعد الفقیہ: ۱/۲۸۰؛ مبانی الفقیہ: ۱/۶/۷؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/۳۳۳؛ سند العروۃ: ۱/۵۴۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۲۸۸؛ زبدۃ الاصول: ۶/۸۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۳۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۴۹۸؛ کفایۃ الاصول: ۵/۹۴؛ البدایہ والکفایہ: ۲/۷۶؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۲۶

[4] الکافی: ۳/۳۵۹ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۳ ح ۱۴۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۷ ح ۱۰۴۹۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۴۵ ح ۹۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۳۹ ح ۹۸۹؛ الوافی: ۸/۹۹۸؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۷۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (1)

{1033} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ أَبِي بَصِيرٍ قَالاَ: قُلْنَا لَهُ الرَّجُلُ يَشُكُّ كَثِيراً فِي صَلاَتِهِ حَتَّى لاَ يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى وَ لاَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ قَالَ يُعِيدُ قُلْنَا لَهُ فَإِنَّهُ يَكْثُرُ عَلَيْهِ ذَلِكَ كُلَّمَا عَادَ شَكَّ قَالَ يَمْضِي فِي شَكِّهِ ثُمَّ قَالَ لاَ تُعَوِّدُوا الْخَبِيثَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ بِنَقْضِ الصَّلاَةِ فَتُطْمِعُوهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ خَبِيثٌ يَعْتَادُ لِمَا عُوِّدَ فَلْيَمْضِ أَحَدُكُمْ فِي الْوَهْمِ وَ لاَ يُكْثِرَنَّ نَقْضَ الصَّلاَةِ فَإِنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّاتٍ لَمْ يَعُدْ إِلَيْهِ الشَّكُّ قَالَ زُرَارَةُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ الْخَبِيثُ أَنْ يُطَاعَ فَإِذَا عُصِيَ لَمْ يَعُدْ إِلَى أَحَدِكُمْ.

✪ زرارہ اور ابوبصیر سے روایت ہے کہ ہم نے ان (امام علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کو بسا اوقات نماز میں ایسا شک پڑتا ہے کہ اسے پتا ہی نہیں چلتا کہ اس نے کس قدر پڑھی ہے اور کس قدر باقی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز کا اعادہ کرے۔

ہم نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: وہ کثیر الشک ہے کہ اگر اعادہ کرتا ہے تو پھر اسے شک پڑ جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ اپنے شک کی پروا نہ کرے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم خبیث (شیطان) کو اپنی نماز تڑوانے کا عادی بنا کر اسے طمع ولالچ نہ دلاؤ کیونکہ شیطان خبیث ہے کہ اسے جس چیز کا عادی بنایا جائے وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے لہٰذا تمہیں چاہیے کہ (کثرت شک کی صورت میں) نماز کو جاری رکھو اور بار بار نماز نہ توڑو کیونکہ جب تم ایسا کرو گے تو پھر یہ شک پر عود نہیں کرے گا۔

زرارہ کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام نے پھر فرمایا: خبیث یہ چاہتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے پس جب اس کی نافرمانی کی جائے گی تو پھر وہ نہیں لوٹے گا۔ (2)

---

(1) مرآۃ العقول: ۱۵/۲۲۸؛ منتھی المطلب: ۷/۲۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۷۱؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۳۴۵؛ سند العروۃ: ۲/۲۶۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۲۹۳؛ جواہر الکلام: ۱۲/۴۱۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۵۲؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۱۴۲؛ مصباح الہدیٰ: ۳/۵۲۹؛ مستند الشیعہ: ۲/۷۲۳؛ فقہ الصادق: ۸/۱۵۷؛ ذکری الشیعہ: ۴/۵۴؛ مستمسک العروۃ: ۲/۵۲۰؛ مصباح المنہاج (الطہارۃ): ۲/۴۱۲؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۷۵؛ عمدۃ الاصول: ۴/۵۲۶؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۳۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۱۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۹۷؛ عمدۃ الاصول: ۴/۵۱۶؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۷۷۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۲۸۸؛ روض الجنان: ۲/۹۱۶؛ ریاض المسائل: ۴/۱۴۷

(2) الکافی: ۳/۵۸ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۸ ح ۷۴۷؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۷۰؛ الاستبصار: ۱/۳۷۴ ح ۱۴۲۲؛ الوافی: ۸/۹۹۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1084} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشُكُّ فَلاَ يَدْرِي أَوَاحِدَةً صَلَّى أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثاً أَوْ أَرْبَعاً تَلْتَبِسُ عَلَيْهِ صَلاَتُهُ فَقَالَ كُلُّ ذَا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ.

❁ علی بن ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو نماز میں شک پڑ جاتا ہے اور اسے پتہ نہیں چلتا کہ کیا ایک رکعت پڑھی ہے یا دو یا تین یا چار پڑھی ہیں الغرض اس پر نماز مشتبہ ہوگئی ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا ایسا ہوا ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنی نماز کو جاری رکھے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پس امید ہے کہ وہ اس سے دور ہو جائے گا۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1085} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ يَكْثُرُ عَلَيْهِ الْوَهْمُ فِي الصَّلاَةِ فَيَشُكُّ فِي الرُّكُوعِ فَلاَ يَدْرِي أَ رَكَعَ أَمْ لاَ وَ يَشُكُّ فِي السُّجُودِ فَلاَ يَدْرِي أَ سَجَدَ أَمْ لاَ فَقَالَ لاَ يَسْجُدُ وَ لاَ يَرْكَعُ وَ يَمْضِي فِي صَلاَتِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ يَقِيناً الْحَدِيثَ.

❁ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسے نماز میں کثرت سے شک پڑتا ہے پس کبھی رکوع میں شک پڑ جاتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے رکوع کیا ہے یا نہیں اور کبھی سجدے میں شک پڑ جاتا ہے کہ

---

[1] معتصم الشیعہ: ۲۵۱/۳؛ القواعد الفقہیہ: ۳۴۵/۲؛ شرح العروۃ: ۱۹/۵؛ منتھی المطلب: ۳۶/۷؛ مدارک الاحکام: ۲۷۱/۴؛ مستمسک العروۃ: ۵۶۵/۷؛ عمدۃ الاصول: ۵۱۵/۴؛ مجمع الفائدۃ: ۱۴۲/۳؛ مصباح المنھاج (الطہارۃ): ۴۶/۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۵/۱۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۴۱۳/۲؛ عمدۃ الاصول: ۵۱۶/۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۸۹/۲؛ غنائم الایام: ۳۱۷/۲؛ عمدۃ الاصول: ۵۱۶/۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲۸۹/۲؛ غنائم الایام: ۳۱۷/۳؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵۱/۴؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ: ۴۷۷/۳؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲۳/۵؛ مدارک العروۃ: ۸۶/۱۸؛ مختلف الشیعہ: ۴۰۱/۲؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۱۳۶/۳؛ روض الجنان: ۹۱۶/۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۲۷/۱۸

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۵۰/۱ ح ۱۰۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۱۸۸/۲ ح ۷۴۶؛ بحار الانوار: ۲۷۳/۸۵؛ الاستبصار: ۳۷۴/۱ ح ۱۴۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۲۸/۸ ح ۱۰۴۹۸؛ الوافی: ۹۹۸/۸

[3] لوامع صاحبقرانی: ۲۷۰/۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۲۶۱/۳

سجدہ کیا ہے یا نہیں تو وہ نہ سجدہ کرے اور نہ رکوع کرے اور اپنی نماز کو جاری رکھے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

## (۵) امام اور مقتدی کا شک

{1086} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى هَلْ عَلَيْهِ سَهْوٌ قَالَ لَا.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے مگر (شک کی وجہ سے) اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو کیا اس پر (سجدۂ) سہو ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1087} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْإِمَامُ يَحْمِلُ أَوْهَامَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ.

محمد بن سہل سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: پیش نماز اپنے مقتدیوں کے شکوک کا حامل (یعنی ضامن) ہوتا

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۳ ح ۶۰۴؛ الوافی: ۸/۹۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۹ ح ۱۰۴۹۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۷۴؛ الاستبصار: ۱/۳۶۲ ح ۱۳۷۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۴۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۶۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۲۲۸؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۸۷؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱/۹۳؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۳۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۱۵؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۱۶؛ کتاب الصلاۃ تائینی: ۲/۳۴۳؛ احکام الخلل فی الصلاۃ: ۶۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۲۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۸۲؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۱۵؛ جامع المدارک: ۱/۴۴۸؛ جواہر الکلام: ۶/۳۱۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۸/۱۲۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۰۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۳۵۰ ح ۱۴۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۹ ح ۱۰۵۳۳؛ الوافی: ۸/۱۰۰۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۹ ح ۸۱۸؛ الوافی: ۸/۱۲۵۲؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۳۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۶

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۵۵۶؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۷۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۰۸؛ منتہی المطلب: ۷/۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۱۷۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۱۸؛ القواعد الفقہیہ مصطفیٰ: ۲۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۹۵؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۰۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ تحلیل: ۹۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۵۹؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۷/۴۷؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۵۷۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۰۹؛ مہذب الاحکام: ۸/۷۷؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۵۱۳

ہے سوائے تکبیرۃ الاحرام کے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ (2)

{1088} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ فِي حَدِيثٍ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَدْخُلُ مَعَ الْإِمَامِ وَ قَدْ صَلَّى الْإِمَامُ رَكْعَةً أَوْ أَكْثَرَ فَسَهَا الْإِمَامُ كَيْفَ يَصْنَعُ الرَّجُلُ فَقَالَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَلاَ يَسْجُدُ الرَّجُلُ الَّذِي دَخَلَ مَعَهُ وَ إِذَا قَامَ وَ بَنَى عَلَى صَلاَتِهِ وَ أَتَمَّهَا وَ سَلَّمَ سَجَدَ الرَّجُلُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِلَى أَنْ قَالَ: وَ عَنْ رَجُلٍ سَهَا خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَمْ يَفْتَتِحِ الصَّلاَةَ قَالَ يُعِيدُ الصَّلاَةَ وَ لاَ صَلاَةَ بِغَيْرِ إِفْتِتَاحٍ.

✪ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اس وقت جماعت میں شامل ہوا جب پیش نماز ایک رکعت یا اس سے زیادہ پڑھ چکا تھا پھر پیش نماز کو سہو ہو گیا تو یہ شخص کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب پیش نماز سلام کرے تو وہ دو سجدۂ سہوادا کرے گا اور یہ شخص اپنی پڑھی ہوئی نماز پر بنا رکھے گا اور بیٹھ کر اپنی باقیماندہ نماز مکمل کرے گا اور سلام پڑھ کر سجدۂ سہوادا کرے گا اور پھر آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو پیش نماز کے پیچھے تکبیرۃ الاحرام کہنا بھول گیا تو یہ نماز کا اعادہ کرے گا کیونکہ تکبیرۃ الافتتاح کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (4)

## مستحب نماز میں شک:

{1089} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ

---

(1) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۶ ح ۱۲۰۵؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۴ ح ۵۱۳؛ الکافی: ۳/۳۴۷ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/۱۴ ح ۷۲۲۳ و ۸/۲۴۰ ح ۱۰۵۳۴؛ الوافی: ۸/۹۱۳؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۳۹؛ ذکری الشیعہ: ۳/۲۷۳

(2) لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۸؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۵۷؛ دروس فقہ مظاہری: ۲/۴۳۱

(3) تہذیب الاحکام: ۲/۳۵۳ ح ۱۴۶۶؛ الوافی: ۸/۹۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۴۱ ح ۱۰۵۳۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۳۹

(4) ملاذ الاخیار: ۳/۵۶۹؛ غنائم الایام: ۳/۳۱۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۶۸۹؛ جواہر الکلام: ۲/۳۱۲؛ مصابیح الظلام: ۷/۴۶۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۳۲۳؛ مہذب الاحکام: ۸/۳۴۳؛ جامع المدارک: ۱/۴۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۲۰۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۰۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۲۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۵۹۴؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۰۵؛ ریاض المسائل: ۴/۲۳۱؛ فقہ الصادق: ۶/۳۷۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۸۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۲۷۲؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۵/۱۰۰؛ مدارک العروۃ: ۱۴/۳۸۸

بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلسَّهْوِ فِي اَلنَّافِلَةِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر نماز نافلہ میں سہو ہو جائے (شک ہو جائے) تو کیا حکم ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم پر کچھ نہیں ہے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1090} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَشُكُّ فِي اَلْفَجْرِ قَالَ يُعِيدُ قُلْتُ اَلْمَغْرِبِ قَالَ نَعَمْ وَ اَلْوَتْرِ وَ اَلْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ.

علاء سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو نماز فجر میں شک پڑ گیا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اعادہ کرے گا۔

میں نے عرض کیا: اور مغرب (میں کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (اعادہ کرے گا)۔

پھر آپ علیہ السلام نے میرے سوال کے بغیر ہی فرمایا کہ وتر اور جمعہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

---

(1) الکافی: ۳/۳۵۹ ح۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۳ ح۴۲۲؛ الوافی: ۸/۱۰۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۰ ح۱۰۵۰۴

(2) مرآۃ العقول: ۱۵/۲۲۶؛ منتقد المنافع: ۱/۴۰۵؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۳۱۸؛ مجمع الفائدہ: ۳/۱۹۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۲۷؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۱۸۵؛ مہذب الاحکام: ۹/۳۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۴۶؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۹۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ تحلیل: ۱۱۸؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۷۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۳۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۶۰؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۲۴۳؛ غنائم الایام: ۳/۲۲۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۷۴؛ المعجم الشامل: ۱/۲۳۶؛ مجموعہ الرسائل الخمینیہ: ۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۹

(3) تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۰ ح۷۲۲؛ الاستبصار: ۱/۳۶۶ ح۱۳۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۰ ح۱۰۵۰۶؛ الوافی: ۸/۹۷۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۶۵؛ قرب الاسناد: ۳۱

(4) ملاذ الاخیار: ۴/۱۳؛ منتہی المطلب: ۷/۲۲؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۳۳۶؛ احکام الخلل فی الصلاۃ: ۱/۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۴۰؛ شرح العروۃ: ۱۹/۶۳؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۳۶۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۲۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۱۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۵۷۹؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۶۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۱؛ مصابیح الظلام: ۹/۸۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/۱۸۵

## قول مؤلف:

ممکن ہے وتر میں اعادہ استحباب پر محمول ہو کیونکہ نافلہ میں سہو اور شک پر کچھ واجب نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

{1091} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ سَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ مِنَ النَّافِلَةِ فَلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا حَتَّى قَامَ فَرَكَعَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ يَدَعُ رَكْعَةً وَ يَجْلِسُ وَ يَتَشَهَّدُ وَ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ الصَّلَاةَ بَعْدُ.

❂ عبیداللہ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص کو نماز نافلہ میں سہو (شک) ہو گیا اور وہ دوسری رکعت میں نہیں بیٹھا (اور سلام نہیں پڑھا بلکہ) اٹھ کر تیسری رکعت پڑھ دی (تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رکعت کو چھوڑ دے اور بیٹھ کر تشہد و سلام پڑھے پھر از سر نو اس کے بعد (کوئی) نماز پڑھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1092} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَدْرِي أَ ثَلَاثاً صَلَّى أَمِ اثْنَتَيْنِ قَالَ يَبْنِي عَلَى النُّقْصَانِ وَ يَأْخُذُ بِالْجَزْمِ وَ يَتَشَهَّدُ بَعْدَ انْصِرَافِهِ تَشَهُّداً خَفِيفاً كَذَلِكَ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ وَ آخِرِهَا.

❂ محمد بن سہل نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آدمی نماز (نافلہ) پڑھ رہا تھا کہ (شک کی وجہ سے) اسے معلوم نہ رہا کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا دو (تو وہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کمی پر (یعنی دو رکعتوں پر) بنیاد رکھے گا اور قطعی چیز کو لے گا اور سلام پڑھنے کے بعد مختصر تشہد پڑھے گا۔ نماز کے اول و آخر میں اسی طرح نافذ ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے[4] یا قوی ہے[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۹ ح ۵۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۱ ح ۱۰۵۰۷؛ الوافی: ۸/۹۴۲؛ بحارالانوار: ۸۴/۸۰

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۱۳۷؛ منتہی المطلب: ۷/۵۷؛ شرح العروۃ: ۱۹/۹۷؛ الحدائق الناضرہ: ۹/۳۴۷؛ غنائم الایام: ۳/۵۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۹۷؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۲۶؛ مستمسک العروۃ: ۹/۳۳۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۱۴/۳۲۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۷۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۳۰۱؛ سند العروہ (الصلاۃ): ۱۰؛ مدارک العروۃ: ۱۵/۳۷۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۳ ح ۷۶۱؛ الاستبصار: ۱/۳۷۵ ح ۱۴۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۱۳ ح ۱۰۴۵۶؛ الوافی: ۸/۹۸۷

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۳۴۹؛ الشہادۃ الثالثۃ فی تشہد الصلاۃ و تسلیمہا ستر: ۱۲۸

[5] ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۶

## قول مؤلف:

حدیث میں نافلہ اور فریضہ کی تصریح موجود نہیں ہے لیکن فریضہ میں یہ دیگر بہت ساری احادیث کے ظاہراً خلاف ہے جبکہ نافلہ میں مشہور نظریہ کے مطابق ہے اس لیے ہم نے اسے نافلہ نماز پر محمول کیا ہے اور نافلہ میں کمی پر بنیاد رکھنا مشہور ہے چنانچہ آقا کلینی فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ جب کسی آدمی کو نماز نافلہ میں سہو ہو (یا شک پڑے) تو اقل (کم) پر بنا رکھے [1] اور آقا حر عاملی نے کم پر بنا رکھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ [2] (واللہ اعلم)

## صحیح شکوک:

{1093} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ قَالَ لَهُ يَا عَمَّارُ أَجْمَعُ لَكَ السَّهْوَ كُلَّهُ فِي كَلِمَتَيْنِ مَتَى مَا شَكَكْتَ فَخُذْ بِالْأَكْثَرِ فَإِذَا سَلَّمْتَ فَأَتِمَّ مَا ظَنَنْتَ أَنَّكَ نَقَصْتَ.

❁ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے عمار! میں تمام سہو (شکیات) کو تمہارے لئے دو کلموں میں اکٹھا کئے دیتا ہوں پس جب بھی (چار رکعتی نماز کی رکعتوں میں) شک ہو تو اکثر پر بنا رکھو اور سلام کے بعد جس قدر کمی کا خیال ہو اسے (نماز احتیاط کے ذریعے) تمام کرلو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{1094} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ لَمْ يَدْرِ أَثْنَتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلَاثاً فَقَالَ إِنْ دَخَلَهُ الشَّكُّ بَعْدَ دُخُولِهِ فِي الثَّالِثَةِ مَضَى فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ صَلَّى الْأُخْرَى وَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ يُسَلِّمُ قُلْتُ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْرِ فِي ثِنْتَيْنِ هُوَ أَمْ فِي أَرْبَعٍ قَالَ يُسَلِّمُ وَ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص (شک کی وجہ سے) نہیں جان پاتا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین (تو وہ کیا کرے)؟

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۹ ح۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۰ ح ۱۰۵۰۵

[2] وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۰ عنوان باب ۱۸

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۴۰ ح ۹۹۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۳ ح ۷۶۲؛ الاستبصار: ۱/۳۷۶ ح ۱۴۲۵؛ الوافی: ۸/۹۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۱۲ ح ۱۰۴۵۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۱۴؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۰۷ ح ۷۰۹۲؛

[4] روضۃ المتقین: ۲/۴۰۶؛ کفایۃ الاصول: ۵/۳۳۲؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۸۴؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۲۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۶؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۵۶؛ تنقیح مبانی العروہ: ۵/۴۱۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۳۱؛ الرسالات الفقہیہ: ۱۱۴؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۳۱؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۵۰؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۵۹؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۸/۱۸۴؛ الرسائل العشرہ خمینی: ۱۳۱؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۳۳۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۲۲۳؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۲۴۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۵۳

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر وہ تیسری رکعت میں داخل ہونے کے بعد شک میں داخل ہو (یعنی دو سجدے مکمل کرنے کے بعد) تو اسے تیسری سمجھ کر مکمل کرے پھر ایک رکعت (نمازِ احتیاط) پڑھے اور اس پر کچھ نہیں ہے اور سلام پڑھے (اور نماز مکمل کرے)۔

میں نے عرض کیا: اور اگر اسے معلوم نہ ہو کہ وہ دوسری رکعت میں ہے یا چوتھی میں (یعنی دو سجدے مکمل کرنے کے بعد شک ہو تو کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (چار سمجھ کر) سلام پڑھے گا اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز (احتیاط) پڑھے گا پھر سلام کرے گا اور اس پر کچھ (گناہ) نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1095} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا لَمْ تَدْرِ اِثْنَتَيْنِ صَلَّيْتَ أَمْ أَرْبَعاً وَ لَمْ يَذْهَبْ وَهْمُكَ إِلَى شَيْءٍ فَتَشَهَّدْ وَ سَلِّمْ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ تَقْرَأُ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ ثُمَّ تَشَهَّدُ وَ تُسَلِّمُ فَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ كَانَتَا هَاتَانِ تَمَامَ الْأَرْبَعِ وَ إِنْ كُنْتَ صَلَّيْتَ أَرْبَعاً كَانَتَا هَاتَانِ نَافِلَةً.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں (شک کی وجہ سے) معلوم نہ ہو سکے کہ تم نے دو رکعت پڑھی ہیں یا چار رکعت اور تمہارا شک کسی طرف زیادہ مائل نہ ہو تو (چار پر بنا رکھ کر اور) تشہد پڑھ کر سلام کرو پھر دو رکعت نماز (احتیاط) چار سجدوں کے ساتھ پڑھو جن میں صرف ام الکتاب (یعنی سورہ فاتحہ) پڑھو پھر تشہد پڑھ کے سلام پڑھو پس اگر تم نے (فی الواقع) دو رکعت پڑھی تھیں تو ان سے چار مکمل ہو جائیں گی اور اگر چار پڑھی تھیں تو یہ نافلہ بن جائیں گی۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۰ ح ۳؛ الوافی: ۸/۹۸۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۲ ح ۷۵۹؛ (مختصراً)؛ الاستبصار: ۱/۳۷۵ ح ۱۴۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۱۴ ح ۱۰۴۵۷

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۲۶؛ ریاض المسائل: ۴/۲۳۶؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۸۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۳۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۸۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۲۲۴؛ الرسائل العشر و تحقیق: ۲۰۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۱۷۷؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۱/۱۶۴؛ جواہر الکلام: ۱۲/۳۳۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۶۵؛ احکام الخلل فی الصلاۃ: ۱۸۸؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱۸/۲۱۳؛ المسالک الجامعیہ: ۴۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۵۶؛ موسوعہ البرغانی: ۸/۲۶۵؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۵۰؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۸۱؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/۱۳۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۳۱۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/۴۳۹؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۲۵؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۱۹۰؛ غنائم الایام: ۳/۲۹۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۴۹ ح ۱۰۱۵؛ الکافی: ۳/۳۵۳ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۱۹ ح ۱۰۴۶۹؛ الوافی: ۸/۹۸۲؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۷۶؛

[4] روضۃ المتقین: ۲/۴۶۲؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۲۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۴۷؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۹۰؛ مستمسک العروۃ: ۷/۴۶۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۳۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۳۰۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۱۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۲۰۱؛ جامع المدارک: ۱/۴۴۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۲۱۸؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۴۸۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۹۲؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۵۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۴/۲۹۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۱۴؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۴۳؛ ریاض المسائل: ۴/۱۳۱؛ مبانی الاستنباط خوئی: ۴/۲۵۰

{1096} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ صَلَّى فَلَمْ يَدْرِ اِثْنَتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلاَثاً أَمْ أَرْبَعاً قَالَ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مِنْ قِيَامٍ وَ يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مِنْ جُلُوسٍ وَ يُسَلِّمُ فَإِنْ كَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَتِ الرَّكْعَتَانِ نَافِلَةً وَ إِلاَّ تَمَّتِ الْأَرْبَعُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جوشخص نماز پڑھے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں، تین پڑھی ہیں یا چار تو وہ کھڑا ہو جائے اور دو رکعت نماز (احتیاط) کھڑا ہو کر پڑھے اور سلام پڑھے پھر دو رکعت نماز (احتیاط) بیٹھ کر پڑھے اور سلام پڑھے پس اگر اس کی نماز فی الواقع چار رکعت تھی تو یہ (نماز احتیاط) نافلہ بن جائے گی اور اگر ناقص تھی (دو یا تین رکعت تھی) تو اس سے چار رکعت مکمل ہو جائے گی۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1097} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا لَمْ تَدْرِ أَرْبَعاً صَلَّيْتَ أَمْ خَمْساً أَمْ نَقَصْتَ أَمْ زِدْتَ فَتَشَهَّدْ وَ سَلِّمْ وَ اسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بِغَيْرِ رُكُوعٍ وَ لاَ قِرَاءَةٍ يَتَشَهَّدُ فِيهِمَا تَشَهُّداً خَفِيفاً.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم (شک کی وجہ سے) سمجھ نہ سکو کہ چار رکعت پڑھی ہیں یا پانچ یا کم یا زیادہ پڑھی ہیں تو (چار پر بنا رکھ کر) تشہد و سلام پڑھو اور دو سجدۂ سہو کرو کہ جن میں نہ رکوع ہے اور نہ ہی قرأت ہے پس ان میں مختصر تشہد پڑھو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/ ۳۵۳ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۸۷ ح ۳۴۲؛ الوافی: ۸/ ۹۸۱؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۱۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۲۲۳ ح ۱۰۳۸۲

[2] دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۲۶؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۴۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۷۴؛ مفتاح الکرامہ: ۷/ ۱۵؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۴۷؛ القواعد الفقہیہ: ۲/ ۲۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۳۱؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۷۷

[3] تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۹۶ ح ۷۷۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۵۰ ح ۱۰۱۹؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۲۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۲۲۴ ح ۱۰۳۸۶؛ الوافی: ۸/ ۹۸۸؛ فقہ الرضا: ۱۱۸؛ الاستبصار: ۱/ ۳۸۰ ح ۱۴۴۱؛ نزہۃ الناظر: ۳۰؛ المعتبر: ۲/ ۴۰۱

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۷۷؛ منتہی المطلب: ۷/ ۲۷؛ شرح مازندرانی: ۳/ ۲۳۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۴۳۵؛ موسوعہ شہید اول: ۱/ ۱۳۹؛ التوضیح النافع: ۳۹؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۴۳۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۳۸۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۷۷۵؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۲۵۶؛ مستند الشیعہ: ۷/ ۲۴۰؛ موسوعہ البرغانی: ۸/ ۲۴۵؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۴۲۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۳۳۱؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۶۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۲۸۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۳۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۷۹

## نمازِ احتیاط پڑھنے کا طریقہ:

## قول مؤلف:

پچھلی تینوں حدیثوں میں نمازِ احتیاط پڑھنے کا طریقہ بیان ہو چکا ہے۔ اس نماز میں سورہ اور قنوت نہیں ہے باقی وہی طریقہ ہے جو دوسری نماز کا ہے چاہے بیٹھ کر ہو یا چاہے کھڑے ہو کر اور اس میں تشہد مختصر پڑھا جائے (واللہ اعلم)

## سجدہ سہو:

{1098} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ نَاسِياً فِي الصَّلاَةِ يَقُولُ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَقَالَ يُتِمُّ صَلاَتَهُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ فَقُلْتُ سَجْدَتَا السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ هُمَا أَوْ بَعْدُ قَالَ بَعْدُ.

⭘ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نماز میں بھول کر کلام کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اپنی صفوں کو قائم رکھو (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ اپنی نماز تمام کرے پھر دو سجدہ سہو کرے میں نے عرض کیا: سہو کے دو سجدے سلام سے پہلے کرتے ہیں یا بعد میں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بعد میں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1099} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَ قَبْلَ الْكَلاَمِ.

---

[1] الکافی: ۳/ ۳۵۶ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۹۱ ح ۷۵۵؛ الاستبصار: ۱/ ۳۷۸ ح ۱۴۳۳؛ الوافی: ۸/ ۹۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۲۰۶ ح ۱۰۴۳۵ و ۲۰۷ ح ۱۰۴۳۸؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۲۳۹

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۰۴؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۴۲؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۸۱؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۵۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۰۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۷۵۳؛ منتھی المطلب: ۷/ ۸۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۴۴۳؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۹۹؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۸۵؛ روض الجنان: ۲/ ۸۸۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۵۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۷۹؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ تحلیل: ۵۲؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۴۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۸/ ۷۷؛

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دو سجدۂ سہو سلام کے بعد اور کلام کرنے سے پہلے کیے جاتے ہیں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[2]

{1100} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِذَا كُنْتَ لَا تَدْرِي ثَلَاثاً صَلَّيْتَ أَمْ أَرْبَعاً وَلَمْ يَذْهَبْ وَهْمُكَ إِلَى شَيْءٍ فَسَلِّمْ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ تَقْرَأُ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ وَإِنْ ذَهَبَ وَهْمُكَ إِلَى الثَّلَاثِ فَقُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَةَ الرَّابِعَةَ وَلَا تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَإِنْ ذَهَبَ وَهْمُكَ إِلَى الْأَرْبَعِ فَتَشَهَّدْ وَسَلِّمْ ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہیں پتا نہ چلے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار اور کسی طرف ظن غالب نہ ہو تو پھر (چار پر بنا رکھ کر) سلام پڑھو اور پھر بیٹھ کر دو رکعت نماز (احتیاط) پڑھو جن میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھو اور اگر تین رکعت پڑھنے کا ظن غالب ہو تو پھر اٹھ کر چوتھی رکعت پڑھو اور اس صورت میں سجدۂ سہو نہ کرو (کیونکہ ظن کے غلبہ سے شک زائل ہو گیا) اور اگر چار کا ظن ہو تو پھر تشہد پڑھ کر اور سلام پڑھ کر دو سجدہ سہو کرو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1101} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا لَمْ تَدْرِ أَرْبَعاً صَلَّيْتَ أَمْ رَكْعَتَيْنِ فَقُمْ وَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلِّمْ وَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلِّمْ وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ ثُمَّ تُسَلِّمُ بَعْدَهُمَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب (شک کی وجہ سے) تمہیں پتہ نہ چلے کہ تم نے چار رکعت پڑھی ہیں یا دو تو (چار پر بنا رکھ کر سلام پڑھو اور) اٹھ کر دو رکعت نماز (احتیاط) پڑھو اور سلام پڑھو اور پھر دو رکعت نماز (احتیاط) پڑھو پھر سلام پڑھو اور بیٹھ کر دو

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۹۵/۲ ح ۷۶۸؛ الاستبصار: ۳۸۰/۱ ح ۱۴۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۸/۸ ح ۱۰۴۴۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۴۱/۱ ح ۹۹۴؛ الوافی: ۹۹۴/۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳۳۹/۳

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۸۱/۱۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۲۳/۴؛ مصابیح الظلام: ۵۰/۹؛ منتھی المطلب: ۸۲/۷؛ ملاذ الاخیار: ۱۵۶/۴

[3] الکافی: ۳۵۳/۳ ح ۸؛ الوافی: ۹۸۲/۸؛ وسائل الشیعہ: ۲۱۷/۸ ح ۱۰۴۶۳

[4] مستند الشیعہ: ۱۳۳/۷؛ خلل الصلاۃ واحکامہ: ۳۵۴؛ مستمسک العروۃ: ۴۶۲/۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹۰/۱۸؛ دروس تمہیدیہ: ۲۶۴/۱؛ جامع المدارک: ۴۴۵/۱؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۵۹/۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۱۴/۴؛ مہذب الاحکام: ۲۵۲/۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳۹۲/۲؛ مبانی الاستنباط خوئی: ۲۵۰/۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۴۹۳/۱؛ ریاض المسائل: ۱۴۱/۴؛ القواعد الفقہیہ: ۲۰۸/۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴۳۶/۵؛ حدود الشریعہ: ۴۲۵/۲؛ فقہ الصادق: ۳۸۶/۵؛ معتصم الشیعہ: ۲۴۶/۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۷۷/۲؛ مرآۃ العقول: ۱۹۷/۱۵

سجدہ (سہو) ادا کرو پھر ان کے بعد (مختصر تشہد اور) سلام پڑھو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1102} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا كُنْتَ لاَ تَدْرِي أَرْبَعاً صَلَّيْتَ أَمْ خَمْساً فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ تَسْلِيمِكَ ثُمَّ سَلِّمْ بَعْدَهُمَا.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں یہ معلوم نہ ہو کہ چار رکعت پڑھی ہیں یا پانچ تو (چار پر بنا رکھو اور) سلام کے بعد دو سجدہ سہو کرو اور پھر (مختصر تشہد پڑھ کر) سلام پڑھو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1103} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ السَّهْوِ فَقَالَ مَنْ حَفِظَ سَهْوَهُ فَأَتَمَّهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ وَ إِنَّمَا السَّهْوُ عَلَى مَنْ لَمْ يَدْرِ أَ زَادَ فِي صَلاَتِهِ أَمْ نَقَصَ مِنْهَا.

❂ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سہو کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس کو اپنا سہو یاد ہو تو وہ اسے پورا کرے پس ایسے شخص پر سجدہ سہو نہیں ہے اور ماسوائے اس کے نہیں کہ سجدہ سہو (صرف) اس شخص پر ہے جو یہ جانتا ہی نہ ہو کہ اس نے نماز میں زیادتی کی ہے یا اس سے کمی کی ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۸۵ ح ۷۳۸؛ الوافی: ۸/۹۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۱ ح ۱۰۴۷۶؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۸۳

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۱۲۷؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۸۳؛ شرح العروۃ: ۱۸/۱۹۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۳۲۵؛ منتھی المطلب: ۷/۹۲؛ مختلف الشیعہ: ۲/۴۱۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۳۹۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۵۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۱۹۲؛ روض الجنان: ۳۵۳؛ رسالہ فی حکم الظن یزدی: ۸۷؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۷۰۲؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۳۵؛ بہجۃ الآمال: ۷/۲۹۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۵ ح ۷۶۷؛ الکافی: ۳/۳۵۵ ح ۳؛ الوافی: ۸/۹۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۰۷ ح ۱۰۴۳۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۰۶

[4] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۸۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۹۵؛ التوضیح النافع: ۹۳؛ جامع المدارک: ۱/۴۵۶؛ مہذب الاحکام: ۸/۲۵۶؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۲۴۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۵؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۵۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۲۰۲؛ ریاض المسائل: ۴/۲۱۷؛ مفتاح الکرامہ: ۲/۳۷۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/۵۵۷؛ فقہ الصادق: ۸/۲۸۷؛ وسائل العباد: ۲/۱۰۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۳۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۵۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۸۱؛ منتھی المطلب: ۷/۷۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۸۰؛ استقصاء الاعتبار: ۶/۲۳۲؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۲۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۹

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۵۰ ح ۱۰۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۲۵ ح ۱۰۴۸۸ و ۱۰۴۸۳ ح ۱۰۵۲۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۱۶؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۲۶؛ الکافی: ۳/۳۵۵ ح ۴؛ الوافی: ۸/۹۹۱؛ موسوعہ شہید اوّل: ۷/۴۶۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۴۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1104} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ سَهَا خَلْفَ إِمَامٍ بَعْدَ مَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً وَ لَمْ يُكَبِّرْ وَ لَمْ يُسَبِّحْ وَ لَمْ يَتَشَهَّدْ حَتَّى يُسَلِّمَ فَقَالَ قَدْ جَازَتْ صَلاَتُهُ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِذَا سَهَا خَلْفَ الْإِمَامِ وَ لاَ سَجْدَتَا السَّهْوِ لِأَنَّ الْإِمَامَ ضَامِنٌ لِصَلاَةِ مَنْ صَلَّى خَلْفَهُ.

❂ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے پیش نماز کے پیچھے تکبیرۃ الاحرام کہہ کر نماز شروع کی پھر اس سے سہو ہو گیا تو اس نے اس کے بعد کچھ بھی نہیں پڑھا نہ تکبیر، نہ تسبیح اور نہ ہی تشہد یہاں تک کہ سلام پڑھ لیا (تو کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز ہو گئی اور جب وہ امام کے پیچھے بھولا تو اس پر کوئی سجدۂ سہو نہیں ہے کیونکہ امام اپنے مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہوتا ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{1105} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ السَّهْوِ مَا يَجِبُ فِيهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَقُمْتَ أَوْ أَرَدْتَ أَنْ تَقُومَ فَقَعَدْتَ أَوْ أَرَدْتَ أَنْ تَقْرَأَ فَسَبَّحْتَ أَوْ أَرَدْتَ أَنْ تُسَبِّحَ فَقَرَأْتَ فَعَلَيْكَ سَجْدَتَا السَّهْوِ وَ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَتِمُّ بِهِ الصَّلاَةُ سَهْوٌ وَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْعُدَ فَقَامَ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقَدِّمَ شَيْئاً أَوْ يُحْدِثَ شَيْئاً قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ حَتَّى يَتَكَلَّمَ بِشَيْءٍ وَ عَنِ

---

[1] مدارک الاحکام: ۴/ ۲۷۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۸۱؛ شرح العروۃ: ۱۸/ ۳۱۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/ ۴۶۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۸۰؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۶۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۲۶۲؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۳۱۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۸۷۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۳۷؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۱۳۷؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۲۰۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۵۴۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/ ۳۷۱

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۴۰۶ ح ۱۲۰۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۷۸ ح ۸۱۷؛ الاستبصار: ۱/ ۴۳۹ ح ۹۱۵؛ الوافی: ۸/ ۱۲۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۲۴۰ ح ۱۰۵۳۷

[3] روضۃ المتقین: ۲/ ۵۵۷؛ القواعد الفقہیہ: ۲/ ۳۰۶؛ غنائم الایام: ۳/ ۳۱۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۲/ ۲۹۱؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۳۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۷۰؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۳۰؛ مدارک العروۃ: ۱۸/ ۱۰۱؛ مستند الشیعہ: ۷/ ۲۲۲؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۵۳۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۱۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۴۲۰

اَلرَّجُلِ إِذَا سَهَا فِي اَلصَّلاَةِ فَيَنْسىٰ أَنْ يَسْجُدَ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ قَالَ يَسْجُدُهُمَا مَتىٰ ذَكَرَ وَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ وَ هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا أَرْبَعٌ فَلَمَّا سَلَّمَ ذَكَرَ أَنَّهَا ثَلاَثٌ قَالَ يَبْنِي عَلىٰ صَلاَتِهِ مَتىٰ مَا ذَكَرَ وَ يُصَلِّي رَكْعَةً وَ يَتَشَهَّدُ وَ يُسَلِّمُ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ وَ قَدْ جَازَتْ صَلاَتُهُ وَ سُئِلَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَنْسىٰ اَلرُّكُوعَ أَوْ يَنْسىٰ سَجْدَةً هَلْ عَلَيْهِ سَجْدَةُ اَلسَّهْوِ قَالَ لاَ قَدْ أَتَمَّ اَلصَّلاَةَ وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَدْخُلُ مَعَ اَلْإِمَامِ وَ قَدْ صَلَّى اَلْإِمَامُ رَكْعَةً أَوْ أَكْثَرَ فَسَهَا اَلْإِمَامُ كَيْفَ يَصْنَعُ اَلرَّجُلُ قَالَ إِذَا سَلَّمَ اَلْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ فَلاَ يَسْجُدُ اَلرَّجُلُ اَلَّذِي دَخَلَ مَعَهُ وَ إِذَا قَامَ وَ بَنىٰ عَلىٰ صَلاَتِهِ وَ أَتَمَّهَا وَ سَلَّمَ سَجَدَ اَلرَّجُلُ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ وَ عَنِ اَلرَّجُلِ يَسْهُو فِي صَلاَتِهِ فَلاَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ اَلْفَجْرَ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ لاَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ اَلسَّهْوِ حَتّٰى تَطْلُعَ اَلشَّمْسُ وَ يَذْهَبَ شُعَاعُهَا وَ عَنْ رَجُلٍ سَهَا خَلْفَ اَلْإِمَامِ فَلَمْ يَفْتَتِحِ اَلصَّلاَةَ قَالَ يُعِيدُ اَلصَّلاَةَ وَ لاَ صَلاَةَ بِغَيْرِ اِفْتِتَاحٍ وَ عَنْ رَجُلٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ صَلاَةٌ مِنْ قُعُودٍ فَنَسِيَ حَتّٰى قَامَ وَ اِفْتَتَحَ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ قَالَ يَقْعُدُ وَ يَفْتَتِحُ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَاعِدٌ وَ كَذٰلِكَ إِنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ اَلصَّلاَةُ مِنْ قِيَامٍ فَنَسِيَ حَتّٰى اِفْتَتَحَ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَاعِدٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقْطَعَ صَلاَتَهُ وَ يَقُومَ فَيَفْتَتِحَ اَلصَّلاَةَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ لاَ يَعْتَدَّ بِافْتِتَاحِهِ وَ هُوَ قَاعِدٌ.

❂ عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سہو کے بارے میں پوچھا جس میں دو سجدۂ سہو واجب ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہاں بیٹھنے کا ارادہ تھا وہاں کھڑے ہو گئے یا جہاں کھڑے ہونے کا ارادہ تھا وہاں بیٹھ گئے یا قرأت کا ارادہ تھا مگر تسبیح پڑھ دی یا تسبیح پڑھنے کا ارادہ تھا مگر قرأت کر دی تو (ان مقامات میں) تم پر دو سجدۂ سہو ہیں اور ہر وہ شئے جس سے نماز تمام ہوتی ہے اس میں (سجدۂ) سہو نہیں ہے۔

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیٹھنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر کھڑا ہو گیا لیکن مکمل کھڑا ہونے اور کچھ بیان کرنے سے پہلے یاد آ گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے یہاں تک کہ کسی شئے سے کلام کرے۔

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے نماز میں سہو ہوا (جس کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب تھا) لیکن وہ دو سجدۂ سہو کرنا بھول جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی اسے یاد آئے دو سجدۂ سہو کرے۔ اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے تین رکعتیں پڑھیں اور اسے چار پڑھنے کا گمان ہوا اور جب سلام پڑھ لیا تو اسے یاد آ گیا کہ تین پڑھی ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی اسے یاد آئے تو (تین پر) اپنی نماز کی بنا رکھے اور ایک رکعت مزید پڑھ لے اور تشہد پڑھ کر سلام کرے اور دو سجدۂ سہو کرے تو اس کی نماز (مکمل) ہو جائے گی۔

اور آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو رکوع یا سجدہ بھول جاتا ہے تو کیا اس پر سجدۂ سہو ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں (بلکہ) اس نے نماز کو تمام کرلیا۔ ①

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جماعت میں اس وقت شامل ہوا جب پیش نماز ایک رکعت یا زیادہ پڑھ چکا تھا پس امام کو سہو ہوگیا تو اب یہ شخص کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب امام سلام پڑھ لے تو وہ دو سجدۂ سہو کرے اور جو شخص جماعت میں شامل ہوا وہ سجدۂ سہو نہ کرے اور اپنی پڑھی ہوئی نماز پر بنا رکھ کر کھڑا ہو جائے اور (آگے) اسے مکمل کرے اور سلام پڑھ کر یہ شخص دو سجدۂ سہو کرے۔

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے (رات کی) نماز میں سہو ہوتا ہے اور اسے یہ یاد نہیں آیا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے تو یہ کیا کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ سجدۂ سہو نہ کرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور اس کی شعاعیں پھیل جائیں۔

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جس سے پیش نماز کے پیچھے سہو ہوا اور نے تکبیرۃ الاحرام نہیں کہی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز کا اعادہ کرے گا کیونکہ تکبیرۃ الاحرام کے بغیر نماز نہیں ہے۔

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا جس پر نماز میں بیٹھنا واجب تھا مگر وہ بھول گیا حتیٰ کہ کھڑا ہوگیا اور کھڑے ہوکر نماز شروع کرلی پھر اسے یاد آگیا (کہ بیٹھنا واجب ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بیٹھ جائے گا اور بیٹھ کر نماز شروع کرے گا اور اسی طرح اگر اس پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا واجب ہو اور وہ بھول جائے یہاں تک کہ بیٹھ کر نماز شروع کرے تو اس پر واجب ہے کہ اپنی نماز قطع کردے اور کھڑا ہو جائے اور کھڑے ہوکر نماز شروع کرے اور اپنی اس تکبیر کی کوئی پرواہ نہ کرے جو اس نے بیٹھ کر کہی تھی۔ ②

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ③

{1106} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ

---

① قبل ازیں متعدد احادیث میں یہ واضح ہو چکا ہے کہ رکوع و سجود کی وجہ سے نماز کا اعادہ کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس کا معنی یہی مراد لینا پڑے گا کہ اس نے نماز کا کام تمام کرلیا یعنی باطل کرلی تو سجدۂ سہو کیسا؟ اور اگر یہ معنی مراد لیا جائے کہ اس نے نماز مکمل کرلی تو پھر اس کی تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ اسے سہو کے بعد محل تدارک کے فوت ہونے سے پہلے یاد آگئی ہو اور وہ اسے مکمل کرلے (واللہ اعلم)

② تہذیب الاحکام: ۲/ ۵۳ ح ۱۳۶۶؛ الوافی: ۸/ ۹۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۲۳۱ ح ۱۰۵۳۹ و ۵/ ۵۰۳ ح ۷۱۷۴ و ۸/ ۲۰۳ ح ۱۰۴۲۷؛ بحار الانوار: ۲۳۹/۸۵ (مختصراً)؛ ھدایۃ الامہ: ۱۵/۳ ح ۲۷ (مختصراً)؛ نزھۃ الناظر: ۴۰ (مختصراً)

③ ملاذ الاخیار: ۵۶۹/۴؛ بحار الانوار: ۲۳۹/۸۵؛ جواھر الکلام: ۹/ ۲۲۳؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۱۹۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/ ۲۳۳؛ مھذب الاحکام: ۸/ ۳۴۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۳۲۶؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۲۰۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱۳۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۲۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۴۵۹/۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/ ۴۰۳؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۲۷؛ ریاض المسائل: ۴/ ۱۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۹/ ۳۷۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۸۸

إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْإِمَامِ سَهْوٌ وَ لاَ عَلَى مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ وَ لاَ عَلَى السَّهْوِ سَهْوٌ وَ لاَ عَلَى الْإِعَادَةِ إِعَادَةٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پیش نماز پر سہو نہیں ہے (جبکہ مقتدیوں کو سہو نہ ہو) اور نہ ہی مقتدیوں پر سہو ہے (جبکہ پیش نماز کو سہو نہ ہو) اور نہ ہی سہو پر سہو ہے اور نہ اعادہ پر اعادہ ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث نماز کے مختلف عنوانات کے تحت بھی ہم نے ذکر کر دی ہیں (واللہ اعلم)

## سجدہ سہو کا طریقہ:

{1107} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى يَقُولُ فِيهِمَا بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دونوں سجدۂ سہو میں یہ پڑھو: بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

راوی کہتا ہے کہ دوسری مرتبہ میں آپ علیہ السلام کو دونوں (سجدوں) میں یہ کہتے ہوئے سنا: بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ وَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ[3]

---

[1] الکافی: ۳/۳۵۹ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۴ ح ۱۴۲۸؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۳۹؛ الوافی: ۸/۹۹۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۱۹ ح ۱۳۱۹ و ۳/۳۴۸ ح ۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۴۰ ح ۱۰۵۳۵

[2] ریاض المسائل: ۳/۱۵۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/۵۱۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/۳۰۰؛ مہذب الاحکام: ۸/۳۰۷؛ مستند الشیعہ: ۷/۲۰۴؛ المعلقات علی العروۃ الوثقی: ۳/۱۸۲؛ جواہر الکلام: ۱۲/۳۸۹؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۵۷۱؛ شرح العروۃ: ۱۹/۳۰۲؛ کتاب الصلاۃ بروجردی: ۵۲۷؛ القواعد الفقہیہ: ۲/۲۵۸؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۳۳؛ ذکری الشیعہ: ۴/۵۸؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۵۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۴۳۹؛ موسوعہ الفاضل القطیفی: ۳/۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۶۸؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۴۴۲

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۶ ح ۷۷۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۴۲ ح ۹۹۷؛ الکافی: ۳/۳۵۶ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۴ ح ۱۰۵۱۷؛ الوافی: ۸/۹۹۶؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۱۳ و ۲۲۰؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۱۵ ح ۷۱۱۷؛ فقہ الرضاؑ: ۹۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{1108} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا لَمْ تَدْرِ خَمْساً صَلَّيْتَ أَمْ أَرْبَعاً فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ تَسْلِيمِكَ وَ أَنْتَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلِّمْ بَعْدَهُمَا.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم نے پانچ رکعت پڑھی ہیں یا چار تو اپنا سلام پڑھنے کے بعد دو سجدۂ سہو کرو اور تم بیٹھے ہوئے ہو پھر دونوں سجدوں کے بعد سلام پڑھو (یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہو) ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{1109} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ هَلْ فِيهِمَا تَكْبِيرٌ أَوْ تَسْبِيحٌ فَقَالَ لاَ إِنَّهُمَا سَجْدَتَانِ فَقَطْ فَإِنْ كَانَ الَّذِي سَهَا هُوَ الْإِمَامَ كَبَّرَ إِذَا سَجَدَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ لِيَعْلَمَ مَنْ خَلْفَهُ أَنَّهُ قَدْ سَهَا وَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُسَبِّحَ فِيهِمَا وَ لاَ فِيهِمَا تَشَهُّدٌ بَعْدَ السَّجْدَتَيْنِ.

❂ عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سجدہ ہائے سہو کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان میں تکبیر یا تسبیح ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ یہ تو صرف دو سجدے ہیں اور اگر سہو پیش نماز کو ہوا ہو وہ جب سجدہ کرے اور جب اپنا سر اٹھائے تو تکبیر کہے تا کہ مقتدی جان لیں کہ اس سے سہو ہوا ہے اور اس پر واجب نہیں ہے کہ ان دونوں سجدوں میں تسبیح پڑھے اور نہ ہی ان دونوں

---

① مصابیح الظلام: ۹/ ۱۶۹؛ منتھی المطلب: ۷/ ۸۷؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۸۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۹۱؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۴۱۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۲۳۶؛ مصابیح الشرائع: ۱/ ۱۷۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۸۱؛ غنائم الایام: ۳/ ۴۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۸۴؛ الجعہ فی شرح اللمعہ: ۳/ ۱۳۶؛ شرح العروۃ: ۱۸/ ۸۸۳؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۵۷۳؛ مبانی منہاج الصالحین: ۵/ ۷۴۳؛ مستند الشیعہ: ۷/ ۲۴۵؛ کفایۃ الفقہ: ۱/ ۱۳۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۸۶؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۴۲۸

② الکافی: ۳/ ۳۵۵ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۲/ ۱۹۵ ح ۷۶۷؛ الوافی: ۸/ ۹۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۲۲۴ ح ۱۰۳۸۵

③ منتھی المطلب: ۷/ ۹۲؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۴۲۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۷۷؛ شرح العروۃ: ۱۸/ ۱۹۲؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۲۷؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۸۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۸۷۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۸/ ۸۱۳؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۵۵۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۳۲۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۶۷

سجدوں کے بعد تشہد واجب ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 1097 اور 1101 بھی ساتھ دیکھئے۔

## بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا:

{1110} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: عَنِ اَلرَّجُلِ يَنْسَى سَجْدَةً فَذَكَرَهَا بَعْدَ مَا قَامَ وَرَكَعَ قَالَ يَمْضِي فِي صَلاَتِهِ وَلاَ يَسْجُدُ حَتَّى يُسَلِّمَ فَإِذَا سَلَّمَ سَجَدَ مِثْلَ مَا فَاتَهُ قُلْتُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ إِلاَّ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ إِذَا ذَكَرَهُ

❁ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو ایک سجدہ کرنا بھول گیا تھا اور کھڑا ہونے اور رکوع میں جانے کے بعد اسے یاد آیا تو وہ نماز کو جاری رکھے اور جب تک سلام نہ پڑھ لے سجدہ نہ کرے پس جب سلام پڑھ لے تو جو فوت ہوا اسی کے مثل (قضا) سجدہ کرے۔

میں نے عرض کیا: اور اگر اس کے بعد یاد آئے تو (کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: فوت شدہ (سجدہ) جب بھی یاد آئے تو اس کی قضا کرے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

{1111} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ وَصَفْوَانَ جَمِيعاً عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۹۶ ح ۷۷۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۴۱ ح ۹۹۲؛ الاستبصار: ۱/۳۸۱ ح ۱۴۴۲؛ الوافی: ۸/۹۹۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۳۵ ح ۱۰۵۱۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۰۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۴۶

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۵۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵۲۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۱۴۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۸۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۱۷۱؛ ریاض المسائل: ۴/۱۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۲؛ غنائم الایام: ۳/۲۷۳؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (الطہارۃ الی الاجارۃ): ۲/۱۷۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/۵۵۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۸/۳۸۹؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۲/۵۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۴۵

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۳ ح ۶۰۴؛ الاستبصار: ۱/۳۵۹ ح ۱۳۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۶/۳۶۴ ح ۸۱۹۴ و ۸/۲۴۵ ح ۱۰۵۴۸؛ الوافی: ۸/۹۴۰

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۴۶؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۳۹۵؛ جواہر الکلام: ۱۲/۳۸۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۳۱؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۱/۱۳۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۵۱۵؛ مہذب الاحکام: ۸/۳۱۶؛ کتاب الصلاۃ نجفی: ۲/۳۴۳؛ احکام الخلل فی الصلاۃ انصاری: ۶۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۹/۲۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۷۰؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۳۵۴؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۲/۴۹۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۳۸۷؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۵۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۱

أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يَفْرُغُ مِنْ صَلاَتِهِ وَ قَدْ نَسِيَ اَلتَّشَهُّدَ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَالَ إِنْ كَانَ قَرِيباً رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَتَشَهَّدَ وَ إِلاَّ طَلَبَ مَكَاناً نَظِيفاً فَتَشَهَّدَ فِيهِ وَ قَالَ إِنَّمَا اَلتَّشَهُّدُ سُنَّةٌ فِي اَلصَّلاَةِ.

محمد سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز سے فارغ ہو گیا مگر تشہد پڑھنا بھول گیا تو اگر وہ اس جگہ کے قریب ہو جہاں نماز پڑھی تھی تو وہاں جا کر (بطور قضا) تشہد پڑھے ورنہ کوئی پاک جگہ تلاش کر کے وہاں تشہد پڑھے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تشہد نماز میں سنت ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

نماز میں سہو کے لئے دو سجدہ سہو ضروری ہیں اور ان کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے اور سجدہ اور تشہد کی قضاء میں شرائط وہی ہیں جو نماز کے سجدہ و تشہد کی ہوتی ہیں اور وہ پہلے گزر چکی ہیں رجوع فرما لیا جائے (واللہ اعلم)

## نماز کے اجزاء اور شرائط کو کم یا زیادہ کرنا:

## قول مؤلف:

ہم نے اس طرح کے تمام احکامات نماز کی شرائط اور مختلف موضوعات کے تحت بالترتیب ذکر کر دیئے ہیں یہاں مکرر درج نہیں کر رہے ہیں (واللہ اعلم)

# ﴿مسافر کی نماز﴾

{1112} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ عَنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۱۵۷ ح ۶۱۷؛ الوافی: ۸/۹۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۶/۴۰۱ ح ۸۲۸۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۵۲؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۱۷۵

[2] جواہر الکلام: ۱۰/۲۹۳؛ شرح العروۃ: ۱۸/۷۹؛ القواعد الفقہیہ: ۱/۲۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۴۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۰؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۱۴/۲۶۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۳۸؛ فقہ الصادق: ۵/۲۶۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۱۷۶؛ قواعد فقہیہ: ۲/۶۵۳؛ مستند الشیعہ: ۷/۱۰۱؛ خلل الصلاۃ و احکامہ: ۱۱؛ مہذب الاحکام: ۸/۹۳؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۹۸۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۸/۹۷؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۱۴/۲۴۵؛ جامع المدارک: ۱/۴۴۳؛ الحدائق الناضرہ: ۸/۳۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۱۷۲؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۴۷؛ ریاض المسائل: ۴/۱۱۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۸۰؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۲۶۰

اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّلاَةُ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَانِ لَيْسَ قَبْلَهُمَا وَ لاَ بَعْدَهُمَا شَيْءٌ إِلاَّ الْمَغْرِبَ فَإِنَّ بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لاَ تَدَعْهُنَّ فِي حَضَرٍ وَ لاَ سَفَرٍ وَ لَيْسَ عَلَيْكَ قَضَاءُ صَلاَةِ النَّهَارِ وَ صَلِّ صَلاَةَ اللَّيْلِ وَ اقْضِهِ.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفر میں نماز دو رکعت ہو جاتی ہے (اور) ان سے پہلے یا ان کے بعد کچھ بھی نہیں ہے سوائے نماز مغرب کے (کہ یہ تین رکعت ہی رہتی ہے) پس اس کے بعد چار رکعت (نافلہ) ہیں اسے سفر و حضر میں ترک نہ کرو اور تم پر دن کی (نافلہ) نماز کی قضا نہیں ہے اور نماز شب (سفر میں بھی) پڑھو اور (اگر قضا ہو جائے تو) اس کی قضا بھی کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1113} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلاَّءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى فَيُصَلِّي فِي السَّفَرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَالَ إِنْ ذَكَرَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَلْيُعِدْ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتّٰى يَمْضِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ فَلاَ إِعَادَةَ عَلَيْهِ.

✿ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے بھول کر سفر میں دو رکعت کی بجائے چار رکعت پڑھ لی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اسی دن یاد آ جائے تو اس کا اعادہ کرے اور اگر اس وقت یاد آئے جب وہ دن گزر چکا ہو تو پھر اس پر اعادہ نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۴۳۹ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۴ ح ۶ و ۳/۱۲۹ ح ۷۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۴/۸۳ ح ۴۵۷۷؛ الوافی: ۷/۱۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۹۷

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۹۱؛ سند العروۃ: ۱/۲۸۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۱۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۱۱؛ ینابیع الاحکام: ۳/۱۱؛ مفتاح الکرامی: ۵/۷۳؛ مصابیح الظلام: ۲/۵۵۳؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۴؛ ریاض المسائل: ۲/۱۲۵؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۷۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۳۲۶؛ مستند الشیعہ: ۵/۴۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۵/۱۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۱۶۹ ح ۳۷ و ۳/۲۲۵ ح ۵۷۰؛ الاستبصار: ۱/۲۴۱ ح ۸۶۱؛ الوافی: ۸/۱۹۷؛ بحار الانوار: ۸۶/۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۰۶ ح ۱۱۲۹۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۸ ح ۱۲۷۴؛ المعتبر: ۲/۴۷۸

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۲۸۶ و ۴۲۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۱۷۴؛ سند العروۃ: ۱/۲۹۱؛ منتھی المطلب: ۶/۳۹۹؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۴۳۰؛ مصابیح الظلام: ۲/۱۸۳؛ بہجۃ الآمال: ۷/۲۹۳؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۲۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۱۳؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۳/۷۷؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۴۰۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۳/۵۷

{1114} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُمَا قَالاَ: قُلْنَا لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ كَيْفَ هِيَ وَ كَمْ هِيَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاَةِ فَصَارَ التَّقْصِيرُ فِي السَّفَرِ وَاجِباً كَوُجُوبِ التَّمَامِ فِي الْحَضَرِ قَالاَ قُلْنَا إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ وَ لَمْ يَقُلْ افْعَلُوا فَكَيْفَ أَوْجَبَ ذَلِكَ كَمَا أَوْجَبَ التَّمَامَ فِي الْحَضَرِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَ وَ لَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا أَ لاَ تَرَوْنَ أَنَّ الطَّوَافَ بِهِمَا وَاجِبٌ مَفْرُوضٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ ذَكَرَهُ فِي كِتَابِهِ وَ صَنَعَهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ كَذَلِكَ التَّقْصِيرُ فِي السَّفَرِ شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ ذَكَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ فِي كِتَابِهِ قَالاَ قُلْنَا لَهُ فَمَنْ صَلَّى فِي السَّفَرِ أَرْبَعاً أَ يُعِيدُ أَمْ لاَ قَالَ إِنْ كَانَ قَدْ قُرِئَتْ عَلَيْهِ آيَةُ التَّقْصِيرِ وَ فُسِّرَتْ لَهُ فَصَلَّى أَرْبَعاً أَعَادَ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ قُرِئَتْ عَلَيْهِ وَ لَمْ يَعْلَمْهَا فَلاَ إِعَادَةَ عَلَيْهِ وَ الصَّلَوَاتُ كُلُّهَا فِي السَّفَرِ الْفَرِيضَةُ رَكْعَتَانِ كُلُّ صَلاَةٍ إِلاَّ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهَا ثَلاَثٌ لَيْسَ فِيهَا تَقْصِيرٌ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ وَ قَدْ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى ذِي خُشُبٍ وَ هِيَ مَسِيرَةُ يَوْمٍ مِنَ الْمَدِينَةِ يَكُونُ إِلَيْهَا بَرِيدَانِ أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ مِيلاً فَقَصَّرَ وَ أَفْطَرَ فَصَارَتْ سُنَّةً الْحَدِيثَ.

✪ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ علیہ السلام سفر میں نماز کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ وہ کیسے ہے اور کس قدر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور جب تم زمین میں مسافر ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ نماز میں قصر کرو (النساء:۱۰۱)''

پس اس (آیت) سے سفر میں قصر اسی طرح واجب ہے جس طرح حضر میں پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔

ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ: ''تم پر کوئی گناہ نہیں ہے''۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ: ''تم ایسا کرو'' (یعنی حکمیہ جملے تو نہیں ہیں) پس اس سے کیسے قصر اسی طرح واجب ہوگا جیسے حضر میں پوری نماز پڑھنا واجب ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے صفاء و مروہ کے بارے میں (اسی طرح) نہیں فرمایا کہ: ''جو بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان دو (پہاڑیوں) کے درمیان طواف کرے (یعنی سعی کرے)۔ (البقرۃ:۱۵۸)''

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان پہاڑیوں کے درمیان طواف (یعنی سعی) کرنا فرض واجب ہے کیونکہ اللہ نے اس کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر عمل کیا ہے اور اسی طرح سفر میں قصر ہے کہ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں بطور ذکر کیا ہے۔

ہم نے عرض کیا: ایک شخص نے سفر میں چار رکعت نماز پڑھی تو کیا وہ اعادہ نہ کرے گا یا نہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو اس شخص کے سامنے قصر والی آیت پڑھی گئی تھی اور اس کے لئے تفسیر کی گئی تھی پھر اس نے چار رکعت پڑھی تو اعادہ کرے گا اور اگر اس پر اس آیت کو نہیں پڑھا گیا ہے اور نہ وہ اسے جانتا ہے تو پھر اس پر اعادہ نہیں ہے۔ اور تمام نمازیں سفر میں دو دو رکعت رہ جاتی ہیں سوائے مغرب کے کہ یہ تین رکعت رہتی ہے اور اس میں تقصیر نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذی خُشُب کی طرف سفر کیا جو مدینہ سے دو برید یعنی چوبیس میل (شرعی) [1] کے فاصلہ پر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں نماز قصر کی اور روزہ افطار کیا پس یہ سنت جاری ہوئی۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1115} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: فِي التَّقْصِيرِ فِي الصَّلاَةِ بَرِيدٌ فِي بَرِيدٍ أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ مِيلاً ثُمَّ قَالَ كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ إِنَّ التَّقْصِيرَ لَمْ يُوضَعْ عَلَى الْبَغْلَةِ السَّفْوَاءِ وَ الدَّابَّةِ النَّاجِيَةِ وَ إِنَّمَا وُضِعَ عَلَى سَيْرِ الْقِطَارِ.

✪ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز میں قصر دو برید یعنی چوبیس میل (شرعی) پر ہے

پھر فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) فرمایا کرتے تھے کہ قصر (کی مسافت) تیز رفتار خچر یا تیز رفتار ناقہ (وغیرہ) کی رفتار پر مقرر نہیں کی گئی ہے بلکہ عام اونٹوں کی قطار کی رفتار پر مقرر کی گئی ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح [5] یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [6]

---

[1] شرعی یا ہاشمی میل انگریزی میل سے قدرے بڑا ہوتا ہے۔

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۴ ح۱۲۶۶؛ الوافی: ۷/۸۳؛ تفسیر العیاشی: ۱/۲۷۱؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۲۰۲؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۴۱؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۹۳؛ تفسیر الصافی: ۱/۴۹۲؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۹۵؛ بحار الانوار: ۸۶/۵۱؛ مستدرک الوسائل: ۶/۵۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۱۷ ح۱۱۳۲۷

[3] روضۃ المتقین: ۲/۶۱۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۶۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۵؛ مسالک الافہام: ۱/۲۷۲؛ زبدۃ البیان: ۱۹؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۲۸۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۸۶؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۴۵۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۵۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۳۱۳؛ ضیاء الناظر: ۳۵۲؛ مبانی الفقہ الفعال: ۳/۵۳؛ الخلل فی الصلاۃ خمینی: ۳۶۰؛ المحصول فی علم الاصول: ۳/۱۹۳؛ ہدایۃ العقول: ۵/۲۷۹؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۷۹؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۳۱۲

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۶ ح۱۲۶۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۳ ح۶۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۵۲ ح۱۱۱۳۱؛ الوافی: ۷/۱۳۳؛ الاستبصار: ۱/۲۲۳ ح۷۸۷

[5] التعلیقۃ الاستدلالی: ۲/۲۸۰؛ ایضاح الفوائد: ۱/۱۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۳۱۰؛ مختلف الشیعہ: ۳/۱۰۲

[6] روضۃ المتقین: ۲/۶۱۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۱۲؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۱۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۴۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۶؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۳۱؛ جواہر الکلام: ۱۵/۱۹۵؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۵؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۷۲

{1116} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُسَافِرِ فِي كَمْ يُقَصِّرُ الصَّلَاةَ فَقَالَ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ وَ ذَلِكَ بَرِيدَانِ وَ هُمَا ثَمَانِيَةُ فَرَاسِخَ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ مسافر کم از کم کتنی مسافت پر نماز قصر کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن کی مسافت میں اور یہی دو برید (یا چوبیس میل شرعی) بنتے ہیں اور وہ آٹھ فرسخ ہوتے ہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{1117} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ كَمْ أَدْنَى مَا يُقَصَّرُ فِيهِ الصَّلَاةُ قَالَ جَرَتِ السُّنَّةُ بِبَيَاضِ يَوْمٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ بَيَاضَ يَوْمٍ يَخْتَلِفُ يَسِيرُ الرَّجُلُ خَمْسَةَ عَشَرَ فَرْسَخاً فِي يَوْمٍ وَ يَسِيرُ الْآخَرُ أَرْبَعَةَ فَرَاسِخَ وَ خَمْسَةَ فَرَاسِخَ فِي يَوْمٍ قَالَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ إِلَى ذَلِكَ يُنْظَرُ أَ مَا رَأَيْتَ سَيْرَ هَذِهِ الْأَمْيَالِ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةِ- ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ أَرْبَعَةً وَ عِشْرِينَ مِيلًا يَكُونُ ثَمَانِيَةَ فَرَاسِخَ.

عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ نماز قصر کرنے کی کم از کم مسافت کس قدر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک دن کی سفیدی (میں مسافت) پر سنت جاری ہوئی ہے۔

میں نے عرض کیا: دن کی سفیدی میں مسافت تو آدمیوں کے سفر میں مختلف ہے کہ ایک شخص ایک دن میں پندرہ فرسخ کرتا ہے اور دوسرا چار کرتا ہے اور ایک شخص ایک دن میں پانچ کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کو اس طرح نہیں دیکھا جائے گا کیا تم نے مکہ و مدینہ کے درمیان ان میلوں کے فاصلہ کو نہیں دیکھا ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے چوبیس میل (شرعی) کا اشارہ کیا جو آٹھ فرسخ ہوتے ہیں۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح [4] یا موثق ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۰۷ ح ۴۹۲ و ۴/ ۲۲۲ ح ۶۵۰؛ الاستبصار: ۱/ ۲۲۲ ح ۷۸۶؛ الوافی: ۱۱/ ۳۰۸ و ۷/ ۱۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۵۳ ح ۱۱۱۳۶

[2] نموذج فی الفقہ الجعفری: ۲۸۷؛ شرح العروۃ: ۲۰/ ۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۵۲؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۸۲ و ۶/ ۵۷۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/ ۸۷۴؛ مفتاح الکرامہ: ۳/ ۵۰۵؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۵؛ حدود الشریعہ: ۱/ ۷۴؛ صراط النجاۃ تبریزی: ۷/ ۲۲۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۲۵۴؛ انوار الفقاہۃ: ۲/ ۱۳۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۵۷۴؛ النجم الزاہر: ۴۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۷۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۱۱

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۲۲ ح ۶۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۵۵ ح ۱۱۱۴۳؛ الوافی: ۷/ ۱۳۲

[4] بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۵۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰/ ۵

[5] ملاذ الاخیار: ۶/ ۵۷۰؛ صراط النجاۃ: ۲/ ۵۱۸

{1118} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ أَدْنَى مَا يَقْصُرُ فِيهِ الْمُسَافِرُ الصَّلَاةَ قَالَ بَرِيدٌ ذَاهِباً وَ بَرِيدٌ جَائِياً.

معاویہ بن وھب سے روایت ہے کہ میں نے (امام علیہ السلام کی خدمت میں) عرض کیا کہ کم از کم کس قدر مسافت پر مسافر نماز قصر کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک برید جاتے وقت اور ایک برید آتے وقت۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1119} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ فِي حَاجَةٍ فَيَسِيرُ خَمْسَةَ فَرَاسِخَ أَوْ سِتَّةَ فَرَاسِخَ فَيَأْتِي قَرْيَةً فَيَنْزِلُ فِيهَا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهَا فَيَسِيرُ خَمْسَةَ فَرَاسِخَ أُخْرَى وَ سِتَّةً لَا يَجُوزُ ذَلِكَ ثُمَّ يَنْزِلُ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ قَالَ لَا يَكُونُ مُسَافِراً حَتَّى يَسِيرَ مِنْ مَنْزِلِهِ أَوْ قَرْيَتِهِ ثَمَانِيَةَ فَرَاسِخَ فَلْيُتِمَّ الصَّلَاةَ.

عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی ضرورت کے تحت گھر سے نکلا اور پانچ فرسخ یا چھ فرسخ تک برابر چلا گیا اور ایک بستی میں جا کر ٹھہرا پھر وہاں سے نکلا اور پانچ چھ فرسخ مزید سفر کیا مگر اس فاصلہ تک نہیں پہنچا پھر اسی جگہ قیام کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ مسافر نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر یا اپنی بستی سے آٹھ فرسخ کا فاصلہ طے نہ کرے لہٰذا وہ پوری نماز پڑھے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (4)

---

(1) تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۴ ح ۶۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۵۶ ح ۱۱۱۵۸؛ الوافی: ۷/۱۳۰؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۰۸ ح ۴۹۶؛ الاستبصار: ۱/۲۲۳ ح ۷۹۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۲۴۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۴۹ ح ۱۳۰۴ (عن زرارہ)

(2) ملاذ الاخیار: ۶/۵۷۳ و ۵/۳۸۴؛ روضۃ المتقین: ۲/۶۴۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۳۶؛ ضیاء الناظر: ۵۸؛ سند العروۃ: ۱/۶؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۳۶؛ دروس حول صلاۃ المسافر: ۱/۸۲؛ جواہر الکلام: ۱۴/۲۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۶؛ مستمسک العروۃ: ۸/۶؛ دراسات فقہیہ: ۱۹؛ مختلف الشیعہ: ۳/۱۰۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۲۰/۸؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۲۹۵؛ مستند الشیعہ: ۸/۸۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۵۷۴؛ ایضاح الفوائد: ۱/۱۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹/۲۱۷

(3) تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۵ ح ۶۶۱؛ الاستبصار: ۱/۲۲۶ ح ۸۰۵؛ الوافی: ۷/۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۶۹ ح ۱۱۱۹۲

(4) ملاذ الاخیار: ۹/۵۷۵؛ سند العروۃ: ۱/۷۶؛ شرح العروۃ: ۲۰/۱۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۴۹۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۳۳۱؛ محاضرات فی فقہ (کتاب الصلاۃ): ۶/۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۷۲؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۲۹۸؛ القول الفاخر: ۵۵؛ دروس حول صلاۃ المسافر: ۱/۷۴؛ مستمسک العروۃ: ۸/۷۲؛ النجم الزاہر: ۸۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۶۷۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۲۰/۱۴؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر): ۲۹؛ الحاشیۃ علی مدارک الاحکام: ۳/۹۰؛ مہذب الاحکام: ۹/۱۵۵

{1120} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ فِي حَاجَةٍ لَهُ وَ هُوَ لاَ يُرِيدُ السَّفَرَ فَيَمْضِي فِي ذَلِكَ وَ يَتَمَادَى بِهِ الْمُضِيُّ حَتَّى يَمْضِيَ بِهِ ثَمَانِيَةَ فَرَاسِخَ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي صَلاَتِهِ قَالَ يُقَصِّرُ وَ لاَ يُتِمُّ الصَّلاَةَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ.

❂ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی حاجت کے تحت گھر سے نکلا جبکہ وہ سفر کا ارادہ نہیں رکھتا تھا پس وہ چلتے چلتے آٹھ فرسخ تک جا پہنچا تو وہ اپنی نماز کا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ قصر کرے گا اور پوری نماز نہیں پڑھے گا یہاں تک کہ اپنے گھر پہنچ جائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

## قول مؤلف:

یعنی اگر سفر کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو چاہے قصر کی شرعی مسافت طے بھی کرے تب بھی شرعی مسافر نہیں کہلائے گا چنانچہ قصر میں شرعی مسافت کا قصد کرنا شرط ہوگا (واللہ اعلم)

{1121} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلاَّدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي كُنْتُ خَرَجْتُ مِنَ الْكُوفَةِ فِي سَفِينَةٍ إِلَى قَصْرِ ابْنِ هُبَيْرَةَ وَ هُوَ مِنَ الْكُوفَةِ عَلَى نَحْوٍ مِنْ عِشْرِينَ فَرْسَخاً فِي الْمَاءِ فَسِرْتُ يَوْمِي ذَلِكَ أُقَصِّرُ الصَّلاَةَ ثُمَّ بَدَا لِي فِي اللَّيْلِ الرُّجُوعُ إِلَى الْكُوفَةِ فَلَمْ أَدْرِ أُصَلِّي فِي رُجُوعِي بِتَقْصِيرٍ أَمْ بِتَمَامٍ وَ كَيْفَ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ أَصْنَعَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ سِرْتَ فِي يَوْمِكَ الَّذِي خَرَجْتَ فِيهِ بَرِيداً كَانَ عَلَيْكَ حِينَ رَجَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالتَّقْصِيرِ لِأَنَّكَ كُنْتَ مُسَافِراً إِلَى أَنْ تَصِيرَ إِلَى مَنْزِلِكَ قَالَ وَ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَسِرْ فِي يَوْمِكَ الَّذِي خَرَجْتَ فِيهِ بَرِيداً فَإِنَّ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ كُلَّ صَلاَةٍ صَلَّيْتَهَا فِي يَوْمِكَ ذَلِكَ بِالتَّقْصِيرِ بِتَمَامٍ (مِنْ قَبْلِ تَؤُمَّ) مِنْ مَكَانِكَ ذَلِكَ لِأَنَّكَ لَمْ تَبْلُغِ الْمَوْضِعَ الَّذِي يَجُوزُ فِيهِ التَّقْصِيرُ حَتَّى رَجَعْتَ فَوَجَبَ عَلَيْكَ قَضَاءُ مَا قَصَّرْتَ وَ عَلَيْكَ إِذَا رَجَعْتَ أَنْ تُتِمَّ الصَّلاَةَ حَتَّى تَصِيرَ إِلَى مَنْزِلِكَ.

❂ ابو ولاد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کشتی کے ذریعے کوفہ سے قصر

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۶؛ الاستبصار: ۱/۲۲۷ ح ۸۰۷؛ الوافی: ۷/ ۸ ۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۶۹ ح ۱۱۱۹۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۱۲ ۳ ح ۵۱

[2] ملاذ الاخیار: ۶/ ۷ ۵؛ جواہر الکلام: ۱۴/ ۲۳۱؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۲۸؛ فقہ الصادق: ۶/ ۴۶۹؛ سند العروۃ: ۱/ ۷ و ۲۴؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۴۹؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۳/ ۲۲؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۲۱۵؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) تبریزی: ۵۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۸۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۴۹۰؛ النجم الزاہر: ۷/ ۱؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۴۹

ابوہریرہ، جوکوفہ سے (تقریباً) بیس فرسخ کے فاصلے پر پانی کے اندر موجود ہے، میں دن بھر نماز قصر پڑھتا رہا پھر جب رات ہوئی تو میرا ارادہ بدل گیا اور واپس کوفہ جانے کا ارادہ کرلیا پس میں نہیں جانتا کہ اپنے رجوع میں تقصیر کروں یا پوری نماز پڑھوں اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم نے اس دن میں ایک برید (یعنی چار فرسخ) طے کرلیا تھا تو واپسی پر گھر پہنچنے تک تمہیں قصر نماز پڑھنی چاہیے کیونکہ تم مسافر ہو اور اگر تم نے دن بھر میں ایک برید سے کم تر مسافت طے کی تھی تو تمہیں ہر اس نماز کی پوری نماز کے ساتھ قضا کرنی چاہیے جو اس سفر میں قصر پڑھی تھی کیونکہ تم ابھی اس مقام پر پہنچے ہی نہیں جہاں نماز قصر ہوتی ہے کہ تم نے ارادہ بدل دیا لہٰذا تم پر قصر پڑھی ہوئی نماز واجب ہے اور تم پر لازم ہے کہ واپس لوٹتے وقت اور گھر پہنچنے تک پوری نماز پڑھو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

ممکن ہے یہاں قصر پڑھی ہوئی نماز کی قضا کا حکم اس نماز کے ساتھ مخصوص ہو جو واپس لوٹنے کے ارادہ کے بعد پڑھی گئی یا استحباب پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{1122} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرَّجُلُ يُرِيدُ السَّفَرَ مَتَى يُقَصِّرُ قَالَ إِذَا تَوَارَى مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ قُلْتُ الرَّجُلُ يُرِيدُ السَّفَرَ فَيَخْرُجُ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ قَالَ إِذَا خَرَجْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کب قصر کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب گھروں سے پوشیدہ ہو جائے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر عرض کیا: ایک شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے اور اس وقت نکلتا ہے جب زوالِ شمس ہو جاتا ہے تو (کیا کرے)؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۹۸/۳ ح ۹۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۹/۸ ح ۱۱۱۹۳؛ الوافی: ۸/۷ ۱۳؛ ھدایۃ الامہ: ۳۱۲/۳

[2] جواہر الکلام: ۲۳۳/۱۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۳۸۵/۷؛ شرح العروۃ: ۱۷/۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۵۷۰/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۰۶/۲؛ فقہ الصادقؑ: ۳۷۲/۶؛ النجم الزاہر: ۱۸؛ ضیاء الناظر: ۸۶؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ): ۸۹؛ ۳نموذج فی الفقہ الجعفری: ۴۲؛ ۳صلاۃ المسافر اصفہانی: ۵۱؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۹۷؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۹۴/۳؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) نمازی: ۵۹؛ مفتاح الکرامہ: ۸۴/۱۰؛ ۳شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۴۲۵؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۸۹

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب گھر سے نکل پڑے تو دو رکعت پڑھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1123} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّقْصِيرِ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي تَسْمَعُ فِيهِ الْأَذَانَ فَأَتِمَّ وَ إِذَا كُنْتَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي لاَ تَسْمَعُ فِيهِ الْأَذَانَ فَقَصِّرْ وَ إِذَا قَدِمْتَ مِنْ سَفَرٍ فَمِثْلُ ذَلِكَ.

❁ عبداللہ سنان سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قصر کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تک اس جگہ پر موجود ہو جہاں اذان کی آواز سنائی دیتی ہو تو پوری پڑھو اور جب اس مقام پر پہنچ جاؤ کہ اذان سنائی نہ دے تو پھر قصر پڑھو اور جب سفر سے واپس لوٹو تو اسی طرح عمل کرو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1124} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : لاَ يَزَالُ الْمُسَافِرُ مُقَصِّراً حَتَّى يَدْخُلَ بَيْتَهُ.

---

[1] الکافی: ۳/۴۳۴ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۵ ح ۱۲۶۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۲ ح ۲۷ و ۳/۲۲۴ ح ۵۶۶ و ۴/۲۳۰ ح ۶۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۷۰ ح ۱۱۱۹۴؛ الوافی: ۷/۱۴۱

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۳۸۷؛ روضۃ المتقین: ۲/۶۱۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۱۱۱؛ ملاذ الاخیار: ۳/۵۲ و ۵۳ و ۵/۳۱۸ و ۶/۵۸۴؛ میراث حدیث شیعہ: ۱۳/۸۷؛ مصابیح الظلام: ۲/۲۷۳؛ جامع المدارک: ۱/۵۸۵؛ ضیاء الناظر: ۸۸؛ فقہ الصادق: ۶/۳۱۴؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۹۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۳/۳۰۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۳۵۰؛ مستند الشیعہ: ۸/۲۹۲؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۲۷۳؛ مدارک العروۃ: ۱۹/۱۷۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۶؛ جواہر الکلام: ۱۴/۲۸۵؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۸۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۵۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۹۱

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۰ ح ۶۷۵؛ الاستبصار: ۱/۲۴۲ ح ۸۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۷۲ ح ۱۱۱۹۶؛ الوافی: ۷/۱۴۲

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۵۸۳؛ منتہی المطلب: ۶/۳۴۳؛ شرح العروۃ: ۲۰/۲۱۳؛ شرح حلاقات الاصول حیدری: ۲۰/۳۵۴؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۳۰۰؛ القول الفاخر: ۹۳؛ مختلف الشیعہ: ۳/۱۱۱؛ دراسات فقہیہ: ۲۰۰؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۴۲۴؛ تکمیل مشارق الشموس: ۳۷۹؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۱۴؛ النجم الزاہر: ۵۳؛ رسائل فقہیہ: ۲۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۳۰۲؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۸۷؛ مدارک العروۃ: ۱۹/۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۳۴۹؛ فقہ الصادق: ۶/۴۰۵

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسافر برابر نماز قصر پڑھتا رہے جب تک اپنے گھر کے اندر داخل نہ ہو جائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

مشہور یہ ہے کہ مسافر اذان کی آواز سنائی دینے کی حد پر تقصیر کی بنا رکھے اور سید مرتضیٰ، علی بن بابویہ اور ابن جنید نے گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کو حد ترخص اختیار کیا ہے اور شیخ طوسی نے الگ سے تاویل کی ہے اور شیخ حر عاملی نے گھر کو حد ترخص قرار دینے والی حدیثوں کے لئے امکان ظاہر کیا ہے کہ تقیہ پر محمول ہیں لیکن ہمارے نزدیک یہ تینوں حد ترخص درست ہیں جس پر چاہے عمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

{1125} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ اِبْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ سَافَرَ قَصَّرَ وَ أَفْطَرَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ رَجُلاً سَفَرُهُ إِلَى صَيْدٍ أَوْ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْ رَسُولاً لِمَنْ يَعْصِي اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْ طَلَبِ عَدُوٍّ أَوْ شَحْنَاءَ أَوْ سِعَايَةٍ أَوْ ضَرَرٍ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

❁ عمار بن مروان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص سفر کرے تو وہ نماز قصر پڑھے اور روزہ افطار کرے مگر یہ کہ (اس کا سفر معصیت نہ ہو جیسے) شکار کھیلنے کے لئے، خدا کی کسی نافرمانی کے لئے، خدا کے کسی نافرمان بندے کی پیغامبری کے لئے، دشمن کو تلاش کرنے کے لئے، عداوت کی آگ بجھانے کے لئے چغلخوری کرنے کے لئے یا کسی اور طریقہ سے کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے سفر کرے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۲۲ ح ۵۵۶؛ الاستبصار: ۱/۲۴۲ ح ۸۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۷۵ ح ۱۱۲۰۷؛ بحار الانوار: ۸۶/۲۸؛ الوافی: ۷/۱۴۲

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۳۱۴؛ ضیاء الناظر فی احکام صلاۃ المسافر: ۱/۱۹۶؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۱۸۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۵۷؛ سند العروۃ: ۱/۱۸۱؛ فقہ الصادق: ۶/۳۲۱؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۱۹؛ مستمسک العروۃ: ۸/۹۳؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۱۹؛ مستند الشیعہ: ۸/۲۹۹؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۳۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۳۹۷؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۳۱۷؛ ریاض المسائل: ۴/۳۷۱؛ تکمیل مشارق الشموس: ۳۸۰

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۲ ح ۴۰۹؛ الکافی: ۴/۱۲۹ ح ۳؛ الوافی: ۷/۱۷۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۹ ح ۶۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۷۶ ح ۱۱۲۱۲؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۲۴؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/۹۵؛ منتہی المطلب: ۶/۳۴۹

[4] روضۃ المتقین: ۳/۴۹۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۱۸؛ ضیاء الناظر: ۱/۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۴/۲۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۵۲؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۱۰۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۲۵۸؛ ریاض المسائل: ۴/۳۵۲؛ فقہ الصادق: ۶/۳۵۹؛ مدارک العروۃ: ۱۹/۱۰۶؛ جامع المدارک: ۲/۱۹۲؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۵؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۳۲۷؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۳۶۱؛ مستند الشیعہ: ۸/۲۶۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۲۸۹

{1126} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الصَّيْدِ تَقْصِيرٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَإِذَا جَاوَزَ الثَّلَاثَةَ لَزِمَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شکاری پر تین دن تک قصر نہیں ہے اور جب تین دن سے تجاوز کر جائے تو پھر قصر لازم ہے۔[1]

## تحقیق:

شیخ صدوق کی سند سے حدیث موثق ہے[2]

## قول مؤلف:

یہ حکم اس شکاری پر محمول ہوگا جس کا روزگار شکار سے جڑا ہوا اور جو شوقیہ شکار کرتا ہے اس کا سفر معصیت ہوتا ہے اس کے لئے قصر نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

{1127} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّنْ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِهِ بِالصُّقُورِ وَالْبُزَاةِ وَالْكِلَابِ يَتَنَزَّهُ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ هَلْ يُقَصِّرُ مِنْ صَلَاتِهِ أَمْ لَا يُقَصِّرُ قَالَ إِنَّمَا خَرَجَ فِي لَهْوٍ لَا يُقَصِّرُ قُلْتُ الرَّجُلُ يُشَيِّعُ أَخَاهُ الْيَوْمَ وَالْيَوْمَيْنِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ يُفْطِرُ وَيُقَصِّرُ فَإِنَّ ذَلِكَ حَقٌّ عَلَيْهِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص شکروں، بازوں اور کتوں (وغیرہ) کا شکار کھیلنے کے لئے ایک رات، دو راتوں یا تین راتوں کے لئے گھر سے نکلے تو کیا وہ اپنی نماز قصر پڑھے یا قصر نہ پڑھے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: چونکہ وہ لہو لعب کے لئے نکلا ہے اس لئے وہ قصر نہ کرے۔

میں نے عرض کیا: ایک شخص ماہ رمضان المبارک میں ایک یا دو دن کے لئے اپنے (دینی) بھائی کی مشایعت کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ روزہ افطار کرے گا اور نماز قصر پڑھے گا کیونکہ اس پر یہ حق (لازم) ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح[4] یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۲۴ ح ۱۳۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۱۸ ح ۵۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۷۹ ح ۱۱۲۱۸؛ الوافی: ۷/ ۱۷۷؛ الاستبصار: ۱/ ۲۳۶ ح ۸۴۳

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۶۴۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۵۷

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۱۸ ح ۵۴۰؛ الوافی: ۷/ ۱۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۸۰ ح ۱۱۲۱۶ و ۴۸۳ ح ۱۱۲۲۸

[4] ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۲/ ۴۰۹؛ مستند العروۃ الوثقیٰ: ۱/ ۱۰۸؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۲۵۴؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۶۱۳؛ القول الفاخر: ۱۰۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۲۰/ ۱۲۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۳۸۱؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۸۲؛ الرسائل الفقہیہ بروجردی: ۱/ ۲۶۵؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۵۲؛ مہذب الاحکام: ۹/ ۸۷؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) نمازی: ۷۲

[5] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۰۴؛ آراء الفقہیہ محقق: ۳/ ۹۸؛ آیات الاحکام فی التراث الامام الخمینی: ۶۸۳؛ المکاسب المحرمہ خمینی: ۱/ ۴۰۰؛ ارشاد الطالب: ۱/ ۸۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۳۱۶

{1128} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْمُكَارِي وَ الْجَمَّالُ الَّذِي يَخْتَلِفُ وَ لَيْسَ لَهُ مُقَامٌ يُتِمُّ الصَّلاَةَ وَ يَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مکاری اور شتربان جو ہمیشہ چلتے پھرتے رہتے ہیں اور ایک جگہ ان کا قیام نہیں ہوتا تو وہ پوری نماز پڑھیں گے اور ماہ رمضان المبارک کا روزہ بھی رکھیں گے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{1129} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَرْبَعَةٌ قَدْ يَجِبُ عَلَيْهِمُ التَّمَامُ فِي السَّفَرِ كَانُوا أَوِ الْحَضَرِ الْمُكَارِي وَ الْكَرِيُّ وَ الرَّاعِي وَ الْأَشْتَقَانُ لِأَنَّهُ عَمَلُهُمْ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چار اشخاص ایسے ہیں جن پر ان کے سفر و حضر (ہر دو حال) میں پوری نماز پڑھنا واجب ہے، مکاری (چوپائے (وغیرہ) کرایہ پر دینے والا) کری (کرایہ پر لینے والا)، چرواہا اور ڈاکیہ، کیونکہ یہ ان کا کام ہے [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1130} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلاَّحِينَ وَ الْأَعْرَابِ هَلْ عَلَيْهِمْ تَقْصِيرٌ قَالَ لاَ بُيُوتُهُمْ مَعَهُمْ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے ملاحوں (کشتی بانوں) اور اعرابیوں (خانہ بدوشوں) کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر قصر ہے؟

---

[1] الکافی: ۳/۴۳۸ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۸ ح۴ ۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۸۴ ح ۲۳۳ ۱۱؛ الوافی: ۷/۱۶۶؛ البدر الزاہر: ۱/۱۶۲؛ جامع فقہ الشیعہ: ۲۲/۱۹۶

[2] ضیاء الناظر: ۱/۷۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۵۰؛ منتھی المطلب: ۹/۲۸۵؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۳۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۲۵

[3] الکافی: ۳/۴۳۶ ح۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۹ ح۱۲۷۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۱۵ ح ۵۲۶؛ الاستبصار: ۱/۲۳۲ ح ۸۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۸۵ ح ۱۱۲۳۴؛ الخصال: ۱/۲۵۲؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۹

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۳۸۵؛ روضۃ المتقین: ۲/۶۲۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۹۷

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں (کیونکہ) ان کے گھر ان کے ہمراہ ہیں۔ (۱)

## تحقیق:

حدیث صحیح اور موثق ہے۔ (۲)

## قول مؤلف:

یعنی ہر وہ شخص جس کا مشغلہ ہی سفر کرنا ہے جبکہ وہ سفر معصیت نہ ہو تو اس پر قصر نہیں ہے (واللہ اعلم)

{1131} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُكَارِي إِذَا لَمْ يَسْتَقِرَّ فِي مَنْزِلِهِ إِلاَّ خَمْسَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَقَلَّ قَصَّرَ فِي سَفَرِهِ بِالنَّهَارِ وَ أَتَمَّ صَلاَةَ اللَّيْلِ وَ عَلَيْهِ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ. وَإِنْ كَانَ لَهُ مُقَامٌ فِي الْبَلَدِ الَّذِي يَذْهَبُ إِلَيْهِ عَشَرَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَكْثَرَ وَ يَنْصَرِفُ إِلَى مَنْزِلِهِ وَ يَكُونُ لَهُ مُقَامُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ أَوْ أَكْثَرَ قَصَّرَ فِي سَفَرِهِ وَ أَفْطَرَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب مکاری (وغیرہ) اپنے گھر میں پانچ دن یا اس سے بھی کم قیام کرے تو وہ سفر میں دن کے وقت قصر کرے گا اور رات کی نماز پوری پڑھے گا اور اس پر ماہ رمضان المبارک کے روزے واجب ہیں اور اگر وہ شہر میں اس مقام کی طرف جا رہا ہے جہاں اسے دس دن یا اس سے زیادہ رہنا ہے تو وہ اپنے سفر میں قصر نماز پڑھے گا اور روزہ بھی افطار کرے گا۔ (۳)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۴)

{1132} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: اَلْمُكَارِي وَ الْجَمَّالُ إِذَا جَدَّ بِهِمَا السَّيْرُ فَلْيَقْصُرَا

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: مکاری اور شتربان (وغیرہ) کو سفر میں بہت جلدی ہو تو وہ نماز قصر کریں گے۔ (۵)

---

(۱) الکافی:۳/۴۳۸ ح۹؛ تہذیب الاحکام:۳/۲۱۵ ح۵۲۷؛ الوافی:۷/۱۶۷؛ الاستبصار:۱/۲۳۳ ح۸۲۹؛ وسائل الشیعہ:۸/۴۸۵ ح۱۱۲۳۷؛ بحارالانوار:۸۶/۲۲

(۲) مصابیح الظلام:۲/۴۰۸؛ منتھی المطلب:۶/۳۵۴؛ شرح العروۃ الوثقیٰ:۲۰/۱۵۰؛ سند العروۃ الوثقیٰ:۱/۱۵۰؛ مرآۃ العقول:۱۵/۳۸۹؛ ملاذ الاخیار:۵/۳۹۸

(۳) الکافی:۳/۴۳۸ ح۹؛ تہذیب الاحکام:۳/۲۱۵ ح۵۲۷؛ الوافی:۷/۱۶۷؛ الاستبصار:۱/۲۳۳ ح۸۲۹؛ وسائل الشیعہ:۸/۴۸۵ ح۱۱۲۳۷؛ بحارالانوار:۸۶/۲۲

(۴) مصابیح الظلام:۲/۴۰۸؛ منتھی المطلب:۶/۳۵۴؛ شرح العروۃ الوثقیٰ:۲۰/۱۵۰؛ سند العروۃ الوثقیٰ:۱/۱۵۰؛ مرآۃ العقول:۱۵/۳۸۹؛ ملاذ الاخیار:۵/۳۹۸

(۵) تہذیب الاحکام:۳/۲۱۵ ح۵۲۸؛ الاستبصار:۱/۲۳۳ ح۸۳۰؛ وسائل الشیعہ:۸/۴۹۰ ح۱۱۲۵۱؛ الوافی:۷/۱۶۸؛ الاستقصاء الاعتبار:۴/۱۰۷؛ ذکری الشیعہ:۴/۳۱۷؛ موسوعہ شہید اول:۸/۱۹۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1133} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ لِي ضِيَاعاً وَ مَنَازِلَ بَيْنَ الْقَرْيَةِ وَ الْقَرْيَتَيْنِ الْفَرْسَخَانِ وَ الثَّلَاثَةُ فَقَالَ كُلُّ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِكَ لَا تَسْتَوْطِنُهُ فَعَلَيْكَ فِيهِ التَّقْصِيرُ.

❂ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک دوشہروں میں جن کے درمیان ایک، دو اور تین فرسخ کا فاصلہ بھی ہے وہاں میری زمینیں اور گھر ہیں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا ہر وہ گھر جہاں تم نے بطور وطن قیام نہیں کیا وہاں تمہارے اوپر قصر پڑھنا واجب ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1134} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُقَصِّرُ فِي ضَيْعَتِهِ فَقَالَ لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَنْوِ مُقَامَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ فِيهَا مَنْزِلٌ يَسْتَوْطِنُهُ فَقُلْتُ مَا الِاسْتِيطَانُ فَقَالَ أَنْ يَكُونَ لَهُ فِيهَا مَنْزِلٌ يُقِيمُ فِيهِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ يُتِمُّ فِيهَا مَتَى يَدْخُلُهَا.

❂ اسماعیل بن بزیع سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آدمی اپنی زمین میں قصر میں پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس نے دس دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ کیا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ وہاں اس کا گھر ہو جس کو وطن بنانے کا قصد کیا ہو۔

---

[1] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۹۸؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۵۵؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۱۵۴؛ سند العروۃ: ۱/ ۱۵۵؛ شرح العروۃ: ۲۰/ ۵۸؛ مختلف الشیعہ ۳/ ۱۰۷؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۳۹۲؛ ضیاء الناظر: ۴۰۱؛ ریاض المسائل: ۴/ ۳۶۵؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۳۹۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۹/ ۳۸۸؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ): ۲۲۶؛ غنائم الایام: ۲/ ۴۲۰؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۸۷

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۱۳ ح ۵۱۹؛ الاستبصار: ۱/ ۲۳۰ ح ۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۹۴ ح ۱۱۲۶۵؛ الوافی: ۷/ ۱۶۰؛ الاستقصاء الاعتبار فی شرح الاستبصار: ۴/ ۷۶

[3] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۹۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/ ۳۱۶؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ کتاب الصلاۃ: ۱۰۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۴۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۸؛ ماوراء الفقہ: ۱/ ۳۴۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۴۴؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۶۴۳؛ فقہ الخلاف: ۳/ ۱۷؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) غازی: ۷۴؛ انوار الفقاہہ: ۲/ ۲۵؛ موسوعہ کتب الامام الشہید الصدر: ۱۱/ ۲۶۷؛ المسالک الجامعیہ: ۳۲۴؛ مقالات حسینی حائری: ۸۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۳۶۳؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۴۷؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۱۰۴

میں نے عرض کیا: وطن بنانے کا مطلب کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس جگہ اس کا گھر ہو جس میں چھ ماہ قیام کرتا رہا ہو پس جب ایسا ہو تو جب بھی اس میں داخل ہوگا پوری نماز پڑھے گا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1135} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ مَنْ قَدِمَ بَلْدَةً إِلَى مَتَى يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَكُونَ مُقَصِّراً وَ مَتَى يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُتِمَّ فَقَالَ إِذَا دَخَلْتَ أَرْضاً فَأَيْقَنْتَ أَنَّ لَكَ بِهَا مُقَامَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَأَتِمَّ الصَّلاَةَ وَ إِنْ لَمْ تَدْرِ مَا مُقَامُكَ بِهَا تَقُولُ غَداً أَخْرُجُ أَوْ بَعْدَ غَدٍ فَقَصِّرْ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ أَنْ يَمْضِيَ شَهْرٌ فَإِذَا تَمَّ لَكَ شَهْرٌ فَأَتِمَّ الصَّلاَةَ وَ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ سَاعَتِكَ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب کوئی (مسافر) کسی شہر میں قدر رکھے تو آپ علیہ السلام کی نظر میں کب تک اسے نماز قصر پڑھنی چاہیے اور کب تک پوری پڑھنی چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی زمین میں داخل ہو اور یقین ہو کہ دس دن قیام کرنا ہے تو پوری نماز پڑھو اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ کتنا قیام کرنا ہے بلکہ تم یہی کہتے ہو کہ کل نکلوں گا یا پرسوں نکلوں گا تو پھر ایک ماہ گزرنے تک قصر پڑھو پس جب ایک ماہ مکمل ہو جائے تو پھر پوری نماز پڑھو اگرچہ اسی وقت روانگی کا ارادہ ہو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۱۳ ح ۵۲۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۴۵۱ ح ۱۳۱۰؛ الاستبصار: ۱/ ۲۳۱ ح ۸۲۱؛ الوافی: ۷/ ۱۶۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۹۴ ح ۱۱۲۲۶؛ بحارالانوار: ۸۶/ ۳۶؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۲۵۰؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/ ۱۷۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۹۳؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۶۶۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۴۳؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/ ۲۴۲؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۱۱؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/ ۲۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۳۴۱؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/ ۸۷۴؛ مقالات حسینی حائری: ۸۸؛ وسائل العباد: ۲/ ۸۴؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۲۳۲؛ المسالک الجامعیہ: ۲۴۳؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۸۴۳؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۳/ ۷۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/ ۵۰۵

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۱۹ ح ۵۴۶؛ الکافی: ۳/ ۴۳۵ ح ۱؛ الوافی: ۷/ ۱۴۹؛ الاستبصار: ۱/ ۲۳۷ ح ۸۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۵۰۰ ح ۱۱۲۴۳؛ بحارالانوار: ۸۶/ ۳۸؛ السرائر: ۳/ ۵۸۲

[4] ملاذ الاخیار: ۵/ ۸۰۴؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۴۴۳؛ روض الجنان: ۲/ ۱۰۲۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/ ۵۳۸؛ منتہی المطلب: ۶/ ۳۷۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۴۵۹؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۴/ ۳۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۱۱؛ جواہر الکلام: ۱۴/ ۳۰۳؛ دراسات الفقہیہ: ۱/ ۱۲۱؛ مراۃ العقول: ۱۵/ ۸۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۴۰۶؛ فقہ الخلاف: ۵/ ۳۰۶؛ ریاض المسائل: ۴/ ۴۹۹؛ القول الناخر: ۱۹۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۴۸۲؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۳۰؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۱۱۶

{1136} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي كُنْتُ نَوَيْتُ حِينَ دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ أَنْ أُقِيمَ بِهَا عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَأُتِمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ بَدَا لِي بَعْدُ أَنْ لَا أُقِيمَ بِهَا فَمَا تَرَى لِي أُتِمُّ أَمْ أُقَصِّرُ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَدِينَةَ صَلَّيْتَ بِهَا صَلَاةً فَرِيضَةً وَاحِدَةً بِتَمَامٍ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تُقَصِّرَ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْهَا وَإِنْ كُنْتَ حِينَ دَخَلْتَهَا عَلَى نِيَّتِكَ التَّمَامَ فَلَمْ تُصَلِّ فِيهَا صَلَاةً فَرِيضَةً وَاحِدَةً بِتَمَامٍ حَتَّى بَدَا لَكَ أَنْ لَا تُقِيمَ فَأَنْتَ فِي تِلْكَ الْحَالِ بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتَ فَانْوِ الْمُقَامَ عَشْراً وَأَتِمَّ وَإِنْ لَمْ تَنْوِ الْمُقَامَ فَقَصِّرْ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ شَهْرٍ فَإِذَا مَضَى لَكَ شَهْرٌ فَأَتِمَّ الصَّلَاةَ.

ابوولاد الحناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جب میں مدینہ میں داخل ہوا تو نیت کر لی تھی کہ وہاں دس دن قیام کروں گا اور پوری نماز پڑھوں گا لیکن پھر قیام کرنے کے بعد میری نیت بدل گئی تو آپ علیہ السلام کی نظر میں میں پوری نماز پڑھوں یا قصر کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم مدینہ میں داخل ہوئے اور تم نے ایک فرض نماز پوری پڑھ لی تو اب تمہارے لئے (درست) نہیں ہے کہ قصر کرو یہاں تک کہ وہاں سے روانہ ہو جاؤ اور اگر داخل ہوتے وقت پوری نماز پڑھنے (اور دس دن ٹھہرنے) کی نیت تھی لیکن تم نے کوئی ایک فریضہ نماز بھی پوری نہیں پڑھی یہاں تک کہ ارادہ بدل گیا کہ قیام نہیں کرو گے تو اس حال میں تمہیں اختیار ہے کہ چاہو تو دس دن قیام کی نیت کرو اور پوری نماز پڑھو اور اگر قیام کی نیت نہ کرو تو ایک ماہ تک قصر نماز پڑھو اور جب ایک ماہ گزر جائے تو پھر پوری نماز پڑھو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1137} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمُسَافِرِ يَنْزِلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ يَوْماً وَلَيْلَةً قَالَ يُقَصِّرُ الصَّلَاةَ.

فضل بن عبدالملک سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مسافر اپنے بعض رشتہ داروں کے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۲۱ ح ۵۵۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۷ ح ۱۲۷۲؛ الاستبصار: ۱/۲۳۸ ح ۸۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۰۸ ح ۱۳۰۵؛ الوافی: ۷/۱۵۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۴۱۲؛ روضۃ المتقین: ۲/۶۱۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۱۹؛ جواہر الکلام: ۱۴/۳۱۳؛ فقہ الصادق: ۶/۲۰۷؛ منتہی المطلب: ۶/۳۸۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۴۶؛ محاضرات فی فقہ: ۱/۲۸۹؛ مصابیح الظلام: ۲/۲۴۵؛ شرح العروۃ الوثقی: ۲۰/۲۸۳؛ سند العروۃ الوثقی: ۱/۲۲۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ) ۶۹۹؛ مقالات الرازی: ۶۱۰؛ مستند الشیعہ: ۸/۳۰۷؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۱۱۳؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۵۱۸؛ دروس حول صلاۃ المسافر: ۲/۱۵۲؛ القول الفاخر: ۵/۲۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۲۰/۲۹۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۵۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۸/۱۴۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۹۶

ہاں ایک دن اور ایک رات ٹھہر جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز قصر پڑھے گا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

ایک دوسری حدیث میں امام علیہ السلام نے ایسی صورت میں قصر کو مکروہ قرار دیا ہے اور وہ حدیث موثق ہے [3] تو ممکن ہے کہ قصر جواز پر یا اختیار پر محمول ہو البتہ شیخ حر عاملی نے واجب قرار دیا ہے [4] (واللہ اعلم)

{1138} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ فِي السَّفَرِ ثُمَّ يَبْدُو لَهُ فِي الْإِقَامَةِ وَ هُوَ فِي الصَّلاَةِ قَالَ يُتِمُّ إِذَا بَدَتْ لَهُ الْإِقَامَةُ.

علی بن یقطین سے روایت ہے کہ انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سفر پر روانہ ہوتا ہے اور نماز پڑھنے کے دوران (دس دن) قیام کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب قیام کا ارادہ کرے تو پوری نماز پڑھے۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

{1139} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَقْتُ الصَّلاَةِ وَ أَنَا فِي السَّفَرِ فَلاَ أُصَلِّي حَتَّى أَدْخُلَ أَهْلِي فَقَالَ صَلِّ وَ أَتِمَّ الصَّلاَةَ قُلْتُ فَيَدْخُلُ عَلَيَّ وَقْتُ الصَّلاَةِ وَ أَنَا فِي أَهْلِي أُرِيدُ السَّفَرَ فَلاَ أُصَلِّي حَتَّى أَخْرُجَ قَالَ صَلِّ وَ قَصِّرْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خَالَفْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۱۷ ح ۵۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۱۰ ح ۱۱۳۰۷؛ الوافی: ۷/۱۶۱؛ الاستبصار: ۱/۲۳۱ ح ۸۲۴

[2] موسوعہ الشہید الاول: ۸/۲۱۳؛ مختلف الشیعہ: ۳/۱۳۵؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۳۳؛ مدارک العروۃ: ۱۹/۲۰۳؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ): ۳/۱۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/۴۰۲

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۳۳ ح ۶۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۵/۴۳۵

[4] وسائل الشیعہ: ۸/۵۱۰ در ضمن باب ۱۹

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۶ ح ۱۲۶۹؛ الکافی: ۳/۴۳۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۲۴ ح ۵۶۴؛ الوافی: ۷/۱۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۱۱ ح ۱۱۳۱۰؛

[6] روضۃ المتقین: ۲/۶۴۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۴۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۵۹۵؛ القول الفاخر: ۲۵۲؛ ریاض المسائل: ۴/۵۱۳؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۶۶؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۱/۱۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/۱۴۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۳۵۷؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۲۱۶؛ مدارک العروۃ: ۲۱/۵۴

۞ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھ پر سفر کی حالت میں نماز کا وقت داخل ہوتا ہے مگر میں نے نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ اپنے گھر داخل ہو گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھو اور پوری پڑھو۔

میں نے عرض کیا: میں اپنے گھر میں ہوتے ہوئے سفر کا ارادہ کرتا ہوں تو مجھ پر نماز کا وقت داخل ہو جاتا ہے مگر میں نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ سفر کے لئے نکل پڑا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز پڑھو اور قصر کرو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

یعنی ایسی صورت میں وقت ادا کو ملحوظ رکھا جائے گا (واللہ اعلم)

{1140} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ جَعْفَراً عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مَعَ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ يُرِيدُهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْوَقْتُ وَ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْقَرْيَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ فَصَلَّوْا وَ انْصَرَفَ بَعْضُهُمْ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُقْضَ لَهُ الْخُرُوجُ مَا يَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ الَّتِي كَانَ صَلاَّهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ تَمَّتْ صَلاَتُهُ وَ لاَ يُعِيدُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص جماعت کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا اور جب اپنے گاؤں سے دو فرسخ کی مسافت پر جا چکا تو نماز کا وقت داخل ہو گیا اور سب نے نماز (قصر) پڑھی بعد ازاں کچھ لوگ کسی ضروری کام کے سلسلے میں واپس لوٹ آئے جن میں یہ بھی تھا مگر یہ پھر سفر پر نہ جا سکا تو اب کی (قصر) دو رکعت پڑھی ہوئی نماز کا کیا ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی نماز پوری ہے اور اعادہ نہیں کرے گا۔[3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۴۳ ح ۱۲۸۷؛ تہذیب الاحکام: ۲/۱۳ ح ۲۹ و ۳/۱۶۳ ح ۵۳ و ۲۲۲ ح ۵۵۸؛ الاستبصار: ۱/۲۴۰ ح ۸۵۶؛ الوافی: ۷/۱۴۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۱۲ ح ۱۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۱۱؛ بحار الانوار: ۸۶/۴۶؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۴۲۰

[2] روضۃ المتقین: ۲/۶۲۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۴۳۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۴۳۱؛ تعالیق مبسوطۃ علی العروۃ الوثقیٰ: ۴/۴۶۷؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/۳۸۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/۶۵؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۷۲؛ جواھر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۵۶۷؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۴۰۶؛ تبیان الصلاۃ: ۲/۱۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۴۳۳؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱/۶۴۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۷۷؛ ضیاء الناظر: ۱/۳۸۶؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۲۵؛ منتھی المطلب: ۶/۳۲۷؛ صلاۃ المسافر اصفہانی: ۲۲۷؛ ریاض المسائل: ۴/۳۹۳؛ المسالک الجامعیہ: ۴۰۴؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (کتاب الصلاۃ): ۲۶۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/۲۷؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۹۴؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۵۱۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۸ ح ۱۲۷۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۷ ح ۶۶۵؛ الاستبصار: ۱/۲۲۸ ح ۸۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۲۱ ح ۱۱۳۳۹؛ الوافی: ۷/۱۳۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

## متفرق مسائل:

{1141} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي ع أَنَّ الرِّوَايَةَ قَدِ اخْتَلَفَتْ عَنْ آبَائِكَ فِي الْإِتْمَامِ وَ التَّقْصِيرِ لِلصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ فَمِنْهَا أَنْ يَأْمُرَ بِتَتْمِيمِ الصَّلَاةِ وَلَوْ صَلَاةً وَاحِدَةً وَمِنْهَا أَنْ يَأْمُرَ بِقَصْرِ الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَنْوِ مُقَامَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ وَلَمْ أَزَلْ عَلَى الْإِتْمَامِ فِيهِمَا إِلَى أَنْ صَدَرْنَا مِنْ حَجِّنَا فِي عَامِنَا هَذَا فَإِنَّ فُقَهَاءَ أَصْحَابِنَا أَشَارُوا عَلَيَّ بِالتَّقْصِيرِ إِذَا كُنْتُ لَا أَنْوِي مُقَامَ عَشَرَةٍ وَ قَدْ ضِقْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَعْرِفَ رَأْيَكَ فَكَتَبَ بِخَطِّهِ ع قَدْ عَلِمْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ عَلَى غَيْرِهِمَا فَأَنَا أُحِبُّ لَكَ إِذَا دَخَلْتَهُمَا أَنْ لَا تُقَصِّرَ وَ تُكْثِرَ فِيهِمَا مِنَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَتَيْنِ مُشَافَهَةً إِنِّي كَتَبْتُ إِلَيْكَ بِكَذَا فَأَجَبْتَ بِكَذَا فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ أَيَّ شَيْءٍ تَعْنِي بِالْحَرَمَيْنِ فَقَالَ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةَ وَ إِذَا تَوَجَّهْتَ مِنْ مِنًى فَقَصِّرِ الصَّلَاةَ فَإِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى مِنًى وَ زُرْتَ الْبَيْتَ وَ رَجَعْتَ إِلَى مِنًى فَأَتِمَّ الصَّلَاةَ تِلْكَ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامِ و قال بإصبعه ثلاثا.

☸ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں خط ارسال کیا جس میں یہ لکھا تھا کہ حرمین میں نماز کے قصر یا تمام پڑھنے کے بارے میں آپ علیہ السلام کے آبائے طاہرین علیہ السلام سے مختلف روایات ہم تک پہنچی ہیں جن میں سے بعض میں تمام پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور بعض میں قصر کا حکم ہے، بعض میں ہے کہ پوری نماز پڑھے خواہ ایک ہی پڑھے اور بعض میں وارد ہے کہ جب تک دس دن کے قیام کی نیت نہ کرے اس وقت تک قصر پڑھے اور میں ہمیشہ یہاں پوری نماز پڑھتا رہا ہوں یہاں تک کہ جب میں اس سال حج سے مشرف ہوا اور یہاں پہنچا تو ہمارے اصحاب کے فقہاء نے مجھ سے کہا کہ جب تک تم دس دن کے قیام کا ارادہ نہیں رکھتے ہو تو قصر پڑھو تو میں نے قصر پڑھنا شروع کر دی مگر تنگی محسوس کر رہا ہوں اور جب تک آپ علیہ السلام کی رائے گرامی معلوم نہیں ہوگی اس وقت تک اس کا ازالہ نہیں ہوگا۔

امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں اپنے خط مبارک سے لکھا: خدا تم پر رحم کرے! تم باقی جگہوں کی نسبت حرمین شریفین میں نماز پڑھنے کی فضیلت جانتے ہو بس میں تمہارے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ جب یہاں آؤ تو قصر نہ کرو اور حرمین میں نماز کثرت سے پڑھو۔

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۲۱۸؛ معتصم الشیعہ: ۱/۴۴۳؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/۸۳؛ ضیاء الناظر: ۱/۸۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۰۰؛ مصابیح الظلام: ۲/۴۰۲؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۷؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۹/۲۶۸؛ فقہ الصادق: ۶/۳۷۰؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۹۰؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) نمازی: ۱۹۸؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۸۹؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۵۴؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۴۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۰۰؛ مہذب الاحکام: ۹/۲۶۶

پس جب دوسال بعد امام علیہ السلام سے بالمشافہ ملاقات ہوگئی تو میں نے عرض کیا: میں نے آپ علیہ السلام کی طرف اس طرح سے خط لکھا تھا اور آپ علیہ السلام نے اس طرح مجھے اس کا جواب دیا تھا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: حرمین شریفین کا تعین کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مکہ اور مدینہ (مکمل حرمین کہلاتے ہیں) اور جب منیٰ سے (مکہ) لوٹو تو نماز قصر پڑھو اور جب عرفات سے منیٰ آؤ اور بیت اللہ کی زیارت کرو اور منیٰ کی طرف لوٹو تو ان تین دنوں میں پوری نماز پڑھو۔

راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ بھی کیا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1142} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ وَ أَبِي عَلِيِّ بْنِ رَاشِدٍ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِ اللَّهِ الْإِتْمَامُ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ حَرَمِ اللَّهِ وَ حَرَمِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ حَرَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ حَرَمِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار مقامات پر پوری نماز پڑھنا اللہ کے مخزون علم میں سے ہے: حرم اللہ (مکہ)؛ حرم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مدینہ)؛ حرم امیر المومنین علیہ السلام (کوفہ) اور حرم امام حسین علیہ السلام (کربلا)۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۴۲۸ ح ۱۴۸۷؛ الاستبصار: ۲/۳۳۳ ح ۱۱۸۳؛ بحار الانوار: ۸۶/۸۳؛ الکافی: ۴/۵۲۵ ح ۸؛ الوافی: ۷/۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۲۵ ح ۱۱۳۴۶؛ و ۸/۵۳۷ ح ۱۱۳۸۴؛

[2] ملاذ الاخیار: ۸/۷۴۴؛ مراۃ العقول: ۱۸/۲۲۱؛ سند العروۃ: ۱/۳۱۸؛ جواہر الکلام: ۱۴/۳۳۲؛ شرح العروۃ: ۲۰/۳۹۹؛ المہذب فی شرح اللمعہ: ۳/۲۷۹؛ الحاشیہ علی مدارک: ۳/۳۲۴؛ ریاض المسائل: ۴/۳۸۰؛ اتمام المسافر سند: ۱۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۸؛ الشعائر الحسینیہ السند: ۳/۳۴؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ سند: ۴/۴۳۱؛ دروس حول صلاۃ المسافر: ۲/۵۱۲؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) غازی: ۲۳۳؛ جامع المدارک: ۱/۵۸۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۲۲۲؛ ضیاء الناظر: ۴۴۳؛ مفتاح الناظر: ۴۴۴؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۵۱۷؛ کشف القناع: ۸۲

[3] تہذیب الاحکام: ۵/۴۳۰ ح ۱۴۹۴؛ کامل الزیارات: ۲۴۹؛ الاستبصار: ۲/۳۳۴ ح ۱۱۹۱؛ الخصال: ۱/۲۵۲؛ الوافی: ۷/۱۸۷؛ بحار الانوار: ۸۶/۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵۲۴ ح ۱۱۳۴۳؛ الصحیح من سیرۃ الامام الحسینؑ: ۷/۴۳

[4] ملاذ الاخیار: ۸/۹۴۴؛ شرح العروۃ: ۲۰/۳۹۸؛ مصابیح الظلام: ۲/۱۹۱؛ تعالیق مبسوطہ علی العروۃ: ۴/۳۸۴؛ ذخیرۃ العباد فی شرح الارشاد: ۲/۴۱۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۴۹۸؛ جواہر الکلام: ۱۴/۳۳۷؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۱/۳۱۶

## قول مؤلف:

ممکن ہے ان مقامات پر پوری نماز پڑھنا افضل ہو اور جواز پر محمول ہو جس کا ذکر احادیث میں موجود ہے (واللہ اعلم)

{1143} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قُلْتُ لَهُ صَلَاةُ الْخَوْفِ وَ صَلَاةُ السَّفَرِ تُقْصَرَانِ جَمِيعاً قَالَ نَعَمْ وَ صَلَاةُ الْخَوْفِ أَحَقُّ أَنْ تُقْصَرَ مِنْ صَلَاةِ السَّفَرِ لِأَنَّ فِيهَا خَوْفاً.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا نماز خوف اور نماز سفر دونوں قصر ہوتی ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور نماز خوف تو نماز سفر سے قصر کی زیادہ حقدار ہے کیونکہ اس میں خوف ہوتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1144} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُتِمُّونَ الصَّلَاةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ وَيْلَهُمْ أَوْ وَيْحَهُمْ وَ أَيُّ سَفَرٍ أَشَدُّ مِنْهُ لَا تُتِمَّ.

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اہل مکہ عرفات میں پوری نماز پڑھتے ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں پر ویل ہے یا ان پر افسوس ہے اور اس سے سخت سفر کون سا ہوگا۔ پوری نماز نہیں پڑھی جائے گی۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۶۴ ح ۱۳۳۹؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۰۲ ح ۹۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۳۳ ح ۱۱۰۹۴؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۹۲؛ الوافی: ۸/۱۰۶۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۰۴؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۹؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۹۹؛ مستدرک الوسائل: ۶/۵۱۵ ح ۷۴۹۳؛ مواھب الرحمن سبزواری: ۹/۲۱۸

[2] روضۃ المتقین: ۲/۶۶۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۴۳ و ۷/۴۹۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۱۱؛ منتھی المطلب: ۶/۴۰۹؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۷/۴۲۶

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴۶۶ ح ۲۹۸۳؛ الکافی: ۴/۵۱۹ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۵/۴۳۳ ح ۱۵۰۱ و ۴۸۷ ح ۱۷۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۶۳ ح ۱۱۱۷۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۱۰؛ الوافی: ۷/۲۸۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۹۴؛ انوار الفقاھۃ: ۲/۳۱۱؛ جواھر الکلام: ۱۴/۱۵۷؛ زبدۃ التفاسیر کاسانی: ۲/۱۳۹؛ کنز الفوائد اعرجی: ۱/۱۵۴؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (الطہارۃ الی الاجارۃ): ۲/۲۵۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۳؛ الوافیہ صدر: ۲۹۷؛ ریاض المسائل: ۴/۳۲۸؛ مختلف الشیعہ: ۳/۱۷۳؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۴۳؛ مہذب الاحکام: ۱۹/۳۰۹

[4] مدارک العروۃ: ۱۹/۱۳۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۷۶۷؛ الفرقان فی تفسیر القرآن صادقی: ۲۱/۳۰؛ فقہ الخلاف: ۵/۲۸۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۰/۲۰؛ نموذج فی الفقہ الجعفری: ۳۰۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۵۹؛ روضۃ المتقین: ۵/۱۰۵؛ ملاذ الاخیار: ۵/۳۸۸؛ سند العروۃ: ۱/۳۲؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۳۵۵؛ جواہر الکلام: ۱۴/۲۰۷؛ جواھر الکلام فی ثوبہ: ۷/۴۶۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۴۳۵؛ شرح العروۃ: ۲۰/۲۰؛ مدارک الاحکام: ۸/۲۵۱؛ ضیاء الناظر: ۱/۴۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۳۵؛ محاضرات فی فقہ: ۱/۲۹

{1145} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَهْلُ مَكَّةَ إِذَا زَارُوا الْبَيْتَ وَ دَخَلُوا مَنَازِلَهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مِنًى أَتَمُّوا الصَّلاَةَ وَ إِنْ لَمْ يَدْخُلُوا مَنَازِلَهُمْ قَصَّرُوا.

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مکہ والے جب بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئیں اور اپنے گھروں کی طرف داخل ہو جائیں پھر منیٰ کی طرف لوٹیں تو نماز پوری پڑھیں (کیونکہ ان کا سفر منقطع ہو گیا) اور اگر اپنے گھروں میں داخل نہ ہوں تو پھر قصر کریں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1146} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْعُبَيْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْمَرْوَزِيِّ قَالَ: قَالَ الْفَقِيهُ الْعَسْكَرِيُّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : يَجِبُ عَلَى الْمُسَافِرِ أَنْ يَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ يُقَصِّرُ فِيهَا، سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلاَثِينَ مَرَّةً لِتَمَامِ الصَّلاَةِ.

امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: مسافر پر واجب ہے کہ ہر قصر نماز کے بعد تیس مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے تا کہ نماز مکمل ہو جائے۔[3]

## تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول یا حسن ہے[5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۸/ ۵۷۱؛ محاضرات فی فقہ: ۱/ ۲۹؛ سند العروۃ: ۱/ ۱۸۰

[2] ملاذ الاخیار: ۸/ ۵۷۱؛ مدارک العروۃ: ۱۹/ ۷۰؛ مہذب الاحکام: ۹/ ۲۱۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۳۱۳؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۲۰/ ۲۰۱؛ النجم الزاہر: ۱۱؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۶؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۲۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۴/ ۲۴۷؛ الحاشیہ علی مدارک الاحکام: ۳/ ۳۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۹۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۳۰ ح ۵۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۵۲۳ ح ۱۳۱۳۱؛ الوافی: ۸/ ۸۱۵؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۵۴۴ ح ۷۴۷۱؛ مسند الامام العسکریؑ: ۱/ ۲۴۲؛ ہدایۃ الامہ: ۳/ ۳۴۹؛ موسوعۃ الامام الہادیؑ: ۲/ ۲۳۰

[4] سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱/ ۳۳۱؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۰/ ۴۲۲

[5] ملاذ الاخیار: ۵/ ۴۲۹

# ﴿قضاء نماز﴾

{1147} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى بِغَيْرِ طَهُورٍ أَوْ نَسِيَ صَلَوَاتٍ لَمْ يُصَلِّهَا أَوْ نَامَ عَنْهَا فَقَالَ يَقْضِيهَا إِذَا ذَكَرَهَا فِي أَيِّ سَاعَةٍ ذَكَرَهَا مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَإِذَا دَخَلَ وَقْتُ صَلاَةٍ وَلَمْ يُتِمَّ مَا قَدْ فَاتَهُ فَلْيَقْضِ مَا لَمْ يَتَخَوَّفْ أَنْ يَذْهَبَ وَقْتُ هَذِهِ الصَّلاَةِ الَّتِي قَدْ حَضَرَتْ وَ هَذِهِ أَحَقُّ بِوَقْتِهَا فَلْيُصَلِّهَا فَإِذَا قَضَاهَا فَلْيُصَلِّ مَا قَدْ فَاتَهُ مِمَّا قَدْ مَضَى وَ لاَ يَتَطَوَّعْ بِرَكْعَةٍ حَتَّى يَقْضِيَ الْفَرِيضَةَ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے طہارت کے بغیر نماز پڑھ لی یا بھول گیا یا سونے کی وجہ سے نہیں پڑھی تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رات اور دن کی جس گھڑی میں جب یاد آجائے تو اس کی قضا کرے اور اگر (حاضرہ) نماز کا وقت داخل ہوجائے اور ہنوز فوت شدہ نماز (کی قضا) مکمل نہ ہوئی ہو تو جب تک حاضرہ نماز کے وقت کے ختم ہونے کا خدشہ نہ ہو برابر قضا پڑھتا رہے اور یہ نماز زیادہ حقدار ہے کہ اسے وقت پر پڑھا جائے اور جب اس سے فارغ ہوجائے تو پھر فوت شدہ کو پڑھے جب تک کہ فارغ نہ ہوجائے اور نافلہ کی ایک رکعت بھی نہ پڑھے جب تک فریضہ سے مکمل فارغ نہ ہوجائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1148} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: أَرْبَعُ صَلَوَاتٍ يُصَلِّيهَا الرَّجُلُ فِي كُلِّ سَاعَةٍ صَلاَةٌ فَاتَتْكَ فَمَتَى مَا ذَكَرْتَهَا أَدَّيْتَهَا وَ صَلاَةُ رَكْعَتَيْ طَوَافِ الْفَرِيضَةِ وَ صَلاَةُ الْكُسُوفِ وَ الصَّلاَةُ عَلَى الْمَيِّتِ هَذِهِ يُصَلِّيهِنَّ الرَّجُلُ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چار نمازیں ایسی ہیں جن کو آدمی ہر وقت پڑھ سکتا ہے: تمہاری فوت شدہ (یعنی قضا نماز) پس جب یاد آجائے تو پڑھو، دو رکعت نماز طواف جو فرض ہیں؛ نماز کسوف اور نماز جنازہ۔ ان کو آدمی ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲/۲۶۶ ح ۵۹۰ و ۳/۱۵۹ ح ۳۱؛ الکافی: ۳/۲۹۲ ح ۳؛ الوافی: ۸/۱۰۱۱؛ الاستبصار: ۱/۲۸۶ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۵۶ ح ۱۰۵۷

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۳۳۷؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۶/۱۹۵؛ جواہر الکلام: ۱۳/۸۶؛ تفصیل الشریعۃ فی شرح تحریر الوسیلہ: ۱/۲۱۸؛ احکام الصلاۃ: ۱/۲۹۲؛ فقہ الصادق: ۶/۲۷۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۸۶؛ منتھی المطلب: ۷/۱۰۶؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۰۷؛ غنائم الایام: ۳/۵۵؛ مصباح الفقیہ: ۹/۳۴۳؛ تعالیق مبسوطۃ علی العروۃ: ۳/۸۴؛ مجامع الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۴۰؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۱/۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۶/۲۵۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۰۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/۱۹۵؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۷۷؛ موسوعۃ البرغانی: ۴/۱۵۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴۷؛ الزبدۃ الفقہیۃ: ۲/۳۲۹؛ مشارق الاحکام: ۵۰۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۳۳ ح ۱۲۶۴؛ الخصال: ۱/۲۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۴/۲۴۰ ح ۵۰۳۰؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۹۹ و ۸۸/۱۴۷؛ الکافی: ۳/۲۸۸ ح ۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1149} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَرِيضِ هَلْ يَقْضِي الصَّلَوَاتِ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَقَالَ لاَ إِلاَّ الصَّلاَةَ الَّتِي أَفَاقَ فِيهَا .

حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کسی مریض کو بے ہوشی کا دورہ پڑ جائے (اور اس کی وجہ سے اس کی نمازیں چھوٹ جائیں) تو کیا وہ قضا نمازیں پڑھے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر وہ نماز جس میں اسے افاقہ ہو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1150} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي الْمَرِيضِ يُغْمَى عَلَيْهِ أَيَّاماً فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي صَلاَةَ يَوْمِهِ الَّذِي أَفَاقَ فِيهِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي صَلاَةَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ وَ يَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ لاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ فَكَتَبَ يَقْضِي صَلاَةَ الْيَوْمِ الَّذِي يُفِيقُ فِيهِ .

✪ عبداللہ بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) کی طرف خط ارسال کیا جس میں لکھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! جس بیمار کو کئی دن تک بے ہوشی کا دورہ پڑ جائے اس کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے (مختلف) روایت کیا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ صرف اس دن کی نماز قضا پڑھے گا جس میں اسے افاقہ ہوا، بعض کہتے ہیں کہ تین دن کی نمازیں قضا پڑھے گا اور باقی چھوڑ دے گا اور بعض کہتے ہیں کہ اس پر قضاء ہے ہی نہیں ہے۔

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۴۰۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۵؛ مدارک الاحکام: ۳/۸۷؛ جواہر الکلام: ۷/۲۹۶؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۶/۵۲۸؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۳۱؛ شرح العروۃ: ۱۱/۵۸۳؛ مصباح الفقیہ: ۹/۳۱۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۲۴؛ مدارک الاحکام: ۸/۴۲۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/۲۶۱؛ المحجۃ البیضا: ۲/۳۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷/۵۵۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۵۷۷؛ وسائل الصحابہ: ۱/۵۹۳؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۷/۵۵۳؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۲۴۲؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۹۱؛ جامع المدارک: ۱/۵۳۲؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۷۹؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۱/۵۸۳؛ کتاب الصلاۃ کاشف الغطاء: ۴۳

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۲۳۳ ح ۱۰۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۵۸ ح ۱۰۵۸۰؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۰۳ ح ۹۳۳؛ الوافی: ۸/۱۰۵۷؛ الاستبصار: ۱/۴۵۹ ح ۱۷۸۰؛ ہدایۃ الامۃ: ۳/۵۳۳

[3] روضۃ المتقین: ۲/۴۵۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۸۲؛ الفقہ و مسائل طبیہ: ۲/۴۷؛ شرح العروۃ: ۱۶/۸۷؛ منتہی المطلب: ۷/۹۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۸۷؛ مصابیح الظلام: ۹/۲۶۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۳۴۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۳۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۱۰

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ صرف اس دن کی نماز قضا پڑھے گا جس میں اسے افاقہ ہوا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

بعض روایات میں ہے کہ بے ہوش شخص بھی قضا پڑھے گا تو ممکن ہے یہ استحباب پر محمول ہو اور تین دن کی قضا کرنے کی تاکید بھی ہے (واللہ اعلم)

{1151} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ فَاتَتْهُ صَلاَةٌ مِنْ صَلاَةِ اَلسَّفَرِ فَذَكَرَهَا فِي اَلْحَضَرِ قَالَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ كَمَا فَاتَهُ إِنْ كَانَتْ صَلاَةَ اَلسَّفَرِ أَدَّاهَا فِي اَلْحَضَرِ مِثْلَهَا وَإِنْ كَانَتْ صَلاَةَ اَلْحَضَرِ فَلْيَقْضِ فِي اَلسَّفَرِ صَلاَةَ اَلْحَضَرِ كَمَا فَاتَتْهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عرض کیا کہ ایک شخص کی سفر میں نماز قضا ہوگئی جو اسے حضر میں یاد آئی تو (اس کی قضا کیسے کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح قضا پڑھے جس طرح اور جس حالت میں وہ فوت ہوئی تھی۔ اگر وہ نماز سفر تھی تو اسے حضر میں بھی اسی کے مثل ادا کرے اور اگر وہ نماز حضر تھی تو سفر میں بھی نماز حضر کی طرح قضا پڑھے جس طرح وہ فوت ہوئی تھی۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح [4] یا پھر حسن ہے۔ [5]

{1152} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ اَلْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُغْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ يُفِيقُ قَالَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ يُؤَذِّنُ فِي اَلْأُولَى وَيُقِيمُ فِي اَلْبَقِيَّةِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو بے ہوشی کا دورہ پڑ گیا پھر اسے افاقہ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۳۰۵ ح ۹۳۹؛ الوافی: ۸/۵۸۰۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۶۳ ح ۱۰۶۰۱؛ الاستبصار: ۱/۴۵۹ ح ۱۷۸۶

[2] مصابیح الظلام: ۹/۶۹۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۸۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۵

[3] الکافی: ۳/۴۳۵ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۶۲ ح ۳۵۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۶۸ ح ۱۰۶۲۱؛ الوافی: ۸/۱۰۰۹

[4] الصوم فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغراء: ۲/۶۷۳؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۶/۱۲۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۸۲؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/۲۱۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۶؛ ضیاء الناظر: ۹۹۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۶/۱۲۴؛ مصباح الشریعہ (صلاۃ المسافر) غازی: ۹/۲۳؛ مستند الشیعہ: ۸/۳۳۵؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۱/۴۴۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۴۰؛ ریاض المسائل: ۴/۹۷۳؛ مدارک الاحکام: ۱۶/۲۳۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۲۶؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۵/۱۲۶؛ جواہر الکلام: ۱۳/۱۱۲؛ جامع المدارک: ۱/۴۶۶

[5] مرآۃ العقول: ۱۵/۸۲۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/۲۷۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۵۱۳؛ منتہی المطلب: ۷/۱۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۰۴

ہوگیا تو (نماز کا کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو نمازیں اس کی فوت ہوئیں ان کی قضا کرے کہ پہلی میں اذان (و اقامت) کہے اور باقیوں میں صرف اقامت کہے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1153} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقْضِي عِشْرِينَ وَتْراً فِي لَيْلَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام محمد باقر علیہ السلام ایک رات میں بیس بیس وتر کی قضا پڑھ لیتے تھے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر[4] یا پھر حسن ہے۔[5]

{1154} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ تُقَامُ الصَّلاَةُ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَقَالَ صَلِّ وَاجْعَلْهَا لِمَا فَاتَ.

اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ نماز (با جماعت) قائم ہوجاتی ہے جبکہ میں وہ نماز پڑھ چکا ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھو اور اسے وہ نماز قرار دے دو جو فوت (قضا) ہو چکی ہو۔[6]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۳۰۴ ح ۹۳۶ و ۴/۲۴۳ ح ۲۲۷؛ الاستبصار: ۱/۵۹۳ ح ۸۳۷؛ الوافی: ۸/۱۰۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۶۵ ح ۱۰۶۰۲ و ۲۷۰ ح ۱۰۶۲۷؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۵۵

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۵۸۳ و ۷/۱۹؛ منتھی المطلب: ۷/۹۷؛ منتقی الجمان: ۳/۳۳۴؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۹۳؛ مستمسک العروۃ الوثقی: ۵/۵۹۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۳؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۲۰۹؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۲۱۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۱/۲۳۳؛ مصابیح الظلام: ۹/۳۶۷؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۲۹۳؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۱۳؛ جواھر الکلام: ۹/۲۶؛ الحدائق الناضرۃ (الصلاۃ): ۵/۵۷۳؛ کشف اللثام: ۳/۳۵۹

[3] تہذیب الاحکام: ۲/۲۷۴ ح ۱۰۸۹؛ الکافی: ۳/۴۵۳ ح ۱۱؛ الوافی: ۸/۱۰۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۷۱ ح ۱۰۶۳۰ و ۱۲۲ ح ۱۰۳۲۳؛ عوالم العلوم: ۱۹/۲۱۶؛ حلیۃ الابرار: ۳/۴۰۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۳۵۹

[5] مرآۃ العقول: ۱۵/۴۱۹

[6] تہذیب الاحکام: ۳/۵۱ ح ۱۷۸ و ۲۷۹ ح ۸۲۲؛ الوافی: ۸/۱۲۵۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۷ ح ۱۲۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۰۴ ح ۱۱۰۲۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۰۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۹۳ ح ۲۱۰

## تحقیق:

حدیث صحیح [1] یا پھر موثق ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [3] لیکن اس حدیث کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے کہ قضا نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے۔ [4] (واللہ اعلم)

## باپ کی قضانمازیں جو بڑے بیٹے پرواجب ہیں:

{1155} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ صَلاَةٌ أَوْ صِيَامٌ قَالَ يَقْضِي عَنْهُ أَوْلَى النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ امْرَأَةً فَقَالَ لاَ إِلاَّ الرِّجَالُ.

حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق ؑ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مر جاتا ہے اور اس پر نماز اور روزے واجب (رہ گئے) ہیں تو ان کی قضا اس پر ہے جو اس کی وراثت کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر لوگوں میں سب سے زیادہ اس کی حقدار عورت ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ ؑ نے فرمایا: نہیں (بلکہ) صرف مردوں میں سے جو سب سے زیادہ حقدار ہو (اس پر قضا ہے)۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [6]

---

[1] ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۲/۳۹۵؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۶۰؛

[2] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶/۱۹۱؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۱/۳۹۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۵۰؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۰۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۸۹؛ شرح العروۃ: ۱۷/۳۱و۱۶/۹۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۸۳ (موثق کالصحیح)

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۵۱۷و۵/۵۳۱

[4] توضیح المسائل آیت اللہ سیستانی: ۲۱۸ف ۱۳۶۹؛ توضیح المسائل آیت اللہ کاشانی: ۲۵۳ف ۱۲۲۲؛ توضیح المسائل آغا محمد پایگانی: ۲۰۲ف ۱۳۹۷؛ توضیح المسائل آیت اللہ بشیر: ۳۰۳ف ۱۳۸۵

[5] الکافی: ۴/۱۲۳ ح ۱؛ الوافی: ۱۱/۳۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳۰ ح ۱۳۵۳۰؛ ھدایۃ الامۃ: ۴/۲۵۱ ح ۹۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۳۱۰

[6] مدارک الاحکام: ۶/۲۲۱؛ سند العروۃ الوثقیٰ: ۵/۱۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۴۰۶و۱۲/۵۱۰؛ مصباح الہدیٰ فی شرح العروۃ الوثقیٰ: ۸/۴۶۴؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۶/۲۴۳؛ مستند العروۃ الوثقیٰ: ۸/۴۶۴؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۶/۲۴۳؛ مستند العروۃ الوثقیٰ: ۲/۱۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۴۶؛ غنائم الایام فی مسائل الحلال والحرام: ۵/۴۵؛ نظام الارث فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغراء: ۱/۹۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۳۵۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۳/۴۷؛ مناط الاحکام طالقانی: ۲۵۸؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۴۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۱۷۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۶۱؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۵۳۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۴۴۸؛ بحوث فی القواعد سند: ۱/۵۲۲؛ الرسائل الفقہیہ خواجوی: ۸۷؛ ریاض المسائل: ۶/۳۴۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۹؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۵/۵۵؛ سند العروہ (الحج): ۳/۳۷۵

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث حسن کالصحیح ہے۔① اوران نمازوں کو پڑھنے کے باقی احکام ومسائل وہی ہیں جو دیگر قضا نمازوں کے بالخصوص اور باقی نمازوں کے بالعموم ذکر کئے جاچکے ہیں۔(واللہ علم)

{1156} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ نُصَلِّي عَنِ الْمَيِّتِ فَقَالَ نَعَمْ حَتَّى إِنَّهُ لَيَكُونُ فِي ضِيقٍ فَيُوَسِّعُ اللَّهُ عَلَيْهِ ذَلِكَ الضِّيقَ ثُمَّ يُؤْتَى فَيُقَالُ لَهُ خُفِّفَ عَنْكَ هَذَا الضِّيقُ بِصَلاَةِ فُلاَنٍ أَخِيكَ عَنْكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَأُشْرِكُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فِي رَكْعَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ.

● عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میت کی طرف سے نماز پڑھی جائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں یہاں تک کہ بعض اوقات اس پر تنگی ہوتی ہے تو اللہ اس سے اس تنگی کو دور کردیتا ہے پھر اسے بلایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تمہاری تنگی فلاں بھائی کی نماز سے خفیف ہوگئی ہے جو اس نے تمہاری طرف سے پڑھی ہے۔راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: کیا میں دو آدمیوں کو دو رکعتوں میں شامل کرلوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (جائز ہے)

پھر فرمایا: جب میت پر رحم کیا جاتا ہے اور اس کے لئے استغفار کیا جاتا ہے تو وہ اسی طرح خوش ہوتی ہے جس طرح زندہ آدمی تحفہ ہدیہ کیے جانے پر خوش ہوتا ہے۔②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔③

# ﴿نماز باجماعت﴾

{1157} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلصَّلاَةُ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى كُلِّ صَلاَةِ الْفَرْدِ بِأَرْبَعٍ وَ عِشْرِينَ دَرَجَةً تَكُونُ خَمْساً وَ عِشْرِينَ صَلاَةً.

---

① مرآۃ العقول: ۱۶/۱۹/۳؛ آیات الاحکام محقق: ۴/۲۲۳؛ مجمع الفائدۃ: ۵/۲۶۳؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۲

② من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۱۸۳ ح ۵۵۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۱۰۷؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۲/۵۱۵؛ وسائل الشیعہ: ۲/۴۴۳ ح ۲۵۹۸ و ۸/۲۷۷ ح ۱۰۶۵۰؛ بحار الانوار: ۷۹/۲۴ و ۸۵/۳۰۹؛ عوالی اللئالی: ۱/۳۳۸ و ۳/۲۵۳؛ نزہۃ الناظر: ۱/۳

③ لوامع صاحبقرانی: ۲/۸۴۳؛ الآراء الفقہیہ: ۳/۷۴۳؛ صراط الحق محسنی: ۳/۲۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۷۵۴؛ منازل الآخرۃ قمی: ۲۵؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۳۵۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۷۷؛ المعارف فی ضوء الدین محسنی: ۲/۷؛ منتھی المطلب: ۷/۳۳۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۶/۱۹۹

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جماعت میں نماز پڑھنا فرادیٰ نماز سے چوبیس درجہ بلند ہوتی ہے جو (مجموعی طور پر ایک نماز اصل میں) پچیس نمازیں بن جاتی ہیں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1158} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ اَلْفُضَيْلِ قَالاَ: قُلْنَا لَهُ اَلصَّلَوَاتُ فِي جَمَاعَةٍ فَرِيضَةٌ هِيَ فَقَالَ اَلصَّلَوَاتُ فَرِيضَةٌ وَ لَيْسَ اَلاِجْتِمَاعُ بِمَفْرُوضٍ فِي اَلصَّلاَةِ كُلِّهَا وَ لَكِنَّهَا سُنَّةٌ وَ مَنْ تَرَكَهَا رَغْبَةً عَنْهَا وَ عَنْ جَمَاعَةِ اَلْمُؤْمِنِينَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

❁ زرارہ اور فضیل سے روایت ہے کہ ہم نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ کیا نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا فرض ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نمازیں فرض ہیں لیکن ہر نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا فرض نہیں ہے البتہ یہ سنت ہے اور جس نے اس سے اور مومنین کی جماعت سے غفلت کرتے ہوئے بغیر وجہ کے اسے ترک کیا تو اس کی نماز نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا پھر حسن کالصحیح ہے۔[5]

## قول مؤلف:

یعنی نماز کامل نہیں ہے (واللہ اعلم)۔

{1159} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ صَلاَةَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵ ح ۸۵؛ ثواب الاعمال: ۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۸۵ ح ۱۰۶۷۵؛ الوافی: ۸/۱۱۶۸؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۲

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۱۹۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۵۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۰؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۸/۲۳۷؛ منتھی المطلب: ۳/۲۹۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۱؛ غنائم الایام: ۳/۱۰۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۹۹؛ محراب التعویق قاسم: ۷/۵۴۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۵۷؛ العروۃ الوثقیٰ: ۱/۷۶۳؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۲۶؛ الفقہ المقارن: ۵/۱۷؛ الحاشیہ علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/۲۱۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۱۵۹؛ ریاض المسائل: ۴/۲۰۱؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۲۷۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۳۶؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۹؛ مہذب الاحکام: ۷/۸۳؛ جامع المدارک: ۱/۴۶۹

[3] الکافی: ۳/۳۷۲ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۴ ح ۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۸۵ ح ۱۰۶۷۶؛ الوافی: ۸/۱۱۶۵؛ بحار الانوار: ۸۵/۷؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۵۳؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۵۰ ح ۷۲۰۶

[4] مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۲۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۱۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۵۹؛ منتھی المطلب: ۶/۱۶۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۳/۳۸۶؛ فقہ الصادق: ۶/۱۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/۱۵۷؛ شرح العروۃ: ۱۷/۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۴؛ غنائم الایام: ۳/۱۰۷؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۵۳؛ جواہر الکلام: ۱۳/۳۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۵۲

[5] مرآۃ العقول: ۱۵/۲۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۹۰

لِمَنْ لاَ يَشْهَدُ ٱلصَّلاَةَ مِنْ جِيرَانِ ٱلْمَسْجِدِ إِلاَّ مَرِيضٍ أَوْ مَشْغُولٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مسجد کا پڑوسی ہوتے ہوئے نماز (جماعت) میں حاضر نہ ہو تو اس کی کوئی نماز (کامل) نہیں ہے مگر یہ کہ وہ مریض ہو یا مصروف ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1160} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ٱلنَّضْرِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّٰهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: صَلَّى رَسُولُ ٱللَّٰهِ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ٱلْفَجْرَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى أَصْحَابِهِ فَسَأَلَ عَنْ أُنَاسٍ يُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَقَالَ هَلْ حَضَرُوا ٱلصَّلاَةَ فَقَالُوا لاَ يَا رَسُولَ ٱللَّٰهِ. فَقَالَ أَ غُيَّبٌ هُمْ قَالُوا لاَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلاَةٍ أَشَدَّ عَلَى ٱلْمُنَافِقِينَ مِنْ هَذِهِ ٱلصَّلاَةِ وَ ٱلْعِشَاءِ وَ لَوْ عَلِمُوا أَيُّ فَضْلٍ فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَ لَوْ حَبْواً.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی اور اپنے صحابہ کی طرف توجہ کرتے ہوئے کچھ لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ کیا وہ نماز (جماعت) میں حاضر ہیں؟

انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا وہ کہیں گئے ہوئے ہیں؟

انہوں نے عرض کیا: نہیں

آپ علیہ السلام نے فرمایا: آگاہ رہو کہ اس نماز (صبح) اور نماز عشاء سے بڑھ کر سخت کوئی نماز نہیں ہے اور اگر ان کو معلوم ہوتا کہ ان دونوں (نمازوں) میں کیا فضیلت ہے تو وہ ان دونوں (کی جماعت) میں ضرور شریک ہوتے چاہے گھٹنوں کے بل چل کر آتے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۷۶ ح ۱۰۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۹۱ ح ۱۰۶۹۲؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۳۵؛ الوافی: ۸/۱۱۲۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۲۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۱۲۲؛ الشافی فی العقائد: ۲/۹۹۶

[2] منتھی المطلب: ۶/۱۶۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۷۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۱۵۱۷؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۰

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۵ ح ۸۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۹۳ ح ۱۰۷۰۲؛ الوافی: ۸/۱۱۶۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۷۶ ح ۱۰۹۴؛ روضۃ الواعظین: ۲/۳۳۴؛ بحار الانوار: ۸۵/۹؛ ثواب الاعمال: ۲۳۲؛ المحاسن: ۱/۸۴؛ امالی صدوق: ۱/۸۵ مجلس ۷۳

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۶۹۲؛ ذکری الشیعہ: ۴/۹۸۳؛ شرح العروۃ: ۱۷/۱۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۲؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۸/۲۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۲۹۲

{1161} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا يَرْوِي النَّاسُ أَنَّ الصَّلاَةَ فِي جَمَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَ عِشْرِينَ صَلاَةً فَقَالَ صَدَقُوا فَقُلْتُ الرَّجُلاَنِ يَكُونَانِ جَمَاعَةً فَقَالَ نَعَمْ وَ يَقُومُ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو لوگ روایت بیان کرتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ نماز آدمی کی اکیلے ایک نماز سے پچیس درجے افضل ہے (تو کیا یہ صحیح ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ سچ کہتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا صرف دو آدمیوں سے جماعت ہو جاتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور (اس صورت میں) آدمی پیش نماز کی دائیں جانب کھڑا ہوگا۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ②

{1162} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ كَانَ كَمَنْ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ.

✪ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو ان (مخالفین) کے ساتھ پہلی صف میں نماز پڑھے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں پہلی صف میں نماز پڑھی ہے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

① الکافی: ۳/۳۷۱ ح۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۴ ح۸۲؛ بحار الانوار: ۸۵/۹۷؛ الاربعون حدیثا شہید اول: ۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۲۹۶ ح۱۰۷۰۹؛ الوافی: ۸/۱۱۶۵

② الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۹۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۱۶؛ فقہ الصادق: ۸/۹۲۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۲۴؛ تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۷/۲۹۶؛ جامع المدارک: ۱/۴۷۲؛ مدارک العروۃ: ۹/۳۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۸؛ معجم المصطلحات: ۲۵۸؛ مستمسک العروۃ: ۷/۱۸۷؛ منتہی المطلب: ۶/۱۹۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۵۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۱؛ غنائم الایام: ۳/۱۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۸؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/۶۸۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۶۳

③ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۲ ح۱۱۲۶؛ الکافی: ۳/۳۸۰ ح۶؛ الوافی: ۸/۱۲۱۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۰۰ ح۱۰۷۲۰؛ الاربعون حدیثا شہید اول: ۷۷؛ بحار الانوار: ۸۵/۹۸؛ مستدرک الوسائل: ۶/۴۵۷ ح۷۲۲۲؛ ہدایۃ الامہ: ۳/۳۶۴؛ سفینۃ البحار: ۱/۲۵۱

④ روضۃ المتقین: ۲/۵۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۱۱؛ تفسیر جامع آیات الاحکام: ۷/۲۹۴؛ کتاب الخلل فی الصلاۃ: ۱/۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۶۰؛ سند العروۃ: ۳/۲۰۷؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۶۳؛ الرسائل العشرۃ خمینی: ۶۳؛ الرسالات الفقہیہ خمینی: ۵۸؛ غنائم الایام: ۳/۵۸؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۶۴؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/۲۵۹؛ المباحث الاصولیہ فیاض: ۳/۴۰۸؛ القواعد الاصولیہ محسنی: ۲۸۲؛ التقیہ بین الاعلام علوی: ۱۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۸۹؛ المحاسن النفسانیہ: ۹۱؛ بحوث فی القواعد سند: ۱/۵۰؛ الحجۃ البیضاء: ۱/۳۴۳

{1163} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: يُحْسَبُ لَكَ إِذَا دَخَلْتَ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ لاَ تَقْتَدِي بِهِمْ مِثْلَ مَا يُحْسَبُ لَكَ إِذَا كُنْتَ مَعَ مَنْ يُقْتَدَى بِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم ان لوگوں کے ساتھ نماز با جماعت پڑھو گے جن کی تم اقتداء نہیں کرتے تو بھی تمہیں اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس کے ساتھ پڑھنے کا ملتا ہے جس کی تم اقتداء کرتے ہو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

یہ فضیلت اس وجہ سے ہے کہ آدمی تقیہ پر عمل کر رہا ہوتا ہے ورنہ ان کے پیچھے نماز درست نہیں ہے جیسا کہ آئندہ ذکر آئے گا اور ان کے پیچھے نیت فرادیٰ نماز کی ہی ہوگی (واللہ اعلم)

{1164} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ يُصَلِّي صَلاَةً فَرِيضَةً فِي وَقْتِهَا ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُمْ صَلاَةً تَقِيَّةً وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ إِلاَّ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا خَمْساً وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَارْغَبُوا فِي ذَلِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص جب نماز فریضہ اپنے وقت پر پڑھ لے پھر ان (مخالفین) کے ساتھ بطور تقیہ نماز (جماعت) پڑھے جبکہ وہ باوضو ہو تو اللہ اس عمل کی وجہ سے اس کے لئے پچیس درجے لکھتا ہے پس تم اس میں رغبت کرو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۸۳ ح ۱۱۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۲۹۹/۸ ح ۱۰۷۱۹؛ الکافی: ۳/ ۳۷۳ ح ۹؛ الوافی: ۱۲۱۷/۸؛ تہذیب الاحکام: ۲۶۵/۳ ح ۷۵۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۳۶۳؛ المحاسن: ۱۹/۱

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۵۱۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۶۰؛ الانصاف فی مسائل: ۲/ ۴۹۳؛ تفسیر جامع آیات الاحکام: ۷/ ۲۹۴؛ منتھی المطلب: ۶/ ۲۹۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/ ۲۹۸؛ المحجۃ البیضاء: ۱/ ۳۴۳؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۵۸؛ الرسائل العشر خمینی: ۶۴؛ الرسالات الفقہیہ خمینی: ۷۴؛ التقیہ بین الاعلام: ۲۲۲؛ بحوث فی القواعد سند: ۱/ ۹۰؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۴۳؛ الرسائل خمینی: ۱۹۸/۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۸۲ ح ۱۱۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۰۲ ح ۱۰۷۲۸؛ الوافی: ۱۲۱۸/۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۳۶۳؛ ارشاد القول: ۱/ ۳۶۹؛ القواعد الفقہیہ ناصر مکارم: ۱/ ۴۵۵

[4] روضۃ المتقین: ۲/ ۵۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۱۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۶۰؛ مفتاح الاصول: ۱/ ۳۳۹؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۵۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۸۹؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۴۳؛ بحوث فی القواعد سند: ۱/ ۹۲

{1165} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: مَنْ صَلَّى بِقَوْمٍ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَعَلَيْهِ الْإِعَادَةُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُعِيدُوا وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْلِمَهُمْ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ عَلَيْهِ لَهَلَكَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ بِمَنْ قَدْ خَرَجَ إِلَى خُرَاسَانَ. وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ بِمَنْ لَا يَعْرِفُ قَالَ هَذَا عَنْهُ مَوْضُوعٌ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کو نماز باجماعت پڑھائے جبکہ وہ جنب ہو یا بغیر وضو کے ہو تو اس پر اعادہ واجب ہے اور مقتدیوں پر واجب نہیں ہے کہ وہ اعادہ کریں اور نہ ہی اس (پیش نماز) پر واجب ہے کہ ان کو بتائے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ ہلاک ہو جاتا راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے جبکہ کوئی خراسان چلا گیا اور وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے اس سے جسے وہ جانتا ہی نہیں ہے۔ پھر فرمایا: (اس لئے) اس سے وجوب اٹھا لیا گیا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1166} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْمٍ خَرَجُوا مِنْ خُرَاسَانَ أَوْ بَعْضِ الْجِبَالِ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا صَارُوا إِلَى الْكُوفَةِ. عَلِمُوا أَنَّهُ يَهُودِيٌّ قَالَ لَا يُعِيدُونَ.

❁ ابن ابی عمیر نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو خراسان یا بعض پہاڑوں سے روانہ ہوئے اور راستہ میں ان کو ایک شخص باجماعت نماز پڑھاتا رہا مگر جب کوفہ پہنچے تو انہیں علم ہوا کہ وہ شخص تو یہودی ہے تو وہ نماز کا اعادہ نہیں کریں گے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۳ ح ۱۱۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۷۱ ح ۱۰۹۳۲؛ الوافی: ۸/۱۲۴۵

[2] روضۃ المتقین: ۲/۵۵۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۲۷۴؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۳۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۳۶؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۰۷؛ مہذب الاحکام: ۸/۹۴؛ جامع المدارک: ۱/۵۰۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۴۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۱۱۷؛ فقہ الخلاف: ۲/۲۰۵؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۷/۳۱۵؛ جواہر الکلام: ۱۴/۳؛ شرح العروۃ: ۲۰۹/۹؛ فقہ الصادق: ۹/۲۶۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۱۲

[3] الکافی: ۳/۸۷۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۰ ح ۱۴۱؛ بحار الانوار: ۸۵/۳۳؛ الوافی: ۸/۱۲۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۷۴ ح ۱۰۹۴۱؛ المعتبر: ۲/۴۳۱؛ سفینۃ البحار: ۱/۶۳۹؛ درر الاخبار: ۱/۶۰۲؛ قاموس نہج البلاغہ شرقی: ۱/۳۰۴

[4] کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۳۲۳؛ ریاض المسائل: ۴/۲۷۵؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۲۶۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۴۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۷۳؛ منتہی المطلب: ۶/۲۰۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۸۵؛ دوازدہ رسالہ فقہی: ۱/۳۵۱

{1167} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ ثُمَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى بِهِمْ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ إِعَادَةُ شَيْءٍ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جولوگوں کو نماز پڑھاتا ہے پھر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ان کو غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھائی ہے تو مقتدیوں پر کسی شے کا اعادہ نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1168} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ دَخَلَ مَعَ قَوْمٍ فِي صَلاَتِهِمْ وَ هُوَ لاَ يَنْوِيهَا صَلاَةً وَ أَحْدَثَ إِمَامُهُمْ وَ أَخَذَ بِيَدِ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَدَّمَهُ فَصَلَّى بِهِمْ أَ يُجْزِئُهُمْ صَلاَتُهُمْ بِصَلاَتِهِ وَ هُوَ لاَ يَنْوِيهَا صَلاَةً فَقَالَ لاَ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَدْخُلَ مَعَ قَوْمٍ فِي صَلاَتِهِمْ وَ هُوَ لاَ يَنْوِيهَا صَلاَةً بَلْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْوِيَهَا وَ إِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى فَإِنَّ لَهُ صَلاَةً أُخْرَى وَ إِلاَّ فَلاَ يَدْخُلْ مَعَهُمْ وَ قَدْ تُجْزِي عَنِ الْقَوْمِ صَلاَتُهُمْ وَ إِنْ لَمْ يَنْوِهَا.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوا جبکہ اس کی نیت نماز پڑھنے کی نہ تھی اور ان کے پیش نماز کو حدث ہو گیا تو اس نے اسی شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا اور اس نے (باقی) نماز لوگوں کو پڑھا دی تو کیا اس کی پڑھائی ہوئی نماز ان لوگوں کی نماز کے لئے کافی ہے جبکہ اس شخص کی نماز کے لئے نیت نہیں تھی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس شخص کو چاہیے کہ وہ نیت کئے بغیر ان لوگوں کے ساتھ شامل ہی نہ ہو اور اسے چاہیے کہ نماز کی نیت کرے (پھر شامل ہو) اور اگر یہ پہلے نماز پڑھ چکا تھا تو یہ اس کی کوئی دوسری نماز بن جائے گی مگر یہ جن لوگوں کے ساتھ شامل ہوا (اور ان کو نماز بھی پڑھائی) تو ان کی نماز کافی ہے اگرچہ اس نے نیت بھی نہیں کی تھی۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۴۰ ح ۳۲ا؛ الوافی: ۸/۵ ۱۲۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۵ ۳۷ ح ۱۰۹۴۳؛

[2] مستمسک العروۃ الوثقی: ۷/۸ ۲۰۳؛ شرح العروۃ الوثقی: ۱۷/۷ ۳۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳ ۳۹۳؛ منتھی المطلب: ۶/۶ ۳۰۶؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳ ۲۲۷؛ مہذب الاحکام: ۸/۹۵؛ العدالۃ تکابی: ۴۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۷ ۳۱۷؛ مستند الشیعہ: ۸/۱ ۳۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۳۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۲۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۱ ۲۳؛ مختلف الشیعہ: ۳/۷۴

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۳ ح ۱۱۹۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱ ۴ح ۱۴۳؛ الکافی: ۳/۸۲ ۳ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۶ ۳۷ ح ۱۰۹۴۶؛ الوافی: ۸/ ۱۲۳۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۸۴ ۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1169} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَ هُمْ فِي الصَّلاَةِ وَ قَدْ سَبَقَهُ الْإِمَامُ بِرَكْعَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَيَعْتَلُّ الْإِمَامُ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَ يَكُونُ أَدْنَى الْقَوْمِ إِلَيْهِ فَيُقَدِّمُهُ فَقَالَ يُتِمُّ صَلاَةَ الْقَوْمِ ثُمَّ يَجْلِسُ حَتَّى إِذَا فَرَغُوا مِنَ التَّشَهُّدِ أَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ عَنِ الْيَمِينِ وَ الشِّمَالِ وَ كَانَ الَّذِي أَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ التَّسْلِيمَ وَ انْقِضَاءَ صَلاَتِهِمْ وَ أَتَمَّ هُوَ مَا كَانَ فَاتَهُ أَوْ بَقِيَ عَلَيْهِ.

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہو کر اس وقت جماعت میں شامل ہوتا ہے جبکہ پیش نماز ایک رکعت یا اس سے زیادہ پڑھ چکا تھا پھر پیش نماز کو کوئی عارضہ لاحق ہو جاتا ہے پس وہ اس کا ہاتھ پکڑتا ہے کیونکہ لوگوں سے زیادہ یہ اس کے قریب ہوتا ہے اور وہ اسے آگے کر دیتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کی نماز مکمل کرائے پھر بیٹھ جائے یہاں تک کہ جب مقتدی تشہد سے فارغ ہو جائیں تو دائیں اور بائیں طرف سے اپنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کرے کہ وہ سلام پڑھ لیں اور اپنی نماز کو مکمل کر لیں اور جو فوت ہو گئی تھی یا باقی رہتی ہے وہ (خود) اسے مکمل کرے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۵۵۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۷۰۴؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۲۴؛ شرح العروۃ: ۱۷/۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۱۳؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۲۶۳؛ مصباح المنہاج: ۵/۵؛ تنقیح مبانی العروہ: ۵/۱۱۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۶۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۱۵؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۳۱۶؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۱۵۹؛ مفتاح الاصول: ۱/۳۳۸؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۲/۵۳۲؛ دروس فی الکفایہ بامیانی: ۱/۴۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۰۸؛ منتھی المطلب: ۵/۵۰۴؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۳۲؛ مہذب الاحکام: ۸/۹۵؛ المباحث الاصولیہ: ۳/۳۶۷؛ محاضرات فی اصول الفقہ خوئی: ۲/۲۲۵

[2] الکافی: ۳/۳۸۲ ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۱ ح ۴۴؛ الاستبصار: ۱/۴۳۳ ح ۱۶۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۷۷ ح ۱۰۹۴۹؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۱۸؛ الوافی: ۸/۱۲۳۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۵ ح ۱۱۷۱

[3] منتھی المطلب: ۶/۲۸۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۶۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۲۸۲؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۷۷؛ جواہر الکلام: ۱۳/۳۶۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۲؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۲۹۰؛ جامع المدارک: ۱/۵۱۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۱۲۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۲۰۲؛ المسالک الجامعیہ: ۷/۴۰۳؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۹۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۰۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۱۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۲۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۸۲

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول کالصحیح ہے۔[1] (واللہ اعلم)

{1170} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ حَفْصِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ أَ يَقُومُ الْقَوْمُ عَلَى أَرْجُلِهِمْ أَوْ يَجْلِسُونَ حَتَّى يَجِيءَ إِمَامُهُمْ قَالَ لاَ بَلْ يَقُومُونَ عَلَى أَرْجُلِهِمْ فَإِنْ جَاءَ إِمَامُهُمْ وَ إِلاَّ فَلْيُؤْخَذْ بِيَدِ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ فَيُقَدَّمَ.

❁ حفص بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ موذن قد قامت الصلاۃ کہے تو کیا لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوجائیں یا (اگر پیش نماز نہ آیا ہوتو) بیٹھے رہیں یہاں تک وہ آجائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوجائیں پس اگر ان کا پیش نماز آجائے تو ٹھیک ورنہ لوگوں میں سے کسی دوسرے (اہل) شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر آگے کرلیں۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1171} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ أَمَّ قَوْماً فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ مَاتَ قَالَ يُقَدِّمُونَ رَجُلاً آخَرَ وَ يَعْتَدُّونَ بِالرَّكْعَةِ وَ يَطْرَحُونَ الْمَيِّتَ خَلْفَهُمْ وَ يَغْتَسِلُ مَنْ مَسَّهُ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے لوگوں کو نماز کی صرف ایک رکعت پڑھائی تھی کہ اچانک فوت ہوگیا تو مقتدی کسی دوسرے شخص کو آگے بڑھائیں اور اس ایک (پڑھی ہوئی) رکعت کو شمار کرلیں گے (باقی دوسرا مکمل کروائے گا) اور میت کو اپنے پیچھے رکھ دیں گے اور جو اسے مس کرے گا وہ غسل (مس میت) کرے گا۔[4]

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۵/۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/۲۶۷

[2] تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۵ ح ۱۱۴۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۵ ح ۱۱۳۴؛ الوافی: ۸/۱۲۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۵۰ ح ۷۰۵۸ و ۸/۳۷۹ ح ۱۰۹۵۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۸۵

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۹۵۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۱۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۱۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۹۵؛ الحاشیۃ علی مدارک الاحکام: ۳/۳۶۲؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۵۹؛ مستدرک سفینۃ البحار: ۱/۹۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۶/۲۷۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۶۱

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۴۳ ح ۱۴۸؛ الکافی: ۳/۳۸۳ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/۲۹۱ ح ۳۶۷۹ و ۸/۳۸۰ ح ۱۰۹۵۷؛ الوافی: ۸/۱۲۴۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۳ ح ۱۱۹۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۸۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

## قول مؤلف:

غسل مس میت تب واجب ہوگا جبکہ میت ٹھنڈا ہو چکا ہو اور اگر حرارت باقی ہو تو غسل واجب نہیں ہوگا اور اس کی تفصیل غسل مس میت کے تحت گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

{1172} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا أَدْرَكْتَ الْإِمَامَ وَ قَدْ رَكَعَ فَكَبَّرْتَ وَ رَكَعْتَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ فَقَدْ أَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ وَ إِنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ فَقَدْ فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم پیش نماز کو اس وقت پاؤ کہ جب وہ رکوع میں جا چکا ہو اور تم تکبیر کہہ کر اس کے سر اٹھانے سے پہلے اس کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاؤ تو تم نے اس (پوری) رکعت کو پالیا اور اگر تمہارے رکوع میں جانے سے پہلے وہ سر اٹھا لے تو پھر تمہاری وہ رکعت فوت ہوگئی۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1173} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَ الْإِمَامُ رَاكِعٌ وَ ظَنَنْتَ أَنَّكَ إِنْ مَشَيْتَ إِلَيْهِ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبِّرْ وَ ارْكَعْ فَإِذَا

---

[1] ملاذ الاخیار: ۳/ ۳۳؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۸۱۴؛ شرح العروۃ الوثقی: ۷/ ۱۴۷؛ مستمسک العروۃ الوثقی: ۷/ ۱۸۹؛ جواھر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۱/ ۲۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۶۲؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۵۵۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۲۷۴؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۲۱۹؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۴۰۴؛ جواھر الکلام: ۱۳/ ۶۸۳؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۱۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۲؛ مصابیح الاحکام: ۲/ ۱۸۷؛ موسوعہ تعلیقات القواعد الفقہیہ سعیدی: ۱/ ۱۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۹/ ۲۳۴؛ فقہ الخلاف: ۶/ ۲۰۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۵/ ۹۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۲۱۲

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۸۹ ح ۱۱۴۹؛ الکافی: ۳/ ۳۸۲ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۴۳ ح ۱۵۳؛ الاستبصار: ۱/ ۴۳۵ ح ۱۶۸۰؛ الوافی: ۸/ ۱۲۲۷؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۴۸۸ ح ۷۳۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۸۲ ح ۱۰۹۳۰؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۱۰۳؛ فقہ الرضا: ۱۲۲

[3] روضۃ المتقین: ۲/ ۵۲۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۳۱؛ شرح العروۃ الوثقی: ۱۷/ ۱۰۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۹۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۸۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ ۲/ ۲۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/ ۱۰۹؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۱۴۶؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۷؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۳۴۳؛ جامع الشتات: ۱/ ۱۵۰؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۳۱۹؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۷۷؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۵؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۰۴؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۹۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۱۱۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۱۲۷؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۳۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۱۱؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۳۴۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۲۲۱؛ رسالۃ الصلاۃ فی المشکوک نائینی: ۳۸۳

رَفَعَ رَأْسَهُ فَاسْجُدْ مَكَانَكَ فَإِذَا قَامَ فَالْحَقْ بِالصَّفِّ وَإِنْ جَلَسَ فَاجْلِسْ مَكَانَكَ فَإِذَا قَامَ فَالْحَقْ بِالصَّفِّ.

۞ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مسجد اس وقت داخل ہو جبکہ پیش نماز رکوع میں ہو اور تمہار خیال ہو کہ اگر اس کی طرف گئے تو وہ (پہنچنے سے پہلے) اپنا سر اٹھالے گا تو تکبیر کہو اور (اسی جگہ) رکوع میں چلے جاؤ پس جب وہ اپنا سر اٹھائے (اور پھر سجدہ میں جائے تو تم اپنی جگہ پر ہی سجدہ کرو پس جب وہ کھڑا ہو جائے تو تم صف کے ساتھ ملحق ہو جاؤ اور اگر وہ بیٹھ جائے تو اپنی جگہ پر ہی بیٹھ جاؤ پس وہ جب بھی کھڑا ہو تو صف کے ساتھ ملحق ہو جاؤ۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1174} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ بَعْضَ الصَّلاَةِ وَ فَاتَهُ بَعْضٌ خَلْفَ إِمَامٍ يَحْتَسِبُ بِالصَّلاَةِ خَلْفَهُ جَعَلَ أَوَّلَ مَا أَدْرَكَ أَوَّلَ صَلاَتِهِ إِنْ أَدْرَكَ مِنَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ أَوِ الْعِشَاءِ الرَّكْعَتَيْنِ وَ فَاتَتْهُ رَكْعَتَانِ قَرَأَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِمَّا أَدْرَكَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي نَفْسِهِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَ سُورَةٍ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكِ السُّورَةَ تَامَّةً أَجْزَأَتْهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يَقْرَأُ فِيهِمَا لِأَنَّ الصَّلاَةَ إِنَّمَا يُقْرَأُ فِيهَا فِي الْأُولَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَ سُورَةٍ وَ فِي الْأَخِيرَتَيْنِ لاَ يُقْرَأُ فِيهِمَا إِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَ تَكْبِيرٌ وَ تَهْلِيلٌ وَ دُعَاءٌ لَيْسَ فِيهِمَا قِرَاءَةٌ فَإِنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً قَرَأَ فِيهَا خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ فَقَرَأَ أُمَّ الْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ قَعَدَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَيْسَ فِيهِمَا قِرَاءَةٌ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص (جماعت کے ساتھ) بعض نماز پالے اور بعض رہ جائے تو وہ جس پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اس کے پیچھے جو (رکعت) پالے اسی کو اپنی نماز کی ابتدا قرار دے۔ اگر وہ ظہر، عصر یا عشاء کی دو رکعتیں پالے اور دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو جو دو رکعتیں امام کے پیچھے پالے ان میں ہر رکعت میں اپنے دل میں سورۂ حمد اور دوسری سورہ کی قرأت کرے اور اگر وہ سورہ نہ پڑھ سکے تو سورۂ حمد اس کے لئے کافی ہوگی پس جب امام سلام پڑھ لے تو یہ کھڑا ہو جائے اور (فوت

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۹ ح ۱۱۴۸؛ الکافی: ۳/۳۸۵ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۴ ح ۱۵۶؛ الاستبصار: ۱/۴۳۶ ح ۱۶۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۸۵ ح ۱۰۹۷۰؛ الوافی: ۸/۱۱۹۸؛ المعتبر: ۲/۷۸

[2] روضۃ المتقین: ۲/۵۲۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۳۰؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۵۸۳؛ جواہر الکلام: ۱۴/۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۳۱۱؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۷/۳۰۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۹۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۰۰؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۳۹؛ فقہ الصادق: ۶/۳۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۱۴؛ غنائم الایام: ۳/۲۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۳۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۳۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۴۴۰؛ مدارک العروۃ: ۱۹/۴۹۷

شدہ) دو رکعتیں پڑھے جن میں قرأت نہ کرے اس لئے کہ نماز کی پہلی دو رکعتوں میں ہر ایک میں سورۂ حمد اور دوسری سورہ پڑھی جاتی ہے اور دوسری دونوں رکعتوں میں تسبیح، تکبیر، تحلیل اور دعا کے علاوہ کچھ نہیں پڑھا جاتا کیونکہ ان میں قرأت نہیں ہے اور اگر ایک رکعت امام کے ساتھ پالو تو اس میں امام کے پیچھے بھی قرأت کرو پس جب امام سلام پڑھے تو تم کھڑے ہو جاؤ اور سورۂ حمد و سورہ پڑھو پھر بیٹھ جاؤ اور تشہد پڑھو پھر کھڑے ہو جاؤ اور (باقیماندہ) دو رکعتیں پڑھو جن میں قرأت نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1175} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ مِنَ الصَّلاَةِ مَعَ الْإِمَامِ وَ هِيَ لَهُ الْأُولَى كَيْفَ يَصْنَعُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ قَالَ يَتَجَافَى وَ لاَ يَتَمَكَّنُ مِنَ الْقُعُودِ فَإِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ لِلْإِمَامِ وَ هِيَ لَهُ الثَّانِيَةُ فَلْيَلْبَثْ قَلِيلاً إِذَا قَامَ الْإِمَامُ بِقَدْرِ مَا يَتَشَهَّدُ ثُمَّ يَلْحَقُ بِالْإِمَامِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يُدْرِكُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ مِنَ الصَّلاَةِ كَيْفَ يَصْنَعُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ اقْرَأْ فِيهِمَا فَإِنَّهُمَا لَكَ الْأُولَتَانِ وَ لاَ تَجْعَلْ أَوَّلَ صَلاَتِكَ آخِرَهَا.

❁ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پیش نماز کی دوسری رکعت کے ساتھ آکر شامل ہوا اور اس کی یہ پہلی رکعت ہے تو جب پیش نماز (تشہد کے لئے) بیٹھ جائے تو یہ کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ٹک کر نہ بیٹھے (بلکہ) گھٹنے اٹھا کر اور ہاتھ زمین پر ٹیک کر (اٹھنے کے انتظار کی صورت) بیٹھے اور جب پیش نماز کی تیسری رکعت ہو اور اس کی دوسری تو یہ مختصر بیٹھ جائے اور جب امام کھڑا ہو تو یہ تشہد پڑھ لے پھر امام کے ساتھ مل جائے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر سوال کیا کہ اگر کوئی شخص آخری دو رکعتوں میں شامل ہو تو قرأت کا کیا کرے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان دونوں میں قرأت کرے کیونکہ یہ اس کی تو پہلی رکعتیں ہیں اور تم اپنی نماز کے اول کو اس کا آخر نہ بناؤ۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۴۵ ح ۱۵۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۳ ح ۱۱۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۸۸ ح ۱۰۹۷۷؛ الوافی: ۸/۱۲۲۳؛ الاستبصار: ۱/۴۳۶ ح ۱۶۸۳

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۳۷۷؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۳۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۴۶؛ جواہر الکلام: ۱۴/۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۰۲؛ منتہی المطلب: ۶/۲۹۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۸۲؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۰؛ کتاب الصلاۃ اراکی: ۲/۱۵۵؛ مستمسک العروۃ: ۵/۲۳۳ و ۳/۲۱۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۳۴۰؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/۳۷۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۲/۶۶؛ موسوعہ البرغانی: ۷/۱۸۳؛ الحاشیہ علی مدارک العروۃ: ۳/۳۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۵۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۸۵۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۴۶؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوئی: ۵/۲۲۵؛ الرسائل الفقہیہ ایضاً: ۲/۲۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۲۱۲

[3] الکافی: ۳/۳۸۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۶ ح ۱۵۹؛ الاستبصار: ۱/۴۳۷ ح ۱۶۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۸۷ ح ۱۰۹۷۵ و ۸/۴۱۸ ح ۱۱۰۵۹؛ الوافی: ۸/۱۲۳۱؛ ذکری الشیعہ: ۴/۴۵۱؛ المعتبر: ۲/۴۴۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1176} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ إِمَامٍ يَأْتَمُّ بِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَالَ فَلْيَسْجُدْ.

❁ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا جس کی وہ اقتداء کرتا ہے پھر اس نے اپنا سر سجدہ سے امام کے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے (بھول کر) اٹھالیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر سجدہ میں لوٹ جائے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1177} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَيَعُودُ فَيَرْكَعُ إِذَا أَبْطَأَ الْإِمَامُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ قَالَ لاَ.

❁ غیاث بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی پیش نماز سے پہلے (عمداً) رکوع سے اپنا سر اٹھالیتا ہے پس اگر پیش نماز دیر کررہا ہو تو کیا وہ دوبارہ رکوع میں لوٹ سکتا ہے تا کہ اس کے ساتھ اپنا سر رکوع سے اٹھائے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔[4]

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۵/۲۷۲؛ ملاذ الاخیار: ۴/۳۸۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۰۳؛ منتھی المطلب: ۶/۲۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۰؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۲/۳۰۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۳۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۴۰؛ القواعد الفقہیہ فی فقہ الامامیہ زارعی: ۱/۲۰۶؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۱۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۴/۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۸۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/۳۰۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۴۱؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۱۵؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۴۹؛ جواھر الکلام: ۱۴/۴۹

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۶ ح ۱۱۷۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۸ ح ۱۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۹۰ ح ۱۰۹۸۲؛ الوافی: ۸/۱۲۵۵؛ المعتبر: ۲/۴۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۹۲

[3] جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۱۶۲؛ جواہر الکلام: ۳/۲۱۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۲۸؛ غنائم الایام: ۳/۱۴۳؛ فقہ الصادق: ۹/۱۰۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۳۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۶۹؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۰۲؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۳/۲۰۱۳؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۵۱۳؛ مہذب الاحکام: ۸/۵۶

[4] الکافی: ۳/۳۸۴ ح ۱۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۴۷ ح ۱۶۴؛ الوافی: ۸/۱۲۵۵؛ الاستبصار: ۱/۴۳۸ ح ۱۶۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۹۱ ح ۱۰۹۸۷؛ المعتبر: ۲/۴۲۲؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۹۲

## تحقیق:

حدیث حسن [1] یا موثق ہے [2]۔

{1178} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ فَبَيْنَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَ أَقَامَ الصَّلاَةَ قَالَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيَسْتَأْنِفِ الصَّلاَةَ مَعَ الْإِمَامِ وَ لْتَكُنِ الرَّكْعَتَانِ تَطَوُّعاً.

✿ سلیمان بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز شروع کردی پس جب وہ نماز پڑھ رہا تھا اسی وقت مؤذن نے اذان (واقامت) کہی اور نماز (باجماعت) کھڑی ہوگئی تو (یہ کیا کرے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ دو رکعت پڑھے (اور نماز ختم کردے) پھر پیش نماز کے ساتھ ازسرنو نماز پڑھے اور ان (فرادیٰ) دو رکعتوں کو نافلہ قرار دے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1179} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ يَؤُمُّ بِقَوْمٍ فَيُصَلِّي الْعَصْرَ وَ هِيَ لَهُمُ الظُّهْرُ قَالَ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَ أَجْزَأَتْ عَنْهُمْ.

✿ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک پیش نماز ایک گروہ کو نماز عصر پڑھا رہا ہے جبکہ مقتدی نماز ظہر پڑھ رہے ہیں تو (کیا نماز ہوجائے گی)؟

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۸۰

[2] ملاذ الاخیار: ۴/ ۳۱۷؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۳۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۲۷؛ شرح العروۃ: ۱۷/ ۲۳۵؛ منتھی المطلب: ۶/ ۲۶۷؛ فقہ الصادق: ۹/ ۲۱۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۸۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۲۹۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۴۱۲؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۲۴؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۴۹؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۲۹؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۱۰۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۲۳۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۳۱؛ جواھر الکلام: ۱۳/ ۲۱۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۵۷

[3] الکافی: ۳/ ۳۷۹ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۷۴ ح ۷۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۰۴ ح ۱۱۰۲۶؛ الوافی: ۸/ ۱۲۳۹

[4] مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۹؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۱۸؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۲۳۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/ ۸۲؛ مصباح الفقیہ: ۹/ ۳۲۹؛ غنائم الایام: ۳/ ۲۰۴؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۸۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۹۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۰۳؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۴۲۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس امام کے لئے بھی کافی ہے اور ان (مقتدیوں) کے لئے بھی کافی ہے۔①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔②

{1180} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ مُؤَذِّنَ قَوْمٍ وَ إِمَامَهُمْ فَيَكُونُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَ غَيْرِ ذَلِكَ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعَصْرَ فِي وَقْتِهَا فَيَدْخُلُ الرَّجُلُ الَّذِي لاَ يَعْرِفُ وَيَرَى أَنَّهَا الْأُولَى أَفَيُجْزِيهِ أَنَّهَا الْعَصْرُ قَالَ لاَ.

✪ سلیم فرا سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص جو قوم کا موذن اور ان کا پیش نماز ہے وہ مکہ وغیرہ کے راستہ میں نماز عصر کے وقت لوگوں کو نماز عصر پڑھا رہا تھا کہ ایک آدمی آیا جو نہیں جانتا (کہ کون سی نماز ہے) اور اسے پہلی (یعنی ظہر) سمجھتا ہے (اور جماعت میں شامل ہو جاتا ہے) تو کیا یہ اس کے لئے عصر کی نماز کے لئے کافی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔④

{1181} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا صَلَّى الْمُسَافِرُ خَلْفَ قَوْمٍ حُضُورٍ فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ رَكْعَتَيْنِ وَ يُسَلِّمُ وَ إِنْ صَلَّى مَعَهُمُ الظُّهْرَ فَلْيَجْعَلِ الْأَوَّلَتَيْنِ الظُّهْرَ وَ الْأَخِيرَتَيْنِ الْعَصْرَ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی مسافر کسی حاضر کے پیچھے تو وہ دو رکعت پڑھ کر سلام پڑھ لے اور اگر ان کے ساتھ نماز ظہر پڑھے تو پہلی دو رکعتوں کو نماز ظہر اور آخری دو رکعتوں کو نماز عصر قرار دے۔⑤

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔⑥

---

① تہذیب الاحکام: ۳/۴۹ ح ۷۲؛ الوافی: ۸/۵ ۱۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۹۸ ح ۱۰۰۵۴؛ الاستبصار: ۱/ ۴۳۹ ح ۱۶۹۱؛ الفوائد الرجالیہ: ۱/ ۵۲

② ملاذ الاخیار: ۴/ ۷۴۷؛ منتھی المطلب: ۶/ ۱۸۹؛ شرح العروۃ: ۷/ ۳۹

③ تہذیب الاحکام: ۳/۴۹ ح ۱۷۱؛ الاستبصار: ۱/ ۴۳۹ ح ۱۶۹۱؛ الوافی: ۸/ ۱۲۷۷؛ استقصاء الاعتبار: ۷/ ۲۲۴؛ فقہ الصادق: ۶/ ۱۱۹

④ ملاذ الاخیار: ۴/ ۷۴۶

⑤ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۴۵۱ ح ۱۳۰۶؛ الوافی: ۸/ ۱۲۵۸؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۶۴ ح ۵۵ و ۲۲۶ ح ۵۷۴؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۶ ح ۱۶۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۲۹ ح ۱۰۸۱۰ و ۴۰۰ ح ۱۱۰۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۳۷۸

⑥ روضۃ المتقین: ۲/ ۴۶۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۵۱؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۳۶؛ شرح العروۃ: ۷/ ۱۴۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۸۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۸۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/ ۲۸۶؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۳۶۷؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۳۴۷؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۰؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۳۹۷؛ وسائل العباد: ۲۰۳؛ فقہ الصادق: ۸/ ۳۸۷؛ مختلف الایام: ۳/ ۲۲۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۴۴۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۳۳

{1182} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ قَوْمٍ وَ هُوَ يَرَى أَنَّهَا الْأُولَى وَ كَانَتِ الْعَصْرَ قَالَ فَلْيَجْعَلْهَا الْأُولَى وَلْيُصَلِّ الْعَصْرَ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک جماعت کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کا خیال تھا کہ وہ نماز ظہر ہے جبکہ وہ نماز عصر تھی تو (کیا نماز درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اور اسے نماز ظہر قرار دے اور پھر عصر پڑھ لے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح [2] یا موثق ہے۔ [3]

{1183} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ وَ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ فَاتَتْهُ صَلَاةُ رَكْعَةٍ مِنَ الْمَغْرِبِ مَعَ الْإِمَامِ فَأَدْرَكَ الثِّنْتَيْنِ فَهِيَ الْأُولَى لَهُ وَ الثَّانِيَةُ لِلْقَوْمِ فَيَتَشَهَّدُ فِيهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ الثَّانِيَةُ أَيْضاً قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كُلُّهُنَّ قَالَ نَعَمْ وَ إِنَّمَا هِيَ بَرَكَةٌ.

حسین بن مختار اور داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص اس وقت جماعت کے ساتھ شامل ہوا کہ اس کی نماز مغرب کی پہلی رکعت فوت ہوگئی اور امام دوسری میں تھا یعنی اس کی پہلی اور جماعت کی دوسری رکعت تھی تو کیا وہ اس (پہلی) میں (جماعت کے ساتھ ہی) تشہد پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: تو اپنی دوسری رکعت میں (پھر) پڑھے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: ہر ایک رکعت میں پڑھ سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ یہ تو برکت ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۷۲ ح ۸۳؛ الکافی: ۳/ ۳۸۳ ح ۱۲؛ الوافی: ۸/ ۱۲۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۹۹ ح ۱۱۰۰۸

[2] مصابیح الظلام: ۸/ ۳۶۸

[3] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۱۳؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۸۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۱۵۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۸۱؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۰۷؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۲۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۴۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۸۵

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۵۶ ح ۱۹۶ و ۲۸۱ ح ۸۳۲؛ الوافی: ۸/ ۱۲۳۴؛ المحاسن: ۲/ ۳۲۶؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۱۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۱۶ ح ۱۱۰۵۵

## تحقیق:

حدیث صحیح [1] یا موثق ہے [2]۔

{1184} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ إِمَامٍ يَقْتَدِي بِهِ فَرَكَعَ الْإِمَامُ وَ سَهَا الرَّجُلُ وَ هُوَ خَلْفَهُ فَلَمْ يَرْكَعْ حَتَّى رَفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ وَ انْحَطَّ لِلسُّجُودِ أَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَلْحَقُ بِالْإِمَامِ وَ الْقَوْمُ فِي سُجُودِهِمْ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَنْحَطُّ وَ يُتِمُّ صَلاَتَهُ مَعَهُمْ وَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

❂ عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا جس کی وہ اقتداء کرتا ہے پس امام نے رکوع کیا اور یہ پیچھے کھڑا ہوا شخص رکوع کرنا بھول گیا یہاں تک کہ امام نے اپنا سر اٹھالیا اور سجدہ میں جانے لگا تو کیا یہ شخص رکوع کرے گا پھر امام اور جماعت سے ملے گا یا وہ کیا کرے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: رکوع کرے پھر سجدہ میں گر جائے گا اور لوگوں کے ساتھ نماز مکمل کرے گا اور اس پر کچھ نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1185} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ خَلْفَ الْإِمَامِ فَيُطَوِّلُ الْإِمَامُ التَّشَهُّدَ فَيَأْخُذُ الرَّجُلَ الْبَوْلُ أَوْ يَتَخَوَّفُ عَلَى شَيْءٍ يَفُوتُ أَوْ يَعْرِضُ لَهُ وَجَعٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَتَشَهَّدُ هُوَ وَ يَنْصَرِفُ وَ يَدَعُ الْإِمَامَ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے پس امام تشہد کو طول دیتا ہے اور اس کو پیشاب آجاتا ہے یا اسے کسی چیز (کام) کے فوت ہونے کا خدشہ ہوتا ہے یا اسے کوئی درد لاحق ہوجاتا ہے تو کیا کرے گا؟

---

[1] شرح العروۃ الوثقیٰ: ۷/۳۱۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۰۹؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۷/۳۱۱

[2] ملاذ الاخیار: ۴/۶۳ و ۵/۳۴۵۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۶۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/۳۰۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۸۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۱؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۵۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۱۸؛ مہذب الاحکام: ۸/۴۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۴/۳۹۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۴۶؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۵۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۵۳؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۱۸۶

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۵۵ ح ۱۸۸؛ الوافی: ۸/۱۲۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۳ ح ۹۵۱۷ و ۸/۳۱۳ ح ۱۰۸۴۲؛ ہدایۃ الامہ: ۳/۹۹

[4] ملاذ الاخیار: ۴/۶۰۷؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصار: ۲/۲۰۶؛ شرح العروۃ: ۷/۱۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۶/۲۴۶؛ تعالیق مبسوطۃ علی العروۃ: ۳/۴۷۱؛ کشف اللثام: ۴/۲۹۹؛ مصابیح الظلام: ۸/۵۳؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۰۸؛ جواہر الکلام: ۶/۲۴۶

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ تشہد پڑھے گا اور چلا جائے گا اور امام کو وہیں چھوڑ دے گا۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1186} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ اَلرَّجُلُ يَدْخُلُ اَلْمَسْجِدَ وَ قَدْ صَلَّى اَلْقَوْمُ أَ يُؤَذِّنُ وَ يُقِيمُ قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ وَ لَمْ يَتَفَرَّقِ اَلصَّفُّ صَلَّى بِأَذَانِهِمْ وَ إِقَامَتِهِمْ وَ إِنْ كَانَ تَفَرَّقَ اَلصَّفُّ أَذَّنَ وَ أَقَامَ.

❂ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص مسجد میں اس وقت داخل ہوتا ہے جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو کیا یہ اذان و اقامت کہے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر یہ داخل ہوا اور صف متفرق نہ ہوئی ہو تو یہ ان لوگوں کی اذان و اقامت پر نماز پڑھ لے اور اگر صف متفرق ہو چکی ہو تو پھر اذان و اقامت کہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح (4) یا موثق کالصحیح (5) یا موثق (6) ہے۔

{1187} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ: عَنْ إِمَامٍ أَحْدَثَ وَ اِنْصَرَفَ وَ لَمْ يُقَدِّمْ أَحَداً مَا حَالُ اَلْقَوْمِ قَالَ لاَ صَلاَةَ لَهُمْ إِلاَّ بِإِمَامٍ

---

(1) تہذیب الاحکام: ۲/۳۴۹ ح ۱۴۴۶؛ الوافی: ۸/۱۲۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۱۳ ح ۱۱۰۴۷؛ قرب الاسناد: ۲۰۷؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۴۰۱ ح ۱۱۹۱؛ بحار الانوار: ۸۵/۵۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۳۹۹

(2) ملاذ الاخیار: ۴/۵۵۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۴۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۴۶۶؛ مصابیح الظلام: ۸/۱۹۰؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۷۹؛ شرح العروۃ: ۱۷/۸۷؛ غنائم الایام: ۳/۲۶؛ الموسوعۃ الفقہیہ المیسرۃ: ۹/۲۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/۱۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۳۰؛ رسائل آل طوق القطیفی: ۲/۴۵؛ جواہر الکلام: ۱۴/۲۶؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۷۷؛ منتھی المطلب: ۶/۳۰۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۳۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۹؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۲۱۴؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/۱۷۷؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۲۱؛ مستمسک العروۃ: ۶/۴۵۵؛ مہذب الاحکام: ۷/۱۲۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۸۴؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۳۸۳

(3) تہذیب الاحکام: ۲/۲۸۱ ح ۱۱۲۰؛ الوافی: ۷/۶۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۳۰ ح ۷۰۰۴، ۸/۴۱۳ ح ۱۱۰۸۱؛ المعتبر: ۲/۱۳۶

(4) مصابیح الظلام: ۶/۴۸۵؛ غنائم الایام: ۲/۴۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۵۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۱۷۰؛ موسوعۃ البرغانی: ۶/۴۵۵؛ دروس تمہیدیہ: ۱/۲۰۹

(5) ملاذ الاخیار: ۴/۳۸۵؛

(6) موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۸/۱۹۸؛ مستمسک العروۃ: ۵/۵۶۴؛ شرح العروۃ: ۱۳/۲۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۴/۳۰۶؛ غنائم الایام: ۲/۴۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۲/۳۷۸؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۱۱۶؛ معتصم الشیعہ: ۲/۳۹۰؛ ریاض المسائل: ۳/۷۶؛ مستند الشیعہ: ۴/۵۳۰

فَلْيُقَدِّمْ بَعْضُهُمْ بَعْضَهُمْ فَلْيُتِمَّ بِهِمْ مَا بَقِيَ مِنْهَا وَ قَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُمْ.

✪ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر پیش نماز کو حدث ہوجائے اور چلا جائے جبکہ کسی کو آگے نہ بڑھا جائے تو لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کی نماز نہیں ہے مگر یہ کہ ان کا کوئی امام ہو پس ان کے بعض کسی کو آگے کردیں جو ان کو باقی نماز مکمل کروائے گا اور اب ان کی نماز مکمل ہوگی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1188} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: يَا زَيْدُ خَالِقُوا النَّاسَ بِأَخْلاَقِهِمْ صَلُّوا فِي مَسَاجِدِهِمْ وَ عُودُوا مَرْضَاهُمْ وَ اشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَكُونُوا الْأَئِمَّةَ وَ الْمُؤَذِّنِينَ فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ قَالُوا هَؤُلاَءِ الْجَعْفَرِيَّةُ، رَحِمَ اللَّهُ جَعْفَراً مَا كَانَ أَحْسَنَ مَا يُؤَدِّبُ أَصْحَابَهُ وَ إِذَا تَرَكْتُمْ ذَلِكَ قَالُوا هَؤُلاَءِ الْجَعْفَرِيَّةُ، فَعَلَ اللَّهُ بِجَعْفَرٍ مَا كَانَ أَسْوَأَ مَا يُؤَدِّبُ أَصْحَابَهُ.

✪ زید الشحام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے زید! (عام) لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ ان کی مساجد میں نمازیں پڑھو، ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شرکت کرو اور اگر ممکن ہو تو ان کے امام (پیش نماز) اور مؤذن بنو پس جب تم ایسا کرو گے تو وہ لوگ کہیں گے کہ جعفری (امام جعفر صادق علیہ السلام کے ماننے والے) ایسے ہوتے ہیں، اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کی کیا خوب تادیب کی ہے اور اگر تم ایسا کرنا ترک کرو گے تو وہ لوگ کہیں گے کہ جعفری ہوتے ہی ایسے ہیں، اللہ (امام) جعفر صادق علیہ السلام کا برا کرے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کی کیا بری تادیب کی ہے۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۴۰۳ ح ۱۱۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۲۶ ح ۱۱۰۸۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۸۳ ح ۸۴۳؛ الوافی: ۸/ ۱۲۴۱؛ مسائل علی بن جعفر: ۲۵۶؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۴۰۰

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۵۵۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۱۷۴؛ شرح العروۃ: ۷/ ۱۷۶؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۱۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۱۱۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/ ۲۸۴؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۸۳؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۷۶۴؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۹۳؛ منتھی المطلب: ۶/ ۲۷۹؛ مناھج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۵۲۱؛ غنائم الایام: ۲/ ۴۱۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۳۸؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/ ۴۹۳؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۹/ ۲۳۶

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۸۳ ح ۱۱۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۳۰ ح ۱۱۰۹۲؛ الوافی: ۸/ ۱۲۲۰؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۵۰۸ ح ۷۳۸۴ و ۸/ ۳۱۲ ح ۹۵۲۷؛ دعائم الاسلام: ۱/ ۶۶؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۳۷۰؛ موسوعۃ الشہید اول: ۸/ ۲۳۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (1)

## امام جماعت کی شرائط:

{1189} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ عَنِ النَّضْرِ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ يُحِبُّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ لاَ يَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِ وَيَقُولُ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّنْ خَالَفَهُ فَقَالَ هَذَا مُخَلِّطٌ وَهُوَ عَدُوٌّ لاَ تُصَلِّ خَلْفَهُ وَلاَ كَرَامَةَ إِلاَّ أَنْ تَتَّقِيَهُ.

✪ اسماعیل جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام سے محبت کرتا لیکن ان کے دشمنوں سے تبرا نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے کہ وہ (یعنی امیر المومنین علیہ السلام) مجھے ان کے مخالفین سے زیادہ محبوب ہیں تو (کیا اس کی اقتداء میں نماز جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ شخص مخلط (حق کو گڈمڈ کرنے والا) ہے اور یہ (اصل میں) دشمن ہے لہٰذا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور نہ اس کی عزت ہے مگر یہ کہ تم تقیہ کرو۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (3)

{1190} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَ يَجُوزُ جُعِلْتُ فِدَاكَ الصَّلاَةُ خَلْفَ مَنْ وَقَفَ عَلَى أَبِيكَ وَ جَدِّكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَأَجَابَ لاَ تُصَلِّ وَرَاءَهُ.

✪ ابو عبداللہ برقی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفر (محمد تقی علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں!

---

(1) لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۱۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/ ۲۹۸؛ ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۲/ ۳۸۹؛ مدارک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام: ۴/ ۳۱۲؛ بحوث فی القواعد سند: ۱/ ۹۰؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۶۴

(2) تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۸ ح ۹۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۸۰ ح ۱۱۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۰۹ ح ۱۰۷۵۱؛ الوافی: ۸/ ۱۱۸۳؛ ینابیع الحکمۃ: ۲/ ۳۲؛ حدایۃ الامہ: ۳/ ۷۵؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۳۸۸؛ المعتبر: ۲/ ۴۳۲

(3) ملاذ الاخیار: ۴/ ۷۰؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۵۰۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۰۰؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۷/ ۳۴۱؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۲/ ۹۹؛ الانوار الحیریہ بحرانی: ۱۸۵؛ منتھی المطلب: ۶/ ۲۰۴؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۸/ ۴۱۹؛ الرسائل الاعتقادیہ خواجوئی: ۷۵۱؛ مقباس الہدایہ: ۲/ ۳۰۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۳۴۲؛ مفتاح الفلاح: ۵۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۴۲؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۲۷؛ الغلو والفرق الباطنیہ سند: ۱۲۲؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/ ۲۷؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۲۴۶؛ اسرار العارفین بحر العلوم: ۴۱۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۵؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/ ۳۸۳؛ الشہاب الثاقب بحرانی: ۱۴۴

جو شخص آپ علیہ السلام کے والد بزرگوار (امام علی رضا علیہ السلام) اور آپ علیہ السلام کے جد بزرگوار (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) پر توقف کرتا ہے کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

امام علیہ السلام نے جواب لکھا کہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1191} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلاَثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي كِتَابِهِ إِلَى الْمَأْمُونِ قَالَ: لاَ يُقْتَدَى إِلاَّ بِأَهْلِ الْوَلاَيَةِ.

❂ فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مامون کو خط لکھا (جس میں یہ بھی لکھا) کہ کسی فاجر کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور سوائے اہل ولایت کے کسی کی اقتداء نہ کرو۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے ④ یا یہ کہ اسے اصطلاح میں صحیح نہیں کہا جاسکتا تب بھی صحیح سے کم نہیں ہے ⑤ یا یہ کہ یہ حدیث معتبر ہے ⑥ یا پھر

---

① تہذیب الاحکام: ۳/۲۸ ح ۹۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۷۹ ۳ ح ۱۱۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۱۰ ح ۱۰۷۵۳؛ عوالم العلوم: ۳۳/۳۳ ۳ و ۳۰۲ ۳؛ الوافی: ۸/۱۱۸۳؛ موسوعہ امام الجوادؑ: ۲/۴۹۷ ۳؛ المعتبر: ۲/۶۰ ۳؛ جواہر الکلام: ۱۳/۲۷۴

② ملاذ الاخیار: ۴/۷۰۰؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۹۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۷۹ ۳؛ منتھی المطلب فی تحقیق المذہب: ۲/۲۰۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۲۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۸۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۲۶؛ مصابیح الظلام فی شرح مفاتیح الشرائع: ۱/۲۹۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۵؛ موسوعہ الامام الخوئیؒ: ۱۷/۳۴۲؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/۲۶۸؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۲۶؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/۳۳۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۶۰؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۸/۳۱۸؛ جامع المدارک: ۱/۴۸۷

③ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۱۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۱۲ ح ۱۰۷۵۹؛ الخصال ۲/۶۰۳؛ بحار الانوار: ۱۰/۳۵۲ و ۸۵/۲۷؛ عوالم العلوم: ۲۰/۹۷۵؛ تفسیر الاثری الجامع: ۵/۳۴۴؛ ینابیع الحکمۃ: ۳/۵۲۴

④ سداد العباد و رشاد العباد: ۵۴ ۳؛ الانوار اللوامع فی شرح مفاتیح الشرائع: ۱۴/۳۲۰ و ۱۰/۲۹۷؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۱۲۱ باب ۳۵ ح ۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۴۶

⑤ شرح مکاسب: ۲/۳۶۱

⑥ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۵/۵۴۶؛ الآراء الفقہیہ: ۳/۳۴۰ و ۱/۱۱۰ و ۸۲/۳ و ۳/۴۰۷؛ جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۰/۲۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۱۱۲؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۱۴؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۷

یہ حدیث حسن ہے[1]۔

## قول مؤلف:

یہ طویل خط ہے جو امام علی رضا علیہ السلام نے مامون کو لکھا تھا اور ہم نے حسب ضرورت نقل کیا ہے نیز واضح رہے کہ جو کتب ہم نے توثیق میں پیش کی ہیں ضروری نہیں ہے کہ اس جگہ مسئلہ بھی یہی موجود ہو لہٰذا ان کتب میں صرف حدیث کی توثیق دیکھی جائے اور ممکن ہے کہ اس خط سے کوئی مسئلہ نقل ہوا اور اس میں توثیق کی گئی ہو نیز حدیث شرائع الدین میں بھی یہ حکم وارد ہوا ہے نیز حدیث **1203** اور **1570** کی طرف رجوع کیجئے۔ (واللہ اعلم)

{1192} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُصَلِّ خَلْفَ مَنْ يَشْهَدُ عَلَيْكَ بِالْكُفْرِ وَلاَ خَلْفَ مَنْ شَهِدْتَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص پر تم کفر کی گواہی دیتے ہو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور جو شخص تمہارے اوپر کفر کی گواہی دے اس کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھو۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1193} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ خَلْفَ الْمُخَالِفِينَ فَقَالَ مَا هُمْ عِنْدِي إِلاَّ بِمَنْزِلَةِ الْجُدُرِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مخالفین کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے نزدیک بمنزلہ دیواروں کے ہیں۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

---

[1] حدود الشریعہ: ۲/ ۲۵۷

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۸۰ ح ۱۱۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۱۱ ح ۱۰۷۵۵؛ الوافی: ۸/ ۱۱۸۲؛ ہدایۃ الامۃ: ۳/ ۷۵؛ ۳؛ استقصاء الاعتبار فی شرح الاستبصار: ۷/ ۱۳۱

[3] روضۃ المتقین: ۲/ ۴۹۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۹۸؛ ۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۳۴۳

[4] الکافی: ۳/ ۳۷۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۶۶ ح ۵۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۰۹ ح ۱۰۷۴۹ و ۲۶۶ ح ۱۰۹۲۰؛ الوافی: ۸/ ۱۲۱۴

[5] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۵۵؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۰۳؛ منتہی المطلب فی تحقیق المذہب: ۶/ ۲۰۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۲۷۱؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۲۴۷؛ دراسات فقہیہ: ۸/ ۱۲۸؛ فقہ الصادق: ۶/ ۲۲۶؛ بحوث فی القواعد سند: ۱/ ۹۱؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۱۰۵؛ سند العروۃ (الطہارۃ): ۳/ ۲۰۷؛ وایضاً (الصلاۃ): ۴/ ۳۴۲؛ مبانی فقہی تقیہ مدارائی موسوی: ۹۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۳۱۸؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/ ۲۶۷؛ القواعد الفقہیہ زارعی: ۸/ ۴۱۸؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۴۲

{1194} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمَعْرُوفِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أُصَلِّي خَلْفَ مَنْ يَقُولُ بِالْجِسْمِ وَ مَنْ يَقُولُ بِقَوْلِ يُونُسَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ تُصَلُّوا خَلْفَهُمْ وَلاَ تُعْطُوهُمْ مِنَ الزَّكَاةِ وَابْرَءُوا مِنْهُمْ بَرِئَ اللَّهُ مِنْهُمْ.

۞ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ میں آپ علیہ السلام پر فدا ہوں! جو شخص (اللہ تعالیٰ کی) جسمانیت کا قائل ہے اور جو شخص یونس یعنی ابن عبدالرحمن کی طرح کہتا ہے کیا اس کے پیچھے نماز پڑھ لوں؟

آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ ان کے پیچھے نہ نماز پڑھو اور نہ ہی ان کو زکوٰۃ میں سے دو اور ان سے بیزاری کا اظہار کرو اللہ ان سے بری ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

ممکن ہے کوئی ایسا قول بد یونس بن عبدالرحمن کی طرف منسوب ہو جو مشہور بھی ہو جس کی طرف امام علیہ السلام نے اشارہ فرمایا ہو ورنہ یونس بن عبدالرحمن تو عظیم المنزلت شخصیت ہیں اور امام کاظم علیہ السلام و امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے ثقہ ہیں اور ان کی کثیر کتب ہیں[3] یا ممکن ہے کہ یہ یونس بن عبدالرحمیں کوئی اور شخص ہو (واللہ اعلم)

{1195} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ إِمَامٍ لاَ بَأْسَ بِهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ عَارِفٍ غَيْرَ أَنَّهُ يُسْمِعُ أَبَوَيْهِ الْكَلاَمَ الْغَلِيظَ الَّذِي يَغِيظُهُمَا أَقْرَأُ خَلْفَهُ قَالَ لاَ تَقْرَأُ خَلْفَهُ مَا لَمْ يَكُنْ عَاقّاً قَاطِعاً.

۞ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک پیش نماز ہے جو اپنے تمام امور میں ٹھیک اور عارف ہے مگر وہ اپنے والدین کو ایسی درشت (سخت) باتیں کرتا ہے کہ جس سے ان دونوں کو غیظ آجاتا ہے تو کیا اس کے پیچھے قرأت کروں (یعنی اس کی اقتداء نہ کروں)؟

---

[1] امالی صدوق: ۲۷۷ مجلس ۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۱۲/۸ ح ۱۰۷۵۸؛ بحار الانوار: ۲۹۲/۳ و ۷۹/۸۵؛ عوالم العلوم: ۳۳۰/۲۳ و ۳۰۱؛ مکاتیب الآئمہ: ۳۱۰/۵؛ جواہر الکلام: ۲۷۳/۱۳

[2] اعیان الشیعہ: ۳۳۰/۱۰ (۳۳۰/۵۲)؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۳۴۲/۱۷؛ رسالہ فی حجیۃ الظن کلباسی: ۳۲۶؛ تنقیح المقال مامقانی: ۳۴۲/۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ) ۳۴۳/۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۳۴۳/۱۷

[3] رجال النجاشی: ۴۴۶ رقم ۱۲۰۸؛ الفہرست طوسی: ۲۶۶ رقم ۸۱۳؛ المفید من معجم رجال الحدیث: ۶۷۹؛ جامع الرواۃ: ۳۵۷/۲

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے پیچھے قرأت نہ کرو (بلکہ اس کی اقتداء کرو) جب تک وہ قطعی عاق نہ ہو جائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1196} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَمْسَةٌ لَا يَؤُمُّونَ النَّاسَ عَلَى كُلِّ حَالٍ الْمَجْذُومُ وَالْأَبْرَصُ وَالْمَجْنُونُ وَوَلَدُ الزِّنَا وَالْأَعْرَابِيُّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ اشخاص کسی حال میں بھی لوگوں کے پیش نماز نہ بنیں: مجذوم (کوڑھ زدہ)؛ مبروص (پھلبہری والا)؛ مجنون (دیوانہ)؛ ولد الزنا اور اعرابی (بدو یا جاہل)۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1197} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ خَلْفَ الْعَبْدِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ فَقِيهاً وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ أَفْقَهُ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ أُصَلِّي خَلْفَ الْأَعْمَى قَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُسَدِّدُهُ وَكَانَ أَفْضَلَهُمْ قَالَ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْمَجْذُومِ وَالْأَبْرَصِ وَالْمَجْنُونِ وَالْمَحْدُودِ وَوَلَدِ الزِّنَا وَالْأَعْرَابِيُّ لَا يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِينَ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے غلام کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۷۹ ح ۱۱۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۰ ح ۱۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۱۳ ح ۱۰۷۶۳؛ بحار الانوار: ۱۷/ ۴۴ و ۸۵/ ۴۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۳۷۳

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۴۹۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۹۷؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۷۰۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/ ۲۱۱؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۶؛ شرح العروہ: ۱۷/ ۳۴۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۸۲؛ مراۃ العقول: ۸/ ۳۹۲؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۳۷۵؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۵۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۰۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۳۴۴؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۴۵؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۱۹؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (القضا): ۳۹۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۱۶۹

[3] الکافی: ۳/ ۳۷۵ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۶ ح ۹۲؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۲ ح ۱۶۲۴؛ الخصال: ۱/ ۲۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۲۱ ح ۱۰۷۸۳ و ۱۲/ ۵۰ ح ۱۵۶۴؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۲۰؛ الوافی: ۸/ ۱۱۷۵

[4] مراۃ العقول: ۱۵/ ۲۵۸؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۳؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۷؛ منتھی المطلب: ۱/ ۳۲۱؛ روض الجنان: ۲/ ۷۶۹؛ جامع المقاصد: ۲/ ۳۷۳؛ غنائم الایام: ۳/ ۲۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۷۰؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۴۰۶؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۷۶؛ التوضیح النافع فرطوسی: ۴۳؛ مختلف الشیعہ: ۳/ ۵۸؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۵۸؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۸/ ۲۲؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۲۱؛ جامع المدارک: ۱/ ۴۸۷؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ منتظری: ۱/ ۲۶۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۳۱۸

اگر وہ فقیہ ہو اور وہاں اس سے زیادہ فقیہ کوئی نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: کیا اندھے کے پیچھے نماز پڑھ لوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں جبکہ کوئی اس کی تسدید کر دے (یعنی قبلہ منہ کر دے) اور ان کا افضل آدمی ہو۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ تم میں سے کوئی بھی مجذوم، مبروص، مجنون، محدود (جس پر شرعی حد جاری ہو چکی ہو) اور ولد الزنا کے پیچھے نماز نہ پڑھے اور اعرابی مہاجرین کی امامت نہ کروائے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح (2) یا حسن ہے۔ (3)

{1198} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ فَضَالَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ إِذَا رَضُوا بِهِ وَ كَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآناً قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ.

✪ محمد سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا غلام لوگوں کو نماز پڑھا سکتا ہے جبکہ لوگ اس پر راضی ہوں اور وہ ان سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (4)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (5)

---

(1) الکافی: ۳/۵/۷۵ ح ۴؛ الوافی: ۸/۵/۷۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۲۵ ح ۱۰۷۹۷ و ۳۲۱ ح ۱۰۷۸۳

(2) تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۷۴ و ۳۲۳ و ۴۹۳؛ شرح العروۃ: ۱۷/۳۷۳؛ مصابیح الظلام: ۱/۳۰۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۳۲۸؛ الموسوعۃ الفقہیۃ الانصاری: ۵/۹۴؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/۳۵۵؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۱۵/۱۵۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۳۵۴؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۷۰؛ ماوراء الفقہ: ۲/۲۵۶؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۷/۳۴۱؛ فقہ الصادقؑ: ۲/۲۸۷؛ الحاشیۃ علی مدارک الاحکام: ۳/۳۹۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۵۴؛ بیان الفقہ: ۵/۲۰۵؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۲۰۰؛ جواہر الکلام: ۱۳/۳۸۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۷۵۱؛ جامع المدارک: ۱/۴۹۶؛ کتاب الصلاۃ داماد: ۱/۲۶۴

(3) مرآۃ العقول: ۱۵/۲۶۰؛ غنائم الایام: ۳/۱۷۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۶۸؛ دراسات اصولیہ مباحث الفاظ: ۲/۳۳۵؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۴۱۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۰۶؛ انوار الفقاہۃ: ۲/۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۷

(4) تہذیب الاحکام: ۳/۲۹ ح ۹۹؛ الاستبصار: ۱/۴۲۳ ح ۱۶۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۲۶ ح ۱۰۷۹۹؛ الوافی: ۸/۷۱۱؛ موسوعہ شہید اول: ۱/۱۱۳

(5) ملاذ الاخیار: ۴/۱۰۷؛ غنائم الایام: ۳/۱۹۴؛ منتہی المطلب: ۵/۳۸۳؛ جواہر الکلام مع ثوب: ۷/۲۵۵؛ جواہر الکلام: ۱۳/۳۳۵؛ مدارک الاحکام: ۴/۷۰؛ مختلف الشیعہ: ۳/۵۴؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۸۴۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/۲۰۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۰۷؛ روض الجنان: ۲۸۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/۳۲۳؛ غایۃ المراد: ۱/۱۹۲؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۱/۱۱۳؛ ذکری الشیعہ: ۴/۴۰۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۱؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۵/۹۷؛ مدارک العروۃ: ۱۷/۳۴۷؛ مصابیح الظلام: ۱/۳۰۵؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۷۰

## قول مؤلف:

غلام کی امامت میں ہمارے اصحاب میں اختلاف ہے۔علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ ضرورت کے علاوہ اس کو ترک کرنا احوط ہے۔ (واللہ اعلم) [1]

{1199} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ وَ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِمَامُ قَوْمٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي السَّفَرِ وَ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْمَاءِ مَا يَكْفِيهِ لِلْغُسْلِ أَ يَتَوَضَّأُ بَعْضُهُمْ وَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ لاَ وَ لَكِنْ يَتَيَمَّمُ الْجُنُبُ وَ يُصَلِّي بِهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَ التُّرَابَ طَهُوراً.

❂ محمد بن حمران اور جمیل بن درج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک قوم کا پیش نماز سفر کی حالت میں جب ہوجاتا ہے مگر اس کے پاس بقدر غسل پانی نہیں ہے تو کیا دوسرے لوگوں میں سے کوئی شخص وضو کر کے لوگوں کو جماعت کرا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ جب تیمم کرے اور ان کو نماز پڑھائے کیونکہ اللہ نے مٹی کو طہور بنایا ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1200} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْغُلاَمِ الَّذِي لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ أَنْ يَؤُمَّ الْقَوْمَ وَ أَنْ يُؤَذِّنَ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس لڑکے کو ہنوز احتلام نہ ہوا ہو (یعنی بالغ نہ ہوا ہو) اس کے لوگوں کی امامت کرانے اور اذان دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [4]

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۶۰

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۶۷ ح ۳۶۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۸۲ ح ۲۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۳۸۶ ح ۳۹۳۱ و ۸/ ۳۲۷ ح ۱۰۸۰۳؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۵ ح ۳۸ ۱۶؛ الوافی: ۶/ ۵۶۳؛ الکافی: ۳/ ۶۶ ح ۳؛ منتقد المنافع: ۱/ ۸ ۴؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۴۰۶

[3] ملاذ الاخیار: ۵/ ۲۸۲؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۵۰۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۳۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۲/ ۱۸۲؛ تفصیل الشریعہ: ۳/ ۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۱/ ۹۶؛ روض الجنان: ۲/ ۹۸۱؛ منتھی المطلب: ۶/ ۲۲۹؛ شرح العروہ: ۱۰/ ۱۹۳؛ کتاب الطہارۃ خمینی: ۲/ ۸۵؛ غنائم الایام: ۱/ ۳۵۱؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۴۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۲۸۰؛ المناظر الناضرۃ (الطہارۃ): ۸/ ۲۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۱۰۷؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۳۳/ ۳۰۱؛ اثنی عشر رسالہ داماد: ۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۹۹؛ فقہ الصادق: ۶/ ۲۸۹؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۳۷۹؛ مستند الشیعہ: ۳/ ۳۶۳؛ مدارک العروۃ: ۱۷/ ۲۱۲؛ مختلف الشیعہ: ۱/ ۳۵۳؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۰۱

[4] الکافی: ۳/ ۳۷۶ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۲۱ ح ۱۰۷۸۵؛ الوافی: ۸/ ۱۱۷۹؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۳۲۶

## تحقیق:

حدیث حسن [1] یا موثق [2] یا معتبر [3] ہے۔

## نماز جماعت کے احکام:

{1201} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ بِأُمِّ عَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ عَنْ يَمِينِكَ يَكُونُ سُجُودُهَا بِحِذَاءِ قَدَمَيْكَ.

۞ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا میں (اپنی بیوی) ام علی کو فریضہ نماز پڑھا سکتا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں مگر وہ تمہاری دائیں جانب کھڑی ہو کہ اس کے سجدہ کا مقام تمہارے پاؤں کے برابر ہو۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{1202} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ هَلْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ قَالَ تَؤُمُّهُنَّ فِي النَّافِلَةِ فَأَمَّا فِي الْمَكْتُوبَةِ فَلاَ وَلاَ تَتَقَدَّمُهُنَّ وَلَكِنْ تَقُومُ وَسَطَهُنَّ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عورت عورتوں کی پیش نماز بن سکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نافلہ میں امامت کرا سکتی ہے مگر فریضہ میں نہیں اور (جب امامت کروائے تو) ان سے آگے نہ بڑھے بلکہ

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۶۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۳؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۲۴۵

[2] موسوعہ احکام الاطفال: ۴/ ۵۰۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/ ۳۸۵؛ القواعد الاصولیہ: ۳/ ۲۸۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۳/ ۳۲۵؛ بدائع البحوث: ۹/ ۱۰۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۳۴۰؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۶۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۱۶۰

[3] موسوعہ احکام الاطفال: ۴/ ۴۲۱ و ۵۳۳

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۶۷ ح ۷۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۳۲ ح ۱۰۸۲۰؛ الوافی: ۸/ ۱۲۲۲

[5] جواہر الکلام: ۱۳/ ۲۵۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۸۵؛ شرح العروۃ: ۱۷/ ۵۰؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۳۹؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۳۸۵؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۸۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۸۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۵۹۰؛ فقہ الخلاف: ۳/ ۲۷۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۱۸؛ مدارک العروۃ: ۱۶/ ۵۳۶؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۵۰؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۱۵۱؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۳۵۳؛ دروس تمہیدیہ: ۱/ ۲۸۶؛ التعلیقات علی شرح اللمعہ: ۲۲۶؛ موسوعہ البرغانی: ۵/ ۳۶۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۱/ ۷۶

ان کے درمیان کھڑی ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1203} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيِّ الْعَطَّارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كِتَابِهِ إِلَى الْمَأْمُونِ قَالَ: لَا يَجُوزُ أَنْ يُصَلَّى تَطَوُّعٌ فِي جَمَاعَةٍ لِأَنَّ ذَلِكَ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

❁ فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مامون کو خط لکھا (جس میں فرمایا) کہ نافلہ نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت (گمراہی) ہے اور ہر ضلالت آگ میں ہے۔[3]

## تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے[4] یا یہ کہ اسے اصطلاح میں صحیح نہ بھی کہا جائے پھر بھی صحیح سے کم نہیں ہے[5] یا یہ کہ یہ حدیث معتبر ہے[6]۔

## قول مؤلف:

حدیث شرائع الدین میں بھی اسی کے مثل حکم وارد ہوا ہے۔[7] نیز اس سے اگلی حدیث بھی اسی معنی پر دلالت کرتی ہے نیز حدیث 1191 اور 1570 کی طرف رجوع کیجئے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۰۵ ح ۸۷ ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۹۶ ح ۱۱۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۳۳ ح ۱۰۸۲۵؛ الوافی: ۸/ ۱۲۲۴؛ الکافی: ۳/ ۳۷۶ ح ۲؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۶؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۳۷۶

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۳۹۷؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۵۳۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۵۶؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/ ۵۵۶؛ شرح العروہ: ۱۷/ ۲۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۵۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۲؛ مستمسک العروہ: ۷/ ۳۲۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۶۲؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۱۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۹۳؛ حاشیہ جامع المدارک: ۱/ ۲۹۱؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۵۷؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۱۷؛ وسائل العباد: ۲/ ۷۰؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۴۹؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۲۷۸؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۵۲؛ معجم الاحادیث المعتبرۃ: ۵/ ۲۰۳؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۳۲؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۳۸۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۵۱

[3] عیون اخبار الرضاؑ: ۲/ ۱۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۳۵ ح ۱۰۸۳۰؛ بحار الانوار: ۱۰/ ۳۵۲ و ۸۵/ ۲۷؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۵۹؛ دراسات الفقہیہ فی مسائل خلافیہ: ۱/ ۱۵۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۴

[4] سداد العباد: ۱/ ۱۵۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/ ۲۹۷ و ۱۴/ ۳۲۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۴۴۶

[5] شرح مکاسب: ۲/ ۴۶۱

[6] فقہ الصادقؑ: ۶/ ۱۱۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵/ ۵۴۶؛ جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۰/ ۲۸۵؛ الآراء الفقہیہ: ۱/ ۱۱۰ و ۳۸۲ و ۳/ ۴۰۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۱۴؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۲۷

[7] الخصال: ۲/ ۶۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۳۵؛ بحار الانوار: ۱۰/ ۲۲۲؛ عوالم العلوم: ۲۰/ ۵۷۹

{1204} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِأَسَانِيدِهِ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ الْفُضَيْلِ: أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَبَا جَعْفَرٍ الْبَاقِرَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَافِلَةً بِاللَّيْلِ فِي جَمَاعَةٍ فَقَالاَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ انْصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي فَخَرَجَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِيُصَلِّيَ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فَاصْطَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ فَهَرَبَ مِنْهُمْ إِلَى بَيْتِهِ وَ تَرَكَهُمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ ثَلاَثَ لَيَالٍ فَقَامَ فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ عَلَى مِنْبَرِهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الصَّلاَةَ بِاللَّيْلِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ النَّافِلَةِ فِي جَمَاعَةٍ بِدْعَةٌ وَ صَلاَةَ الضُّحَى بِدْعَةٌ أَلاَ فَلاَ تَجْتَمِعُوا لَيْلاً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِصَلاَةِ اللَّيْلِ وَ لاَ تُصَلُّوا صَلاَةَ الضُّحَى فَإِنَّ تِلْكَ مَعْصِيَةٌ أَلاَ وَ إِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَ كُلَّ ضَلاَلَةٍ سَبِيلُهَا إِلَى النَّارِ ثُمَّ نَزَلَ وَ هُوَ يَقُولُ قَلِيلٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ فِي بِدْعَةٍ.

✪ زرارہ، محمد بن مسلم اور فضیل (تینوں) سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماہ رمضان المبارک میں نافلہ شب میں جماعت کے بارے میں پوچھا تو دونوں حضرات علیہم السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز عشاء پڑھ لیتے تھے تو اپنے گھر چلے جاتے تھے پھر آخر شب میں مسجد میں آتے اور نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان المبارک کی پہلی شب کو گھر سے نکل کر نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آئے جیسے پہلے آ کے پڑھتے تھے تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے صف باندھ لی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی سے واپس گھر چلے گئے اور ان کو وہیں چھوڑ دیا اور یہ لوگ تین راتوں تک ایسا ہی کرتے رہے چنانچہ چوتھی رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! ماہ رمضان المبارک میں رات کی یہ نماز نافلہ باجماعت پڑھنا بدعت ہے اور نماز چاشت بھی بدعت ہے۔ آگاہ ہوجاؤ اور ماہ رمضان المبارک میں کسی رات بھی نماز شب کے لئے جمع نہ ہونا اور نماز چاشت نہ پڑھنا کیونکہ یہ گناہ ہے۔ آگاہ رہو کہ ہر بدعت اور ضلالت کا راستہ آگ کی طرف ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے یہ کہتے ہوئے نیچے اترے کہ سنت کے مطابق قلیل سا عمل بدعت کے مطابق کثیر عمل سے بہتر ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۷ ۱۳ح ۱۹۶۴؛ تہذیب الاحکام: ۶۹/۳ح ۲۲۶؛ الاستبصار: ۴۶۷/۱ح ۱۸۰۷؛ الوافی: ۴۳۳/۱۱؛ ذکری الشیعہ: ۲۸۰/۴؛ وسائل الشیعہ: ۴۵/۸ح ۱۰۰۶۲؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۲۱؛ غنائم الایام: ۸۰/۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۵۱۲/۱۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۴۵۲/۳

[2] جواہر الکلام: ۱۴۰/۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۱۰۵/۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۴۷/۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳۰۲/۴؛ ملاذ الاخیار: ۲۹/۵؛ روضۃ المتقین: ۸۲/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴۹۱/۶

{1205} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَؤُمُّ النِّسَاءَ مَا حَدُّ رَفْعِ صَوْتِهَا بِالْقِرَاءَةِ وَ التَّكْبِيرِ فَقَالَ قَدْرُ مَا تَسْمَعُ.

✿ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر عورت عورتوں کو نماز پڑھائے تو قرأت اور تکبیر کرتے وقت اس کی آواز بلند کرنے کی حد کیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس قدر جو خود سن لے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1206} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ فَيَجِدُ الصَّفَّ مُتَضَايِقاً بِأَهْلِهِ فَيَقُومُ وَحْدَهُ حَتَّى يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنَ الصَّلاَةِ أَ يَجُوزُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ لاَ بَأْسَ بِهِ.

✿ سعید بن عبداللہ اعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مسجد میں نماز با جماعت پڑھنے کے لئے داخل ہوتا ہے مگر تنگی کی وجہ سے صف میں گنجائش نہیں ہوتی تو وہ تنہا کھڑا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پیش نماز نماز سے فارغ ہو جاتا ہے کیا یہ اس کے لئے جائز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے[4] یا پھر موثق ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۶۷ ح ۸۱۵ و ۳/ ۲۶۷ ح ۷۶۱؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۹۵ ح ۷۴۳۵ و ۸/ ۳۳۵ ح ۱۰۸۳۱؛ بحار الانوار: ۸۲/ ۸۳؛ الوافی: ۸/ ۱۲۲۶؛ قرب الاسناد: ۲۲۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۲۹ و ۵۰۵؛ مصابیح الفقیہ: ۱۲/ ۲۰۷؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۱۵؛ منتهی المطلب: ۶/ ۱۹۲؛ کتاب الصلاۃ قرات الانصاری: ۱/ ۳۸۸؛ شرح العروۃ: ۱۴/ ۳۹۸؛ مجمع الفائدۃ: ۳/ ۲۵۶؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۱۳۶؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۲/ ۳۵۶

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۵۱ ح ۱۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۰۵ ح ۱۱۰۲۸؛ الوافی: ۸/ ۱۱۹۰

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۵۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۶؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۲۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۸۲؛ مدارک العروۃ: ۱۷/ ۳۵۰

[5] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۳/ ۲۶۸

{1207} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَ خَلْفَهُ دَارٌ وَ فِيهَا نِسَاءٌ هَلْ يَجُوزُ لَهُنَّ أَنْ يُصَلِّينَ خَلْفَهُ قَالَ نَعَمْ إِنْ كَانَ الْإِمَامُ أَسْفَلَ مِنْهُنَّ قُلْتُ فَإِنَّ بَيْنَهُنَّ وَ بَيْنَهُ حَائِطاً أَوْ طَرِيقاً فَقَالَ لاَ بَأْسَ.

❂ عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص لوگوں کو نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے پیچھے ایک گھر ہے جس میں عورتیں موجود ہیں تو کیا ان کے لئے جائز ہے کہ وہ اس شخص کے پیچھے نماز پڑھیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اگر پیش نماز ان سے پست جگہ پر ہو۔

میں نے عرض کیا: اگر ان کے درمیان کوئی پردہ یا دیوار حائل ہو تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1208} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي أُصَلِّي فِي الطَّاقِ يَعْنِي الْمِحْرَابَ فَقَالَ لاَ بَأْسَ إِذَا كُنْتَ تَتَوَسَّعُ بِهِ.

❂ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں طاق یعنی محراب میں کھڑا ہو کر نماز پڑھتا (یعنی پڑھاتا) ہوں تو (کیا یہ درست ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کے ذریعے وسعت پیدا کرتے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۵۳ ح ۸۳؛ الوافی: ۸/ ۱۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۰۹ ح ۱۱۰۳۶ و ۴۱۲ ح ۱۱۰۴۳

[2] الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۱۰۰؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/ ۸۹؛ مدارک العروۃ: ۱۶/ ۵۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۴۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۱۶۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/ ۳۳؛ مہذب الاحکام: ۸/ ۱۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۲۰؛ ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۲۳؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۳۳؛ شرح العروۃ: ۷/ ۱۳۸؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/ ۵۷۴ و ۴۴۲

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۵۲ ح ۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۰۹ ح ۱۱۰۳۷؛ الوافی: ۸/ ۱۹۲

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۷/ ۸۳؛ موسوعہ البرغانی: ۹/ ۱۲۳؛ جواہر الکلام: ۱۴/ ۱۹

اس طرح کی بعض احادیث ہم نے ''نماز جماعت'' کے عنوان کے تحت ذکر کردی ہیں اور کچھ آئندہ بھی ذکر کریں گے انشاء اللہ۔

## جماعت میں امام اور مقتدی کے فرائض:

{1209} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ خَلْفَ إِمَامٍ تَأْتَمُّ بِهِ فَلاَ تَقْرَأْ خَلْفَهُ سَمِعْتَ قِرَاءَتَهُ أَمْ لَمْ تَسْمَعْ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَلاَةً يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ تَسْمَعْ فَاقْرَأْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھو جس کی تم اقتداء کرتے ہو تو اس کے پیچھے قرأت نہ کرو چاہے اس کی قرأت سنو یا نہ سنو مگر یہ کہ وہ نماز ہو جس میں قرأت بالجہر ہوتی ہے تو تم کچھ نہ سن سکو تو پھر قرأت کرو۔ [1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے [2]

{1210} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْهُ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: أَنَّهُ إِنْ سَمِعَ ٱلْهَمْهَمَةَ فَلاَ يَقْرَأُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر مقتدی پیش نماز (کی قرأت) کا ہمہمہ بھی سن لے تو پھر قرأت نہ کرے۔ [3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1211} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمٰنِ بْنِ ٱلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلصَّلاَةِ خَلْفَ ٱلْإِمَامِ أَقْرَأُ خَلْفَهُ فَقَالَ أَمَّا ٱلصَّلاَةُ ٱلَّتِي لاَ يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ جُعِلَ إِلَيْهِ فَلاَ تَقْرَأْ خَلْفَهُ وَ أَمَّا

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۱ ح ۱۱۵۷؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۳ ح ۱۱۵؛ الکافی: ۳/۳۷۷ ح ۲؛ الوافی: ۸/۱۱۹۹؛ الاستبصار: ۱/۴۲۸ ح ۱۶۵۰؛ عوالی اللئالی: ۳/۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۵۵ ح ۱۰۸۸۴؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۸۶؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۳۹۸

[2] معتصم الشیعہ: ۳/۲۷۵؛ کتاب الصلاۃ قرات الانصاری: ۲/۳۶۸ و ۵۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۲۳؛ جواہر الکلام: ۱۳/۱۹۳؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۲/۳۱۱؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۵۷؛ وسائل العباد: ۲/۵۳؛ جواھر الکلام فی ثوب: ۷/۱۴۷؛ حدود الشریعہ: ۱/۵۷۲؛ غنائم الایام: ۳/۴۹؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۴۵۶؛ حدود الشریعہ: ۱/۵۷۳؛ بحوث فی الفقہ اصفہانی: ۸/۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۱۹۸؛ فوائد السنیہ کلباسی: ۲۲؛ آیات الاحکام محقق: ۲/۱۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۹۹؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۲ ح ۱۱۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۵۵ ح ۱۰۸۸۵؛ الوافی: ۸/۱۱۹۹؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۵۶؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۳۰۹

[4] تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۲۰۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۳۹؛ الرسائل الاحمدیہ: ۱/۲۴۸؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۴۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۲۷۳

اَلصَّلَاةُ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا فَإِنَّمَا أُمِرَ بِالْجَهْرِ لِيُنْصِتَ مَنْ خَلْفَهُ فَإِنْ سَمِعْتَ فَأَنْصِتْ وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْ فَاقْرَأْ.

۞ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پیش نماز کے پیچھے نماز کے بارے پوچھا کہ کیا اس کے پیچھے قرأت کروں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نماز جس میں قرأت بالجہر نہیں ہوتی تو اس کی قرأت پیش نماز کے سپرد کی گئی ہے پس اس کے پیچھے تم قرأت نہ کرو اور وہ نماز جس میں جہر ہے تو اس میں جہر کا حکم ہی اسی لئے دیا گیا ہے تا کہ مقتدی خاموشی سے سنے پس اگر تم سن سکو تو خاموش رہو اور اگر نہ سن سکو تو پھر قرأت کرو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1212} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالاَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ كَانَ أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اَللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ إِمَامٍ يَأْتَمُّ بِهِ فَمَاتَ بُعِثَ عَلَى غَيْرِ اَلْفِطْرَةِ.

۞ زرارہ اور محمد بن مسلم دونوں سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اس پیش نماز کے پیچھے قرأت کرے جس کی وہ اقتداء کرتا ہے پس وہ مر گیا تو فطرت (اسلام) پر مبعوث نہیں ہوگا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1213} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ:

---

[1] الکافی: ۳/۳۷۷ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۳/۳۲ ح۳؛ الاستبصار: ۱/۴۲۷ ح۱۶۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۵۶ ح۱۰۸۸۶؛ الوافی: ۸/۱۱۹۹

[2] جامع المدارک: ۱/۴۷۶؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۵۷؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۱۹۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۵۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۲۳؛ مستند الشیعہ: ۵/۱۵۷؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۳۴۵؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۲۹۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۵۳۵؛ فوائد السنیہ کلباسی: ۵/۹۵؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۸۱؛ آیات الاحکام محقق: ۴/۳۲؛ المہذب البارع: ۷/۲۶۶؛ مراۃ العقول: ۱۵/۲۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۴/۴۰۹؛ منتہی المطلب: ۶/۲۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۶؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۳۶۰

[3] الکافی: ۳/۳۷۷ ح۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/۳۵۶ ح۱۰۸۸۷؛ المحاسن: ۱/۷۹؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۶۹ ح۷۷۰؛ السرائر: ۳/۵۸۸؛ الوافی: ۸/۱۲۰۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۹۰ ح۱۱۵۶؛ بحار الانوار: ۸۵/۴۷؛ ثواب اعمال: ۱/۲۳۰

[4] مراۃ العقول: ۱۵/۲۴۶؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۰۸؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۲۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۳۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۷۵؛ ذکری الشیعہ: ۴/۳۶۱؛ شرح العروۃ: ۱۷/۱۹۷ و ۲۰۵؛ کتاب الصلاۃ الانصاری: ۲/۵۹۱؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/۲۱۱؛ ریاض المسائل: ۴/۲۱۷؛ مفتاح الکرامہ: ۱۰/۲۶۰؛ فوائد السنیہ کلباسی: ۵/۱۱۱؛ مصابیح الظلام: ۸/۳۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۸۱؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۵۴؛ وسائل العباد: ۲/۵۳

إِذَا كُنْتَ خَلْفَ إِمَامٍ تَأْتَمُّ بِهِ فَأَنْصِتْ وَ سَبِّحْ فِي نَفْسِكَ.

◎ زرارہ سے روایت ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اس پیش نماز کے پیچھے ہو جس کی اقتداء کرتے ہو تو پھر خاموش رہو اور اپنے دل میں تسبیح (سبحان اللہ) کرو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح[2] یا پھر حسن کالصحیح[3] یا پھر حسن[4] ہے۔

{1214} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي خَلْفَ مَنْ لاَ يَقْتَدِي بِصَلاَتِهِ وَ الْإِمَامُ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ اقْرَأْ لِنَفْسِكَ وَ إِنْ لَمْ تُسْمِعْ نَفْسَكَ فَلاَ بَأْسَ.

◎ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ایسے پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھتا ہے جس کی وہ اقتداء نہیں کرتا اور پیش نماز قراءت بالجہر کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے دل میں قراءت کرو اور اگر خود بھی نہ سن سکو تو کوئی حرج نہیں ہے۔[5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

{1215} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

---

[1] الکافی: ۳/ ۳۷۷ ح ۳؛ الوافی: ۸/ ۱۲۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۵۷ ح ۱۰۸۸۹؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/ ۱۱۵؛ عوالی اللئالی: ۲/ ۲۹۳؛ تفسیر الصافی: ۲/ ۲۹۳؛ تفسیر الصافی: ۲/ ۲۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۲ ح ۱۱۶؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۱۰۸؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۸ ح ۱۶۵۱؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۴۸۰؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۶۳۰؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/ ۲۷۰؛ زبدۃ التفاسیر: ۲/ ۶۶۳

[2] سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۲۷۸؛ تکمیل الکارم اصفہانی: ۲/ ۴۵۹؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۳۱۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۲۵۳؛ نہایۃ التقریر: ۳/ ۳۵۳؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۳۵۹؛ شرح العروۃ: ۱۷/ ۲۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۱۹۷؛ مدارک العروۃ: ۱۷/ ۳۲؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۵۲۷

[3] ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۱۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/ ۱۴۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۲۶۵؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۳۶۱؛ منتہی المطلب: ۶/ ۲۵۹؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۱۹۷؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۵۰

[5] تہذیب الاحکام: ۳/ ۳۶ ح ۱۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۱۲۷ ح ۷۵۲۳ و ۸/ ۳۶۳ ح ۱۰۹۱۱؛ الوافی: ۸/ ۱۲۰۷؛ الاستبصار: ۱/ ۴۳۰ ح ۱۶۶۳

[6] ملاذ الاخیار: ۴/ ۱۹۷؛ مصابیح الظلام: ۷/ ۳۸۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۳۲۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۸؛ المجعد فی شرح اللمعہ: ۳/ ۳۱۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۰۷؛ الرسائل الخمینی: ۲/ ۲۰۷؛ رسائل فی الفقہ والاصول: ۱/ ۹۷؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/ ۲۱۷؛ البحث فی رسالات عشر قدری: ۱۹۵؛ ریاض المسائل: ۳/ ۲۶۹؛ غنائم الایام: ۳/ ۲۰۱؛ الحاسن النفسانیہ: ۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۲۲۳؛ رسائل فقہیہ: ۱۷۰؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۸/ ۲۲۵؛ مستند الشیعہ: ۵/ ۱۶۸؛ موسوعہ البرغانی: ۷/ ۳۰۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۱۷۵؛ شرح العروۃ: ۳/ ۲۸۹

عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ قَالَ: إِنۡ صَلَّى قَوۡمٌ وَ بَيۡنَهُمۡ وَ بَيۡنَ ٱلۡإِمَامِ مَا لَا يُتَخَطَّى فَلَيۡسَ ذَلِكَ ٱلۡإِمَامُ لَهُمۡ بِإِمَامٍ وَ أَيُّ صَفٍّ كَانَ أَهۡلُهُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ إِمَامٍ وَ بَيۡنَهُمۡ وَ بَيۡنَ ٱلصَّفِّ ٱلَّذِي يَتَقَدَّمُهُمۡ قَدۡرُ مَا لَا يُتَخَطَّى فَلَيۡسَ تِلۡكَ لَهُمۡ بِصَلَاةٍ فَإِنۡ كَانَ بَيۡنَهُمۡ سُتۡرَةٌ أَوۡ جِدَارٌ فَلَيۡسَ ذَلِكَ لَهُمۡ بِصَلَاةٍ إِلَّا مَنۡ كَانَ بِحِيَالِ ٱلۡبَابِ قَالَ وَ قَالَ هَذِهِ ٱلۡمَقَاصِيرُ لَمۡ تَكُنۡ فِي زَمَنِ أَحَدٍ مِنَ ٱلنَّاسِ وَ إِنَّمَا أَحۡدَثَهَا ٱلۡجَبَّارُونَ وَ لَيۡسَ لِمَنۡ صَلَّى خَلۡفَهَا مُقۡتَدِياً بِصَلَاةِ مَنۡ فِيهَا صَلَاةٌ قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعۡفَرٍ عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ يَنۡبَغِي أَنۡ تَكُونَ ٱلصُّفُوفُ تَامَّةً مُتَوَاصِلَةً بَعۡضُهَا إِلَى بَعۡضٍ وَ لَا يَكُونَ بَيۡنَ ٱلصَّفَّيۡنِ مَا لَا يُتَخَطَّى يَكُونُ قَدۡرُ ذَلِكَ مَسۡقَطَ جَسَدِ ٱلۡإِنۡسَانِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اگر کچھ لوگ نماز (با جماعت) پڑھیں اور ان کے اور پیش نماز کے درمیان ایک قدم کی جگہ نہ ہو تو یہ پیش نماز ان کا پیش نماز نہیں ہے اور ہر وہ صف جس کے اہل پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھتے ہوں، ان کے اور اس صف کے درمیان جو ان کے آگے ہو ایک قدم کا فاصلہ نہ ہو تو یہ ان کے لئے ہے ہی نہیں اور اگر ان کے درمیان پردہ اور دیوار ہو تو یہ نماز بھی ان کے لئے نہیں ہے مگر یہ کہ جو دروازہ کے سامنے ہو (تو اس کے لئے جائز ہے)۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کوتاہیاں ایک زمانے میں لوگوں سے نہیں ہوتی تھیں اور ان (کوتاہیوں) کو جابر لوگوں نے پیدا کیا ہے (یعنی جابر حکمرانوں نے) تو جو ان کے پیچھے ان کی اقتداء کرتے ہوئے نماز پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چاہیے کہ صفیں باہم متصل ہوں اور کامل ہوں اور دو صفوں کے درمیان ایک قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو اور اس قدر ہو کہ جہاں انسان کا جسد سما سکے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح[2] یا پھر حسن کالصحیح[3] اور یا پھر حسن[4] ہے۔

{1216} مُحَمَّدُ بۡنُ ٱلۡحَسَنِ بِإِسۡنَادِهِ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ عَلِيِّ بۡنِ مَحۡبُوبٍ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ أَحۡمَدَ عَنِ ٱلۡعَمۡرَكِيِّ عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ جَعۡفَرٍ قَالَ: سَأَلۡتُ مُوسَى بۡنَ جَعۡفَرٍ عَلَيۡهِمَا ٱلسَّلَامُ عَنِ ٱلۡقِيَامِ خَلۡفَ ٱلۡإِمَامِ فِي ٱلصَّفِّ مَا حَدُّهُ قَالَ إِقَامَةُ مَا

---

[1] الکافی: ۳/۳۸۵ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۶ ح ۱۱۴۴؛ الوافی: ۸/۱۱۹۰؛ تہذیب الاحکام: ۳/۵۲ ح ۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۰۷ ح ۱۱۰۳۳ و ۴۱۰ ح ۱۱۰۳۹

[2] شرح العروۃ: ۱۷/۳۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۲۱؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۳۳۵؛ مصابیح الظلام: ۸/۲۸۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۵۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۷/۱۳۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۱/۴۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۹۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/۴۱۵؛ جواہر الکلام: ۱۳/۱۷۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۱۶۴؛ کتاب الصلاۃ بروجردی: ۵۵۹؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۱۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۲۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/۳۸۳؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۸۹؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۸۷

[3] ملاذ الاخیار: ۴/۷۵۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۵/۲۸۴؛ منتھی المطلب: ۶/۱۵۷؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۵۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۳۱۷؛ مختلف الشیعہ: ۳/۸۴

اِسْتَطَعْتَ فَإِذَا قَعَدْتَ فَضَاقَ الْمَكَانُ فَتَقَدَّمْ أَوْ تَأَخَّرْ فَلَا بَأْسَ.

❂ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ پیش نماز کے پیچھے کھڑے ہونے کی حد کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو استطاعت ہو اس کے مطابق قیام کرو اور جب بیٹھو اور جگہ تنگ ہو تو پھر آگے یا پیچھے ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1217} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِقَوْمٍ وَ هُمْ فِي مَوْضِعٍ أَسْفَلَ مِنْ مَوْضِعِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ الْإِمَامُ عَلَى شِبْهِ الدُّكَّانِ أَوْ عَلَى مَوْضِعٍ أَرْفَعَ مِنْ مَوْضِعِهِمْ لَمْ تُجْزِ صَلَاتُهُمْ وَ إِنْ كَانَ أَرْفَعَ مِنْهُمْ بِقَدْرِ إِصْبَعٍ أَوْ كَانَ أَكْثَرَ أَوْ أَقَلَّ إِذَا كَانَ الِارْتِفَاعُ مِنْهُمْ بِقَدْرِ شِبْرٍ فَإِنْ كَانَتْ أَرْضاً مَبْسُوطَةً وَ كَانَ فِي مَوْضِعٍ مِنْهَا ارْتِفَاعٌ فَقَامَ الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الْمُرْتَفِعِ وَ قَامَ مَنْ خَلْفَهُ أَسْفَلَ مِنْهُ وَ الْأَرْضُ مَبْسُوطَةٌ إِلَّا أَنَّهُمْ فِي مَوْضِعٍ مُنْحَدِرٍ قَالَ لَا بَأْسَ قَالَ وَ سُئِلَ وَ إِنْ كَانَ الْإِمَامُ فِي أَسْفَلَ مِنْ مَوْضِعِ مَنْ يُصَلِّي خَلْفَهُ قَالَ لَا بَأْسَ وَ قَالَ وَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ فَوْقَ سَطْحٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ دُكَّاناً أَوْ غَيْرَهُ وَ كَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّي عَلَى الْأَرْضِ أَسْفَلَ مِنْهُ جَازَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَ خَلْفَهُ وَ يَقْتَدِيَ بِصَلَاتِهِ وَ إِنْ كَانَ أَرْفَعَ مِنْهُ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ.

❂ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے لیکن وہ جس جگہ کھڑا ہے وہ مقتدیوں کے کھڑے ہونے کی جگہ سے پست ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر پیش نماز دکان یا اس جیسی کسی بلند جگہ پر کھڑا ہے تو پھر ان کی نماز کافی نہیں ہے اور اگر وہ بقدر انگلی یا اس سے کم و بیش بلندی پر ہے جبکہ یہ بلندی کسی وادی (یعنی چٹیل میدان) میں ہو اور اگر زمین ہموار ہو یا اس میں کچھ ڈھلوان ہو اور پیش نماز اس کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور مقتدی پست جگہ پر ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر پیش نماز پست جگہ پر ہو اور مقتدی بلندی پر ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۵ ح ۷۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۵/۴۱۰ ح ۱۳۰۰۷ و ۸/۴۲۲ ح ۱۱۰۰۷؛ الوافی: ۸/۱۹۷؛ مستدرک الوسائل: ۶/۵۰۶ ح ۷۳۶۷ و ۳/۵۳ ح ۲۶۷۳؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۷۰؛ بحار الانوار: ۸۵/۱۱۲؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۵۶؛ ھدایۃ الامۃ: ۲/۱۶۸

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۵۲۱؛ غنائم الایام: ۳/۸۸؛ مجمع الفائدۃ: ۳/۲۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۰؛ مستند الشیعہ: ۸/۱۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۳۸۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۸۶

حرج نہیں ہے۔ پھر فرمایا: اگر مقتدی دکان یا مکان کی چھت پر ہوں اور پیش نماز نیچے کھڑا ہو کر پڑھائے تو آدمی کے لئے جائز ہے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھے اور اپنی نماز میں اس کی اقتداء کرے اگرچہ وہ اس سے بہت بلندی پر ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1218} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ يَعْنِي ابْنَ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَخَفَّفَ الصَّلاَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا خَفَّفْتَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ فَقَالَ لَهُمْ أَوَمَا سَمِعْتُمْ صُرَاخَ الصَّبِيِّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور آخری دو رکعتوں میں اختصار فرمایا پس جب فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا: نماز کے لئے کوئی نیا حکم آیا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی۔

وہ کہنے لگے: آپ علیہ السلام نے آخری دو رکعتوں میں اختصار جو کر دیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تم نے بچے کی چیخ و پکار نہیں سنی تھی؟[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح[4] ہے۔

{1219} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ أَرَى بِالْوُقُوفِ بَيْنَ الْأَسَاطِينِ بَأْساً.

---

[1] الکافی: ۳/۳۸۶ ح۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۳۸۷ ح۱۱۴۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۵۳ ح۱۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۱۱ ح۱۱۰۴۲؛ الوافی: ۸/۱۱۹۳

[2] مرآۃ العقول: ۱۵/۲۸۷؛ روضۃ المتقین: ۲/۵۲۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/۳۲۷؛ جواہر الکلام: ۱۳/۱۲۵؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۷/۲۴۲؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۳۴۲؛ فقہ الصادق: ۶/۱۶۳؛ مصابیح الظلام: ۸/۵۰۳؛ مہذب الاحکام: ۸/۱۲؛ التوضیح النافع: ۳۰۴؛ مستند الشیعہ: ۸/۲۵؛ البحث فی رسالات عشر قدیری: ۳۰۴؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۲/۸۳۳؛ غنائم الایام: ۳/۱۳۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۶۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۲۰؛ مستمسک العروۃ: ۷/۲۲۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۴۷۹

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۲۷۴ ح۷۹۶؛ الکافی: ۶/۴۸ ح۴؛ الوافی: ۸/۱۲۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۱۹ ح۱۱۰۶۲ و ۲۱/۳۸۰ ح۲۷۶۴۰؛ مستدرک الوسائل: ۶/۵۰۳ ح۷۳۶۷؛ بحار الانوار: ۸۵/۹۳؛ ینابیع الحکمۃ: ۵/۳۴۹

[4] ملاذ الاخیار: ۵/۵۲۰؛ معتصم الشیعہ: ۳/۲۹۷؛ مصابیح الظلام: ۸/۴۳۳؛ مدارک العروۃ: ۷/۳۳۶؛ المحجۃ البیضاء: ۲/۱۲

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ستونوں کے درمیان صفوں کے کھڑے ہونے میں میرے نزدیک کوئی حرج نہیں ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1220} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ يَعْنِي لَيْثاً الْمُرَادِيَّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَنْ لاَ أَقْتَدِي بِهِ فِي الصَّلاَةِ قَالَ افْرُغْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ فَإِنَّكَ فِي حِصَارٍ فَإِنْ فَرَغَ قَبْلَكَ فَاقْطَعِ الْقِرَاءَةَ وَارْكَعْ مَعَهُ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ میں ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں جس کی اقتداء نہیں کرتا تو (کیا طریقہ اختیار کروں)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کے (قرأت سے) فارغ ہونے سے پہلے فارغ ہوجاؤ کیونکہ تم حصار میں ہو اور اگر وہ تم سے پہلے فارغ ہوجائے تو قرأت قطع کرکے اس کے ساتھ رکوع کرو۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{1221} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ فَيَغْلَطُ قَالَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ مَنْ خَلْفَهُ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے غلطی کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ شخص مدد کرے گا (لقمہ دے گا) جو اس کے پیچھے ہے۔ ⑤

---

① تہذیب الاحکام: ۳/ ۵۲ ح ۱۸۰؛ الکافی: ۳/ ۳۸۶ ح ۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۸۶ ح ۱۱۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۴۰۸ ح ۱۱۰۳۴؛ مستدرک الوسائل: ۶/ ۴۹۹ ح ۷۵۵۳؛ فقہ الرضاؑ: ۱۴۵؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۱۰۳؛ الوافی: ۸/ ۱۱۹۴؛ المعتبر: ۲/ ۴۱۸

② ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۲۷؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۵۱۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۲۰۴؛ منتہی المطلب: ۶/ ۲۸۷؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/ ۵۶۷؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۸۸؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۳۳؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ): ۲۳۴؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۱۶۰

③ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۷۵ ح ۸۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۶۷ ح ۱۰۹۲۲؛ الوافی: ۸/ ۱۲۱۰

④ ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۲۲؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۴۳۱؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۲۰۷؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۹۷؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۲۷۶؛ مناہج الاحکام (کتاب الصلاۃ) ۴۶۷؛ شرح العروۃ: ۳/ ۸۲؛ مفاتیح الشرائع: ۱/ ۱۳۳؛ المحاسن النفسانیہ: ۷؛ مبانی الفقہ الفعال: ۲/ ۲۷۹؛ بحوث فی القواعد: ۱/ ۹۱؛ المحجۃ البیضاء: ۱/ ۲۸۴؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۳۷۴؛ غنائم الایام: ۳/ ۱۶۲

⑤ الکافی: ۳/ ۳۱۶ ح ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۶/ ۷۷ ح ۷۴۸۱ و ۸/ ۳۰۵ ح ۱۰۷۷۳؛ الوافی: ۸/ ۶۹۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی انشاءاللہ۔

## نماز جماعت کے مکروہات:

{1222} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَلْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي اَلْعَبَّاسِ اَلْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ اَلْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لاَ يَؤُمُّ اَلْحَضَرِيُّ اَلْمُسَافِرَ وَ لاَ اَلْمُسَافِرُ اَلْحَضَرِيَّ فَإِنِ اُبْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَأَمَّ قَوْماً حَاضِرِينَ فَإِذَا أَتَمَّ اَلرَّكْعَتَيْنِ سَلَّمَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ بَعْضِهِمْ فَقَدَّمَهُ فَأَمَّهُمْ وَ إِذَا صَلَّى اَلْمُسَافِرُ خَلْفَ قَوْمٍ حُضُورٍ فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ رَكْعَتَيْنِ وَ يُسَلِّمُ وَ إِنْ صَلَّى مَعَهُمُ اَلظُّهْرَ فَلْيَجْعَلِ اَلْأُولَيَيْنِ اَلظُّهْرَ وَ اَلْأُخْرَيَيْنِ اَلْعَصْرَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حاضر مسافر کی اور مسافر حاضر کی اقتداء نہ کرے اور اگر وہ کسی ایسی بات میں مبتلا ہو جائے پس اگر (تم مسافر اور مقتدی) لوگ حاضر ہوں تو تم دو رکعت مکمل کر کے سلام پڑھو پھر ان میں سے کسی کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے ان کا پیش نماز بنا دے (تا کہ وہ ان کی نماز مکمل کروائے) اور اگر کوئی مسافر حاضر کے پیچھے پڑھے تو وہ نماز کی دو رکعتیں مکمل کرے اور سلام پڑھ لے اور وہ ان کے ظہر پڑھے تو پہلی دو رکعتوں کو ظہر اور آخری دو رکعتوں کو عصر قرار دے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [3] یا پھر موثق ہے۔ [4]

{1223} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ اَلْمَرْأَةُ تَؤُمُّ

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۵/ ۱۱۴؛ مدارک العروۃ: ۱۵/ ۵۹۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۸/ ۳۲۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۲۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۲۶۰؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲۸/ ۹۰

[2] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۶۴ ح ۵۵۵ و ۲۲۶ ح ۵۷۴؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۶ ح ۱۶۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۳۰ ح ۱۰۸۱۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۹۸ ح ۱۱۸۱؛ الوافی: ۸/ ۱۲۵۸؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۱۷۸

[3] مستمسک العروۃ: ۷/ ۱۵۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۵۳۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۳/ ۳۴۳؛ جواہر الکلام: ۱۳/ ۳۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۰۰؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/ ۴۴۹؛ فقہ الصادقؑ: ۶/ ۱۸؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۹۳؛ شرح العروۃ: ۱۷/ ۴۲؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۳۱۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۵۸

[4] ملاذ الاخیار: ۴/ ۵۷۷ و ۴۲۳؛ روضۃ المتقین: ۲/ ۵۳۱؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۲۸۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۸۸؛ مستند الشیعہ: ۸/ ۱۲۵؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۶۱؛ مہذب الاحکام: ۷/ ۳۹۸

ٱلنِّسَاءَ قَالَ لاَ إِلاَّ عَلَى ٱلْمَيِّتِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَوْلَى مِنْهَا تَقُومُ وَسَطَهُنَّ مَعَهُنَّ فِي ٱلصَّفِّ فَتُكَبِّرُ وَيُكَبِّرْنَ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عورت عورتوں کی امامت کرواسکتی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ میت پر (جنازہ پڑھا سکتی ہے) جب اس سے کوئی اولی موجود نہ ہو وہ عورتوں کے ساتھ صف میں ان کے درمیان کھڑی ہوگی پس وہ تکبیر کہے گی اور عورتیں بھی تکبیر کہیں گی۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں (واللہ اعلم)

# ﴿نماز آیات﴾

{1224} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ: وَقْتُ صَلاَةِ ٱلْكُسُوفِ فِي ٱلسَّاعَةِ ٱلَّتِي تَنْكَسِفُ عِنْدَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا قَالَ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ هِيَ فَرِيضَةٌ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز کسوف کا وقت وہ گھڑی ہے جب گہن لگے خواہ سورج کے طلوع کا وقت ہو یا غروب کا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ (نماز کسوف) فرض ہے۔[3]

## تحقیق:

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۳۹۷ ح ۱۱۷۸؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۳۱ ح ۱۰۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۸/ ۳۳۴ ح ۱۰۸۲۷؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۱۱۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۶۸ ح ۷۶۶ و ۳۹۲ ح ۱۰۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۳/ ۱۱۷ ح ۳۱۷۹ و ۸/ ۳۳۴ ح ۱۰۸۲۷؛ الوافی: ۸/ ۱۲۲۵ و ۲۴/ ۳۱۸؛ الاستبصار: ۱/ ۴۲۷ ح ۱۶۴۸

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۵۴۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۴/ ۴۵۷؛ بحار الانوار: ۸۵/ ۱۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۲۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۹۲؛ سند العروۃ: ۵/ ۲۹۹؛ جواہر الکلام: ۲/ ۳۹۲؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۴۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۳۸۵؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۶۴؛ مصباح الہدیٰ: ۶/ ۳۱۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۷/ ۳۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۵/ ۲۷۸؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۳۲۱؛ شرح العروۃ: ۶/ ۳۶۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/ ۳۸۶؛ مصابیح الظلام: ۸/ ۲۷۶؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۹۶؛ بحوث فی القواعد الفقہیہ: ۱/ ۵۳۳؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۸/ ۳۳۳؛ فقہ الصادق: ۳/ ۴۴۳؛ آیات الاحکام جرجانی: ۴/ ۲۱۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۱/ ۱۸۸

[3] الکافی: ۳/ ۴۶۴ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۹۳ ح ۸۸۶ و ۱۵۵ ح ۳۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۸۳ ح ۹۹۱۴؛ الوافی: ۹/ ۱۳۷۶؛ المعتبر: ۲/ ۳۳۲

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## قول مؤلف:

نیز حدیث نمبر 544 اور 1236 کی طرف رجوع کیا جائے۔

{1225} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالاَ: قُلْنَا لَهُ أَ رَأَيْتَ هَذِهِ الرِّيَاحَ وَ الظُّلَمَ الَّتِي تَكُونُ هَلْ يُصَلَّى لَهَا قَالَ كُلُّ أَخَاوِيفِ السَّمَاءِ مِنْ ظُلْمَةٍ أَوْ رِيحٍ أَوْ فَزَعٍ فَصَلِّ لَهُ صَلاَةَ الْكُسُوفِ حَتَّى تَسْكُنَ.

✪ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جو سیاہ رنگ کی ہوائیں (یعنی آندھیاں) چلتی ہیں تو کیا ان کی وجہ سے نماز (آیات) پڑھی جائے گی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: آسمان کہ ہر خوفناک چیز جیسے تاریکی یا آندھی یا کوئی خوفناک چیز (جیسے زلزلہ وغیرہ) کی وجہ سے نماز کسوف پڑھو یہاں تک کہ وہ ساکن ہو جائے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

(1226) مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَلاَةِ الْكُسُوفِ فِي وَقْتِ الْفَرِيضَةِ فَقَالَ ابْدَأْ بِالْفَرِيضَةِ فَقِيلَ لَهُ فِي وَقْتِ صَلاَةِ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلِّ صَلاَةَ الْكُسُوفِ قَبْلَ صَلاَةِ اللَّيْلِ.

✪ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے نماز فریضہ کے وقت میں نماز کسوف پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: فریضہ کی ابتداء کرو۔

---

[1] مراۃ العقول: ۱۵/۳۴۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۹۱؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۲۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۳؛ منتھی المطلب: ۶/۱۱۱؛ جواھر الکلام: ۱۱/۴۰۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۸؛ حدود الشریعہ: ۲/۳۵۵؛ ریاض المسائل: ۴/۸؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۴۸؛ منھاج الملۃ علیاری: ۹۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/۱۹۷؛ کشف اللثام: ۳/۹۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۸۸؛

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۴۱ ح ۱۵۲۴؛ الکافی: ۳/۴۶۳ ح ۳؛ تھذیب الاحکام: ۳/۱۵۵ ح ۳۳۰؛ الوافی: ۹/۱۳۲۶؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۰۸؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۸۶ ح ۹۹۴۳؛ بحار الانوار: ۸۸/۱۵۹؛ المعتبر: ۲/۳۳۰

[3] روضۃ المتقین: ۲/۸۰۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۳۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۲۰؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۹۲؛ حدود الشریعہ: ۲/۳۵۴؛ غنائم الایام: ۲/۹۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۲۷؛ شرح العروۃ: ۱۲/۱۱؛ جواہر الکلام: ۱۱/۴۰۸؛ ذکری الشیعہ: ۴/۲۰۲؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۳/۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/۳۰۹؛ ریاض الجنان: ۲/۸۰۵؛ مستمسک العروۃ: ۷/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۳؛ المختصر من شرح المختصر: ۸۲؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۶/۱۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۸۱؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۲۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۳۰۹؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۲۲۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۱۷۰

پھر آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ نماز شب کے وقت (نماز کسوف کا کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نماز شب سے پہلے نماز کسوف پڑھو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1227} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالاَ: إِذَا وَقَعَ الْكُسُوفُ أَوْ بَعْضُ هَذِهِ الْآيَاتِ فَصَلِّهَا مَا لَمْ تَتَخَوَّفْ أَنْ يَذْهَبَ وَقْتُ الْفَرِيضَةِ فَإِنْ تَخَوَّفْتَ فَابْدَأْ بِالْفَرِيضَةِ وَ اقْطَعْ مَا كُنْتَ فِيهِ مِنْ صَلاَةِ الْكُسُوفِ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْفَرِيضَةِ فَارْجِعْ إِلَى حَيْثُ كُنْتَ قَطَعْتَ وَ احْتَسِبْ بِمَا مَضَى.

❁ محمد بن مسلم اور برید بن معاویہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کسوف واقع ہو یا اس کی بعض دیگر آیات ہوں تو یہ نماز پڑھو جب تک کہ فریضہ (حاضرہ) کے وقت کے جانے کا خوف نہ ہو اور اگر خوف ہو تو پھر فریضہ (حاضرہ) سے ابتداء کرو اور نماز کسوف میں جہاں ہو وہیں قطع کر دو پھر جب فریضہ (حاضرہ) سے فارغ ہو جاؤ تو نماز کسوف کو جہاں سے قطع کیا تھا وہیں سے شروع کر کے مکمل کرو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1228} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: انْكَسَفَ الْقَمَرُ وَ أَنَا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ. فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَثَبَ وَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُقَالُ إِذَا انْكَسَفَ الْقَمَرُ وَ الشَّمْسُ فَافْزَعُوا إِلَى مَسَاجِدِكُمْ.

---

[1] الکافی: ۳/۴۶۴ ح ۵؛ الوافی: ۹/ ۱۳۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۹۰ ح ۹۹۴۳

[2] مراۃ العقول: ۱۵/ ۳۴۱؛ منتھی المطلب: ۶/ ۱۱۰؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۶/ ۱۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/ ۳۳۵؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۴۸؛ غنائم الایام: ۲/ ۱۹۴؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۳۰؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۱۹۶؛ کشف اللثام: ۴/ ۳۴۷؛ مبانی الفقہ الفعال: ۴/ ۵۰؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۵۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۲۹؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۶؛ وسائل العباد: ۲/ ۲۱؛ جامع المدارک: ۱/ ۵۶۰؛ سند العروہ (الصلاۃ): ۳/ ۳۷۳

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۴۸ ح ۱۵۲۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۹۱ ح ۹۹۴۷؛ الوافی: ۹/ ۱۳۲۹؛ بحار الانوار: ۸۸/ ۱۶۱؛ ھدایۃ الامہ: ۳/ ۲۸۴

[4] مفاتیح الشرائع: ۱/ ۹۶؛ مفتاح الکرامہ: ۳/ ۲۲۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۳۱۶؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۶؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/ ۱۹۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/ ۳۷۱؛ غنائم الایام: ۲/ ۱۹۴؛ معتصم الشیعہ: ۲/ ۲۲۲؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۳۵؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۴۵۹؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۳۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۶؛ منتھی المطلب: ۶/ ۱۰۹؛ ریاض المسائل: ۴/ ۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۴۷؛ لوامع صاحقرانی: ۵/ ۵۴۳؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۲۴

ابوبصیر سے روایت ہے کہ ایک بار میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور ماہ رمضان المبارک تھا کہ چاند گہن لگ گیا تو امام علیہ السلام یکدم کھڑے ہو گئے اور فرمایا: یہ کہا جاتا ہے کہ جب چاند اور سورج کو گہن لگے تو اپنی مساجد میں پناہ لو۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1229} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : صَلاَةُ اَلْكُسُوفِ إِذَا فَرَغْتَ قَبْلَ أَنْ يَنْجَلِيَ فَأَعِدْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب گہن کھلنے سے پہلے نماز کسوف سے فارغ ہو جاؤ تو اس کا اعادہ کرو۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

## قول مؤلف:

یہ اعادہ استحباب پر محمول ہوگا کیونکہ دوسری حدیث میں اعادہ نہ کرنا بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔ ⑤ (واللہ اعلم)

{1230} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا اِنْكَسَفَتِ اَلشَّمْسُ كُلُّهَا وَ اِحْتَرَقَتْ وَ لَمْ تَعْلَمْ ثُمَّ عَلِمْتَ بَعْدَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ اَلْقَضَاءُ وَ إِنْ لَمْ تَحْتَرِقْ كُلُّهَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ قَضَاءٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب سورج کے پورے گولے کو گہن لگ جائے اور وہ سیاہی میں چھپ جائے جبکہ تمہیں (بروقت) علم نہ ہو اور بعد میں پتہ چلے تو تم پر قضا ہے اور اگر پورا گولہ نہ چھپے (یعنی مکمل گہن نہ لگے) تو تم پر قضا نہیں ہے۔ ⑥

---

① تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۹۳ ح ۸۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۹۱ ح ۹۹۳۸؛ الوافی: ۹/ ۱۳۶۷

② ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۷۱؛ شرح العروۃ: ۱۶/ ۲؛ مستمسک مبانی العروۃ: ۳۲/ ۳۰۲ و ۳۱۲؛ منتھی المطلب: ۶/ ۷۹؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/ ۵۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۳۳۹؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۶/ ۱۶

③ تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۵۶ ح ۳۳۴؛ الوافی: ۹/ ۱۳۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۹۸ ح ۹۹۵۵؛ عوالی اللئالی: ۲/ ۲۲۲؛ المعتبر: ۲/ ۳۳۰

④ مہذب الاحکام: ۷/ ۵۷؛ زبدۃ الاصول: ۲/ ۱۶؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۴۵۷؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۳۶؛ مدارک العروۃ: ۱۶/ ۱۲۰؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۲۱۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۶؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۲۱۴؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۳۰؛ کشف اللثام: ۴/ ۳۵۹؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۸۵؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۱۹؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۸/ ۱۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۵/ ۲۱۳؛ شرح العروۃ: ۱۶/ ۱۹؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۴۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۱۹۶؛ منتھی المطلب: ۶/ ۱۰۶؛ محاضرات فی اصول الفقہ: ۲/ ۲۲۶

⑤ تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۹۱ ح ۸۷۶؛ الوافی: ۹/ ۱۳۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۹۸ ح ۹۹۵۶

⑥ الکافی: ۳/ ۴۶۵ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۵۷ ح ۳۳۹؛ الوافی: ۹/ ۱۳۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۵۰۰ ح ۹۹۶۱؛ الاستبصار: ۱/ ۴۵۴ ح ۹۸۳؛ المعتبر: ۲/ ۳۳۱؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۲۰۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1231} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ع قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ هَلْ عَلَى مَنْ تَرَكَهَا قَضَاءٌ قَالَ إِذَا فَاتَتْكَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ قَضَاءٌ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نماز کسوف کے بارے میں پوچھا کہ جو اس کو ترک کردے کیا اس پر اس کی قضا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہاری یہ نماز فوت ہوجائے تو تم پر قضا نہیں ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

## قول مؤلف:

آج کل مشہور نظریہ وہی ہے جو اس سے پچھلی حدیث میں ذکر ہوا ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ قضا کو ترک نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

{1232} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْفَضْلِ الْوَاسِطِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ أَنَا رَاكِبٌ لَا أَقْدِرُ عَلَى النُّزُولِ فَكَتَبَ إِلَيَّ صَلِّ عَلَى مَرْكَبِكَ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ.

۞ علی بن فضل واسطی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی طرف خط لکھا (اور پوچھا) کہ جب سورج اور چاند کو گہن لگے اور سواری پر سوار ہوں اور اترنے پر بھی قدرت نہ رکھتا ہوں تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے میری طرف لکھا کہ تم جس سواری پر سوار ہو اسی پر اسے پڑھ لو۔[4]

---

[1] مراۃ العقول:۵/۴۴۲؛ معتصم الشیعہ:۳/۳۳۸؛ تنقیح مبانی العروۃ:۴/۳۳۱؛ مدارک الاحکام:۴/۱۳۳؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۲۵؛ النجعہ فی شرح اللمعہ:۳/۷۳؛ جواہر الکلام:۱۱/۴۲۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ:۲/۳۳۲؛ فقہ الصادقؑ:۵/۲۲۳؛ مستند الشیعہ:۶/۲۳۷؛ مختلف الشیعہ:۲/۲۸۴

[2] تہذیب الاحکام:۳/۲۹۲ح۸۸۴؛ الاستبصار:۱/۴۵۳ح۱۷۵۶؛ مسائل علی بن جعفرؑ:۲۴۸؛ وسائل الشیعہ:۷/۵۰۱ح۹۹۶۲؛ الوافی:۹/۱۳۸۱؛ السرائر:۳/۵۷۳؛ قرب الاسناد:۲۱۹؛ بحار الانوار:۸۸/۱۴۰

[3] ملاذ الاخیار:۵/۵۶۰؛ تنقیح مبانی العروۃ:۴/۳۳۲؛ موسوعہ الامام الخوئی:۱۶/۳۳؛ الزبدۃ الفقہیہ:۲/۳۳۱؛ جواہر الکلام:۱۱/۴۲۶؛ الحدائق الناضرۃ:۱۰/۳۱۹؛ ذکری الشیعہ:۴/۲۰۶؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ):۱۲/۲۲۲؛ کشف الغطاء:۳/۳۱۷؛ مصابیح الظلام:۹/۳۵۷؛ مستند الشیعہ:۶/۲۳۸؛ موسوعہ الشہید الاول:۸/۱۰۷؛ مختلف الشیعہ:۲/۲۸۴؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۳۲۵؛ مفاتیح الشرائع:۱/۱۸۲

[4] من لا یحضرہ الفقیہ:۱/۵۴۸ح۱۵۲۸؛ الکافی:۳/۴۶۵ح۷؛ تہذیب الاحکام:۳/۲۹۱ح۸۷۸؛ وسائل الشیعہ:۷/۵۰۲ح۹۹۶۷؛ الوافی:۹/۱۳۷۰؛ بحار الانوار:۸۸/۱۶۴؛ عوالی اللئالی:۳/۱۰۴؛ قرب الاسناد:۳۹۳؛ ذکری الشیعہ:۴/۲۲۰

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ ①

{1233} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ صَلاَةِ الْكُسُوفِ تُصَلَّى جَمَاعَةً قَالَ جَمَاعَةً وَ غَيْرَ جَمَاعَةٍ.

۞ روح بن عبدالرحیم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز کسوف کو جماعت میں پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جماعت اور غیر جماعت (دونوں طرح جائز ہے)۔ ②

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ③

## نماز آیات پڑھنے کا طریقہ:

{1234} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ رَهْطٍ عَنْ كِلَيْهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ وَ مِنْهُمْ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: أَنَّ صَلاَةَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ الرَّجْفَةِ وَ الزَّلْزَلَةِ عَشْرُ رَكَعَاتٍ وَ أَرْبَعُ سَجَدَاتٍ صَلاَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ النَّاسُ خَلْفَهُ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَفَرَغَ حِينَ فَرَغَ وَ قَدِ انْجَلَى كُسُوفُهَا وَ رَوَوْا أَنَّ الصَّلاَةَ فِي هَذِهِ الْآيَاتِ كُلِّهَا سَوَاءٌ وَ أَشَدُّهَا وَ أَطْوَلُهَا كُسُوفُ الشَّمْسِ تَبْدَأُ فَتُكَبِّرُ بِافْتِتَاحِ الصَّلاَةِ ثُمَّ تَقْرَأُ أُمَّ الْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ تَرْكَعُ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقْرَأُ أُمَّ الْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ تَرْكَعُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقْرَأُ أُمَّ الْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ تَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقْرَأُ أُمَّ الْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ تَرْكَعُ الرَّابِعَةَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقْرَأُ أُمَّ الْكِتَابِ وَ سُورَةً ثُمَّ تَرْكَعُ الْخَامِسَةَ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ قُلْتَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ تَخِرُّ سَاجِداً فَتَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقُومُ فَتَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعْتَ فِي الْأُولَى قَالَ قُلْتُ: وَ إِنْ هُوَ قَرَأَ سُورَةً وَاحِدَةً فِي الْخَمْسِ رَكَعَاتٍ يُفَرِّقُهَا بَيْنَهَا قَالَ أَجْزَأَهُ أُمُّ الْقُرْآنِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ فَإِنْ قَرَأَ خَمْسَ سُوَرٍ فَمَعَ كُلِّ سُورَةٍ أُمُّ الْكِتَابِ. وَ الْقُنُوتُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ تَقْنُتُ فِي الرَّابِعَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ

---

① لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۶۳؛ روضۃ المتقین: ۲۰/۴۸۷

② تہذیب الاحکام: ۳/۲۹۲ ح ۸۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۵۰۳ ح ۹۹۷۲؛ الوافی: ۹/۱۳۶۸؛ مستقصد النافع: ۱/۵۱۵؛ موسوعہ طبقات الفقہا: ۲/۳۳۱؛ منتھی المطلب: ۶/۹۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۳۰؛

③ ملاذ الاخیار: ۵/۵۵۹؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳۸۵؛ ریاض المسائل: ۴/۲۱

فِي ٱلسَّادِسَةِ ثُمَّ فِي ٱلثَّامِنَةِ ثُمَّ فِي ٱلْعَاشِرَةِ.

❂ رھط (یعنی فضیل، زرارہ، برید اور محمد بن مسلم سب) سے روایت ہے جنہوں نے امامین علیہما السلام سے اور بعض نے ایک امام علیہ السلام سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: سورج و چاند گہن اور زلزلہ (وغیرہ) کی نماز (یعنی نماز آیات) میں دس رکوع اور چار سجدے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج اسے پڑھا جبکہ بعض لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے فارغ ہوئے تو سورج گہن کھل چکا تھا۔

اور روایت ہے کہ ہر قسم کی نماز آیات کا طریقہ یکساں ہے اور سب سے زیادہ سخت اور لمبی سورج گہن کی نماز ہے چنانچہ تکبیر سے ابتداء کرو پھر سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پڑھ کر دوسرا رکوع کرو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پڑھو اور تیسرا رکوع کرو۔ پھر اپنا سر رکوع سے اٹھاؤ اور سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پڑھو اور چوتھا رکوع کرو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور سورہ فاتحہ اور دوسری سورہ پڑھو پھر پانچواں رکوع کرو پس جب اپنا سر اب اٹھاؤ تو سمع اللہ لمن حمدہٗ کہو۔ پھر سجدے میں گر جاؤ اور دو سجدے کرو پھر کھڑے ہو جاؤ اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھو جیسے پہلی پڑھی تھی۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر پانچوں رکوعوں میں ایک ہی سورہ متفرق کر کے پڑھی جائے تو (کیا جائز ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: پہلی مرتبہ اسے سورہ حمد کافی ہے اور اگر پانچ سورے پڑھے تو پھر ہر سورہ کے ساتھ سورہ حمد پڑھے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے قنوت ہے اور اسی طرح چوتھے رکوع سے پہلے اور اسی طرح چھٹے رکوع سے پہلے اور اسی طرح آٹھویں رکوع سے پہلے اور اسی طرح دسویں رکوع سے پہلے بھی قنوت پڑھو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1235} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالاَ: سَأَلْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنْ صَلاَةِ ٱلْكُسُوفِ كَمْ رَكْعَةً هِيَ وَ كَيْفَ نُصَلِّيهَا فَقَالَ هِيَ عَشْرُ رَكَعَاتٍ وَ أَرْبَعُ سَجَدَاتٍ تَفْتَتِحُ ٱلصَّلاَةَ بِتَكْبِيرَةٍ وَ تَرْكَعُ بِتَكْبِيرَةٍ وَ تَرْفَعُ رَأْسَكَ بِتَكْبِيرَةٍ إِلاَّ فِي ٱلْخَامِسَةِ ٱلَّتِي تَسْجُدُ فِيهَا فَتَقُولُ سَمِعَ ٱللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَ تَقْنُتُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ ٱلرُّكُوعِ وَ تُطَوِّلُ ٱلْقُنُوتَ وَ ٱلرُّكُوعَ عَلَى قَدْرِ ٱلْقِرَاءَةِ وَ ٱلرُّكُوعِ وَ ٱلسُّجُودِ فَإِذَا فَرَغْتَ قَبْلَ أَنْ يَنْجَلِيَ فَٱقْعُدْ وَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۱۵۵ ح ۳۳۳؛ الوافی: ۹/۱۳۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۹۲ ح ۹۹۴۱؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۴۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۲۶۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۳۷؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۳۵۴؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۴۴؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۹۷؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۳۱۹؛ مستمسک العروۃ: ۷/۱۵؛ کتاب الصلاۃ انصاری: ۲/۱۹۴؛ جواہر الکلام: ۱۱/۴۵۹؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۷۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶/۲۷؛ منتہی المطلب: ۶/۹۹؛ ریاض المسائل: ۴/۲۲؛ فقہ الصادق: ۷/۳۳۵

أُدْعُ اَللّٰهَ حَتّٰى يَنْجَلِيَ فَإِنْ تَجَلّٰى قَبْلَ أَنْ تَفْرُغَ مِنْ صَلاَتِكَ فَأَتِمَّ مَا بَقِيَ تَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَلْقِرَاءَةُ فِيهَا فَقَالَ إِنْ قَرَأْتَ سُورَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاقْرَأْ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ فَإِنْ نَقَصْتَ مِنَ اَلسُّورَةِ شَيْئاً فَاقْرَأْ مِنْ حَيْثُ نَقَصْتَ وَ لاَ تَقْرَأْ فَاتِحَةَ اَلْكِتَابِ قَالَ وَ كَانَ يَسْتَحِبُّ فِيهَا أَنْ يُقْرَأَ بِالْكَهْفِ وَ اَلْحِجْرِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ إِمَاماً يَشُقُّ عَلَى مَنْ خَلْفَهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ صَلاَتُكَ بَارِزاً لاَ يُجِنُّكَ بَيْتٌ فَافْعَلْ وَ صَلاَةُ كُسُوفِ اَلشَّمْسِ أَطْوَلُ مِنْ صَلاَةِ كُسُوفِ اَلْقَمَرِ وَ هُمَا سَوَاءٌ فِي اَلْقِرَاءَةِ وَ اَلرُّكُوعِ وَ اَلسُّجُودِ.

❂ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نماز کسوف کے بارے میں پوچھا کہ اس کی کتنی رکعتیں ہیں اور اسے کیسے پڑھا جاتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: دس رکوع اور چار سجدے ہیں چنانچہ تکبیر سے ابتداء کرو اور رکوع کرتے ہوئے بھی تکبیر کرو اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی سوائے پانچویں رکوع کے کہ جس میں سجدہ کرو گے اور اس سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہو اور ہر دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے پہلے قنوت پڑھو اور قنوت اور رکوع کو بقدر قرأت طول دو اور رکوع و سجود کو بھی طول دو پس اگر منجلی ہونے سے پہلے (یعنی گہن وغیرہ ختم ہونے سے پہلے) فارغ ہو جاؤ تو (اس نماز کا) اعادہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو یہاں تک کہ منجلی ہو جائے اور اگر نماز سے فارغ ہونے سے پہلے منجلی ہو جائے تو تم باقی نماز مکمل کرو اور قرأت بالجہر کرو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اس میں قرأت کیسے کریں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر ہر رکعت میں ایک سورہ پڑھو تو سورہ فاتحہ پڑھو اور اگر سورہ میں سے کچھ کم پڑھو تو جتنا کم چاہو پڑھو لیکن سورہ فاتحہ (ایسے) نہ پڑھو۔

پھر فرمایا: مستحب ہوگا کہ اگر اس میں سورہ کہف اور سورہ حجر کو پڑھا جائے مگر یہ کہ پیش نماز ہو اور مقتدی پر شاق گزرے (تو مختصر پڑھی جائے) اور اگر ممکن ہو کہ اس نماز کو اپنے گھر میں پڑھنے کی بجائے کھلی جگہ پر پڑھ سکو تو ایسا کرو اور سورج گہن کی نماز چاند گہن کی نماز سے طویل ہے مگر قرأت، رکوع اور سجود میں دونوں نمازیں یکساں ہیں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح[2] یا حسن کالصحیح ہے[3]۔

---

[1] الکافی: ۳/۴۶۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۵۶ ح ۳۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۹۴ ح ۹۹۴۳؛ الوافی: ۹/۱۳۷۳

[2] مدارک الاحکام: ۴/۱۳۸؛ کتاب الصلاۃ تراث الانصاری: ۲/۱۳۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/۳۶؛ مہذب الاحکام: ۷/۲۶۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۲۶؛ غنائم الایام: ۲/۴۷؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۲/۵۸۳؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۴/۲۱۳؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۲۶۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۳۳۴؛ مصابیح الظلام: ۲/۴۷۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/۱۳۳؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۳/۵۶۳؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۱۹۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۴۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۹۵؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۸۵

[3] مرآۃ العقول: ۱۵/۴۴۰؛ ملاذ الاخیار: ۵/۲۶۴

## قول مؤلف:

اور باقی احکامات وہی ہیں جو نماز پنجگانہ کے حوالے سے ذکر کئے جا چکے ہیں (واللہ اعلم)

# ﴿عید الفطر اور عید قربان کی نماز﴾

{1236} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: صَلاَةُ الْعِيدَيْنِ فَرِيضَةٌ وَصَلاَةُ الْكُسُوفِ فَرِيضَةٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عیدین کی نماز فرض ہے اور کسوف کی نماز بھی فرض ہے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1237} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَلاَةُ الْعِيدَيْنِ مَعَ الْإِمَامِ سُنَّةٌ وَلَيْسَ قَبْلَهُمَا وَلاَ بَعْدَهُمَا صَلاَةٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى الزَّوَالِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عیدین کی نماز پیش نماز کے ساتھ سنت ہے اور اسے (عید والے) دن زوال تک اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

{1238} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ صَلاَةَ يَوْمَ

---

(1) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۴ ح ۱۴۵۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۲۷ ح ۲۷۰؛ الاستبصار: ۱/۴۴۳ ح ۱۷۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۱۹ ح ۹۷۳۹؛ الوافی: ۱۲۸۶/۹

(2) روضۃ المتقین: ۲/۴۹۷؛ شرح العروۃ: ۳۰۹/۱۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۲۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۳؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۲۱۳؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ): ۱۲/۹؛ مصابیح الظلام: ۲/۴۳۲؛ مصابیح الظلام: ۲/۴۳۲؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۹۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۲۰۱؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۱۸۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۸۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۹۱/۵

(3) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۶ ح ۱۴۵۴؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۳۴ ح ۲۹۲؛ الاستبصار: ۱/۴۴۳ ح ۱۷۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۱۹ ح ۹۷۴۰؛ ہدایۃ الامۃ: ۳/۲۶۳

(4) روضۃ المتقین: ۲/۴۹۷؛ شرح العروۃ: ۱۹/۳۳۳؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۲/۲۹؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۱۷؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۸۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۳۰؛ مصابیح الظلام: ۲/۴۰۸؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۱۶؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۹/۳۳۳؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۱۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۸۴؛ منتہی المطلب: ۶/۵۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۱۳؛ روض الجنان: ۲/۳۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۳؛ مہذب الاحکام: ۹/۶۸

اَلْفِطْرِ وَ اَلْأَضْحَى إِلاَّ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: فطر اور اضحیٰ کے دن نماز نہیں مگر امام عادل کے ساتھ۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1239} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ مَعَ اَلْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ يَوْمَ اَلْعِيدِ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ وَ لاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص عید کے دن پیش نماز کے ساتھ جماعت میں نماز نہ پڑھے اس کی کوئی نماز نہیں ہے اور نہ ہی اس پر قضا ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

{1240} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ لَمْ يَشْهَدْ جَمَاعَةَ اَلنَّاسِ فِي اَلْعِيدَيْنِ فَلْيَغْتَسِلْ وَ لْيَتَطَيَّبْ بِمَا وَجَدَ وَ لْيُصَلِّ فِي بَيْتِهِ وَحْدَهُ كَمَا يُصَلِّي فِي جَمَاعَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو عیدین میں لوگوں کی جماعت میں حاضر نہ ہو سکے تو وہ غسل کرے اور جو مل جائے خوشبو لگائے اور اپنے گھر میں اسی طرح فرادیٰ نماز پڑھے جس طرح جماعت میں پڑھتا ہے۔ (5)

---

(1) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۶ ح ۱۴۹۰؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۶۳

(2) روضۃ المتقین: ۲/۷۳۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۴۴۵؛ مدارک العروۃ: ۱۶/۳۹۹؛ مھذب الاحکام: ۷/۳۸۱؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۷۲۴؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۳۰۲؛ جواھر الکلام: ۱۱/۳۴۷؛ النور الساطع: ۱/۵۵۲؛ الفقہ علی المذاھب الاربعہ جزیری: ۱/۴۷۹؛ نظریۃ الحکم فی الاسلام عراقی: ۲۹۷؛ المعلقات علی العروۃ الوثقی: ۳/۲۱۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۳۱؛ وسائل العباد: ۲/۱۴۷

(3) تہذیب الاحکام: ۳/۱۲۸ ح ۲۷۳؛ ثواب الاعمال: ۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۲۱ ح ۹۷۴۵؛ الوافی: ۹/۱۲۸۸؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۰۶؛ الاستبصار: ۱/۴۴۴ ح ۱۷۱۴؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۶۴

(4) الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۲۰۹؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۴۶؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۶۲؛ کشف اللثام: ۴/۳۴۷؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۱۸۹؛ المناظر الناضرہ (الصلاۃ) ۱۲/۱۲؛ النور الساطع: ۱/۵۵۲؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۵۶۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۳۱۴؛ موسوعہ الشہید الاول: ۸/۲۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۰؛ شرح الرسالہ الصلاتیہ: ۲۹۴؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۹۸؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۰۱؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/۲۷۴؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۷۰؛ مھذب الاحکام: ۷/۳۸۱؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۵۰۱

(5) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۷ ح ۱۴۵۹؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۳۶ ح ۲۹۸؛ الاستبصار: ۱/۴۴۴ ح ۱۷۱۶؛ الوافی: ۹/۱۲۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۲۴ ح ۹۷۵۴ و ۴۳۶ ح ۹۸۲۳؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۵؛ تفسیر البرہان: ۲/۵۳۰؛ المقنعہ: ۲۰۲؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۶۰؛ موسوعہ شہید الاول: ۸/۲۷۰؛ المعتبر: ۲/۳۰۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1241} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ فِي السَّفَرِ جُمُعَةٌ وَلاَ أَضْحَى وَلاَ فِطْرٌ.

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: سفر میں نہ نماز جمعہ ہے، نہ عید الاضحٰی ہے اور نہ ہی عید الفطر ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1242} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُسَافِرِ إِلَى مَكَّةَ وَ غَيْرِهَا هَلْ عَلَيْهِ صَلاَةُ الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَ الْأَضْحَى قَالَ نَعَمْ إِلاَّ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ.

سعد بن سعد الاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے مکہ وغیرہ کے مسافر کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس پر عید الفطر اور عید قربان کی نماز ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں سوائے منیٰ میں قربانی والے دن کے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۴۴۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۷۴۲؛ مصابیح الظلام: ۲/۵۷۳؛ شرح العروۃ: ۱۹/۱۲۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۵۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۹۳؛ ریاض المسائل: ۳/۸۱؛ ملاذ الاخیار: ۵/۱۸۷؛ بحار الانوار: ۸۷/۱۵۵؛ کشف اللثام: ۴/۳۴۹؛ مہذب الاحکام: ۹/۵۷؛ فقہ الصادق: ۵/۱۹۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۷؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۷۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۴۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۲۱۰؛ النور الساطع: ۱/۵۵۵؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۱/۲۶۸

[2] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۴۲۰ ح ۱۲۴۸ و ۴۴۳ ح ۱۲۸۶؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۹ ح ۸۶۷؛ المحاسن: ۲/۳۷۲؛ الاستبصار: ۱/۴۴۶ ح ۱۷۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۳۰۲ ح ۹۳۱۰ و ۳۳۸ ح ۹۵۲۰ و ۴۳۲ ح ۹۷۷۷؛ بحار الانوار: ۸۶/۱۹۳ و ۸۷/۳۵۶؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۲۴۴ و ۲۶۵؛ الوافی: ۸/۱۲۹ و ۹/۱۲۹۵

[3] روضۃ المتقین: ۲/۵۸۵ و ۴۲۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۳۲ و ۵۳۹؛ معتصم الشیعہ: ۱/۵۷؛ سند العروۃ: ۳/۴۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۲۰۸؛ جواہر الکلام: ۱۱/۲۶۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۹۳؛ مستند الشیعہ: ۶/۷۱؛ کشف اللثام: ۴/۳۴۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۳۸؛ وسائل العباد: ۲/۳۴۵؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۹/۱۳؛ مصابیح الظلام: ۲/۴۹؛ رسالہ الہائی فقہی: ۱/۴۴۹

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۸ ح ۸۶۷؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۵۱۱ ح ۱۴۸۱؛ الاستبصار: ۱/۴۴۷ ح ۱۷۲۷؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۳۲ ح ۹۷۷۶؛ الوافی: ۹/۱۲۹۵؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۷۷؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/۲۶۶

[5] ملاذ الاخیار: ۵/۵۵۰؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۸۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۹۲؛ منتھی المطلب: ۶/۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۶۷؛ جواہر الکلام: ۱۱/۳۴۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/۲۶۸؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۹۳؛ کشف اللثام: ۴/۳۴۲؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۹؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۴۳؛ وسائل العباد: ۲/۱۴۴

## قول مؤلف:

ممکن ہے کہ مسافر کے لئے نماز عید پڑھنا استحباب پر محمول ہو (واللہ اعلم)

{1243} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً فَإِنَّهُمْ يُجَمِّعُونَ الصَّلَاةَ كَمَا يَصْنَعُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَ قَالَ تَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ قُلْتُ: يَجُوزُ بِغَيْرِ عِمَامَةٍ قَالَ نَعَمْ وَ الْعِمَامَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز عیدین کے بارے میں فرمایا: جب پانچ یا سات آدمی ہوں تو وہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں گے جیسا جمعہ کے دن کرتے ہیں۔

پھر فرمایا: دوسری رکعت میں (دعائے) قنوت پڑھو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا: کیا (یہ نماز) عمامہ کے بغیر جائز ہوگی؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اور عمامہ مجھے زیادہ پسند ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1244} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا شَهِدَ عِنْدَ الْإِمَامِ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَا الْهِلَالَ مُنْذُ ثَلَاثِينَ يَوْماً أَمَرَ الْإِمَامُ بِالْإِفْطَارِ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِذَا كَانَا شَهِدَا قَبْلَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَإِنْ شَهِدَا بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ أَمَرَ الْإِمَامُ بِإِفْطَارِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ إِلَى الْغَدِ فَصَلَّى بِهِمْ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب امام کے دو شاہد گواہی دیں کہ انہوں نے تیس دنوں کا چاند دیکھا ہے تو امام افطار کا حکم دے گا اور اس دن عید پڑھائے گا جبکہ گواہی زوال شمس سے پہلے ہو اور اگر زوال شمس کے بعد ہو تو امام اس دن افطار کا حکم دے گا لیکن نماز اگلے دن تک مؤخر کرکے (اگلے دن) پڑھائے گا۔[3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۲۲ ح ۱۴۸۶؛ الوافی: ۹/۱۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۸۲ ح ۹۹۱۳؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۵؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۸۰

[2] روضۃ المتقین: ۲/۱۷۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۹۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۹۷؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۶/۲۵۹؛ ریاض المسائل: ۳/۳۲۳؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۵؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۸؛ دوازدہ رسالہ فقہی جعفریان: ۳۴۳؛ صلاۃ الجمعہ حائری: ۱۹۹؛ مستند الشیعہ: ۶/۶۲؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ) ۱۱/۱۵۲؛ جواھر الکلام: ۱۱/۳۳۴؛ کتاب الصلاۃ حائری: ۶۶۷؛ وسائل العباد: ۲/۱۳۵؛ کشف اللثام: ۴/۳۴۷؛ مہذب الاحکام: ۹/۵۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۱۱۱؛ رسائل بہائی فقہی: ۱/۳۸۴؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۴۷؛ اللمعہ فی حکم صلاۃ الجمعہ صدر: ۱۱۰

[3] الکافی: ۴/۱۶۹ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۸ ح ۱۳۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۳۲ ح ۹۷۷۹ و ۱۰/۲۷۵ ح ۱۳۴۰۶؛ الوافی: ۹/۱۳۰۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{1245} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فَقَالَ رَكْعَتَانِ لَيْسَ قَبْلَهُمَا وَ لَا بَعْدَهُمَا شَيْءٌ وَلَيْسَ فِيهِمَا أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ يُكَبِّرُ فِيهِمَا اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ وَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثُمَّ يَقْرَأُ وَ الشَّمْسِ وَ ضُحَاهَا ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَ يَرْكَعُ فَيَكُونُ يَرْكَعُ بِالسَّابِعَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَ يَتَشَهَّدُ وَ يُسَلِّمُ قَالَ وَ كَذَلِكَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ إِنَّمَا أَحْدَثَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ عُثْمَانُ وَ إِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ فَلْيَقْعُدْ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ قَلِيلاً وَ يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ يَلْبَسَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ بُرْداً وَ يَعْتَمَّ شَاتِياً كَانَ أَوْ قَائِظاً وَ يَخْرُجُ إِلَى الْبَرِّ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى آفَاقِ السَّمَاءِ وَلَا يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ وَلَا يَسْجُدُ عَلَيْهِ وَ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَخْرُجُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ.

❂ معاویہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امام علیہ السلام) سے عیدین کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو رکعت ہیں ان سے پہلے اوران سے بعد کوئی چیز نہیں ہے اوران میں اذان واقامت بھی نہیں ہے۔ان میں بارہ تکبیریں کہو پس تکبیر کہہ کر نماز کی ابتداء کرو پھر سورہ فاتحہ پڑھو پھر والشمس وضحاھا پڑھو پھر پانچ تکبیریں کہو (جن میں تین قنوت پڑھو) پھر تکبیر کر کے رکوع میں جاؤ تو یہ رکوع ساتویں تکبیر سے ہوگا پھر دو سجدے کرو پھر کھڑے ہوجاؤ اور سورہ فاتحہ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ (یعنی سورہ غاشیہ) پڑھو پھر چار تکبیریں کہو (اور دو قنوت پڑھو) پھر دو سجدے کرو اور تشہد وسلام پڑھو۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اسی طرح قرار دیا ہے اور خطبہ نماز کے بعد ہے اور عثمان نے نماز سے پہلے خطبہ دینے کی بدعت شروع کی اور جب پیش نماز خطبہ دے تو دو خطبوں کے درمیان تھوڑی سی دیر کے لئے بیٹھ جائے اور عیدین کے بعد پیش نماز عباء پہلے اور گرمی ہو یا سردی عمامہ باندھی اور کسی بیابان (صحرا) کی طرف نکل جائے جہاں آفاق سماوی نظر آئے اور چٹائی پر نماز نہ پڑھے اور نہ اس پر سجدہ کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع کی طرف نکل جاتے تھے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ ②

---

① مرآۃ العقول: ۱۶/ ۴۰۹؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۴۶۲؛ مجمع الفوائد: ۱/ ۴۳۰؛ شرح العروۃ: ۱۶/ ۲۲ او ۲۲/ ۸۰؛ حیویات فقہیہ: ۱/ ۸۷؛ مستند العروۃ: ۲/ ۸۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۴/ ۶۳ و ۳/ ۵۳؛ کتاب الحج شاہرودی: ۳/ ۵۸؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۲۴۰ و ۲۴۰؛ ولایۃ الفقیہ حیدری: ۱/ ۲۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/ ۸۸؛ القواعد الاصولیہ: ۱/ ۱۴۳؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۵۱؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۰۳؛ رؤیت ہلال مختاری: ۳/ ۲۱۹۴؛ کشف اللثام: ۴/ ۳۳۶؛ رسالہ بہائی فقہی: ۱/ ۳۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۷/ ۴۹؛ مدارک العروۃ: ۲۱/ ۲۱۷

② الکافی: ۳/ ۴۶۰ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۲۹ ح ۲۷۸؛ الوافی: ۹/ ۱۳۱۳؛ الاستبصار: ۱/ ۴۴۸ ح ۱۷۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۳۰ ح ۹۷۷۲ و ۴۳۴ ح ۹۷۸۲

## تحقیق:

حدیث صحیح علی الظاہر ہے۔ (1)

{1246} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلَامِ الَّذِي يُتَكَلَّمُ بِهِ فِي مَا بَيْنَ التَّكْبِيرَتَيْنِ فِي الْعِيدَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ مِنَ الْكَلَامِ الْحَسَنِ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے اس کلام (یعنی دعائے قنوت) کے بارے میں پوچھا جس کو عیدین میں ہر دو تکبیروں کے درمیان پڑھا جاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بہترین کلام میں سے جو چاہو پڑھو۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (3)

## قول مؤلف:

عیدین کی نماز میں قرأت وکر معین نہیں ہے لہٰذا جو سورتیں حدیث میں ذکر ہوئی ہیں وہ فضیلت پر محمول ہوں گی اور اگر یہ نہ پڑھی جائیں تو سورہ حمد کے بعد کوئی بھی سورہ پڑھی جاسکتی ہے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان دعائے قنوت بھی جو بہتر لگے پڑھی جاسکتی ہے اور احادیث میں مختلف دعاؤں کا ذکر وارد ہوا ہے انہی میں سے ایک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: عیدین کی نماز میں ہر دو تکبیروں کی دعا (قنوت) میں یہ کہو: اللہ ربی ابداً و الاسلام دینی ابداً و محمد النبی ابداً و القرآن کتابی ابداً و الکعبۃ قبلتی ابداً و علی ابداً و الاوصیاء آئمتی ابداً اور آخری امام تک سب کے نام لو۔ ولا احد الا اللہ۔ (4) (واللہ اعلم)

---

(1) موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/ ۳۱۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۲۷؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۵/ ۵۳۱؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۵۶؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۰۱؛ مدارک العروۃ: ۱۸/ ۲۲۳؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۳۹۷؛ مرآۃ العقول: ۱۵/ ۳۳۲

(2) تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۸۸ ح ۸۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۶۷ ح ۹۸۸۰؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۰۲؛ الوافی: ۸/ ۱۳۱۴؛ موسوعہ الشہید الاول: ۸/ ۹۰؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۱۸۴؛ المعتبر: ۲/ ۳۱۳؛ ہدایۃ الامہ: ۳/ ۲۶۹

(3) ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۴۸؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۸؛ شرح العروۃ: ۱۹/ ۳۱۸؛ منتھی المطلب: ۶/ ۲۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۲۸۲؛ غنائم الایام: ۳/ ۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۱؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۶۹ و ۸۳؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۲۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۲/ ۹۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۶۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۲۵۴؛ مدارک العروۃ: ۱۸/ ۲۰۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۱۱؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۴۰۴

(4) تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۸۶ ح ۸۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۶۹ ح ۹۸۸۳؛ الوافی: ۹/ ۱۳۱۸؛ غنائم الایام: ۳/ ۲۳؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۳۶۳؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۱۸۶؛ النجعہ فی شرح اللمعہ: ۳/ ۱۱

{1247} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَعْتَمُّ فِي الْعِيدَيْنِ شَاتِياً كَانَ أَوْ قَائِظاً وَيَلْبَسُ دِرْعَهُ وَكَذَلِكَ يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ وَيَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ كَمَا يَجْهَرُ فِي الْجُمُعَةِ.

❂ ابن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرمی ہوتی یا سردی عیدین میں عمامہ باندھتے تھے اور زرہ بھی پہنتے تھے اور پیش نماز کو اسی طرح کرنا چاہیے اور قرأت میں اسی طرح جہر کرے جس طرح نماز جمعہ میں کرتا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1248} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ بُدَّ مِنَ الْعِمَامَةِ وَالْبُرْدِ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَأَمَّا الْجُمُعَةُ فَإِنَّهَا تُجْزِي بِغَيْرِ عِمَامَةٍ وَبُرْدٍ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں عمامہ اور چادر (عباء) بہت ضروری ہیں البتہ جمعہ بغیر عمامہ اور چادر بھی جائز ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1249} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ صَلاَةَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى خَفَضَ مِنْ صَوْتِهِ يُسْمِعُ مَنْ يَلِيهِ لاَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ وَالْمَوَاعِظُ وَالتَّنَفُّلُ يُكْرَهُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ بَعْدَ الصَّلاَةِ.

❂ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام جب عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز لوگوں کو پڑھاتے تھے تو آواز اپنی آہستہ کرتے صرف ساتھ کھڑے شخص کو سناتے تھے اور قرآں میں جہر نہیں کرتے تھے اور عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن وعظ و نصیحت

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۳۰ ح ۲۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۳۱ ح ۹۸۰۴؛ الوافی: ۹/ ۱۳۲۳

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۱۷۷؛ شرح العروۃ: ۱۹/ ۳۲۳؛ منتہی المطلب: ۶/ ۴۳

[3] تہذیب الاحکام: ۳/ ۲۸۴ ح ۸۴۵؛ الوافی: ۹/ ۱۳۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۳۱ ح ۹۸۰۵

[4] ملاذ الاخیار: ۵/ ۵۴۰؛ منتہی المطلب: ۶/ ۳۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۲۷۰

(کے خطبے) نماز کے بعد ہیں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

ممکن ہے یہ جواز پر محمول ہو اور قرأت بالجہر کی حدیث پہلے گزر چکی ہے اور قرأت بالجہر کا استحباب مشہور ہے اور اگر پیش نماز قرأت جہر سے نہ کرے تو پھر مقتدی قرأت خود کرے گا جیسا کہ قرأت کے ابواب میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

{1250} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ: فِي أَحْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: وَ كَانَ لَهُ عَنَزَةٌ يَتَّكِئُ عَلَيْهَا وَ يُخْرِجُهَا فِي الْعِيدَيْنِ فَيَخْطُبُ بِهَا.

محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ڈنڈا تھا جس پر وہ ٹیک لگاتے تھے اور عیدین کے دن اسے باہر نکالتے اور اس پر ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

عیدین کے خطبے مثل نماز جمعہ کے ہیں اور یہ مواعظ و نصیحت پر مشتمل ہونا چاہیں اور ان کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھا جائے۔[5] (واللہ اعلم)

{1251} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تَخْرُجْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى تَطْعَمَ شَيْئاً وَ لاَ تَأْكُلْ يَوْمَ الْأَضْحَى شَيْئاً إِلاَّ مِنْ هَدْيِكَ وَ أُضْحِيَّتِكَ إِنْ قَوِيتَ عَلَيْهِ وَ إِنْ لَمْ تَقْوَ فَمَعْذُورٌ قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ يَأْكُلُ يَوْمَ الْأَضْحَى شَيْئاً حَتَّى يَأْكُلَ مِنْ أُضْحِيَّتِهِ وَ لاَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَ يُؤَدِّيَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ قَالَ وَ كَذَلِكَ نَحْنُ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۹ ح ۸۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۴۱ ح ۹۸۰۶؛ الوافی: ۹/۱۳۳۸

[2] ملاذ الاخیار: ۵/۵۵۲؛ منتھی المطلب: ۶/۲۳؛ شرح العروۃ: ۱۹/۳۲۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/۳۲۴

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۱۷۷ ح ۵۴۰۳؛ الامالی صدوق: ۷۱ مجلس ۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۴۲ ح ۹۸۱۰؛ الوافی: ۳/۷۷۵؛ بحار الانوار: ۱۶/۹۸

[4] تنقیح مبانی العروۃ (الطہارۃ): ۳/۶۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۲۷۰؛ روضۃ المتقین: ۱۱/۱۱

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۱۷ ح ۱۴۸۳؛ الوافی: ۹/۱۳۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۴۲ ح ۹۸۰۸

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عید الفطر کے دن باہر نہ نکلو یہاں تک کہ کچھ کھالو اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہ کھاؤ مگر اپنے جانور سے (کھاؤ) اور اگر قوت برداشت ہو تو اپنی قربانی کر کے کھاؤ اور اگر قوت نہ ہو تو تم معذور ہو۔

راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہیں کھاتے تھے یہاں تک کہ اپنی قربانی کر کے کھاتے تھے اور عید الفطر کے دن (گھر سے) نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ کچھ کھا نہ لیتے تھے اور فطرہ ادا نہ کر لیتے تھے اور ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1252} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْفِطْرِ وَ الْأَضْحَى إِذَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اجْتَمَعَا فِي زَمَانِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَأْتِيَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَأْتِ وَ مَنْ قَعَدَ فَلاَ يَضُرُّهُ وَ لْيُصَلِّ الظُّهْرَ وَ خَطَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ خُطْبَتَيْنِ جَمَعَ فِيهِمَا خُطْبَةَ الْعِيدِ وَ خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جب عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں سے کوئی جمعہ کے ساتھ اکٹھی ہو جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کے زمانے میں یہ اکٹھی ہوئی تھیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو چاہے کہ جمعہ میں آئے تو وہ آسکتا ہے اور جو گھر بیٹھ جائے تو اس کو نقصان نہیں ہے اور وہ نماز ظہر پڑھے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن دو خطبے جمع کر دیئے تھے ایک خطبہ عید کا دیا اور ایک خطبہ جمعہ کا دیا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

(1253) مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ:

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۰۸ ح ۱۴۶۹؛ الوافی: ۹/ ۱۰۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۴۳ ح ۹۸۱۴ و ۹۸۱۵

[2] روضۃ المتقین: ۲/ ۴۳۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۲۸۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۲؛ منتہی الشیعہ: ۱/ ۱۸۰؛ مدارک العروۃ: ۱۸/ ۲۲۷؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۳۷۷؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۹/ ۳۲۸؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۰۷؛ الحدائق الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/ ۲۰۱؛ ریاض المسائل: ۳/ ۳۹۹

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۵۰۹ ح ۱۴۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۴۷ ح ۹۸۲۶؛ الوافی: ۸/ ۱۱۶۳؛ ھدایۃ الامۃ: ۳/ ۲۷۸؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۱۹۳

[4] روضۃ المتقین: ۲/ ۴۶۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۲/ ۵۲۵؛ شرح العروۃ: ۱۱/ ۳۹؛ روض الجنان فی شرح ارشاد الاذہان: ۲/ ۷۹۷؛ تنقیح فی شرح العروۃ: ۶/ ۵۳؛ شرح العروۃ: ۱۹/ ۳۴۰؛ منتہی المطلب: ۶/ ۴۷؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۱۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۱؛ منتہی الشیعہ: ۱/ ۱۸۵؛ مدارک العروۃ: ۱۸/ ۲۴۷؛ جواہر الکلام: ۱۱/ ۳۹۵؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۴۰۷؛ مختلف الشیعہ: ۲/ ۲۶۱؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۵۸؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۱۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ الوثقیٰ: ۶/ ۵۳؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۸/ ۹۶؛ البحث فی رسالات عشر تدریجی: ۱۴۷

لَا يَنْبَغِي أَنْ تُصَلَّى صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ فِي مَسْجِدٍ مُسَقَّفٍ وَلَا فِي بَيْتٍ إِنَّمَا تُصَلَّى فِي الصَّحْرَاءِ أَوْ فِي مَكَانٍ بَارِزٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز عیدین کسی چھت والی مسجد اور کسی گھر میں نہیں پڑھنی چاہیے بلکہ صحرا میں یا کھلے مکان میں پڑھنی چاہیے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1254} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: السُّنَّةُ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ أَنْ يَبْرُزُوا مِنْ أَمْصَارِهِمْ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَّا أَهْلَ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: شہر والوں کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ عیدین کے دن اپنے شہروں سے باہر (کھلی جگہ) جائیں سوائے اہل مکہ کے کہ وہ مسجد الحرام میں پڑھیں۔ (3)

## تحقیق:

حدیث موثق (کالصحیح) ہے۔ (4)

{1255} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى أَبَى أَنْ يُؤْتَى بِطِنْفِسَةٍ يُصَلِّي عَلَيْهَا وَيَقُولُ هَذَا يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَخْرُجُ فِيهِ حَتَّى يَبْرُزَ لِآفَاقِ السَّمَاءِ ثُمَّ يَضَعُ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ.

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کیا ہے کہ جب آپ علیہ السلام (یعنی امام محمد باقر) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن باہر تشریف لے جاتے تو چٹائی لانے کو منع فرما دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وہ دن ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے جاتے تھے یہاں تک کہ اوپر کھلا آسمان ہوتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر رکھتے تھے۔ (5)

---

(1) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۸ ح ۱۴۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۴۹ ح ۹۸۳۱؛ الوافی: ۹/۱۲۹۸؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۷۱

(2) روضۃ المتقین: ۲/۴۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۵۳؛ شرح العروۃ: ۱۹/۳۳۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۰۸؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۹۷؛ معتصم الشیعہ: ۲/۲۴۷؛ ریاض المسائل: ۳/۳۹۴؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۰۱؛ وسائل العباد: ۲/۱۵۵؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۴۴۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۲

(3) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۸ ح ۱۴۶۶؛ الکافی: ۳/۴۶۱ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۳۸ ح ۳۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۴۹ ح ۹۸۳۲؛ مستدرک الوسائل: ۶/۱۳۵ ح ۶۶۳۲؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۷۹؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۷۲؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۲۶؛ موسوعۃ الشہید الاول: ۸/۴۷

(4) لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۵۲؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۴۷؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۱۹/۳۲۶؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۱۹/۳۲۶

(5) من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۸ ح ۱۴۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۴۹ ح ۹۸۳۰؛ الوافی: ۹/۱۲۹۸؛ سنن الرسول الاعظمؐ: ۱/۱۹۶؛ ھدایۃ الامہ: ۳/۲۷۳؛ حکم النبی الاعظمؐ: ۶/۲۰۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1256} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ النَّاسُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَ لاَ تُخَلِّفُ رَجُلاً يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ فَقَالَ لاَ أُخَالِفُ السُّنَّةَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں نے امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ علیہ السلام کسی شخص کو نائب کیوں نہیں بناتے جو لوگوں کو عیدین کی نماز پڑھائے گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں سنت کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1257} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ الشُّخُوصَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَانْفَجَرَ الصُّبْحُ وَ أَنْتَ بِالْبَلَدِ فَلاَ تَخْرُجْ حَتَّى تَشْهَدَ ذَلِكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر عید والے دن سفر کرنے کا ارادہ ہو اور صبح فجر ہو جائے اور تم ابھی شہر میں ہو تو سفر کے لئے نہ نکلو یہاں تک کہ اس عید میں حاضر ہو (پھر سفر پر نکلو)۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] روضۃ المتقین: ۲/۴۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۵۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۱۱؛ معتصم الشیعہ: ۲/۴۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۲

[2] تہذیب الاحکام: ۳/۱۳۷ ح ۳۰۲؛ الاصول الستۃ عشر: ۳۲؛ المحاسن: ۱/۲۲۲؛ الوافی: ۹/ ۱۲۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۵۱ ح ۹۸۳۸؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۶ و ۳۷۳؛ مستدرک الوسائل: ۶/۱۳۴ ح ۶۶۳۱؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۷۶

[3] منتھی المطلب: ۶/۴۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۶؛ کشف اللثام: ۴/۳۵۳؛ الولایۃ الالٰہیہ مومن: ۱/۴۰۱؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۴۶؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۵؛ فقہ الصادق: ۵/۱۹۲؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۶؛ النور الساطع: ۱/۵۵۴؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۳/۲۳۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۹؛ ریاض المسائل: ۳/۷۷؛ مہذب الاحکام: ۹/۵۳

[4] تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۶ ح ۸۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۷۱ ح ۹۸۸۶؛ الوافی: ۹/۱۲۹۶؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۱۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/۵۱۰ ح ۱۴۷۶؛ موسوعہ شہید الاول: ۸/۷۴؛ المعتبر: ۲/۳۲۵

[5] ملاذ الاخیار: ۵/۵۴۳؛ روضۃ المتقین: ۲/۴۷۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۸۲؛ فقہ الصادق: ۷/۳۱۶؛ مصابیح الظلام: ۲/۴۱۹ و ۴۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۸۴؛ منتھی المطلب: ۶/۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۴۳؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۳۵؛ التوضیح النافع: ۷۳؛ جواہر الکلام: ۱/۳۹۹؛ شرح الرسالۃ الصلاتیہ: ۲۷۷؛ کشف اللثام: ۴/۳۷۴؛ علی شاطئ الجمعۃ: ۶۷؛ مجمع الفائدۃ: ۲/۴۰۶

{1258} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ هَلْ يَؤُمُّ اَلرَّجُلُ بِأَهْلِهِ فِي صَلاَةِ اَلْعِيدَيْنِ فِي اَلسَّطْحِ أَوْ فِي بَيْتٍ قَالَ لاَ يَؤُمُّ بِهِنَّ وَ لاَ يَخْرُجْنَ وَ لَيْسَ عَلَى اَلنِّسَاءِ خُرُوجٌ وَ قَالَ أَقِلُّوا لَهُنَّ مِنَ اَلْهَيْئَةِ حَتَّى لاَ يَسْأَلْنَ اَلْخُرُوجَ.

❂ عمار بن موسیٰ ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص اپنی اہلیہ کو گھر کی چھت یا مکان میں عیدین کی نماز پڑھا سکتا ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو امامت نہ کرواؤ اور نہ وہ باہر جائیں کیونکہ عورتوں پر باہر جانا نہیں ہے۔

پھر فرمایا: ان کو بننے سنورنے کی مہلت اتنی قلیل دو کہ باہر نکلنے کا سوال ہی نہ کریں۔ ①

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ②

{1259} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: إِنَّمَا رَخَّصَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِلنِّسَاءِ اَلْعَوَاتِقِ فِي اَلْخُرُوجِ فِي اَلْعِيدَيْنِ لِلتَّعَرُّضِ لِلرِّزْقِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوڑھی عورتوں کے لئے عیدین میں نکلنے کی اجازت اس لئے دی ہے تا کہ وہ اس بہانے روزی کما سکیں۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{1260} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : لَيْسَ فِي يَوْمِ اَلْفِطْرِ وَ اَلْأَضْحَى أَذَانٌ وَ لاَ إِقَامَةٌ أَذَانُهُمَا طُلُوعُ اَلشَّمْسِ إِذَا

---

① تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۹ ح ۸۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۷۱ ح ۹۸۸۸؛ الوافی: ۹/۱۲۹۵

② مدارک العروۃ: ۱۸/۲۳۱؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۷۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۲۲۳؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۹۱؛ کتاب الصلاۃ نائینی: ۲/۳۶۲؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۵؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۳۱۲؛ جواہر الکلام: ۱۱/۳۴۹؛ مہذب الاحکام: ۹/۵۶؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۵۳؛ منتہی المطلب: ۶/۳۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۹

③ تہذیب الاحکام: ۳/۲۸۷ ح ۸۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۷۱ ح ۹۸۸۷؛ الوافی: ۹/۱۲۹۵؛ مستدرک الوسائل: ۶/۱۳۵ ح ۶۶۵۶؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۳ و ۳۸۷؛ دعائم الاسلام: ۱/۱۸۶؛ موسوعہ شہید اول: ۸/۲۰۷؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۶۱

④ ملاذ الاخیار: ۵/۵۴۳۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۵؛ غنائم الایام: ۲/۶۴؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۷؛ مصابیح الظلام: ۲/۳۴۹؛ مجموعہ فتاوی ابن جنید: ۱/۶۹؛ منتہی المطلب: ۶/۳۲؛ جواہر الکلام: ۱۱/۳۴۶؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۷۳؛ مستند الشیعہ: ۶/۱۷؛ کشف اللثام: ۴/۳۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۱۹؛ مدارک العروۃ: ۱۸/۲۲۳

طَلَعَتْ خَرَجُوا وَلَيْسَ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا صَلَاةٌ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ مَعَ إِمَامٍ فِي جَمَاعَةٍ فَلَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: عید فطر اور عید قربان کے دن (نماز عیدین کے لئے) اذان واقامت نہیں ہے۔ ان کی اذان سورج کا طلوع ہونا ہے پس جب طلوع ہو جائے تو نکل پڑو اور ان سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں ہے اور جو ان کو امام کے ساتھ جماعت میں نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہے اور اس پر قضا بھی نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [2] یا پھر حسن کالصحیح یا حسن ہے [3]

{1261} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ هَلْ فِيهِمَا أَذَانٌ وَإِقَامَةٌ قَالَ لَيْسَ فِيهِمَا أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ وَلَكِنْ يُنَادَى الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَيْسَ فِيهِمَا مِنْبَرٌ الْمِنْبَرُ لَا يُحَوَّلُ مِنْ مَوْضِعِهِ وَلَكِنْ يُصْنَعُ لِلْإِمَامِ شَيْءٌ شِبْهُ الْمِنْبَرِ مِنْ طِينٍ فَيَقُومُ عَلَيْهِ فَيَخْطُبُ النَّاسَ ثُمَّ يَنْزِلُ.

✪ اسماعیل بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا عیدین کی نماز میں اذان واقامت ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان میں نہ اذان ہے اور نہ اقامت ہے البتہ ان میں تین بار الصلوٰۃ الصلوٰۃ کی ندا دی جائے گی اور میں منبر بھی نہیں ہے (کیونکہ یہ صحرا میں پڑھی جاتی ہے جبکہ منبر شہر میں ہوتا ہے اور) منبر اپنی جگہ سے منتقل نہیں کیا جاتا ہے لیکن پیش نماز کے لئے مٹی سے منبر کی شبیہ بنائی جائے گی جس پر وہ کھڑا ہو کر لوگوں کو خطبہ دے گا پھر اتر آئے گا۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۳/۱۲۹ ح ۲۷۶؛ الکافی: ۳/۴۵۹ ح ۳؛ ثواب الاعمال: ۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۲۹ ح ۹۷۶۲؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۵ و ۸۷/۳۶۵؛ الوافی: ۹/۱۲۸۵

[2] الحاشیۃ علی مدارک الاحکام: ۳/۲۵۷؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۲/۱۲۹؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۵؛ مدارک العروۃ: ۸/۲۳۵؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۹۷؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۲۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۱۱۶؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۴۰۹؛ مستمسک العروۃ: ۶/۱۲۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/۱۷۲؛ کشف اللثام: ۴/۳۳۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۶/۱۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۲۰۹؛ وسائل العباد: ۲/۱۴۸؛ تنقیح مبانی العروۃ (الصلاۃ): ۲/۳۴۳؛ ریاض المسائل: ۳/۸۵؛ مفتاح الکرامہ: ۳/۸۸؛ مہذب الاحکام: ۶/۱۴

[3] ملاذ الاخیار: ۵/۲۷۳؛ مرآۃ العقول: ۱۵/۴۳۱؛ مصابیح الظلام: ۲/۴۲۳؛ مختلف الشیعہ: ۲/۲۷۰؛ مدارک الاحکام: ۴/۹۹

[4] من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۵۰۸ ح ۱۴۶۹؛ تہذیب الاحکام: ۳/۲۹۰ ح ۸۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۲۸ ح ۹۷۶۲ و ۹۷۶۴؛ الوافی: ۹/۱۲۸۷ ح ۹۹۰۱

[5] روضۃ المتقین: ۲/۵۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۴۲؛ ملاذ الاخیار: ۵/۵۵۳؛ مدارک الاحکام: ۴/۱۲۲؛ مصابیح الظلام: ۲/۹۸؛ مہذب الاحکام: ۹/۶۸؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۱۹؛ وسائل العباد: ۲/۱۵۸

{1262} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدُ ٱلْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ ٱلنَّيْسَابُورِيُّ ٱلْعَطَّارُ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ إِثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلاَثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ ٱلنَّيْسَابُورِيُّ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ٱلرِّضَا عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي كِتَابِهِ إِلَى ٱلْمَأْمُونِ قَالَ: ٱلتَّكْبِيرُ فِي ٱلْعِيدَيْنِ وَاجِبٌ فِي ٱلْفِطْرِ فِي دُبُرِ خَمْسِ صَلَوَاتٍ وَ يُبْدَأُ بِهِ فِي دُبُرِ صَلاَةِ ٱلْمَغْرِبِ لَيْلَةَ ٱلْفِطْرِ وَ فِي ٱلْأَضْحَى فِي دُبُرِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ يُبْدَأُ بِهِ مِنْ صَلاَةِ ٱلظُّهْرِ يَوْمَ ٱلنَّحْرِ وَ بِمِنًى فِي دُبُرِ خَمْسَ عَشْرَةَ صَلاَةً.

فضل بن شاذان سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مامون کو خط لکھا (جس میں فرمایا) کہ عیدین میں تکبیریں کہنا واجب ہے۔ عید الفطر میں پانچ نمازوں کے بعد ہیں اور اس کی ابتداء عید الفطر کی شب نماز مغرب کے بعد سے کی جائے گی اور عید قربان میں دس نمازوں کے بعد ہیں اور اس کی ابتداء قربانی کے دن نماز ظہر (کے بعد) سے کی جائے گی اور منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد ہیں۔ [1]

## تحقیق:

یہ حدیث صحیح ہے [2] یا یہ کہ اگر اسے اصطلاح میں صحیح نہ بھی کہا جائے تب بھی صحیح سے کم نہیں ہے [3] یا یہ کہ یہ حدیث معتبر ہے [4]

## قول مؤلف:

حدیث شرائع الدین میں بھی اسی کے مثل حکم وارد ہوا ہے۔ [5] نیز ممکن ہے کہ ان کے واجب ہونے کا حکم مستحب مؤکد پر محمول ہوگا کیونکہ احادیث میں ان کو سنت قرار دیا گیا ہے جو بعد میں آئیں گی انشاء اللہ (واللہ اعلم)

{1263} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدٍ ٱلنَّقَّاشِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ لِي: أَمَا إِنَّ فِي ٱلْفِطْرِ تَكْبِيراً وَ لَكِنَّهُ مَسْتُورٌ قَالَ قُلْتُ وَ أَيْنَ هُوَ قَالَ فِي لَيْلَةِ ٱلْفِطْرِ فِي ٱلْمَغْرِبِ وَ ٱلْعِشَاءِ ٱلْآخِرَةِ وَ فِي صَلاَةِ ٱلْفَجْرِ وَ فِي صَلاَةِ ٱلْعِيدِ ثُمَّ يُقْطَعُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ تَقُولُ ٱللَّهُ أَكْبَرُ ٱللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ ٱللَّهُ وَ ٱللَّهُ أَكْبَرُ ٱللَّهُ أَكْبَرُ وَ لِلَّهِ ٱلْحَمْدُ ٱللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَ هُوَ قَوْلُ

---

[1] عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۱۲۱؛ بحار الانوار: ۱۰/۵۲ و ۸۸/۱۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۵۶ ح ۹۸۵۰ و ۴۶۰ ح ۹۸۵۸؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۵۰۱؛ حدایۃ الامۃ: ۳/۲۷۵؛ النجعۃ فی شرح اللمعۃ: ۳/۲۲

[2] سداد العباد: ۱/۱۵۴؛ الانوار اللوامع: ۱۰/۲۹۷ و ۱۴/۲۰۳؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصلاۃ): ۳/۴۴۶

[3] شرح مکاسب: ۲/۳۶۱

[4] جواہر الکلام: ۱۰/۲۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۶/۱۱۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۵/۵۴۶؛ الآراء الفقہیۃ: ۱/۱۱۰ و ۳۸۲ و ۳/۴۰ و ۴۰۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۲/۱۳؛ بحار الانوار: ۸۵/۲۷

[5] الخصال ۲/۶۰۳؛ بحار الانوار: ۱۰/۲۲۲؛ عوالم العلوم: ۲۰/۵۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۵۷ ح ۹۸۵۱

اَللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ يَعْنِي الصِّيَامَ: وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ.

۞ سعید النقاش سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جان لو کہ عید الفطر میں تکبیر ہے لیکن وہ مسنون نہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: کب ہیں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: عید الفطر کی رات میں مغرب اور عشاء کے بعد اور نماز فجر اور نماز عید کے بعد ہیں پھر قطع ہو جائیں گی۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: میں کس طرح کہوں گا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہو: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر علیٰ مَا ھدانا۔

اور اسی بارے خدا کا قول ہے کہ: ''اور تا کہ تعداد کو پورا کرو (البقرہ: ۱۸۵)'' یعنی روزوں کو پورا کرو ''اور تا کہ تم اللہ کی کبریائی بیان کرو جو اس نے تمہیں ہدایت دی (البقرۃ: ایضاً)'' [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1264} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ قَالَ اَلتَّكْبِيرُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ صَلاَةِ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الثَّالِثِ وَ فِي الْأَمْصَارِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ فَإِذَا نَفَرَ بَعْدَ الْأُولَى أَمْسَكَ أَهْلُ الْأَمْصَارِ وَ مَنْ أَقَامَ بِمِنًى فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ فَلْيُكَبِّرْ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''گنے چنے دنوں میں اللہ کو یاد کرو۔ (البقرۃ: ۲۰۳) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ایام تشریق (۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) عید قربان کے دن نماز ظہر سے لے کر تیرھویں تاریخ کی نماز صبح تک اور عام شہروں میں دس دن تک تکبیر کہنا ہے پس جب لوگ پہلی نفر میں (بروز عید مکہ) چلے جائیں تو عام شہروں والے تو یہ سلسلہ قطع کر دیں گے مگر جو منیٰ میں رہ جائیں اور وہاں ظہر و عصر پڑھیں تو وہ تکبیر کہیں۔ [3]

---

[1] الکافی: ۴/۱۶۶ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۶۷ ح ۲۰۳۴ و ۲۰۳۵؛ تہذیب الاحکام: ۳/۱۳۸ ح ۳۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۵۵ ح ۹۸۴۷؛ تفسیر البرہان: ۱/۳۹۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۲۴۸؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۲۲؛ الوافی: ۹/۱۳۳۱

[2] روضۃ المتقین: ۳/۴۶۰

[3] تہذیب الاحکام: ۳/۱۳۹ ح ۳۱۲؛ الکافی: ۴/۵۱۶ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۵۷ ح ۹۸۵۲؛ تفسیر البرہان: ۱/۴۳۶ و ۳/۸۸۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۲۰۰؛ کنز الدقائق: ۲/۲۹۹؛ الوافی: ۱۳/۱۲۵۹؛ الاستبصار: ۲/۲۹۹ ح ۱۰۶۸؛ ذکری الشیعہ: ۴/۱۷۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا پھر حسن کالصحیح ہے [2] یا پھر حسن ہے [3]۔

{1265} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ التَّكْبِيرُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ التَّكْبِيرُ بِمِنًى فِي دُبُرِ خَمْسَ عَشْرَةَ صَلَاةً وَفِي سَائِرِ الْأَمْصَارِ فِي دُبُرِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ

أَوَّلُ التَّكْبِيرِ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ تَقُولُ فِيهِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَ إِنَّمَا جُعِلَ فِي سَائِرِ الْأَمْصَارِ فِي دُبُرِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ التَّكْبِيرُ أَنَّهُ إِذَا نَفَرَ النَّاسُ فِي النَّفْرِ الْأَوَّلِ أَمْسَكَ أَهْلُ الْأَمْصَارِ عَنِ التَّكْبِيرِ وَ كَبَّرَ أَهْلُ مِنًى مَا دَامُوا بِمِنًى إِلَى النَّفْرِ الْأَخِيرِ.

- زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایام تشریق میں کتنی نمازوں کے بعد تکبیر کہنی چاہیے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: بمقام منیٰ پندرہ نمازوں کے بعد اور دوسرے عام شہروں میں دس نمازوں کے بعد اور دس تکبیر کہنے کی ابتداء عید قربان کے دن نماز ظہر سے کی جائے گی اور تکبیر میں یہ کہو: الله اکبر الله اکبر لا الہ الاّ الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد الله اکبر علی ما ھدانا الله اکبر علی مارزقنا من بہیمة الانعام۔

اور عام شہروں میں صرف دس نمازوں کے بعد یہ تکبیر اس لئے مقرر کی گئی ہے کیونکہ جب لوگ پہلی پہلی نفر (دس ذی الحجہ) میں مکہ چلے جائیں گے تو وہ تکبیر کا سلسلہ قطع کردیں گے اور منیٰ والے جب تک منیٰ میں آخری نفر (۱۳ ذی الحجہ) تک کہتے رہیں گے۔ [4]

---

[1] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۲۰/ ۳۴۳؛ مستند الشیعہ: ۱۳/ ۱۷؛ آیات الاحکام نجفی: ۱/ ۳۸۳؛ الحدائق الناضرة: ۱۷/ ۳۱۹؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/ ۳۸۷؛ مدارج الحروة: ۲۳۱/۱۸؛ جواھر الکلام: ۲۰/ ۳۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۷؛ ۳۱۲؛ آلاء الرحمن بلاغی: ۱/ ۱۸۲؛ مہذب الاحکام: ۱۳/ ۳۸۵

[2] ملاذ الاخیار: ۵/ ۱۹۳

[3] مراۃ العقول: ۱۸/ ۲۰۸؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۲۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۲۹۲؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۱۹۳؛ منتھی المطلب: ۲/ ۷۶۴؛ مصابیح الظلام: ۲/ ۴۰۵؛ مسالک الافہام: ۲/ ۲۱۸

[4] تہذیب الاحکام: ۳/ ۱۳۹ ح ۳۱۳ و ۵/ ۲۶۹ ح ۹۲۱؛ الکافی: ۴/ ۵۱۶ ح ۲؛ الوافی: ۹/ ۱۳۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۵۸ ح ۹۸۵۳؛ الاستبصار: ۲/ ۲۹۹ ح ۱۰۶۹ (مختصراً)؛ بحار الانوار: ۹۶/ ۳۰۷؛ الخصال: ۲/ ۵۰۲؛ علل الشرائع: ۲/ ۴۴۷

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے[1] یا پھر حسن ہے[2]

{1266} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لاَ قَالَ يُسْتَحَبُّ وَإِنْ نَسِيَ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ النِّسَاءِ هَلْ عَلَيْهِنَّ التَّكْبِيرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ قَالَ نَعَمْ وَلاَ يَجْهَرْنَ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایام تشریق میں تکبیر کہنا واجب ہے یا نہیں ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ مستحب ہے اور اگر بھول جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عورتوں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان پر بھی ایام تشریق میں تکبیر ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں لیکن وہ آواز کو بلند نہیں کریں گی۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1267} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: اَلتَّكْبِيرُ وَاجِبٌ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ فَرِيضَةٍ أَوْ نَافِلَةٍ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایام تشریق میں ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے بعد تکبیر واجب ہے۔[5]

---

[1] موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/ ۳۳۲؛ مدارک العروۃ: ۱۸/ ۲۳۲؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۲۹۰

[2] مرآۃ العقول: ۱۸/ ۲۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۸/ ۱۳۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۶۹۲ و ۶۹۲؛ مجمع الفائدۃ: ۲/ ۴۱۰؛ منتھی المطلب: ۶/ ۶۵؛ مفتاح الکرامہ: ۸/ ۶۳۹؛ ذکری الشیعہ: ۴/ ۱۸۱

[3] تہذیب الاحکام: ۵/ ۴۸۸ ح ۱۷۴۵؛ الوافی: ۹/ ۱۳۴۴؛ بحار الانوار: ۸۸/ ۱۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۶۱ ح ۹۸۶۱ و ۴۶۳ ح ۹۸۶۳؛ قرب الاسناد: ۲۲۱ و ۲۲۳

[4] ملاذ الاخیار: ۸/ ۵۷۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۳۲۲ و ۶۹۲؛ کتاب الحج قمی: ۳/ ۳۳۲؛ شرح العروۃ: ۹/ ۳۳۱؛ مسالک الافہام: ۲/ ۲۲۰؛ مدارک الاحکام: ۸/ ۲۲۳؛ زبدۃ البیان فی احکام القرآن: ۱/ ۲۷۹؛ جواہر الکلام: ۲۰/ ۳۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۹/ ۳۳۱؛ مہذب الاحکام: ۱۴/ ۸۵؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۳۱/ ۸۶؛ مستند الشیعہ: ۶/ ۲۰۸؛ آیات الاحکام نجفی: ۱/ ۴۹۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/ ۲۸۹؛ آلاء الرحمن بلاغی: ۱/ ۱۸۲؛ الموسوعہ الفقہیہ: ۶/ ۲۲۳؛ دلیل الناسک حکیم: ۴۵۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۳۱۷؛ فقہ الصادقؑ: ۵/ ۲۰۳؛ وسائل العباد: ۲/ ۱۵۷

[5] تہذیب الاحکام: ۵/ ۴۸۸ ح ۱۷۴۴ و ۵/ ۲۷۰ ح ۹۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۷/ ۴۶۶ ح ۹۸۷۷؛ الاستبصار: ۲/ ۲۹۹ ح ۱۰۷۰؛ الوافی: ۹/ ۱۳۴۳

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

{1268} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ شَوَّالٍ نَادَى مُنَادٍ يَا أَيُّهَا اَلْمُؤْمِنُونَ اُغْدُوا إِلَى جَوَائِزِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جَوَائِزُ اَللَّهِ لَيْسَتْ كَجَوَائِزِ هَؤُلاَءِ اَلْمُلُوكِ ثُمَّ قَالَ هُوَ يَوْمُ اَلْجَوَائِزِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب یکم شوال (عید الفطر) کا دن ہوتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے مومنو! صبح سویرے اپنے اپنے انعامات وصول کرنے کے لئے گھروں سے نکلو۔

پھر فرمایا: اے جابر! اللہ کے انعامات دنیوی بادشاہوں کے انعامات جیسے نہیں ہیں۔

پھر فرمایا: وہ انعامات کا دن ہے۔ ②

## تحقیق:

حدیث کالصحیح ہے۔ ③

# ﴿نماز کے لیے اجیر بنانا﴾

## قول مؤلف:

اجرت کے کر نمازیں پڑھانے کی براہ راست حدیث ہمیں نہیں مل سکی ہے البتہ مومن کے لئے نمازیں پڑھنا اور صدقہ وخیرات کرنا اور اس کی طرف سے حج ادا کرنے کی احادیث موجود ہیں جن کا ذکر اپنے اپنے مقام پر کیا گیا ہے اور اجارہ کے احکام بھی اپنے مقام پر ذکر ہوں گے انشاء اللہ (واللہ اعلم)

# ﴿روزے کے احکام﴾

{1269} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ عِلَّةِ اَلصِّيَامِ فَقَالَ إِنَّمَا فَرَضَ اَللَّهُ اَلصِّيَامَ لِيَسْتَوِيَ بِهِ اَلْغَنِيُّ وَ اَلْفَقِيرُ وَ ذَلِكَ أَنَّ اَلْغَنِيَّ لَمْ يَكُنْ لِيَجِدَ مَسَّ اَلْجُوعِ

---

① ملاذ الاخیار: ۸/۵۷۱و۸/۱۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۲؛ مستند الشیعہ: ۶/۲۱۰؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۰/۲۸۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۹/۳۳۱؛ المناظر الناضرۃ (الصلاۃ): ۱۲/۴۲؛ مہذب الاحکام: ۹/۶۷؛ جواہر الکلام: ۱۱/۳۸۲؛ المعلقات علی العروۃ الوثقی: ۳/۲۱۹

② من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۵۱۱ ح ۱۴۸۷؛ الکافی: ۴/۱۶۸ ح ۳؛ الوافی: ۱۱/۷۳۹و۱۳۱۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۵ ح ۲۰۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۷/۴۸۰ ح ۹۹۴۰؛ اقبال الاعمال: ۱/۲۸۲؛ تفسیر جابر جعفی: ۵/۱۰۵؛ حکم النبی الاعظم: ۶/۱۹۸

③ لوامع صاحبقرانی: ۵/۲۵۹و۶/۲۵۵

فَيَرْحَمَ الْفَقِيرَ لِأَنَّ الْغَنِيَّ كُلَّمَا أَرَادَ شَيْئاً قَدَرَ عَلَيْهِ فَأَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ خَلْقِهِ وَ أَنْ يُذِيقَ الْغَنِيَّ مَسَّ الْجُوعِ وَ الْأَلَمِ لِيَرِقَّ عَلَى الضَّعِيفِ وَ يَرْحَمَ الْجَائِعَ.

۞ ہشام بن حکم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روزہ کی علت کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے روزہ اس لیے فرض کیا ہے تاکہ مالدار اور غریب ونادار کو برابر کرے کیونکہ (اگر روزہ نہ ہوتا تو) مالدار کو غریب کی بھوک و پیاس کا کس طرح احساس ہوتا اس لئے کہ وہ تو جو چیز چاہتا ہے حاصل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنی مخلوق کے درمیان برابری کرے اور سرمایہ دار کو بھوک کا رنج والم دکھائے تاکہ اس کے دل میں کمزور کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو اور وہ بھوکے پر ترس کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1270} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ فِي حَدِيثٍ: إِذَا جِئْتَ بِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ تُسْأَلْ عَنْ صَوْمٍ.

۞ معمر بن یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تو (روز قیامت) ماہ رمضان المبارک کے روزے لے کر آئے گا تو تجھ سے اور کسی روزے کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1271} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ شُهُودٌ أَنَّهُ أَفْطَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ قَالَ يُسْأَلُ هَلْ عَلَيْكَ فِي إِفْطَارِكَ إِثْمٌ فَإِنْ قَالَ لاَ فَإِنَّ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَقْتُلَهُ وَ إِنْ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَنْهَكَهُ ضَرْباً.

۞ برید عجلی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کے متعلق گواہوں نے گواہی دی ہے کہ اس نے ماہ رمضان المبارک میں مسلسل تین دن تک روزہ نہیں رکھا تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۷۳ ح ۱۷۶۶؛ فضائل الاشہر الثلاثۃ: ۱۰۲؛ علل الشرائع: ۲/۳۷۸؛ فقہ القرآن: ۱/۲۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷ ح ۱۲۶۹۷؛ الوافی: ۱۱/۳۳؛ اقبال الاعمال: ۱/۴

[2] روضۃ المتقین: ۳/۲۲۲؛ غنائم الایام: ۵/۷۲؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۱؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۴۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۲۷؛

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۷۳ ح ۱۷۶۶؛ فضائل الاشہر الثلاثۃ: ۱۰۲؛ علل الشرائع: ۲/۳۷۸؛ فقہ القرآن: ۱/۲۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷ ح ۱۲۶۹۷؛ الوافی: ۱۱/۳۳؛ اقبال الاعمال: ۱/۴

[4] لوامع صاحبقرانی: ۳/۲۷۲؛ الدرر النجفیہ: ۳/۲۷

آپؑ نے فرمایا: اس شخص سے پوچھا جائے کہ کیا وہ ماہ رمضان المبارک میں اپنے افطار کرنے (یعنی روزہ نہ رکھنے) پر اپنے آپ کو گناہگار مانتا ہے یا نہیں پس اگر وہ کہے کہ نہیں تو امامؑ پر (واجب) ہے کہ اسے قتل کر دے اور اگر وہ کہے کہ ہاں تو پھر امام پر (واجب) ہے کہ اسے (تعزیراً) مار مار کر کمزور کر دے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1272} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَيَصُومُ شَهْراً ثُمَّ يَمْرَضُ هَلْ يَعْتَدُّ بِهِ قَالَ نَعَمْ أَمْرُ اللَّهِ حَبَسَهُ قُلْتُ امْرَأَةٌ نَذَرَتْ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ تَصُومُ وَتَسْتَأْنِفُ أَيَّامَهَا الَّتِي قَعَدَتْ حَتَّى تُتِمَّ الشَّهْرَيْنِ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ هِيَ يَئِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ هَلْ تَقْضِيهِ قَالَ لاَ يُجْزِئُهَا الْأَوَّلُ.

۞ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے ذمے مسلسل دو ماہ کے روزے تھے پس جب ایک ماہ کے روزے رکھ چکا تو بیمار ہو گیا تو کیا ان (رکھے ہوئے) روزوں کو شمار کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں (رکھے ہوئے روزوں پر بنا رکھے کیونکہ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے اس لئے) خدا نے اسے روکا ہے۔

میں نے عرض کیا: ایک عورت نے مسلسل دو ماہ روزے رکھنے کی منت مانی (مگر تسلسل برقرار رکھنا ممکن نہ تھا تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: وہ روزے رکھے اور جن دنوں (حیض کی وجہ سے) بیٹھ جائے تو ان کی قضا بجالائے یہاں تک کہ اسی طرح دو ماہ پورے ہو جائیں۔

میں نے عرض کیا: جب عورت یائسہ ہو جائے تو کیا (سابقہ) روزوں کی قضا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ اسے سابقہ روزے کافی ہیں۔ ③

---

① الکافی: ۴/ ۱۰۳ ح ۵ و ۷/ ۴۵۹ ح ۲۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۱۷ ح ۱۸۹۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۱۵ ح ۶۲۳ و ۱۰/ ۱۴۱ ح ۵۵۸؛ الوافی: ۱۱/ ۲۷۷ و ۱۵/ ۵۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۴۸ ح ۱۳۳۳۴؛ المقنعہ: ۳۴۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۲۳۶

② مرآۃ العقول: ۱۶/ ۲۷۴؛ ریاض المسائل: ۵/ ۸۹؛ منتھی المطلب: ۹/ ۳۷۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۲۴۷؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۱/ ۹۶؛ الصوم فی الشریعہ: ۱۱؛ شرح العروۃ: ۲۱/ ۶؛ المعتمد: ۱۰/ ۳۱؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۱۷؛ غنائم الایام: ۵/ ۱۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۷۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۱۲؛ فقہ الحدود: ۴/ ۵۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۳۰۷

③ تہذیب الاحکام: ۸/ ۳۱۵ ح ۲۱۷؛ الکافی: ۴/ ۱۳۷ ح ۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۷۱ ح ۱۳۶۲۰ و ۲۲/ ۳۹۵ ح ۲۸۸۷۸؛ النوادر للاشعری: ۸۴؛ الوافی: ۱۱/ ۵۱۶؛ بحار الانوار: ۹۳/ ۳۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۲۴۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1273} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: صِيَامُ كَفَّارَةِ اَلْيَمِينِ فِي اَلظِّهَارِ شَهْرَانِ مُتَتَابِعَانِ وَ اَلتَّتَابُعُ أَنْ يَصُومَ شَهْراً وَ يَصُومَ مِنَ اَلْآخَرِ أَيَّاماً أَوْ شَيْئاً مِنْهُ فَإِنْ عَرَضَ لَهُ شَيْءٌ يُفْطِرُ مِنْهُ أَفْطَرَ ثُمَّ قَضَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ وَ إِنْ صَامَ شَهْراً ثُمَّ عَرَضَ لَهُ شَيْءٌ فَأَفْطَرَ قَبْلَ أَنْ يَصُومَ مِنَ اَلْآخَرِ شَيْئاً فَلَمْ يُتَابِعْ فَلْيُعِدِ اَلصَّوْمَ كُلَّهُ وَ قَالَ صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي كَفَّارَةِ اَلْيَمِينِ مُتَتَابِعَاتٌ وَ لاَ يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ظہار کی قسم کا کفارہ مسلسل دو ماہ روزے رکھنا ہے اور تسلسل یہ ہے کہ ایک ماہ مکمل اور دوسرے ماہ کا ایک دن یا چند دن مسلسل رکھے پس اگر اس کے بعد اسے کوئی عارضہ لاحق ہوجائے تو اس کی وجہ سے قطع کرسکتا ہے پھر (عذر کی برطرفی کے بعد) جو اس پر باقی ہیں ان کی قضا کرسکتا ہے اور اگر صرف ایک ماہ کے روزے رکھے ہوں اور دوسرے ماہ کا کوئی بھی روزہ رکھنے سے پہلے اسے عارضہ لاحق ہوجائے تو اس طرح تسلسل نہیں رہے گا اور پھر وہ سارے روزے از سر نو رکھے گا۔

پھر امامؑ نے فرمایا: کفارہ قسم کے تین روزے مسلسل رکھے جائیں اور ان کے درمیان فاصلہ نہ کیا جائے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1274} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ اَلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ صَامَ فِي ظِهَارٍ شَعْبَانَ ثُمَّ أَدْرَكَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ يَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ يَسْتَأْنِفُ اَلصَّوْمَ فَإِنْ صَامَ فِي اَلظِّهَارِ فَزَادَ فِي اَلنِّصْفِ يَوْماً بَنَى وَ قَضَى بَقِيَّتَهُ.

منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ظہار کے (دو ماہ کے

---

[1] ملاذ الاخیار: ۱۳/ ۹۲؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۲۲۳؛ تکمیل مشارق الشموس: ۴۲۹؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۴۸؛ جامع المدارک: ۲/ ۲۴۰؛ منتھی المطلب: ۹/ ۳۲۴؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۲/ ۲۹۰

[2] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۸۳ ح ۸۵۶؛ الکافی: ۴/ ۱۳۸ ح ۲ و ۱۴۰ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۷۳ ح ۱۳۶۲۸؛ الوافی: ۱۱/ ۲۸۱ و ۲۲/ ۹۳۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/ ۲۵۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/ ۱۲۲

[3] ملاذ الاخیار: ۷/ ۸۴؛ منتھی المطلب: ۹/ ۳۲۵؛ غنائم الایام: ۶/ ۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۳۴؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۵۰؛ احکام الصیام وفقہ الاعتکاف مدرسی: ۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۶۴۳؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۲۷۳؛ ریاض المسائل: ۱۲/ ۴۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۶۱

روزوں میں سے) شعبان کا مہینہ روزے رکھے پھر اس نے ماہ رمضان کو پالیا تو وہ ماہ رمضان کے روزے رکھے گا اور بعد از اں (سابقہ روزے) از سر نو رکھے گا اور اگر وہ ظہار کے روزے نصف سے زیادہ ایک دن بھی رکھ چکا ہو تو پھر ان پر بنا رکھے اور باقیماندہ روزوں کی قضا کرے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1275} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً فِي اَلْحَرَمِ قَالَ عَلَيْهِ دِيَةٌ وَ ثُلُثٌ وَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ أَشْهُرِ اَلْحُرُمِ وَ يُعْتِقُ رَقَبَةً وَ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيناً قَالَ قُلْتُ يَدْخُلُ فِي هَذَا شَيْءٌ قَالَ وَ مَا يَدْخُلُ قُلْتُ اَلْعِيدَانِ وَ أَيَّامُ اَلتَّشْرِيقِ قَالَ يَصُومُهُ فَإِنَّهُ حَقٌّ لَزِمَهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک شخص کو حرم میں قتل کر دیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر ایک دیت اور دوسری کا ثلث واجب ہے اور (چار) محترم مہینوں میں سے دو ماہ مسلسل روزے رکھے اور ایک غلام آزاد کرے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

میں نے عرض کیا: ان مہینوں میں ایک چیز داخل ہو جاتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا داخل ہو جاتی ہے؟

میں نے عرض کیا: دو عیدیں اور ایام تشریق۔

آپؑ نے فرمایا: ان میں بھی روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے ذمے لازمی حق ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۸۳ ح ۸۵۷؛ الکافی: ۴/۱۳۹ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۷۵ ح ۱۳۶۳۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۵۲ ح ۲۰۰۶؛ الوافی: ۲۲/۹۴۰

[2] مدارک الاحکام: ۶/۲۵۰؛ الموسوعۃ الفقہیہ: ۷/۵۴۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۴۹؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۴۹۳؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۲۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۶۴۳؛ مسالک الافہام: ۱۰/۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۵۳؛ مصباح الہدیٰ: ۹/۱۹؛ شرح العروۃ: ۲۲/۶۴۳؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۲۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۶۰

[3] الکافی: ۴/۱۴۰ ح ۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۸۰ ح ۱۳۶۴۳؛ الوافی: ۱۱/۵۸۱

[4] تفصیل الشریعہ: ۲/۵۳۷؛ جامع المدارک: ۲/۶۷۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/۸۹؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۶۳؛ ریاض المسائل: ۵/۴۷۷؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۴۱۱؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۳۴۹؛ جواہر الکلام: ۱۷/۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۲؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۵۶

{1276} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ كَرَّامٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنِّي جَعَلْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ أَصُومَ حَتَّى يَقُومَ الْقَائِمُ فَقَالَ صُمْ وَلاَ تَصُمْ فِي السَّفَرِ وَلاَ الْعِيدَيْنِ وَلاَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَلاَ الْيَوْمِ الَّذِي تَشُكُّ فِيهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

کرام سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ قیامِ قائمؑ تک برابر روزہ رکھوں گا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: روزہ رکھو لیکن سفر، عیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھو اور نہ ماہ رمضان کے اس دن رکھو جس میں شک ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔[2]

## قول مؤلف:

دوسری حدیث میں بیماری میں بھی روزہ نہ رکھنے کا حکم وارد ہوا ہے (واللہ اعلم)

{1277} عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يَصُومَ بِالْكُوفَةِ أَوْ بِالْمَدِينَةِ أَوْ بِمَكَّةَ شَهْراً فَصَامَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْماً بِمَكَّةَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ فَيَصُومَ مَا عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَالَ نَعَمْ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنے اوپر یہ لازم کیا کہ وہ کوفہ یا مدینہ یا مکہ میں ایک ماہ روزے رکھے گا چنانچہ اس نے مکہ میں چودہ روزے رکھے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ واپس گھر لوٹ جائے اور وہاں کوفہ میں جا کر باقی روزے رکھے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1278} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ عَنْ

---

[1] الکافی: ۴/۱۴۱ ح۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۳ ح۶۸۳؛ الاستبصار: ۲/۱۰۰ ح۳۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۴ ح۱۳۱۵۱؛ الوافی: ۱۱/۵۰۹

[2] مصباح الشریعہ (الصوم): ۱/۲۳۱؛ مہذب الاحکام: ۱۰/۲۱۲؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۱/۶۶؛ شرح العروۃ: ۲/۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۴۹؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۵۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۲

[3] قرب الاسناد: ۲۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۶ ح۱۳۱۵۵؛ بحار الانوار: ۹۳/۳۳۴ و ۱۰۱/۲۱۵؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۶۵

[4] سند العروۃ الوثقیٰ کتاب الطہارۃ: ۴/۳۹۸

غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع لَا تَقُولُوا رَمَضَانُ وَلَكِنْ قُولُوا شَهْرُ رَمَضَانَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا رَمَضَانُ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: صرف رمضان نہ کہو بلکہ "ماہ رمضان" کہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ رمضان کیا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق یا موثق کالصحیح ہے۔[2]

{1279} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ الْتَمِسْهَا فِي لَيْلَةِ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ أَوْ لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِينَ.

حسان بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اسے (ماہ رمضان کی) اکیسویں یا تیئسویں رات میں تلاش کرو۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1280} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: التَّقْدِيرُ فِي لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَ الْإِبْرَامُ فِي لَيْلَةِ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ وَ الْإِمْضَاءُ فِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (ماہ رمضان کی) انیسویں رات میں تقدیر (لکھی جاتی) ہے اور اکیسویں رات میں ابرام ہوتا ہے (یعنی تقدیر محکم کی جاتی ہے) اور تیئسویں رات امضاء (یعنی تقدیر کا نفاذ) ہوتا ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۴/۶۹ ح۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۲ ح۲۰۵۱؛ الوافی: ۱۱/۷۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۱۹ ح۵۰۴۳؛ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۷؛ معانی الاخبار: ۱/۳۱۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۱۶۶؛ الجعفریات: ۵۹ و ۲۳۱؛ مستدرک الوسائل: ۷/۴۳۸ ح۸۶۰۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۲۴۳؛ اقبال الاعمال: ۱/۳؛ النوادر راوندی: ۳۶

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۱۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۰۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۳۶

[3] الکافی: ۴/۱۵۶ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۵۴ ح۱۳۵۹۰؛ الوافی: ۱۱/۳۸۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۶۲۵؛ تفسیر الصافی: ۵/۳۵۲؛ نصوص فی علوم القرآن: ۳۵۳؛ ینابیع الحکمۃ: ۴/۳۹۷؛ الخصال: ۲/۵۱۹؛ تفسیر البرہان: ۵/۷۰۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۴/۳۵۸

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۳۸۰؛ تکمیل مشارق الشموس: ۴۴۵

[5] الکافی: ۴/۱۵۹ ح۹؛ الوافی: ۱۱/۳۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۵۴ ح۱۳۵۹۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۶۲۶

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح ہے۔ [1]

{1281} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ اِبْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ اَلْقَدْرِ قَالَ هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ أَوْ ثَلاَثٍ وَ عِشْرِينَ قُلْتُ أَلَيْسَ إِنَّمَا هِيَ لَيْلَةٌ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَأَخْبِرْنِي بِهَا قَالَ مَا عَلَيْكَ أَنْ تَفْعَلَ خَيْراً فِي لَيْلَتَيْنِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ اکیسویں یا تئیسویں کی رات ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ صرف ایک رات نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں۔

میں نے عرض کیا: مجھے اس (ایک رات) کی خبر دیجئے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر دو راتوں میں تم خیر کا کام کرو تو تمہیں کیا ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔ [3]

{1282} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: لَيْلَةُ اَلْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ يَوْمُهَا مِثْلُ لَيْلَتِهَا.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لیلۃ القدر ہر سال میں ہوتی ہے اور اس کا دن بھی اس کی رات کی مانند ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{1283} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۶/۳۸۸

[2] تہذیب الاحکام: ۳/۵۸ ح ۲۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۹ ح ۱۳۲۰۳؛ الوافی: ۱۱/۳۸۶؛ بحار الانوار: ۹۴/۳

[3] ثبوت الہلال عراقی: ۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۵/۱۰

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۳۳۱ ح ۱۰۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۹ ح ۱۳۲۰۴؛ الوافی: ۱۱/۳۸۶؛ بحار الانوار: ۹۵/۱۲۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۶۵؛ اقبال الاعمال: ۱/۱۹۰

[5] ملاذ الاخیار: ۷/۱۷۱؛ منتہی المطلب: ۹/۳۵۰

بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ أُمِّي كَانَتْ جَعَلَتْ عَلَيْهَا نَذْراً إِنِ اللَّهُ رَدَّ عَلَيْهَا بَعْضَ وُلْدِهَا مِنْ شَيْءٍ كَانَتْ تَخَافُ عَلَيْهِ أَنْ تَصُومَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي يَقْدَمُ فِيهِ مَا بَقِيَتْ فَخَرَجَتْ مَعَنَا مُسَافِرَةً إِلَى مَكَّةَ فَأَشْكَلَ عَلَيْنَا لِمَكَانِ النَّذْرِ أَ تَصُومُ أَمْ تُفْطِرُ فَقَالَ لاَ تَصُومُ وَضَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا حَقَّهُ وَتَصُومُ هِيَ مَا جَعَلَتْ عَلَى نَفْسِهَا قُلْتُ فَمَا تَرَى إِذَا هِيَ رَجَعَتْ إِلَى الْمَنْزِلِ أَ تَقْضِيهِ قَالَ لاَ قُلْتُ أَ فَتَتْرُكُ ذَلِكَ قَالَ لاَ لِأَنِّي أَخَافُ أَنْ تَرَى فِي الَّذِي نَذَرَتْ فِيهِ مَا تَكْرَهُ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری والدہ نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کا بیٹا فلاں جگہ سے واپس اس کے پاس پلٹا دے جس چیز کا اسے خوف ہے تو وہ اپنی باقی زندگی اس دن کا روزہ رکھے گی جس دن وہ واپس آجائے گا (چنانچہ بیٹا واپس آ گیا اور) وہ ہمارے ساتھ مکہ کی طرف سفر پر روانہ ہوگئیں (اور دوران سفر وہ دن آ گیا) پس ہمارے لئے مشکل پیدا ہوگئی کہ وہ سفر میں (منت کا) روزہ رکھے یا نہ رکھے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سفر میں) اس سے اپنا حق ساقط کردیا ہے لیکن وہ روزہ رکھے گی جس کی اس نے منت مانی تھی۔

میں نے عرض کیا: تو کیا وہ جب اپنے گھر پہنچے گی تو اس کی قضا کرے گی؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں

میں نے عرض کیا: تو کیا اسے ترک کردے گی؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ اس میں وہ چیز دیکھے جسے وہ پسند نہیں کرتی ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

## نیت:

{1284} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: فِي الرَّجُلِ يَبْدُو لَهُ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ وَ يَرْتَفِعُ النَّهَارُ فِي صَوْمِ ذَلِكَ الْيَوْمِ لِيَقْضِيَهُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ نَوَى ذَلِكَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ نَعَمْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۳۴ ح ۶۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۹۷ ح ۱۳۲۰۶؛ بحار الانوار: ۲/ ۸۳؛ الاستبصار: ۲/ ۱۰۱ ح ۳۲۹؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۱۳۹؛ الکافی: ۷/ ۴۵۹ ح ۲۳؛ الوافی: ۱۱/ ۵۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۶/ ۵۹۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/ ۲۶؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۱؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۹۳؛ غنائم الایام: ۵/ ۲۵۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۲۲

لِيَصُمْهُ وَلْيَعْتَدَّ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَحْدَثَ شَيْئاً.

۞ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے نہ صرف صبح کے بعد بلکہ سورج بلند ہوجانے کے بعد روزہ رکھنا چاہا تا کہ ماہ رمضان کے روزہ کی قضا کرے مگر رات سے اس نے نیت نہیں کی تھی تو اس وقت روزہ رکھ سکتا ہے بشرطیکہ اس نے (اس سے پہلے) کوئی مبطل چیز استعمال نہ کی ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1285} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يُصْبِحُ لاَ يَنْوِي الصَّوْمَ فَإِذَا تَعَالَى النَّهَارُ حَدَثَ لَهُ رَأْيٌ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ إِنْ هُوَ نَوَى الصَّوْمَ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ حُسِبَ لَهُ يَوْمُهُ وَإِنْ نَوَاهُ بَعْدَ الزَّوَالِ حُسِبَ لَهُ مِنَ الْوَقْتِ الَّذِي نَوَى.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص صبح کرتا ہے مگر وہ روزہ رکھنے کی نیت نہیں کرتا پس جب سورج بلند ہوجاتا ہے تو اس کا ارادہ روزہ رکھنے کا ہوجاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ روزے کی نیت زوال آفتاب سے پہلے کرتا ہے تو اسے پورے دن کا حساب ملے گا اور اگر وہ زوال کے بعد نیت کرے تو اس کا حساب اسی وقت سے شروع ہوگا جس وقت نیت کرے گا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1286} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: لاَ عَمَلَ إِلاَّ بِنِيَّةٍ.

۞ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: کوئی عمل بغیر نیت کے عمل ہی نہیں ہے۔[5]

---

[1] الکافی:۴/۱۲۲ ح۱؛ وسائل الشیعہ:۱۰/۱۰ ح۱۲۷۰۳؛ الوافی:۱۱/۳۴۳

[2] مرآۃ العقول:۱۶/۳۱۶؛ شرح العروۃ:۲۱/۳۴۲؛ تفصیل الشریعہ:۱/۷۳؛ مصباح الفقیہ:۱۴/۳۱۰؛ مستند العروۃ:۱/۳۴۹؛ الصوم فی الشریعہ:۱/۸۹؛ کتاب الصوم تراث الانصار:۸۰؛ مدارک الاحکام:۶/۲۲

[3] تہذیب الاحکام:۴/۱۸۸ ح۵۳۲؛ وسائل الشیعہ:۱۰/۱۲ ح۱۲۷۰۹؛ الوافی:۱۱/۳۴۹؛ عوالی اللئالی:۳/۱۳۳؛ ہدایۃ الامۃ:۴/۱۷۳؛ المعتبر:۲/۶۴۷

[4] مستمسک العروۃ:۸/۲۱۷؛ شرح العروۃ:۲۱/۴۹؛ الصوم فی الشریعہ:۵۹؛ غنائم الایام:۵/۳۸؛ ملاذ الاخیار:۶/۵۰۲؛ مصباح الفقیہ:۱۴/۳۱۱؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم:۷۱؛ شرح فروع الکافی مازندرانی:۴/۲۲۵؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۵۱۴؛ منتہی المطلب:۹/۷۲؛ مستند العروۃ کتاب الصوم:۵۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید:۸/۵۹۳؛ فقہ الصادقؑ:۸/۸۵

[5] حدیث نمبر 811 کی طرف رجوع کیجئے۔

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح ہے۔ ①

{1287} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ قَالَ هُوَ بِالْخِيَارِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَصْرِ وَإِنْ مَكَثَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَصُومَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى ذَلِكَ فَلَهُ أَنْ يَصُومَ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِنْ شَاءَ.

✪ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے مستحبی روزہ دار کے بارے میں پوچھا کہ اسے کوئی حاجت درپیش آجاتی ہے (جس کی وجہ سے وہ نیت نہیں کرسکتا) تو (وہ کیا کرے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس کو عصر تک (نیت کرنے کا) اختیار ہے اور اگر عصر تک نیت نہ کرے اور بعد ازاں روزہ رکھنے کا ارادہ ہوجائے تو اگرچہ پہلے نیت نہ کی ہو پھر بھی اس کے لئے جائز ہے کہ اگر چاہے تو اس دن کا روزہ رکھے۔ ②

## تحقیق:

حدیث موثق یا موثق کالصحیح ہے۔ ③

{1288} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَتَى أَهْلَهُ فِي يَوْمٍ يَقْضِيهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كَانَ أَتَى أَهْلَهُ قَبْلَ الزَّوَالِ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ إِلاَّ يَوْماً مَكَانَ يَوْمٍ وَإِنْ أَتَى أَهْلَهُ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَإِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَلَى عَشَرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ صَامَ يَوْماً مَكَانَ يَوْمٍ وَصَامَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ كَفَّارَةً لِمَا صَنَعَ.

✪ برید عجلی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو ماہ رمضان کے قضا روزے رکھ رہا تھا کہ اپنی بیوی سے مباشرت کرلی تو اگر اس نے زوال سے پہلے ایسا کیا ہے تو اس پر کچھ نہیں ہے سوائے اس ایک روزے کی قضا کے اور اگر زوال آفتاب کے بعد ایسا کیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ (اس روزے کی قضا کے علاوہ) دس مسکینوں کو ہر ایک کو ایک مد کے

---

① ایضاً

② الکافی: ۴/۱۲۲ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۹۱ ح ۱۸۹ و ۱۵۰ ح ۲۰۰۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۸۶ ح ۵۲۱؛ الوافی: ۱۱/۲۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۴ ح ۱۲۷۱۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۳۶؛ ھدایۃ الامۃ: ۴/۱۷۳

③ مرآۃ العقول: ۱۶/۳۱۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۵۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۸۶؛ الصوم فی الشریعۃ: ۲۴؛ شرح العروۃ: ۲۱/۵۵؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۵۶؛ غنائم الایام: ۵/۴۹؛ تفصیل الشریعۃ (الصوم والاعتکاف): ۴۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۶۴؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۳؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۹۶؛ ریاض المسائل: ۵/۲۹۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۵۲

حسب سے صدقہ دے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ایک روزہ کی جگہ ایک روزہ کی قضا اور تین روزے اپنے اس کرتوت کے کفارہ کے رکھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1289} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْوِي الصَّوْمَ فَيَلْقَاهُ أَخُوهُ الَّذِي هُوَ عَلَى أَمْرِهِ فَيَسْأَلُهُ أَنْ يُفْطِرَ أَ يُفْطِرُ قَالَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعاً أَجْزَأَهُ وَحُسِبَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَضَاءَ فَرِيضَةٍ قَضَاهُ.

۞ صالح بن عبداللہ خثعمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص روزے کی نیت کرتا ہے اور اس کا (دینی) بھائی آکر اس سے روزہ کھولنے کی استدعا کرتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر مستحبی روزہ ہے تو (کھول دے وہ) اس کے لئے کافی ہے اور اس کے لیے ثواب ہے اور اگر وہ کسی فرض روزہ کی قضا ہے تو (پھر بھی کھول دے اور پھر کسی دن) اس کی قضا کرے۔[3]

## تحقیق:

حدیث کالصحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔[4]

{1290} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الَّذِي يَقْضِي شَهْرَ رَمَضَانَ إِنَّهُ بِالْخِيَارِ إِلَى زَوَالِ الشَّمْسِ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعاً فَإِنَّهُ إِلَى اللَّيْلِ بِالْخِيَارِ.

۞ جمیل بن دراج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو ماہ رمضان کے روزوں کی قضاء کر رہا تھا کہ اسے زوال آفتاب تک روزہ کھولنے کا اختیار ہے اور اگر مستحبی روزہ ہے تو رات تک کھولنے کا اختیار رکھتا ہے۔[5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۹ ح ۲۰۰۰؛ الکافی: ۴/۱۲۲ ح ۵؛ الوافی: ۱۱/۷۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۵ ح ۱۲۷۱۲ و ۳۴۷ ح ۱۳۵۷۲؛ ھدایۃ الامۃ: ۴/۱۷۳

[2] روضۃ المتقین: ۳/۳۱۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۴۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۲۷۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱/۴۳۸؛ جواہر الکلام: ۳۳/۲۷۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۸

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۹ ح ۲۰۰۳؛ الکافی: ۴/۱۲۲ ح ۷؛ الوافی: ۱۱/۲۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۶ ح ۱۲۷۱۸ و ۱۵۲ ح ۱۳۰۸۵

[4] لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۵۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۹

[5] تہذیب الاحکام: ۴/۲۸۰ ح ۸۴۹؛ الاستبصار: ۲/۱۲۲ ح ۳۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۶ ح ۱۲۷۱۹؛ الوافی: ۱۱/۲۳۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

## قول مؤلف:

مستحبی روزہ کو زوال کے بعد کھولنے کی ممانعت بھی ایک حدیث میں وارد ہے لہٰذا ایسا کرنا مکروہ ہوگا (واللہ اعلم)۔

{1291} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الصُّهْبَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ جَنَاحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَجَرَةَ عَنْ بَشِيرٍ النَّبَّالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ فَقَالَ صُمْهُ فَإِنْ يَكُ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ تَطَوُّعاً وَإِنْ يَكُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيَوْمٌ وُفِّقْتَ لَهُ.

۞ بشیر نبال سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یوم شک کا روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس دن روزہ رکھو پس اگر یہ ثابت ہوگیا کہ اس دن شعبان تھا تو وہ مستحبی روزہ بن جائے گا اور اگر ماہ رمضان کا ثابت ہوا تو پھر یہ ایسا دن ہوگا جس میں روزہ رکھنے کی تمہیں توفیق ہوگئی ہے۔ ②

## تحقیق:

حدیث حسن یا حسن موثق یا موثق کالصحیح ہے۔ ③

{1292} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ صَامَ يَوْماً وَلاَ يَدْرِي أَمِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هُوَ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ فَجَاءَ قَوْمٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُ كَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ عِنْدَنَا لاَ يُعْتَدُّ بِهِ فَقَالَ بَلَى فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَالُوا صُمْتَ وَأَنْتَ لاَ تَدْرِي أَمِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَذَا أَمْ مِنْ غَيْرِهِ فَقَالَ بَلَى فَاعْتَدَّ بِهِ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ وَفَّقَكَ اللَّهُ لَهُ إِنَّمَا يُصَامُ يَوْمُ الشَّكِّ مِنْ شَعْبَانَ وَلاَ يَصُومُهُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّهُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يَنْفَرِدَ الْإِنْسَانُ بِالصِّيَامِ فِي يَوْمِ الشَّكِّ وَإِنَّمَا يَنْوِي مِنَ اللَّيْلَةِ أَنَّهُ يَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنْ كَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَجْزَأَ عَنْهُ بِتَفَضُّلِ اللَّهِ تَعَالَى وَبِمَا قَدْ وَسَّعَ عَلَى عِبَادِهِ وَلَوْ لاَ ذَلِكَ لَهَلَكَ النَّاسُ.

---

① مدارک الاحکام: ۶/ ۲۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۸۱؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۲۹۶ و ۲۹۹؛ منتهی المطلب: ۹/ ۳۱۹؛ مستند العروة کتاب الصوم: ۲/ ۲۲۳؛ غنائم الایام: ۵/ ۵۲؛ تذکرة الفقہاء: ۶/ ۲۲۱؛ مستمسک العروة: ۸/ ۵۱۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۶۶؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/ ۲۹۹ و ۲/ ۲۵۰؛ شرح العروة: ۲۲/ ۲۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۱۵۳؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۱۱۵؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/ ۸۹

② الکافی: ۴/ ۸۲ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۲۷ ح ۱۹۴۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۸۱ ح ۵۰۴؛ الاستبصار: ۲/ ۷۸ ح ۲۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۱ ح ۱۲۷۳۲؛ الوافی: ۱۱/ ۱۰۹

③ مرآة العقول: ۱۶/ ۲۳۹؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۸۸۴؛ روضة المتقین: ۳/ ۳۵۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۳۴۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۹۱؛ مستمسک العروة: ۸/ ۲۲۶

- سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایسے دن روزہ رکھا جس کے بارے میں اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ ماہ رمضان کا دن ہے یا کوئی اور دن؟

بعد میں کچھ لوگوں نے گواہی دی کہ وہ ماہ رمضان کا دن تھا تو ہمارے ہاں کے کچھ لوگوں نے کہا کہ اس روزہ کی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں

میں نے عرض کیا: وہ کہتے ہیں کہ تو نے روزہ تو رکھا مگر تو یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ ماہ رمضان کا روزہ ہے یا کسی اور ماہ کا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں تو اس روزہ کی پرواہ کر اور اسے شمار کر کیونکہ اس کے لئے تمہیں خدا نے موفق کیا ہے۔ یوم الشک کا روزہ شعبان کا سمجھ کر ہی رکھا جاتا ہے اور ماہ رمضان کا سمجھ کر نہیں رکھا جاتا کیونکہ اس کی ممانعت ہے کہ آدمی یوم الشک کو تنہا کا ماہ رمضان کا روزہ رکھے بلکہ رات کو یہ نیت کرے کہ وہ صبح ماہ شعبان کا روزہ رکھے گا پس اگر وہ دن ماہ رمضان کا ثابت ہوگا کیونکہ خدا نے بندوں کو بڑی وسعت دی ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{1293} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: إِذَا لَمْ يَفْرِضِ اَلرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ صِيَاماً ثُمَّ ذَكَرَ اَلصِّيَامَ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ طَعَاماً أَوْ يَشْرَبَ شَرَاباً وَلَمْ يُفْطِرْ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

- امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے اوپر روزہ فرض نہ کرے (یعنی بروقت نیت نہ کرے) پھر کھانا کھانے یا پانی پینے سے پہلے روزہ رکھنا یاد آجائے اور وہ افطار نہیں کرتا تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور چاہے تو افطار کرے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۴/۸۲ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۸۲ ح ۵۰۸؛ الاستبصار: ۲/۷۹ ح ۲۴۰؛ الوافی: ۱۱/۹۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۱ ح ۱۲۷۳۳

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۳۹؛ ملاذ الاخیار: ۶/۴۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۷۳۳؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۴۶۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۸۷ ح ۵۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۱ ح ۱۲۷۰۶؛ الوافی: ۱۱/۲۳۸

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۴۹۹؛ شرح العروۃ: ۲۱/۷۴؛ کتاب الصوم تراث الانصاری: ۸۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۳۱۰؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۹۴؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۱/۷۳؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۲۰۸؛ غنائم الایام: ۵/۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۸۵؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۴۹

## مبطلات روزہ:

{1294} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: لاَ يَضُرُّ الصَّائِمَ مَا صَنَعَ إِذَا اجْتَنَبَ ثَلاَثَ خِصَالٍ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ وَ النِّسَاءَ وَ الاِرْتِمَاسَ فِي الْمَاءِ.

### 1۔ کھانا اور پینا:

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزہ دار کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی جب وہ تین چیزوں سے اجتناب کرے، کھانے پینے سے، عورتوں (سے مباشرت) سے اور پانی میں غوطہ زنی سے [1]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

### 2۔ جماع:

{1295} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَعْبَثُ بِأَهْلِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يُمْنِيَ قَالَ عَلَيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مِثْلُ مَا عَلَى الَّذِي يُجَامِعُ.

❁ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں اپنی اہلیہ سے اس قدر بوس و کنار کرتا ہے کہ اس کی منی خارج ہوجاتی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اسی طرح (روزہ توڑنے کا) کفارہ واجب ہے جس طرح مجامعت کرنے والے پر واجب ہوتا ہے۔ [3]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۸۹ ح ۵۳۵؛ الاستبصار: ۲/۸۰ ح ۲۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۱ ح ۱۲۷۵۳؛ النوادر اشعری: ۲۳؛ بحار الانوار: ۹۳/۲۷۷؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۵۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۰۷ ح ۱۸۵۳؛ الوافی: ۱۱/۱۶۵

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۵۰۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۱۱؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۶۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۱۷؛ شرح العروۃ: ۲۱/۹۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۶۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۱۲؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۱۰؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۵۳؛ غنائم الایام: ۵/۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۱۲

[3] الکافی: ۴/۱۰۲ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۷۳ ح ۸۲۶؛ الاستبصار: ۲/۸۱ ح ۲۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۹ ح ۱۲۷۷۶؛ الوافی: ۱۱/۲۷۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۶ ح ۵۹۷

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۷۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۴۲؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۲۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۴۸؛ منتہی المطلب: ۹/۴۰؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۲۲۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۴۸؛ منتہی المطلب: ۹/۴۰؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۲۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۳۳۶؛ غنائم الایام: ۵/۱۲۱؛ شرح حمائل زندرانی: ۴/۹۹؛ الحج فی الشریعہ: ۳/۲۱۲؛ مدارک الاحکام: ۶/۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۹۶؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۱۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱۱۸

## 3۔ استمنا:

یعنی مرد اپنے ساتھ یا کسی دوسرے ذریعے سے جماع کے علاوہ کوئی ایسا فعل کرے جس کے نتیجے میں منی خارج ہو اور یہ حکم عورت کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

{1296} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ اَلْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمُحْرِمِ يَعْبَثُ بِأَهْلِهِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى يُمْنِيَ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ أَوْ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَاذَا عَلَيْهِمَا قَالَ عَلَيْهِمَا جَمِيعاً اَلْكَفَّارَةُ مِثْلُ مَا عَلَى اَلَّذِي يُجَامِعُ.

✪ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے محرم کے بارے میں پوچھا جو احرام کی حالت میں اپنی اہلیہ سے مباشرت کئے بغیر بوس و کنار کرتا ہے حتیٰ کہ اس کی منی خارج ہو جاتی ہے یا وہ ماہ رمضان میں ایسا کرتا ہے تو ان دونوں پر کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ان دونوں پر وہی کفارہ ہے جو مباشرت کرنے والے پر ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## 4۔ خدا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام پر جھوٹ باندھنا۔

{1297} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْكِذْبَةُ تَنْقُضُ اَلْوُضُوءَ وَ تُفَطِّرُ اَلصَّائِمَ قَالَ قُلْتُ هَلَكْنَا قَالَ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ إِنَّمَا ذَلِكَ اَلْكَذِبُ عَلَى اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ عَلَى اَلْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ.

✪ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جھوٹ بولنا وضو کو توڑ دیتا ہے اور روزہ کو باطل کر دیتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے جیسا تم سمجھے ہو بلکہ اس سے مراد اللہ عزوجل پر، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آئمہ معصومینؑ پر جھوٹ باندھنا ہے۔[3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۳۲۴ ح ۱۱۱۴؛ الکافی: ۴/۳۷۶ ح ۵؛ الوافی: ۱۳/۶۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۳/۱۳۱ ح ۱۷۳۰۸

[2] ملاذ الاخیار: ۸/۲۳۸؛ الحج فی الشریعہ: ۳/۲۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۳۹۶؛ تفصیل الشریعہ: ۴/۱۵؛ سداد العباد: ۱/۳۹۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۸۱؛ سند العروۃ: ۳/۷۷؛ موسوعہ شہید اوّل: ۱/۳۰۰؛ جواہر الکلام: ۲۰/۳۶۷

[3] الکافی: ۲/۸۹ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۳ ح ۵۸۵؛ الوافی: ۱۱/۱۹۷؛ بحار الانوار: ۶۹/۲۴۹؛ عوالم العلوم: ۲۰/۷۳۱؛ معانی الاخبار: ۱۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳ ح ۱۲۷۵۷؛ الکافی: ۲/۲۵۴ ح ۹

## تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔[1]

## 5۔ غبار کو حلق تک پہنچانا:

{1298} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَفْصٍ اَلْمَرْوَزِيُّ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا تَمَضْمَضَ اَلصَّائِمُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوِ اِسْتَنْشَقَ مُتَعَمِّداً أَوْ شَمَّ رَائِحَةً غَلِيظَةً أَوْ كَنَسَ بَيْتاً فَدَخَلَ فِي أَنْفِهِ أَوْ حَلْقِهِ غُبَارٌ فَعَلَيْهِ صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ فِطْرٌ مِثْلُ اَلْأَكْلِ وَ اَلشُّرْبِ وَ اَلنِّكَاحِ.

۞ سلیمان بن حفص المروزی سے روایت ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب روزہ دار ماہ رمضان میں عمداً کلی کرے یا ناک میں پانی ڈالے اور حلق تک پہنچائے یا غلیظ بو سونگھے یا گھر میں جھاڑو دے اور اس کے ناک اور حلق میں غبار داخل ہوجائے تو اس پر مسلسل دو ماہ کا روزہ واجب ہے کیونکہ کھانا، پینا اور نکاح (جماع) جیسی چیزیں روزہ کو باطل کردیتی ہیں۔[2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے[3] یا پھر معتبر ہے[4] لیکن اس کے مطابق فتویٰ بھی موجود ہے[5]۔

## 6۔ اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا

{1299} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي رَجُلٍ اِحْتَلَمَ أَوَّلَ اَللَّيْلِ أَوْ أَصَابَ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ نَامَ مُتَعَمِّداً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ ذَلِكَ ثُمَّ يَقْضِيهِ إِذَا أَفْطَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسے ماہ رمضان میں رات کے ابتدائی حصہ میں احتلام ہو یا اپنی اہلیہ سے ہمبستری کی اور پھر عمداً سوگیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو وہ اس دن کا روزہ مکمل کرے اور پھر اس کی قضا بھی

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۶/۵۰۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۷۱؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۱۳؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱/۱۲۷؛ الدلیل الفقہی تطبیقات: ۲۱۵؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۳

[2] الکافی: ۴/۱۰۵ ح۱؛ الوافی: ۱۱/۲۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۶۳ ح ۱۲۸۳۲

[3] مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۵۳؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۱/۱۵۲

[4] مستند تحریر الوسیلہ مصطفیٰ خمینی: ۱/۲۳۶

[5] توضیح المسائل سیستانی: ۳۳۳ ف ۱۵۸۳

کرے جبکہ ماہ رمضان میں ایسا کرے اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1300} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اَلْحَمِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ أَجْنَبَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ ثُمَّ تَرَكَ اَلْغُسْلَ مُتَعَمِّداً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيناً قَالَ وَ قَالَ إِنَّهُ خَلِيقٌ أَنْ لاَ أَرَاهُ يُدْرِكُهُ أَبَداً.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ماہ رمضان کی کسی رات اپنے آپ کو جنب کیا اور پھر صبح صادق تک عمداً غسل نہ کیا تو وہ (کفارہ میں) ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپؑ نے فرمایا: وہ اس لائق ہے کہ میرے خیال کے مطابق وہ کبھی اس روز کے روزہ کی فضیلت کو نہیں پا سکے گا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

{1301} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ اَلْأَحْمَرِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنْ طَهُرَتْ بِلَيْلٍ مِنْ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَوَانَتْ أَنْ تَغْتَسِلَ فِي رَمَضَانَ حَتَّى أَصْبَحَتْ عَلَيْهَا قَضَاءُ ذَلِكَ اَلْيَوْمِ.

❁ ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت رات میں (حیض وغیرہ سے) پاک ہوجائے اور ماہ رمضان میں غسل کرنے میں سہل انگیزی کرے یہاں تک کہ صبح نمودار ہوجائے تو اس پر اس دن کی قضا واجب ہے۔ [5]

---

[1] الکافی: ۴/۱۰۵ ح ۱؛ الوافی: ۱۱/۲۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۶۳ ح ۱۲۸۳۶

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۷۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۵؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۸۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۳۰۲؛ مفتاح البصیرۃ: ۲/۱۲۲؛ مدارک الاحکام: ۶/۵۹؛ غنائم الایام: ۵/۱۰۵؛ الحجۃ فی شرح ۴/۲۰۹؛ مدارک العروۃ: ۳/۲۳۵؛ فقہ الصادق: ۸/۱۳۱؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱۰۰

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۲ ح ۶۱۷؛ الاستبصار: ۲/۸۷ ح ۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۶۳ ح ۱۲۸۳۷؛ الوافی: ۱۱/۲۶۸

[4] تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۹۶؛ منتہی المطلب: ۹/۲۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۵؛ شرح العروۃ: ۲۱/۸۶؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۷۶؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۵۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۸۰؛ غنائم الایام: ۵/۱۰۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۰۱

[5] الکافی: ۴/۱۰۵ ح ۱؛ الوافی: ۱۱/۲۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۶۳ ح ۱۲۸۳۶

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

## 7۔ حقنہ لینا:

{1302} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَقِنُ تَكُونُ بِهِ الْعِلَّةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ الصَّائِمُ لاَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَحْتَقِنَ.

❂ محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ انہوں نے امام علی رضاؑ سے پوچھا کہ ماہ رمضان میں آدمی کو کچھ تکلیف ہوتی ہے تو کیا وہ حقنہ کراسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: روزہ دار کے لئے حقنہ کرنا جائز نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

## 8۔ قے کرنا:

{1303} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا تَقَيَّأَ الصَّائِمُ فَعَلَيْهِ قَضَاءُ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَإِنْ ذَرَعَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَقَيَّأَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب روزہ دار (عمداً) قے کرے تو اس پر اس دن کی قضا واجب ہے اور اگر بے اختیار اسے قے آجائے تو پھر اپنے روزے کو مکمل کرے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۶/۳۱۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۹۳؛ غنائم الایام: ۵/۱۱۱؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/۳۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۵۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/۱۱۷؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۳۷

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۴ ح ۵۸۹؛ الکافی: ۴/۱۱۰ ح ۳؛ الاستبصار: ۲/۸۳ ح ۲۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۲ ح ۱۲۷۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۱؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۸۱

[3] ملاذ الاخیار: ۶/۷۵۳؛ منتھی المطلب: ۹/۸۳؛ التعلیقۃ علی الرسالۃ الصومیہ: ۹۳؛ مدارک الاحکام: ۶/۶۳؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۲۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۶۹؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱۲۱؛ غنائم الایام: ۵/۱۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۳۴۳؛ تنقیح مبانی العروہ: ۱/۶۷؛ الدلیل الفقہی: ۱/۲۹۵؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۰۶

[4] الکافی: ۴/۱۰۸ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۴ ح ۷۹۱؛ الوافی: ۱۱/۲۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۶ ح ۱۲۹۰۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## ان چیزوں کے احکام جو روزے کو باطل کرتی ہیں:

{1304} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَذَبَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ قَدْ أَفْطَرَ وَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ فَقُلْتُ فَمَا كَذِبَتُهُ قَالَ يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں جھوٹ بولا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور اس پر اس کی قضا واجب ہے۔

میں نے عرض کیا: اس جھوٹ سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولنا۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1305} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الصَّائِمُ يَسْتَنْقِعُ فِي الْمَاءِ وَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ وَ يَتَبَرَّدُ بِالثَّوْبِ وَ يَنْضِحُ بِالْمِرْوَحَةِ وَ يَنْضِحُ الْبُورِيَاءَ تَحْتَهُ وَ لَا يَغْمِسُ رَأْسَهُ فِي الْمَاءِ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: روزہ دار پانی میں بیٹھ سکتا ہے، اپنے سر پر پانی ڈال سکتا ہے، کپڑے سے ٹھنڈک حاصل کرسکتا ہے، پنکھے سے پانی چھڑک سکتا ہے اور اپنے نیچے بوریا پر پانی چھڑک سکتا ہے مگر پانی میں سر نہیں ڈبو سکتا ہے۔ [4]

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۶/ ۲۸۵؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۵۲؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۹۸؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/ ۲۳۸؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۴ ۱۳؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۱/ ۱۲۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۵۱۴؛ التعلیقۃ علی الرسالۃ الصومیہ: ۸۱

[2] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۸۹ ح ۵۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۳ ح ۱۲۷۵۶؛ الوافی: ۱۱/ ۱۶۸

[3] ملاذ الاخیار: ۶/ ۵۰۴؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۱۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۳۷۷؛ مصباح الہدیٰ: ۸/ ۱۹؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/ ۸۰؛ غنائم الایام: ۵/ ۹۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۱۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۳۸؛ ریاض المسائل: ۵/ ۳۴۰

[4] الکافی: ۴/ ۱۰۶ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۶۲ ح ۸۵۷؛ الوافی: ۱۱/ ۱۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۶ ح ۱۲۷۶۷؛ الاستبصار: ۲/ ۸۴ ح ۲۶۰؛ المعتبر: ۲/ ۶۶۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۰۴ ح ۵۹۱؛

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1306} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّائِمِ يَسْتَنْقِعُ فِي الْمَاءِ قَالَ لاَ بَأْسَ وَلَكِنْ لاَ يَنْغَمِسُ وَ الْمَرْأَةُ لاَ تَسْتَنْقِعُ فِي الْمَاءِ لِأَنَّهَا تَحْمِلُ الْمَاءَ بِقُبُلِهَا.

حنان بن سدیر سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پانی میں بیٹھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ڈبکی نہ لگائے اور عورت پانی میں نہ بیٹھے کیونکہ وہ اپنی اندامِ نہانی سے پانی کو اندر جذب کرتی ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق کالصحیح یا موثق یا صحیح ہے۔ [3]

{1307} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ وَ الْمَرْأَةِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُمَا أَنْ يَسْتَدْخِلاَ الدَّوَاءَ وَ هُمَا صَائِمَانِ قَالَ لاَ بَأْسَ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ مرد اور عورت روزہ سے ہوں تو کیا اپنے اندر دوا داخل کر سکتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۳۸؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۷۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۱۹؛ مدارک الاحکام: ۶/۳۲؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۹۹؛ احکام الصیام وفقہ الاعتکاف: ۷۷؛ مستمسک العروۃ: ۸/۲۶۳

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۱۵ ح ۱۸۸۳؛ الکافی: ۴/۱۰۶ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۳ ح ۷۸۹؛ الوافی: ۱۱/۱۷۱؛ علل الشرائع: ۲/۳۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۷ ح ۱۲۷۷۲؛ بحار الانوار: ۹۳/۲۹۰؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۸۳

[3] لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۹۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۳؛ روضۃ المتقین: ۳/۱۷۳؛ الصوم فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغراء: ۱/۱۵۸

[4] الکافی: ۴/۱۱۰ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۵ ح ۱۰۰۵؛ قرب الاسناد: ۲۳۰؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۶۱؛ بحار الانوار: ۹۳/۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۱ ح ۱۲۷۸۱؛ الوافی: ۱۱/۱۸۲؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۸۸

[5] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۶۲؛ الجعفریہ: ۴/۲۳۵؛ غنائم الایام: ۵/۱۳۷؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱۲۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۰؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۶۸؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۷۳

{1308} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي التَّلَطُّفِ بِالْأَشْيَافِ يَسْتَدْخِلُهُ الْإِنْسَانُ وَ هُوَ صَائِمٌ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ بَأْسَ بِالْجَامِدِ.

۞ علی بن حسن نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ کی خدمت میں خط لکھا جس میں پوچھا کہ آپؑ اس باریک شافہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جسے روزہ دار انسان اپنے اندر داخل کرے؟

آپؑ نے جواب لکھا کہ اگر خشک ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1309} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِبَاطٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ لَيْثٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ وَ يَصُبُّ فِي أُذُنِهِ الدُّهْنَ قَالَ لاَ بَأْسَ إِلاَّ السَّعُوطَ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ.

۞ لیث مرادی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پچھنا لگوا سکتا ہے اور اپنے کان میں تیل ڈال سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے مگر ناک میں دوا چڑھانا مکروہ ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1310} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ: أَنَّهُ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَمَّنْ أَجْنَبَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَنَامَ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ ذَلِكَ أَنَّ جَنَابَتَهُ كَانَتْ فِي وَقْتٍ حَلاَلٍ.

۞ ابوسعید قماط سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں اول شب میں اپنے آپ کو جنب کیا اور سو گیا اور جب جاگا تو صبح ہو چکی تھی تو (کیا حکم ہے)؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۰۴ ح ۵۹۰؛ الکافی: ۴/ ۱۱۰ ح ۶؛ الاستبصار: ۲/ ۸۳ ح ۲۵۷؛ الوافی: ۱۱/ ۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۴۱ ح ۱۲۷۸۲

[2] ملاذ الاخیار: ۶/ ۵۳۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/ ۱۲۱؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۱/ ۲۲۲؛ مستمسک العروہ: ۸/ ۳۰۷

[3] الکافی: ۴/ ۱۱۰ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۰۴ ح ۵۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۴۳ ح ۱۲۷۸۶؛ الوافی: ۱۱/ ۱۸۳

[4] مراۃ العقول: ۱۶/ ۲۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۵۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۱۸۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/ ۳۴۶؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۵۰۱؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۳۴؛ مدارک العروۃ: ۲۰/ ۳۵۴

آپؑ نے فرمایا: (اس کا روزہ صحیح ہے اور) اس پر کچھ نہیں ہے کیونکہ اس کی جنابت جائز وقت میں تھی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1311} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنِ ٱلْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يُصِيبُ ٱلْجَارِيَةَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ وَ يَقْضِي ذَلِكَ ٱلْيَوْمَ إِلاَّ أَنْ يَسْتَيْقِظَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ ٱلْفَجْرُ فَإِنِ ٱنْتَظَرَ مَاءً يُسَخَّنُ أَوْ يُسْتَقَى فَطَلَعَ ٱلْفَجْرُ فَلاَ يَقْضِي يَوْمَهُ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامینؑ میں سے ایک امامؑ سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں کنیز سے ملا (اور جنب ہوگیا) پھر غسل کرنے سے پہلے سوگیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اپنے روزے کو مکمل کرے اور اس دن کی قضا بھی کرے مگر یہ کہ طلوع فجر سے پہلے جاگ جائے اور پانی کے گرم ہونے یا کھینچے جانے کا انتظار کرتا رہے اور اسی دوران صبح ہوجائے تو پھر اس کی قضا نہ کرے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1312} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَقْضِي شَهْرَ رَمَضَانَ فَيُجْنِبُ مِنْ أَوَّلِ ٱللَّيْلِ وَ لاَ يَغْتَسِلُ حَتَّى يَجِيءَ آخِرُ ٱللَّيْلِ وَ هُوَ يَرَى أَنَّ ٱلْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ قَالَ لاَ يَصُومُ ذَلِكَ ٱلْيَوْمَ وَ يَصُومُ غَيْرَهُ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کر رہا ہے اور وہ ایک رات کی ابتداء میں جنب ہوا اور غسل نہ کیا یہاں تک کہ اس کے خیال کے مطابق فجر طلوع ہوگئی تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس دن (قضاماہ رمضان کا) روزہ نہ رکھے ہاں البتہ کوئی اور روزہ رکھ سکتا ہے۔ [5]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۱۹ ح ۱۸۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۷ ح ۱۲۸۲۱؛ الوافی: ۱۱/۲۶۵

[2] روضۃ المتقین: ۳/۳۲۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۱۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۳۰۶؛ غنائم الایام: ۵/۱۱۸؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۱۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۱۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۹۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۸/۱۲۸؛ تفسیر جامع آیات الاحکام: ۳/۲۱۳؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۸/۲۷۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۴۳

[3] الکافی: ۴/۱۰۵ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۱ ح ۶۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۶۱ ح ۱۲۸۲۹؛ الوافی: ۱۱/۲۶۱؛ الاستبصار: ۲/۸۶ ح ۲۷۰

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۷۹؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۵۲؛ الحجہ: ۴/۲۰۹؛ منتہی المطلب: ۹/۱۵۳؛ معتصم الشیعہ: ۱/۳۸۸؛ شرح مازندرانی: ۴/۱۰۸؛ غنائم الایام: ۵/۱۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۹۷؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۸۹؛ مدارک الاحکام: ۶/۵۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۳۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۲۲

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۰ ح ۱۸۹۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۷۷ ح ۸۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۶۷ ح ۱۲۸۴۳؛ الوافی: ۱۱/۲۶۳؛ ہدایۃ الامۃ: ۴/۱۹۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{1313} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَخْبِرْنِي عَنِ التَّطَوُّعِ وَ عَنْ هَذِهِ الثَّلاَثَةِ الْأَيَّامِ إِذَا أَجْنَبْتُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ فَأَعْلَمُ أَنِّي أَجْنَبْتُ فَأَنَامُ مُتَعَمِّداً حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ أَصُومُ أَوْ لاَ أَصُومُ قَالَ صُمْ.

❂ حبیب خثعمی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؑ مجھے بتائیں کہ جب میں اول شب میں جنب ہوں اور طلوع فجر تک عمداً سوتا رہوں تو کیا اس دن مستحبی روزہ یا (ایام تشریق کے) تین روزے رکھ سکتا ہوں یا نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: روزہ رکھ۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{1314} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الصَّائِمِ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ فَيَدْخُلُ الْمَاءُ فِي حَلْقِهِ قَالَ إِنْ كَانَ وُضُوؤُهُ لِصَلاَةِ فَرِيضَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ كَانَ وُضُوؤُهُ لِصَلاَةِ نَافِلَةٍ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اس روزہ دار کے متعلق فرمایا جو نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور پانی اس کے حلق میں داخل ہو جاتا ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ اگر تو یہ وضو فرض نماز کے لئے ہے تو اس پر قضا نہیں ہے اور اگر وضو نافلہ نماز کے لئے ہے تو اس پر قضا ہے۔ ④

---

① روضۃ المتقین: ۳/۰ ۳۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۱/۳۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۷/۵۷؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۳۱؛ معتصم الشیعہ: ۱/۹۲؛ ۳ منتھی المطلب: ۲/۳۳۴؛ شرح العروۃ: ۶/۲۹۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۸۹؛ مقاح البصیرۃ: ۸/۲۶۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۳۱۲؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۹۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۹۸؛ مدارک الاحکام: ۶/۵۶؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱۸۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۲۶۳؛ ریاض المسائل: ۵/۳۱۵؛ تذکرۃ الفقہاء: ۶/۱۸۵

② من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۸۲ ح ۱۷۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۶۸ ح ۱۲۸۳۶؛ الوافی: ۱۱/۲۴۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۵۲

③ روضۃ المتقین: ۳/۸۲۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۸۷؛ مقاح البصیرۃ: ۶/۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۱۹؛ مدارک الاحکام: ۶/۵۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۶۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۳۴؛ شرح تبصرہ آقا ضیاء: ۳/۱۷؛ غنائم الایام: ۵/۱۱۰؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱۸۱؛ شرح العروۃ: ۲۱/۱۹۱؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۸۱؛ مصباح الہدیٰ: ۴/۱۳۰

④ تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۴ ح ۹۹۹؛ الکافی: ۴/۱۰۷ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷۰ ح ۱۲۸۵؛ الوافی: ۱۱/۱۷۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1315} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: فِي الصَّائِمِ يَتَمَضْمَضُ وَ يَسْتَنْشِقُ قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنْ لَا يُبَالِغُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے روزہ دار کے لئے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے متعلق فرمایا کہ ہاں (وہ ایسا کرے) لیکن مبالغہ نہ کرے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{1316} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَمَضْمَضُ فَيَدْخُلُ فِي حَلْقِهِ الْمَاءُ وَ هُوَ صَائِمٌ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِذَا لَمْ يَتَعَمَّدْ ذَلِكَ قُلْتُ فَإِنْ تَمَضْمَضَ الثَّانِيَةَ فَدَخَلَ فِي حَلْقِهِ الْمَاءُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قُلْتُ تَمَضْمَضَ الثَّالِثَةَ قَالَ فَقَالَ قَدْ أَسَاءَ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ لَا قَضَاءٌ.

❂ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک روزہ دار آدمی کلی کرتا ہے اور پانی اس کے حلق میں داخل ہو جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر عمداً ایسا نہ کرے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر وہ دوبارہ کلی کرے اور پانی حلق میں چلا جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: تیسری بار کلی کرے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ایسا کر کے اس نے اچھا تو نہیں کیا مگر اس پر قضا وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ [4]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۷/۱۶۰؛ منتہی المطلب: ۹/۱۲۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۲۷۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۰۶؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲۱۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۱۶؛ شرح العروۃ: ۲۱/۳۴۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۸۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۶؛ غنائم الایام: ۵/۸۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۶۴؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۰۰؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۲۸۳

[2] الکافی: ۴/۱۰۷ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷۱ ح ۱۲۸۵۳؛ الوافی: ۱۱/۱۷۴؛ ہدایۃ الامہ: ۴/۱۸۳

[3] ریاض المسائل: ۵/۳۸۱؛ غنائم الایام: ۵/۸۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۶؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۲۸۴

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۳ ح ۹۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷۲ ح ۱۲۸۵۶؛ الوافی: ۱۱/۱۷۵

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (1)

{1317} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّائِمِ يَشْتَكِي أُذُنَهُ يَصُبُّ فِيهَا الدَّوَاءَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ.

❁ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ روزہ دار کے کان میں تکلیف ہے تو کیا وہ اس میں دوا ڈال سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (3)

{1318} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الصَّائِمِ يَكْتَحِلُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ لَيْسَ بِطَعَامٍ وَ لَا شَرَابٍ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے روزہ دار کے لئے سرمہ لگانے کے متعلق فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ نہ طعام ہے اور نہ پانی ہے۔ (4)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (5)

{1319} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّنْ يُصِيبُهُ الرَّمَدُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هَلْ يَذُرُّ عَيْنَهُ بِالنَّهَارِ وَ هُوَ صَائِمٌ قَالَ يَذُرُّهَا إِذَا أَفْطَرَ وَ لَا يَذُرُّهَا وَ هُوَ صَائِمٌ.

❁ سعد بن سعد اشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ روزہ دار کو ماہ رمضان میں آشوب چشم ہو تو کیا

---

(1) ملاذ الاخیار: ۷/۱۹۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۵۹۳؛ شرح العروۃ: ۲۱/۳۴۰؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۵؛ الصوم فی الشریعۃ: ۱/۸۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۶؛ ریاض المسائل: ۵/۳۸۱؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱/۲۱۳

(2) الکافی: ۴/۱۱۰ ح۱؛ الوافی: ۱۱/۱۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷۲ ح۱۲۸۵۷؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵۸ ح۷۶۳

(3) مرآۃ العقول: ۱۶/۲۸۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۴۲؛ منتھی المطلب: ۹/۱۹۵؛ الجعد: ۵/۳۲۳؛ غنائم الایام: ۵/۱۳۹

(4) الکافی: ۴/۱۱۱ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۷۴ ح۱۲۸۶۲؛ الوافی: ۱۱/۱۸۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵۸ ح۷۶۵؛ الاستبصار: ۲/۸۹ ح۲۸۷؛ المعتبر: ۲/۲۲۵

(5) مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۴۳؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۵۵؛ غنائم الایام: ۵/۲۱۹؛ جامع المدارک: ۲/۱۶۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۴؛ مہذب الاحکام: ۱۰/۳۹؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۱۹۲؛ تکمیل مشارق الشموس: ۳۴۱

وہ دن کے وقت اس میں دوا ڈال سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب روزہ افطار کرے تب آنکھ میں دوا ڈالے اور روزہ کی حالت میں دوا نہ ڈالے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1320} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي الصَّائِمِ يَنْزِعُ ضِرْسَهُ قَالَ لَا وَلَا يُدْمِي فَاهُ وَلَا يَسْتَاكُ بِعُودٍ رَطْبٍ.

❁ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے روزہ دار کے لئے اپنی داڑھ اکھیڑنے کے بارے میں فرمایا کہ نہ اکھیڑے اور نہ ہی منہ کو خون آلود کرے اور نہ تر شاخ سے مسواک کرے (کہ یہ مکروہ ہے)۔ (3)

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ (4)

{1321} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيَسْتَاكُ الصَّائِمُ بِالْمَاءِ وَبِالْعُودِ الرَّطْبِ يَجِدُ طَعْمَهُ فَقَالَ (لَا بَأْسَ بِهِ).

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پانی اور ایسی تر شاخ سے مسواک کر سکتا ہے جس کا ذائقہ اسے محسوس ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (5)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (6)

---

(1) الکافی: ۴/۱۱۱ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵ ۷ ح ۱۲۸۶۳؛ الوافی: ۱۱/۱۹۱

(2) مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۱؛ غنائم الایام: ۵/۲۱۹؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۲۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۴؛ تکمیل مشارق الشموس: ۹: ۴۳۹؛ الحدائق الناضرہ: ۱۳/۱۵۳

(3) الکافی: ۴/۱۱۲ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۷ ح ۱۲۸۷۶؛ الوافی: ۱۱/۱۹۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۱۲ ح ۱۸۷۱

(4) مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۳؛ مدارک الاحکام: ۶/۴۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۰۷؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۱۶۴؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۵۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۸۲

(5) تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۲ ح ۷۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۳ ح ۱۲۸۹۲؛ الوافی: ۱۱/۱۹۵؛ ذکری الشیعہ: ۲/۱۸۰

(6) ملاذ الاخیار: ۷/۸۴؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۶۳؛ منتہی المطلب: ۹/۹۳؛ غنائم الایام: ۵/۸۰؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۵۰؛ الصوم فی الشریعۃ: ۹/۲۷۹

{1322} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ الصَّائِمِ يَقْلِسُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيْءُ مِنَ الطَّعَامِ أَ يُفَطِّرُهُ ذَلِكَ قَالَ لَا قُلْتُ فَإِنِ ازْدَرَدَهُ بَعْدَ أَنْ صَارَ عَلَى لِسَانِهِ قَالَ (لَا يُفَطِّرُهُ ذَلِكَ).

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روزہ دار کے متعلق پوچھا گیا کہ جس کے پیٹ سے منہ تک کھانا وغیرہ آجائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں

میں نے عرض کیا: اگر زبان پر آنے کے بعد اسے نگل جائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1323} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَلْسِ وَ هِيَ الْجُشْأَةُ يَرْتَفِعُ الطَّعَامُ مِنْ جَوْفِ الرَّجُلِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ تَقَيَّأَ وَ هُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْقُضُ ذَلِكَ وُضُوءَهُ وَ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَهُ وَ لَا يُفَطِّرُ صِيَامَهُ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اسے اس طرح ڈکار آیا کہ جس سے اس کے پیٹ سے کچھ طعام اس کے منہ تک پہنچ گیا مگر اس نے عمداً اس کی کوشش نہیں کی تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے نہ وضو ٹوٹتا ہے، نہ نماز باطل ہوتی ہے اور نہ ہی روزہ ٹوٹتا ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۵ ح ۷۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۸ ح ۱۲۹۱۳؛ الوافی: ۱۱/۱۷۹

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۵۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۵۲۶؛ الجعہ: ۴/۲۳۱؛ غنائم الایام: ۵/۴۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۶۲؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۴۳۲؛ الدلائل فی شرح: ۳/۹۱؛ شرح مازندرانی: ۴/۱۱۷؛ شرح العروہ: ۲۱/۲۵۲؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۴۸۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۰۸

[3] الکافی: ۴/۱۰۸ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۴ ح ۷۹۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۹۰ ح ۱۲۹۱۸؛ الوافی: ۱۱/۱۸۰؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۸۹؛ مستطرفات السرائر: ۱۰۲ ح ۳۷

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۵۳؛ مدارک العروۃ: ۲۰/۲۹۴؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۲۴۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۳۵۴؛ مہذب الاحکام: ۱۰/۱۲۱

{1324} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصَّائِمُ يَشَمُّ الرَّيْحَانَ وَ الطِّيبَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار خوشبودار پودے اور خوشبو سونگھ سکتا ہے تو آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۱)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۲)

{1325} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي أُقَبِّلُ بِنْتاً لِي صَغِيرَةً وَ أَنَا صَائِمٌ فَيَدْخُلُ فِي جَوْفِي مِنْ رِيقِهَا شَيْءٌ قَالَ فَقَالَ لِي لَا بَأْسَ لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ.

۞ ابو لاد حناط سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ایک چھوٹی سی بیٹی ہے اور میں روزہ سے ہوتا ہوں تو (پیار کی وجہ سے اس کی زبان منہ میں لینے سے) اس کی تھوک میرے پیٹ میں چلی جاتی ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے تم پر کچھ بھی نہیں ہے۔ (۳)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۴)

{1326} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصَّائِمُ يُقَبِّلُ قَالَ نَعَمْ وَ يُعْطِيهَا لِسَانَهُ تَمُصُّهُ.

۞ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا روزہ دار بوسہ دے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اور اسے (یعنی اپنی اہلیہ یا بچی کو) اپنی زبان بھی دے سکتا ہے تا کہ وہ اسے چوسے۔ (۵)

---

(۱) الکافی: ۴/ ۱۱۳ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۹۱ ح ۱۲۹۲۲؛ الوافی: ۱۱/ ۲۰۷؛ المعتبر: ۲/ ۶۶۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۶۶ ح ۸۰۰؛ الاستبصار: ۲/ ۹۲ ح ۲۹۶

(۲) مرآۃ العقول: ۱۶/ ۲۹۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۰۵؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۱۳۰؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۷۴؛ منتہی المطلب: ۹/ ۱۸۶

(۳) تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۱۹ ح ۹۷۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۰۲ ح ۱۲۸۶۰؛ الوافی: ۱۱/ ۲۰۳؛ موسوعہ شہید اول: ۱۴/ ۱۶۰

(۴) ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۵۲؛ الدرر النجفیہ: ۴/ ۹؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۱۰۶؛ مصباح الہدیٰ: ۷/ ۸۸؛ غنائم الایام: ۵/ ۷۷

(۵) تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۱۹ ح ۹۷۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۰۲ ح ۱۲۹۶؛ الوافی: ۱۱/ ۲۱۶؛ موسوعہ شہید اول: ۱۴/ ۱۶۰؛ مسند ابی بصیر: ۲/ ۲۰۲

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [1]

{1327} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ قَالَ: ثَلاَثَةٌ لاَ يُفَطِّرْنَ ٱلصَّائِمَ ٱلْقَيْءُ وَ ٱلاِحْتِلاَمُ وَ ٱلْحِجَامَةُ وَ قَدِ ٱحْتَجَمَ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُوَ صَائِمٌ وَ كَانَ لاَ يَرَى بَأْساً بِٱلْكُحْلِ لِلصَّائِمِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوارؑ سے روایت کی ہے کہ تین چیزیں روزہ دار کے روزہ کو نہیں توڑتی ہیں: قے، احتلام اور پچھنے لگوانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنا لگوایا ہے اور وہ روزہ دار کے لئے سرمہ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں جانتے تھے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [3]

{1328} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ٱبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ ٱلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ ٱلْمَرْأَةِ ٱلصَّائِمَةِ تَطْبُخُ ٱلْقِدْرَ فَتَذُوقُ ٱلْمَرَقَةَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ قَالَ وَ سُئِلَ عَنِ ٱلْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا ٱلصَّبِيُّ وَ هِيَ صَائِمَةٌ فَتَمْضَغُ ٱلْخُبْزَ وَ تُطْعِمُهُ فَقَالَ لاَ بَأْسَ وَ ٱلطَّيْرَ إِنْ كَانَ لَهَا.

حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی روزہ دار عورت ہانڈی پکا رہی ہو تو کیا شوربے کا ذائقہ چکھ سکتی ہے تا کہ (کمی وبیشی) دیکھ سکے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر آپؑ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت کا بچہ ہے تو کیا وہ روزہ کی حالت میں اسے روٹی چبا کر کھلا سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اور اگر پرندہ ہو تو بھی ایسا کر سکتی ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [5]

---

[1] ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۱؛ مصباح الہدیٰ: ۷/۳۸۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۰۶؛ الدرر النجفیہ: ۴/۹

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۳؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۳

[3] مستند العروہ: ۱/۱۲۱؛ وسائل العباد: ۲/۲۸۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۰؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۲۱/۲۴۸؛ شرح مازندرانی: ۴/۱۷۸؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۴۵؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴۶

[4] الکافی: ۴/۱۱۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۲ ح ۹۴۲؛ الاستبصار: ۲/۹۵ ح ۳۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۰۵ ح ۱۲۹۷۱ و ۱۰/۱۰۸ ح ۱۲۹۷۹؛ الوافی: ۱۱/۱۹۸؛

[5] مدارک الاحکام: ۶/۷۱؛ منتہی المطلب: ۹/۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۳۰؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۷

{1329} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنِي غِيَاثٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَزْدَرِدَ الصَّائِمُ نُخَامَتَهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر روزہ دار اپنی بلغم نگل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{1330} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَعْطَشُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَمَصَّ الْخَاتَمَ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسے ماہ رمضان میں پیاس لگتی ہے کہ اگر وہ انگوٹھی چوسے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1331} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْخَيْطِ الْأَبْيَضِ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ قَالَ وَ كَانَ بِلاَلٌ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَ كَانَ أَعْمَى يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ وَ يُؤَذِّنُ بِلاَلٌ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا سَمِعْتُمْ صَوْتَ بِلاَلٍ فَدَعُوا الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ فَقَدْ أَصْبَحْتُمْ.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ سفید دھاگہ کیا ہے جو سیاہ دھاگہ سے جدا ہوتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: جب دن کی روشنی رات کی سیاہی سے الگ ہوجائے۔

پھر فرمایا: جناب بلال اور جناب ابن مکتوم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موذن تھے مگر ابن مکتوم نابینا ہونے کی وجہ سے رات کو اذان دیتے تھے اور بلال طلوع فجر کے بعد پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بلال کی اذان سنو تو کھانا پینا ترک کردیا کرو کیونکہ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۹؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۳۲۰؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۹

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۳۰۰؛ غنائم الایام: ۵/۸۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۶۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۹۶؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۶۱

اس وقت صبح ہوجاتی ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1332} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقُلْتُ مَتَى يَحْرُمُ الطَّعَامُ وَ الشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَ تَحِلُّ الصَّلاَةُ صَلاَةُ الْفَجْرِ فَقَالَ إِذَا اعْتَرَضَ الْفَجْرُ وَ كَانَ كَالْقُبْطِيَّةِ الْبَيْضَاءِ فَثَمَّ يَحْرُمُ الطَّعَامُ وَ يَحِلُّ الصِّيَامُ وَ تَحِلُّ الصَّلاَةُ صَلاَةُ الْفَجْرِ قُلْتُ فَلَسْنَا فِي وَقْتٍ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ شُعَاعُ الشَّمْسِ فَقَالَ هَيْهَاتَ أَيْنَ تَذْهَبُ تِلْكَ صَلاَةُ الصِّبْيَانِ.

✪ ابوبصیر لیث مرادی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ روزہ دار پر کب کھانا پینا حرام ہوتا ہے اور کب نماز کا پڑھنا مباح ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب فجر سفید کتان سے بنے ہوئے کپڑے کی طرح افق پر پھیل جائے پس اس وقت روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہوجاتا ہے اور نماز صبح کا پڑھنا حلال ہوجاتا ہے

میں عرض گزار ہوا کہ کیا سورج کی شعاعیں پھوٹنے تک ہمارا وقت باقی نہیں رہتا؟

آپؑ نے فرمایا: تم کہاں چلے گئے یہ تو بچوں کا وقت ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1333} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ آمُرُ الْجَارِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْ لاَ فَتَقُولُ لَمْ يَطْلُعْ فَآكُلُ ثُمَّ أَنْظُرُهُ فَأَجِدُهُ قَدْ طَلَعَ حِينَ نَظَرَتْ قَالَ تُتِمُّ يَوْمَكَ ثُمَّ تَقْضِيهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَنْتَ الَّذِي نَظَرْتَ مَا كَانَ عَلَيْكَ قَضَاؤُهُ.

---

[1] الکافی: ۹۸/۴ ح ۳؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۳۱/۲ ح ۱۹۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۱/۱۰ ح ۱۲۹۸۷؛ الوافی: ۲۲۸/۱۱؛ بحارالانوار: ۲۶۵/۲۲ و ۱۱۱/۸۰؛ تہذیب الاحکام: ۱۸۳/۴ ح ۵۱۳

[2] مرآۃ العقول: ۲۲۶/۱۶؛ بحارالانوار: ۱۱۱/۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۹۵/۲؛ ملاذ الاخیار: ۴۹۳/۶؛ روضۃ المتقین: ۲۵۶/۲

[3] الکافی: ۹۹/۴ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۱۸۵/۴ ح ۵۱۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱۳۰/۲ ح ۱۹۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۰۹/۴ ح ۴۹۳۴؛ الوافی: ۲۲۹/۱۱

[4] مرآۃ العقول: ۲۲۷/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۴۹۳/۶؛ روضۃ المتقین: ۳۶۰/۳؛ منتھی المطلب: ۵۳/۹؛ مصباح الفقیہ: ۲۸/۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۹۵/۲؛ التنقیح فی شرح: ۱۹۱/۲؛ شرح العروۃ: ۱۹۹/۱۱

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی کنیز کو حکم دیتا ہوں کہ دیکھے فجر طلوع ہوئی ہے یا نہیں پس وہ مجھے بتاتی ہے کہ ابھی طلوع نہیں ہوئی لہٰذا میں سحری کھالیتا ہوں پھر جب خود دیکھتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ جب اس نے دیکھا تھا تو صبح طلوع ہو چکی تھی (تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اپنے اس دن کے روزے کو مکمل کرو پھر اس کی قضا بھی کرو کیونکہ اگر تم نے خود دیکھ لیا ہوتا تو تم پر قضا نہ ہوتی۔ [1]

تحقیق: حدیث حسن اور صحیح ہے۔ [2]

{1334} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ رَجُلٍ خَرَجَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أَصْحَابُهُ يَتَسَحَّرُونَ فِي بَيْتٍ فَنَظَرَ إِلَى الْفَجْرِ فَنَادَاهُمْ أَنَّهُ قَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ فَكَفَّ بَعْضٌ وَ ظَنَّ بَعْضٌ أَنَّهُ يَسْخَرُ فَأَكَلَ فَقَالَ يُتِمُّ وَ يَقْضِي.

✪ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں باہر نکلا جبکہ اس کے ساتھ مکان کے اندر سحری کھا رہے تھے پس اس نے دیکھا کہ فجر طلوع ہوگئی ہے تو اس نے ان کو صدا دے کر کہا کہ فجر طلوع ہو چکی ہے چنانچہ بعض لوگوں نے کھانے سے ہاتھ روک لیا اور بعض یہ کہہ کر کھاتے رہے کہ وہ مزاق کر رہا ہے (مگر بعد میں معلوم ہوا کہ خبر سچی تھی تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس دن کا روزہ مکمل کرے اور قضا بھی کرے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1335} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ قَامَا فَنَظَرَا إِلَى الْفَجْرِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا هُوَ ذَا وَ قَالَ الْآخَرُ مَا أَرَى شَيْئاً قَالَ فَلْيَأْكُلِ الَّذِي لَمْ يَسْتَبِنْ لَهُ الْفَجْرُ وَ قَدْ حَرُمَ عَلَى الَّذِي زَعَمَ أَنَّهُ رَأَى الْفَجْرَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: كُلُوا وَ اشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

---

[1] الکافی: ۴/۹۷ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۹ ح ۸۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۱۸ ح ۱۳۰۰۲؛ الوافی: ۱۱/۲۸۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۱ ح ۳۶۸؛ المعتبر: ۲/۶۷۶

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۴۳؛ منتھی المطلب: ۹/۱۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۲۱؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۶۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۶۴؛ غنائم الایام: ۵/۱۵۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۵۲؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۵۶؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۸۶؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۰۹؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۳۷

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۱ ح ۱۹۳؛ الکافی: ۴/۹۷ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۷۰ ح ۸۱۴؛ الوافی: ۱۱/۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۱۸ ح ۱۳۰۰۳؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۰۲

[4] مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۲۰۶؛ غنائم الایام: ۵/۱۵۶؛ منتھی المطلب: ۹/۱۵۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۸۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۱۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۵۴؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۲۳؛ مدارک الاحکام: ۶/۹۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۶۴

لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ .

سماعہ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ دو شخص صبح صادق دیکھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک نے کہا کہ وہ یہ موجود ہے جبکہ دوسرے نے کہا کہ مجھے تو کچھ نظر نہیں آ رہا تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: جس شخص پر صبح صادق واضح نہیں ہوئی وہ کھائے پیے مگر اس شخص پر کھانا پینا حرام ہے جس کا گمان ہے کہ اس نے صبح صادق دیکھی ہے چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: ''اور خورد و نوش کرو یہاں تک کہ تم پر فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے نمایاں ہو جائے۔(البقرہ:۱۸۷)''[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1336} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَسَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي قَوْمٍ صَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ فَغَشِيَهُمْ سَحَابٌ أَسْوَدُ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَرَأَوْا أَنَّهُ اللَّيْلُ فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ ثُمَّ إِنَّ السَّحَابَ انْجَلَى فَإِذَا الشَّمْسُ قَالَ عَلَى الَّذِي أَفْطَرَ صِيَامُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ فَمَنْ أَكَلَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ اللَّيْلُ فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ لِأَنَّهُ أَكَلَ مُتَعَمِّداً .

ابوبصیر اور سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جنہوں نے سیاہ بادل کی وجہ سے رات سمجھ کر روزہ افطار کر دیا اور بعد ازاں جب بادل پھٹا تو معلوم ہوا کہ ابھی تو دن موجود ہے تو جنہوں نے روزہ افطار کیا ہے ان پر اس کی قضا واجب ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ''اور روزوں کو رات تک پورا کرو (البقرۃ:۱۸۷)''۔ پس جو شخص رات داخل ہونے سے پہلے کھائے اس پر اس کی قضا واجب ہے کیونکہ اس نے عمداً کھایا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

{1337} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

---

[1] الکافی: ۴/۹۷ ح ۷؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۱ ح ۱۹۳۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۷ ح ۹۶۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۱۹ ح ۱۳۰۰۴؛ الوافی: ۱۱/۲۳۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۱۷۴

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۱؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۷۹؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۳۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۲۴

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۷۰ ح ۸۱۵؛ الاستبصار: ۲/۱۱۵ ح ۳۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۲۱ ح ۱۳۰۰۸؛ الوافی: ۱۱/۲۴۲؛ المعتبر: ۲/۶۹۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۷/۹۲؛ غنائم الایام: ۵/۲۲؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۲۰۹؛ کتاب الصوم (تراث الانصار): ۹۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۸۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۵۹؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۸۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۲؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۸۵؛ شرح العروۃ: ۲۱/۳۲۸؛ فقہ الصادق: ۸/۱۵۷

مَهْزِيَارَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: وَقْتُ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَ الْقُرْصُ فَإِنْ رَأَيْتَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ قَدْ صَلَّيْتَ أَعَدْتَ الصَّلاَةَ وَ مَضَى صَوْمُكَ وَ تَكُفُّ عَنِ الطَّعَامِ إِنْ كُنْتَ قَدْ أَصَبْتَ مِنْهُ شَيْئاً.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مغرب کا وقت وہ ہے جب آفتاب کا گولہ چھپ جائے اور اگر نماز پڑھنے کے بعد تمہیں سورج نظر آجائے تو تمہیں نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا اور اگر کچھ طعام کھا چکا ہے تو اس سے رکنا پڑے گا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1338} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ وَقْتِ إِفْطَارِ الصَّائِمِ قَالَ حِينَ يَبْدُو ثَلاَثَةُ أَنْجُمٍ وَ قَالَ لِرَجُلٍ ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ فَأَفْطَرَ ثُمَّ أَبْصَرَ الشَّمْسَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روزہ دار کے لئے افطاری کا وقت پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: جب تین تارے نکل آئیں۔

پھر آپؑ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے رات کا گمان کر کے روزہ افطار کر دیا تھا اور بعد میں سورج کو دیکھا تو آپؑ نے فرمایا: اس پر قضا نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1339} عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَمَضَانَ تُصَلِّي ثُمَّ تُفْطِرُ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ مَعَ قَوْمٍ يَنْتَظِرُونَ الْإِفْطَارَ فَإِنْ كُنْتَ مَعَهُمْ فَلاَ تُخَالِفْ عَلَيْهِمْ وَ أَفْطِرْ ثُمَّ صَلِّ وَ إِلاَّ فَابْدَأْ بِالصَّلاَةِ قُلْتُ وَ لِمَ ذٰلِكَ قَالَ لِأَنَّهُ قَدْ حَضَرَكَ فَرْضَانِ الْإِفْطَارُ وَ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۳؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۲۶۳

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۶۳؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۳۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۲۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۱۹۱؛ مدارک الاحکام: ۳/۹۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۴/۸۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۵۰۹؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۱۸۷؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۹۴؛ جواہر الکلام: ۷/۱۰۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۷۴۳؛ کتاب الصلاۃ الانصاری: ۶۷

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۸ ح ۹۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۲۴ ح ۱۳۰۱۶؛ الوافی: ۱۱/۲۳۲

[4] غنائم الایام: ۵/۱۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۵۰۹؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۳۸۰؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۸۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۱۳۱؛ سند العروۃ (الصلاۃ): ۱/۱۵۱؛ کشف اللثام: ۳/۹۳؛ تکمیل مشارق الشموس: ۸۰۴؛ مدارک الاحکام: ۶/۹۵

اَلصَّلاَةُ فَابْدَأْ بِأَفْضَلِهِمَا وَ أَفْضَلُهُمَا اَلصَّلاَةُ ثُمَّ قَالَ تُصَلِّي وَ أَنْتَ صَائِمٌ فَتُكْتَبُ صَلاَتُكَ تِلْكَ فَتَخْتِمُ بِالصَّوْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ.

۞ زرارہ اور فضیل سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان میں پہلے نماز پڑھ پھر روزہ افطار کر مگر یہ کہ تم کچھ لوگوں کے ہمراہ ہو جو تمہارے ہمراہ افطار کرنے کا انتظار کر رہے ہوں پس اگر تو ان کے ہمراہ افطار کرنے کا عادی ہے تو پھر اپنے معمول کی خلاف ورزی نہ کر اور افطار کر کے نماز پڑھ اور اگر یہ صورت حال نہ ہو تو پھر پہلے نماز پڑھ۔

راوی نے عرض کیا: ایسا کیوں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: دو فرض اکٹھے ہو گئے ہیں: افطار اور نماز تو ان میں سے افضل سے ابتداء کر اور افضل نماز ہے۔

پھر فرمایا: نماز پڑھ جبکہ تو روزہ سے ہو تو اس طرح تیری نماز لکھی جائے گی اور اس کا خاتمہ روزہ سے کر تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1340} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي اَلْيَوْمِ اَلَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَالَ يَا غُلاَمُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ أَ صَامَ اَلسُّلْطَانُ أَمْ لاَ فَذَهَبَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ لاَ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَتَغَدَّيْنَا مَعَهُ.

۞ عیسیٰ بن ابو منصور سے روایت ہے کہ میں اس دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا جس میں شک تھا کہ آج ماہ رمضان کا روزہ ہے یا نہیں؟

امامؑ نے نوکر سے فرمایا: جا اور جا کر دیکھ کہ حاکم نے روزہ رکھا ہے کہ نہیں؟

چنانچہ نوکر گیا اور آ کر بتایا کہ اس نے نہیں رکھا۔ پس امامؑ نے دوپہر کا کھانا طلب کیا اور ہم نے آپؑ کے ساتھ کھایا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1341} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۱۹۸/۴ ح ۵۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۵۰/۱۰ ح ۱۳۰۸۰؛ الوافی: ۲۴۵/۱۱؛ مصباح المتہجد: ۶۲۶

[2] ملاذ الاخیار: ۵۲۵/۶؛ شرح العروۃ: ۳۳۹/۲۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۸ ۰ ۷؛ جواہر الکلام: ۳۸۵/۱۶؛ مستند العروۃ: ۳۲۰/۱؛ مصباح الہدیٰ: ۲۸۰/۸؛ مدارک الاحکام: ۱۹۱/۶

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱۲۷/۲ ح ۱۹۲۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۱/۱۰ ح ۱۳۰۳۱؛ الوافی: ۵۸/۱۱؛ الفصول المہمہ: ۵۹۲/۱

[4] روضۃ المتقین: ۳۵۴/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۴۵۰/۶؛ الانصاف فی مسائل: ۳۳۸/۲؛ رویت ہلال: ۹۸۳/۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۸۶/۲؛ براھین الحج للفقہا: ۲۱۴/۳؛ حیویات فقہیہ: ۱۸۵

مُسلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : إِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَ بَصَرُكَ وَ جِلْدُكَ وَ عَدَّدَ أَشْيَاءَ غَيْرَ هَذَا قَالَ وَ لاَ يَكُونُ يَوْمُ صَوْمِكَ كَيَوْمِ فِطْرِكَ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو چاہیے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھ، بال، تمہارا چمڑا اور امامؑ نے دیگر اعضاء بھی شمار کئے کہ ان سب کا بھی روزہ ہو اور تمہارے روزے کا دن تمہارے افطار والے دن کی مانند نہیں ہونا چاہیے۔ [۱]

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [۲]

وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں

## وہ چیزیں جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں:

{1342} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِبَاطٍ عَنِ اِبْنِ مُسْكَانَ عَنْ لَيْثٍ اَلْمُرَادِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلصَّائِمِ يَحْتَجِمُ وَ يَصُبُّ فِي أُذُنِهِ اَلدُّهْنَ قَالَ لاَ بَأْسَ إِلاَّ اَلسُّعُوطَ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ.

۞ لیث مرادی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پچھنا لگوا سکتا ہے اور اپنے کان میں تیل ڈال سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے مگر ناک میں دوا چڑھائے کہ یہ مکروہ ہے۔ [۳]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [۴]

{1343} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْكُحْلِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ إِذَا كَانَ كُحْلاً لَيْسَ فِيهِ مِسْكٌ وَ لَيْسَ لَهُ طَعْمٌ فِي اَلْحَلْقِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ سماعہ بن مھران سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ کیا روزہ دار سرمہ لگا سکتا ہے؟

---

[۱] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۵۷۷؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۳؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۲۶۳

[۲] ملاذ الاخیار: ۶/۵۱۵؛ منتھی المطلب: ۹/۸۷ و ۲۰۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۹۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۳۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/۲۴۷؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۲؛ غنائم الایام: ۵/۲۲۸؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۵۱

[۳] الکافی: ۴/۱۱۰ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۴ ح ۵۹۲؛ الوافی: ۱۱/۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۳ ح ۱۲۷۸۶

[۴] مراۃ العقول: ۱۶/۲۹۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۳۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۸۵؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۳/۳۴۶؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الصوم): ۵۰؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۳۴؛ مدارک العروۃ: ۲۰/۳۵۴

آپؑ نے فرمایا: جب سرمہ ایسا ہو کہ اس میں مشک نہ ہو اور نہ ہی حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ②

{1344} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّائِمِ أَ يَحْتَجِمُ فَقَالَ إِنِّي أَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ أَ مَا يَتَخَوَّفُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ مَا ذَا يَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ قَالَ الْغَشَيَانَ أَوْ تَثُورَ بِهِ مِرَّةٌ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ قَوِيَ عَلَى ذَلِكَ وَ لَمْ يَخْشَ شَيْئاً قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پچھنے لگوا سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے کیا اسے اپنے بارے میں اندیشہ نہیں ہے؟

میں نے عرض کیا: کس چیز کا اندیشہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: غشی کا یا صفراء و سوداء کے جوش مارنے کا

میں نے عرض کیا: اگر وہ طاقتور ہو اور اسے ان چیزوں میں سے کسی چیز کا اندیشہ نہ ہو تو پھر آپؑ کیا فرمائیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: اس صورت میں اگر چاہے تو لگوا سکتا ہے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{1345} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَ هُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لاَ بَأْسَ مَا لَمْ يَخْشَ ضَعْفاً.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پانی سے مسواک کر سکتا ہے؟

---

① الکافی: ۴/ ۱۱۱ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۵۹ ح ۷۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۷۴ ح ۱۲۸۹۳؛ الاستبصار: ۲/ ۹۰ ح ۲۸۳؛ الوافی: ۱۱/ ۱۹۰

② مرآۃ العقول: ۱۶/ ۲۹۲؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۳۳۴؛ غنائم الایام: ۵/ ۲۱۹؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱/ ۱۹۷؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۱۸۷؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم) ۱۲۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۳۲

③ الکافی: ۴/ ۱۰۹ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۱۰ ح ۱۸۶۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۶۱ ح ۷۷۷؛ الاستبصار: ۲/ ۹۱ ح ۲۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۷۷ ح ۱۲۸۷۴؛ الوافی: ۱۱/ ۱۸۵

④ مرآۃ العقول: ۱۶/ ۲۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۰۴؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۱۲۷؛ منتہی المطلب: ۹/ ۱۸۹؛ مدارک العروۃ: ۲۰/ ۳۵۰؛ الذبدۃ الفقہیہ: ۳/ ۱۹۲؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۱۴۸؛ مجمع الفائدۃ: ۵/ ۱۰۸؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۱۸۸؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۳۳

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے البتہ ترمسواک سے نہ کرے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ ②

{1346} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّائِمِ أَ يَسْتَاكُ بِالْمَاءِ قَالَ لاَ بَأْسَ وَ لاَ يَسْتَاكُ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار پانی سے مسواک کر سکتا ہے؟
آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے البتہ ترمسواک سے نہ کرے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ ④

{1347} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ كَرِهَ لِلصَّائِمِ أَنْ يَسْتَاكَ بِسِوَاكٍ رَطْبٍ وَ قَالَ لاَ يَضُرُّ أَنْ يَبُلَّ سِوَاكَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَنْفُضَهُ حَتَّى لاَ يَبْقَى فِيهِ شَيْءٌ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام روزہ دار کے لئے ترمسواک مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر وہ اپنے مسواک کو پانی سے بھگو کر جھاڑ دے تاکہ اس پر پانی کا کچھ اثر باقی نہ رہے تو پھر کوئی ضرر نہیں ہے۔ ⑤

## تحقیق:

حدیث حسن یا صحیح ہے۔ ⑥

{1348} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: يَنْهَى عَنِ النَّرْجِسِ لِلصَّائِمِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ لِمَ قَالَ لِأَنَّهُ رَيْحَانُ الْأَعَاجِمِ.

۞ ابن رئاب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنا کہ آپؑ روزہ دار کو نرجس (نرگس کا خوشبودار پھول

---

① الکافی: ۴/۱۰۹ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۱۳ ح ۲۹۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۱ ح ۷۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۱ ح ۱۲۸۸۸؛ الوافی: ۱۱/۱۸۷

② مرآۃ العقول: ۱۶/۲۸۸؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۱۰؛ لوامع صاحبقرانی ۶/۸۳ ؛ ملاذ الاخیار: ۷/۴ ؛ غنائم الایام: ۵/۲۲۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۲۷؛

③ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

④ مستند الشیعہ: ۱۰/۳۰۴؛ تکمیل مشارق الشموس: ۷۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۷/۵۸؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۲

⑤ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

⑥ مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۳؛ مدارک الاحکام: ۶/۴۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۰۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۹۱۲؛ منتھی المطلب: ۹/۹۵

سونگھنے) سے منع کرتے تھے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! یہ (منع) کیوں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیونکہ یہ عجمیوں کا خوشبودار پودا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث قوی یا حسن کالصحیح یا کالصحیح ہے۔[2]

{1349} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ: أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَرِهَ الْمِسْكَ أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهِ الصَّائِمُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ روزہ دار کے لئے مشک کی خوشبو لگانا مکروہ سمجھتے تھے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1350} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَمَسُّ مِنَ الْمَرْأَةِ شَيْئاً أَ يُفْسِدُ ذَلِكَ صَوْمَهُ أَوْ يَنْقُضُهُ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ الشَّابِّ مَخَافَةَ أَنْ يَسْبِقَهُ الْمَنِيُّ.

حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی (روزہ دار) شخص عورت کو چھوئے تو کیا اس سے اس کا روزہ باطل ہوگا یا اس کو کوئی نقصان ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: یہ بات ایک جوان کے لئے مکروہ ہے اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اس کی منی خارج نہ ہو جائے۔[5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[6]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱۱۴/۲ ح ۱۸۷۵؛ الکافی: ۱۱۲/۴ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۲۶۶/۴ ح ۸۰۴؛ الاستبصار: ۹۴/۲ ح ۳۰۲؛ علل الشرائع: ۳۸۳/۲ ح ۳؛ بحار الانوار: ۴۷/۹۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۹۲/۱۰ ح ۱۲۹۲۵؛ الوافی: ۲۰۷/۱۱

[2] روضۃ المتقین: ۳۱۴/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۳۸۹/۶

[3] تہذیب الاحکام: ۲۶۰/۴ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۹۰/۲ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۸۰/۱۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۸۶/۱۱؛ المعتبر: ۲۶۳/۲

[4] مرآۃ العقول: ۲۹۴/۱۶؛ ملاذ الاخیار: ۵۶/۷

[5] الکافی: ۱۰۴/۴ ح ۱؛ الوافی: ۲۱۱/۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۹۷/۱۰ ح ۱۲۹۳۰

[6] مرآۃ العقول: ۲۷۶/۱۶؛ کتاب الصوم مختصری: ۱۱۸؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۲۹؛ کتاب الصوم الانصاری: ۵۲

{1351} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مَا تَقُولُ فِي الصَّائِمِ يُقَبِّلُ الْجَارِيَةَ وَ الْمَرْأَةَ فَقَالَ أَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ مِثْلِي وَ مِثْلُكَ فَلاَ بَأْسَ وَ أَمَّا الشَّابُّ الشَّبِقُ فَلاَ لِأَنَّهُ لاَ يُؤْمَنُ وَ الْقُبْلَةُ إِحْدَى الشَّهْوَتَيْنِ قُلْتُ فَمَا تَرَى فِي مِثْلِي تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيُلاَعِبُهَا فَقَالَ لِي إِنَّكَ لَشَبِقٌ يَا أَبَا حَازِمٍ الْحَدِيثَ.

❁ منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپؑ اس روزہ دار کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو اپنی کنیز یا بیوی کو بوسہ دے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر مجھ یا تجھ جیسا بوڑھا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے اور اگر جوان کثیر الشہوۃ ہو تو وہ ایسا نہ کرے کیونکہ اسے (منی نکلنے کا) اطمینان نہیں ہے اور بوسہ بھی دو شہوتوں میں سے ایک ہے۔

میں نے عرض کیا: اگر میرے جیسے (بوڑھے) کی کنیز ہو تو وہ اس سے ملاعبت کر سکتا ہے؟

آپؑ نے مجھے فرمایا: اے ابو حازم! تم تو بہت شہوت والے ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1352} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : يَا مُحَمَّدُ إِيَّاكَ أَنْ تَمْضَغَ عِلْكاً فَإِنِّي مَضَغْتُ الْيَوْمَ عِلْكاً وَ أَنَا صَائِمٌ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئاً.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! گوند نہ چبانا کیونکہ میں نے اسے آج چبایا جبکہ میں روزہ سے تھا تو میں نے اس سے اپنے نفس میں کچھ (نفرت) محسوس کی۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1353} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الصَّائِمِ يَذُوقُ الشَّيْءَ وَ لاَ يَبْلَعُهُ قَالَ لاَ.

---

[1] الکافی: ۴/۱۰۴ ح ۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۹۷ ح ۱۲۹۴۲؛ الوافی: ۱۱/۲۱۲

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۷۷؛ کتاب الصوم الانصاری: ۵۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۴

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۴؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۴

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۷؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱۲۶؛ کتاب الصوم مختصری: ۸/۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۹۶

✿ سعید اعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا روزہ دار نگلے بغیر صرف کسی چیز کا ذائقہ چکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1354} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ: لاَ يُنْشَدُ الشِّعْرُ بِاللَّيْلِ وَ لاَ يُنْشَدُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِلَيْلٍ وَ لاَ نَهَارٍ فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ يَا أَبَتَاهْ فَإِنَّهُ فِينَا قَالَ وَ إِنْ كَانَ فِينَا.

✿ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رات میں شعر نہ پڑھا کرو اور نہ ہی ماہ رمضان کی رات اور دن میں شعر پڑھا کرو۔

اسماعیل نے آپؑ سے عرض کیا: اے بابا جان! اگر چہ (شعر) ہمارے بارے میں ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اگر چہ ہمارے حق میں ہو (پھر بھی نہ پڑھا کرو)۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

{1355} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: يُكْرَهُ رِوَايَةُ الشِّعْرِ لِلصَّائِمِ وَ لِلْمُحْرِمِ وَ فِي الْحَرَمِ وَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ أَنْ يُرْوَى بِاللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَ شِعْرَ حَقٍّ قَالَ وَ إِنْ كَانَ شِعْرَ حَقٍّ.

✿ حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ روزہ دار کے لئے، محرم کے لئے، حرم کے اندر، جمعہ کے دن اور رات میں شعر پڑھنا مکروہ ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر چہ شعر حق ہو؟

آپؑ نے فرمایا: اگر چہ شعر حق ہی ہو۔ (5)

---

(1) الکافی: ۴/۱۱۵ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۲ ح ۹۴۳؛ الاستبصار: ۲/۹۵ ح ۳۰۹؛ الوافی: ۱۱/۲۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۰۶ ح ۱۲۹۷۴

(2) مرآۃ العقول: ۱۶/۲۹۸؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۴۰؛ کتاب الصوم منتظری: ۴۲۳؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۸/۱۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۲۷

(3) تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۹ ح ۹۷۲؛ الکافی: ۴/۸۸ ح ۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۰۸ ح ۱۸۵۹؛ الوافی: ۱۱/۲۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۶۹ ح ۱۳۱۳۸

(4) ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۱؛ منتہی المطلب: ۹/۲۰۴؛ مقامع الفضل: ۶۲۰؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۵۰۱؛ التعلیقۃ علی الرسالۃ: ۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۹۳؛ مہذب الاحکام: ۱۰/۱۴۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۹۴؛ المحجۃ البیضاء: ۵/۲۳۱؛ البحوث الہامۃ: ۲/۲۶۶

(5) تہذیب الاحکام: ۴/۱۹۵ ح ۵۵۸؛ الوافی: ۱۱/۲۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۶۹ ح ۱۳۱۳۷ و ۱۲/۵۲۵ ح ۱۷۰۹۵ و ۷/۳۰۲ ح ۹۲۹۱؛ مصباح المتہجد: ۲۶۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## ایسے مواقع جن میں روزے کی قضا اور کفارہ واجب ہوجاتے ہیں:

{1356} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يُجْنِبُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ حَتَّى يُصْبِحَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قُلْتُ فَإِنَّهُ اسْتَيْقَظَ ثُمَّ نَامَ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ فَلْيَقْضِ ذَلِكَ اَلْيَوْمَ عُقُوبَةً.

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص اول شب میں جنب ہوتا ہے اور سوجاتا ہے اور ماہ رمضان میں صبح تک سوتا رہتا ہے (تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔

پھر عرض کیا: اگر ایک بار جاگے اور پھر سوجائے یہاں تک کہ صبح ہوجائے (تو کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: بطور سزا اس دن کی قضا کرے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1357} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ أَجْنَبَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ ثُمَّ تَرَكَ الْغُسْلَ مُتَعَمِّداً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيناً قَالَ وَ قَالَ إِنَّهُ خَلِيقٌ أَنْ لاَ أَرَاهُ يُدْرِكُهُ أَبَداً.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ماہ رمضان کی کسی رات اپنے آپ کو جنب کیا اور پھر صبح صادق تک عمداً غسل نہ کیا تو وہ (کفارہ) میں ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ

---

[1] سداد العباد: ۳۰۴؛ تذکرۃ الفقہاء: ۶/ ۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۹۴؛ الفاتیح الجدیدہ مکارم: ۲۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۳۶؛ مستند الشیعہ: ۱۰/ ۳۱۳؛ مہذب الاحکام: ۱۰/ ۱۳۶؛ الحجۃ البیضاء: ۵/ ۲۳۱؛ مفاتیح الجنان: ۲۰۷

[2] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۱۲ ح ۶۱۵؛ الاستبصار: ۲/ ۸۷ ح ۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۶۱ ح ۱۲۸۳؛ الوافی: ۱۱/ ۲۶۵

[3] ملاذ الاخیار: ۵/ ۲۲۵؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۵۳؛ منتہی المطلب: ۹/ ۵۳؛ غنائم الایام: ۵/ ۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۴۳؛ شرح العروۃ: ۲۱/ ۲۲۰؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱/ ۲۰۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۳۲۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۹۷؛ کتاب الصوم تراث الانصاری: ۳۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۲۹۹؛ کتاب الصوم منتظری: ۲۰۰؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۲۵۰؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۹۷؛ ریاض المسائل: ۵/ ۳۱۷

مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

پھر فرمایا: وہ اس لائق ہے کہ میرے خیال کے مطابق وہ کبھی اس روزہ کی فضیلت کو نہیں پاسکے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[2]

{1358} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَجْنَبَ فِي رَمَضَانَ فَنَسِيَ أَنْ يَغْتَسِلَ حَتَّى خَرَجَ رَمَضَانُ قَالَ عَلَيْهِ قَضَاءُ الصَّلَاةِ وَ الصِّيَامِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ماہ رمضان کی کسی رات میں جنب ہوا اور غسل کرنا بھول گیا حتیٰ کہ پورا ماہ رمضان گزر گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر نماز اور روزہ کی قضا (واجب) ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1359} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ الْأَحْمَرِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ طَهُرَتْ بِلَيْلٍ مِنْ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَوَانَتْ أَنْ تَغْتَسِلَ فِي رَمَضَانَ حَتَّى أَصْبَحَتْ عَلَيْهَا قَضَاءُ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عورت رات میں (حیض وغیرہ سے) پاک ہو جائے اور ماہ رمضان میں غسل کرنے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۲ ح ۶۱۶؛ الاستبصار: ۲/۸۷ ح ۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۶۳ ح ۱۲۸۳۷؛ الوافی: ۱۱/۲۶۸

[2] شرح العروۃ: ۲۱/۸۶؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۹۶؛ منتھی المطلب: ۹/۷۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۸۰؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۵۱؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۷۶؛ فقہ الصادق ۸/۱۳۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۹۶؛ غنائم الایام: ۵/۱۰۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۰۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۱۶۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۵۴

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۲ ح ۹۹۰؛ الکافی: ۴/۱۰۶ ح ۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۳۸ ح ۱۳۳۱۳؛ مستدرک الوسائل: ۷/۳۳۲ ح ؛ بحار الانوار: ۸۵/۳۰۱؛ فقہ الرضاؑ: ۲۱۲؛ الوافی: ۱۱/۲۶۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۱۸ ح ؛ المعتبر: ۲/۷۰۵

[4] ملاذ الاخیار: ۷/۱۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۹۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲۰۶؛ منتھی المطلب: ۲/۲۶۱؛ المعتصم: ۱/۲۰۱؛ جواہر الکلام: ۱۷/۵۸؛ تفصیل الشریعہ: ۳/۲۷۸؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱۹۸؛ غنائم الایام: ۵/۳۶۵؛ تذکرۃ الفقہاء: ۶/۱۸۱؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۲۷۷؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۱۱؛ مصابیح الظلام: ۴/۲۴۴؛ مفتاح البصیرۃ: ۶/۱۹۱؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۲۸

میں سہل انگیزی کرے حتیٰ کہ صبح ہو جائے تو اس پر اس دن (کے روزے کے ساتھ) قضا واجب ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1360} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَيْءِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ إِنْ كَانَ شَيْءٌ يَبْدُرُهُ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ شَيْئاً يُكْرِهُ نَفْسَهُ عَلَيْهِ أَفْطَرَ وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ عَبِثَ بِالْمَاءِ يَتَمَضْمَضُ بِهِ مِنْ عَطَشٍ فَدَخَلَ حَلْقَهُ قَالَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي وُضُوءٍ فَلَا بَأْسَ.

❂ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ اگر ماہ رمضان میں قے آجائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر بے اختیار آجائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر روزہ دار طبیعت پر جبر و اکراہ کر کے کرے تو گویا اس نے روزہ توڑ دیا ہے اور اس پر اس کی قضا واجب ہے اور میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ ایک شخص (روزہ کی حالت میں) پیاس کی وجہ سے کلی کر رہا تھا کہ پانی اس کے حلق میں داخل ہو گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر قضا لازم ہے اور اگر وضو (واجبی) کرتے ہوئے ایسا اتفاق ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1361} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَسَحَّرَ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ وَقَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ وَتَبَيَّنَ فَقَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ ذَلِكَ ثُمَّ لْيَقْضِهِ وَإِنْ تَسَحَّرَ فِي غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَفْطَرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَبِي كَانَ لَيْلَةً يُصَلِّي وَأَنَا آكُلُ فَانْصَرَفَ فَقَالَ أَمَّا جَعْفَرٌ فَقَدْ أَكَلَ وَشَرِبَ بَعْدَ الْفَجْرِ فَأَمَرَنِي فَأَفْطَرْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ فِي غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے (گھر کے اندر بیٹھ کر) سحری کھائی اور جب گھر

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۱۰ ح ۶۰۷؛ الاستبصار: ۲/ ۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۸۰ ح ۱۲۸۸۳؛ الوافی: ۱۱/ ۱۸۶؛ المعتبر: ۲/ ۶۶۳

[2] ملاذ الاخیار: ۶/ ۳۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱/ ۲۳۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۱۵۵؛ معتصم الشیعہ: ۱/ ۹۳؛ بحار الانوار: ۳۰/ ۱۳۸۰؛ غنائم الایام: ۵/ ۱۱۱؛ مصابیح الظلام: ۴/ ۲۹؛ الدر الباہر: ۱/ ۴۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیۃ: ۲/ ۳۷؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱۱۷

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۲۲ ح ۹۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۷۱ ح ۱۲۸۵۵ و ۸۷ ح ۱۲۹۱۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۱۱ ح ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸؛ الوافی: ۱۱/ ۱۷۴ و ۱۷۸؛ ہدایۃ الامۃ: ۴/ ۲۰۱

[4] ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۵۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۰۶؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۳۰۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۳۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۱۶۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۵۱۷

سے باہر نکلا تو دیکھا کہ پو پھٹ چکی ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس روزہ کو مکمل کرے اور پھر اس کی قضا بھی کرے اور اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے علاوہ طلوع فجر کے بعد سحری کھائے تو وہ اس دن روزہ نہیں رکھے گا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) ایک رات نماز پڑھ رہے تھے اور میں (سحری) کھا رہا تھا تو انہوں نے فرمایا: جعفر (صادقؑ) نے طلوع فجر کے بعد کھایا پیا ہے اس لئے مجھے حکم دیا کہ میں آج روزہ نہ رکھوں اور یہ بات ماہ رمضان کے علاوہ تھی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1362} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبَ الْخَلِيلُ بْنُ هَاشِمٍ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ سَمِعَ الْوَطْءَ وَ النِّدَاءَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَظَنَّ أَنَّ النِّدَاءَ لِلسَّحُورِ فَجَامَعَ وَ خَرَجَ فَإِذَا الصُّبْحُ قَدْ أَسْفَرَ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِخَطِّهِ يَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

ابراہیم بن مہر یار سے روایت ہے کہ خلیل بن ہاشم نے امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں خط لکھا کہ ایک شخص نے صبح کی اذان سنی لیکن اس نے خیال کیا کہ یہ سحری کھانے کی اذان ہے پس اس نے (اپنی بیوی سے) مجامعت کر لی مگر بعد میں انکشاف ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی؟

پس امامؑ نے جواب لکھا کہ اس دن کے روزہ کی قضا کرے انشاءاللہ۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [4]

{1363} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ بَعْدَ مَا طَلَعَ الْفَجْرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. فَقَالَ إِنْ كَانَ قَامَ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ الْفَجْرَ فَأَكَلَ ثُمَّ عَادَ فَرَأَى الْفَجْرَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَ لاَ إِعَادَةَ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ قَامَ فَأَكَلَ وَ شَرِبَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْفَجْرِ فَرَأَى أَنَّهُ قَدْ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۲۶۹/۴ ح ۸۱۲؛ الکافی: ۹۶/۴ ح ۱؛ الاستبصار: ۱۱۶/۲ ح ۳۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۵/۱۰ ح ۱۲۹۹۵ و ۱۱۶ ح ۱۲۹۹۹؛ الوافی: ۲۸۹/۱۱

[2] ملاذ الاخیار: ۶۰/۷؛ منتھی المطلب: ۵۵/۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۵۰۱/۲؛ کتاب الصوم الانصاری: ۵۴

[3] تہذیب الاحکام: ۳۱۸/۴ ح ۹۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۱۵/۱۰ ح ۱۲۹۹۶؛ الوافی: ۲۸۹/۱۱؛ مکاتیب الائمہ: ۱۱۹/۶؛ موسوعۃ الامام الہادیؑ: ۲۳۰/۲

[4] ملاذ الاخیار: ۱۵۰/۷؛ شرح العروۃ: ۲۳۱/۲۱؛ مستند العروۃ الوثقیٰ کتاب الصوم: ۲۲۶؛ دلیل تحریر الوسیلہ (الصوم): ۳۱۱؛ الحدائق الناضرۃ: ۹۳/۱۳؛ المعلقات علی العروۃ: ۶۳/۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۸۴

طَلَعَ ٱلْفَجْرُ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَيَقْضِي يَوْماً آخَرَ لِأَنَّهُ بَدَأَ بِالْأَكْلِ قَبْلَ ٱلنَّظَرِ فَعَلَيْهِ ٱلْإِعَادَةُ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں طلوع فجر کے بعد کھایا اور پیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تو اس نے اٹھ کر دیکھا اور اسے فجر نظر نہ آئی اور کھانے پینے کے بعد پتہ چلا کہ فجر طلوع ہو چکی تھی تو وہ اس روزہ کو مکمل کرے اس پر قضا نہیں ہے اور اگر اٹھ کر (دیکھے بغیر) کھا پی لیا اور بعد میں دیکھا کہ فجر طلوع ہو چکی ہے تو وہ اپنے روزہ کو مکمل کرے اور پھر اس دن (کے روزہ) کی قضا بھی کرے کیونکہ اس نے دیکھنے (اور تحقیق کرنے) سے پہلے کھایا ہے اس لئے اس پر اعادہ لازم ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

## قول مؤلف:

اس موضوع کی بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی انشاءاللہ تعالی۔

## روزے کا کفارہ:

{1364} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّداً يَوْماً وَاحِداً مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ قَالَ يُعْتِقُ نَسَمَةً أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيناً فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ تَصَدَّقَ بِمَا يُطِيقُ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کے بارے میں فرمایا جو جان بوجھ کر بلا عذر ماہ رمضان کا ایک روزہ نہ رکھے تو وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو حسب طاقت صدقہ دے۔[3]

---

[1] الکافی: ۴/۹۷ ح۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۱ ح ۱۹۳۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۹ ح ۸۱۱؛ الاستبصار: ۲/۱۱۶ ح ۳۷۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۱۵ ح ۱۲۹۹۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۰۲؛ المعتبر: ۲/۶۷۶

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۶۳؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۴۰؛ مدارک الاحکام: ۶/۹۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۱۳۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۴۹۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۴۰؛ مصباح المنھاج (کتاب الصوم): ۲۰۴؛ ریاض المسائل: ۵/۳۵۹؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲۲۵؛ غنائم الایام: ۵/۱۵۵؛ الصوم فی الشریعہ: ۳۰۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۰۸؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۱/۱۸۳؛ روضۃ المتقین: ۳/۶۴۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۲۶۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۶ ح ۵۷۷؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۳؛ الوافی: ۱۱/۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۶۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{1365} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَفْطَرَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّداً فَقَالَ إِنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَا لَكَ فَقَالَ النَّارَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ وَ اسْتَغْفِرْ فَقَالَ الرَّجُلُ فَوَ الَّذِي عَظَّمَ حَقَّكَ مَا تَرَكْتُ فِي الْبَيْتِ شَيْئاً لاَ قَلِيلاً وَ لاَ كَثِيراً قَالَ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ بِمِكْتَلٍ مِنْ تَمْرٍ فِيهِ عِشْرُونَ صَاعاً يَكُونُ عَشَرَةَ أَصْوُعٍ بِصَاعِنَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ خُذْ هَذَا التَّمْرَ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَنْ أَتَصَدَّقُ بِهِ وَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي بَيْتِي قَلِيلٌ وَ لاَ كَثِيرٌ قَالَ فَخُذْهُ وَ أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ وَ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا قَالَ أَصْحَابُنَا إِنَّهُ بَدَأَ بِالْعِتْقِ فَقَالَ أَعْتِقْ أَوْ صُمْ أَوْ تَصَدَّقْ.

❂ جمیل بن درج سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ماہ رمضان کا روزہ توڑ دے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم! میں ہلاک ہو گیا ہوں۔

آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: تمہیں ایسا کیا ہوا ہے؟

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم! آگ (کا سزاوار ہو گیا ہوں)

آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: ایسا کیا ہوا ہے؟

اس نے عرض کیا: میں نے (روزہ کی حالت میں) اپنی اہلیہ سے مباشرت کر لی ہے۔

آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: صدقہ دو اور استغفار کرو۔

اس نے عرض کیا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ صلى الله عليه وآله وسلم کے حق کو عظیم قرار دیا ہے! میرے گھر میں کم و بیش کچھ بھی نہیں ہے۔

---

① شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۵۷؛ مراۃ العقول: ۱۶/۲۷۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۱۸۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۹۷۳؛ ملاذ الاخیار: ۷/۵۵؛ الصوم فی الشریعہ: ۲۹۱؛ غنائم الایام: ۵/۶۷؛ منتھی المطلب: ۹/۱۴۰؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۶۷؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۳۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۵۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۰۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۸۲؛ الفقہ علی المذاہب الاربعہ: ۱/۷۵۳؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۲۰۷؛ مسالک الافہام: ۲/۱۴۰؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۲۹۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۸؛ الحیعہ: ۴/۲۹۹؛ حدود الشریعہ: ۲/۱۹۷؛ شرح العروۃ: ۲۱/۲۹۷؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۳۹

امامؑ نے فرمایا: اس اثناء میں ایک شخص کھجوروں کا ایک ٹوکرا لے کر داخل ہوا جس میں قریباً بیس صاع خرما تھے جو ہمارے صاع کے مطابق دس صاع ہوں گے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ خرما لے لو اور صدقہ کردو۔

اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کس کو صدقہ دوں جبکہ میں عرض کر چکا ہوں کہ میرے گھر میں کچھ بھی نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہی کھجوریں لے جاؤ اور اپنے اہل و عیال کو کھلاؤ اور خدا سے مغفرت طلب کرو۔

راوی کہتا ہے کہ جب ہم امامؑ کی بارگاہ سے نکلے تو ہمارے اصحاب نے کہا کہ امامؑ نے پہلے غلام آزاد کرنے کا ذکر کیا تھا اور فرمایا تھا کہ غلام آزاد کر یا روزے رکھ یا صدقہ دے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1366} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَفْطَرَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّداً قَالَ عَلَيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعاً لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ بِمُدِّ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَفْضَلُ.

✪ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان کا روزہ عمداً توڑ دیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر پندرہ صاع یعنی ہر مسکین کے لئے ایک مد لازم ہے اور افضل یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ والا مد ہو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1367} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ

---

[1] الکافی: ۴/۱۰۲ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۶ ح ۵۹۵؛ الاستبصار: ۲/۸۰ ح ۲۴۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۵ ح ۱۲۷۶۰؛ الوافی: ۱۱/۲۷۱؛ بحار الانوار: ۹۳/۲۸۱؛ النوادر اشعری: ۶۸؛ المعتبر: ۲/۶۶۷

[2] منتھی المطلب: ۹/۱۰۳؛ الحج: ۶/۲۱۹؛ غنائم الایام: ۵/۶۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۰۸؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۵۸؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۲۷۳؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۴۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۰۷ ح ۵۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۸ ح ۱۲۷۹۸؛ الوافی: ۱۱/۲۷۵

[4] الصوم فی الشریعۃ الاسلامیہ: ۴/۵۴؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۲۹۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۱۰؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۶۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۸/۷۹۱؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۴۳

سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَزِقَ بِأَهْلِهِ فَأَنْزَلَ قَالَ عَلَيْهِ إِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِينٍ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی اہلیہ سے اس طرح چمٹ گیا کہ منی خارج ہوگئی تو (کیا کفارہ ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر واجب ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر ایک مکسین کو ایک مد۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1368} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ وَ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَعْبَثُ بِامْرَأَتِهِ حَتَّى يُمْنِيَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ أَوْ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَيْهِمَا جَمِيعاً الْكَفَّارَةُ مِثْلُ مَا عَلَى الَّذِي يُجَامِعُ.

۞ عبدالرحمن بن حجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے احرام کی حالت میں یا ماہ رمضان میں مباشرت کئے بغیر صرف اپنی زوجہ سے بوس و کنار کیا جس سے اس کی منی خارج ہوگئی تو (کیا کفارہ ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ان دونوں پر وہی کفارہ ہے جو مباشرت کرنے والے پر ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1369} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَرْأَةَ فِي دُبُرِهَا وَ هِيَ صَائِمَةٌ قَالَ لاَ يَنْقُضُ صَوْمَهَا وَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی روزہ دار بیوی کی دبر میں مجامعت کرتا ہے تو یہ عورت کے

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۲۰ ح ۹۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۴۰ ح ۱۲۷۷۹؛ الوافی: ۱۱/ ۲۷۶؛ بحارالانوار: ۹۳/ ۲۸۱؛ مستدرک الوسائل: ۷/ ۳۲۶ ح ؛ فقہ الرضاؑ: ۲۱۱؛ النوادر اشعری: ۶۸

[2] ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۵۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۱۱۸؛ مصباح الہدیٰ: ۸/ ۲۲۶؛ شرح العروۃ: ۲۱/ ۱۲۲؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۵۰۶؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۲۵۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۲۰۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/ ۳۲۳؛ ریاض المسائل: ۵/ ۳۰۹؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۱۳۹؛ المعلقات علی العروۃ: ۳/ ۶۴۳

[3] تہذیب الاحکام: ۵/ ۳۲۷ ح ۱۱۲۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۴۰ ح ۱۲۷۷۸؛ الوافی: ۱۳/ ۴۹۴؛ الکافی: ۴/ ۳۷۶ ح ۵

[4] ملاذ الاخیار: ۸/ ۴۳۳؛ مدارک الاحکام: ۷/ ۳۱۴؛ منتھی المطلب: ۱۲/ ۳۴۲؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/ ۲۹۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/ ۵۱۷؛ جواہر الکلام: ۱۸/ ۳۰۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۶/ ۳۱۳

روزے کو نقصان نہیں کرتا ہے اور نہ ہی اس عورت پر غسل واجب ہوتا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

یہ اس صورت میں ہوگا جبکہ عورت کو انزال نہ ہو اور اس کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

{1370} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ بَابَوَيْهِ عَنْ عَبْدِ اَلْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ اَلنَّيْسَابُورِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اَلسَّلاَمِ بْنِ صَالِحٍ اَلْهَرَوِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَا اِبْنَ رَسُولِ اَللَّهِ قَدْ رُوِيَ عَنْ آبَائِكَ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ فِيمَنْ جَامَعَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ أَفْطَرَ فِيهِ ثَلاَثُ كَفَّارَاتٍ وَرُوِيَ عَنْهُمْ أَيْضاً كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ فَبِأَيِّ اَلْحَدِيثَيْنِ نَأْخُذُ قَالَ بِهِمَا جَمِيعاً مَتَى جَامَعَ اَلرَّجُلُ حَرَاماً أَوْ أَفْطَرَ عَلَى حَرَامٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَعَلَيْهِ ثَلاَثُ كَفَّارَاتٍ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَ إِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً وَ قَضَاءُ ذَلِكَ اَلْيَوْمِ وَإِنْ كَانَ نَكَحَ حَلاَلاً أَوْ أَفْطَرَ عَلَى حَلاَلٍ فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ وَإِنْ كَانَ نَاسِياً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

❁ عبدالسلام بن صالح ھروی سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں عرض کیا: فرزند رسولؐ! آپؑ کے آباؤ اجدادؑ سے یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص ماہ رمضان میں مجامعت کرے یا کسی اور طرح روزہ توڑے تو اس پر تینوں کفارے واجب ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ اس پر ایک کفارہ واجب ہے تو ہم ان میں سے کس حدیث پر عمل کریں؟

آپؑ نے فرمایا: دونوں پر عمل کریں (کیونکہ دونوں کا محل الگ الگ ہے) چنانچہ اگر زنا کاری کر کے یا کسی اور حرام چیز پر روزہ توڑے تو اس پر تینوں کفارے واجب ہیں کہ ایک غلام آزاد کرے، پے درپے دو ماہ کے روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اس دن کی قضا بھی کرے اور اگر حلال سے مباشرت کرے یا کسی حلال چیز پر روزہ توڑے تو پھر صرف ایک کفارہ واجب ہے اور اگر بھول کر ایسا کرے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/ ۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۸۰ ح ۱۲۸۸۳؛ الوافی: ۱۱/ ۱۸۶؛ المعتبر: ۲/ ۶۶۳

[2] جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۶/ ۲۲۰؛ الصوم فی الشریعۃ الاسلامیۃ الغرا: ۱/ ۱۵۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۸/ ۵۸۱؛ ذخیرۃ المعاد فی شرح الارشاد: ۴۹۶/۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۰۹ ح ۶۰۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۳۷۸ ح ۴۳۳۱؛ الاستبصار: ۲/ ۹۷ ح ۳۱۶؛ معانی الاخبار: ۳۸۹؛ بحار الانوار: ۹۳/ ۲۸۰؛ عیون اخبار الرضاؑ: ۱/ ۳۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۵۳ ح ۱۲۸۱۴؛ الوافی: ۱۱/ ۲۷۹

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے[1] یا پھر معتبر ہے۔[2]

{1371} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ أَتَى اِمْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ اِسْتَكْرَهَهَا فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَعَلَيْهَا كَفَّارَةٌ وَإِنْ كَانَ أَكْرَهَهَا فَعَلَيْهِ ضَرْبُ خَمْسِينَ سَوْطاً نِصْفِ ٱلْحَدِّ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ ضُرِبَ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ سَوْطاً وَضُرِبَتْ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ سَوْطاً .

۞ فضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو روزہ سے تھا اور اپنی روزہ دار اہلیہ سے جماع کر لیا تو اگر اس نے اسے مجبور کیا ہے (جبکہ وہ آمادہ نہ تھی) تو پھر اس پر دو کفارے ہیں اور اگر یہ بھی آمادی تھی تو اس پر الگ اور اس پر الگ کفارہ ہے اور اگر اس نے اسے مجبور کر کے مباشرت کی ہے تو اس کو پچاس کوڑے بھی لگائے جائیں گے جو کہ حد (زنا) کا نصف ہیں اور اگر عورت راضی تھی تو پھر دونوں کو الگ الگ پچیس پچیس کوڑے لگائے جائیں گے۔[3]

## تحقیق:

حدیث کا صحیح ہے۔[4]

## قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث ہم نے پہلے ہی ذکر کر دی ہیں اور بعض آئندہ ذکر کی جائیں گی انشاء اللہ۔ نیز حدیث نمبر 1383 تا 1387 دیکھئے۔

## وہ صورتیں جن میں فقط روزے کی قضا واجب ہے:

اس حوالے سے حدیث نمبر 1278، 1282، 1283، 1293، 1295، 1297، 1298، 1305، 1308، 1327، 1328، 1330، 1350، 1352، 1353، 1354، 1355، 1356 اور 1357 کی طرف رجوع کریں نیز اس سلسلے کی بعض احادیث بعد میں بھی بیان کی جائیں گی انشاء اللہ۔

## قضا روزے کے احکام:

{1372} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ ٱلْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ

---

[1] تحریر الاحکام: ۲/۱۰۱؛ الحاشیۃ علی روضۃ البہیۃ نراقی: ۲۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۳۸۱؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۳۶؛ احکام الصیام وفقہ الاعتکاف واری: ۵۱

[2] التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۷۹؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۱۸۳؛ موسوعۃ الفقہ الاسلامی: ۱۵/۳۳۵

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۲۶۰ ح ۷۷۵؛ الاستبصار: ۲/۹۰ ح ۲۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۰ ح ۱۲۸۸۳؛ الوافی: ۱۱/۱۸۶؛ المعتبر: ۲/۶۹۳

[4] لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۰۲

اَلْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنْ قَوْمٍ أَسْلَمُوا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ قَدْ مَضَى مِنْهُ أَيَّامٌ هَلْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَصُومُوا مَا مَضَى مِنْهُ أَوْ يَوْمَهُمُ اَلَّذِي أَسْلَمُوا فِيهِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ قَضَاءٌ وَ لاَ يَوْمُهُمُ اَلَّذِي أَسْلَمُوا فِيهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونُوا أَسْلَمُوا قَبْلَ طُلُوعِ اَلْفَجْرِ.

۞ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کچھ لوگ ماہ رمضان میں اس وقت اسلام لائے جبکہ اس کے کچھ دن گزر چکے تھے تو کیا وہ لوگ گزشتہ دنوں کے (قضا) روزے رکھیں گے یا جس دن وہ اسلام لائے اس دن کا (قضا) روزہ رکھیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی اس دن کا (قضا) روزہ رکھیں گے جس دن وہ اسلام لائے مگر یہ کہ وہ طلوع فجر سے پہلے اسلام لائیں (تو پھر اس دن کا قضا روزہ رکھیں گے)۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1373} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ وَ هُوَ مَرِيضٌ فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَبْرَأَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ لَكِنْ يُقْضَى عَنِ اَلَّذِي يَبْرَأُ ثُمَّ يَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امامینؑ میں سے ایک امامؑ سے پوچھا کہ ایک شخص بیمار تھا اور ماہ رمضان داخل اور شفایابی سے پہلے وفات پا گیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے کیونکہ قضا اس شخص کی جانب سے کی جاتی ہے جو شفایاب ہو جائے اور (قدرت کے باوجود) قضا کرنے سے پہلے فوت ہو جائے۔[3]

---

[1] الکافی: ۴/۱۲۵ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۹ ح ۱۹۳۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۵ ح ۷۲۸؛ الاستبصار: ۲/۱۰۷ ح ۳۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۲۷ ح ۱۳۵۲۱؛ الوافی: ۱۱/۳۳۰؛ بحار الانوار: ۸۰/۱۳۲؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۵۰؛ المعتبر: ۲/۶۹۳

[2] مراۃ العقول: ۱۶/۲۲۴؛ مستمسک مبانی العروۃ: ۱/۱۸۰؛ شرح العروۃ: ۲۲/۱۵۵؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۱۵۵؛ غنائم الایام: ۵/۲۶۹؛ جواہر الکلام: ۱۷/۱۰؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱/۱۷؛ فقہ الصادقؑ ۸/۳۱۱؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲/۳۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۸۳؛ منتھی المطلب: ۹/۳۰۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۲۱۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۶؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۷۲؛ تذکرۃ الفقہاء: ۶/۱۰۷؛ ریاض المسائل: ۵/۴۲۶؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۵۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۵۴؛ ملاذ الاخیار: ۷/۲۲

[3] الکافی: ۴/۱۲۳ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۸ ح ۷۳۸؛ الاستبصار: ۲/۱۱۰ ح ۳۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۲۹ ح ۱۳۵۲۷؛ الوافی: ۱۱/۳۴۹

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1374} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ٱلْأَخِيرِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ رَجُلٌ مَاتَ وَعَلَيْهِ قَضَاءٌ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَشَرَةُ أَيَّامٍ وَلَهُ وَلِيَّانِ هَلْ يَجُوزُ لَهُمَا أَنْ يَقْضِيَا عَنْهُ جَمِيعاً خَمْسَةَ أَيَّامٍ أَحَدُ ٱلْوَلِيَّيْنِ وَخَمْسَةَ أَيَّامٍ ٱلْآخَرُ فَوَقَّعَ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ يَقْضِي عَنْهُ أَكْبَرُ وَلِيِّهِ عَشَرَةَ أَيَّامٍ وِلاَءً إِنْ شَاءَ ٱللَّهُ.

❂ محمد بن حسن صفار سے روایت ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ ایک شخص فوت ہوا اور اس پر دس ماہ رمضان کے دس دنوں کی قضا تھی اور اس کے دو ولی ہیں تو کیا یہ جائز ہے کہ دونوں ولیوں میں سے ایک پانچ دن اور دوسرا دوسرے پانچ دن کے روزے قضا کرے؟

آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ اس کا سب سے بڑا اولی اس کی طرف سے دس دن قضا کرے گا ان شاء اللہ۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1375} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ ٱلْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ: فِي ٱلرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ صَلاَةٌ أَوْ صِيَامٌ قَالَ يَقْضِي عَنْهُ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِمِيرَاثِهِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ أَوْلَى ٱلنَّاسِ بِهِ اِمْرَأَةً فَقَالَ لاَ إِلاَّ ٱلرِّجَالُ.

❂ حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مر جائے اور اس کے ذمے کچھ نماز یا روزے ہوں تو اس کی قضا وہ شخص کرے جو اس کی وراثت میں سب لوگوں سے زیادہ اولی ہو۔

میں نے عرض کیا: اگر سب سے زیادہ اولی عورت ہو تو (کیا حکم ہوگا)؟

---

[1] مراۃ العقول: ۱۶/ ۳۲۰؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/ ۲۰۱؛ منتهی المطلب: ۹/ ۳۱۹؛ غنائم الایام: ۵/ ۴۰۹؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۲۸۳؛ مصباح الہدیٰ: ۸/ ۴۵۹؛ مستمسک العروۃ: ۵/ ۴۷؛ ارشاد الطالب: ۲/ ۱۴۳؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۱۱؛ شرح العروۃ: ۱۶/ ۲۱۷؛ شرح فروع مازندرانی: ۴/ ۲۳۱؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۵۱؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/ ۲۰۸؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱/ ۹۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۲۷

[2] الکافی: ۴/ ۱۲۴ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۵۳ ح ۲۰۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۴۷ ح ۷۳۲؛ الاستبصار: ۲/ ۱۰۸ ح ۳۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۳۰ ح ۱۳۵۲۸؛ الوافی: ۱۱/ ۳۴۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۲۵۱

[3] مراۃ العقول: ۱۶/ ۳۲۱؛ منتهی المطلب: ۹/ ۳۲۳؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۵۰۴؛ شرح العروۃ: ۱۶/ ۲۷۹؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/ ۸۷؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱/ ۹۵؛ غنائم الایام: ۵/ ۴۰۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۶/ ۳۸۲؛ جواہر الکلام: ۱۲/ ۱۲؛ شرح فروع مازندرانی: ۴/ ۲۴۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۲۸؛ مصباح الہدیٰ: ۵/ ۴۰۵؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۴۷۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۵۲۸؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۴۳

آپؑ نے فرمایا: نہیں صرف مردوں میں سے جو سب سے زیادہ اولیٰ ہو (وہی قضا کرے گا)۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1376} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ مَرِضَتْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ طَمِثَتْ أَوْ سَافَرَتْ فَمَاتَتْ قَبْلَ خُرُوجِ شَهْرِ رَمَضَانَ هَلْ يُقْضَى عَنْهَا قَالَ أَمَّا الطَّمْثُ وَالْمَرَضُ فَلاَ وَأَمَّا السَّفَرُ فَنَعَمْ.

❂ ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ماہ رمضان میں بیمار ہوگئی یا اسے حیض آ گیا یا سفر پر چلی گئی اور ماہ رمضان کے ختم ہونے سے پہلے وفات پا گئی تو کیا اس کی جانب سے روزوں کی قضا کی جائے؟

آپؑ نے فرمایا: جو روزے حیض یا بیماری کی وجہ سے قضا ہوں ان کی قضا نہیں ہے اور جو سفر کی وجہ سے قضا ہوں ان کی قضا کی جائے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1377} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا صَامَ الرَّجُلُ شَيْئاً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ مَرِيضاً حَتَّى مَاتَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ صَحَّ ثُمَّ مَرِضَ ثُمَّ مَاتَ وَكَانَ لَهُ مَالٌ تُصُدِّقَ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ بِمُدٍّ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص ماہ رمضان کے کچھ روزے رکھے پھر بیمار ہو جائے حتیٰ کہ اس بیماری میں

---

[1] الکافی: ۴/۱۲۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳۰ ح ۱۳۵۳۰؛ الوافی: ۱۱/۳۴۷؛ بحارالانوار: ۸۵/۳۱۰؛ ذکری الشیعہ: ۲/۹۸

[2] الصوم فی الشریعہ: ۲/۲۲۵؛ حدود الشریعہ: ۲/۳۷۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۵/۳۶؛ سند العروۃ کتاب الطہارۃ: ۵/۱۰۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۰۶؛ شرح العروۃ: ۲۲/۲۱۵؛ غنائم الایام: ۵/۴۰۵؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۲۱؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۴۶۳؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۳/۳۷۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۷۲؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۹۵؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۸۷؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۱۹

[3] الکافی: ۴/۱۳۷ ح ۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۶ ح ۱۹۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۹ ح ۷۴۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳۰ ح ۱۳۵۲۹؛ الوافی: ۱۱/۳۵۱؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۵۱

[4] مراۃ العقول: ۱۶/۳۴۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۲۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۱۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۲۲؛ غنائم الایام: ۵/۳۱۲؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۴۶۲؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۸۷؛ شرح العروہ: ۱۲/۲۷۲؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۳۷۸؛ مستمسک العروۃ: ۶/۵۰۹؛ تنقیح مبانی العروہ: ۵/۳۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۸؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/۲۰۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۲۱۶؛ رسائل الفقہیہ انصاری: ۲۲۷؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۰۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۳۵

وفات پا جائے تو اس پر قضا نہیں ہے البتہ اگر تندرست ہو جائے (اور قضا نہ کرے) اور پھر بیمار ہو جائے اور مر جائے تو اگر اس کے پاس کچھ مال ہو تو اس میں سے ہر روزہ کے عوض ایک مد تصدق کیا جائے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو پھر اس کا ولی اس کی طرف سے (قضا) روزے رکھے گا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

تہذیب الاحکام میں حدیث کے آخری الفاظ میں صرف اتنا فرق ہے کہ اس کا ولی اس کی طرف سے صدقہ دے گا نیز اس میں ایک مد کا ذکر بھی نہیں ہے (واللہ اعلم)

{1378} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ مَرِضَتْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ مَاتَتْ فِي شَوَّالٍ فَأَوْصَتْنِي أَنْ أَقْضِيَ عَنْهَا قَالَ هَلْ بَرَأَتْ مِنْ مَرَضِهَا قُلْتُ لاَ مَاتَتْ فِيهِ فَقَالَ لاَ تَقْضِ عَنْهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَجْعَلْهُ عَلَيْهَا قُلْتُ فَإِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَقْضِيَ عَنْهَا وَ قَدْ أَوْصَتْنِي بِذَلِكَ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي عَنْهَا شَيْئاً لَمْ يَجْعَلْهُ اللَّهُ عَلَيْهَا فَإِنِ اشْتَهَيْتَ أَنْ تَصُومَ لِنَفْسِكَ فَصُمْ.

۞ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت ماہ رمضان میں بیمار ہوئی اور شوال میں وفات پا گئی اور اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں اس کے ان روزوں کی قضا کروں تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: کیا وہ اس بیماری سے صحت یاب ہو گئی تھی؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ اسی بیماری میں فوت ہو گئی تھی۔

آپؑ نے فرمایا: پھر ان روزوں کی قضا نہیں کی جائے گی کیونکہ خدا نے اس پر یہ فرض ہی نہیں کئے۔

میں نے عرض کیا: مگر میں چاہتا ہوں کہ قضا کروں کیونکہ اس نے مجھے وصیت کی تھی؟

آپؑ نے فرمایا: تم اس کی طرف سے کس طرح اس چیز کی قضا کرتے ہو جسے خدا نے اس پر فرض ہی نہیں کیا ہے بس اگر تو روزہ رکھنا چاہتا ہے تو پھر اپنے لئے رکھ۔ [3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱۵۲/۲ ح ۲۰۰۸؛ الکافی: ۱۲۳/۴ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۲۴۸/۴ ح ۷۳۶؛ الاستبصار: ۱۰۹/۲ ح ۳۵۷؛ وسائل الشیعہ: ۳۳۱/۱۰ ح ۱۳۵۳۲؛ الوافی: ۳۴۹/۱۱؛ ھدایۃ الامہ: ۲۵۱/۴؛ المعتبر: ۷۰۲/۲

[2] مدارک الاحکام: ۲۱۲/۶؛ غنائم الایام: ۱۰۱/۵؛ الصوم فی الشریعہ: ۲۲۶/۲؛ جامع الشتات: ۲۴۹/۱؛ جواہر الکلام: ۳۶/۱۷؛ مصباح الہدیٰ: ۳۵۹/۸؛ ملاذ الاخیار: ۲۵/۷؛ روضۃ المتقین: ۴۲۲/۳

[3] الکافی: ۱۳۷/۴ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۲۴۸/۴ ح ۷۳۷؛ الاستبصار: ۱۰۹/۲ ح ۳۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۳۳۲/۱۰ ح ۱۳۵۳۷؛ عوالی اللئالی: ۱۳۳/۳؛ الوافی: ۳۵۰/۱۱؛ ھدایۃ الامہ: ۲۵۲/۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1379} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُمَا عَنْ رَجُلٍ مَرِضَ فَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانٌ آخَرُ فَقَالاَ إِنْ كَانَ بَرَأَ ثُمَّ تَوَانَى قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ اَلرَّمَضَانُ اَلْآخَرُ صَامَ اَلَّذِي أَدْرَكَهُ وَ تَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ بِمُدٍّ مِنْ طَعَامٍ عَلَى مِسْكِينٍ وَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَزَلْ مَرِيضاً حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانٌ آخَرُ صَامَ اَلَّذِي أَدْرَكَهُ وَ تَصَدَّقَ عَنِ اَلْأَوَّلِ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدٌّ عَلَى مِسْكِينٍ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں بیمار ہوگیا اور اس طرح روزے نہ رکھے حتیٰ کہ دوسرا ماہ رمضان داخل ہوگیا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تو یہ شخص دوسرے ماہ رمضان کی آمد سے پہلے تندرست ہوگیا تھا مگر قضا کرنے میں سستی کی یہاں تک کہ دوسرا ماہ رمضان آگیا تو اس ماہ کے روزے رکھے گا اور (بعد ازاں) سابقہ روزوں کی قضا بھی کرے گا اور ہر روزہ کے عوض ایک مد طعام بطور صدقہ ایک مسکین کو دے گا اور اگر دوسرے ماہ رمضان کی آمد تک مسلسل بیمار رہے (جس کی وجہ سے وہ قضا نہ کرسکے) تو پھر ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو ایک مد طعام صدقہ دے گا اور ان روزوں کی قضا اس پر واجب نہیں ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1380} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ أَفْطَرَ شَيْئاً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي عُذْرٍ فَإِنْ قَضَاهُ مُتَتَابِعاً فَهُوَ أَفْضَلُ وَ إِنْ قَضَاهُ مُتَفَرِّقاً فَحَسَنٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی (شرعی) عذر کی بنا پر ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھ سکے تو اگر اس کی قضا پے در پے کی جائے تو یہ افضل ہے اور اگر متفرق طور پر کی جائے تو بھی اچھی ہے۔[4]

---

[1] فقہ الصادقؑ: ۸/۴۰۵؛ غنائم الایام: ۵/۸۴۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۱/۸۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۲۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۹۵؛ تذکرۃ الفقہا: ۶/۱۸۷؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۳۳؛ شرح العروۃ: ۲۲/۸۲؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۱۸۰؛ غنائم الایام: ۵/۸۴۳؛ تفصیل الشریعہ (الصوم والاعتکاف): ۱/۲۸۴

[2] الکافی: ۴/۱۱۹ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵۰ ح ۷۴۷؛ الاستبصار: ۲/۱۱۰ ح ۳۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۳۵ ح ۱۳۵۲۳؛ الوافی: ۱۱/۳۳۱

[3] شرح العروۃ: ۲۲/۸۵؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۸۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۹۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۵۴۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۸۴۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۹۶؛ منتہی المطلب: ۹/۳۱۲؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۱۸۴

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۲۷۴ ح ۸۲۹؛ الکافی: ۴/۱۲۰ ح ۳؛ الاستبصار: ۲/۱۱۷ ح ۳۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۴۰ ح ۱۳۵۵۷؛ الوافی: ۱۱/۳۳۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{1381} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ أَيَّامٌ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَ يَقْضِيهَا مُتَفَرِّقَةً قَالَ لَا بَأْسَ بِتَفْرِقَةِ قَضَاءِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّمَا الصِّيَامُ الَّذِي لَا يُفَرَّقُ صَوْمُ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ وَ كَفَّارَةِ الدَّمِ وَ كَفَّارَةِ الْيَمِينِ.

❂ سلیمان بن جعفر جعفری سے روایت ہے کہ انہوں نے امام علی رضاؑ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کے ذمے ماہ رمضان کے چند روزوں کی قضا ہو تو کیا وہ انہیں متفرق طریقہ پر رکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ماہ رمضان کے قضا روزوں کو متفرق طور پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ وہ روزے جن میں تفریق نہیں کی جاسکتی ہے وہ ظہار، قربانی (نہ کرنے) اور قسم کے کفارہ کے روزے ہیں۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{1382} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ شَيْءٌ مِنْ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيَقْضِهِ فِي أَيِّ الشُّهُورِ شَاءَ أَيَّاماً مُتَتَابِعَةً فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَقْضِهِ كَيْفَ شَاءَ وَلْيُحْصِ الْأَيَّامَ فَإِنْ فَرَّقَ فَحَسَنٌ وَإِنْ تَابَعَ فَحَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ صَوْمِ رَمَضَانَ أَيَقْضِيهِ فِي ذِي الْحِجَّةِ قَالَ نَعَمْ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کسی شخص کے ذمے ماہ رمضان کے کچھ روزے ہوں تو وہ جس مہینے میں چاہے پے در پے قضا کرسکتا ہے پس اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو جیسے چاہے ان کی قضا کرے اور دنوں کی تشخیص میں اگر فرق سے رکھے تو بھی اچھا ہے اور اگر پے در پے رکھے تو بھی اچھا ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: میرے اوپر ماہ رمضان کے کچھ روزے باقی ہیں تو کیا میں ذی الحجہ میں ان کی قضا کرسکتا ہوں؟

---

① ملاذ الاخیار: ۷/۱۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱۹۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۸۴؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۰۶؛ منتھی المطلب: ۹/۳۳۷؛ غنائم الایام: ۵/۳۷۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۶/۲۰۶؛ منتھی المطلب: ۹/۳۳۷؛ غنائم الایام: ۵/۳۷۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۹؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۱۳؛ جواہر الکلام: ۱۷/۶؛ کتاب الصوم انصاری: ۱/۲۲۸

② من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۸ ح ۱۹۹۸؛ الکافی: ۴/۱۲۰ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۷۴ ح ۸۳۰؛ الاستبصار: ۲/۱۱۷ ح ۳۸۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۴۲ ح ۱۳۵۹۶؛ الوافی: ۱۱/۳۳۱؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۹۲

③ روضۃ المتقین: ۳/۱۰۴۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۴۱؛ جواہر الکلام: ۱۷/۶ و ۲/۲۰۵؛ مجمع الفائدۃ والبرہان: ۵/۴۳

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1383} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ عَلَيْهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ طَائِفَةٌ أَ يَتَطَوَّعُ فَقَالَ لاَ حَتَّى يَقْضِيَ مَا عَلَيْهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص پر ماہ رمضان کے کچھ روزے ہیں تو کیا وہ مستحبی روزے رکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں حتیٰ کہ وہ ماہ رمضان کے قضا روزے رکھ لے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[4]

{1384} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ أَتَى أَهْلَهُ فِي يَوْمٍ يَقْضِيهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كَانَ أَتَى أَهْلَهُ قَبْلَ الزَّوَالِ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ إِلاَّ يَوْماً مَكَانَ يَوْمٍ وَ إِنْ أَتَى أَهْلَهُ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَإِنَّ عَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَلَى عَشَرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ صَامَ يَوْماً مَكَانَ يَوْمٍ وَ صَامَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ كَفَّارَةً لِمَا صَنَعَ.

۞ برید عجلی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو ماہ رمضان کے روزے کی قضا کر رہا تھا کہ اپنی عورت سے مقاربت کر لی تو اگر وہ اپنی اہلیہ کے پاس زوال سے پہلے آیا تو پھر اس پر اس ایک دن کے روزہ کے عوض ایک روزے کے سوا کچھ نہیں ہے اور اگر وہ اپنی اہلیہ کے پاس زوال شمس کے بعد آیا تو پھر اس پر واجب ہے کہ ہر مسکین کو ایک مد کے حساب سے دس مسکینوں کو صدقہ دے اور اگر پس اگر اس پر قدرت نہ ہو اس دن کے روزہ کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اپنے

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۷۴ ح ۸۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۴۸ ح ۱۹۹۷؛ الکافی: ۴/ ۱۲۰ ح ۳؛ الاستبصار: ۲/ ۱۱۷ ح ۸۰۳؛ الوافی: ۱۱/ ۳۲۲؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۲۳؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۲۵۶

[2] ملاذ الاخیار: ۷/ ۷۰؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۱۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۲۹؛ منتھی المطلب: ۹/ ۳۳۶؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۳۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۵۴۰؛ الصوم فی الشریعۃ: ۱/ ۱۹۳؛ غنائم الایام: ۵/ ۶۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۱۳؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۰۷

[3] الکافی: ۳۳۱/۱ ح؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۷۶ ح ۸۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۳۴۶ ح ۱۳۵۴۷؛ الوافی: ۱۱/ ۸۹

[4] فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۳۹؛ تنقیح مبانی العروہ: ۱/ ۲۹؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲۴۹؛ احکام الصیام و فقہ الاعتکاف مدرسی: ۹۰؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۲۰۵؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/ ۷۴؛ مرآۃ العقول: ۱۶/ ۳۱۸؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۷۴؛ منتھی المطلب: ۹/ ۳۳۹؛ غنائم الایام: ۵/ ۸۱؛ تذکرۃ الفقہاء: ۶/ ۱۸۳ و ۲۱۹

کرتوت پر کفارہ کے تین روزے بھی رکھے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1385} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ -فِي حَدِيثٍ- قَالَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَسْأَلُهُ يَا سَيِّدِي رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْماً فَوَقَعَ ذَلِكَ الْيَوْمَ عَلَى أَهْلِهِ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَيْهِ يَصُومُ يَوْماً بَدَلَ يَوْمٍ وَ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ.

❁ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علی نقی علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ اے میرے سردار! ایک شخص نے منت مانی کہ ایک (خاص) دن روزہ رکھے گا پس اسی دن اس نے اپنی اہلیہ سے مقاربت کر لی تو اس پر کیا کفارہ ہوگا؟

امامؑ نے جواب لکھا کہ وہ اس دن کے روزہ کے عوض روزہ رکھے اور ایک غلام آزاد کرے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1386} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي رَجُلٍ نَذَرَ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ هُوَ سَلِمَ مِنْ مَرَضٍ أَوْ تَخَلَّصَ مِنْ حَبْسٍ أَنْ يَصُومَ كُلَّ يَوْمِ أَرْبِعَاءَ وَ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي تَخَلَّصَ فِيهِ فَعَجَزَ عَنْ ذَلِكَ لِعِلَّةٍ أَصَابَتْهُ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَمَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلرَّجُلِ فِي عُمُرِهِ وَ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ صَوْمٌ كَثِيرٌ مَا كَفَّارَةُ ذَلِكَ قَالَ تَصَدَّقْ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدّاً مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ بِمُدِّ تَمْرٍ.

❁ احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی نے امام علی رضا علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے روایت کی ہے جس نے نذر کی تھی کہ اگر میں بیماری سے صحت یاب ہوگیا یا قید سے چھوٹ گیا تو ہر بدھ کو روزہ رکھوں گا اور یہی اس کی رہائی کا دن تھا مگر وہ بیماری کے سبب یا کسی اور وجہ سے اس سے عاجز ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر بھی بہت طویل کر دی اور اب اس نذر کے کفارہ کے بہت زیادہ روزے

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۹ ح ۲۰۰۰؛ الکافی: ۴/۱۲۲ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۵ ح ۱۴۲۷؛ الوافی: ۱۱/۳۳۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۷۳

[2] روضۃ المتقین: ۳/۳۱۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۴۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۸/۴۴۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۰/۲۷۱؛ جواہر الکلام: ۳۳/۱۷۲

[3] تہذیب الاحکام: ۸/۳۰۵ ح ۱۱۳۵ و ۴/۲۸۶ ح ۸۶۶ و ۳۳۰ ح ۱۰۲۹؛ الکافی: ۷/۴۵۶ ح ۱۲؛ الاستبصار: ۲/۱۲۵ ح ۴۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۳۱۱ ح ۱۳۴۰۳ و ۲۲/۳۹۴ ح ۲۸۸۶۹ و ۲۳/۳۱۰ ح ۲۹۶۴۹؛ الوافی: ۱۱/۵۴۷

[4] ملاذ الاخیار: ۱۴/۶۹؛ فقہ الحج لطف اللہ گلپایگانی: ۲/۳۱۸ و ۳؛ مدارک الاحکام: ۶/۸۵؛ مستمسک مبانی العروۃ: ۱/۱۳۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۳۶۵؛ سند العروہ و کتاب الطہارۃ: ۴/۳۹۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۲۶۲

جمع ہو گئے؟

آپؑ نے فرمایا: ہر ایک دن کے روزے کے عوض ایک مد گیہوں یا کھجور تصدق کرے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1387} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنَّ امْرَأَتِي جَعَلَتْ عَلَى نَفْسِهَا صَوْمَ شَهْرَيْنِ فَوَضَعَتْ وَلَدَهَا وَ أَدْرَكَهَا الْحَبَلُ فَلَمْ تَقْدِرْ عَلَى الصَّوْمِ قَالَ فَلْتَصَدَّقْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ بِمُدٍّ عَلَى مِسْكِينٍ.

❂ محمد بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری بیوی نے دو ماہ کے روزے رکھنے کی منت مانی تھی پس اسی اثناء میں وہ حاملہ ہو گئی اور ایک بچہ کو جنم دے چنانچہ اس طرح وہ روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو سکی تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ہر دن کے عوض ایک مسکین کو ایک مد طعام صدقہ دے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

## مسافر کے روزوں کے احکام:

{1388} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلاَءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الصَّائِمُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِيهِ فِي الْحَضَرِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَجُلاً أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لاَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ عَلَيَّ يَسِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى تَصَدَّقَ عَلَى مَرْضَى أُمَّتِي وَ مُسَافِرِيهَا بِالْإِفْطَارِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ أَنْ تُرَدَّ عَلَيْهِ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان کے دوران سفر میں روزہ رکھنے والا ایسا ہی ہے جیسے حضر میں روزہ نہ رکھنے والا۔

پھر فرمایا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں ماہ رمضان کے روزے سفر میں رکھ سکتا ہوں؟

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۵۲ ح ۲۰۱۲؛ الکافی: ۴/۱۴۳ ح ۱؛ الوافی: ۱۱/۵۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۸۹ ح ۱۳۲۲۳؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۹۵

[2] روضۃ المتقین: ۳/۴۲۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۵۷؛ غنائم الایام: ۵/۲۰۱؛ حدود الشریعہ: ۲/۶۹۹

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۷ ح ۱۹۹۴؛ الکافی: ۴/۱۳۷ ح ۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۱۶ ح ۱۳۲۵۵؛ الوافی: ۱۱/۵۲۰؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۲۹

[4] روضۃ المتقین: ۳/۴۰۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۳؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۵۴؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۵۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۰۳

انہوں نے فرمایا: نہیں

اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ میرے لئے بالکل آسان ہیں؟

انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کو ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کی خیرات دی ہے تو کیا تم میں سے کوئی شخص اس چیز کو پسند کرے گا کہ اسے کوئی چیز (خدا کی طرف سے) صدقہ دی جائے اور وہ اسے واپس کر دے؟ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا موثق کالصحیح یا پھر موثق ہے۔ [2]

{1389} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنِ اَلصَّادِقِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً مَاتَ صَائِماً فِي اَلسَّفَرِ لَمَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ.

❂ محمد بن حکیم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی شخص سفر میں روزہ کی حالت میں مرجائے تو میں اس پر نماز (جنازہ) نہیں پڑھوں گا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [4]

{1390} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ اَلْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ صَامَ فِي اَلسَّفَرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ اَلْقَضَاءُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ بَلَغَهُ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے سفر میں روزہ رکھا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر تو اسے یہ بات پہنچ چکی تھی کہ اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے تو پھر اس پر قضا واجب ہے۔ اور اگر اسے یہ بات نہیں پہنچی ہے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ [5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۰ح ۱۹۷۳؛ الکافی: ۴/۱۲۷ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۷ح ۶۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۷۵ح ۱۳۱۴۵؛ علل الشرائع: ۲/۳۸۲ باب ۱۱۳؛ الوافی: ۱۱/۹۲؛ بحارالانوار: ۹۳/۳۲۳

[2] لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۱۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۹۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۲۷

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۱ح ۱۹۷۵؛ الکافی: ۴/۱۲۸ح ۷؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱۷ح ۶۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۷۷ح ۱۳۱۴۹؛ الوافی: ۱۱/۹۳؛ ہدایۃ الامہ: ۴/۲۲۰

[4] مصباح المنہاج (الصوم): ۲۳۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۹۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۱۴

[5] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۴ح ۱۹۸۷؛ الکافی: ۴/۱۲۸ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۱ح ۶۴۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۱۶۵؛ الوافی: ۱۱/۹۶؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۷۹ح ۱۳۱۵۸

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{1391} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَدْخُلُ شَهْرُ رَمَضَانَ وَ هُوَ مُقِيمٌ لَا يُرِيدُ بَرَاحاً ثُمَّ يَبْدُو لَهُ بَعْدَ مَا يَدْخُلُ شَهْرُ رَمَضَانَ أَنْ يُسَافِرَ فَسَكَتَ فَسَأَلْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ يُقِيمُ أَفْضَلُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ حَاجَةٌ لَا بُدَّ لَهُ مِنَ الْخُرُوجِ فِيهَا أَوْ يَتَخَوَّفَ عَلَى مَالِهِ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ماہ رمضان داخل ہوا اور ایک شخص مقیم تھا اور وطن چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ اچانک سفر کا پروگرام بن گیا تو (کیا حکم ہے)؟

پس امامؑ خاموش رہے۔ چنانچہ میں نے کئی بار اسی سوال کا تکرار کیا تب آپؑ نے فرمایا: اگر مقیم رہے تو افضل ہے مگر کوئی ضروری کام ہو جس کے لئے سفر لازم ہو یا اپنے مال کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو (تو پھر سفر کر سکتا ہے)۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{1392} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ: وَ لَيْسَ يَفْتَرِقُ التَّقْصِيرُ وَ الْإِفْطَارُ فَمَنْ قَصَّرَ فَلْيُفْطِرْ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قصر اور افطار ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں پس جو قصر کرے وہ افطار کرے۔ ④

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ⑤

---

① روضۃ المتقین: ۳/۳۰۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۴/۲۷۴؛ شرح العروۃ: ۲۰/۳۹۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۲۳؛ جواہر الکلام: ۱۷/۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۸۹۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/۲۶۶؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۹۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۴۹۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲/۲۳۳؛ ضیاء الناظر: ۳۶۸

② من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۹ ح۱۹۹۶؛ الکافی: ۴/۱۲۶ ح۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۸۱ ح۱۳۱۶۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۲۳۶؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۱۶۹؛ الوافی: ۱۱/۳۰۳

③ روضۃ المتقین: ۳/۴۹۱؛ منتہی المطلب: ۹/۳۳۳؛ الصوم فی الشریعہ: ۴۲۲؛ شرح العروۃ: ۲۱/۴۰۷؛ غنائم الایام: ۶/۱۲۱؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۷۲؛ مستمسک العروۃ: ۸/۳۴۳؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۲۷۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۰۲؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۳۸؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۴۷۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۰۵

④ تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۸ ح۱۰۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۸۴ ح۱۳۱۷۱؛ الوافی: ۱۱/۳۱۳؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۵۷

⑤ ملاذ الاخیار: ۷/۱۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/۲۶۴؛ القواعد الفقہیہ مصطفوی: ۱۰۵؛ المعلقات علی العروۃ الوثقیٰ: ۳/۹۴؛ الحدائق الناضرہ: ۱۳/۴۰۴؛ مصباح المنہاج (الصوم): ۲۲۶

## قول مؤلف:

یعنی جو شرائط نماز قصر کرنے کی ہیں وہی روزہ افطار کرنے کی بھی ہیں اور نماز قصر کے متعلق احادیث پہلے گزر چکی ہیں۔

{1393} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ وَ هُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ وَ هُوَ صَائِمٌ فَقَالَ إِنْ خَرَجَ قَبْلَ أَنْ يَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَلْيُفْطِرْ وَ لْيَقْضِ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَإِنْ خَرَجَ بَعْدَ الزَّوَالِ فَلْيُتِمَّ يَوْمَهُ.

۞ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا ایک شخص گھر سے نکلتا ہے اور سفر کرنا چاہتا ہے جبکہ وہ روزہ سے ہے تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ نصف النہار سے پہلے نکلے تو روزہ افطار کرے اور اس دن کی قضا کرے اور اگر زوال کے بعد نکلے تو اس دن کا روزہ مکمل کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1394} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُرِيدُ السَّفَرَ فِي رَمَضَانَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ فِي بَلَدِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَإِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

۞ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں سفر کرنا چاہتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: جب اسے اپنے شہر میں صبح ہو جائے اور پھر نکلے تو چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کرے۔[3]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۴۲ح ۱۹۸۲؛ الکافی: ۴/ ۱۳۱ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۲۸ح ۶۷۱؛ الاستبصار: ۲/ ۹۹ح ۳۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۸۵ح ۱۳۱۷۴؛ الوافی: ۱۱/ ۳۰۹؛ بحارالانوار: ۸۰/ ۳۵

[2] روضۃ المتقین: ۳/ ۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۱۳۶؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/ ۱۷۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۲۲۶؛ تفصیل الشریعہ: ۲/ ۲۱۰؛ روض الجنان: ۲/ ۱۰۵۱؛ فقہ الصادق: ۸/ ۷۷؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲۶۰؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۲۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۳۷؛ غنائم الایام: ۲/ ۱۸۲؛ فقہ الصادق: ۸/ ۷۷؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲۶۰؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۸۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۲۴۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۳۷؛ غنائم الایام: ۲/ ۱۸۲؛ شرح العروۃ: ۲۱/ ۳۴۸؛ التنقیح فی شرح العروۃ: ۲/ ۶۲۷؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۴۴۷؛ ریاض المسائل: ۵/ ۴۹۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۵۲۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۲۷ح ۱۰۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۸۷ح ۱۳۱۷۹؛ الوافی: ۱۱/ ۳۱۴؛ مستدرک الوسائل: ۷/ ۳۷۹ح

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{1395} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَخَرَجَ بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَيَعْتَدُّ بِهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَإِذَا دَخَلَ أَرْضاً قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَهُوَ يُرِيدُ الْإِقَامَةَ بِهَا فَعَلَيْهِ صَوْمُ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَإِنْ دَخَلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ عَلَيْهِ وَإِنْ شَاءَ صَامَ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ماہ رمضان میں سفر کرے اور نصف النہار کے بعد نکلے تو اس پر اس دن کا روزہ واجب ہے اور وہ ماہ رمضان کا روزہ شمار بھی ہوگا اور جب کوئی مسافر طلوع فجر سے پہلے کسی ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں قیام کا پروگرام ہو تو اس پر اس دن کا روزہ واجب ہے اور اگر وہ طلوع فجر کے بعد پہنچے تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے (وہ افطار کرسکتا ہے) اور اگر چاہے تو روزہ رکھ لے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{1396} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يُقْبِلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَفَرٍ حَتَّى يَرَى أَنَّهُ سَيَدْخُلُ أَهْلَهُ ضَحْوَةً أَوِ ارْتِفَاعَ النَّهَارِ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَ هُوَ خَارِجٌ لَمْ يَدْخُلْ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

❂ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں سفر سے واپس گھر آرہا تھا اور اس کا خیال تھا کہ وہ چاشت کے وقت یا ارتفاع النہار پر گھر پہنچ جائے گا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اسے گھر پہنچنے سے پہلے راستہ میں طلوع فجر ہوجائے تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کرے۔ ④

---

① ملاذ الاخیار: ۷/۲۶۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۱۰۷؛ غنائم الایام: ۶/۳۰۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۶۷؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۹۰؛ شرح فروع مازندرانی: ۴/۲۷۶؛ منتہی مبانی العروۃ: ۱/۲۵؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۷۶؛ مستمسک العروہ: ۱۰/۳۴۲؛ شرح العروۃ: ۲۱/۳۸۰؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۴۵۰

② الکافی: ۴/۱۳۱ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۲ ح ۱۹۸۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۲۹ ح ۶۷۲؛ الاستبصار: ۲/۹۹ ح ۳۲۲؛ الوافی: ۱۱/۳۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۸۵ ح ۱۳۱۷۳ و ۱۸۹ ح ۱۳۱۸۸

③ مرآۃ العقول: ۱۶/۳۳۵؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۸۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۹۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۲۲؛ منتہی المطلب: ۹/۲۸۹؛ غنائم الایام: ۵/۳۶۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۷/۷

④ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۳ ح ۱۹۸۴؛ الکافی: ۴/۱۳۲ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵۵ ح ۷۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۸۹ ح ۱۳۱۸۹؛ الوافی: ۱۱/۳۱۰؛ المعتبر: ۲/۶۹۵

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ (1)

{1397} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي الْمُسَافِرِ يَدْخُلُ أَهْلَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَبْلَ الزَّوَالِ وَلَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَعَلَيْهِ أَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ وَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ قَالَ يَعْنِي إِذَا كَانَتْ جَنَابَتُهُ مِنِ احْتِلاَمٍ.

۞ یونس بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: جب کوئی مسافر جنابت کی حالت میں زوال سے پہلے اپنے گھر پہنچ جائے اور اس نے ہنوز کچھ نہ کھایا (پیا) ہوتو اس پر واجب ہے کہ اس روزے کو مکمل کرے اور اس پر قضا نہیں ہے۔

فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ جناب احتلام کی وجہ سے ہو۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (3)

{1398} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَصْنَعُ إِذَا أَرَادَ السَّفَرَ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَ لَمْ يَشْخَصْ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَإِنْ خَرَجَ مِنْ أَهْلِهِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلْيُفْطِرْ وَلاَ صِيَامَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَدِمَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ أَفْطَرَ وَلاَ يَأْكُلُ ظَاهِراً وَإِنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرِهِ قَبْلَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ذَلِكَ الْيَوْمِ إِنْ شَاءَ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: جب طلوع فجر ہوجائے اور وہ ہنوز سفر پر روانہ نہ ہوا ہوتو اس پر اس دن کا روزہ واجب ہے اور اگر طلوع فجر سے پہلے گھر سے روانہ ہوجائے تو پھر روزہ افطار کرے اور اس پر روزہ واجب نہیں ہے۔

اور اگر زوال آفتاب کے بعد گھر پہنچے تو روزہ افطار کرے مگر حسب ظاہر کچھ نہ کھائے اور اگر اپنے سے زوال آفتاب سے پہلے پہنچ

---

(1) روضۃ المتقین: ۳/۴۰۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۲۵؛ التعلیقۃ علی الرسالہ: ۱۵۵؛ شرح العروۃ: ۹/۲۲؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۲۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۴۶۵؛ غنائم الایام: ۵/۳۰۶؛ ریاض المسائل: ۵/۴۲۸؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۴۷۳؛ تذکرۃ الفقہاء: ۶/۱۶۴؛ جواہر الکلام: ۱۷/۷؛ منتہی المطلب: ۹/۲۹۷؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۹۹؛ مراۃ العقول: ۵/۱۳۳؛ ملاذ الاخیار: ۸/۴۷۳

(2) من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۳ ح ۱۹۸۵؛ الکافی: ۴/۱۳۲ ح ۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۵۴ ح ۷۵۲؛ الاستبصار: ۲/۱۱۳ ح ۳۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۱۹۰ ح ۱۳۱۹۲؛ الوافی: ۱۱/۳۱۲

(3) روضۃ المتقین: ۳/۴۰۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۲۶؛ غنائم الایام: ۵/۶۲۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸۳/۷۳؛ جواہر الکلام: ۱۷/۹؛ شرح العروۃ: ۲۱/۱۵۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۵۷؛ مراۃ العقول: ۱۶/۳۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۳۶

جائے تو اس پر اگر چاہے تو اس دن کا روزہ لازم ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1399} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مُسَافِرٍ دَخَلَ أَهْلَهُ قَبْلَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَ قَدْ أَكَلَ قَالَ لاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَأْكُلَ يَوْمَهُ ذَلِكَ شَيْئاً وَ لاَ يُوَاقِعَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنْ كَانَ لَهُ أَهْلٌ.

سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ ایک مسافر زوال آفتاب سے پہلے اپنے گھر پہنچا جبکہ وہ (سفر میں) کچھ کھا چکا تھا تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اسے اس دن کچھ نہیں کھانا چاہیے اور اگر اس کی زوجہ ہے تو ماہ رمضان میں اس کے ساتھ مقاربت بھی نہیں کرنی چاہیے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

{1400} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَيُصِيبُ امْرَأَتَهُ حِينَ طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ أَ يُوَاقِعُهَا قَالَ لاَ بَأْسَ.

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں عصر کے بعد سفر سے واپس گھر پہنچا تو اس نے اپنی عورت کو حیض سے تازہ پاک ہوا پایا تو کیا وہ اس سے مقاربت کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔[5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۲۷ ح ۱۰۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۹۱ ح ۱۳۱۹۴؛ الوافی: ۱۱/ ۳۱۳

[2] ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۶۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/ ۱۶؛ شرح العروۃ: ۲۱/ ۸۰؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱/ ۴۴۹

[3] الکافی: ۴/ ۱۳۲ ح ۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۵۳ ح ۷۵۱؛ الاستبصار: ۲/ ۱۱۳ ح ۳۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۹۱ ح ۱۳۱۹۵؛ الوافی: ۱۱/ ۳۱۱

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/ ۳۳۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۳۶؛ الغایۃ القصوی تبریزی کتاب الصوم: ۳۹۸؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۵۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/ ۱۸؛ شرح العروۃ: ۲۲/ ۲۰؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/ ۲۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/ ۲۶۳؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۴۳۶

[5] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۴۲ ح ۷۱۰؛ الاستبصار: ۲/ ۱۱۳ ح ۳۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۳۲ ح ۱۳۲۹۶؛ الوافی: ۱۱/ ۳۱۸؛ المعتبر: ۲/ ۶۹۴

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ ①

{1401} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُهُ شَهْرُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَيُقِيمُ الْأَيَّامَ فِي الْمَكَانِ عَلَيْهِ صَوْمٌ قَالَ لاَ حَتَّى يُجْمِعَ عَلَى مُقَامِ عَشَرَةِ أَيَّامٍ وَ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى مُقَامِ عَشَرَةِ أَيَّامٍ صَامَ وَ أَتَمَّ الصَّلاَةَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ أَيَّامٌ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ هُوَ مُسَافِرٌ يَقْضِي إِذَا أَقَامَ فِي الْمَكَانِ قَالَ لاَ حَتَّى يُجْمِعَ عَلَى مُقَامِ عَشَرَةِ أَيَّامٍ.

۞ علی بن جعفرؑ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سفر میں تھا کہ ماہ رمضان شروع ہوگیا اور وہ کچھ دن ایک جگہ قیام کرتا ہے تو کیا اس پر روزہ رکھنا واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ دس دن قیام کرنے کا عزم کرے (پھر واجب ہے) اور جب کسی جگہ دس دن قیام کا ارادہ کرے تو پھر روزہ بھی رکھے اور نماز بھی پوری پڑھے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر آپؑ سے پوچھا کہ ایک شخص پر ماہ رمضان کے کچھ دن ابھی باقی ہیں جبکہ وہ سفر میں ہے پس جب وہ کسی جگہ قیام کرے تو کیا روزہ رکھے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں جب تک اس جگہ دس دن قیام کا ارادہ نہ کرے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ③

{1402} مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: إِنْ ظَاهَرَ وَ هُوَ مُسَافِرٌ اِنْتَظَرَ حَتَّى يَقْدَمَ فَإِنْ صَامَ فَأَصَابَ مَالاً فَلْيُمْضِ الَّذِي اِبْتَدَأَ فِيهِ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامینؑ میں سے ایک امامؑ نے فرمایا: اگر مسافر ظہار کرے تو واپس پہنچنے تک انتظار کرے (اور کفارہ کا روزہ نہ رکھے) اور اگر روزے رکھے اور (اس دوران) اسے مال مل جائے تو اسے جاری رکھے جس کی ابتداء کی تھی

---

① شرح العروۃ: ۲۲/۲۲۳؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۶۳؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۲۳۲؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۵

② الکافی: ۴/۱۳۳ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۸/۴۹۸ ح ۱۱۲۷۵؛ الوافی: ۷/۱۵۱؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۲۶۲؛ قرب الاسناد: ۲۳۱؛ بحار الانوار: ۹۳/۳۲۲

③ مراۃ العقول: ۱۶/۳۳۷؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۵۵۳؛ انجم الزاہر فی صلاۃ المسافر: ۹۲؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/۸۱۴؛ مدارک العروۃ: ۲۱/۵۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۴/۵۸۵؛ مستند الشیعہ: ۱۰/۲۴۷؛ الرسائل الفقہیہ بروجردی: ۱/۲۱۱؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصلاۃ): ۳/۳۰۶؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱۰۳؛ مہذب الاحکام: ۹/۱۹۸

(یعنی روزے پورے کرے اور مال کو بدلے میں استعمال نہ کرے)۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1403} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ اَلْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اَلْجَبَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبَ بُنْدَارُ مَوْلَى إِدْرِيسَ يَا سَيِّدِي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمِ سَبْتٍ فَإِنْ أَنَا لَمْ أَصُمْهُ مَا يَلْزَمُنِي مِنَ اَلْكَفَّارَةِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ قَرَأْتُهُ لاَ تَتْرُكْهُ إِلاَّ مِنْ عِلَّةٍ وَ لَيْسَ عَلَيْكَ صَوْمُهُ فِي سَفَرٍ وَ لاَ مَرَضٍ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ نَوَيْتَ ذَلِكَ وَ إِنْ كُنْتَ أَفْطَرْتَ فِيهِ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ فَتَصَدَّقْ بِعَدَدِ كُلِّ يَوْمٍ لِسَبْعَةِ مَسَاكِينَ نَسْأَلُ اَللَّهَ اَلتَّوْفِيقَ لِمَا يُحِبُّ وَ يَرْضَى.

❁ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ بندار مولی ادریس نے (امام علی نقی علیہ السلام کو) خط لکھا کہ اے میرے آقاؑ! میں نے منت مانی تھی کہ ہر ہفتہ کے دن روزہ رکھوں گا تو اب اگر نہ رکھوں تو مجھ پر کیا کفارہ عائد ہوگا؟

امامؑ نے جواب میں لکھا جسے میں نے خود پڑھا کہ: بغیر کسی علت کے اسے ترک نہ کر اور سفر میں اور مرض میں تجھ پر اس دن روزہ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی نیت کی ہو (کہ ہر حالت میں رکھوں گا) اور اگر بغیر علت کے کسی دن نہ رکھے تو ہر دن کے عوض سات مسکینوں پر صدقہ کر۔ ہم خدا سے ان کاموں کی بجا آوری کا سوال کرتے ہیں جن کو وہ پسند کرتا ہے اور جن پر وہ راضی ہے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{1404} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اِبْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلرَّجُلِ يُسَافِرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ مَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَلَهُ أَنْ يُصِيبَ مِنْهَا بِالنَّهَارِ فَقَالَ سُبْحَانَ اَللَّهِ أَ مَا تَعْرِفُ حُرْمَةَ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ لَهُ فِي اَللَّيْلِ سَبْحاً طَوِيلاً قُلْتُ أَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَ يَشْرَبَ وَ يُقَصِّرَ فَقَالَ إِنَّ اَللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ فِي اَلْإِفْطَارِ وَ اَلتَّقْصِيرِ رَحْمَةً وَ تَخْفِيفاً لِمَوْضِعِ اَلتَّعَبِ وَ

---

① الکافی: ۲/ ۵۶ اح ۱۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/ ۵۳۲ ح ۴۸۳۴؛ تہذیب الاحکام: ۸/ ۳۲۲ ح ۱۱۹۳؛ الاستبصار: ۳/ ۲۶۷ ح ۵۴؛ وسائل الشیعہ: ۲۲/ ۲۵ ح ۹۲ ۲۸۷؛ النوادر للاشعری: ۶۳؛ بحار الانوار: ۱۰۱/ ۲۷۱؛ الوافی: ۲۲/ ۹ ۹۳

② مراۃ العقول: ۲۱/ ۲۶۰؛ ملاذ الاخیار: ۱۳/ ۴۳؛ روضۃ المتقین: ۹/ ۲۷۱؛ جواہر الکلام: ۳۳/ ۸۳؛ مسالک الافہام: ۱۰/ ۱۱۱

③ الکافی: ۷/ ۵۶ ۴ ح ۱۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۵ ۲۳ ح ۶۸۹؛ الاستبصار: ۲/ ۱۲۵ ح ۳۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۱۹۵ ح ۱۳۲۰۴؛ الوافی: ۱۱/ ۵۴۷؛ عوالی اللئالی: ۳/ ۳۸

④ مراۃ العقول: ۲۲/ ۲۴۴؛ منتہی المطلب: ۹/ ۳۸۴؛ مفتاح الاصول: ۲/ ۲۶۳؛ الصوم فی الشریعہ: ۴۰۹؛ غنائم الایام: ۵/ ۲۷۷؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۲۹۸؛ شرح العروۃ: ۲۱/ ۳۳۲؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۸۶؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/ ۳۹۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۴۸۷؛ منتہی الدرایہ: ۳/ ۵۵۰؛ مستمسک العروۃ کتاب الصوم: ۱/ ۴۰۷ و ۴۳۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۲۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۹۱۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۳۳۵

اَلنَّصَبِ وَ وَعْثِ اَلسَّفَرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي مُجَامَعَةِ اَلنِّسَاءِ فِي اَلسَّفَرِ بِالنَّهَارِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَوْجَبَ عَلَيْهِ قَضَاءَ اَلصِّيَامِ وَلَمْ يُوجِبْ عَلَيْهِ قَضَاءَ تَمَامِ اَلصَّلاَةِ إِذَا آبَ مِنْ سَفَرِهِ ثُمَّ قَالَ وَ اَلسُّنَّةُ لاَ تُقَاسُ وَ إِنِّي إِذَا سَافَرْتُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مَا آكُلُ إِلاَّ اَلْقُوتَ وَ مَا أَشْرَبُ كُلَّ اَلرِّيِّ.

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ماہ رمضان میں اپنی کنیز کے ہمراہ سفر کرتا ہے تو کیا وہ دن کے وقت اس سے ہمبستری کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا یہ شخص ماہ رمضان کے احترام کو نہیں جانتا حالانکہ رات کو اس کے پاس کافی وقت ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا اس کے لئے کھانے پینے اور نماز قصر کرنے کی رخصت نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے از راہ رحمت مسافر کو اس کی تھکاوٹ و اکتاہٹ کی وجہ سے کھانے پینے اور قصر کی رخصت دی ہے مگر ماہ رمضان میں دوران سفر دن کے وقت اسے عورتوں سے جماع کرنے کی رخصت نہیں دی ہے اور جب سفر سے واپس لوٹ کر آئے تو اس پر روزوں کی قضا تو واجب قرار دی ہے مگر نماز پوری پڑھنے کی قضا واجب قرار نہیں دی ہے۔

پھر فرمایا: اور سنت میں قیاس نہیں کیا جاتا ہے اور میں جب ماہ رمضان میں سفر کرتا ہوں تو صرف قوت حاصل کرنے کے جتنا کھاتا ہوں اور شکم سیر ہو کر پانی بھی نہیں پیتا ہوں۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

ممکن ہے مقاربت کی ممانعت کراہت پر محمول ہو کیونکہ دیگر احادیث میں اس کی اجازت موجود ہے (واللہ اعلم)

## وہ لوگ جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے:

{1405} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلشَّيْخُ اَلْكَبِيرُ وَ اَلَّذِي بِهِ اَلْعُطَاشُ لاَ حَرَجَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُفْطِرَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ يَتَصَدَّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي كُلِّ يَوْمٍ بِمُدٍّ مِنْ طَعَامٍ وَ لاَ قَضَاءَ عَلَيْهِمَا فَإِنْ لَمْ يَقْدِرَا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِمَا.

---

[1] الکافی: ۴/۱۳۴ ح۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۳ ح۱۹۸۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴۰ ح۷۰۵؛ الاستبصار: ۲/۱۰۵ ح۳۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۰۶ ح۱۳۲۴۳؛ الوافی: ۱۱/۳۱۸

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۳۳۸؛ منتھی المطلب: ۹/۳۹۰؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۲۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۳۷؛ غنائم الایام: ۶/۱۵۹؛ شرح العروۃ: ۲۲/۳۱؛ مستمسک العروۃ کتاب الصوم: ۲/۵۳؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۰۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۵۲۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۳

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ بہت بوڑھا مرد اور جسے سخت پیاس لگتی ہو اور اگر وہ ماہ رمضان کا روزہ افطار کرلیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور ان میں سے ہر شخص ہر دن کے عوض ایک مد طعام صدقہ دے اور ان پر قضا واجب نہیں ہے اور اگر (صدقہ کی) طاقت نہ رکھتے ہوں تو ان پر کچھ نہیں ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1406} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ وَ غَيْرِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ اَلْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : فِي اَلرَّجُلِ يُصِيبُهُ اَلْعُطَاشُ حَتَّى يَخَافَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ يَشْرَبُ بِقَدْرِ مَا يُمْسِكُ رَمَقَهُ وَلاَ يَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى.

۞ عمار سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کو اس قدر سخت پیاس لگے جس سے اسے ہلاکت کا خطرہ لاحق ہو جائے تو وہ اس قدر پانی پی لے جس سے اس کی جان بچ جائے لیکن شکم سیر ہو کر نہ پیئے۔ ③

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ④

{1407} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اِبْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: اَلْحَامِلُ اَلْمُقْرِبُ وَ اَلْمُرْضِعُ اَلْقَلِيلَةُ اَللَّبَنِ لاَ حَرَجَ عَلَيْهِمَا أَنْ تُفْطِرَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّهُمَا لاَ يُطِيقَانِ اَلصَّوْمَ وَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَصَدَّقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي كُلِّ يَوْمٍ يُفْطِرُ فِيهِ بِمُدٍّ مِنْ طَعَامٍ وَ عَلَيْهِمَا قَضَاءُ كُلِّ يَوْمٍ أَفْطَرَتَا فِيهِ تَقْضِيَانِهِ بَعْدُ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ حاملہ عورت جس کا وضع حمل قریب ہو اور

---

① الکافی: ۴/۱۱۶ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۳ ح ۱۹۴۷؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۸ ح ۶۹۷؛ الاستبصار: ۲/۱۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۰۹ ح ۱۳۲۴۰؛ الوافی: ۱۱/۲۹۵؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۳۵

② مرآۃ العقول: ۱۶/۳۰۳؛ غنائم الایام: ۶/۱۳۵؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۲۸؛ شرح فروع مازندرانی: ۴/۱۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۹۳؛ شرح العروۃ: ۲۲/۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۳۵؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۳۵؛ حدود الشریعہ: ۲/۷۴۴؛ مصباح الہدیٰ: ۸/۳۴۵؛ جواہر الکلام: ۱۷/۱۴۴؛ تذکرۃ الفقہاء: ۶/۲۱۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۰۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۷۱؛ ملاذ الاخیار: ۷/۸

③ الکافی: ۴/۱۱۷ ح ۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۳ ح ۱۹۴۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۶ ح ۱۰۰۲؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۱۴ ح ۱۳۲۵۲؛ الوافی: ۱۱/۲۹۶؛ المعتبر: ۲/۷۱۸

④ مرآۃ العقول: ۱۶/۳۰۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۶۲۰؛ شرح العروۃ: ۲۱/۳۸۷؛ غنائم الایام: ۶/۱۵۲؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۵۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۸۳؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۱

وہ دودھ پلانے والی جس کا دودھ کم ہوتو اگر وہ ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھیں تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ روزوں کی طاقت نہیں رکھتیں ہاں البتہ ان پر ہر اس روزہ کے عوض جو نہ رکھیں ایک مد طعام دینا واجب ہے اور (عذر کی برطرفی کے بعد) جس قدر روزے نہیں رکھے ان کی قضا بھی واجب ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1408} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعٰامُ مِسْكِينٍ قَالَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَ الَّذِي يَأْخُذُهُ الْعُطَاشُ وَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعٰامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً قَالَ مِنْ مَرَضٍ أَوْ عُطَاشٍ.

✿ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے قول: ''اور جو لوگ روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کرتے ہیں وہ فدیہ دیں جو ایک مسکین کا کھانا ہے (البقرۃ: ۱۸۴)'' کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد بہت بوڑھا اور وہ شخص ہے جسے سخت پیاس لگتی ہو۔

اور آپؑ نے خدا کے قول: ''اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (المجادلہ: ۴)'' کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہے جو بیماری اور پیاس کی شدت کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{1409} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الصَّائِمُ إِذَا خَافَ عَلَى

---

① الکافی: ۴/۱۱۷ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۴ح ۱۹۵۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۹ح ۷۰۱؛ الوافی: ۱۱/۲۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۱۵ح ۱۳۲۵۴؛ ھدایۃ الامۃ: ۴/۲۲۹

② مرآۃ العقول: ۱۶/۳۰۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۱۳۷۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۷۵؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۱؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۱/۲۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۰۱؛ غنائم الایام: ۶/۱۵۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۵۳؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۲۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۸۴؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۳۶؛ مستمسک العروہ: ۸/۴۴۹

③ الکافی: ۴/۱۱۶ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۳۷ح ۶۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۱۷ح ۱۳۲۵۷؛ الوافی: ۱۱/۲۹۳؛ تفسیر البرہان: ۵/۳۱۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۲۵۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۱۲۷

④ مرآۃ العقول: ۱۶/۳۰۱؛ غنائم الایام: ۲/۱۴۶؛ شرح العروۃ: ۲۲/۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۳۵؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۴۵؛ مصباح المنھاج کتاب الصوم: ۱/۲۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۶

عَيۡنَيۡهِ مِنَ ٱلرَّمَدِ أَفۡطَرَ.

◎ حریز سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: روزہ دار کو جب آشوب چشم کی وجہ سے آنکھوں کا خطرہ ہوتو وہ افطار کرسکتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1410} مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ إِبۡرَاهِيمَ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ عِيسَى عَنۡ يُونُسَ عَنۡ شُعَيۡبٍ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ مُسۡلِمٍ قَالَ: قُلۡتُ لِأَبِي عَبۡدِ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ مَا حَدُّ ٱلۡمَرِيضِ إِذَا نَقِهَ فِي ٱلصِّيَامِ قَالَ ذَلِكَ إِلَيۡهِ هُوَ أَعۡلَمُ بِنَفۡسِهِ إِذَا قَوِيَ فَلۡيَصُمۡ.

◎ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بیماری کی وہ حد کون سی ہے جو اسے روزہ سے کمزور کرتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اپنی طبیعت کو سب سے زیادہ بہتر جانتا ہے پس جب طاقت ہوتو روزہ رکھے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1411} مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوبَ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ يَحۡيَى وَ غَيۡرُهُ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ أَحۡمَدَ عَنۡ أَحۡمَدَ بۡنِ ٱلۡحَسَنِ عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ سَعِيدٍ عَنۡ مُصَدِّقِ بۡنِ صَدَقَةَ عَنۡ عَمَّارِ بۡنِ مُوسَى عَنۡ أَبِي عَبۡدِ ٱللَّهِ عَلَيۡهِ ٱلسَّلَامُ: فِي ٱلرَّجُلِ يَجِدُ فِي رَأۡسِهِ وَجَعاً مِنۡ صُدَاعٍ شَدِيدٍ هَلۡ يَجُوزُ لَهُ ٱلۡإِفۡطَارُ قَالَ إِذَا صُدِّعَ صُدَاعاً شَدِيداً وَإِذَا حُمَّ حُمَّى شَدِيدَةً وَإِذَا رَمِدَتۡ عَيۡنَاهُ رَمَداً شَدِيداً فَقَدۡ حَلَّ لَهُ ٱلۡإِفۡطَارُ.

◎ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی شخص کے سر میں شدید قسم کا درد ہوتو کیا اس کے لئے روزہ افطار کرنا جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب سر میں بہت سخت درد ہو اور جب بہت سخت بخار میں مبتلا ہو اور جب بہت سخت آشوب چشم میں گرفتار ہوتو

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۳۲ ح ۱۹۳۵؛ الکافی: ۴/۱۱۸ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۱۸ ح ۱۳۲۵۹؛ تفسیر الصافی: ۱/۲۱۹؛ تفسیر کنز الدقائق: ۲/۲۳۲؛ الوافی: ۱۱/۳۰۱؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۱۶۵

[2] روضۃ المتقین: ۳/۳۶۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۶۹؛ مستمسک العروۃ: ۸/۴۱۸؛ غنائم الایام: ۵/۲۴۰؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۹۷

[3] الکافی: ۴/۱۱۹ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۱۹ ح ۱۳۲۶۳؛ الوافی: ۱۱/۳۰۲

[4] شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۲۰۶؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۳۰۸؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۴۳۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۲۹۲

اس کے لئے افطار جائز ہوجاتا ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1412} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. أَسْأَلُهُ عَنِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ يَوْماً أَوْ أَكْثَرَ هَلْ يَقْضِي مَا فَاتَهُ أَمْ لَا فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا يَقْضِي الصَّلَاةَ.

❁ ایوب بن نوح سے روایت ہے کہ میں نے امام علی نقیؑ کو مکتوب لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ جو شخص بے ہوش ہوجائے اور اس طرح ایک دن یا زیادہ گزر جائیں تو کیا وہ اپنے فوت شدہ روزوں کی قضا کرے گا؟

آپؑ نے جواب لکھا کہ نہ وہ روزے کی قضا کرے اور نہ ہی نماز کی قضا کرے گا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1413} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ: أَنَّهُ سَأَلَهُ يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ الثَّالِثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ يَعْنِي مَسْأَلَةَ الْمُغْمَى عَلَيْهِ فَقَالَ لَا يَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا الصَّلَاةَ وَكُلَّمَا غَلَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَاللَّهُ أَوْلَى بِالْعُذْرِ.

❁ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ انہوں نے امام علی نقیؑ سے یہی (بے ہوشی والا) مسئلہ پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: نہ روزہ قضا کرے گا اور نہ ہی نماز اور ہر وہ (تکلیف) جو اللہ اس پر مسلط کرتا ہے تو اللہ سب سے بڑھ کر عذر قبول کرنے والا ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۴/ ۱۱۸ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۵۹ ح ۷۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۲۰ ح ۱۳۲۹۶؛ الوافی: ۱۱/ ۳۰۱

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/ ۳۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۴۰؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۳۱۸؛ غنائم الایام: ۵/ ۲۵۹؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/ ۲۳۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۲۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۱۲۶

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۴۳ ح ۷۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۲۶ ح ۱۳۲۷۸؛ الاستبصار: ۱/ ۴۵۸ ح ۱۷۷۵؛ الوافی: ۱۱/ ۳۳۰، ۸/ ۱۰۵۶

[4] ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۶؛ شرح العروۃ: ۲۲/ ۵۲؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۲۷۰؛ مدارک الاحکام: ۴/ ۲۸۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/ ۱۲؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/ ۵۲؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۱۲؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۱۲؛ مصابیح الظلام: ۹/ ۳۶۵؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۳۰۹؛ منتہی المطلب: ۹/ ۳۰۳؛ غنائم الایام: ۵/ ۳۶۶؛ معتصم الشیعہ: ۳/ ۳۳۴؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/ ۳۳۴؛ مستمسک العروۃ: ۸/ ۴۸۲؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۱۹۴؛ مصباح الہدیٰ: ۸/ ۴۱۳؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/ ۱۷۹

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۶۳ ح ۱۰۴۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۲۷ ح ۱۳۲۸۳؛ الوافی: ۸/ ۱۰۵۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (1)

{1414} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ أَصْبَحَتْ صَائِمَةً فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ أَوْ كَانَ الْعَشِيُّ حَاضَتْ أَ تُفْطِرُ قَالَ نَعَمْ وَ إِنْ كَانَ وَقْتَ الْمَغْرِبِ فَلْتُفْطِرْ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ رَأَتِ الطُّهْرَ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَغْتَسِلُ وَلَمْ تَطْعَمْ فَمَا تَصْنَعُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ تُفْطِرُ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَإِنَّمَا فِطْرُهَا مِنَ الدَّمِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت نے روزہ رکھا مگر جب سورج کچھ بلند ہوا یا پچھلا پہر ہوا تو اسے حیض آ گیا تو کیا وہ روزہ کھول دے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں چاہے مغرب کا وقت (قریب) ہی ہو پھر بھی کھول دے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پھر پوچھا: اگر عورت ماہ رمضان میں دن کے اوائل میں حیض سے پاک ہو جائے اور غسل کرے اور کچھ کھایا (پیا) نہ ہو تو وہ اس دن کیا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس دن روزہ افطار کرے کیونکہ اس کا یہ افطار خون کی وجہ سے ہے (جو سورج چڑھ جانے کے بعد بند ہوا)۔ (2)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ (3)

{1415} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي كَمْ يُؤْخَذُ الصَّبِيُّ بِالصِّيَامِ قَالَ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَإِنْ هُوَ صَامَ قَبْلَ ذَلِكَ فَدَعْهُ وَلَقَدْ صَامَ ابْنِي فُلاَنٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَتَرَكْتُهُ.

❂ معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ بچہ کس عمر میں روزہ کی وجہ سے پکڑا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: پندرہ اور چودہ سال کے درمیان اور اگر اس عمر سے پہلے روزہ رکھ لے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دو اور میرے

---

(1) روضۃ المتقین: ۲/۴۵۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۱۳۶؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۷۴؛ غنائم الایام: ۵/۲۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۰۹؛ شرح العروۃ الوثقیٰ: ۲۲/۱۵۳؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۱۵۳

(2) الکافی: ۴/۱۳۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۱ ح ۹۴۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۴۴ ح ۱۹۸۸؛ الوافی: ۱۱/۳۲۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۲۷ ح ۱۳۲۸۴

(3) فقہ الصادقؑ: ۸/۳۰۶؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۱۹۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/۲۲۳؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۱/۳۲۸؛ روضۃ المتقین: ۳/۴۰۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۵۳؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۳۳۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۳۹؛ منتہی المطلب: ۹/۲۰۴؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۴۴

فلاں بیٹے نے اس عمر سے پہلے روزہ رکھا تو میں نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1416} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: إِنَّا نَأْمُرُ صِبْيَانَنَا بِالصَّلَاةِ إِذَا كَانُوا بَنِي خَمْسِ سِنِينَ فَمُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا كَانُوا بَنِي سَبْعِ سِنِينَ وَ نَحْنُ نَأْمُرُ صِبْيَانَنَا بِالصَّوْمِ إِذَا كَانُوا بَنِي سَبْعِ سِنِينَ بِمَا أَطَاقُوا مِنْ صِيَامِ الْيَوْمِ إِنْ كَانَ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَقَلَّ فَإِذَا غَلَبَهُمُ الْعَطَشُ وَ الْغَرَثُ أَفْطَرُوا حَتَّى يَتَعَوَّدُوا الصَّوْمَ وَ يُطِيقُوهُ فَمُرُوا صِبْيَانَكُمْ إِذَا كَانُوا بَنِي تِسْعِ سِنِينَ بِالصَّوْمِ مَا اسْتَطَاعُوا مِنْ صِيَامِ الْيَوْمِ فَإِذَا غَلَبَهُمُ الْعَطَشُ أَفْطَرُوا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوارؑ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب ہمارے بچے پانچ سال کے ہوجاتے ہیں تو ہم انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور جب وہ سات سال کے ہوجاتے ہیں تو ہم ان کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں پس جب ہمارے بچے سات سال کے ہوجاتے ہیں تو ہم ان کو دن کے اتنے حصے کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں جتنے کی وہ طاقت رکھتے ہیں خواہ نصف النہار تک رکھیں یا اس سے کم وبیش رکھیں چنانچہ جب ان پر بھوک کا اور پیاس کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ افطار کر لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ روزہ رکھنے کے عادی ہوجائیں اور اس کی طاقت رکھنے لگیں اور تمہارے بچے جب نو سال کے ہوجائیں تو انہیں روزہ رکھنے کا حکم دو جس قدر وہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں پس جب ان پر پیاس غالب ہوجائے تو افطار کرلیں۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۴/۱۲۵ ح ۲؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۲ ح ۱۹۰۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۲۶ ح ۱۰۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۳۳ ح ۱۳۲۹۷؛ الوافی: ۱۱/۱۰۰؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۸۱ ح ۱۵۹۰

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۲۲؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۳/۴۳؛ جواہر الکلام: ۱۶/۵۰؛ غنائم الایام: ۵/۲۷۰؛ الرسائل الفقہیہ: ۲/۳۰۰؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۶۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۳۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۴۰

[3] الکافی: ۳/۴۰۹ ح ۱ و ۴/۱۲۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۲/۳۸۰ ح ۱۵۸۴؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۲۸۰ ح ۸۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۳۴ ح ۱۳۲۹۹؛ الاستبصار: ۲/۱۲۳ ح ۱۵۶۴؛ الوافی: ۱۱/۹۹؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۳۳

[4] مستمسک العروۃ: ۸/۴۲۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۱/۳۴۸؛ کتاب الحج قمی: ۴۲؛ روضۃ المتقین: ۲/۲۱۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۳/۵۰۷؛ معتصم الشیعہ: ۱/۶۲؛ غنائم الایام: ۵/۲۸۲؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۳/۶۳؛ شرح مازندرانی: ۴/۲۳۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۲۸۰؛ ریاض المسائل: ۵/۴۰۲

{1417} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ يَزِيدَ الْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: الْجَارِيَةُ إِذَا بَلَغَتْ تِسْعَ سِنِينَ ذَهَبَ عَنْهَا الْيُتْمُ وَ زُوِّجَتْ وَ أُقِيمَتْ عَلَيْهَا الْحُدُودُ التَّامَّةُ عَلَيْهَا وَ لَهَا الْحَدِيثَ

۞ یزید کناسی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: لڑکی جب نو برس کی ہو جائے تو اس کی یتیمی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی شادی کی جاتی ہے اور اس پر مکمل حدود (شرعیہ) جاری کئے جاسکتے ہیں اور اس کے لئے بھی (جاری کئے جاسکتے ہیں)۔[1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

## مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہونے کا طریقہ:

{1418} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلاَلَ فَصُومُوا وَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا وَ لَيْسَ بِالرَّأْيِ وَ لاَ بِالتَّظَنِّي وَ لَيْسَ الرُّؤْيَةُ أَنْ يَقُومَ عَشَرَةُ نَفَرٍ فَيَقُولَ وَاحِدٌ هُوَ ذَا وَ يَنْظُرُ تِسْعَةٌ فَلاَ يَرَوْنَهُ لَكِنْ إِذَا رَآهُ وَاحِدٌ رَآهُ أَلْفٌ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور چاند دیکھو تو روزہ افطار کرو اور اس سلسلے میں رائے اور ظن سے کام نہ لو اور رؤیت یہ نہیں ہے کہ دس آدمی (چاند دیکھنے) کھڑے اور ایک آدمی کہے کہ وہ (چاند) یہ ہے جبکہ باقی نو دیکھیں تو انہیں نظر ہی نہ آئے بلکہ (رؤیت یہ ہے کہ) جب ایک آدمی نے (چاند) دیکھ لیا تو ہزار آدمی نے دیکھ لیا۔[3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1419} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي

---

[1] الکافی: ۷/۱۹۸ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۱۰/۸ ح ۳۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۲۸/۲۰ ح ۳۱۱۲۳؛ الوافی: ۱۵/۱۰۳؛ عوالی اللئالی: ۳/۵۹۴

[2] تفصیل الشریعہ الحدود: ۱/۲۱؛ براھین الحج: ۱/۴۲؛ فقہ الصادق: ۲۰/۱۰۶؛ مرآۃ العقول: ۲۳/۳۰۱؛ ملاذ الاخیار: ۱۶/۵۷؛ مبانی تکملہ المنہاج: ۱/۲۰۷؛ کتاب القصاص للفقہاء: ۱/۹۶؛ اسس الحدود والتعزیرات جواد تبریزی: ۲۴

[3] الکافی: ۴/۷۷ ح ۶؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۳ ح ۱۹۰۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۵۶ ح؛ الوافی: ۱۱/۱۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۸۹ ح ۱۳۳۴۰؛ الاستبصار: ۲/۶۳ ح ۲۰۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۳۰؛ ھیویات فقہیہ: ۱۳۲؛ منتھی المطلب: ۹/۲۳۸؛ شرح العروۃ: ۲۲/۶۷؛ شرح مازندرانی: ۴/۲۵؛ نہج الاعلان: ۱۰۰؛ غنائم الایام: ۵/۳۰۴؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۳۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۵۴؛ ثبوت الہلال: ۲۷؛ المجعہ: ۴/۲۶۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۳۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/۳۵۱

عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: صُمْ لِرُؤْيَةِ اَلْهِلاَلِ وَ أَفْطِرْ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ شَهِدَ عِنْدَكُمْ شَاهِدَانِ مَرْضِيَّانِ بِأَنَّهُمَا رَأَيَاهُ فَاقْضِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر کھول اور اگر تمہارے پاس دو پسندیدہ گواہ گواہی دیں کہ انہوں نے (پہلے چاند) دیکھا تھا تو اس روزہ کی قضا کر۔ [1]

تحقیق: حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1420} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلرَّجُلِ يَرَى اَلْهِلاَلَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَحْدَهُ لاَ يُبْصِرُهُ غَيْرُهُ لَهُ أَنْ يَصُومَ قَالَ إِذَا لَمْ يَشُكَّ فِيهِ فَلْيَصُمْ وَ إِلاَّ فَلْيَصُمْ مَعَ اَلنَّاسِ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص ماہ رمضان کا چاند اکیلے دیکھے اور اس کے علاوہ کوئی نہ دیکھے تو کیا وہ روزہ رکھے؟

آپؑ نے فرمایا: جب اسے اس میں کوئی شک نہ ہو تو روزہ رکھے ورنہ لوگوں کے ساتھ روزہ رکھے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1421} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هُوَ شَهْرٌ مِنَ اَلشُّهُورِ يُصِيبُهُ مَا يُصِيبُ اَلشُّهُورَ مِنَ اَلنُّقْصَانِ.

حماد بن عثمان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ماہ رمضان کے بارے میں فرمایا کہ وہ بھی مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے جسے باقی مہینوں کی طرح کمی لاحق ہوتی ہے۔ [5]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۵۷ ح ۴۳۶؛ الاستبصار: ۲/۶۳ ح ۲۰۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۵۴ ح ۱۳۳۴۶؛ الوافی: ۱۱/۱۱۹؛ مستدرک الوسائل: ۷/۴۰۸ ح ۸۵۴۹؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۴۰

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۴۵۲؛ رویت ہلال: ۳/۱۹۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۵۴؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱۲۸؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۳۳۲؛ مستمسک مبانی العروۃ: ۱/۱۶۷؛ مجمع الفوائد: ۱/۵۰۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/۹۰۳؛ القواعد الفقہیہ بجنوردی: ۳/۷؛ القواعد الفقہیہ لنکرانی: ۱/۲۶۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۶۸۶؛ جواہر الکلام: ۱۶/۳۵۵

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۷ ح ۹۶۴؛ قرب الاسناد: ۲۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۶۱ ح ۱۳۳۶۷؛ الوافی: ۱۱/۱۳۸؛ بحار الانوار: ۹۳/۲۹۶؛ مسائل علی بن جعفر: ۱۴۹؛ ہدایۃ الامۃ: ۴/۲۳۸؛ المعتبر: ۹۳/۲۹۶

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۵۸۱؛ غنائم الایام: ۵/۲۸۸؛ رویت ہلال: ۳/۲۰۵۳؛ منتہی المطلب: ۹/۲۴۳؛ تفسیر الاثری الجامع: ۴/۵۱۳؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۶۵؛ حیویات فقہیہ: ۱/۱۳۱؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۲۳۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۳۶۰؛ ریاض المسائل: ۵/۴۰۷

[5] تہذیب الاحکام: ۴/۱۶۰ ح ۴۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۶۲ ح ۱۳۳۷۱؛ الوافی: ۱۱/۱۳۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1422} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي غَالِبٍ الزُّرَارِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي غَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الطَّاطَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا يُلْصِقُ كَفَّيْهِ وَ يَبْسُطُهُمَا ثُمَّ قَالَ وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا ثُمَّ يَقْبِضُ إِصْبَعاً وَاحِداً فِي آخِرِ بَسْطَةٍ بِيَدَيْهِ وَ هِيَ الْإِبْهَامُ فَقُلْتُ شَهْرُ رَمَضَانَ تَامٌّ أَبَداً أَمْ شَهْرٌ مِنَ الشُّهُورِ فَقَالَ هُوَ شَهْرٌ مِنَ الشُّهُورِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَامَ عِنْدَكُمْ تِسْعَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً فَأَتَوْهُ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ رَأَيْنَا الْهِلاَلَ فَقَالَ أَفْطِرُوا.

✿ اسحاق بن جریر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مہینہ اس طرح ہے، اس طرح ہے، اس طرح ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں ہتھیلیاں بند کرتے اور کھولتے رہے (یعنی تیس دن)۔

پھر فرمایا: اور اس طرح ہے، اس طرح ہے، اس طرح ہے اور ایک ایک کر کے انگلیاں کھولتے گئے یہاں تک کہ ایک انگوٹھا رہنے دیا (یعنی انتیس دن)۔

میں نے عرض کیا: کیا ماہ رمضان ہمیشہ پورا (تیس دن) ہوتا ہے یا دوسرے مہینوں کی طرح مہینہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ دوسرے مہینوں ہی کی طرح ایک مہینہ ہے۔

پھر فرمایا: امیر المومنینؑ نے تمہارے ہاں انتیس روزے رکھے تھے پس (تیسویں دن) کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنینؑ! ہم نے پہلی (شعبان) کا چاند دیکھا ہے۔

چنانچہ آپؑ نے فرمایا کہ روزہ افطار کرلو۔[2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[3]

{1423} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ "وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ" قَالَ ثَلاَثِينَ يَوْماً.

✿ ابو بصیر سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول "اور تم عدد کو مکمل کرو (البقرۃ: ۱۸۵)" کے

---

[1] ملاذ الاخیار: ۶/۵۹۳؛ منتھی المطلب: ۹/۲۴۴؛ حیوۃ ت فقہیہ: ۱۴۵؛ مدارک الاحکام: ۶/۱۷۷؛ غنائم الایام: ۵/۳۱۹

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۱۶۲ ح ۴۵۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۶۲ ح ۱۳۳۷۰؛ الوافی: ۱۱/۱۳۳

[3] ملاذ الاخیار: ۶/۴۶۲؛ حیوۃ ت فقہیہ سند: ۱۴۵

بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد تیس دن (پورے کرنے) ہیں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [2]

{1424} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ هَلْ يَكُونُ شَهْرُ رَمَضَانَ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْماً فَقَالَ إِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ لاَ يَنْقُصُ مِنْ ثَلاَثِينَ يَوْماً أَبَداً.

❁ یاسر الخادم سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ سے عرض کیا کہ کیا ماہ رمضان انتیس دن کا بھی ہوتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ماہ رمضان کبھی بھی تیس دن سے کم نہیں ہوتا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

ماہ رمضان کے متعلق دو طرح کی روایات وارد ہوئی ہیں جن میں سے کچھ وہ ہیں جن میں درج ہے کہ ماہ رمضان بھی باقی مہینوں کی طرح کم وبیش ہوتا ہے یعنی کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دنوں کا ہوتا ہے اور دوسری طرح کی روایات میں یہ درج ہے کہ ماہ رمضان کبھی بھی تیس دنوں سے کم کا نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس صورت حال میں شیخ طوسی نے دوسری قسم کی روایات کی تاویل کی ہے اور اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ ماہ رمضان انتیس دنوں کا بھی ہوسکتا ہے اور ہم ظاہر کے پابند ہیں چاہے نفس امر میں ہمیشہ تیس کا ہوتا ہو جبکہ شیخ صدوق نے پہلی قسم کی روایات کو تقیہ پر محمول سمجھا ہے چنانچہ اپنی کتاب الخصال میں لکھتے ہیں کہ: ”ماہ رمضان کے متعلق شیعوں کے خواص اور صاحبان بصیرت کا عقیدہ ہے کہ یہ تیس دن سے ہرگز کم نہیں ہوتا اور روایات بھی قرآن کے موافق ہیں جبکہ اہلسنت کی روایات کے مخالف ہیں۔ اب جو کمزور عقیدہ کے شیعوں نے ان روایات کی طرف رجوع کیا ہے جو تقیہ میں وارد ہوئی تھیں کہ ماہ رمضان بھی دیگر مہینوں کی مانند کم وزیادہ ہوتا ہے تو انہوں نے تقیہ کیا ہے جس طرح کہ مخالفین سے تقیہ کیا جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ بات نہیں کہی گئی جس کے قائل عامہ ہیں“۔ [5]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۱ح ۲۰۴۸؛ الخصال: ۲/۵۳۱ح ۷؛ بحارالانوار: ۲۹۷/۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۷۳ح ۱۳۳۰۳؛ الوافی: ۱۱/۱۴۳؛ مسند ابوبصیر: ۲۱۹/۲

[2] روضۃ المتقین: ۳/۳۶۴؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۳۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴۵/۴

[3] من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۱۷۱ح ۲۰۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۷۳ح ۱۳۳۰۴؛ الوافی: ۱۱/۱۴۳؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۱۸۴؛ الخصال (مترجم): ۲/۲۹۹ باب ۲۱ ح ۵

[4] لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۳۸؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۶۵

[5] الخصال (مترجم): ۲/۳۰۱ مطبوعہ مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

اب ایسی صورت میں یہ بات تو واضح ہے کہ اس سلسلے میں اختلاف موجود ہے البتہ آجکل اکثریت نقص (کمی) کی قائل ہے اور اس میں حقیقت کیا ہے وہ تو اس وقت کھلے گی جب اس زمانے کا امام ظہور فرمائے گا (اللہ ان کے ظہور میں تعجیل فرمائے) چنانچہ اس وقت تک جو شخص جس بھی حدیث پر عمل کرے امید ہے گنہگار نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

{1425} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا شَهِدَ عِنْدَ اَلْإِمَامِ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَا اَلْهِلاَلَ مُنْذُ ثَلاَثِينَ يَوْماً أَمَرَ اَلْإِمَامُ بِالْإِفْطَارِ وَ صَلَّى فِي ذَلِكَ اَلْيَوْمِ إِذَا كَانَا شَهِدَا قَبْلَ زَوَالِ اَلشَّمْسِ فَإِنْ شَهِدَا بَعْدَ زَوَالِ اَلشَّمْسِ أَمَرَ اَلْإِمَامُ بِإِفْطَارِ ذَلِكَ اَلْيَوْمِ وَ أَخَّرَ اَلصَّلاَةَ إِلَى اَلْغَدِ فَصَلَّى بِهِمْ.

✪ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب دو گواہ امام کے پاس گواہی دیں کہ انہوں نے تیس کی رات چاند دیکھا ہے تو امام اس دن روزہ افطار کرنے کا حکم دے گا اور اس دن نماز (عید) پڑھنے کا حکم دے گا جبکہ گواہی زوال آفتاب سے پہلے ہو اور اگر گواہی زوال آفتاب کے بعد ہو تو امام اس دن روزہ افطار کرنے کا حکم تو دے گا لیکن نماز (عید) کو اگلے دن تک موخر کرے گا اور پھر لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1427} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اَللَّهِ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ أَسَرَتْهُ اَلرُّومُ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَدْرِ أَيُّ شَهْرٍ هُوَ قَالَ يَصُومُ شَهْراً يَتَوَخَّاهُ وَ يَحْتَسِبُ بِهِ فَإِنْ كَانَ اَلشَّهْرُ اَلَّذِي صَامَهُ قَبْلَ رَمَضَانَ لَمْ يُجْزِهِ وَإِنْ كَانَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَجْزَأَهُ.

✪ عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کو رومی قید کر کے لے گئے اور وہ ماہ رمضان کا روزہ نہیں رکھتا کیونکہ اسے معلوم ہی نہیں کہ ماہ رمضان کون سا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ایک مہینہ (ماہ رمضان کے) قصداور گمان سے روزے رکھے پس اگر یہ مہینہ جس میں اس نے روزے رکھے

---

① الکافی: ۴/۱۶۹ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۸ ح ۱۳۰۷؛ وسائل الشیعہ: ۷/۲۳۲ ح ۹۷۷۴ و ۱۰/۲۷۵ ح ۱۳۴۰۶؛ الوافی: ۱۱/۱۳۰۷؛ بحار الانوار: ۸۷/۳۵۸

② مراۃ العقول: ۱۶/۴۰۹؛ مجمع الفوائد: ۱/۳۳۰؛ شرح العروۃ: ۲۲/۸۰؛ صیویات فقہیہ: ۸/۷؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۸۲؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۲/۵۹۸؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۹۱؛ مصابیح الظلام: ۲/۵۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۱۵۸؛ جواہر الکلام: ۱۱/۳۵۱؛ فقہ الصادقؑ: ۵/۱۹۷؛ القواعد الاصولیہ: ۱/۱۹۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۸۸؛ تفصیل الشریعہ: ۸/۴۰۲؛ کتاب الحج شاہرودی: ۳/۳۵۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۳۲۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۶۲

ماہ رمضان سے پہلے ہوا تو یہ اس کے لئے کافی نہ ہوں گے اور اگر یہ ماہ رمضان کے بعد ہوا تو پھر اسے کافی ہوں گے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [2]

{1427} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلاَلَ فَأَفْطِرُوا أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ عَدْلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ لَمْ تَرَوُا الْهِلاَلَ إِلاَّ مِنْ وَسَطِ النَّهَارِ أَوْ آخِرِهِ فَأَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلاَثِينَ لَيْلَةً ثُمَّ أَفْطِرُوا.

❂ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب (شعبان کا) چاند دیکھو تو عید الفطر مناؤ یا (اگر خود نہ دیکھو تو پھر) مسلمانوں میں سے عادل اس پر گواہی دیں اور اگر تم کو چاند دن کے وسط یا دن کے آخری حصہ میں نظر آنے لگے تو اپنا روزہ رات تک پورا کرو اور اگر تم لوگوں پر (رویت) مبہم و مخفی ہو جائے تو تیس راتیں شمار کر لو پھر افطار کرو۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1428} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: إِذَا تَطَوَّقَ الْهِلاَلُ فَهُوَ لِلَيْلَتَيْنِ وَإِذَا رَأَيْتَ ظِلَّ رَأْسِكَ فِيهِ فَهُوَ لِثَلاَثِ لَيَالٍ.

❂ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ہلال طوق دار ہو تو وہ دوسری رات کا ہوتا ہے اور جب تم اس میں اپنے سر کا سایہ دیکھو تو

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۰ ح ۹۳۵؛ الکافی: ۴/۱۸۰ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۵ ح ۱۹۲۰؛ الوافی: ۱۱/۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۷۶ ح ۱۳۳۰۸؛ المعتبر: ۲/۲۹۰

[2] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۰۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱۹۰؛ الموسوعۃ الخوئی: ۸/۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۳۴؛ شرح العروۃ: ۲۲/۱۲۹؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۱۲۷؛ جواہر الکلام: ۱۶/۳۸۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۴۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۳۴۲؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۳۴۷

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۵۸ ح ۴۴۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۳ ح ۱۹۱۱؛ الاستبصار: ۲/۷۳ ح ۲۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۷۸ ح ۱۳۴۱۰؛ الوافی: ۱۱/۱۲۱؛ جوابات اہل الموصل مفید: ۲۸

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۴۵۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۴۹۶؛ غنائم الایام: ۵/۳۰۹؛ فقہ الصادق: ۸/۲۷۰؛ تحقیقات فقہیہ: ۱/۱۳۴؛ شرح العروۃ: ۲۲/۹۵؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/۹۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/۱۹۱؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۱۰۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۳۳۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۴۳۵

وہ تیسری رات کا ہوتا ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1429} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :لاَ تُقْبَلُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ إِلاَّ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ.

✿ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رویت ہلال میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں کی جاتی ہے مگر یہ کہ صرف دو عادل مردوں کی گواہی قبول کی جاتی ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1430} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْيَوْمِ الَّذِي يُقْضَى مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ . فَقَالَ لاَ تَقْضِهِ إِلاَّ أَنْ يُثْبِتَ شَاهِدَانِ عَدْلاَنِ مِنْ جَمِيعِ أَهْلِ الصَّلاَةِ مَتَى كَانَ رَأْسُ الشَّهْرِ وَ قَالَ لاَ تَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي يُقْضَى إِلاَّ أَنْ يَقْضِيَ أَهْلُ الْأَمْصَارِ فَإِنْ فَعَلُوا فَصُمْهُ.

✿ ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماہ رمضان کے اس دن کے بارے میں پوچھا گیا جس کی قضا کی جاتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی قضا نہ کر مگر یہ کہ تمام نمازیوں میں سے دو عادل گواہ ثابت کریں کہ مہینہ کی ابتداء کب تھی؟

پھر فرمایا: جس دن قضا کی جاتی ہے اس دن روزہ نہ رکھ مگر یہ کہ شہروں والے قضا کریں (یعنی روزہ نہ رکھیں پس جب وہ ایسا کریں تو پھر تو بھی روزہ رکھ۔ [5]

---

[1] الکافی: ۴/ ۷۸ ح ۱۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۲۳ ح ۱۹۱۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۷۸ ح ۴۹۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۸۱ ح ۱۳۴۱۹؛ الاستبصار: ۲/ ۷۵ ح ۲۲۹؛ الوافی: ۱۱/ ۱۵۵؛ المعتبر: ۲/ ۶۸۸

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/ ۳۲۱؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۱۸۱؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۳۴۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۴۳۹؛ غنائم الایام: ۵/ ۳۳۳؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/ ۱۹۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/ ۲۹۹؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۴۸۳

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۸۰ ح ۴۹۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۲۳ ح ۱۹۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۸۸ ح ۱۳۴۳۶؛ الوافی: ۱۱/ ۱۲۵؛ الکافی: ۴/ ۷۶ ح ۲؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۹۲؛ المعتبر: ۲/ ۶۸۷

[4] ملاذ الاخیار: ۶/ ۴۸۵؛ منتہی المطلب: ۹/ ۲۴۷؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۱۶۸؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۳۴۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۴۳۷

[5] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۵۷ ح ۴۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۹۲ ح ۱۳۴۴۷؛ الوافی: ۱۱/ ۱۳۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1431} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْفَضْلِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَمَّرُ بْنُ خَلاَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْأَزْدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَكُونُ فِي الْجَبَلِ فِي الْقَرْيَةِ فِيهَا خَمْسُمِائَةٍ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَصُمْ بِصِيَامِهِمْ وَ أَفْطِرْ بِفِطْرِهِمْ.

✪ عبدالحمید ازدی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں پہاڑی علاقے میں ایک ایسی بستی کے اندر رہتا ہوں جو پانچ سو نفوس پر مشتمل ہے تو (میرے لیے کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: جب ایسی صورت ہے تو ان لوگوں کے روزے کے ساتھ روزہ رکھ اور ان کے افطار کے ساتھ افطار کر۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1432} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْهِلاَلِ إِذَا رَآهُ الْقَوْمُ جَمِيعاً فَاتَّفَقُوا أَنَّهُ لِلَيْلَتَيْنِ أَ يَجُوزُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ.

✪ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہلال (پہلی رات کے چاند) کے بارے میں پوچھا کہ جب جملہ قوم اسے دیکھے اور اتفاق کرے کہ وہ دوسری رات کا ہے تو کیا یہ جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

{1433} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَمَاعَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْيَوْمِ فِي شَهْرِ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۶/ ۵۴۳؛ حیویات فقہیہ: ۹۰؛ منہاج الصالحین تبریزی: ۱/ ۲۸۵؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/ ۵۴؛ منہاج الصالحین روحانی: ۱/ ۳۶۹؛ مستند العروۃ کتاب الصوم: ۲/ ۱۲۱؛ شرح العروۃ: ۲۲/ ۱۲۱؛ سلسلۃ المسائل الفقہیہ: ۲۵/ ۴۳؛ ماوراء الفقہ: ۲/ ۵۲؛ تعالیق مبسوطہ: ۵/ ۲۰۰

[2] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۶۳ ح ۴۶۱؛ الوافی: ۱۱/ ۱۳۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۹۳ ح ۱۳۴۴۹؛

[3] ملاذ الاخیار: ۶/ ۴۶۳؛ مدارک تحریر الوسیلہ (الصوم): ۲۹۰

[4] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۱۲۶ ح ۱۹۲۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۵۷ ح ۴۳۷؛ الوافی: ۱۱/ ۱۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۹۳ ح ۱۳۴۵۱

[5] روضۃ المتقین: ۳/ ۳۴۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۴۴۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/ ۴۱۸؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۴/ ۸۵

رَمَضَانَ يُخْتَلَفُ فِيهِ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ أَهْلُ مِصْرٍ عَلَى صِيَامِهِ لِلرُّؤْيَةِ فَاقْضِهِ إِذَا كَانَ أَهْلُ الْمِصْرِ خَمْسَمِائَةِ إِنْسَانٍ

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماہ رمضان کے اس دن کے بارے میں پوچھا جس میں اختلاف ہوجائے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: جب شہر والے بوجہ رویت (اس دن) روزہ رکھنے پر جمع ہوجائیں تو تو اس کی قضا کر جبکہ وہ شہر والے پانچ سو انسان ہوں۔ ①

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ②

{1434} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو عُمَرَ أَخْبِرْنِي يَا مَوْلَايَ إِنَّهُ رُبَّمَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ. فَلَا نَرَاهُ وَ نَرَى السَّمَاءَ لَيْسَتْ فِيهَا عِلَّةٌ وَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَ نُفْطِرُ مَعَهُمْ وَ يَقُولُ قَوْمٌ مِنَ الْحُسَّابِ قِبَلَنَا إِنَّهُ يُرَى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا بِمِصْرَ وَ إِفْرِيقِيَةَ، وَ الْأَنْدُلُسِ هَلْ يَجُوزُ يَا مَوْلَايَ مَا قَالَ الْحُسَّابُ فِي هَذَا الْبَابِ حَتَّى يَخْتَلِفَ الْفَرْضُ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ فَيَكُونَ صَوْمُهُمْ خِلَافَ صَوْمِنَا وَ فِطْرُهُمْ خِلَافَ فِطْرِنَا فَوَقَّعَ لَا تَصُومَنَّ الشَّكَّ أَفْطِرْ لِرُؤْيَتِهِ وَ صُمْ لِرُؤْيَتِهِ.

۞ محمد بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ ابو عمرہ نے ان (امام علی نقیؑ) کی خدمت میں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ: میرے مولاؑ! بعض اوقات ماہ رمضان کا چاند مشتبہ ہوجاتا ہے باوجود یکہ آسمان پر کوئی علت نہیں ہوتی مگر ہمیں چاند نظر نہیں آتا لہٰذا لوگ روزہ نہیں رکھتے اور ہم بھی ان کے ساتھ نہیں رکھتے اور ہمارے ہاں کچھ اہل حساب رہتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اس رات مصر، افریقہ اور اندلس میں چاند دیکھا جائے گا۔ میرے مولاؑ! کیا اس سلسلے میں جو کچھ اہل حساب کہہ رہے ہیں اس پر اعتبار کیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے مختلف شہروں کے روزہ رکھنے اور کھولنے کی تاریخوں میں اختلاف ہوجاتا ہے ان کا روزہ کسی اور تاریخ کو اور ہمارا کسی اور تاریخ کو ہوتا ہے اور ان کی عید فطر کسی اور تاریخ کو اور ہماری عید فطر کسی اور تاریخ کو ہوتی ہے؟

امامؑ نے اپنے دستخطوں سے جواب لکھا کہ: شک کے ساتھ روزہ نہیں رکھا جاسکتا لہٰذا (چاند کی) رویت سے افطار کر اور اس کی رویت سے ہی روزہ رکھ۔ ③

---

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۲۴ ح ۱۹۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۹۴ ح ۱۳۴۵۲؛ الوافی: ۱۱/۱۳۲

② روضۃ المتقین: ۳/۳۴۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۲۴۳؛ حیوٰیات فقہیہ: ۱۳۲؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۶۳؛ کتاب الزکاۃ والمختصر: ۳/۲۱۲

③ تہذیب الاحکام: ۴/۱۵۹ ح ۴۴۶؛ الوافی: ۱۱/۱۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۲۹۷ ح ۱۳۴۵۹؛ بحار الانوار: ۵۵/۳۷۵؛ ھدایۃ الامۃ: ۴/۲۴۵؛

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

## حرام اور مکروہ روزے:

{1435} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ الْعِيدَيْنِ وَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ .

قتیبہ الاعشی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھ (دنوں کے) روزوں سے منع فرمایا ہے: عید الفطر اور عید قربان کے دن، ایام تشریق اور ماہ رمضان میں سے وہ دن جس میں شک ہو (یعنی یوم شک)۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1436} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. فَقَالَ أَمَّا بِالْأَمْصَارِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَ أَمَّا بِمِنًى فَلاَ .

معاویہ بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایام تشریق کے روزے کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: عام شہروں میں تو کوئی حرج نہیں ہے البتہ منیٰ میں نہ رکھا جائے۔[4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[5]

{1437} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: النَّحْرُ بِمِنًى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فَمَنْ أَرَادَ الصَّوْمَ لَمْ

---

[1] ملاذ الاخیار: ۶/ ۵۷۴؛ حیویات فقہیہ: ۷/ ۱۱۱؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۲۷۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۳۰؛ مصباح الہدیٰ: ۸/ ۳۹۵

[2] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۸۳ ح ۵۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۲۵ ح ۱۲۷۴۳؛ الوافی: ۱۱/ ۸۳؛ المعتبر: ۲/ ۶۵۰؛ الاستبصار: ۲/ ۷۹ ح ۲۴۱

[3] ملاذ الاخیار: ۶/ ۴۸۹؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۵۲۲

[4] تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۹۷ ح ۸۹۸؛ الاستبصار: ۲/ ۱۳۲ ح ۴۲۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۵۱۶ ح ۱۳۹۹۷؛ الوافی: ۱۱/ ۸۴؛ مستدرک الوسائل: ۱۰/ ۱۲۱ ح

[5] ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۱۲؛ الحج فی الشریعہ: ۵/ ۱۷؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۳۳۵؛ غنائم الایام: ۶/ ۱۱۰؛ مصباح المنہاج (کتاب الصوم): ۱/ ۴۱۳؛ مصباح الہدیٰ: ۹/ ۹۳؛ فقہ الصادقؑ: ۸/ ۵۰۳؛ براہین الحج: ۳/ ۴۴۳؛ جواہر الکلام: ۱۷/ ۱۲۲؛ التعلیقہ علی الرسالہ: ۱/ ۴۱۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۲۴۰

يَصُمْ حَتَّى تَمْضِيَ الثَّلاَثَةُ الْأَيَّامِ وَ النَّحْرُ بِالْأَمْصَارِ يَوْمٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُومَ صَامَ مِنَ الْغَدِ.

منصور بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ منیٰ میں قربانی تین دن تک ہوتی ہے پس جو روزہ رکھنا چاہے تو وہ اس وقت تک نہ رکھے جب تک تین دن نہ گزر جائیں اور عام شہروں میں قربانی صرف ایک دن ہوتی ہے پس جو روزہ رکھنا چاہے تو وہ دوسرے دن روزہ رکھے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1438} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْحَلاَّلِ قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: لاَ صِيَامَ بَعْدَ الْأَضْحَى ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَ لاَ بَعْدَ الْفِطْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عید قربان کے بعد تین دن تک روزہ نہ رکھو اور نہ ہی عید فطر کے بعد تین دن روزہ رکھو کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ (4)

{1439} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَمْ يَزَلْ مَكْرُوهاً.

زرارہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دہر (زمانہ) کے روزہ کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: یہ ہمیشہ سے ناپسندیدہ (یا مکروہ) رہا ہے۔ (5)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (6)

---

(1) تہذیب الاحکام: ۵/ ۲۰۳ ح ۶۷۸؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۸۷ ح ۳۰۴۹؛ الاستبصار: ۲/ ۲۶۵ ح ۹۳۵؛ الوافی: ۱۳/ ۱۱۳۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۵۱۷ ح ۱۳۹۹۹ و ۱۴/ ۹۳ ح ۱۸۶۷۹؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۲۸۸

(2) ملاذ الاخیار: ۸/ ۱۳؛ سند العروہ کتاب الحج: ۴/ ۲۰۷؛ سداد العباد: ۱/ ۲۶۰؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۵/ ۹۴۳؛ تنقیح مبانی الحج: ۳/ ۲۴۵؛ جواہر الکلام: ۱۹/ ۱۳۴؛ روضۃ المتقین: ۵/ ۱۴۸؛ لوامع صاحبقرانی: ۸/ ۲۵۶؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲/ ۱۱۹

(3) تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۳۰ ح ۱۰۳۱؛ الکافی: ۴/ ۱۴۸ ح ۲؛ الوافی: ۱۱/ ۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۵۱۹ ح ۱۴۰۰۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۲۹۱

(4) ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۰۷؛ التعلیقہ علی الرسالہ الصومیہ: ۱۳۹؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۸۱؛ تفصیل الشریعہ: ۸/ ۳۳۴

(5) من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۷۱ ح ۲۰۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۵۲۵ ح ۱۴۰۳۰؛ الوافی: ۱۱/ ۶۸؛ الکافی: ۴/ ۹۷ ح ۴

(6) روضۃ المتقین: ۳/ ۲۶۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۶۴۳؛ غنائم الایام: ۶/ ۷۱؛ منتھی المطلب: ۹/ ۳۰۵

## قول مؤلف:

زہری نے جو حدیث امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے اس میں ہے کہ صوم الدہر حرام ہے اور اسی طرح کتاب فقہ الرضاؑ میں آیا ہے۔ (واللہ اعلم)

{1440} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: لاَ وِصَالَ فِي صِيَامٍ وَ لاَ صَمْتَ يَوْماً إِلَى ٱللَّيْلِ.

منصور بن حازم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ میں نہ وصال ہے اور نہ خاموشی ہے بلکہ (روزہ) دن سے رات تک ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

## قول مؤلف:

روزے میں وصال نہ ہونے کا مطلب دوسری ایک حدیث میں ذکر ہوا ہے چنانچہ محمد بن سلیمان نے اپنے بات سے روایت کی ہے کہ میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؑ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کہ ماہ شعبان اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہی دو مہینے ہیں جن کے متعلق اللہ فرماتا ہے کہ: "پے در پے دو مہینے اللہ کی طرف سے توبہ ہیں (النساء: ۹۲)"

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: آیا ان دونوں کے درمیان فصل نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب کوئی روزہ دار رات کو افطار کرتا ہے تو یہ فصل ہوجاتی ہے اور یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ میں وصال نہیں ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح آدمی دو دن روزہ نہ رکھے کہ درمیان میں افطار نہ کرے اور بندہ کے لئے مستحب ہے کہ سحری کھانا ترک نہ کرے۔ (واللہ اعلم)[3]

{1441} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ٱلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: قَالَ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۵۹ ح ۲۰۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۲۰ ح ۱۳۰۱۱؛ الفصول المہمہ: ۲/۳۳۳ (عن امیر المومنینؑ)؛ بحار الانوار: ۱۰۱/۲۱۷؛ امالی صدوق: ۳۷۸ مجلس ۷۰؛ النوادر للاشعری: ۲۶؛ امالی طوسی: ۴۲۳ مجلس ۱۵؛ الکافی: ۵/۳۳۳ ح

[2] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۹/۲۵۲؛ جواہر الکلام: ۱۷/۳۳؛ روضۃ المتقین: ۸/۴

[3] الکافی: ۴/۹۲ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۰۷ ح ۹۲۷؛ الاستبصار: ۲/۱۳۸ ح ۴۵۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۹۶ ح ۱۳۹۴۳؛ تفسیر البرہان: ۲/۱۴۸؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳/۵۰۵؛ تفسیر نور الثقلین: ۱/۵۳۲؛ الوافی: ۱۱/۶۵

تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا.

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ رکھے۔[1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1442} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ بَلْدَةً فَهُوَ ضَيْفٌ عَلَى مَنْ بِهَا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ حَتَّى يَرْحَلَ عَنْهُمْ وَلاَ يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ أَنْ يَصُومَ إِلاَّ بِإِذْنِهِمْ لِئَلاَّ يَعْمَلُوا الشَّيْءَ فَيَفْسُدَ وَلاَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَصُومُوا إِلاَّ بِإِذْنِ الضَّيْفِ لِئَلاَّ يَحْتَشِمَ فَيَشْتَهِيَ الطَّعَامَ فَيَتْرُكَهُ لَهُمْ.

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی شہر میں داخل ہو تو وہ جب تک وہاں سے کوچ نہ کر جائے تب تک وہ وہاں اپنے ہم مذہبوں کا مہمان ہوتا ہے اور مہمان کو نہیں چاہیے کہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس کے لئے کچھ (کھانا وغیرہ) تیار کریں اور وہ (اس کے روزہ کی وجہ سے) خراب ہو جائے اور نہ ہی لوگوں کو چاہیے کہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اسے کھانے کی خواہش ہو مگر وہ ان (کے روزے) کی وجہ سے ترک کردے۔[3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح یا قوی کالصحیح ہے۔[4]

{1443} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَشِيطِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مِنْ فِقْهِ الضَّيْفِ أَنْ لاَ يَصُومَ تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِ صَاحِبِهِ وَمِنْ طَاعَةِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا أَنْ لاَ تَصُومَ تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِهِ وَأَمْرِهِ وَمِنْ صَلاَحِ الْعَبْدِ وَطَاعَتِهِ وَنَصِيحَتِهِ لِمَوْلاَهُ أَنْ لاَ يَصُومَ تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ وَأَمْرِهِ وَمِنْ بِرِّ الْوَلَدِ أَنْ لاَ يَصُومَ تَطَوُّعاً إِلاَّ بِإِذْنِ أَبَوَيْهِ وَأَمْرِهِمَا وَإِلاَّ كَانَ الضَّيْفُ جَاهِلاً وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ عَاصِيَةً وَكَانَ الْعَبْدُ فَاسِداً عَاصِياً وَكَانَ الْوَلَدُ عَاقّاً.

---

[1] الکافی: ۴/۱۵۲ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۲۷ ح ۱۴۰۳۶؛ الوافی: ۱۱/۸۷؛ الخصال: ۲/۵۸۵؛ بحار الانوار: ۱۰۰/۲۵۴؛ مکارم الاخلاق: ۲۳۳؛ تفسیر القمی: ۱/۱۸۵؛ فقہ الرضاؑ: ۲۰۱

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۴۷۲؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۴۶؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۳۱۳؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/۴۱۹؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱/۲۱۹؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۸۴

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۵۴ ح ۲۰۱۳؛ الکافی: ۴/۱۵۱ ح ۳؛ الوافی: ۱۱/۸۸؛ علل الشرائع: ۲/۳۸۴ باب ۱۱۵؛ بحار الانوار: ۹۳/۲۶۴؛ السرائر: ۳/۵۷۰؛ مستدرک الوسائل: ۱۶/۲۵۴ ح ۱۹۷۸۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۲۸ ح ۱۴۰۴۱

[4] تفصیل الشریعہ: ۸/۳۳۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۲۹

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہمان کی فقاہت اور معرفت سے ہے کہ وہ اپنے میزبان کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے اور یہ امر عورت کی اطاعت میں داخل ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے اور یہ امر غلام کی بہتری، اطاعت اور اپنے آقا کی خیر خواہی میں سے ہے کہ وہ اپنے آقا کے اذن و امر کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے اور یہ امر اولاد کی ماں باپ کے ساتھ نیکی میں داخل ہے کہ وہ اپنے والدین کی اجازت اور امر کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے ورنہ مہمان جاہل، عورت نافرمان، غلام فاسق اور اولاد عاق متصور ہوگی۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1444} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ جَمِيعاً: أَنَّهُمَا سَأَلَا أَبَا جَعْفَرٍ الْبَاقِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ. فَقَالَ كَانَ صَوْمُهُ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ. فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ.

۞ محمد بن مسلم سے اور زرارہ بن اعین دونوں سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روزہ عاشوراء کے روزہ کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس دن کا روزہ ماہ رمضان (کے روزے فرض ہونے) سے قبل تھا پس جب ماہ رمضان نازل ہوگیا تو یہ متروک ہوگیا۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1445} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ) قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ صَوْمِ تَاسُوعَاءَ وَ عَاشُورَاءَ مِنْ شَهْرِ الْمُحَرَّمِ فَقَالَ تَاسُوعَاءُ يَوْمٌ حُوصِرَ فِيهِ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بِكَرْبَلَاءَ وَ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ خَيْلُ أَهْلِ الشَّامِ وَ أَنَاخُوا عَلَيْهِ وَ فَرِحَ ابْنُ مَرْجَانَةَ وَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ بِتَوَافُرِ الْخَيْلِ وَ كَثْرَتِهَا وَ اسْتَضْعَفُوا فِيهِ الْحُسَيْنَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۵۵ ح ۲۰۱۴؛ الکافی: ۴/۱۵۱ ح ۲؛ علل الشرائع: ۲/۳۸۵ باب ۱۱۵؛ الوافی: ۱۱/۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۵۳۰ ح ۱۴۰۴۳؛ ھدایۃ الامۃ: ۴/۲۹۳

[2] تفصیل الشریعہ: ۸/۳۳۱

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۸۵ ح ۱۸۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۵۹ ح ۱۳۸۴۲؛ الوافی: ۱۱/۷۴

[4] روضۃ المتقین: ۳/۲۴۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۲۰۱؛ منتھی المطلب: ۹/۳۶۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴/۲۸۷؛ شرح العروۃ: ۲۲/۳۱۵؛ مستند العروہ کتاب الصوم: ۲/۳۰۴؛ غنائم الایام: ۶/۷۷؛ الصوم فی الشریعہ: ۲/۳۰۸

عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ كَرَّمَ ٱللَّهُ وُجُوهَهُمْ وَأَيْقَنُوا أَنْ لَا يَأْتِيَ ٱلْحُسَيْنَ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ نَاصِرٌ وَلَا يُمِدَّهُ أَهْلُ ٱلْعِرَاقِ بِأَبِي ٱلْمُسْتَضْعَفُ ٱلْغَرِيبُ ثُمَّ قَالَ وَأَمَّا يَوْمُ عَاشُورَاءَ. فَيَوْمٌ أُصِيبَ فِيهِ ٱلْحُسَيْنُ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ صَرِيعاً بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَأَصْحَابُهُ صَرْعَى حَوْلَهُ أَفَصَوْمٌ يَكُونُ فِي ذَلِكَ ٱلْيَوْمِ كَلَّا وَرَبِّ ٱلْبَيْتِ ٱلْحَرَامِ مَا هُوَ يَوْمُ صَوْمٍ وَمَا هُوَ إِلَّا يَوْمُ حُزْنٍ وَمُصِيبَةٍ دَخَلَتْ عَلَى أَهْلِ ٱلسَّمَاءِ وَأَهْلِ ٱلْأَرْضِ وَجَمِيعِ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَيَوْمُ فَرَحٍ وَسُرُورٍ لِابْنِ مَرْجَانَةَ وَآلِ زِيَادٍ وَأَهْلِ ٱلشَّامِ. غَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِمْ وَعَلَى ذُرِّيَّاتِهِمْ وَذَلِكَ يَوْمٌ بَكَتْ عَلَيْهِ جَمِيعُ بِقَاعِ ٱلْأَرْضِ خَلَا بُقْعَةِ ٱلشَّامِ. فَمَنْ صَامَهُ أَوْ تَبَرَّكَ بِهِ حَشَرَهُ ٱللَّهُ مَعَ آلِ زِيَادٍ مَمْسُوخَ ٱلْقَلْبِ مَسْخُوطاً عَلَيْهِ وَمَنِ ٱدَّخَرَ إِلَى مَنْزِلِهِ فِيهِ ذَخِيرَةً أَعْقَبَهُ ٱللَّهُ تَعَالَى نِفَاقاً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَٱنْتَزَعَ ٱلْبَرَكَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَوُلْدِهِ وَشَارَكَهُ ٱلشَّيْطَانُ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ.

عبدالملک سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے محرم کے تو سوعا اور عاشورا (نویں اور دسویں) کے روزے کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: تاسوعاء (نویں محرم) کا دن وہ دن تھا جس میں امام حسینؑ اور ان کے اصحاب میدان کربلا میں ہر چارطرف سے دشمنوں کے نرغہ میں گھر گئے تھے اور اہل شام کے سپاہ ان کے خلاف جمع ہو گئے تھے اور ابن مرجانہ (یعنی ابن زیاد) اور ابن سعد اس سپاہ کی کثرت سے خوش وخرم تھے اور امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کو کمزور سمجھا تھا اور ان کو یقین ہو گیا تھا کہ اب ان کے پاس کہیں سے کوئی ناصرومددگار نہیں آئے گا اور نہ ہی اہل عراق اب ان کی کوئی مدد کریں گے۔ میرا باپ اس کمزور مسافر پر قربان ہو جائے۔

پھر فرمایا: اور روز عاشوراء وہ دن ہے جس میں امام حسینؑ کو شہید کیا گیا، وہ ان اصحاب میں (خاک وخون میں غلطاں) پڑے تھے اور ان کے اصحاب ان کے اردگرد (بے گوروکفن) پڑے تھے تو کیا ایسے دن میں بھی روزہ ہوتا ہے؟

بیت اللہ الحرام کے رب کی قسم! ہرگز نہیں۔ یہ روزہ کا دن نہیں ہے بلکہ یہ تو حزن وملال اور مصیبت کا دن ہے جو تمام اہل آسمان و اہل زمین اور تمام مومنین پر داخل ہوئی اور ابن مرجانہ، آل زیاد اور اہل شام کے لئے فرحت وانبساط اور مسرت وشادمانی کا دن تھا۔ اس دن خدائے قہار ان پر اور ان کی اولاد پر غضبناک ہوا اور اس دن ان (مظلوموں پر) سوائے شام کے باقی تمام زمین کے قطعے روئے پس جو اس دن روزہ رکھے یا اسے باعث برکت دن سمجھے تو خدا اسے آل زیاد کے ہمراہ اس طرح محشور کرے گا کہ اس کا دل مسخ شدہ ہوگا اور اس پر خدا کا قہر وغضب ہوگا اور اس سے، اس کے خانوادہ سے اور اولاد سے برکت سلب کرے گا اور اس کے تمام (مال وصال) میں شیطان کو اس کا شریک قرار دے گا۔ [1]

---

[1] الکافی: ۴/۱۴۷ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۵۹ ح ۱۳۸۴۷؛ الوافی: ۱۱/۷۳؛ بحار الانوار: ۴۵/۹۵؛ عوالم العلوم: ۱۷/۳۴۴؛ مقتل سید الصابرینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ از مولف: ۵:۴۳۵ ح ۲۴۹ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ①

**مستحب روزے:**

{1446} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ مِثْلَ الصَّدَقَةِ وَ الصَّوْمِ وَ نَحْوِ هَذَا قَالَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَإِنَّ الْعَمَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُضَاعَفُ.

۞ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو صدقہ دینے اور روزہ رکھنے جیسی کوئی نیکی کرنا چاہتا ہے تو مستحب ہے کہ اس طرح کے کام جمعہ کے دن کئے جائیں کیونکہ جمعہ کے دن عمل دوگنا ہو جاتا ہے۔ ②

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔ ③

{1447} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الْأَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ خَمِيسَيْنِ بَيْنَهُمَا أَرْبِعَاءُ فَقَالَ أَمَّا الْخَمِيسُ فَيَوْمٌ تُعْرَضُ فِيهِ الْأَعْمَالُ وَ أَمَّا الْأَرْبِعَاءُ فَيَوْمٌ خُلِقَتْ فِيهِ النَّارُ وَ أَمَّا الصَّوْمُ فَجُنَّةٌ مِنَ النَّارِ .

۞ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دو خمیس (پہلا اور آخری) اور ان کے درمیان والے بدھ میں روزہ کیوں رکھا جاتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک خمیس کا تعلق ہے تو اس میں اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور جہاں تک بدھ کا تعلق ہے تو اس میں جہنم کو پیدا کیا گیا اور روزہ جہنم کی ڈھال ہے۔ ④

---

① جواہر الکلام فی شرح شرائع الاسلام: ۱۰۵/۱۷

② من لا یحضرہ الفقیہ: ۲۲۳/۱ ح ۱۲۴۷؛ الخصال: ۳۹۲/۲؛ وسائل الشیعہ: ۳۷۹/۷ ح ۱۳۹۹۳ و ۳۱۲/۱۰ ح ۱۳۷۸۲؛ الوافی: ۱۰۸۹/۸؛ بحار الانوار: ۸۶/۳۴۶؛ مستدرک الوسائل: ۹۰/۶ ح ۶۴۲۹؛ ہدایۃ الامہ: ۲۴۸/۳

③ روضۃ المتقین: ۵۸۹/۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۵۰/۴؛ ریاض المسائل: ۴۶۹/۵

④ الکافی: ۹۴/۴ ح ۱۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۸۳/۲ ح ۱۷۹۰؛ ثواب الاعمال: ۸۰؛ بحار الانوار: ۹۸/۹۴؛ الخصال: ۳۹۰/۲؛ علل الشرائع: ۳۸۱/۲ باب ۱۱۲؛ الدروع الواقیہ: ۵۸؛ الوافی: ۴۶/۱۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1448} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : إِذَا كَانَ فِي أَوَّلِ الشَّهْرِ خَمِيسَانِ فَصُمْ أَوَّلَهُمَا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ وَ إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ خَمِيسَانِ فَصُمْ آخِرَهُمَا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ.

❂ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اگر مہینہ کے اول (عشرہ) میں دو خمیس آجائیں تو ان دونوں دنوں کا روزہ رکھ کیونکہ یہ افضل ہے اور اگر مہینہ کے آخر (عشرہ) میں دو خمیس آجائیں تو ان دونوں کا روزہ رکھ کیونکہ یہ افضل ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1449} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الصَّوْمِ فِي الْحَضَرِ فَقَالَ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ الْخَمِيسُ مِنْ جُمُعَةٍ وَ الْأَرْبِعَاءُ مِنْ جُمُعَةٍ وَ الْخَمِيسُ مِنْ جُمُعَةٍ أُخْرَى وَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ صِيَامُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَذْهَبْنَ بِبَلاَبِلِ الصُّدُورِ وَ صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا .

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے حضر میں (مستحبی) روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: ہر ماہ میں تین روزے ہیں: ایک (پہلے) جمعہ کا خمیس؛ دوسرا (دوسرے) جمعہ کا بدھ اور تیسرا (آخری) جمعہ کا خمیس۔ پھر فرمایا: امیر المومنینؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ صیام (یعنی ماہ رمضان) صبر کا مہینہ ہے اور ہر ماہ تین دنوں کے روزے رکھنا سینوں سے وسوسوں کو دور کرتا ہے اور ہر ماہ تیم دنوں کے روزے رکھنا زمانے کے روزے رکھنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”جو ایک نیکی لے کر آئے گا اسے دس گنا ملے گا (الانعام:۱۶۰)“۔ [4]

---

[1] مرآۃ العقول:۱۶/۵۸؛ روضۃ المتقین:۳/۲۴۰؛ لوامع صاحبقرانی:۶/۸۸؛ غنائم الایام:۶/۵۶؛ ذخیرۃ المعاد:۲/۵۱۸

[2] من لا یحضرہ الفقیہ:۲/۸۳ ح۱۷۹۲؛ الکافی:۴/۹۳ ح۱۳؛ تہذیب الاحکام:۴/۳۰۳ ح۹۱۶؛ الاستبصار:۲/۱۳۶ ح۴۴۳؛ الدروع الواقیۃ:۶۱؛ وسائل الشیعہ:۱۰/۴۱۶ ح۱۳۷۴۷؛ الوافی:۱۱/۹۳؛ ھدایۃ الامۃ:۴/۲۷۰

[3] روضۃ المتقین:۳/۲۴۰؛ لوامع صاحبقرانی:۶/۱۹۰؛ غنائم الایام:۶/۵۷

[4] الکافی:۴/۹۲ ح۴؛ امالی صدوق:۵۸۷ مجلس ۸۶؛ بحار الانوار:۹۴/۹۴؛ الوافی:۱۱/۳۵؛ تفسیر البرہان:۲/۵۰۳؛ تفسیر کنز الدقائق:۴/۴۹۸؛ ثواب الاعمال:۵۶۱

## تحقیق:

حدیث حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ ①

{1450} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الشَّهْرِ فَقَالَ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ خَمِيسٌ وَأَرْبِعَاءُ وَخَمِيسٌ وَالشَّهْرِ الَّذِي يَلِيهِ أَرْبِعَاءُ وَخَمِيسٌ وَأَرْبِعَاءُ.

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے ہر ماہ میں تین دنوں کے روزے رکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ہر دس دن میں ایک روزہ یعنی (پہلے میں) خمیس، (دوسرے میں) بدھ اور (تیسرے میں) خمیس اور دوسرے مہینے میں (پہلے عشرہ میں) بدھ، (دوسرے میں) خمیس اور (تیسرے میں) بدھ ہے۔ ②

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ③

{1451} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ أَوْ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الشَّهْرِ أُؤَخِّرُهُ فِي الصَّيْفِ إِلَى الشِّتَاءِ فَإِنِّي أَجِدُهُ أَهْوَنَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ فَاحْفَظْهَا.

حسن بن ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ وہ تین روزے جو ہر ماہ میں رکھے جاتے ہیں ان کو گرمیوں کے موسم سے سردیوں تک موخر کرسکتا ہوں کیونکہ ان دنوں میں مجھے روزہ رکھنا آسان ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں بس ان کو یاد رکھنا۔ ④

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ⑤

{1452} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو

---

① روضۃ المتقین: ۳/۲۴۰؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۲۵۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۸۷

② تہذیب الاحکام: ۴/۳۰۳ ح ۹۱۷؛ الاستبصار: ۲/۱۳۷ ح ۴۴۳؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۲۹ ح ۱۳۷۹۶؛ الوافی: ۱۱/۵۰

③ ملاذ الاخیار: ۷/۱۲۲

④ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۸۴ ح ۱۷۵۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۳۰ ح ۱۳۷۷۰؛ بحار الانوار: ۹۴/۱۰۲؛ الوافی: ۱۱/۴۸؛ ثواب الاعمال: ۸۱؛ الکافی: ۴/۱۴۵ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۳ ح ۹۵۰

⑤ ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۱۸؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۴۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۹۳؛ غنائم الایام: ۶/۹۱؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۶۱

بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّلاَثَةِ أَيَّامِ الشَّهْرِ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُؤَخِّرَهَا أَوْ يَصُومُهَا فِي آخِرِ الشَّهْرِ قَالَ لاَ بَأْسَ قُلْتُ يَصُومُهَا مُتَوَالِيَةً أَوْ يُفَرِّقُ بَيْنَهَا قَالَ مَا أَحَبَّ إِنْ شَاءَ مُتَوَالِيَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَّقَ بَيْنَهَا.

۞ عمار بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے ذمے مہینہ کے (مستحبی) تین روزے ہیں تو کیا ان کو دیر تک موخر کرسکتا ہے یا آخر ماہ میں رکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ مسلسل رکھے گا یا ان کو متفرق بھی رکھ سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جیسے چاہے (رکھ سکتا ہے) اگر چاہے تو مسلسل رکھے اور اگر چاہے تو الگ الگ رکھے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1453} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّنْ لَمْ يَصُمِ الثَّلاَثَةَ الْأَيَّامِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ هُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ الصِّيَامُ هَلْ فِيهِ فِدَاءٌ قَالَ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ.

۞ عیص بن قاسم سے روایت ہے کہ میں نے ان (امامؑ) سے پوچھا کہ جو شخص ہر ماہ کے تین (مستحبی) روزے بوجہ شدت (گرمی یا بیماری یا سفروغیرہ) نہ رکھ سکے تو کیا اس میں کوئی فدیہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: (ہاں) ہر دن کے عوض ایک مد طعام ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1454} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: صَوْمُ يَوْمِ غَدِيرِ خُمٍّ كَفَّارَةُ سِتِّينَ سَنَةً.

---

[1] الکافی: ۴/۱۴۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۴ ح ۹۵۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۳۱ ح ۱۳۷۷۳؛ الوافی: ۱۱/۴۹

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۳۵۹؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۴۴

[3] الکافی: ۴/۱۴۴ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۸۳ ح ۱۷۹۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۱۳ ح ۹۴۷؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۳۳ ح ۱۳۷۷۹؛ الوافی: ۱۱/۳۵۴؛ بحار الانوار: ۹۴/۱۰۳؛ مکارم الاخلاق: ۱/۳۸؛ دروع الواقیہ: ۲۵؛ المعتبر: ۲/۷۰۸؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۲۷۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۳۵۷؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۴۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۴۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۱۹۱؛ غنائم الایام: ۶/۴۱؛ منتھی المطلب: ۹/۳۵۳

۞ مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: غدیر خم (۱۸ ذی الحج) کے دن روزہ رکھنا ساٹھ سال (کے گناہوں یا روزوں) کا کفارہ ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث کالصحیح ہے۔ ②

{1455} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي وَ أَنَا غُلَامٌ فَتَعَشَّيْنَا عِنْدَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَ عِشْرِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَالَ لَهُ لَيْلَةُ خَمْسٍ وَ عِشْرِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وُلِدَ فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ وُلِدَ فِيهَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ، وَ فِيهَا دُحِيَتِ الْأَرْضُ مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَةِ ، فَمَنْ صَامَ ذَلِكَ الْيَوْمَ كَانَ كَمَنْ صَامَ سِتِّينَ شَهْراً.

۞ حسن بن علی الوشاء سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا جبکہ میں ہنوز نوخیز لڑکا تھا اور ہم نے پچیس ذی القعد کی رات کو رات کا کھانا امام علی رضاؑ کے ہاں کھایا تو امامؑ نے میرے والد سے فرمایا: پچیس ذی القعد کی رات وہ ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے اور اسی رات حضرت عیسیٰ بن مریمؑ بھی پیدا ہوئے اور اسی رات زمین کعبہ کے نیچے سے پھیلائی گئی پس جو شخص اس دن روزہ رکھے تو وہ ایسا ہو گا جیسے اس نے ساٹھ ماہ روزہ رکھا۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

{1456} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

۞ ابو ہمام سے روایت ہے کہ امام ابوالحسن (علی رضا علیہ السلام) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا ہے۔ ⑤

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ⑥

---

① من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۹۰ ح ۱۸۱۷؛ ہدایۃ الامۃ (مترجم): ۲/ ۲۳۶ ح ۴۹۲ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور؛ ثواب الاعمال: ۶۸؛ بحار الانوار: ۹۷/ ۱۱۲؛ مصباح المتہجد: ۲/ ۷۳۶؛ اقبال الاعمال: ۲/ ۲۴۰؛ الوافی: ۱۱/ ۵۳؛ عوالم العلوم: ۱۵/ ۲۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۴۴۲

② لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۲۲۲

③ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۸۹ ح ۱۸۱۴؛ ثواب الاعمال: ۷۹؛ اقبال الاعمال: ۱/ ۳۱۰؛ الوافی: ۱۱/ ۵۶؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۴۴۹ ح ۱۳۸۱۵؛ بحار الانوار: ۹۴/ ۱۲۲

④ روضۃ المتقین: ۳/ ۲۵۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/ ۲۱۷؛ غنائم الایام: ۶/ ۶۸؛ مدارک الاحکام: ۶/ ۲۶۵؛ مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/ ۴۰۴

⑤ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۹۹ ح ۹۰۶؛ الاستبصار: ۲/ ۱۳۴ ح ۴۳۸؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/ ۴۵۷ ح ۱۳۸۳؛ الوافی: ۱۱/ ۷۵

⑥ غنائم الایام: ۶/ ۷۵؛ ملاذ الاخیار: ۷/ ۱۱۶

## قول مؤلف:

عاشوراء کے روزے کے حوالے سے ممانعت اور جواز ہر دو طرح کی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ممانعت والی حدیث ہم پہلے (نمبر 1445 کے تحت) درج کر چکے ہیں۔ ایسی صورت حال میں متاخرین علمائے کرام نے اس روزے کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعض نے یہ صورت نکالی ہے کہ بطور حزن وملال یہ روزہ رکھا جاسکتا ہے ورنہ حرام ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ روزہ رکھا جائے تو اس صورت پر رکھا جائے گا جو احادیث میں بتایا گیا ہے جسے عرف عام میں فاقہ کہا جاتا ہے چنانچہ ”عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں عاشوراء کے دن امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) آپؑ کی آنکھوں سے موتیوں کی لڑیوں کی طرح آنسو جاری تھے۔

میں نے عرض کیا: آپ کا گریہ کس وجہ سے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تم غافل ہو؟ کیا تم نہیں جانتے کہ اسی دن امام حسینؑ کو شہید کر دیا گیا۔

میں نے عرض کیا: آپؑ آج کے روزہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: بغیر نیت کے اس دن کا روزہ رکھا اور اسے بغیر تشمیت کے افطار کرا اور اسے دن کا مکمل روزہ نہ بنا بلکہ عصر کے ایک گھنٹہ بعد پانی کا ایک گھونٹ پی کر اپنی افطار کر کیونکہ اس دن یہی وہ وقت تھا جب آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ موقوف ہوئی تھی۔“ (1)

چنانچہ اس حدیث کے مطابق عمل کرنے سے تعارض کی صورت ختم ہوجاتی ہے ورنہ بصورت دیگر احتیاط اسی میں ہے کہ عاشوراً کے روزہ کو ترک کیا جائے یا پھر جواز والی احادیث کو تقیہ پر محمول سمجھا جائے۔ (واللہ اعلم)

{1457} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ مَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ فَحَسَنٌ إِنْ لَمْ يَمْنَعْكَ مِنَ ٱلدُّعَاءِ فَإِنَّهُ يَوْمُ دُعَاءٍ وَ مَسْأَلَةٍ فَصُمْهُ وَإِنْ خَشِيتَ أَنْ تَضْعُفَ عَنْ ذَلِكَ فَلاَ تَصُمْهُ.

❂ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: جو اس پر طاقت رکھے تو اچھا ہے۔ پس اگر یہ روزہ تمہیں دعا سے نہ روکے کیونکہ یہ دعا اور سوال کرنے کا دن ہے تو پھر اس دن کا روزہ رکھو اور اگر خوف ہو کہ روزہ تمہیں اس سے کمزور کر دے گا تو پھر اس دن کا روزہ نہ رکھو۔ (2)

---

(1) مصباح المتہجد: ۷۲۴؛ اقبال الاعمال: ۲۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۵۸/۱۰ ح ۱۳۸۴۴؛ مستدرک الوسائل: ۵۲۵/۷ ح ۸۸۱۴ اور ۸۸۱۵؛ بحارالانوار: ۳۰۴/۱۰۱ ح ۱۴ اور ۳۰۹ ح ۵؛ المزار الکبیر ابن المشہدی: ۴۷۳؛ مقتل سید الصابرینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ از مولف: ۴۴۱ ح ۴۵۳ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور

(2) تہذیب الاحکام: ۲۹۹/۴ ح ۹۰۴؛ الاستبصار: ۱۳۳/۲ ح ۴۳۴؛ وسائل الشیعہ: ۴۶۵/۱۰ ح ۱۳۸۵۸؛ الوافی: ۸۰/۱۱؛ ھدایۃ الامۃ: ۲۷۶/۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1458} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ يَعْدِلُ صَوْمَ سَنَةٍ قَالَ كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاَ يَصُومُهُ قُلْتُ وَ لِمَ ذَاكَ قَالَ إِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ يَوْمُ دُعَاءٍ وَ مَسْأَلَةٍ وَ أَتَخَوَّفُ أَنْ يُضْعِفَنِي عَنِ الدُّعَاءِ وَ أَكْرَهُ أَنْ أَصُومَهُ وَ أَتَخَوَّفُ أَنْ يَكُونَ عَرَفَةُ - يَوْمَ أَضْحَى فَلَيْسَ بِيَوْمِ صَوْمٍ.

❂ حنان بن سدیر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا اور عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوں! لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میرے والد بزرگوارؑ اس دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں رکھتے تھے؟

آپؑ نے فرمایا: اس لئے کہ یوم عرفہ دعا اور سوال کرنے کا دن ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ روزہ مجھے دعا سے کمزور نہ کر دے اس لیے میں اس دن روزہ رکھنا پسند نہیں کرتا اور ڈرتا ہوں کہ عرفہ کا دن (رویت ہلال میں اختلاف کی وجہ سے) کہیں عید الاضحیٰ کا دن نہ ہو جو کہ روزہ کا دن نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث حسن یا موثق کالصحیح یا موثق ہے۔ [3]

{1459} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ هَلْ صَامَ أَحَدٌ مِنْ آبَائِكَ شَعْبَانَ قَطُّ قَالَ صَامَهُ خَيْرُ آبَائِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپؑ کے آبائے طاہرینؑ میں سے کبھی کسی نے ماہ شعبان کا روزہ رکھا؟

آپؑ نے فرمایا: میرے آباء کرامؑ میں سے افضل ترین (شخصیت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (خود) اس کا روزہ رکھا ہے۔ [4]

---

[1] ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۰؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۲۶؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۱۵

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۲۹۹ ح ۹۰۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۸۸ ح ۱۸۱۱؛ الاستبصار: ۲/۱۳۳ ح ۴۳۵؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۶۵ ح ۱۳۸۶۰؛ علل الشرائع: ۲/۸۵ ح ۳؛ اقبال الاعمال: ۱/۳۳۱؛ مستدرک الوسائل: ۷/۵۲۷ ح ۸۸۱۹؛ بحار الانوار: ۹۴/۱۲۳

[3] ملاذ الاخیار: ۷/۱۱۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۵۲؛ لوامع صاحبقرانی: ۶/۲۱۲؛ غنائم الایام: ۶/۷۱؛ سند العروۃ کتاب الحج: ۴/۸۵

[4] الکافی: ۴/۹۱ ح ۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۸۵ ح ۱۳۹۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۰۸ ح ۹۳۱؛ الوافی: ۱۱/۵۹؛ ثواب الاعمال: ۱۲۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1460} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: كُنَّ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا كَانَ عَلَيْهِنَّ صِيَامٌ أَخَّرْنَ ذَلِكَ إِلَى شَعْبَانَ كَرَاهَةَ أَنْ يَمْنَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَإِذَا كَانَ شَعْبَانُ صُمْنَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ شَعْبَانُ شَهْرِي.

⭘ حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر کچھ (واجبی) روزے (قضا) ہوتے تو وہ اس (کی ادا) کو ماہ شعبان تک مؤخر کردیتی تھیں کیونکہ وہ پسند نہیں کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حاجت براری کے لئے) منع کریں پس جب شعبان آجاتا تو وہ روزے رکھتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ شعبان میرا مہینہ ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

{1461} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: وَ فَرَضَ اللَّهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ. وَ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ صَوْمَ شَعْبَانَ وَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجَازَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذَلِكَ.

⭘ فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سال میں ماہ رمضان کے روزے فرض قرار دیئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے فریضہ کی طرح سنت قرار دیئے پس اللہ تعالیٰ نے اسے اسی طرح نافذ کردیا۔ [4]

---

[1] ذخیرۃ المعاد: ۲/۵۲۱؛ مراۃ العقول: ۱۶/۲۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۳۲

[2] الکافی: ۴/۹۰ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۹۴ ح ۱۵۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۰۸ ح ۹۳۲؛ فضائل الاشھر الثلاثہ: ۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۸۶ ح ۱۴۹۱۳؛ ثواب الاعمال: ۲۰؛ بحار الانوار: ۱۶/۴۰۷ اور ۹۴/۷۶؛ الوافی: ۱۱/۶۰

[3] مصباح المنہاج کتاب الصوم: ۱/۴۳۵؛ مدارک الاحکام: ۶/۲۰۹؛ فقہ الصادقؑ: ۸/۳۱۸؛ التعلیقہ علی الرسالہ الصومیہ: ۹۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۲۲۶؛ مراۃ العقول: ۱۶/۲۵۳؛ ملاذ الاخیار: ۷/۱۳۲

[4] الکافی: ۱/۲۶۶ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۸۷ ح ۱۴۹۱۷؛ تفسیر نور الثقلین: ۵/۲۸۰؛ الوافی: ۳/۶۱۲؛ تفسیر کنز الدقائق: ۱۳/۱۶۸؛ بحار الانوار: ۱۷/۱۴؛ تفسیر البرہان: ۵/۳۳۶

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [1] یا پھر حسن ہے [2]

## وہ صورتیں جن میں مبطلات روزہ سے پرہیز مستحب ہے:

اس سلسلے میں ہم نے احادیث پہلے ہی ذکر کر دی ہیں لہذا تکرار کی ضرورت نہیں ہے (واللہ علم)

# ﴿خمس کے احکام﴾

{1462} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا أَيْسَرُ مَا يَدْخُلُ بِهِ الْعَبْدُ النَّارَ قَالَ مِنْ أَكْلِ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ دِرْهَماً وَنَحْنُ الْيَتِيمُ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ وہ کمترین چیز کیا ہے جس کی وجہ سے ایک بندہ جہنم میں داخل ہو سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جو شخص یتیم کے مال میں سے ایک درہم کھائے اور ہم بھی یتیم ہیں۔ [3]

## تحقیق:

حدیث موثق اور صحیح ہے۔ [4]

## قول مؤلف:

درج ذیل چیزیں ایسی ہیں جن میں خمس نکالنے کا حکم وارد ہوا ہے۔

### 1۔ کاروبار کا منافع:

{1463} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَلِيِّ بْنُ رَاشِدٍ قُلْتُ لَهُ أَمَرْتَنِي بِالْقِيَامِ بِأَمْرِكَ وَأَخْذِ حَقِّكَ فَأَعْلَمْتُ مَوَالِيَكَ بِذَلِكَ فَقَالَ لِي بَعْضُهُمْ وَأَيُّ شَيْءٍ حَقُّهُ فَلَمْ أَدْرِ مَا أُجِيبُهُ فَقَالَ يَجِبُ

---

[1] الصحابہ بین العدالہ والعصمہ سند: ۳۶۰؛ ینابیع الاحکام: ۲۱/۳؛ سند العروۃ (صلاۃ المسافر): ۱۲؛ الامامۃ الالٰہیہ سند: ۲/ ۲۳۳؛ شرح بحار الانوار: ۱/ ۳۱۱؛ التعلیقہ الاستدلالیہ: ۸/ ۲۲۲؛ صراط الحق فی المعارف محسنی: ۳/ ۱۳۷؛ الزبدۃ الفقہیہ: ۲/ ۴۹۳؛ دراسات فی المکاسب: ۱/ ۳۶۰؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۲۸؛ موسوعہ الامام الخوئی: ۱۱/ ۱۷

[2] مرآۃ العقول: ۱۵۲/۳؛ شرح تجرید الاصول نراقی: ۸۷/۹ ۳؛ دوازدہ رسالہ فقہی جعفریان: ۵۳۳

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۴۱/۲ ح ۱۶۵۰؛ کمال الدین وتمام النعمہ: ۵۲۱/۲ باب ۴۵؛ تفسیر العیاشی: ۲۲۵/۱؛ الوافی: ۳۳/۱۰ ۳؛ تفسیر کنز الدقائق: ۳۰/۳ ۴؛ بحار الانوار: ۱۰/۲۷ و ۹۳/ ۱۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۵۳۶؛ مستدرک الوسائل: ۲۷۷/۷ ح ۸۲۱۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۴۴۹/۱؛ تفسیر البرہان: ۳۲/۲؛ ھدایۃ الامہ: ۱۳۱/۴

[4] روضۃ المتقین: ۱۵/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۵۹/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۸۳/۲

عَلَيْهِمُ الْخُمُسُ فَقُلْتُ فَفِي أَيِّ شَيْءٍ فَقَالَ فِي أَمْتِعَتِهِمْ وَ صَنَائِعِهِمْ قُلْتُ وَ التَّاجِرُ عَلَيْهِ وَ الصَّانِعُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِذَا أَمْكَنَهُمْ بَعْدَ مَئُونَتِهِمْ.

❁ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ مجھ سے ابوعلی بن راشد نے بیان کیا کہ میں نے ان (امام علی نقیؑ) کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؑ نے مجھے اپنے معاملات کی دیکھ بھال کرنے اور اپنے حق وصول کرنے کا حکم دے اور میں نے جب یہ بات آپؑ کے شیعوں کو بتائی تو ان میں سے بعض نے مجھ سے پوچھا کہ امامؑ کا حق کیا ہے تو میں نہ سمجھ سکا کہ اسے کیا جواب دوں؟

امامؑ نے فرمایا: ان پر خمس واجب ہے

میں نے عرض کیا: کس چیز میں؟

آپؑ نے فرمایا: ان کے مال ومتاع اور جائیداد میں۔

میں نے عرض کیا: جو تاجر ہے یا اپنے ہاتھ سے کوئی صنعت کاری کرتا ہے اس پر بھی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ تب ہے جب ان کے اخراجات کے بعد ان کے لئے ممکن ہو۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1464} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ع عَنِ الْخُمُسِ فَقَالَ فِي كُلِّ مَا أَفَادَ النَّاسُ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ.

❁ سماعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (موسیٰ کاظمؑ) سے خمس کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: ہر چیز جس سے لوگ کم یا زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں (اس پر خمس ہے) [3]

## تحقیق:

حدیث حسن یا موثق ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۲۳ ح ۳۵۳؛ الوافی: ۱۰/ ۳۲۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۵۰۰ ح ۱۲۵۸۱؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۶۹۴؛ عوالم العلوم: ۲۳/ ۴۱۳؛ الاستبصار: ۲/ ۵۵ ح ۱۸۲

[2] ملاذ الاخیار: ۶/ ۳۴۴؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/ ۹۸؛ شرح العروۃ: ۲۵/ ۲۰۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۴۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۶۲؛ غنائم الایام: ۴/ ۳۱۸؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۵۷؛ مصابیح الظلام: ۱۱/ ۳۱؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۲/ ۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۸۰؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/ ۱۱۸

[3] الکافی: ۱/ ۵۴۵ ح ۱۱؛ الوافی: ۱۰/ ۳۰۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۵۰۳ ح ۱۲۵۸۴؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۱۴۵؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۶۹۰

[4] مرآۃ العقول: ۶/ ۲۷۳؛ غنائم الایام: ۴/ ۳۱۸؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/ ۹۹؛ انوار الفقاہۃ کتاب الخمس: ۲۸۴؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۱/ ۴۶۵؛ زبدۃ المقال: ۱/ ۱۰۶؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/ ۱۸۵؛ شرح العروۃ: ۲۵/ ۲۰۱؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۵۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۴۵۸؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/ ۳۱۸؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۷۳؛ حدود الشریعہ: ۲/ ۴۹۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/ ۱۲۱؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۷۴؛ الخمس فی الشریعۃ الاسلامیہ: ۲۹۰؛ تعالیق مبسوطہ: ۷/ ۱۱۱؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۳/ ۸۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۱۴

{1465} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا الَّذِي يَجِبُ عَلَيَّ يَا مَوْلَايَ فِي غَلَّةِ رَحًى فِي أَرْضٍ قَطِيعَةٍ لِي وَفِي ثَمَنِ سَمَكٍ وَبَرْدِيٍّ وَقَصَبٍ أَبِيعُهُ مِنْ أَجَمَةِ هَذِهِ الْقَطِيعَةِ فَكَتَبَ يَجِبُ عَلَيْكَ فِيهِ الْخُمُسُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

❂ ریان بن صلت سے روایت ہے کہ امام ابو محمد (علی نقیؑ) کو خط لکھا کہ اے میرے سید و سردارؑ! مجھے جو غلہ چکی چلانے سے یا اپنی جاگیر سے یا مچھلی فروخت کرنے سے یا چادر بیچنے سے یا اپنی جاگیر کے گنجان سرکنڈوں کے فروخت کرنے سے حاصل ہوتو اس میں مجھ پر کیا واجب ہے؟ آپؑ نے جواب لکھا کہ اس میں تجھ پر خمس واجب ہے انشاء اللہ۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [2]

{1466} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَرَأْتُ أَنَا كِتَابَهُ إِلَيْهِ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ الَّذِي أَوْجَبْتُ فِي سَنَتِي هَذِهِ وَهَذِهِ سَنَةُ عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ فَقَطْ لِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي أَكْرَهُ تَفْسِيرَ الْمَعْنَى كُلِّهِ خَوْفاً مِنَ الِانْتِشَارِ وَسَأُفَسِّرُ لَكَ بَعْضَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ مَوَالِيَّ أَسْأَلُ اللَّهَ صَلَاحَهُمْ أَوْ بَعْضَهُمْ قَصَّرُوا فِيمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَعَلِمْتُ ذَلِكَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُطَهِّرَهُمْ وَأُزَكِّيَهُمْ بِمَا فَعَلْتُ فِي عَامِي هَذَا مِنْ أَمْرِ الْخُمُسِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى خُذْ مِنْ أَمْوالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِها وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقاتِ وَأَنَّ اللهَ هُوَ التَّوّابُ الرَّحِيمُ. وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلى عالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَلَمْ أُوجِبْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فِي كُلِّ عَامٍ وَلَا أُوجِبُ عَلَيْهِمْ إِلَّا الزَّكَاةَ الَّتِي فَرَضَهَا اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّمَا أَوْجَبْتُ عَلَيْهِمُ الْخُمُسَ فِي سَنَتِي هَذِهِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ الَّتِي قَدْ حَالَ عَلَيْهِمَا الْحَوْلُ وَلَمْ أُوجِبْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فِي مَتَاعٍ وَلَا آنِيَةٍ وَلَا دَوَابَّ وَلَا خَدَمٍ وَلَا رِبْحٍ رَبِحَهُ فِي تِجَارَةٍ وَلَا ضَيْعَةٍ إِلَّا ضَيْعَةً سَأُفَسِّرُ لَكَ أَمْرَهَا تَخْفِيفاً مِنِّي عَنْ مَوَالِيَّ وَمَنّاً مِنِّي عَلَيْهِمْ لِمَا يَغْتَالُ السُّلْطَانُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِمَا يَنُوبُهُمْ فِي ذَاتِهِمْ فَأَمَّا الْغَنَائِمُ وَالْفَوَائِدُ فَهِيَ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِمْ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاعْلَمُوا أَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبى وَالْيَتامى وَالْمَساكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللهِ وَما أَنْزَلْنا عَلى عَبْدِنا يَوْمَ الْفُرْقانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعانِ وَاللهُ عَلى كُلِّ شَيْءٍ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۳۹ ح ۳۹۴؛ الوافی: ۱۰/ ۳۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۵۰۴ ح ۱۲۵۸۷؛ مسند الامام العسکریؑ: ۱/ ۲۴۵؛ ہدایۃ الامۃ: ۴/ ۱۳۶

[2] مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/ ۹۶؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۱/ ۳۰۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۹۸؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۳/ ۶۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۹۳؛ الخمس فی الشریعہ: ۳۶۷؛ سند العروۃ: ۱/ ۴۰۶

قَدِيرٌ وَ الْغَنَائِمُ وَ الْفَوَائِدُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَهِيَ الْغَنِيمَةُ يَغْنَمُهَا الْمَرْءُ وَ الْفَائِدَةُ يُفِيدُهَا وَ الْجَائِزَةُ مِنَ الْإِنْسَانِ لِلْإِنْسَانِ الَّتِي لَهَا خَطَرٌ عَظِيمٌ وَ الْمِيرَاثُ الَّذِي لَا يُحْتَسَبُ مِنْ غَيْرِ أَبٍ وَ لَا ابْنٍ وَ مِثْلُ عَدُوٍّ يُصْطَلَمُ فَيُؤْخَذُ مَالُهُ وَ مِثْلُ مَالٍ يُؤْخَذُ لَا يُعْرَفُ لَهُ صَاحِبُهُ وَ مِنْ ضَرْبِ مَا صَارَ إِلَى قَوْمٍ مِنْ مَوَالِيَّ مِنْ أَمْوَالِ الْخُرَّمِيَّةِ الْفَسَقَةِ فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَمْوَالاً عِظَاماً صَارَتْ إِلَى قَوْمٍ مِنْ مَوَالِيَّ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُوصِلْ إِلَى وَكِيلِي وَ مَنْ كَانَ نَائِياً بَعِيدَ الشُّقَّةِ فَلْيَتَعَمَّدْ لِإِيصَالِهِ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ فَإِنَّ نِيَّةَ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ فَأَمَّا الَّذِي أُوجِبُ مِنَ الْغَلَّاتِ وَ الضِّيَاعِ فِي كُلِّ عَامٍ فَهُوَ نِصْفُ السُّدُسِ مِمَّنْ كَانَتْ ضَيْعَتُهُ تَقُومُ بِمَئُونَتِهِ وَ مَنْ كَانَتْ ضَيْعَتُهُ لَا تَقُومُ بِمَئُونَتِهِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ نِصْفُ سُدُسٍ وَ لَا غَيْرُ ذَلِكَ.

۞ علی بن مہر یار سے روایت ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام نے مجھے لکھا اور (احمد بن محمد نے کہا کہ) میں نے وہ تحریر مکہ کے راستہ میں پڑھی (جس میں امامؑ نے لکھا کہ) میں نے جو کچھ اس سال فرض کیا ہے اور یہ دو سو بیس (ہجری) ہے، وہ ایک خاص مصلحت کے تحت ہے جس کی مکمل وضاحت اس اندیشہ کے پیش نظر مناسب نہیں سمجھتا کہ کہیں یہ بات پھیل نہ جائے البتہ اس کی کچھ تشریح میں بیان کئے دیتا ہوں (اور وہ یہ ہے کہ) میرے تمام موالیوں نے "میں ان کیا اصلاح وفلاح کا خدا سے سوال کرتا ہوں"۔ یا ان میں سے بعض نے اپنے واجبات ادا کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ مجھے جب اس کا علم ہوا تو میں نے چاہا کہ ان کو (یعنی ان کے مالوں کو) پاک وصاف کروں اس طریقہ سے جس کا میں نے اس سال خمس کے معاملہ میں ان کو حکم دیا (نصف سدس یعنی بارہواں حصہ) چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے:

"(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ان کے اموال میں سے صدقہ لیجئے۔ اس کے ذریعے آپ انہیں پاکیزہ اور بابرکت بنائیں اور ان کے حق میں دعا کریں، یقیناً آپ کی دعا ان کے موجب تسکین ہے اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات بھی وصول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے اور کہہ دیجئے: لوگو! عمل کرو کہ تمہارے عمل کو عنقریب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین دیکھیں گے اور پھر جلد ہی تمہیں غیب وشہود کے جاننے والے کی طرف پلٹا دیا جائے پھر وہ تمہیں بتادے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو (التوبہ: ۱۰۳ تا ۱۰۵)"۔ اور یہ مقدار میں نے ان پر ہمیشہ کے لئے فرض نہیں کی اور میں ان پر یہ مال واجب قرار دیتا ہوں سوائے اس زکوٰۃ کے جو خدا نے ان پر فرض کی ہے اور میں نے تو صرف اس سال ان پر خمس فرض کیا ہے اور وہ بھی اس سونے چاندی میں جس پر سال گزر جائے اور یہ (خمس) ان پر اور کسی مال ومتاع جیسے برتن، حیوانات، حشم وخدم، تجارت کے نفع وغیرہ اور کسی جائیداد پر فرض نہیں کہ سوائے اس جائیداد کے جس کی میں عنقریب وضاحت کروں گا۔ یہ سب کچھ صرف اس لئے کیا ہے کہ میرے موالیوں کو آسانی اور سہولت ہو اور یہ میرا ان پر احسان ہے کیونکہ حاکم وقت ان کے مال کو پکڑتا رہتا ہے اور ان کو کئی اور مصیبتیں بھی لاحق ہوتی رہتی ہیں۔ ہاں جہاں تک غنایم اور فوائد کا تعلق ہے تو وہ (ان کا خمس) تو ان پر ہر سال واجب ہے چنانچہ خداوند عالم فرمایا ہے: "اور جان لو کہ جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریب ترین

تشنے داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہو جو ہم نے فیصلے کے روز جس دن دونوں لشکر آمنے سامنے ہو گئے تھے اپنے بندے پر نازل کی تھی اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے (الانفال: ۴۱)'' خدا تم پر رحم کرے غنائم اور فوائد سے مراد وہ غنیمت ہے جسے آدمی حاصل کرتا ہے یا وہ فائدہ ہے جو آدمی کماتا ہے یا کسی آدمی کا کسی کو کوئی قابل قدر تحفہ وہدیہ دینا یا وہ میراث جس کے حاصل ہونے کا گمان نہ ہو جو نہ باپ کی ہو اور نہ بیٹے کی یا جیسے دشمن پر حملہ کرے اور اس کا مال ہاتھ لگ جائے یا وہ مال جو کہیں سے مل جائے مگر اس کے مالک کا پتہ نہ ہو (یعنی مجهول المالک مال) یا وہ مال جو میرے موالیوں کو فاسق و فاجر حزمیہ (یعنی نواسب وخوارج) سے ملا ہو کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ اس قسم کا بہت سا مال میرے بعض موالیوں کو ملا ہے پس جس کسی کے پاس اس قسم کا مال ہے اسے چاہیے کہ وہ میرے وکیل کے پاس پہنچائے اور جو دور دراز مقام پر رہتا ہے وہ بھی پہنچانے کی کوشش کرے اگر چہ کچھ مدت کے بعد ہی سہی۔ کیونکہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے اور خمس کی وہ مقدار جو میں ہر سال جائیداد اور غلات پر واجب قرار دے رہا ہوں وہ نصف سدس (بارھواں حصہ) ہے وہ بھی اس پر جس کی جائیداد اس کے اخراجات کی کفالت کرتی ہے اور جس کی جائیداد اس کے اخراجات کی کفالت نہیں کرتی اس پر نصف سدس ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

خمس چونکہ امامؑ کا حق ہے اس لئے امامؑ کا اختیار ہے کہ وہ کم واجب کرے یا زیادہ۔ یہی وجہ ہے کہ امامؑ نے نصف سدس واجب کیا اور اس کے علاوہ معاف کر دیا (واللہ اعلم)

{1467} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلْخُمُسُ أُخْرِجُهُ قَبْلَ الْمَئُونَةِ أَوْ بَعْدَ الْمَئُونَةِ فَكَتَبَ بَعْدَ الْمَئُونَةِ.

ابن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر (محمد تقیؑ) کو لکھا کہ کیا میں اخراجات سے پہلے خمس ادا کروں یا اخراجات کے بعد؟

امامؑ نے لکھا کہ اخراجات کے بعد (ادا کرو)۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۱ ح ۳۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۱ ح ۱۲۵۸۳؛ الوافی: ۱۰/۳۴۱؛ الاستبصار: ۲/۶۰ ح ۱۹۸؛ عوالم العلوم: ۲۳/۴۱۴؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۱۵۹ (مختصراً)

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۴۱۵؛ محاضرات تاسیسیہ باقر الصدر: ۵۱۳

[3] الکافی: ۱/۵۴۵ ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۸ ح ۱۲۵۹۷؛ الوافی: ۱۰/۳۲۰؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۱؛ عوالم العلوم: ۲۳/۳۳۳؛ موسوعہ الامام الجوادؑ: ۲/۴۳۱؛ مکاتیب الائمہؑ: ۵/۳۶۰

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

## 2۔ معدنی کانیں:

{1468} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ عَنْ فَضَالَةَ وَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الصُّفْرِ وَ الْحَدِيدِ وَ الرَّصَاصِ فَقَالَ عَلَيْهَا الْخُمُسُ جَمِيعاً.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سونے، چاندی، پیتل، لوہے اور سیسہ کی کانوں کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ان سب پر خمس (واجب) ہے۔[2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[3]

{1469} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ فِي حَدِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا قَالَ الْخُمُسُ وَ عَنِ الرَّصَاصِ وَ الصُّفْرِ وَ الْحَدِيدِ وَ مَا كَانَ بِالْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا قَالَ يُؤْخَذُ مِنْهَا كَمَا يُؤْخَذُ مِنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کانوں میں (خمس) کس قدر ہے؟

آپؑ نے فرمایا: پانچواں حصہ۔

اور میں نے سیسہ، پیتل، لوہے اور جتنی معدنیات ہیں ان کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ان سے بھی اتنا ہی لیا جائے گا جتنا سونے اور چاندی کی کان سے لیا جاتا ہے۔[4]

---

[1] مراۃ العقول: ۶/۲۴۷؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۲۶؛ غنائم الایام: ۴/۳۲۶؛ انوار الفقاهۃ کتاب الخمس: ۵۴؛ شرح العروۃ: ۲۵/۲۰۸؛ کتاب الخمس شاھرودی: ۲/۳۲؛ ریاض المسائل: ۵/۲۳۳؛ جواہر الکلام: ۱۶/۵۸؛ مصابیح الظلام: ۱۱/۶۷

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۱ ح ۳۴۵؛ الکافی: ۱/۵۴۴ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۱ ح ۱۲۵۷۱؛ الوافی: ۱۰/۳۱۰؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۳؛ مستدرک الوسائل: ۷/۲۸۱ ح ۸۲۲۷؛ دعائم الاسلام: ۱/۲۵۰؛ بحار الانوار: ۹۳/۴۳

[3] ملاذ الاخیار: ۶/۳۳۹؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۳/۲۴۱؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الخمس: ۴۲؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۶۱۴؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۴۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۱۵؛ منتھی المطلب: ۸/۵۱۵؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵/۶۱؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۶۲؛ کتاب الخمس شاھرودی: ۹۹؛ غنائم الایام: ۴/۲۸۸؛ القواعد الاصولیہ: ۲/۶۹؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۷۷؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۴۵

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۱ ح ۳۴۶؛ الکافی: ۱/۵۴۸ ح ۲۸؛ الوافی: ۱۰/۳۱۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۲ ح ۱۲۵۷۲؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1470} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ اَلْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اَلْمَعَادِنِ مَا فِيهَا فَقَالَ كُلُّ مَا كَانَ رِكَازاً فَفِيهِ اَلْخُمُسُ وَ قَالَ مَا عَالَجْتَهُ بِمَالِكَ فَفِيهِ مِمَّا أَخْرَجَ اَللَّهُ مِنْهُ مِنْ حِجَارَتِهِ مُصَفًّى اَلْخُمُسُ.

- زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ معادن میں کس قدر حصہ واجب ہے؟
  آپؑ نے فرمایا: ہر ایک جو رکاز (زمین کے اندر قدرتی گڑی ہوئی دھات) ہے اس میں پانچواں حصہ ہے۔

پھر فرمایا: اور وہ چیزیں جنہیں تم اپنا مال خرچ کر کے نکالتے ہو اور اللہ ان میں صاف پتھر نکالے تو ان میں بھی پانچواں حصہ (واجب) ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1471} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْمَلاَّحَةِ فَقَالَ وَ مَا اَلْمَلاَّحَةُ فَقَالَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ مَالِحَةٌ يَجْتَمِعُ فِيهَا اَلْمَاءُ فَيَصِيرُ مِلْحاً فَقَالَ هَذَا اَلْمَعْدِنُ فِيهِ اَلْخُمُسُ فَقُلْتُ وَ اَلْكِبْرِيتُ وَ اَلنِّفْطُ يُخْرَجُ مِنَ اَلْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ هَذَا وَ أَشْبَاهُهُ فِيهِ اَلْخُمُسُ.

- محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ملاحت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: یہ ملاحت کیا ہے؟
  میں نے عرض کیا: وہ نمکیلی اور دلالہ زمین کہ جس میں پانی جمع ہوتا ہے اور وہ (خشک ہو کر) پانی بن جاتا ہے۔
  آپؑ نے فرمایا: یہ کان ہے جس میں خمس (واجب) ہے۔
  میں نے عرض کیا: اور گندھک اور تیل (پیٹرول وغیرہ) جو زمین سے نکلتا ہے (کیا اس پر بھی خمس ہے)؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۶/۹/۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۷۷۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۴۵؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۶۲؛ غنائم الایام: ۴/۲۸۹؛ الرسائل الفقہیہ: ۱/۱۰۲؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الخمس: ۴۲؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۷۷۴؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۶۹؛ روضۃ المتقین: ۳/۱۰۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۵۶

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۲ ح ۳۴۷؛ الوافی: ۱۰/۳۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۲ ح ۱۲۵۹۳؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۳

[3] ملاذ الاخیار: ۶/۳۴۱؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۴۶۱؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۳۴؛ زبدۃ المقال: ۱۸؛ غنائم الایام: ۴/۲۹۲؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۶۴؛ الخمس فی الشریعہ: ۷۷؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۴۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۶؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۷۷

آپؑ نے فرمایا: اس میں اور اس جیسی دوسری (معدنی) چیزوں میں خمس (واجب) ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1472} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمَّا أَخْرَجَ الْمَعْدِنُ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ هَلْ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ مَا يَكُونُ فِي مِثْلِهِ الزَّكَاةُ عِشْرِينَ دِينَاراً.

❁ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علی رضا علیہ السلام) سے پوچھا کہ جو چیز کان سے برآمد ہو تو کیا اس کی قلیل وکثیر مقدار پر کچھ واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک اس کی مقدار اس حد تک نہ پہنچ جائے جس میں زکوۃ واجب ہوتی ہے یعنی بیس دینار تب تک اس میں کچھ (واجب) نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## 3۔ دفینہ (گڑھا ہوا خزانہ):

{1473} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْكَنْزِ كَمْ فِيهِ قَالَ الْخُمُسُ الْحَدِيثَ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ دفینہ میں کس قدر (حصہ) واجب ہے؟

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۲ ح ۳۴۹؛ من لایحضرہ الفقیہ: ۲/۴۱ ح ۱۶۴۸؛ الوافی: ۱۰/۳۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۲ ح ۱۲۵۷۴؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۴

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۳۴۲؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۲۴۲؛ زبدۃ المقال: ۱۹؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۶۲۴؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲۱۳؛ غنائم الایام: ۴/۲۸۹؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۴۶؛ کتاب الخمس انصاری: ۲۳؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الخمس: ۴۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۴۵؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۱۲؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۲۰۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۷۷؛ شرح العروۃ: ۲۵/۳۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱۱/۱۱؛ روضۃ المتقین: ۳/۱۱۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۵۸

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۳۸ ح ۳۹۱؛ الوافی: ۱۰/۳۱۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۴ ح ۱۲۵۸۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۲۸؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۵؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۲۱۲؛ المعتبر: ۲/۶۲۲

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۳۹۶؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۲۴۳؛ الزکاۃ فی الشریعۃ الاسلامیہ: ۲۸۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۷۸؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۰۹؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۲۵؛ شرح العروۃ: ۲۵/۵۷؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۶۵؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۴۵؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۴۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۸۴؛ کتاب الخمس الانصاری: ۱۲۵؛ الخمس فی الشریعہ: ۹۵؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الخمس: ۵۰؛ مستمسک العروۃ: ۹/۴۵۷

آپؑ نے فرمایا: خمس (یعنی پانچواں حصہ)[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1474} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا يَجِبُ فِيهِ الْخُمُسُ مِنَ الْكَنْزِ فَقَالَ مَا تَجِبُ الزَّكَاةُ فِي مِثْلِهِ فَفِيهِ الْخُمُسُ.

❂ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن رضاؑ سے پوچھا کہ دفینہ کی کتنی مقدار میں خمس واجب ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جتنی مقدار میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے (یعنی بیس دینار) اس میں یہاں خمس واجب ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## 4۔ حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے:

{1475} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ إِنِّي اكْتَسَبْتُ مَالاً أَغْمَضْتُ فِي مَطَالِبِهِ حَلاَلاً وَ حَرَاماً وَ قَدْ أَرَدْتُ التَّوْبَةَ وَ لاَ أَدْرِي الْحَلاَلَ مِنْهُ وَ الْحَرَامَ وَ قَدِ اخْتَلَطَ عَلَيَّ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ تَصَدَّقْ بِخُمُسِ مَالِكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَضِيَ مِنَ الْأَشْيَاءِ بِالْخُمُسِ وَ سَائِرُ الْمَالِ لَكَ.

❂ سکونی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے مال کمایا ہے بغیر یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ حلال ہے یا حرام اور میں توبہ کرنا چاہتا ہوں مگر اس مال سے حلال اور حرام کی مقدار کو نہیں جانتا کیونکہ دونوں مخلوط ہو گئے ہیں تو (میرے لیے کیا حکم ہے)؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اپنے مال کا خمس (پانچواں حصہ) صدقہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ ان اشیاء سے خمس کی وجہ سے راضی ہے اور باقی تمام تمہارے لئے حلال ہے۔[5]

---

[1] حدیث نمبر 1469 کی طرف رجوع کیجئے

[2] ایضاً

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴۰ ح ۱۶۴۳؛ الوافی: ۱۰/۳۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۵ ح ۱۲۵۷۰؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۴۸

[4] روضۃ المتقین: ۳/۱۱۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۵۸؛ منتھی المطلب: ۸/۵۴۶؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۶۹؛ الخمس فی الشریعہ: ۱۴۰؛ مصابیح الظلام: ۱۱/۲۲؛ شرح العروۃ: ۲۵/۷۶؛ انوار الفقاہۃ کتاب الخمس: ۴۰؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۴۶۳؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۷۴؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۳۰۳؛ غنائم الایام: ۴/۲۹۷؛ جواہر الکلام: ۱۶/۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۴۳؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۷۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۷۴

[5] الکافی: ۵/۱۲۵ ح ۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۱۸۹ ح ۳۷۱۳؛ المحاسن: ۲/۳۲۰ کتاب العلل؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۹۱؛ الوافی: ۱۷/۹۱؛ تہذیب الاحکام: ۶/۳۶۸ ح ۱۰۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۶ ح ۱۲۵۹۴؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۳۷؛ المعتبر: ۲/۶۲۳؛ المقنعہ: ۲۷۶

## تحقیق:

حدیث موثق [1] یا معتبر [2] یا قوی ہے [3]

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث "ضعیف علی المشہور" ہے [4] (واللہ اعلم)

{1476} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ اَلْحَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ رَجُلاً أَتَى أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ اَلْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أَصَبْتُ مَالاً لاَ أَعْرِفُ حَلاَلَهُ مِنْ حَرَامِهِ فَقَالَ لَهُ أَخْرِجِ اَلْخُمُسَ مِنْ ذَلِكَ اَلْمَالِ فَإِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ رَضِيَ مِنَ اَلْمَالِ بِالْخُمُسِ وَ اِجْتَنِبْ مَا كَانَ صَاحِبُهُ يُعْلَمُ

❂ حسن بن زیاد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ: مجھے کچھ ایسا مال دستیاب ہوا ہے جس کے حلال و حرام کا مجھے علم نہیں ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے اس سے فرمایا: اس مال سے خمس نکال دو کیونکہ اللہ اس مال سے خمس نکالنے پر راضی ہے اور اس مال سے اجتناب کرو جس کا مالک معلوم ہو۔ [5]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے [6] یا مقبولہ بین الاصحاب ہے [7]

قول مؤلف: علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [8] (واللہ اعلم)

{1477} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحُسَيْنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ يَا سَيِّدِي رَجُلٌ دُفِعَ إِلَيْهِ مَالٌ يَحُجُّ بِهِ هَلْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ اَلْمَالِ حِينَ يَصِيرُ إِلَيْهِ اَلْخُمُسُ أَوْ عَلَى مَا فَضَلَ فِي يَدِهِ بَعْدَ اَلْحَجِّ فَكَتَبَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لَيْسَ عَلَيْهِ اَلْخُمُسُ.

---

[1] موسوعہ احکام الاطفال: ۸۶/۵؛ المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۶۹/۳؛ تفصیل الشریعہ: ۲۱۴/۱۰؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۱۲۱

[2] مدارک العروۃ کتاب الخمس والانفال: ۲۴۷

[3] روضۃ المتقین: ۵۴۱/۶

[4] مراۃ العقول: ۸۹/۱۹؛ ملاذ الاخیار: ۳۶۶/۱۰

[5] تہذیب الاحکام: ۱۳۸/۴ ح ۳۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۵۰۵/۹ ح ۱۲۵۹۲؛ الوافی: ۳۱۵/۱۰؛ تفسیر البرہان: ۶۹۵/۲؛ المعتبر: ۶۲۴/۲

[6] المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۱۶۸/۳

[7] النہایہ ونکتہا محقق حلی: ۱۱۸/۲

[8] ملاذ الاخیار: ۳۹۵/۶

۞ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے ان (یعنی امام علی رضا یا امام محمد تقی یا امام علی نقی علیہم السلام) کی خدمت میں خط لکھا کہ اے میرے سید و سردار! ایک شخص کو حج کرنے کی خاطر مال دیا گیا تو کیا جب مال اس کے ہاتھ میں آیا اسی وقت اس پر خمس واجب ہے یا حج کے بعد اگر کچھ اس کے ہاتھ میں بچ جائے تو اس پر ہے؟

آپؑ نے جواب میں لکھا کہ اس پر خمس نہیں ہے۔ (۱)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۲)

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث ضعیف علی المشہور ہے۔ (۳)

## 5۔ غوطہ خوری سے حاصل ہونے والے سمندری موتی اور مونگے:

{1478} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا يُخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ مِنَ اللُّؤْلُؤِ وَ الْيَاقُوتِ وَ الزَّبَرْجَدِ وَ عَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ مَا فِيهِ قَالَ إِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ دِينَاراً فَفِيهِ الْخُمُسُ.

۞ محمد بن علی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے پوچھا کہ جو موتی، یاقوت اور زبرجد سمندر سے نکلتے ہیں اور وہ سونا اور چاندی جو کان سے نکلتے ہیں ان میں کیا (حصہ) واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب ان کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو ان میں خمس ہے۔ (۴)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (۵)

---

(۱) الکافی: ۱/۷/۵۴۷ ح ۲۲؛ الوافی: ۱۰/۱۷/۳۱۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۷ ح ۱۲۵۹۵؛ عوالم العلوم: ۲۳/۳۳۰ و ۳۱۹؛ مکاتیب الائمہ: ۶/۲۱۱؛ موسوعۃ الامام الجواد: ۲/۴۷۰

(۲) حدود الشریعہ: ۲/۲۹۵؛ غنائم الایام: ۴/۳۲۵؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۱۸۷؛ شرح العروۃ: ۲۵/۲۲۰؛ الخمس فی الشریعہ الاسلامیہ: ۲۹۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۱۳۶

(۳) مرآۃ العقول: ۶/۲۸۱

(۴) الکافی: ۱/۷/۵۴۷ ح ۲۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۳۹ ح ۱۶۴۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۴ ح ۳۵۶ و ۱۳۹ ح ۳۹۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۹۳ ح ۱۲۵۶۵ و ۴۹۹ ح ۱۲۵۷۷؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۵؛ الوافی: ۱۰/۳۱۹؛ المعتبر: ۲/۶۲۲

(۵) غنائم الایام: ۴/۲۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۵۳؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۳۰۴؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۱۲۰؛ مصابیح الظلام: ۱۱/۱۵؛ الخمس فی الشریعہ الاسلامیہ: ۹۳؛ شرح العروۃ: ۲۵/۱۱۳؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۱؛ روضۃ المتقین: ۳/۱۰۹

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی نے اس حدیث کو (محمد بن علی کی وجہ سے) مجہول قرار دیا ہے۔ [1]

{1479} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الْعَنْبَرِ وَ غَوْصِ اللُّؤْلُؤِ فَقَالَ عَلَيْهِ الْخُمُسُ الْحَدِيثَ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عنبر اور غوطہ زنی سے برآمد شدہ موتیوں کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس پر خمس (واجب) ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

## 6۔ جنگ میں ملنے والا مال غنیمت:

{1480} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي الْغَنِيمَةِ قَالَ يُخْرَجُ مِنْهَا الْخُمُسُ وَ يُقْسَمُ مَا بَقِيَ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذَلِكَ فَأَمَّا الْفَيْءُ وَ الْأَنْفَالُ فَهُوَ خَالِصٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

❁ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے غنیمت کے بارے میں فرمایا کہ اس سے خمس نکالا جائے اور باقی ماندہ جہاد کرنے والوں میں اور جو اس کے متولی تھے ان میں تقسیم کیا جائے اور رہا معاملہ مال فئے اور انفال کا تو وہ خالص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔ [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ [6]

---

[1] مرآۃ العقول: ۶/۲۸۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۳۶۳، ۳۹۶

[2] حدیث 1469 کی طرف رجوع کیجئے

[3] ایضاً

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۱۳۲ ح ۳۶۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۱۷ ح ۱۲۶۱۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۱/۹۶ ح ۱۲۵۰۵؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۳۲؛ بحار الانوار: ۹۷/۵۵؛ الوافی: ۱۰/۳۰۳؛ تفسیر العیاشی: ۲/۶۱ ح ۵۱

[5] موسوعہ احکام الاطفال: ۹/۷۴؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۲۰ و ۴۱؛ القواعد الفقہیہ سبزواری: ۱/۲۸۸؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۳/۲۰۷

[6] ملاذ الاخیار: ۶/۳۷۷

{1481} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ يُخْرَجُ مِنْهَا خُمُسٌ لِلّٰهِ وَ خُمُسٌ لِلرَّسُولِ وَ مَا بَقِيَ قُسِمَ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذٰلِكَ.

⭘ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غنیمت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس میں سے اللہ کے لئے خمس اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خمس نکالا جائے گا اور باقی ماندہ جہاد کرنے والوں میں اور جو اس کے متولی تھے ان میں تقسیم کیا جائے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1482} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: خُذْ مَالَ النَّاصِبِ حَيْثُ مَا وَجَدْتَهُ وَ ادْفَعْ إِلَيْنَا الْخُمُسَ.

⭘ حفص بن البختری سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ناصبی کا مال جہاں سے بھی ملے لے لو اور اس کا خمس ہماری طرف پہنچا دو۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (4)

{1483} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : فِي الرَّجُلِ مِنْ أَصْحَابِنَا يَكُونُ فِي لِوَائِهِمْ فَيَكُونُ مَعَهُمْ فَيُصِيبُ غَنِيمَةً قَالَ يُؤَدِّي خُمُسَهَا وَ يَطِيبُ لَهُ.

⭘ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو ہمارے اصحاب میں سے ہو لیکن ان

---

(1) الکافی: ۵/۵۴۵ ح ۷؛ الوافی: ۱۵/۲۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۱۵/۱۱۲ ح ۲۰۰۹۲

(2) مرآۃ العقول: ۱۸/۸۲؛ الاخبار الدخیلہ: ۴/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳/۱۲۷

(3) تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۲ ح ۵۰؛ السرائر: ۳/۶۰۶ و ۶۰۷؛ الوافی: ۱۰/۳۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۳ ح ۵۱ و ۶/۳۸۷ ح ۱۵۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۸۷ ح ۱۲۵۵۱؛ بحار الانوار: ۹۷/۵۶؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۴

(4) ملاذ الاخیار: ۶/۳۴۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۷۷؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۶۱؛ الخمس فی الشریعۃ الاسلامیہ: ۵۸؛ تنقیح مبانی العروۃ: ۱۲؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۶/۴۳۱؛ مستمسک العروۃ: ۹/۴۵۱؛ انوار الفقاہۃ کتاب الخمس: ۶۷؛ تفصیل الشریعۃ: ۱۰/۳۹؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۹۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۷/۸؛ فقہ الصادقؑ: ۱۳/۱۱۹؛ شرح العروۃ: ۲۵/۲۲

(مخالفین) کے جھنڈے تلے ہو اور اسے مال غنیمت مل جائے فرمایا: تو وہ ہمارا خمس ادا کرے تو وہ مال اس کے لئے پاک ہو جائے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

## 7۔ وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے:

{1484} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: أَيُّمَا ذِمِّيٍّ اِشْتَرَى مِنْ مُسْلِمٍ أَرْضاً فَإِنَّ عَلَيْهِ الْخُمُسَ.

ابو عبیدہ الحذاء سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کافر ذمی کسی مسلمان سے زمین خریدے تو اس پر خمس (واجب) ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## خمس کا مصرف:

{1485} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَالِكٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبىٰ وَ الْيَتَامىٰ وَ الْمَسَاكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ قَالَ أَمَّا خُمُسُ اللَّهِ فَلِلرَّسُولِ يَضَعُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ أَمَّا خُمُسُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۴ ح ۳۵۷؛ تفسیر العیاشی: ۲/۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۴۸۸ ح ۱۳۵۵۳؛ تفسیر البرہان: ۲/۷۰۰؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۹۳؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۱۵۹؛ مستدرک الوسائل: ۷/۲۸۱ ح ۸۲۲۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۳۴۹؛ الوافی: ۱۰/۳۱۴

[2] مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۱۲۱؛ شرح العروۃ: ۲۵/۱۵۵؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۳۴۷؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الخمس: ۲۵؛ الخمس فی الشریعہ الاسلامیہ: ۴۸؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۴/۱۲۵؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۲۸؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۲/۱۷؛ ارشاد الطالب: ۳/۳۲۲؛ منتھی المطلب: ۸/۵۴۲؛ انوار الفقاہۃ کتاب الخمس: ۳۷؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۷؛ مستمسک العروۃ: ۹/۴۴۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۴۷۳

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۳ ح ۳۵۵ و ۱۳۹ ح ۳۹۳؛ الوافی: ۱۰/۳۱۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۵ ح ۱۲۵۸۹؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۴؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۳۵؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴۲ ح ۱۶۵۳؛ المقنعہ مفید: ۲۸۳

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۳۴۵ و ۳۹۷؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۱۱۱؛ جواہر الکلام: ۱۶/۶۵؛ غنائم الایام: ۴/۳۳۳؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ و الخمس: ۲۲۵؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۳۸۱ و ۵۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۴۲۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۱۳۸؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۳/۸۹؛ شرح العروۃ: ۲۵/۱۷۴؛ روضۃ المتقین: ۳/۱۲۱؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۸۹

عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَلِأَقَارِبِهِ وَ خُمُسُ ذِي اَلْقُرْبَىٰ فَهُمْ أَقْرِبَاؤُهُ وَ اَلْيَتَامَىٰ يَتَامَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ فَجَعَلَ هٰذِهِ اَلْأَرْبَعَةَ اَلْأَسْهُمِ فِيهِمْ وَ أَمَّا اَلْمَسَاكِينُ وَ أَبْنَاءُ اَلسَّبِيلِ فَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّا لاَ نَأْكُلُ اَلصَّدَقَةَ وَ لاَ تَحِلُّ لَنَا فَهِيَ لِلْمَسَاكِينِ وَ أَبْنَاءِ اَلسَّبِيلِ.

❂ زکریا بن مالک الجعفی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے قول: ''اور جان لو کہ جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، (اس کے) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریب ترین رشتہ داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لئے (الانفال:۴۱)'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: جو خمس اللہ کا ہے تو وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے جو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اور جو خمس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے تو وہ اس کے اقارب کا ہے اور جو خمس صاحبان قرابت کا ہے تو اس سے مراد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار ہیں اور یتیموں سے مراد اہل بیتؑ کے یتیم ہیں تو یہ چاروں حصے انہی (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتداروں) کے لئے ہیں اور رہی بات مساکین اور ابن سبیل کی تو تم جانتے ہو کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے اور نہ یہ ہمارے لئے حلال ہے تو یہ ہمارے مساکین اور ابن سبیل کے لیے ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1486} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ اَلْجَارُودِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذَا أَتَاهُ اَلْمَغْنَمُ أَخَذَ صَفْوَهُ وَ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ ثُمَّ يَقْسِمُ مَا بَقِيَ خَمْسَةَ أَخْمَاسٍ وَ يَأْخُذُ خُمُسَهُ ثُمَّ يَقْسِمُ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسٍ بَيْنَ اَلنَّاسِ اَلَّذِينَ قَاتَلُوا عَلَيْهِ ثُمَّ قَسَمَ اَلْخُمُسَ اَلَّذِي أَخَذَهُ خَمْسَةَ أَخْمَاسٍ يَأْخُذُ خُمُسَ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَفْسِهِ ثُمَّ يَقْسِمُ اَلْأَرْبَعَةَ اَلْأَخْمَاسَ بَيْنَ ذَوِي اَلْقُرْبَىٰ وَ اَلْيَتَامَىٰ وَ اَلْمَسَاكِينِ وَ أَبْنَاءِ اَلسَّبِيلِ يُعْطِي كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَمِيعاً وَ كَذٰلِكَ اَلْإِمَامُ يَأْخُذُ كَمَا أَخَذَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

❂ ربعی بن عبداللہ بن جارود سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مال غنیمت آتا تو اس میں سے جو چیز انہیں پسند ہوتی وہ لے لیتے کیونکہ (بنص قرآن) وہ ان کے لئے مخصوص تھی پھر باقیماندہ کے پانچ حصے کرتے تھے اور اس میں سے اپنا پانچواں حصہ لے لیتے اور باقی چار حصے ان لوگوں میں تقسیم کرتے تھے جنہوں نے جہاد میں حصہ لیا ہوتا پھر

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴۲ ح ۱۶۵۱؛ تہذیب الاحکام: ۵/۱۲۵ ح ۳۶۰؛ الخصال: ۱/۲۴۳؛ تفسیر الصافی: ۲/۳۰۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۰۹ ح ۱۲۶۰۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۱۵۷؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۹۹؛ الوافی: ۱۰/۳۲۴؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۳۴۵؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۵؛ تفسیر العیاشی: ۲/۶۳؛ مستدرک الوسائل: ۷/۲۸۷ ح ۸۲۳۹

[2] روضۃ المتقین: ۳/۱۱۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۶۰؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۳۳

جو پانچواں حصہ آپ ﷺ نے لیا ہوتا اس کے مزید حصے کرتے جس میں اللہ کا پانچواں حصہ خود لے لیتے اور باقی چار حصوں کو قرابتداروں، یتیموں، مساکین اور ابن سبیل (مسافروں) میں اس طرح تقسیم کرتے تھے کہ ہر ایک کو اس کا حق دیتے تھے اور امامؑ اسی طرح (خمس) وصول کرتا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ وصول کرتے تھے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1487} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ اعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبَىٰ فَقِيلَ لَهُ فَمَا كَانَ لِلَّهِ فَلِمَنْ هُوَ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ فَهُوَ لِلْإِمَامِ فَقِيلَ لَهُ أَ فَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ صِنْفٌ مِنَ الْأَصْنَافِ أَكْثَرَ وَ صِنْفٌ أَقَلَّ مَا يُصْنَعُ بِهِ قَالَ ذَاكَ إِلَى الْإِمَامِ أَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ أَ لَيْسَ إِنَّمَا كَانَ يُعْطِي عَلَى مَا يَرَى كَذَلِكَ الْإِمَامُ.

✪ احمد بن محمد بن ابو نصر سے روایت ہے کہ امام علی رضاؑ سے خدا کے قول: ''اور جان لو کہ جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، رسول ﷺ اور قرابتداروں کے لئے۔۔۔۔۔ آخر تک۔ (الانفال: ۴۱)'' کے بارے میں سوال کیا گیا اور آپؑ سے عرض کیا گیا کہ جو اللہ کا حصہ ہے وہ کس کے لئے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ رسول ﷺ کے لئے اور جو رسول ﷺ کے لئے ہے وہ امامؑ کے لئے ہے۔

آپؑ سے عرض کیا گیا کہ اگر مستحقین کا ایک گروہ زیادہ ہو اور دوسرا کم تو پھر کیا کیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: یہ امامؑ (کے اختیار) پر منحصر ہے۔ تم نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ کیا وہ اپنی صوابدید کے مطابق نہیں دیا کرتے تھے؟ پس اسی طرح امامؑ کے لئے ہے۔ (3)

---

(1) تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۸ ح ۳۶۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۱۰ ح ۱۲۶۰۲؛ الاستبصار: ۲/۵۶ ح ۱۸۶؛ عوالی اللئالی: ۳/۱۲۸؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۷؛ الوافی: ۱۰/۳۲۶

(2) ملاذ الاخیار: ۶/۳۷۰؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۵/۳۰۶؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۲/۳۲۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۳۹۳؛ قرأت فقہیہ معاصرۃ: ۲/۱۵۴؛ جواہر الکلام: ۱۶/۹؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۳۷۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۶؛ کتاب الخمس انصاری: ۲۸۸؛ غنائم الایام: ۴/۳۷۰؛ الخمس فی الشریعۃ: ۳۹۲؛ مسالک الافہام: ۲/۸۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۳۷۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۳۰۲؛ انوار الفقاہۃ کتاب الخمس: ۳۳۳؛ تفصیل الشریعۃ: ۱۰/۲۵۲؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۴۳۳؛ الحجۃ: ۴/۷۷؛ شرح العروۃ: ۲۵/۳۱۰؛ کتاب الخمس شیخ ہرودی: ۲/۳۹۱

(3) الکافی: ۱/۵۴۴ ح ۷؛ الوافی: ۱۰/۳۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۲۶ ح ۳۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۱۹ ح ۱۲۶۲۰؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۱۵۵؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۳۴۴؛ تفسیر البرہان: ۲/۶۹۰؛ قرب الاسناد: ۳۸۳؛ تفسیر الصافی: ۲/۳۰۴؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۲۱۱

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1488} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ ‏ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ، وَ كَانَ يَتَوَلَّى لَهُ الْوَقْفَ بِقُمَّ ‏ فَقَالَ يَا سَيِّدِي اجْعَلْنِي مِنْ عَشَرَةِ آلاَفٍ فِي حِلٍّ فَإِنِّي قَدْ أَنْفَقْتُهَا فَقَالَ لَهُ أَنْتَ فِي حِلٍّ فَلَمَّا خَرَجَ صَالِحٌ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ‏ أَحَدُهُمْ يَثِبُ عَلَى أَمْوَالِ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ أَيْتَامِهِمْ وَ مَسَاكِينِهِمْ وَ أَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ فَيَأْخُذُهُ ثُمَّ يَجِيءُ فَيَقُولُ اجْعَلْنِي فِي حِلٍّ أَتَرَاهُ ظَنَّ أَنِّي أَقُولُ: لاَ أَفْعَلُ وَ اللَّهِ لَيَسْأَلَنَّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ ذَلِكَ سُؤَالاً حَثِيثاً.

❁ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک بار میں امام ابوجعفر ثانی (محمد تقیؑ) کی خدمت میں حاضر تھا کہ صالح بن محمد بن سہل آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہ قم مقدسہ میں آپؑ کے وکیل تھے اور عرض کیا: اے میرے سید و سردارؑ! دس ہزار درہم مجھے حلال کر دیں جو میں نے خرچ کر دیا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: اچھا وہ تمہارے لئے حلال ہے۔

چنانچہ جب صالح باہر چلا گیا تو امام ابوجعفرؑ نے فرمایا: یہ لوگ آل محمدؑ؛ ان کے یتیموں، ان کے مسکینوں؛ ان کے فقیروں اور ان کے مسافروں کے مال لے لیتے ہیں اور اسے ہضم کر کے آجاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ میرے لئے حلال کر دیں۔ تم کیا سمجھتے ہو؟ کیا اس کے گمان یہ ہے کہ میں کہوں گا کہ میں حلال نہیں کرتا؟ خدا کی قسم! اللہ روز قیامت ان لوگوں سے سخت باز پرس کرے گا۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ [3]

## قول مؤلف:

یعنی امام کا مال پہلے خرچ کر کے پھر بعد میں اجازت لینے پہنچے جو یقیناً قابل گرفت عمل ہے ہاں اگر پہلے اجازت لی جائے اور امامؑ حلال قرار دے دیں تو یہ ان کا اختیار ہے (واللہ اعلم)

{1489} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ

---

[1] مراۃ العقول: ۶/۲۷۰؛ مصباح المصباح کتاب الخمس: ۵۱۳؛ مصباح الفقیہ: ۲۱۵/۵؛ تعالیق مبسوط: ۲۲۳/۷؛ انوار الساطع: ۳۲۱/۱

[2] الکافی: ۱/۵۴۸ ح ۲۷؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۰ ح ۳۹۷؛ الاستبصار: ۲/۶۰ ح ۱۹۷؛ الوافی: ۱۰/۳۳۶؛ غیبت طوسی (مترجم از مؤلف): ۵۰۷ ح ۳۱۱ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۳۷ ح ۱۲۶۴۳؛ بحار الانوار: ۵۰/۱۰۵ و ۹۹/۱۸۷؛ حلیۃ الابرار: ۲/۴۰۷؛ المقنعہ مقید: ۲۸۳؛ عوالم العلوم: ۲۳/۵۱۱؛ مستدرک الوسائل: ۷/۳۰۱ ح ۸۲۴۸؛

[3] جواہر الکلام: ۱۶/۱۶۱؛ مصابیح الظلام: ۱۱/۴۴۳؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۲۱۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۳؛ مراۃ العقول: ۶/۲۸۷

عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَزُرَارَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : هَلَكَ ٱلنَّاسُ فِي بُطُونِهِمْ وَ فُرُوجِهِمْ لِأَنَّهُمْ لَمْ يُؤَدُّوا إِلَيْنَا حَقَّنَا أَلاَ وَإِنَّ شِيعَتَنَا مِنْ ذَلِكَ وَ آبَاءَهُمْ فِي حِلٍّ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ اپنے پیٹوں اور اپنی شرمگاہوں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ہمارا حق ادا نہیں کرتے ہیں مگر آگاہ ہو جاؤ کہ ہمارے شیعہ اور ان کے آباء واجداد کے لئے یہ حلال ہے۔[1]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1490} مُحَمَّدُ بْنُ ٱلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ ٱللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ٱلْكَلْبِيِّ عَنْ ضُرَيْسٍ ٱلْكُنَاسِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : أَتَدْرِي مِنْ أَيْنَ دَخَلَ عَلَى ٱلنَّاسِ ٱلزِّنَا فَقُلْتُ لاَ أَدْرِي فَقَالَ مِنْ قِبَلِ خُمُسِنَا أَهْلَ ٱلْبَيْتِ إِلاَّ لِشِيعَتِنَا ٱلْأَطْيَبِينَ فَإِنَّهُ مُحَلَّلٌ لَهُمْ وَ لِمِيلاَدِهِمْ.

ضریس الکناسی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ لوگوں پر زنا کہاں سے داخل ہوا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: ہم اہلبیتؑ کے خمس کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے (لوگوں پر زنا در آیا ہے) سوائے ہمارے پاکیزہ شیعوں کے کیونکہ یہ ان کے لئے اور ان کی ولادتوں کے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔[3]

**تحقیق:**

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۳۷ ح ۳۸۲؛ الاستبصار: ۲/ ۵۸ ح ۱۹۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۵۴۳ ح ۱۲۶۷۵؛ المقنعہ شیخ مفید: ۲۸۲؛ الوافی: ۱۰/ ۳۳۷؛ علل الشرائع: ۱/ ۳۷۷ باب ۱۰۶؛ بحار الانوار: ۹۳/ ۱۸۶

[2] ملاذ الاخیار: ۶/ ۳۹۴؛ منتھی المطلب: ۸/ ۵۸۳؛ النور الساطع: ۹۰۴؛ الانوار اللوامع: ۱۱/ ۲۰۱؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۱/ ۵۰۱؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/ ۱۹۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۱۰۶؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۳۸۳؛ کتاب الخمس الانصاری: ۳۷۱؛ غنائم الایام: ۴/ ۳۸۲؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۳/ ۴۲۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/ ۱۲۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۷/ ۲۰۵؛ مصابیح الظلام: ۱۱/ ۴۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/ ۲۰۱؛ شرح العروۃ: ۲۵/ ۳۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۸۲؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۵۳؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۱۴۸؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۳۶۵

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۳۶ ح ۳۸۳؛ الکافی: ۱/ ۵۴۶ ح ۱۶؛ الاستبصار: ۲/ ۵۷ ح ۱۸۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۵۴۴ ح ۱۲۶۷۷؛ الوافی: ۱۰/ ۳۳۱؛ المقنعہ مفید: ۲۸۰؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۶۹۲

[4] غنائم الایام: ۴/ ۳۸۲؛ موسوعہ احکام الاطفال: ۵۰۴؛ المعجہ فی شرح اللمعہ: ۴/ ۱۸۴؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۵/ ۱۰۳؛ النور الساطع: ۹۰۴؛ الکشکول بحرانی: ۳/ ۱۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۳۹۰

{1491} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ وَ هُوَ أَبُو خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ وَ أَنَا حَاضِرٌ حَلِّلْ لِيَ الْفُرُوجَ فَفَزِعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ لَيْسَ يَسْأَلُكَ أَنْ يَعْتَرِضَ الطَّرِيقَ إِنَّمَا يَسْأَلُكَ خَادِماً يَشْتَرِيهَا أَوِ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا أَوْ مِيرَاثاً يُصِيبُهُ أَوْ تِجَارَةً أَوْ شَيْئاً أَعْطَاهُ فَقَالَ هَذَا لِشِيعَتِنَا حَلاَلٌ الشَّاهِدِ مِنْهُمْ وَ الْغَائِبِ وَ الْمَيِّتِ مِنْهُمْ وَ الْحَيِّ وَ مَا يُولَدُ مِنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَهُوَ لَهُمْ حَلاَلٌ أَمَا وَ اللَّهِ لاَ يَحِلُّ إِلاَّ لِمَنْ أَحْلَلْنَا لَهُ وَلاَ وَ اللَّهِ مَا أَعْطَيْنَا أَحَداً ذِمَّةً وَ مَا عِنْدَنَا لِأَحَدٍ عَهْدٌ وَلاَ لِأَحَدٍ عِنْدَنَا مِيثَاقٌ.

ابوخدیجہ سے روایت ہے کہ میں ایک بار امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آپؑ سے عرض کیا: میرے لئے فروج (شرمگاہوں) کو حلال کر دیں۔

یہ سن کر امام جعفرؑ گھبرا گئے۔

پس ایک شخص نے آپؑ سے عرض کیا: (مولاؑ!) یہ شخص آپؑ سے لوگوں کی عزتوں پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت نہیں مانگ رہا بلکہ یہ آپؑ سے کنیز خریدنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے یا میراث پانے یا کاروبار کرنے یا اگر اسے کوئی چیز عطا کی جائے تو اس (کی خمس معافی) کے بارے سوال کر رہا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: یہ چیز تو حاضر ہوں یا غائب، زندہ ہوں یا مردہ ہمارے تمام شیعوں کے حلال ہے اور جو روز قیامت تک پیدا ہوں گے ان کے لئے بھی حلال ہے۔

خدا کی قسم! یہ حلال نہیں ہے مگر اس کے لئے جس کے لئے ہم حلال کریں اور خدا کی قسم! ہم نے (تمہارے سوا اور) کسی شخص کو یہ ضمانت نہیں دی اور نہ ہی ہمارا کسی سے ایسا کوئی عہد و پیمان ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا معتبر ہے۔[2]

{1492} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ أَشَدَّ مَا فِيهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ الْخُمُسِ فَيَقُولَ يَا رَبِّ خُمُسِي وَ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِشِيعَتِنَا لِتَطِيبَ وِلاَدَتُهُمْ أَوْ لِتَزْكُوَ وِلاَدَتُهُمْ.

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۳۷ ح ۳۸۴؛ الاستبصار: ۵۸/۲ ح ۱۸۹؛ وسائل الشیعہ: ۵۴۴/۹ ح ۱۲۶۷۸؛ المقنعہ مفید: ۲۸۱؛ الوافی: ۱۰/ ۳۳۷؛ المعتبر: ۶۳۷/۲

[2] تفصیل الشریعہ: ۱۰/ ۲۳۱؛ تعالیق مبسوطہ: ۷/ ۲۰۶؛ مصباح المصباح کتاب الخمس: ۳۰۹؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۲/ ۸۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۵۲۰/۸؛ ملکیہ الدولہ: ۱/ ۱۰۴؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۹۵/۲؛ دروس فی مسائل علم الاصول: ۶/ ۴۳۳

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امامینؑ میں سے ایک امامؑ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو سب سے زیادہ تکلیف اس وقت ہوگی جب صاحب خمس کھڑا ہوگا اور کہے گا: اے رب! میرا خمس؟ لیکن ہم نے اپنے شیعوں کے لئے اسے پاک قرار دیا ہے تا کہ ان کی ولادتیں پاک ہوں یا ان کی اولادیں نیکوکار اور پاک ہوں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1493} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي عُمَارَةَ عَنِ اَلْحَارِثِ بْنِ اَلْمُغِيرَةِ اَلنَّصْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ لَنَا أَمْوَالاً مِنْ غَلاَّتٍ وَ تِجَارَاتٍ وَ نَحْوِ ذَلِكَ وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ لَكَ فِيهَا حَقّاً قَالَ فَلِمَ أَحْلَلْنَا إِذاً لِشِيعَتِنَا إِلاَّ لِتَطِيبَ وِلاَدَتُهُمْ وَ كُلُّ مَنْ وَالَى آبَائِي فَهُمْ فِي حِلٍّ مِمَّا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ حَقِّنَا فَلْيُبَلِّغِ اَلشَّاهِدُ اَلْغَائِبَ.

۞ حارث بن مغیرہ نصری سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے پاس غلات (غلے) اور تجارت وغیرہ کا بہت سامال آتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں آپؑ کا بھی حق ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ہم نے اس لئے اپنے شیعوں کے لئے حلال کیا ہے تا کہ ان کی ولادتیں پاکیزہ ہوں اور ہر وہ شخص جو میرے آباء واجداؑ کی ولایت کا قائل ہے اس کے لئے وہ سب کچھ حلال ہے جو ہمارے حق میں سے اس کے ہاتھوں میں ہے پس حاضر شخص یہ بات غائب تک پہنچا دے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1494} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَلْوَشَّاءِ عَنِ اَلْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنِ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: مَنْ وَجَدَ بَرْدَ حُبِّنَا فِي كَبِدِهِ فَلْيَحْمَدِ اَللَّهَ عَلَى أَوَّلِ اَلنِّعَمِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَوَّلُ اَلنِّعَمِ قَالَ طِيبُ اَلْوِلاَدَةِ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۴۳ ح ۱۶۵۳؛ الکافی: ۱/ ۵۴۶ ح ۲۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۳۶ ح ۳۸۲؛ الاستبصار: ۲/ ۵۷ ح ۱۸۷؛ الوافی: ۱۰/ ۳۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۵۴۵ ح ۱۲۶۷۸؛ الفصول المہمہ: ۲/ ۴۹؛ تفسیر البربان: ۲/ ۲۹۲؛ المقنعہ مفید: ۲۸۰؛ المعتبر: ۲/ ۶۳۶؛ ھدایۃ الامہ: ۴/ ۱۶۳

[2] لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۵۸۹؛ زبدۃ المقال: ۱۲۷

[3] تہذیب الاحکام: ۴/ ۱۴۳ ح ۳۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۵۴۷ ح ۱۲۶۸۳؛ الوافی: ۱۰/ ۳۳۹

[4] مدارک الاحکام: ۵/ ۴۲۲؛ الانوار اللوامع: ۱۱/ ۲۰۱؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۱۰۶؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۵۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/ ۱۰۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۴۶۵؛ جواہر الکلام: ۱۶/ ۱۴۸؛ النور الساطع: ۱۰/ ۳۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۸۱؛ کتاب الخمس الانصاری: ۳۷۳؛ زبدۃ المقال: ۱۴۴؛ ملاحضات الفرید: ۹۰ و ۱۱۴؛ غنائم الایام: ۴/ ۳۸۳؛ موسوعہ الفقہ الاسلام: ۲/ ۱۲۱

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَحِلِّي نَصِيبَكِ مِنَ الْفَيْءِ لِآبَاءِ شِيعَتِنَا لِيَطِيبُوا ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّا أَحْلَلْنَا أُمَّهَاتِ شِيعَتِنَا لِآبَائِهِمْ لِيَطِيبُوا.

۞ فضیل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنے جگر میں ہماری محبت کی ٹھنڈک پائے تو اسے چاہیے کہ پہلی نعمت پر اللہ کی حمد کرے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! پہلی نعمت کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ولادت کی پاکیزگی (پہلی نعمت ہے)۔

پھر امام صادقؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے سیدہ فاطمۃ الزہراؑ سے فرمایا کہ فئے میں سے اپنا حصہ ہمارے شیعوں کے آباؤ اجداد کو معاف کردیں تا کہ وہ پاکیزہ ہوں۔

پھر امام صادقؑ نے فرمایا: ہم نے اپنے شیعوں کی مائیں ان کے باپوں کے لئے حلال قرار دی ہیں تا کہ وہ پاک ہوں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1495} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ أَنَّهُ قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى رَجُلٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي حِلٍّ مِنْ مَأْكَلِهِ وَ مَشْرَبِهِ مِنَ الْخُمُسِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِخَطِّهِ مَنْ أَعْوَزَهُ شَيْءٌ مِنْ حَقِّي فَهُوَ فِي حِلٍّ.

۞ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی وہ تحریر پڑھی جو آپؑ نے ایک شخص کے خط کے جواب میں لکھی جس میں اس نے یہ درخواست کی تھی کہ خمس میں سے جو کچھ کھایا پیا گیا ہے اسے حلال قرار دے دیں تو آپؑ نے اپنے دستخط سے یہ لکھا کہ جس شخص کو میرے حق میں سے کسی شئے کی شدید ضرورت ہو تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۳ ح ۴۰۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۴۷ ح ۱۲۶۸۴؛ الوافی: ۱۰/۳۴۰

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۴۱۷؛ الانوار اللوامع: ۱۱/۲۰۲؛ بیست و پنج رسالہ فارسی: ۹۷؛ غنائم الایام: ۴/۳۸۳؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس والانفال: ۲/۶۸۰

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴۴ ح ۱۶۶۰؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۳ ح ۴۰۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۴۳ ح ۱۲۶۷۶؛ عوالم العلوم: ۲۳/۳۳۹ و ۳۱۸ و ۵۱۱؛ الوافی: ۱۰/۳۳۹؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۱۶۳

[4] روضۃ المتقین: ۳/۱۲۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۹۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/۴۱۷؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۹۲؛ غنائم الایام: ۴/۳۸۲؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۳/۷۵؛ الخمس فی الشریعہ: ۴۲۲؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۴۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۲۰؛ حدود الشریعہ: ۲/۲۹۶؛ کتاب الخمس شاہرودی: ۲/۳۴۹؛ النور الساطع: ۴۰۹؛ مدارک الاحکام: ۵/۴۲۱؛ الخمس فریضۃ شرعیۃ: ۵۱؛ مصابیح الظلام: ۱۱/۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۲؛ نظام الحکم فی الاسلام: ۴۶۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۱۲۶

{1496} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الصَّفَّارِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ حَلَّلَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ يَعْنِي الشِّيعَةَ لِيَطِيبَ مَوْلِدُهُمْ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنینؑ نے شیعوں کو خمس حلال کر دیا ہے تا کہ ان کی ولادتیں پاکیزہ ہوں۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1497} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَأَيْتُ مِسْمَعاً بِالْمَدِينَةِ وَ قَدْ كَانَ حَمَلَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ تِلْكَ السَّنَةَ مَالاً فَرَدَّهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ رَدَّ عَلَيْكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَالَ الَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَقَالَ لِي إِنِّي قُلْتُ لَهُ حِينَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ الْمَالَ إِنِّي كُنْتُ وُلِّيتُ الْبَحْرَيْنَ الْغَوْصَ فَأَصَبْتُ أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَ قَدْ جِئْتُكَ بِخُمُسِهَا بِثَمَانِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَ كَرِهْتُ أَنْ أَحْبِسَهَا عَنْكَ وَ أَنْ أَعْرِضَ لَهَا وَ هِيَ حَقُّكَ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي أَمْوَالِنَا فَقَالَ أَ وَ مَا لَنَا مِنَ الْأَرْضِ وَ مَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا إِلاَّ الْخُمُسُ يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لَنَا فَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَنَا فَقُلْتُ لَهُ وَ أَنَا أَحْمِلُ إِلَيْكَ الْمَالَ كُلَّهُ فَقَالَ يَا أَبَا سَيَّارٍ قَدْ طَيَّبْنَاهُ لَكَ وَ أَحْلَلْنَاكَ مِنْهُ فَضُمَّ إِلَيْكَ مَالَكَ وَ كُلُّ مَا فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا مِنَ الْأَرْضِ فَهُمْ فِيهِ مُحَلَّلُونَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا فَيَجْبِيَهُمْ طَسْقَ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ يَتْرُكَ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ أَمَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي غَيْرِهِمْ فَإِنَّ كَسْبَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا فَيَأْخُذَ الْأَرْضَ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَ يُخْرِجَهُمْ صَغَرَةً الْحَدِيثَ.

❂ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے مسمع کو مدینہ میں دیکھا اور وہ اس سال کچھ مال امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف اٹھا کر لے گیا تھا جسے امام صادقؑ نے واپس پلٹا دیا۔

میں نے اس سے کہا: جو مال تم امام صادقؑ کی طرف اٹھا کر لے گئے وہ انہوں نے کیوں واپس پلٹا دیا؟

راوی کہتا ہے کہ اس (مسمع) نے مجھ سے کہا: میں جب مال اٹھا کر ان (امامؑ) کے پاس پہنچا تو میں نے عرض کیا: مجھے بحرین میں غوطہ خوری کا متولی بنایا گیا تھا جس سے مجھے چار لاکھ درہم حاصل ہوئے جس کا خمس اسی (۸۰) ہزار درہم آپؑ کے پاس لایا اور میں نے یہ برا سمجھا کہ اسے آپؑ سے روکوں اور اس سے روگردانی کروں کیونکہ یہ آپؑ کا حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے مالوں میں قرار دیا ہے۔

---

[1] علل الشرائع: ۲/۳۷۷ باب ۱۰۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۵۰ ح ۱۲۶۸۹؛ بحار الانوار: ۹۳/۱۸۶

[2] النور الساطع: ۱/۴۱۱؛ تفصیل الشریعہ: ۱۰/۲۱ و ۲۸۷؛ زبدۃ المقال: ۱۳۳

آپؑ نے فرمایا: کیا زمین سے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اس میں سے ہمارے لئے صرف خمس ہے؟ اے ابوسیار! بے شک تمام زمین ہماری ہے پس اللہ نے جو چیز بھی اس سے نکالی ہے وہ ہماری ہے۔

میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں اپنا سارا مال آپؑ کی طرف اٹھا کر لے آتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابوسیار! ہم اسے تمہارے لئے پاک کر دیا ہے اور اسے تمہارے لئے حلال کر دیا ہے پس اسے اپنے مال میں شامل کر لو اور زمین میں سے جو کچھ بھی ہمارے شیعوں کے ہاتھوں میں ہے وہ ان کے لئے حلال ہے یہاں تک کہ ہمارے قائم (آل محمدؑ) کا قیام ہوگا تو وہ جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا اسے سابقہ حالت پر رہنے دیں گے اور زمین کو ان کے ہاتھوں میں رہنے دیں گے جو ان کے غیر (یعنی مخالفین) کے ہاتھوں میں ہے تو چونکہ ان کا اس زمین سے کسب کرنا حرام ہے لہٰذا جب ہمارے قائم (آل محمدؑ) کا قیام ہوگا تو وہ ان کے ہاتھوں سے زمین لے لیں گے اور ان کو خالی ہاتھ (رسوا کر کے) وہاں سے نکال دیں گے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

خمس شیعوں کو معاف ہونے کے سلسلے میں امام زمانہؑ کی وہ توقیع بھی ہے جو اسحاق بن یعقوب کو امامؑ کے خط مبارک سے موصول ہوئی جس میں آپؑ نے یہ بھی فرمایا: ''اور جو لوگ ہمارے مال پر قابض ہیں تو جو شخص اسے حلال سمجھ کر کھائے تو گویا وہ آگ کھاتا ہے لیکن جہاں تک خمس کا تعلق ہے تو وہ ہمارے شیعوں کے لئے مباح کر دیا گیا ہے اور یہ ہمارے زمانۂ ظہور تک ان کے لئے حلال ہے تا کہ ان کی ولادتیں پاکیزہ ہوں اور خبیث نہ ہوں۔'' [3] (واللہ اعلم)

# زکوٰۃ کے احکام

{1498} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: إِنَّ ٱللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَرَنَ ٱلزَّكَاةَ بِالصَّلاَةِ فَقَالَ أَقِيمُوا ٱلصَّلاَةَ وَ آتُوا ٱلزَّكَاةَ فَمَنْ أَقَامَ ٱلصَّلاَةَ وَ لَمْ يُؤْتِ ٱلزَّكَاةَ

---

[1] الکافی: ۱/۴۰۸ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۴۴ ح ۴۰۳ (بفرق الفاظ)؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۴۸ ح ۱۲۶۸۶؛ الوافی: ۱۰/۲۸۶؛ عوالم العلوم: ۲۰/۱۲۵؛ فضائل الشیعہ ابو معاش: ۲/۶

[2] مرآۃ العقول: ۴/۴۹ ۳؛ ملاذ الاخیار: ۶/۳۱۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۸۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۴/۲۶۱؛ مدارک الاحکام: ۵/۴۲۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۵۱۹؛ جواہر الکلام: ۱۶/۱۳۶؛ کتاب الخمس تراث الشیخ الانصاری: ۱۱۹

[3] کمال الدین وتمام النعمہ: ۲/۴۸۳؛ غیبت طوسی (مترجم از مؤلف): ۳۱۸ ح ۲۴۷؛ الاحتجاج: ۴۶۹؛ بحار الانوار: ۵۳/۱۸۰ و ۹۳/۱۸۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۵۰ ح ۱۲۶۹۰؛ الدرۃ الباہرۃ: ۵۱؛ کشف الغمہ: ۲/۵۳۱؛ منتخب الانوار المضیئہ: ۱۲۲؛ اعلام الوریٰ: ۲/۲۷۰؛ نوادر الاخبار: ۲۴۰؛ الخرائج والجرائح: ۳/۱۱۱۳

فَكَأَنَّهُ لَمْ يُقِمِ اَلصَّلاَةَ.

❁ معروف بن خربوز سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کو نماز کے ساتھ متصل کیا ہے اور فرمایا ہے: "نماز قائم کرو اور زکوۃ دو (البقرہ: ۴۳)" پس جو نماز قائم کرے اور زکوۃ ادا نہ کرے تو گویا اس نے نماز ہی قائم نہیں کی ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1499} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَلْعِجْلِيِّ وَ اَلْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالاَ: فَرَضَ اَللَّهُ اَلزَّكَاةَ مَعَ اَلصَّلاَةِ فِي اَلْأَمْوَالِ وَ سَنَّهَا رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي تِسْعَةِ أَشْيَاءَ وَ عَفَا عَمَّا سِوَاهُنَّ فِي اَلذَّهَبِ وَ اَلْفِضَّةِ وَ اَلْحِنْطَةِ وَ اَلشَّعِيرِ وَ اَلتَّمْرِ وَ اَلزَّبِيبِ وَ اَلْإِبِلِ وَ اَلْبَقَرِ وَ اَلْغَنَمِ وَ عَفَا رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَمَّا سِوَى ذَلِكَ.

❁ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام دونوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ مالوں میں زکوۃ بھی فرض کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو چیزوں میں مقرر کی ہے اور ان کے علاوہ باقی چیزوں میں معاف کردی ہے (وہ نو چیزیں یہ ہیں): سونا، چاندی، گندم، جَو، کھجور، کشمش، اونٹ، گائے (بھینس) اور بھیڑ (بکری) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے علاوہ تمام چیزوں میں معاف کی ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

## زکوۃ واجب ہونے کی شرائط:

{1500} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى مَالِ اَلْيَتِيمِ زَكَاةٌ وَ إِنْ بَلَغَ اَلْيَتِيمُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ لِمَا مَضَى زَكَاةٌ وَ لاَ عَلَيْهِ فِيمَا بَقِيَ حَتَّى يُدْرِكَ

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۱۰ ح ۱۵۸۴؛ الکافی: ۳/۵۰۶ ح ۲۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۲ ح ۱۱۴۳۱؛ الوافی: ۱۰/۵۳؛ تفسیر البرہان: ۴/۱۰۶؛ تفسیر الاثری الجامع: ۲/۵۳۵؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۸

[2] روضۃ المتقین: ۳/۱۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۳۴؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۲۶۳؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۱۸۸

[3] الکافی: ۳/۵۰۹ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۵۵ ح ۱۱۵۰۶؛ الوافی: ۱۰/۵۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳ ح ۵؛ الاستبصار: ۲/۳ ح ۵

[4] مصباح الفقیہ: ۱۳/۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۵/۶۵؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۴/۲۸۸ و ۳/۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۸/۵۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۸۵؛ منتھی المطلب: ۸/۸۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۰۳؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ کتاب الزکاۃ: ۸۵؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۲۱؛ ملاذ الاخیار: ۶/۸

فَإِذَا أَدْرَكَ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ زَكَاةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا عَلَى غَيْرِهِ مِنَ النَّاسِ.

ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اور اگر بالغ ہو جائے تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ بھی نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ادراک کرے اور جب ادراک کرے تو پھر صرف ایک سال کی زکوٰۃ واجب ہے پھر اس پر باقی لوگوں کی طرح واجب ہوگی۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔[2]

{1501} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ فِي مَالِ الْيَتِيمِ عَلَيْهِ زَكَاةٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَوْضُوعاً فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ فَإِذَا عَمِلْتَ بِهِ فَأَنْتَ ضَامِنٌ وَ الرِّبْحُ لِلْيَتِيمِ.

حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یتیم کے مال کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اگر تو وہ محفوظ رکھا ہوا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر تم اس سے کاروبار کرو تو تم اس کے ضامن ہو اور نفع یتیم کا ہوگا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1502} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِنَا مُخْتَلِطَةٌ عَلَيْهَا زَكَاةٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ عُمِلَ بِهِ فَعَلَيْهَا زَكَاةٌ وَ إِنْ لَمْ يُعْمَلْ بِهِ فَلاَ.

عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے خاندان میں ایک مخبوط الحواس (دیوانی) عورت ہے تو کیا اس (کے مال) پر زکوٰۃ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر اس کے مال سے کاروبار کیا جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور اگر کاروبار نہ کیا جائے تو پھر نہیں ہے۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۵۴۱ ح ۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۸۴ ح ۱۱۵۷۷؛ الوافی: ۱۰/۱۲۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۹ ح ۷۳؛ الاستبصار: ۲/۳۱ ح ۹۱؛

[2] الزکاۃ فی الشریعۃ الاسلامیہ: ۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۱۱/۶؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۴۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۷؛ موسوعۃ احکام الاطفال: ۵/۹۱؛ مستمسک العروۃ: ۹/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۲۱؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۲؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۵؛ تبصرۃ الفقہاء: ۳/۱۱

[3] الکافی: ۳/۵۴۰ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۶ ح ۶۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۸۳ ح ۱۱۵۷۵؛ الوافی: ۱۰/۱۲۳

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۶/۹۸؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۶؛ منتہی المطلب: ۸/۲۴؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۵؛ المناظر الناضرۃ: ۱/۳؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۱۵۶؛ غنائم الایام: ۴/۳۰؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۲۲

[5] الکافی: ۳/۵۴۲ ح ۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۰ ح ۷۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۹۰ ح ۱۱۵۹۵؛ الوافی: ۱۰/۱۲۸

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1503} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنْ مَالِ الْمَمْلُوكِ أَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لاَ وَ لَوْ كَانَ لَهُ أَلْفُ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَ لَوِ احْتَاجَ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الزَّكَاةِ شَيْءٌ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے میری موجودگی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے غلام کے مال کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں چاہے اس کے پاس ایک لاکھ درہم ہو اور اگر وہ (غلام) محتاج ہو تو بھی اسے زکوٰۃ میں سے کوئی چیز نہیں دی جائے گی۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔ [3]

{1504} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ صَدَقَةَ عَلَى الدَّيْنِ وَ لاَ عَلَى الْمَالِ الْغَائِبِ عَنْكَ حَتَّى يَقَعَ فِي يَدَيْكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قرضہ پر زکوٰۃ نہیں ہے اور غائب مال پر جب تک تمہارے قبضہ میں نہ آجائے [4]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [5]

---

[1] منتھی المطلب: ۸/۲۷؛ مدارک الاحکام: ۵/۶۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۳۱؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکاۃ: ۱/۷۱؛ الزکاۃ فی الشریعۃ الاسلامیہ: ۵۲؛ کتاب الزکاۃ مختصری: ۶۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۶؛ مستمسک العروۃ: ۹/۷

[2] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۶ ح ۱۶۳۴؛ الکافی: ۳/۵۴۲ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۹۱ ح ۱۱۵۹۷؛ الوافی: ۱۰/۱۳۰؛ ہدایۃ الامہ: ۴/۲۷

[3] روضۃ المتقین: ۳/۱۰۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۳۹؛ الزکاۃ فی الشریعۃ: ۲/۱۰۷؛ کتاب الزکاۃ مختصری: ۳/۳۱۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۵۴۸؛ شرح العروۃ: ۲۴/۱۷۷؛ المناظر الناضرۃ: ۱۰۹؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۳۰۸؛ مستمسک العروۃ: ۹/۸؛ کتاب الحج قمی: ۲۶؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۰؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۳۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۲۲؛ المرتقی الی الفقہ الارقی: ۳/۱۷۵؛ غنائم الایام: ۴/۴۰؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۵۷

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۳۱ ح ۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۹۵ ح ۱۱۶۰۸؛ الوافی: ۱۰/۱۱۳

[5] ملاذ الاخیار: ۶/۸۲؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۳؛ الزکاۃ فی الشریعۃ: ۱/۶۳ و ۲/۱۵۳؛ مستمسک العروۃ: ۹/۱۳؛ شرح العروۃ: ۲۳/۳۲۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۲۰؛ منتھی المطلب: ۸/۵۰؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۹؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکاۃ: ۱/۹۳؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۹۳؛ کتاب الزکاۃ مختصری: ۸۴؛ غنائم الایام: ۴/۴۳؛ تفصیل الشریعۃ کتاب الزکاۃ: ۱/۳۸

{1505} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ مَالٌ فَانْطَلَقَ بِهِ فَدَفَنَهُ فِي مَوْضِعٍ فَلَمَّا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ ذَهَبَ لِيُخْرِجَهُ مِنْ مَوْضِعِهِ فَاحْتَفَرَ الْمَوْضِعَ الَّذِي ظَنَّ أَنَّ الْمَالَ فِيهِ مَدْفُونٌ فَلَمْ يُصِبْهُ فَمَكَثَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ سِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُ احْتَفَرَ الْمَوْضِعَ مِنْ جَوَانِبِهِ كُلِّهِ فَوَقَعَ عَلَى الْمَالِ بِعَيْنِهِ كَيْفَ يُزَكِّيهِ قَالَ: يُزَكِّيهِ لِسَنَةٍ وَاحِدَةٍ لِأَنَّهُ كَانَ غَائِباً عَنْهُ وَإِنْ كَانَ احْتَبَسَهُ.

❂ سدیر صیرفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپؑ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس (بقدر نصاب) مال تھا جسے اس نے جا کر ایک جگہ دفن کر دیا پس جب سال گزر گیا تو وہ اسے اس جگہ نکالنے گیا اور وہ جگہ کھودی جہاں اسے گمان تھا کہ یہاں مال دفن ہے لیکن اسے کچھ نہ ملا پس اس طرح اس کے بعد تین سال گزر گئے پھر اس جگہ کے اردگرد زمین کھودی گئی تو اسے مال ویسے ہی مل گیا جسے دفن کیا تھا تو اس کی زکوٰۃ کیسے ہو گی؟

آپؑ نے فرمایا: وہ ایک سال کی زکوٰۃ دے گا کیونکہ اس اثناء میں مال اس سے غائب رہا اگرچہ خود ہی دفن کیا تھا۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1506} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْوَلَدُ فَيَغِيبُ بَعْضُ وُلْدِهِ فَلَا يَدْرِي أَيْنَ هُوَ وَمَاتَ الرَّجُلُ فَكَيْفَ يُصْنَعُ بِمِيرَاثِ الْغَائِبِ مِنْ أَبِيهِ قَالَ يُعْزَلُ حَتَّى يَجِيءَ قُلْتُ فَعَلَى مَالِهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لَا حَتَّى يَجِيءَ قُلْتُ فَإِذَا هُوَ جَاءَ أَيُزَكِّيهِ فَقَالَ لَا حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فِي يَدِهِ.

❂ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو ابراہیم (موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص کی کچھ اولاد ہے مگر اس کا ایک بیٹا کہیں غائب ہو گیا اور اس کا باپ فوت ہو گیا تو اب وہ غائب اپنے باپ سے کیسے میراث پائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے آنے تک اس کا حصہ علیحدہ رکھا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: تو کیا اس کے حصے پر زکوٰۃ ہو گی؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ وہ آ جائے۔

میں نے عرض کیا: جب وہ آ جائے گا تو کیا اس کی زکوٰۃ ادا کرے گا؟

---

[1] الکافی: ۵۱۹/۳ ح۱؛ وسائل الشیعہ: ۹۳/۹ ح ۱۱۷۰۳؛ الوافی: ۱۱۳/۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۲۸/۴

[2] المناظر الناضرۃ: ۱۹۶/۱؛ مصباح الفقیہ: ۸۲/۱۳؛ مدارک الاحکام: ۳۷/۵؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۲۵/۲؛ مصابیح الظلام: ۳۲/۱۰؛ شرح العروۃ: ۲۳/۱۶؛ مرآۃ العقول: ۳۷/۱۶؛ الزکاۃ فی الشریعۃ الاسلامیہ: ۱۰۲؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکاۃ: ۱۵۰؛ تبصرۃ الفقہاء: ۲۶/۳

آپؑ نے فرمایا: نہیں جب تک کہ اس کے قبضہ میں ایک نہ گزر جائے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [2]

{1507} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْوَدِيعَةُ وَ الدَّيْنُ فَلاَ يَصِلُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَأْخُذُهُمَا مَتَى تَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ قَالَ إِذَا أَخَذَهُمَا ثُمَّ يَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ يُزَكِّي.

ابراہیم بن ابی محمود سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علی رضاؑ) سے عرض کیا کہ ایک شخص نے اپنا مال امانت کے طور پر کہیں رکھا ہوا ہے یا قرضہ کے طور پر دیا ہوا ہے اور اس کی اس تک رسائی نہیں ہے کہ اسے لے لے تو اس پر کب زکوٰۃ واجب ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: جب وہ مال کو وصول کرلے گا اور اس پر سال گزر جائے گا (تب زکوٰۃ واجب ہوگی)۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1508} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالاً قَرْضاً عَلَى مَنْ زَكَاتُهُ أَ عَلَى الْمُقْرِضِ أَوْ عَلَى الْمُقْتَرِضِ قَالَ لاَ بَلْ زَكَاتُهَا إِنْ كَانَتْ مَوْضُوعَةً عِنْدَهُ حَوْلاً عَلَى الْمُقْتَرِضِ قَالَ قُلْتُ فَلَيْسَ عَلَى الْمُقْرِضِ زَكَاتُهَا قَالَ لاَ لاَ يُزَكَّى الْمَالُ مِنْ وَجْهَيْنِ فِي عَامٍ وَاحِدٍ وَ لَيْسَ عَلَى الدَّافِعِ شَيْءٌ لِأَنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِهِ شَيْءٌ إِنَّمَا الْمَالُ فِي يَدِ الْآخَرِ فَمَنْ كَانَ الْمَالُ فِي يَدِهِ زَكَّاهُ قَالَ قُلْتُ أَ فَيُزَكِّي مَالَ غَيْرِهِ مِنْ مَالِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مَالُهُ مَا دَامَ فِي يَدِهِ وَ لَيْسَ ذَلِكَ الْمَالُ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ أَ رَأَيْتَ وَضِيعَةَ ذَلِكَ الْمَالِ وَ رِبْحَهُ لِمَنْ هُوَ وَ عَلَى مَنْ قُلْتُ لِلْمُقْتَرِضِ قَالَ فَلَهُ الْفَضْلُ وَ عَلَيْهِ النُّقْصَانُ وَ لَهُ أَنْ يَلْبَسَ وَ يَنْكِحَ وَ يَأْكُلَ مِنْهُ وَ لاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ لاَ يُزَكِّيَهُ بَلْ يُزَكِّيهِ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ.

---

[1] الکافی: ۳/۵۲۴ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۹۳ ح ۲۰۳ ۱۱؛ الوافی: ۱۰/۱۲۰

[2] المناظر الناضرۃ: ۱/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۴؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۵۰۳؛ جواہر الکلام: ۱۵/۴۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۴۱؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۷۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۶۱؛ تبصرۃ الفقہاء: ۳/۷۶؛ شرح العروۃ: ۲۳/۵۳؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۷۳؛ مصباح الہدیٰ: ۹/۲۳۱

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۳۴ ح ۸۸؛ الاستبصار: ۲/۲۸ ح ۸۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۹۵ ح ۱۱۶۱۰؛ الوافی: ۱۰/۲۱؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۲۰۹

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۸۸؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۸۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۱؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۳۰؛ التعلیقۃ الاستدلالیہ: ۲/۶۱؛ مدارک الاحکام: ۵/۳۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۶۰؛ المناظر الناضرۃ: ۱/۹۶؛ شرح العروۃ: ۲۳/۶۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۳۲

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو کچھ مال بطور قرضہ دیا تو اب اس کی زکوٰۃ کس پر ہے قرضہ دینے والے پر یا لینے والے پر؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ اگر سال بھر مال پڑا رہے تو قرضہ لینے والے پر اس کی زکوٰۃ ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: کیا اس کی زکوٰۃ قرضہ دینے والے پر نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مال کی زکوٰۃ ایک سال میں دو وجہ سے نہیں ہوتی اور مال دینے والے پر کچھ نہیں ہے کیونکہ اس کے قبضے میں کچھ نہیں ہے اور مال لینے والے کے قبضے میں ہے پس جس کے قبضے میں مال ہے زکوٰۃ وہی دے گا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: کیا وہ اس مال کے علاوہ اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک مال اس کے قبضہ میں ہے تو یہ اسی کا ہے اور اس کے سوا کسی کا نہیں ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! کیا تم دیکھتے ہو کہ اس مال کا نقصان یا نفع اسی شخص کا ہوتا ہے یا کسی اور کا ہوتا ہے؟

میں نے عرض کیا: قرضہ لینے والے کا ہوتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: نفع اسی کے لئے ہے، نقصان اسی پر ہے، وہ اسی سے نکاح کرتا ہے، وہ اسی سے لباس (خرید کر) پہنتا ہے اور اسی سے کھاتا ہے لیکن وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی زکوٰۃ دے بلکہ وہ اس مال کی زکوٰۃ کیونکہ وہ اس پر واجب ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [2]

{1509} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ ضُرَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُمَا قَالاَ: أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَ لَهُ مَالٌ مَوْضُوعٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنَّهُ يُزَكِّيهِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ مِثْلُهُ وَأَكْثَرُ مِنْهُ فَلْيُزَكِّ مَا فِي يَدِهِ.

✪ زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام سے اور ضریس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ دونوں اماموں علیہما السلام نے فرمایا: جس شخص کے پاس مال موضوع (بقدر نصاب) ہو یہاں تک کہ وہ سال بھر پڑا رہے تو وہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے گا اور اگر اس شخص پر اس مال جتنا یا اس سے زیادہ قرضہ ہو پھر بھی جو اس کے قبضہ میں ہے اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [4]

---

[1] الکافی: ۳/۵۲۰ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۳۳ ح ۸۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۰۰ ح ۱۱۶۲۵؛ الوافی: ۱۰/۱۱۹

[2] کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۰۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۵۲؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۲۳

[3] الکافی: ۳/۵۲۲ ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۰۴ ح ۱۱۶۳۶؛ الوافی: ۱۰/۱۱۹؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۳۲؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۳۱

[4] الناظرۃ الناضرۃ: ۲/۳۳۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۲۵۵؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکاۃ: ۲/۲۰۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۷۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۲۷؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۳۱

## قول مؤلف:

اس طرح کی بعض احادیث پہلے گزری ہیں اور بعض آئندہ گزریں گی جن میں زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرائط کا ذکر ہوگا۔ (واللہ اعلم)

## گیہوں، جو، کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ:

{1510} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: مَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ مَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ وَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعاً فَذَلِكَ ثَلاَثُمِائَةِ صَاعٍ فَفِيهِ الْعُشْرُ وَ مَا كَانَ مِنْهُ يُسْقَى بِالرِّشَاءِ وَ الدَّوَالِي وَ النَّوَاضِحِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَ مَا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوِ السَّيْحُ أَوْ كَانَ بَعْلاً فَفِيهِ الْعُشْرُ تَامّاً وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ الثَّلاَثِمِائَةِ صَاعٍ شَيْءٌ وَ لَيْسَ فِيمَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ شَيْءٌ إِلاَّ فِي هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ.

✪ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو گندم، جو، خرما اور انگور زمین سے اگتے ہیں تو جب پانچ وسق ہو جائیں اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور یہ تین سو صاع [1] ہو جاتے ہیں تو اس میں دسواں حصہ (زکوٰۃ کا) ہے اور وہ (اجناس) جو رسیوں (چھوٹے ڈولوں سے) اور ان بڑے ڈولوں سے جنہیں بیل یا اونٹ کھینچتے ہیں، سیراب کئے جائیں تو ان میں سے بیسواں حصہ ہے اور جو (اجناس) بارش کے پانے سے یا آب جاری سے سیراب ہوں یا جن کو پانی سے سیراب نہ کیا جائے بلکہ زیر زمین جڑوں سے تراوٹ حاصل کریں تو ان میں دسواں حصہ ہے اور تین سو صاع سے کم مقدار پر کچھ (واجب) نہیں ہے اور جو فصلیں زمین سے اگتی ہیں ان میں سوائے ان چار اجناس (غلات اربعہ) کے اور کسی چیز میں زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1511} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَنْ أَقَلِّ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْبُرِّ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ فَقَالَ خَمْسَةُ أَوْسَاقٍ بِوَسْقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ. فَقُلْتُ كَمِ الْوَسْقُ قَالَ سِتُّونَ صَاعاً قُلْتُ وَ هَلْ عَلَى الْعِنَبِ زَكَاةٌ أَوْ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ

---

[1] ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے اور ایک مد کی مقدار پانچ سو چوالیس (۵۴۴) گرام (یا بروایتے ۶۵۰ گرام) ہوتی ہے (واللہ اعلم)

[2] تہذیب الاحکام: ۴/۱۳ ح ۳۴؛ الاستبصار: ۲/۱۴ ح ۴۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۷۶ ح ۱۱۷۸۲؛ الوافی: ۱۰/۸۱؛ ہدایۃ الامہ: ۴/۵۳

[3] ملاذ الاخیار: ۶/۲۸؛ کتاب الزکوٰۃ منتظری: ۳/۳۳۴؛ منتہی المطلب: ۸/۱۹۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۳۳۱؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۳۱۳؛ فقہ الصادق: ۷/۱۵۳؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۳۱؛ المرتقی الی الفقہ الارقی کتاب الزکوٰۃ: ۲/۹۳ و ۱۰۸؛

إِذَا صَيَّرَهُ زَبِيباً قَالَ نَعَمْ إِذَا خَرَصَهُ أَخْرَجَ زَكَاتَهُ.

❂ سعد الاشعری سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (موسیٰ کاظمؑ) سے پوچھا کہ گندم، جَو، خرما اور انگور پر کس کم ترین مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسق کے مطابق پانچ وسق۔

میں نے عرض کیا: وہ وسق کس قدر ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ساٹھ صاع۔

میں نے عرض کیا: کیا انگور پر زکوٰۃ ہے یا اس پر اس وقت ہے جب اسے کشمش بنایا جائے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں جب اس کا تخمینہ لگائے گا تو اس کی زکوٰۃ دے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1512} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ وَ لِابْنِهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ اَلْغَلَّةُ اَلْكَثِيرَةُ مِنْ أَصْنَافٍ شَتَّى أَوْ مَالٌ لَيْسَ فِيهِ صِنْفٌ تَجِبُ فِيهِ اَلزَّكَاةُ هَلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِهِ زَكَاةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالاَ لاَ إِنَّمَا تَجِبُ عَلَيْهِ إِذَا تَمَّ فَكَانَ تَجِبُ فِي كُلِّ صِنْفٍ مِنْهُ اَلزَّكَاةُ فَإِنْ أَخْرَجَتْ أَرْضُهُ شَيْئاً قَدْرَ مَا لاَ تَجِبُ فِيهِ اَلصَّدَقَةُ أَصْنَافاً شَتَّى لَمْ تَجِبْ فِيهِ زَكَاةٌ وَاحِدَةٌ اَلْحَدِيثَ

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام اور ان کے بیٹے (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے عرض کیا کہ ایک شخص کے پاس مختلف اجناس کا بہت سارا غلہ موجود ہے یا ایسا مال موجود ہے جس میں کوئی ایسی قسم بھی ہے جس پر زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے تو کیا اس شخص پر تمام غلہ پر ایک زکوٰۃ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں کیونکہ زکوٰۃ تب واجب ہوگی جب وہ بقدر نصاب ہو تو پھر اس کی ہر جنس پر زکوٰۃ واجب ہوگی پس اگر اس کی زمین مختلف فصلیں اگائے جن پر زکوٰۃ واجب نہ ہو تو ان مختلف فصلوں پر (نصاب پورا ہونے پر) ایک زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۵۱۴ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۷۵ ح ۱۱۷۷۲؛ الوافی: ۱۰/۷۹

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۲۸؛ جواہر الکلام: ۱۵/۲۱۶؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۵۶؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۴/۳۳؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۳۲۲؛ المناظر الناضرہ: ۲/۳۲۶؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۶۹؛ شرح مازندرانی: ۳/۸۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۲۸؛ غنائم الایام: ۴/۹۷؛ المرتقی الی الفقہ: ۲/۷۸

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۹۲ ح ۲۶۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۸۰ ح ۱۱۷۸۵؛ الوافی: ۱۰/۷۰؛ الاستبصار: ۲/۳۹ ح ۱۲۰

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

{1513} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَ الْأَنْهَارُ أَوْ كَانَ بَعْلاً الْعُشْرُ وَ أَمَّا مَا سَقَتِ السَّوَانِي وَ الدَّوَالِي فَنِصْفُ الْعُشْرِ فَقُلْتُ لَهُ فَالْأَرْضُ تَكُونُ عِنْدَنَا تُسْقَى بِالدَّوَالِي ثُمَّ يَزِيدُ الْمَاءُ فَتُسْقَى سَيْحاً فَقَالَ وَ إِنَّ ذَا لَيَكُونُ عِنْدَكُمْ كَذَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ النِّصْفُ وَ النِّصْفُ نِصْفٌ بِنِصْفِ الْعُشْرِ وَ نِصْفٌ بِالْعُشْرِ فَقُلْتُ الْأَرْضُ تُسْقَى بِالدَّوَالِي ثُمَّ يَزِيدُ الْمَاءُ فَتُسْقَى السَّقْيَةَ وَ السَّقْيَتَيْنِ سَيْحاً قَالَ وَ فِي كَمْ تُسْقَى السَّقْيَةَ وَ السَّقْيَتَيْنِ سَيْحاً قُلْتُ فِي ثَلاَثِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَ قَدْ مَضَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ سِتَّةُ أَشْهُرٍ سَبْعَةُ أَشْهُرٍ قَالَ نِصْفُ الْعُشْرِ.

❂ معاویہ بن شریح سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو کھیتی بارش یا نہر کے پانی سے سیراب کی جائے یا جڑوں کے ذریعے سے خود بخود نمی حاصل کرے اس سے دسواں حصہ اور جو ڈولوں سے سینچی جائے اس سے بیسواں حصہ زکوۃ ہے۔

میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک کھیتی کو کبھی ڈولوں سے سینچا جاتا ہے اور کبھی آب جاری سے سیراب کیا جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تمہارے ہاں بھی ایسا ہوتا ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: (آمدنی کو) نصف نصف کرلیا جائے۔ نصف سے دسواں اور نصف سے بیسواں حصہ دیا جائے۔

میں نے عرض کیا: ایک کھیتی کو مسلسل ڈولوں سے سینچا جاتا ہے مگر مزید پانی کی ضرورت پڑتی ہے اور اسے ایک یا دوبار آب جاری سے بھی سینچا جاتا ہے تو (کیا حکم ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: ایک یا دوبار کی یہ سیرابی کتنے فاصلہ سے ہوتی ہے؟

میں نے عرض کیا: تیس یا چالیس راتوں کے فاصلہ سے جبکہ اس سے پہلے چھ ماہ تک (ڈولوں) سے سینچی جاتی ہے) تو؟

آپؑ نے فرمایا: پھر بیسواں حصہ ہوگا (کیونکہ ڈول غالب ہیں)۔[2]

[1] شرح مازندرانی: ۳/۷۳۳؛ شرح العروۃ: ۲۳/۱۷۳۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۴۳؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۴۳؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۴۸؛ جواہر الکلام: ۱۵/۲۱۷؛ ریاض المسائل: ۵/۹۹؛ رسائل فقہیہ سبحانی: ۵۹؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۲۱۳؛ محاضرات فی فقہ الامامیہ (الزکاۃ) میلانی: ۱/۵۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۲/۱۸۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۲۸۷؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۲۹۹؛ موسوعۃ الامام الخوئی: ۲۳/۵۹؛ مدارک تحریر الوسیلۃ (الزکاۃ والخمس) ۹۵؛ جامع المدارک: ۲/۷۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۱/۳۷۴

[2] الکافی: ۳/۵۱۴ ح ۶؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۶ ح ۴۱؛ الاستبصار: ۲/۱۵ ح ۴۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۸۷ ح ۱۱۸۰۲؛ الوافی: ۱۰/۸۴

## تحقیق:

حدیث حسن ہے۔ ①

## قول مؤلف:

علامہ مجلسی کے نزدیک حدیث مجہول ہے۔ ②

{1514} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ : أَنَّهُمَا قَالاَ لَهُ هَذِهِ اَلْأَرْضُ اَلَّتِي يُزَارِعُ أَهْلُهَا مَا تَرَى فِيهَا فَقَالَ كُلُّ أَرْضٍ دَفَعَهَا إِلَيْكَ سُلْطَانٌ فَمَا حَرَثْتَهُ فِيهَا فَعَلَيْكَ فِيمَا أَخْرَجَ اَللَّهُ مِنْهَا اَلَّذِي قَاطَعَكَ عَلَيْهِ وَ لَيْسَ عَلَى جَمِيعِ مَا أَخْرَجَ اَللَّهُ مِنْهَا اَلْعُشْرُ إِنَّمَا اَلْعُشْرُ عَلَيْكَ فِيمَا يَحْصُلُ فِي يَدِكَ بَعْدَ مُقَاسَمَتِهِ لَكَ.

ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ زمین جس میں کچھ لوگ مزارعت کرتے ہیں اس میں کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہر وہ زمین جو حاکم تمہیں کاشت کے لئے دے اور تم اس میں کھیتی باڑی کرو اور اللہ اس سے جو کچھ بھی نکالے تو تمہارے اوپر صرف تمہارے حصے پر زکوۃ ہے اور جو کچھ اللہ نکالے اس سارے پر دسواں حصہ نہیں ہے۔ یقیناً تم پر دسواں حصہ اس کا ہے جو تقسیم کے بعد تمہارے قبضے میں آئے۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ④

{1515} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ اَلْبَرْقِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ اَلثَّانِي عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ ، هَلْ يَجُوزُ أَنْ أُخْرِجَ عَمَّا يَجِبُ فِي اَلْحَرْثِ مِنَ اَلْحِنْطَةِ وَ اَلشَّعِيرِ وَ مَا يَجِبُ عَلَى اَلذَّهَبِ

---

① مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۳۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۱۷۴؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۱۹۱؛ مصابیح الظلام: ۱۰/ ۳۱۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۳۳؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۴۰۴؛ کتاب الزکاۃ انصاری: ۷ ۲۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰/ ۲۳؛ وسائل العباد: ۲/ ۲۱۸؛ مستند الشیعہ: ۹/ ۱۷۸؛ شرح تبصرۃ المتعلمین (الطہارۃ الی الاجارۃ): ۲/ ۴۵۶

② مرآۃ العقول: ۱۶/ ۲۸؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۳۳

③ الکافی: ۳/ ۵۱۳ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۳۶ ح ۹۳؛ الاستبصار: ۲/ ۲۵ ح ۷۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۸۸ ح ۱۱۸۰۳؛ الوافی: ۱۰/ ۸۸

④ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/ ۵۰؛ شرح العروۃ: ۲۳/ ۲۸۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۳۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۱۶۹؛ المواہب: ۶۲۹؛ الحدائق الناضرۃ: ۲/ ۳۴۷؛ الرسائل الفقہیہ خواجوئی: ۳۱۵؛ مصابیح الظلام: ۱۰/ ۳۸۴؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۲/ ۱۰۱؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱/ ۸۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/ ۹۹؛ شرح فروع کافی مازندرانی: ۳/ ۶۳؛ مرآۃ العقول: ۱۶/ ۲۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۱۸۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۳۷۴؛ رسائل المیرزا القمی: ۲/ ۸۲۶؛ غنائم الایام: ۴/ ۹۹؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۱۴۳؛ جواہر الکلام: ۱۵/ ۲۳۱؛ مشارق الاحکام: ۱/ ۱۴۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۹۹

دَرَاهِمَ بِقِيمَةِ مَا يَسْوَى أَمْ لاَ يَجُوزُ إِلاَّ أَنْ يُخْرَجَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَا فِيهِ فَأَجَابَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ أَيُّمَا تَيَسَّرَ يُخْرَجُ.

محمد بن خالد برقی سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوجعفر ثانی (محمد تقیؑ) کو خط لکھا کہ کیا یہ جائز ہے کہ گندم اور جَو کی کھیتی میں جو زکوٰۃ واجب ہے اور جو سونے میں واجب ہے اس کے بدلے اس کی قیمت کے درہم دے دئے جائیں یا یہ جائز نہیں ہے مگر یہ کہ ہر شئے کی اصل جنس دی جائے؟

امامؑ نے جواب لکھا کہ جس میں آسانی ہو وہ ادا کیا جائے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1516} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَخَاهُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ عَنِ اَلْبُسْتَانِ لاَ تُبَاعُ غَلَّتُهُ وَلَوْ بِيعَتْ بَلَغَتْ غَلَّتُهَا مَالاً فَهَلْ يَجِبُ فِيهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ لاَ إِذَا كَانَتْ تُؤْكَلُ.

علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک باغ ہے جس کا پھل فروخت نہیں کیا جاتا (بلکہ کھایا جاتا ہے) لیکن اگر اسے فروخت کیا جاتا تو اس کا پھل بڑی مالیت کا ہوتا تو کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک کھایا جائے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ [3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [4]

{1517} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَ لَهُ حَرْثٌ أَوْ ثَمَرَةٌ فَصَدَّقَهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ شَيْءٌ وَإِنْ

---

[1] الکافی: ۵۵۹/۳ ح ۱؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۳۲/۲ ح ۱۶۲۳؛ تہذیب الاحکام: ۹۵/۴ ح ۲۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۲/۹ ح ۱۱۸۱۲؛ الوافی: ۵۱/۱۰؛ عوالم العلوم: ۳۳۳/۲۳ و ۴۱۱

[2] مرآۃ العقول: ۱۰۵/۱۶؛ روضۃ المتقین: ۷۹/۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵۱۷/۵؛ ملاذ الاخیار: ۲۵۰/۶؛ تفصیل الشریعہ: ۱۳۹/۹؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۱۲؛ مصابیح الظلام: ۵۷/۱۰؛ غنائم الایام: ۸۲/۴؛ فقہ الصادقؑ: ۳۴/۷؛ مدارک العروہ کتاب الخمس: ۲۸۹/۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۰۱/۸؛ شرح العروۃ: ۱۹۰/۲۳؛ منتہی المطلب: ۲۳۹/۸؛ مصباح الفقیہ: ۲۱۷/۱۳؛ مستمسک العروۃ: ۸۳/۹؛ تعالیق مبسوطہ: ۴۶/۶؛ المرتقی الی الفقہ: ۳۰۲/۱؛ رسائل المیرزا القمی: ۸۷/۲؛ المناظر الناضرۃ: ۹۹/۲؛ انوار الفقاہۃ کتاب الخمس: ۳۹۷؛ دروس فی مسائل: ۳۳۰/۶؛ الخمس فی الشریعہ: ۳۲۶/۱؛ مصباح المنہاج کتاب الخمس: ۲۸۳

[3] تہذیب الاحکام: ۱۹/۴ ح ۵۱؛ وسائل علی بن جعفرؑ: ۲۵۹؛ الوافی: ۹۱/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۹۰/۹ ح ۱۱۸۰۸؛ ھدایۃ الامہ: ۵۲/۴

[4] ملاذ الاخیار: ۳۱/۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۳۳۳/۲؛ مستند الشیعہ: ۱۸۱/۹

حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَهُ إِلاَّ أَنْ يُحَوِّلَهُ مَالاً فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَهُ فَعَلَيْهِ أَنْ يُزَكِّيَهُ وَإِلاَّ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَإِنْ ثَبَتَ ذَلِكَ أَلْفَ عَامٍ إِذَا كَانَ بِعَيْنِهِ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ فِيهِ صَدَقَةُ الْعُشْرِ فَإِذَا أَدَّاهَا مَرَّةً وَاحِدَةً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ فِيهَا حَتَّى يُحَوِّلَهُ مَالاً وَيَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَهُوَ عِنْدَهُ.

۞ علی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک باغ ہے جس کا پھل فروخت نہیں کیا جاتا (بلکہ کھایا جاتا ہے) لیکن اگر اسے فروخت کیا جاتا تو اس کا پھل بڑی مالیت کا ہوتا تو کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تک کھایا جائے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1518} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ لَهُ الضَّيْعَةُ فَيُؤَدِّي خَرَاجَهَا هَلْ عَلَيْهِ فِيهَا عُشْرٌ قَالَ لاَ.

۞ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس نشیبی زمین ہے جس کا خراج وہ (حاکم کو) دیتا ہے کیا اس پر عشر (زکوٰۃ) بھی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ ③

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ④

## سونے کا نصاب:

{1519} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا أَقَلُّ مَا يَكُونُ

---

① الکافی: ۳/۵۱۵ ح ا؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۹۳ ح ۱۱۸۱۲؛ الوافی: ۱۰/۸۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۵۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۴۰ ح ۱۰۲

② شرح العروۃ: ۲۳/۳۳۴؛ مصباح الظلام: ۱۰/۵۷؛ مستمسک العروۃ: ۹/۷۴؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۱۹؛ مراۃ العقول: ۱۶/۴۰؛ منتھی المطلب: ۸/۱۹۶؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۴۱؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۳۶۰

③ تہذیب الاحکام: ۴/۳۷ ح ۹۴؛ الوافی: ۱۰/۱۴۵؛ الاستبصار: ۲/۲۵ ح ۷۱؛ الکافی: ۳/۵۴۳ ح　؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۹۳ ح ۱۱۸۱۴

④ ملاذ الاخیار: ۶/۹۹؛ منتھی المطلب: ۸/۲۱۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۹۸؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۵۴؛ الرسائل الفقھیہ خواجوئی: ۲/۴۴؛ شرح العروۃ: ۳/۳۴۴؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۲/۱۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۲۲/۸۹؛ منہاج الفقاھۃ: ۲/۳۳؛ مستمسک العروۃ: ۹/۱۵۳

فِيهِ اَلزَّكَاةُ قَالَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَ عِدْلُهَا مِنَ اَلذَّهَبِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اَلنَّيِّفِ وَ اَلْخَمْسَةِ وَ اَلْعَشَرَةِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ فَيُعْطِي مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ.

❂ حلبی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ سونے اور چاندی کی کم از کم مقدار کیا ہے جس میں زکوۃ واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: (چاندی کی) دوسو درہم اور اسی کے برابر سونے کی مقدار ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے آپؑ سے دہائی سے اوپر جیسے پندرہ کی مقدار کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے جب تک چالیس تک نہ پہنچ جائے (پس جب چالیس تک پہنچ جائے تو) پھر ہر چالیس درہم سے ایک درہم ادا کیا جائے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1520} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ اِبْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ قَالاَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ اَلْعِشْرِينَ مِثْقَالاً مِنَ اَلذَّهَبِ شَيْءٌ فَإِذَا كَمَلَتْ عِشْرِينَ مِثْقَالاً فَفِيهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ إِلَى أَرْبَعَةٍ وَ عِشْرِينَ فَإِذَا كَمَلَتْ أَرْبَعَةً وَ عِشْرِينَ فَفِيهَا ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِيَةٍ وَ عِشْرِينَ فَعَلَى هَذَا اَلْحِسَابِ كُلَّمَا زَادَ أَرْبَعَةً.

❂ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) نے فرمایا کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوۃ واجب نہیں ہے اور جب پورے بیس مثقال ہو جائے تو چوبیس مثقال تک اس میں نصف مثقال واجب ہے اور جب چوبیس مثقال مکمل ہو جائے تو اٹھائیس مثقال ہونے تک اس میں ایک دینا کے پانچ حصوں میں سے تیسرا (یعنی ایک دینا کا ۵ / ۳) واجب ہے پس (اس کے بعد) اسی حساب سے ہر چار مثقال پر زکوۃ واجب ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۱۶ ۵ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۴۲ ح ۱۱۷۰۰؛ الوافی: ۱۰/ ۶۵

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/ ۳۰۲؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۱۳۱؛ جواہر الکلام: ۸/۷ ۱۳؛ الزکاۃ فی الشریعۃ الاسلامیہ: ۲۹۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۷ ۱۳؛ المناظر الناضرۃ: ۲۲۱/۲

[3] الکافی: ۳/۱۵ ۵ ح ۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۶ ح ۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۳۸ ح ۱۱۶۸۹؛ الوافی: ۱۰/ ۶۵؛ المعتبر: ۲/ ۵۲۵؛ الاستبصار: ۲/ ۱۲ ح ۳۵

[4] مصباح المنہاج کتاب الطہارۃ: ۱/ ۸۶ ۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۸۹ ۲؛ مستمسک العروۃ: ۹/ ۱۱۶؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۱۰۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۱۲۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۲۸۳؛ مرآۃ العقول: ۱۶/ ۱۳۱؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۱۳ (موثق کالصحیح)

{1521} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِأَيِّ شَيْءٍ جَعَلَ اللَّهُ الزَّكَاةَ خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ فِي كُلِّ أَلْفٍ وَ لَمْ يَجْعَلْهَا ثَلاَثِينَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَهَا خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ أَخْرَجَ مِنْ أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ بِقَدْرِ مَا يَكْتَفِي بِهِ الْفُقَرَاءُ وَلَوْ أَخْرَجَ النَّاسُ زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ مَا احْتَاجَ أَحَدٌ.

❁ حسن بن علی الوشاء سے روایت ہے کہ امام ابوالحسن (علی رضاؑ) نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ خداوند عالم نے ایک ایک ہزار (درہم) میں پچیس (درہم) کیوں مقرر کئے ہیں اور تیس کیوں نہیں مقرر کئے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال سے پچیس اس لئے نکالے کیونکہ یہ مقدار فقراء کے لئے کافی ہے اور اگر لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالیں تو کوئی ایک بھی محتاج نہ ہو۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1522} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: فِي الذَّهَبِ إِذَا بَلَغَ عِشْرِينَ دِينَاراً فَفِيهِ نِصْفُ دِينَارٍ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْعِشْرِينَ شَيْءٌ وَ فِي الْفِضَّةِ إِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ شَيْءٌ فَإِذَا زَادَتْ تِسْعَةٌ وَ ثَلاَثُونَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَرْبَعِينَ وَ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكُسُورِ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَرْبَعِينَ وَ كَذَلِكَ الدَّنَانِيرُ عَلَى هَذَا الْحِسَابِ.

❁ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: سونا جب بیس دینار تک پہنچ جائے تو اس میں نصف دینار واجب ہے اور بیس سے کم پر کچھ نہیں ہے اور چاندی جب دوسو درہم تک پہنچ جائے تو اس میں پانچ درہم ہیں اور دوسو درہم سے کم پر کچھ نہیں ہے اور جب اس دوسو درہم پر انتالیس کا اضافہ ہو جائے (اور دوسو انتالیس ہو جائیں تب بھی اس زائد مقدار پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ وہ (پورے) چالیس ہو جائیں (تو پھر ایک درہم واجب ہے) اور اسی طرح دیناروں کا حساب ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۷۰۵ ح ۱۱؛ الوافی: ۱۰/۸۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۳۶ ح ۱۲۷۱۱؛ مسند الامام الرضاؑ: ۲/۲۰۴

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۱۹؛ رسائل المیرزا القمی: ۲/۸۷۲

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۷ ح ۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۴۴ ح ۱۱۷۰۵؛ الوافی: ۱۰/۶۷

[4] جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۰/۲۱۸؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۲۱۸؛ جواہر الکلام: ۱۵/۱۷۰؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۴

## قول مؤلف

اس موضوع کے بعض احکام آئندہ عنوان کے تحت بھی موجود ہیں رجوع کیا جائے۔

## چاندی کا نصاب:

{1523} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْفِضَّةِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَإِنْ زَادَتْ عَلَيْهِ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ وَ لَيْسَ فِي الْكُسُورِ شَيْءٌ وَلَيْسَ فِي الذَّهَبِ زَكَاةٌ حَتَّى يَبْلُغَ عِشْرِينَ مِثْقَالاً فَإِذَا بَلَغَ عِشْرِينَ مِثْقَالاً فَفِيهِ نِصْفُ مِثْقَالٍ ثُمَّ عَلَى حِسَابِ ذَلِكَ إِذَا زَادَ الْمَالُ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَاراً دِينَارٌ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ امامینؑ میں سے ایک امامؑ نے فرمایا: چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک وہ دوسو درہم تک پہنچ جائے پس جب دوسو درہم تک پہنچ جائے تو اس میں پانچ درہم واجب ہے اور جب اس (دوسو) پر اضافہ ہوجائے تو پھر ہر چالیس درہم پر ایک درہم کے حساب سے واجب ہے اور (دہائی سے) کم پر کچھ نہیں ہے اور سونے پر زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ بیس مثقال تک پہنچ جائے پس جب بیس مثقال تک پہنچ جائے تو اس میں نصف مثقال واجب ہے پھر اسی حساب سے جب مال زیادہ ہوتا جائے تو ہر چالیس دینار پر ایک دینار واجب ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث موثق یا قوی ہے۔ [2]

## قول مؤلف:

چاندی کے درہم کی مقدار تقریباً تین ماشہ ایک رتی اور رتی کا پانچواں حصہ بنتی ہے جبکہ ایک ماشہ کل آٹھ رتیوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ایک تولہ میں کل بارہ ماشے ہوتے ہیں یا ایک تولے میں کل چھیانوے رتیاں ہوتی ہیں اور گرام کے اعتبار سے ایک تولہ تقریباً گیارہ گرام اور چھ سو چونسٹھ ملی گرام (664.11 گرام) پر مشتمل ہوتا ہے اور ایک ماشہ تقریباً نوسو بہتر ملی گرام (972.0 ملی گرام) کا ہوتا ہے اور ایک رتی ایک سو اکیس ملی گرام (121.0 ملی گرام) کی ہوتی ہے۔ اسی طرح سونے کے دینار کی مقدار چار ماشہ اور چار رتی ہے اور گرام کے اعتبار سے تقریباً دینار کی مقدار 374.4 گرام بنتی ہے اور اگر مثقال کے حساب سے دیکھیں تو ایک مثقال تقریباً ساڑھے چار ماشہ کے برابر ہوتا ہے چنانچہ اس حساب سے سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا حساب معلوم کیا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۱۲ح ۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۴۳ح ۱۱۷۰۷؛ الوافی: ۱۰/۶۸

[2] جواہر الکلام: ۱۵/۱۷۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۳۹

{1524} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ زُرَارَةَ: قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ رَجُلٌ عِنْدَهُ مِائَةٌ وَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ دِرْهَماً وَ تِسْعَةَ عَشَرَ دِينَاراً أَ يُزَكِّيهَا فَقَالَ لاَ لَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ فِي ٱلدَّرَاهِمِ وَ لاَ فِي ٱلدَّنَانِيرِ حَتَّى تَتِمَّ قَالَ زُرَارَةُ وَ كَذَلِكَ هُوَ فِي جَمِيعِ ٱلْأَشْيَاءِ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کے پاس ایک سو ننانوے درہم ہیں (جبکہ نصاب دوسو درہم ہے) اور انیس دینار ہیں (جبکہ نصاب بیس دینار ہے) تو کیا ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ نہ ہی درہموں پر اور نہ ہی دیناروں پر اس پر زکوٰۃ ہے یہاں تک کہ ان کا نصاب مکمل ہو۔

زرارہ کا بیان ہے کہ باقی تمام اشیاء میں بھی اسی طرح ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1525} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ رَجُلٌ كَانَ عِنْدَهُ مِائَتَا دِرْهَمٍ غَيْرَ دِرْهَمٍ أَحَدَ عَشَرَ شَهْراً ثُمَّ أَصَابَ دِرْهَماً بَعْدَ ذَلِكَ فِي ٱلشَّهْرِ ٱلثَّانِيَ عَشَرَ فَكَمَلَتْ عِنْدَهُ مِائَتَا دِرْهَمٍ أَ عَلَيْهِ زَكَاتُهَا قَالَ لاَ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهَا ٱلْحَوْلُ وَ هِيَ مِائَتَا دِرْهَمٍ فَإِنْ كَانَتْ مِائَةً وَ خَمْسِينَ دِرْهَماً فَأَصَابَ خَمْسِينَ بَعْدَ أَنْ مَضَى شَهْرٌ فَلاَ زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَى ٱلْمِائَتَيْنِ ٱلْحَوْلُ قُلْتُ لَهُ فَإِنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مِائَتَا دِرْهَمٍ غَيْرَ دِرْهَمٍ فَمَضَى عَلَيْهَا أَيَّامٌ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ ٱلشَّهْرُ ثُمَّ أَصَابَ دِرْهَماً فَأَتَى عَلَى ٱلدَّرَاهِمِ مَعَ ٱلدِّرْهَمِ حَوْلٌ أَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ قَالَ نَعَمْ وَ إِنْ لَمْ يَمْضِ عَلَيْهَا جَمِيعاً ٱلْحَوْلُ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ ٱلْحَدِيثَ.

❂ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص کے پاس گیارہ ماہ تک ایک کم دوسو (یعنی ایک سو ننانوے درہم) تھے پھر بارہویں ماہ میں ایک درہم دستیاب ہوگیا تو اب اس کے پاس دوسو درہم مکمل ہوگئے (جو کہ زکوٰۃ کا نصاب ہے) تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں جب تک پورے دوسو درہم پر پورا سال نہ گزرے۔ پس اگر کسی شخص کے پاس ایک سو پچاس درہم ہوں اور ایک ماہ کے بعد اسے مزید پچاس درہم مل جائیں تو جب تک دوسو درہم پر پورا سال نہ گزر جائے تب تک اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۲۲ ح ۱۶۰۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۹۲ ح ۲۶۸؛ الاستبصار: ۲/۸ ح ۲۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۵۰ ح ۱۱۷۱۸؛ الوافی: ۱۰/۹۹

[2] روضۃ المتقین: ۳/۵۳؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۸۷؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۲۸؛ الناظرۃ المناظر: ۲/۲۱۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۴۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۶۹؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/۳۷۰

میں نے آپؑ سے عرض کیا: اگر کسی شخص کے پاس چند دنوں تک صرف ایک سو نانوے درہم ہوں اور بعد ازاں (مہینہ ختم ہونے سے پہلے) ایک درہم بھی مل جائے اور پھر اس درہم سمیت ان درہموں پر سال گزر جائے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اور اگر اس مجموعہ پر ایک سال مکمل نہ گزرے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1526} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى اَلْعُبَيْدِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ يَجْتَمِعُ عِنْدِيَ اَلشَّيْءُ اَلْكَثِيرُ قِيمَتُهُ فَيَبْقَى نَحْواً مِنْ سَنَةٍ أَنُزَكِّيهِ فَقَالَ لاَ كُلُّ مَا لَمْ يَحُلْ عِنْدَكَ عَلَيْهِ حَوْلٌ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ زَكَاةٌ وَ كُلُّ مَا لَمْ يَكُنْ رِكَازاً فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ وَ مَا اَلرِّكَازُ قَالَ اَلصَّامِتُ اَلْمَنْقُوشُ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ فَاسْبِكْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ فِي سَبَائِكِ اَلذَّهَبِ وَ نِقَارِ اَلْفِضَّةِ زَكَاةٌ.

❁ علی بن یقطین سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوابراہیم (موسیٰ کاظمؑ) سے عرض کیا کہ میرے پاس بہت سارا قیمتی مال قریباً سال تک پڑا رہتا ہے تو کیا میں اس کی زکوٰۃ دوں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں جب تک تمہارے پاس سال پورا نہ ہو جائے تو تم پر اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور جب تک وہ رکاز نہ ہو تو تم پر اس میں کوئی شے نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یہ رکاز کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ سونا چاندی جس پر سکہ نقش ہو۔

پھر فرمایا: اگر تمہارا یہ ارادہ ہو (کہ اس سے بچ جاؤ) تو اسے پگھلا دو کیونکہ سونے اور چاندی کے پگھلے ہوئے ٹکڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۵۲۵ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۵ ح ۱۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۵۲ ح ۱۱۷۲۱؛ الوافی: ۱۰/۱۳۲

[2] کتاب الزکاۃ منتظری: ۱/۳۰۶؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۳؛ ملاذ الاخیار: ۶/۹۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۹۶؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۴۹؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۳۱

[3] تہذیب الاحکام: ۴/۸ ح ۱۹؛ الکافی: ۳/۵۱۸ ح ۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۵۴ ح ۱۱۷۲۵؛ الوافی: ۱۰/۷۳؛ الاستبصار: ۲/۶ ح ۱۳

[4] ملاذ الاخیار: ۶/۱۷؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۳۶؛ شرح العروۃ: ۲۳/۶۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۲۹۸؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۸۱؛ منتہی المطلب: ۸/۱۵۷؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۲۳؛ مدارک الاحکام: ۵/۴۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۳۹؛ تفصیل الشریعہ کتاب الزکاۃ: ۱/۱۵۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۱۴۹

{1527} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَ سَأَلَهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحُلِيِّ فِيهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لاَ وَ لَوْ بَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ.

۞ رفاعہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جبکہ ان سے کسی شخص نے زیورات میں زکوٰۃ کے بارے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: نہیں ہے چاہے ان کی قیمت ایک لاکھ تک پہنچ جائے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1528} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: زَكَاةُ الْحُلِيِّ عَارِيَتُهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زیورات کی زکوٰۃ ان کو عاریتاً دینا ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1529} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ رَجُلٍ فَرَّ بِمَالِهِ مِنَ الزَّكَاةِ فَاشْتَرَى بِهِ أَرْضاً أَوْ دَاراً أَ عَلَيْهِ فِيهِ شَيْءٌ فَقَالَ لاَ وَ لَوْ جَعَلَهُ حُلِيّاً أَوْ نُقَراً فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ مَا مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ فَضْلِهِ فَهُوَ أَكْثَرُ مِمَّا مَنَعَ مِنْ حَقِّ اللَّهِ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ.

۞ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ سے فرار کرتے ہوئے اس سے زمین یا گھر خرید لیا تو کیا اس میں کوئی شئے واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں اگرچہ وہ اس کے زیورات بنالے یا (پگھلا کر) ٹکڑے کرے تو اس پر کوئی شئے واجب نہیں ہے اور جس قدر اس نے اپنے آپ کو اپنے فضل (اجر و ثواب) سے روکا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو اس نے اللہ کا حق روکا ہے جو اس میں تھا۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۵۱۸ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۸ ح ۲۰ و ۹۸ ح ۲۷۷؛ الاستبصار: ۲/۷ ح ۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۵۷ ح ۱۱۷۳۲؛ الوافی: ۱۰/۷۵؛ المعتبر: ۲/۵۲۸

[2] کتاب الزکاۃ منتظری: ۸۰۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۳۰۴؛ منتھی المطلب: ۸/۷۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۴۶؛ مدارک الاحکام: ۵/۸۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۹۰۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۸؛ مناھج الاخیار: ۲/۹؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۳۵

[3] الکافی: ۳/۵۱۸ ح ۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۵۸ ح ۱۱۷۳۸؛ الوافی: ۱۰/۷۶

[4] مرآۃ العقول: ۱۶/۳۵؛ منتھی المطلب: ۸/۷۸

[5] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۳۲ ح ۱۶۲۴؛ الکافی: ۳/۵۵۹ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۵۹ ح ۱۱۷۴۱؛ الوافی: ۱۰/۷۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1530} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي عَنْ زَكَاتِهِ مِنَ الدَّرَاهِمِ دَنَانِيرَ وَ عَنِ الدَّنَانِيرِ دَرَاهِمَ بِالْقِيمَةِ أَ يَحِلُّ ذَلِكَ قَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

۞ علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن موسیٰ (کاظمؑ) سے پوچھا کہ ایک شخص زکوٰۃ میں درہم کی بجائے دینار اور دینار کی بجائے درہم بطور قیمت ادا کرے تو کیا یہ جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

{1531} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ خَلَّفَ عِنْدَ أَهْلِهِ نَفَقَةً أَلْفَيْنِ لِسَنَتَيْنِ عَلَيْهَا زَكَاةٌ قَالَ إِنْ كَانَ شَاهِداً فَعَلَيْهِ زَكَاةٌ وَ إِنْ كَانَ غَائِباً فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن الماضی (موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے عرض کیا کہ ایک شخص نے اپنے اہل و عیال کے نان و نفقہ کے لئے دو ہزار (درہم) دو سال کے لئے رکھے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اگر وہ حاضر ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر حاضر نہیں ہے (بلکہ غائب ہے) تو پھر اس پر زکوٰۃ نہیں ہے [4]

---

[1] روضۃ المتقین: ۳/۸۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۸۱۵؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۲۰؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۸/۲۴۳؛ کتاب الزکاۃ مختصری: ۵/۳۰۵؛ ریاض المسائل: ۵/۷۴؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۱۹۵؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۷۴؛ شرح العروۃ: ۲۳/۸۰؛ المناظر الناضرہ: ۲/۲۴۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۳۱؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۱۱۶

[2] الکافی: ۳/۵۵۹ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۳۱ ح ۱۲۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۹۵ ح ۲۷۲؛ قرب الاسناد: ۲۲۹؛ مسائل علی بن جعفرؑ: ۱۲۵؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۶۷ ح ۱۱۷۵۴؛ بحار الانوار: ۹۳/۷۳؛ الوافی: ۱۰/۱۵۲

[3] مرآۃ العقول: ۱۶/۱۰۲؛ روضۃ المتقین: ۳/۹۷؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲۰۲؛ مستمسک العروۃ: ۹/۸۴؛ شرح العروۃ: ۲۳/۹۰؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۲۱۷؛ جواہر الکلام: ۱۵/۲۶؛ منتھی المطلب: ۸/۲۳۶؛ کتاب الزکاۃ مختصری: ۲۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۱۰؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۵۷۳؛ غنائم الایام: ۴/۸۲؛ مدارک الاحکام: ۵/۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۹۰؛ تفصیل الشریعہ کتاب الزکاۃ: ۱/۱۳۹

[4] الکافی: ۳/۵۴۴ ح؛ تہذیب الاحکام: ۴/۹۹ ح ۲۷۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۷۲ ح ۱۱۷۶۷؛ الوافی: ۱۰/۱۲۱؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۵۱

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ [1]

{1532} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: بَاعَ أَبِي مِنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَرْضاً لَهُ بِكَذَا وَ كَذَا أَلْفَ دِينَارٍ وَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ زَكَاةَ ذَلِكَ الْمَالِ عَشْرَ سِنِينَ وَ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِأَنَّ هِشَاماً كَانَ هُوَ الْوَالِيَ.

عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) نے ہشام بن عبدالملک کے ہاتھ اتنے ہزار دینار میں اپنی زمین فروخت کی اور اس پر یہ شرط عائد کی کہ وہ (ہشام) اس (قیمت والے) مال کی دس سال تک زکوۃ ادا کرے گا اور انہوں نے ایسا اس لئے کیا کہ ہشام حاکم تھا۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [3]

### اونٹ، گائے اور بھیڑ، بکری کی زکوۃ:

{1533} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ وَ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ وَ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالاَ: لَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ مِنَ الْإِبِلِ وَ الْبَقَرِ شَيْءٌ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ عَلَى السَّائِمَةِ الرَّاعِيَةِ وَ كُلُّ مَا لَمْ يَحُلْ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ فَلاَ شَيْءَ فِيهِ عَلَيْهِ فَإِذَا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَجَبَ عَلَيْهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) نے فرمایا: اونٹ اور گائے میں سے جن سے بردباری کا کام لیا جاتا ہے ان پر کچھ واجب نہیں ہے کیونکہ زکوۃ تو چراگاہوں میں چرنے والے جانوروں پر ہے اور ہر وہ جانور جسے اپنے مالک کے پاس ایک سال نہ گزر جائے تو اس میں اس پر کچھ نہیں ہے پس جب اس کے پاس سال گزر جائے تو پھر (زکوۃ) واجب ہے۔ [4]

---

[1] مستمسک العروۃ: ۹/ ۲۳۱؛ مصابیح الظلام: ۱۰/ ۳۳؛ جواہر الکلام: ۱۵/ ۲۰۲؛ المرتقی الی الفقہ الارقی: ۲/ ۵۲؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۱۲۶؛ شرح العروۃ: ۲۳/ ۳۰۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۵۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۲۳۳؛ الزکاۃ فی الشریعۃ: ۲۸۳؛ مرآۃ العقول: ۱۶/ ۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۲۶۵

[2] الکافی: ۳/ ۵۲۴ ح ۲؛ علل الشرائع: ۲/ ۳۷۵ باب ۱۰۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۷۳ ح ۱۱۷۷۰؛ الوافی: ۱۰/ ۲۲۷؛ بحار الانوار: ۹۳/ ۲۳ و ۷۸؛ ہدایۃ الامۃ: ۴/ ۵۱

[3] مرآۃ العقول: ۱۶/ ۵۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۲۱۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۰۴؛ تبصرۃ الفقہاء: ۱/ ۲۰۱؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/ ۲۶۰؛ جواہر الکلام: ۱۵/ ۹۹؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۴۳؛ ریاض المسائل: ۵/ ۲۶

[4] تہذیب الاحکام: ۴/ ۴۱ ح ۱۰۳؛ الاستبصار: ۲/ ۲۳ ح ۶۵؛ الکافی: ۳/ ۵۳۴ ح ۱؛ الوافی: ۱۰/ ۹۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۲۱ ح ۱۱۶۶۲

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{1534} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لَيْسَ فِي صِغَارِ الْإِبِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ تُنْتَجُ.

۞ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اونٹ کے چھوٹے بچوں پر کوئی شے (واجب) نہیں ہے جب تک ان کی پیدائش کو پورا سال نہ گزر جائے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ③

{1535} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ السَّخْلُ مَتَى تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ قَالَ إِذَا أَجْذَعَ.

۞ اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ بکری کے بچے پر کب زکوۃ واجب ہوتی ہے؟ آپؑ نے فرمایا: جب اس کے دانت گریں (یعنی ایک سال کا ہو جائے)۔ ④

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ ⑤

{1536} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْأَكِيلَةِ وَ لاَ فِي الرُّبَّى وَ الرُّبَّى الَّتِي تُرَبِّي اثْنَيْنِ وَ لاَ شَاةِ لَبَنٍ وَ لاَ فَحْلِ الْغَنَمِ صَدَقَةٌ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو جانور کھانے کے لئے تیار کیا گیا ہو اور جو ماں دو بچوں کو پال رہی ہو، دودھ والی بکری اور بکریوں کے سانڈ میں زکوۃ نہیں ہے۔ ⑥

---

① ملاذ الاخیار: ۶/ ۱۰۶؛ منتھی المطلب: ۸/ ۱۵۰؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۷۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/ ۴۳۰؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۷۱؛ مصابیح الظلام: ۱۰/ ۵۴

② الکافی: ۳/ ۵۳۳ ح ۳؛ الوافی: ۱۰/ ۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۲۲ ح ۱۱۶۶۳؛ ھدایۃ الامۃ: ۴/ ۳۵

③ تفصیل الشریعہ: ۹/ ۱۳۰؛ جواہر الکلام: ۱۵/ ۹۳؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۵۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/ ۶۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۶۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/ ۲۰۴؛ مراۃ العقول: ۱۶/ ۶۰

④ الکافی: ۳/ ۵۳۵ ح ۴؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۲۸ ح ۱۶۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۲۳ ح ۱۱۶۶۲؛ الوافی: ۱۰/ ۹۸

⑤ لوامع صاحبقرانی: ۵/ ۵۰۵؛ غنائم الایام: ۴/ ۷۷؛ روضۃ المتقین: ۳/ ۷۰؛ شرح مازندرانی: ۳/ ۲۰۸؛ مراۃ العقول: ۱۶/ ۶۵

⑥ الکافی: ۳/ ۵۳۵ ح ۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/ ۲۸ ح ۱۶۰۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۲۴ ح ۱۱۶۶۹؛ الوافی: ۱۰/ ۹۷؛ السرائر: ۳/ ۶۰۶

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح یا حسن ہے۔ [1]

## قول مؤلف:

حدیث کے ظاہری مفہوم سے تو مراد یہ ہے کہ مذکورہ اقسام پر زکوٰۃ نہیں ہے لیکن علما کے ایک گروہ نے اس کا مطلب لیا ہے کہ ان اقسام کو زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہیں شمار ہی نہیں کیا جائے گا۔

شیخ حر عاملی فرماتے ہیں کہ دوسری احادیث کی روشنی میں یہ تاویل اچھی ہے (واللہ اعلم)

{1537} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: لاَ تُؤْخَذُ أَكُولَةٌ وَ الْأَكُولَةُ الْكَبِيرَةُ مِنَ الشَّاةِ تَكُونُ فِي الْغَنَمِ وَ لاَ وَالِدَةٌ وَ لاَ الْكَبْشُ الْفَحْلُ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا گوشت کھانے کے لئے تیار بکری کو، اور گوشت کھانے کے لئے تیار بڑی بکریوں میں پالی جاتی ہے اور بچے والی بکری کو اور سانڈ کو۔ [2]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ [3]

{1538} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: فِي حَدِيثٍ وَ لاَ تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ وَ لاَ ذَاتُ عَوَارٍ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَ يُعَدُّ صَغِيرُهَا وَ كَبِيرُهَا.

۞ ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زکوٰۃ میں بہت بوڑھا (اونٹ) نہیں لیا جائے گا اور نہ ہی عیب دار لیا جائے گا مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لینا چاہے (تو پھر لے سکتا ہے) ہاں البتہ شمار سب چھوٹوں بڑوں کو کیا جائے گا۔ [4]

---

[1] مصباح الفقیہ: ۱۳/۲۷۶؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۰۶؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۲۰۳؛ رسائل ومقالات: ۳/۳۱۲؛ غنائم الایام: ۴/۸۰؛ روضۃ المتقین: ۳/۶۹؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۰۳؛ مراۃ العقول: ۱۶/۶۴؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۴۲۷

[2] الکافی: ۳/۵۳۵ ح ۳؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۲۸ ح ۱۶۰۹؛ الوافی: ۱۰/۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۲۵ ح ۱۱۶۷۰؛ الفصول المہمہ: ۲/۱۳۴

[3] مراۃ العقول: ۱۶/۱۵؛ روضۃ المتقین: ۳/۷۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۰۴؛ فقہ الصادق: ۷/۱۲۹؛ غنائم الایام: ۴/۹۷؛ ریاض المسائل: ۵/۵۳؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۲۵۶؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۲۰۴؛ جواہر الکلام: ۱۵/۵۹؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۲۷۲؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۲۷۵

[4] تہذیب الاحکام: ۴/۲۰ ح ۵۲؛ الاصول ستۃ عشر: ۶۹؛ الاستبصار: ۲/۱۹ ح ۵۶؛ مستدرک الوسائل: ۷/۶۵ ح ۷۶۵۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۲۵ ح ۱۱۶۷۱؛ الوافی: ۱۰/۹۱؛ بحار الانوار: ۹۳/۵۴

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ①

{1539} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلٌ لَمْ يُزَكِّ إِبِلَهُ أَوْ شَاءَهُ عَامَيْنِ فَبَاعَهَا عَلَى مَنِ اشْتَرَاهَا أَنْ يُزَكِّيَهَا لِمَا مَضَى قَالَ نَعَمْ تُؤْخَذُ مِنْهَا زَكَاتُهَا وَ يَتْبَعُ بِهَا الْبَائِعَ أَوْ يُؤَدِّي زَكَاتَهَا الْبَائِعُ.

۞ عبدالرحمن بن ابو عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص نے دو سال تک اپنے اونٹوں یا بکریوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کی اور پھر ان کو فروخت کر دیا تو کیا خریدار پر لازم ہے کہ وہ یہ سابقہ زکوٰۃ ادا کرے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اس سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی اور وہ بائع کی طرف رجوع کرے گا مگر یہ کہ بائع خود زکوٰۃ ادا کر دے۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ③

{1540} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا بَعَثَ مُصَدِّقَهُ قَالَ لَهُ إِذَا أَتَيْتَ عَلَى رَبِّ الْمَالِ فَقُلْ لَهُ تَصَدَّقْ رَحِمَكَ اللَّهُ مِمَّا أَعْطَاكَ اللَّهُ فَإِنْ وَلَّى عَنْكَ فَلَا تُرَاجِعْهُ.

۞ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کیا ہے کہ امیر المومنینؑ جب کسی شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجتے تھے تو اس سے فرماتے تھے کہ جب مال کے مالک کے پاس جاؤ تو اس سے کہو: "خدا تجھ پر رحم کرے جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے اس سے زکوٰۃ ادا کر"۔ پس اگر وہ تجھ سے منہ پھیرے تو پھر اس سے تکرار نہ کر۔ ④

## تحقیق:

حدیث صحیح یا موثق ہے۔ ⑤

---

① المرتقیٰ الی الفقہ: ۸۱/۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲۲۹؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۲۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۲۹/۷؛ مصباح الفقیہ: ۲۳۳/۱۳؛ شرح العروۃ: ۲۰۱/۲۳؛ مدارک الاحکام: ۹۵/۵؛ منتھی المطلب: ۱۱۴/۸؛ المناظر الناضرۃ: ۱۲۸/۲؛ شرح مازندرانی: ۱۴/۳؛ تفصیل الشریعہ کتاب الزکاۃ: ۱۳/۱؛ ملاذ الاخیار: ۴۳/۹

② الکافی: ۵۳۱/۳ ح ۵؛ الوافی: ۱۰۱/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۲۷/۹ ح ۱۱۶۷۴

③ الزکاۃ فی الشریعہ: ۹۸؛ المناظر الناضرۃ: ۱۴/۸/۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳۱/۲؛ مصباح الفقیہ: ۲۳/۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۱۴/۸؛ مدارک الاحکام: ۹۷/۵؛ المرتقیٰ الی الفقہ: ۲۲/۲؛ غنائم الایام: ۸۵/۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۲۳/۶؛ شرح العروۃ: ۴/۱۳؛ مصابیح الظلام: ۲۶۸/۱۰؛ فقہ الصادقؑ: ۹۵/۷؛ تفصیل الشریعہ: ۱۷/۹؛ مصباح الہدیٰ: ۱۵۱/۱۱

④ الکافی: ۵۳۸/۳ ح ۴؛ الوافی: ۲۰/۱۰؛ وسائل الشیعہ: ۱۳۲/۹ ح ۱۱۶۸۲ و ۱۲۱۰۲

⑤ مصابیح الظلام: ۲۷/۱۰؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۵۸/۲؛ شرح العروۃ: ۲۴/۱۷؛ تنقیح مبانی الاحکام: ۲۲۳؛ فقہ الشیعہ: ۲۷۴/۲؛ اسس القضاء والشہادۃ: ۲۲۴؛ مراۃ العقول: ۴۹/۱۶

## اونٹ کے نصاب:

{1541} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْخَمْسِ مِنَ الْإِبِلِ شَيْءٌ فَإِذَا كَانَتْ خَمْساً فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عَشْرٍ فَإِذَا كَانَتْ عَشْراً فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيهَا ثَلَاثٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْساً وَ عِشْرِينَ فَفِيهَا خَمْسٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَ ثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى خَمْسٍ وَ ثَلَاثِينَ بِوَاحِدَةٍ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا حِقَّةٌ وَ إِنَّمَا سُمِّيَتْ حِقَّةً لِأَنَّهَا اسْتَحَقَّتْ أَنْ يُرْكَبَ ظَهْرُهَا إِلَى سِتِّينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَ سَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَحِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِينَ وَ الْمِائَةِ وَاحِدَةٌ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم تر پر کوئی چیز واجب نہیں ہے پس جب پانچ ہوجائیں تب ان میں سے ایک بکری واجب ہے اور یہ دس (یعنی نو) تک ایک رہے گی اور جب دس ہوجائیں تو ان میں دو بکریاں واجب ہیں اور جب پندرہ ہوجائیں تو تین بکریاں واجب ہیں اور جب بیس ہوجائیں تو چار بکریاں اور جب پچیس ہوجائیں تو پانچ بکریاں واجب ہیں اور جب ایک کا اضافہ ہوجائے (اور چھبیس ہوجائیں) تو ایک بنت مخاض (وہ اونٹ کا بچہ جو دوسرے سال میں داخل ہوا اور اس کی ماں حاملہ بننے کے قابل ہو) واجب ہوگی اور یہ (نصاب) پینتیس تک یہی رہے گا۔ اور اگر اس کے پاس بنت مخاص نہ ہو تو پھر نر ابن لبون (جو تیسرے سال میں داخل ہو) اور جب پینتیس پر ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی چھتیس ہوجائیں) تو پینتالیس تک ایک ابن لبون واجب ہے اور ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی چھیالیس ہوجائیں) تو ساٹھ تک ایک حقہ (چوتھے سال میں داخل ہوا اور حاملہ ہونے کے لائق ہو) واجب ہوگی اور اسے حقہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اب وہ سواری کے لائق ہوگئی ہے اور جب اس میں ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی اکسٹھ ہوجائیں) تو پچھتر تک ایک جذعہ (جو پانچویں سال میں داخل ہوا اور جس کے اگلے دانت گر جائیں) واجب ہوگی اور اگر اس میں ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی چھہتر ہوجائیں) تو نوے تک دو بنت لبون واجب ہوں گی اور اگر اس میں ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی اکیانوے ہوجائیں) تو پھر ایک سو بیس تک دو حقہ واجب ہوں گی اور اگر ایک سو بیس پر ایک کا اضافہ ہوجائے (یعنی ایک سو اکیس ہوجائیں) اور اس کے بعد جس قدر زیادہ ہوجائیں تو ہر پچاس عدد میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون واجب ہوگی۔ [1]

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۲۳ ح ۳۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۰۸ ح ۱۶۳۴۹؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۱ ح ۵۴؛ الاستبصار: ۲/۲۰ ح ۵۸؛ دعائم الاسلام: ۱/۲۵۳؛ مستدرک الوسائل: ۷/۵۷ ح ۷۶۳۳؛ بحار الانوار: ۹۳/۵۵؛ الوافی: ۱۰/۹۱؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۳۳؛ مسند ابو بصیر: ۲/۱۷۳

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

{1542} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ وَ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ وَ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ فَمَا فِي الْبُخْتِ السَّائِمَةِ شَيْءٌ قَالَ مِثْلُ مَا فِي الْإِبِلِ الْعَرَبِيَّةِ.

⭘ زرارہ، محمد بن مسلم، ابوبصیر، برید عجلی اور فضیل (سب) سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا ان بخاتی اونٹوں میں کچھ (زکوٰۃ) واجب ہے جو چراگاہ میں چر کر گزارہ کریں؟

آپؑ نے فرمایا: جو کچھ عربی اونٹوں میں ہے وہی ان پر ہے۔ [2]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ [3]

## گائے کا نصاب:

{1543} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي بَصِيرٍ وَ بُرَيْدٍ وَ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا: فِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعٌ حَوْلِيٌّ وَ لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ وَ فِي أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى السِّتِّينَ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتِ السِّتِّينَ فَفِيهَا تَبِيعَانِ إِلَى سَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتِ السَّبْعِينَ فَفِيهَا تَبِيعٌ وَ مُسِنَّةٌ إِلَى الثَّمَانِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ ثَمَانِينَ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ تِسْعِينَ فَفِيهَا ثَلَاثُ حَوْلِيَّاتٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ وَ مِائَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ ثُمَّ تَرْجِعُ الْبَقَرُ عَلَى أَسْنَانِهَا وَ لَيْسَ عَلَى النَّيِّفِ شَيْءٌ وَ لَا عَلَى الْكُسُورِ شَيْءٌ وَ لَا عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَلَى السَّائِمَةِ الرَّاعِيَةِ وَ كُلُّ مَا لَمْ يَحُلْ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِذَا حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَجَبَ عَلَيْهِ.

---

[1] روضۃ المتقین: ۳/۵۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۸۸؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۲۲۷؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۱۲۹؛ شرح العروۃ: ۲۳/۱۲۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۱۲۲؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۱۴؛ منتھی المطلب: ۸/۷۹؛ المناظر الناضرۃ: ۲۹۲

[2] الکافی: ۳/۵۳۱ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۲ ح ۵۵؛ الاستبصار: ۲/۲۰ ح ۵۹؛ معانی الاخبار: ۳۲۷؛ الوافی: ۱۰/۹۳؛ بحار الانوار: ۹۳/۴۷

[3] کتاب الزکاۃ منتظری: ۱۷۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۱۲۴؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/۱۹؛ مراۃ العقول: ۱۶/۵۹؛ جواہر الکلام فی ثوب: ۸/۹۳؛ جواہر الکلام: ۱۵/۷۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۲

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) نے فرمایا کہ ہر تیس گایوں میں ایک تبیع (ایک سال سے دو سال تک کا بچھڑا) واجب ہے اور ہر چالیس گایوں میں ایک مُسنہ (وہ بچھڑا جو دو سال کا ہو اور تیسرے سال میں داخل ہو یا مسنہ ایک سال سے دو سال تک کی بچھڑی) اور تیس و چالیس کے درمیان (نو گایوں پر) کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ چالیس تک پہنچ جائیں پس جب چالیس تک پہنچ جائیں تو ان میں ایک مُسنہ گائے واجب ہے پھر چالیس سے لے کر ساٹھ تک (یعنی اُنسٹھ تک) کچھ نہیں ہے اور جب ساٹھ ہو جائیں تو ستر (یعنی انہتر) تک دو تبیع واجب ہیں اور جب ستر تک پہنچ جائیں تو اسی (یعنی اناسی) تک ایک تبیع اور ایک مُسنہ ہے اور جب اسی تک پہنچ جائیں تو نوے (یعنی انانوے) تک ہر چالیس پر ایک مُسنہ (یعنی کل دو مسنے) ہیں اور جب نوے تک پہنچ جائیں تو اس میں تین تبائع ایک سال والے ہیں اور جب ایک سو بیس (یعنی ایک سو اُنیس) تک پہنچ جائیں تو ہر چالیس میں ایک مُسنہ واجب ہے پھر گائے اپنے سن و سال پر لوٹ آئے گی (حسب سابق ہر نصاب پر بدستور سابق زکوٰۃ واجب ہوگی) اور جو دہائی کے اوپر اور نیچے ہے (یا دو نصابوں کے اندر جو تعداد ہو) اس پر کچھ واجب نہیں ہے اور نہ باربرداری والے جانوروں پر کچھ واجب ہے کیونکہ زکوٰۃ تو ان جانوروں پر ہے جو چراگاہوں میں چرے ہوں اور ہر وہ جانور جو اپنے مالک کے پاس ایک سال نہ گزارے اس پر کچھ واجب نہیں ہے پس جب وہ اس کے پاس ایک سال گزارے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

{1544} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ فِي الْجَوَامِيسِ شَيْءٌ قَالَ مِثْلُ مَا فِي الْبَقَرِ.

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ بھینسوں پر بھی کچھ (زکوٰۃ) واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: گائے میں جو ہے اسی کے مثل (واجب) ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

## بھیڑ کا نصاب:

{1545} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ أَبِي

---

[1] الکافی: ۳/۵۳۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۲۴ ح ۵۷؛ الوافی: ۱۰/۹۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۱۴ ح ۱۱۶۴۷

[2] کتاب الزکاۃ خنتری: ۸۳؛ محاضرات فی فقہ کتاب الزکاۃ: ۲/۱۱۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۰۳؛ منتہی المطلب: ۸/۱۲۸؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۵۶

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۲۶ ح ۱۶۰۷؛ الکافی: ۳/۵۳۴ ح ۲؛ الوافی: ۱۰/۹۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۱۵ ح ۱۱۶۴۸

[4] روضۃ المتقین: ۳/۶۶؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۹۹؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۸۱؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۹۳؛ کتاب الزکاۃ خنتری: ۹۳؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱/۳۱؛ الموسوعۃ الفقہیۃ المیسرۃ: ۶/۵۰۳؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۴۲۵

بَصِيرٍ وَ بُرَيْدٍ اَلْعِجْلِيِّ وَ اَلْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ :فِي اَلشَّاةِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ اَلْأَرْبَعِينَ شَيْءٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَ مِائَةً فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ وَ مِائَةً فَفِيهَا مِثْلُ ذَلِكَ شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ وَ لَيْسَ فِيهَا أَكْثَرُ مِنْ شَاتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا بَلَغَتِ اَلْمِائَتَيْنِ فَفِيهَا مِثْلُ ذَلِكَ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى اَلْمِائَتَيْنِ شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ ثُمَّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى تَبْلُغَ ثَلاَثَمِائَةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلاَثَمِائَةٍ فَفِيهَا مِثْلُ ذَلِكَ ثَلاَثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَمِائَةٍ فَإِذَا تَمَّتْ أَرْبَعَمِائَةٍ كَانَ عَلَى كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَ سَقَطَ اَلْأَمْرُ اَلْأَوَّلُ وَ لَيْسَ عَلَى مَا دُونَ اَلْمِائَةِ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ وَ لَيْسَ فِي اَلنَّيِّفِ شَيْءٌ وَ قَالاَ كُلُّ مَا لاَ يَحُولُ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ فَإِذَا حَالَ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ وَجَبَ عَلَيْهِ.

امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام (دونوں) نے فرمایا کہ ہر چالیس بھیڑوں میں (جو کہ پہلا نصاب ہے) ایک بھیڑ واجب ہے اور چالیس سے کم پر کچھ نہیں ہے اور ہر ایک سو بیس تک کچھ واجب ہے اور جب ایک سو بیس تک پہنچ جائیں تو وہی ایک بھیڑ واجب ہے اور جب ایک سو بیس پر اضافہ ہو جائے (یعنی ایک سو اکیس ہو جائیں جو کہ دوسرا نصاب) تو اس میں دو بھیڑیں واجب ہیں اور دو بھیڑوں سے زیادہ نہیں ہے یہاں تک کہ دو سو تک پہنچ جائیں پس جب دو سو تک پہنچ جائیں تو وہی دو بھیڑیں ہیں پھر جب دو سو پر ایک بھیڑ کا اضافہ ہو جائے (یعنی دو سو ایک ہو جائیں جو کہ تیسرا نصاب ہے) تو اس میں تین بھیڑیں واجب ہیں پھر اس سے زیادہ پر کچھ واجب نہیں ہے یہاں تک کہ تین سو تک پہنچ جائیں اور جب تین سو تک پہنچ جائیں تو اس میں یہی تین بھیڑیں واجب ہیں پھر جب ایک کا اضافہ ہو جائے (یعنی تین سو ایک ہو جائیں جو کہ چوتھا نصاب ہے) تو اس میں چار بھیڑیں واجب ہیں یہاں تک کہ چار سو تک پہنچ جائیں پس جب چار سو مکمل ہو جائیں تو پھر ہر سو پر ایک بھیڑ واجب ہے (یعنی پانچ سو پر پانچ اور چھ سو پر چھ اور حساب سے اوپر تک اور یہ پانچواں نصاب ہے) اور سابقہ حساب ختم ہو جائے گا بعد ازاں ایک سو سے کم پر کچھ نہیں ہوگا اور نہ ہی دہائی کے اوپر والی تعداد پر کچھ واجب ہوگا۔

پھر فرمایا: ہر وہ (جانور) جسے اپنے مالک کے پاس ایک سال نہ گزرے اس پر کچھ نہیں ہے پس جب اس کے پاس ایک سال گزر جائے تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔[2]

---

[1] الکافی: ۳/ ۵۳۴ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/ ۲۵ ح ۵۸؛ الاستبصار: ۲/ ۲۲ ح ۶۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/ ۱۱۶ ح ۱۱۶۴۹؛ الوافی: ۱۰/ ۹۳؛ ہدایۃ الامہ: ۴/ ۳۹

[2] نہایۃ الاحکام: ۲/ ۳۲۹؛ کتاب الزکاۃ (منتظری): ۱/ ۱۸۷؛ المرتقی الی الفقہ: ۲۸۵؛ فقہ الصادقؑ: ۷/ ۱۰۵؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/ ۳۷؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/ ۴۲؛ مدارک الاحکام: ۵/ ۶۲؛ مراۃ العقول: ۱۶/ ۶۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/ ۵۸

## مال تجارت کی زکوٰۃ:

{1546} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اَللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ لَيْسَ عِنْدَهُ غَيْرُ اِبْنِهِ جَعْفَرٍ فَقَالَ يَا زُرَارَةُ إِنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ وَ عُثْمَانَ تَنَازَعَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ كُلُّ مَالٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يُدَارُ بِهِ وَ يُعْمَلُ بِهِ وَ يُتَّجَرُ بِهِ فَفِيهِ اَلزَّكَاةُ إِذَا حَالَ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُ أَمَّا مَا اُتُّجِرَ بِهِ أَوْ دِيرَ وَ عُمِلَ بِهِ فَلَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ إِنَّمَا اَلزَّكَاةُ فِيهِ إِذَا كَانَ رِكَازاً أَوْ كَنْزاً مَوْضُوعاً فَإِذَا حَالَ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ فَفِيهِ اَلزَّكَاةُ فَاخْتَصَمَا فِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ فَقَالَ اَلْقَوْلُ مَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ لِأَبِيهِ مَا تُرِيدُ إِلَى أَنْ تُخْرِجَ مِثْلَ هَذَا فَيَكُفَّ اَلنَّاسُ أَنْ يُعْطُوا فُقَرَاءَهُمْ وَ مَسَاكِينَهُمْ فَقَالَ أَبُوهُ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِلَيْكَ عَنِّي لاَ أَجِدُ مِنْهَا بُدّاً.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ ان کے پاس ان کے بیٹے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سوا کوئی اور شخص موجود نہ تھا۔

آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! ایک بار عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جناب ابوذرؓ اور عثمان کے درمیان ایک مسئلہ میں نزاع پیدا ہوگیا۔ چنانچہ عثمان نے کہا کہ جو سونا و چاندی لوگوں کے پاس موجود ہے جس سے وہ کاروبار کرتے ہیں جب اس پر سال گزرجائے تو اس میں زکوٰۃ (واجب) ہے اور جناب ابوذرؓ نے کہا کہ اس سونے چاندی پر جس سے کاروبار کیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ زکوٰۃ صرف اس سونے چاندی پر ہے جب وہ زمین کے اندر قدرتی دھات کے طور پر گڑھا ہوا ہو یا ویسے زیر زمین رکھا ہوا ہو اور پھر اس پر سال گزرجائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ مقدمہ پیش کیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بات وہ درست ہے جو ابوذرؓ نے کہی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامیؑ سے کہا کہ کیا آپؑ لوگوں کو چھوٹ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ وہ غرباء و مساکین کو مال دینا بند کردیں؟

اس پر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس بات کو چھوڑ دو کیونکہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔[1]

### تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۴/۷۰ ح ۱۹۲؛ الاستبصار: ۲/۹ ح ۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/۷۴ ح ۱۱۵۵۵؛ الوافی: ۱۰/۱۰۸

[2] ملاذ الاخیار: ۶/۱۸۹؛ جواہر الکلام: ۱۵/۷۳؛ المناظر الناضرۃ: ۲۷۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۴۴؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/۴۰۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۱۹۱؛ ریاض المسائل: ۵/۱۳۱؛ مدارک الاحکام: ۵/۵۰؛ التحقیق الرائع: ۱۰۳؛ زبدۃ البیان: ۱۸۶؛ منتھی المطلب: ۸/۴۷؛ مستمسک العروۃ: ۹/۵۹؛ آیات الاحکام استرآبادی: ۹۳۳

{1547} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَلرَّجُلُ يَشْتَرِي اَلْوَصِيفَةَ يُثْبِتُهَا عِنْدَهُ لِتَزِيدَ وَهُوَ يُرِيدُ بَيْعَهَا أَعَلَى ثَمَنِهَا زَكَاةٌ قَالَ لاَ حَتَّى يَبِيعَهَا قُلْتُ فَإِنْ بَاعَهَا أَيُزَكِّي ثَمَنَهَا قَالَ لاَ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ وَهُوَ فِي يَدِهِ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ ان کے پاس ان کے بیٹے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سوا کوئی اور شخص موجود نہ تھا۔

آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! ایک بار عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جناب ابوذرؓ اور عثمان کے درمیان ایک مسئلہ میں نزاع پیدا ہوگیا۔ چنانچہ عثمان نے کہا کہ جو سونا و چاندی لوگوں کے پاس موجود ہے جس سے وہ کاروبار کرتے ہیں جب اس پر سال گزر جائے تو اس میں زکوٰۃ (واجب) ہے اور جناب ابوذرؓ نے کہا کہ اس سونے چاندی پر جس سے کاروبار کیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ زکوٰۃ صرف اس سونے چاندی پر ہے جب وہ زمین کے اندر قدرتی دھات کے طور پر گڑھا ہوا ہو یا ویسے زیر زمین رکھا ہوا ہو اور پھر اس پر سال گزر جائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ مقدمہ پیش کیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بات وہ درست ہے جو ابوذرؓ نے کہی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامیؑ سے کہا کہ کیا آپؑ لوگوں کو چھوٹ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ وہ غرباء و مساکین کو مال دینا بند کردیں؟

اس پر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس بات کو چھوڑ دو کیونکہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ②

{1548} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّهُ قَالَ: اَلزَّكَاةُ عَلَى اَلْمَالِ اَلصَّامِتِ اَلَّذِي يَحُولُ عَلَيْهِ اَلْحَوْلُ وَلَمْ يُحَرِّكْهُ.

۞ زرارہ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: زکوٰۃ اس صامت مال پر ہے جو سال بھر پڑا رہے اور اسے (کاروبار کے لئے) حرکت نہ دی جائے۔ ③

---

① تہذیب الاحکام: ۴/۶۹ ح ۱۸۸؛ الکافی: ۳/۵۲۹ ح ۶؛ الاستبصار: ۲/۱۱ ح ۳۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۱۷۵ ح ۱۱۵۵۸؛ الوافی: ۱۰/۱۰۶

② منتھی المطلب: ۸/۷۳؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۷۳؛ مدارک الاحکام: ۵/۵۱؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۴۸؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۸۶

③ تہذیب الاحکام: ۴/۳۵ ح ۹۰؛ وسائل: ۹/۱۷۵ ح ۱۱۵۵۷ و ۱۱۷۶۰ ح ۱۱۷؛ الوافی: ۱۰/۱۰۷ و ۱۰۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [1]

## قول مؤلف:

بعض دیگر روایات میں ہے کہ جس مال سے کاروبار کیا جائے اس میں بھی زکوٰۃ ہے ان روایات کو ہم نقل نہیں کر رہے ہیں نیز ممکن ہے کہ ان کا حکم استحباب پر محمول ہو اور ایسا ہی صاحب وسائل نے کہا ہے البتہ آغا سیستانی نے احتیاط کی بناء پر زکوٰۃ دینا ضروری قرار دیا ہے (واللہ اعلم)

## زکوٰۃ کا مصرف:

{1549} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ: أَنَّهُمَا قَالَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ أَكُلُّ هَؤُلَاءِ يُعْطَى وَإِنْ كَانَ لَا يَعْرِفُ فَقَالَ إِنَّ الْإِمَامَ يُعْطِي هَؤُلَاءِ جَمِيعاً لِأَنَّهُمْ يُقِرُّونَ لَهُ بِالطَّاعَةِ قَالَ زُرَارَةُ قُلْتُ فَإِنْ كَانُوا لَا يَعْرِفُونَ فَقَالَ يَا زُرَارَةُ لَوْ كَانَ يُعْطِي مَنْ يَعْرِفُ دُونَ مَنْ لَا يَعْرِفُ لَمْ يُوجَدْ لَهَا مَوْضِعٌ وَإِنَّمَا يُعْطِي مَنْ لَا يَعْرِفُ لِيَرْغَبَ فِي الدِّينِ فَيَثْبُتَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا تُعْطِهَا أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ إِلَّا مَنْ يَعْرِفُ فَمَنْ وَجَدْتَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْمُسْلِمِينَ عَارِفاً فَأَعْطِهِ دُونَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ سَهْمُ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَسَهْمُ الرِّقَابِ عَامٌّ وَالْبَاقِي خَاصٌّ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يُوجَدُوا قَالَ لَا تَكُونُ فَرِيضَةٌ فَرَضَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُوجَدُ لَهَا أَهْلٌ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَسَعْهُمُ الصَّدَقَاتُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ لِلْفُقَرَاءِ فِي مَالِ الْأَغْنِيَاءِ مَا يَسَعُهُمْ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ لَا يَسَعُهُمْ لَزَادَهُمْ إِنَّهُمْ لَمْ يُؤْتَوْا مِنْ قِبَلِ فَرِيضَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنْ أُتُوا مِنْ مَنْعِ مَنْ مَنَعَهُمْ حَقَّهُمْ لَا مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ لَهُمْ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أَدَّوْا حُقُوقَهُمْ لَكَانُوا عَائِشِينَ بِخَيْرٍ.

✪ زرارہ اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ کے قول: ''یہ صدقات تو صرف فقیروں، مساکین اور صدقات کے کام کرنے والوں کے لئے ہیں اور ان کے لئے جن کی تالیفِ قلب مقصود ہو اور غلاموں کی آزادی اور قرضداروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لئے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے ایک مقرر حکم ہے (التوبہ:٦٠)'' کے مطابق ان تمام طبقوں کو زکوٰۃ دی جائے گی اگر چہ وہ معرفت (حق) نہ رکھتے ہوں؟

---

[1] ملاذ الاخیار: ۶/۸۹؛ منتھی المطلب: ۸/۲۲؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۱۱۲؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۲۰؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۱۵۷؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۸۸؛ المرتقی الی الفقیہ: ۲۳۹؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۳۰۴؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۵۵، ۱۰۶

آپؑ نے فرمایا: امامؑ ان سب کو عطا کریں گے کیونکہ یہ سب ان کی اطاعت کا اقرار کرتے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر وہ معرفت (حق) نہ رکھتے ہوں تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! اگر صرف اسے عطا کیا جاتا جو معرفت رکھتا ہو اور اسے نہ عطا کیا جاتا جو معرفت نہیں رکھتا تو پھر اس (سہم) کے لئے کوئی جگہ نہ ملتی اور معرفت نہ رکھنے والوں کو اس لیے عطا کیا جاتا ہے کہ وہ دین میں راغب ہوں اور پھر اس پر قائم رہیں۔ البتہ آج کل تم اور تمہارے ساتھی صرف انہیں دو جو معرفت رکھتے ہوں پس ان مسلمانوں میں سے جو بھی کہ معرفت رکھتے ہوں انہیں دے دو اور دوسرے عام لوگوں کو نہ دو۔

پھر فرمایا: مؤلفۃ القلوب اور غلاموں کا حصہ عام ہے (جو عارف اور غیر عارف سب کو دیا جائے گا) اور باقی حصے خاص ہیں (جو صرف اہل معرفت کو دیئے جائیں گے)

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر (اہل معرفت) نہ مل سکیں تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ کوئی فریضہ فرض کرے اور اس کے مستحق موجود نہ ہوں۔

میں نے عرض کیا: اگر صدقات ان سب مستحقین کے لئے کافی نہ ہوں تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال میں اس قدر حصہ فرض کیا ہے جو فقراء کی ضروریات کے لئے کافی تھا اور اگر وہ جانتا کہ یہ کافی نہیں ہے تو اور زیادہ فرض قرار دے دیتا اور اب اگر کوئی کمی محسوس ہوتی ہے تو یہ اللہ کے فریضہ کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کی وجہ سے ہے جو ان کے حقوق ادا نہیں کرتے جو اللہ نے ان کے لئے فرض کیے ہیں اور اگر (مالدار) لوگ ان (فقراء) کے حقوق ادا کرتے تو لوگ بڑی خیر وخوبی سے زندگی گزارتے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح اور حسن ہے۔[2]

{1550} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحَسَنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ٱلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا ٱلسَّلاَمُ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ ٱلْفَقِيرِ وَ ٱلْمِسْكِينِ فَقَالَ ٱلْفَقِيرُ ٱلَّذِي لاَ يَسْأَلُ وَ ٱلْمِسْكِينُ ٱلَّذِي هُوَ أَجْهَدُ مِنْهُ ٱلَّذِي يَسْأَلُ.

❁ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ سے سوال کیا کہ فقیر اور مسکین کسے کہتے ہیں؟

---

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۴ ح ۱۵۷۷؛ الکافی: ۳/۴۹۶ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۴۹ ح ۱۲۸؛ تفسیر نور الثقلین: ۲/۲۲۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۰۹ ح ۱۱۸۵۶؛ تفسیر کنز الدقائق: ۵/۴۷۸؛ تفسیر البرہان: ۲/۷۹۶؛ الوافی: ۱۰/۱۶۳

[2] روضۃ المتقین: ۳/۵؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۳۱؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۳/۱۱۳؛ شرح فروع مازندرانی: ۳/۲۷۴؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۹؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۲۸

آپؑ نے فرمایا: فقیر وہ ہے جو سوال نہیں کرتا اور مسکین وہ ہے جو اس سے زیادہ مشقت میں ہے اس لئے وہ سوال کرتا ہے۔ (1)

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ (2)

{1551} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا يُعْطَى الْمُصَدِّقُ قَالَ مَا يَرَى الْإِمَامُ وَلاَ يُقَدَّرُ لَهُ شَيْءٌ.

❁ حلبی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ صدقہ (زکوۃ) کس قدر دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: جو امامؑ مناسب سمجھے گا اور اس کے لئے کوئی مقدار معین نہیں ہے۔ (3)

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔ (4)

{1552} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَمْنَعُ دِرْهَماً مِنْ حَقٍّ إِلاَّ أَنْفَقَ اثْنَيْنِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مَنَعَ حَقّاً فِي مَالِهِ إِلاَّ طَوَّقَهُ اللَّهُ بِهِ حَيَّةً مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ عَارِفٌ أَدَّى زَكَاتَهُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهَا زَمَاناً هَلْ عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَهَا ثَانِياً إِلَى أَهْلِهَا إِذَا عَلِمَهُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْ لَهَا أَهْلاً فَلَمْ يُؤَدِّهَا أَوْ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهَا عَلَيْهِ فَعَلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ يُؤَدِّيهَا إِلَى أَهْلِهَا لِمَا مَضَى قَالَ قُلْتُ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَعْلَمْ أَهْلَهَا فَدَفَعَهَا إِلَى مَنْ لَيْسَ هُوَ لَهَا بِأَهْلٍ وَقَدْ كَانَ طَلَبَ وَاجْتَهَدَ ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ سُوءَ مَا صَنَعَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَهَا مَرَّةً أُخْرَى.

❁ عبید بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی ایک درہم حق سے روکتا ہے تو وہ دو درہم غیر حق خرچ کرتا ہے اور جو شخص اپنے مال میں سے (کسی کا) حق روکتا ہے تو قیامت کے دن اللہ ضرور آتش دوزخ

---

(1) الکافی: ۳/۵۰۲ ح ۱۸؛ الوافی: ۱۰/۱۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۱۰ ح ۱۱۸۵۷؛ تفسیر البرہان: ۲/۷۹۷؛ مستدرک الوسائل: ۷/۱۰۳ ح ۷۷۵۷؛ دعائم الاسلام: ۱/۲۶۰ و ۲/۸۳؛ الاصول الستۃ عشر: ۶۱ ح ۳؛ عوالی اللئالی: ۲/۷۱

(2) مرآۃ العقول: ۱۶/۱۲؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۲۹۳؛ فقہ الصادق: ۷/۲۱۰؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۲۲۷؛ الفتاوی الھیہ: ۲/۳۲۲؛ المجعہ: ۳/۸۲؛ تبصرۃ الفقہا: ۳/۲۰۷؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۵۲؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۵۵۹؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۹۱؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۰۰؛ مستمسک العروۃ: ۹/۲۱۲؛ شرح العروۃ: ۲۴/۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰/۱۳۹

(3) الکافی: ۳/۵۶۳ ح ۱۳؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۰۸ ح ۱۱۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۵۷ ح ۱۱۹۶۷؛ المقنعہ: ۲۶۳؛ الوافی: ۱۰/۲۰۸

(4) شرح العروۃ: ۲۴/۲۶۰؛ مستمسک العروۃ: ۹/۲۴۲؛ دراسات فی ولایۃ الفقیہ: ۹۹؛ فقہ الصادق: ۷/۲۴۳؛ ریاض المسائل: ۵/۱۳۴؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۸۴؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۱۱۳؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۲۶۷؛ جواہر الکلام: ۱۵/۴۴۹

کو سانپ بنا کر اس کی گردن کا طوق بنائے گا

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: ایک عارف شخص ایک عرصہ تک غیر اہل کو زکوۃ دیتا رہا تو کیا جب اسے علم ہوجائے تو اس پر دوبارہ زکوۃ ادا کرنا واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر اسے اہل نہ ملے اور وہ اس وجہ سے ادا نہ کرے یا اسے معلوم نہ ہو کہ اس پر زکوۃ واجب ہے اور اسے بعد میں معلوم ہو تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: گزشتہ عرصہ کی زکوۃ اس کے اہل تک پہنچائے

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اگر وہ اہل کو نہیں جان پاتا اور اس کو دے دیتا ہے جو اہل نہیں ہے مگر جدوجہد پوری کرتا ہے (کہ اہل مل جائے) پھر اسے کئے کی برائی معلوم پڑتی ہے تو (کیا حکم ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: اس صورت میں اس پر دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں ہے۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[2]

{1553} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ٱلْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ٱلْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ : فِي رَجُلٍ عَجَّلَ زَكَاةَ مَالِهِ ثُمَّ أَيْسَرَ ٱلْمُعْطَى قَبْلَ رَأْسِ ٱلسَّنَةِ قَالَ يُعِيدُ ٱلْمُعْطِي ٱلزَّكَاةَ.

احول نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے جس نے زکوۃ ادا کرنے میں جلدی کی اور جسے دی تھی وہ سال کے اندر اندر مالدار ہوگیا تو آپؑ نے فرمایا: زکوۃ دینے والا دوبارہ زکوۃ ادا کرے گا۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن کالصحیح ہے۔[4]

---

[1] الکافی: ۳/۵۴۶ ح۲؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۰۲ ح۲۹۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۲۳ ح۱۲۰۴۷ و ۱۲۱۴ ح۱۱۸۶۵؛ الوافی: ۱۰/۱۹۱

[2] کتاب الزکاۃ خمینی: ۲/۹۳؛ ۳ تنقیح مبانی العروہ کتاب الزکاۃ: ۱۰۹؛ فقہ العترۃ فی زکاۃ الفطرۃ: ۲۹۸؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۲۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۷۱؛ منتہی المطلب: ۸/۳۸۹؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۰۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۶۳؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۸۱

[3] الکافی: ۳/۵۴۵ ح۲؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۳۰ ح۱۶۱۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/۴۵ ح۱۱۷؛ الاستبصار: ۲/۳۳ ح۹۸؛ وسائل الشیعہ: ۹/۳۰۴ ح۱۲۰۸۱؛ الوافی: ۱۰/۱۳۶؛ المعتبر: ۲/۵۵۵

[4] شرح فروع مازندرانی: ۳/۹۳؛ کتاب الزکاۃ خمینی: ۲/۹۵؛ شرح العروۃ: ۲۴/۲۶۰؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۴۳۳؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۹۳؛ المرتقی الی الفقہ: ۳/۲۷؛ روضۃ المتقین: ۳/۵۷؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۰۸؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۱۵؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۸۰

{1554} مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُوسَى بْنِ اَلْقَاسِمِ عَنْ صَفْوَانَ وَ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَلْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ فِي حَدِيثٍ قَالَ: كُلُّ عَمَلٍ عَمِلَهُ وَ هُوَ فِي حَالِ نَصْبِهِ وَ ضَلاَلَتِهِ ثُمَّ مَنَّ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ عَرَّفَهُ اَلْوَلاَيَةَ فَإِنَّهُ يُؤْجَرُ عَلَيْهِ إِلاَّ اَلزَّكَاةَ فَإِنَّهُ يُعِيدُهَا لِأَنَّهُ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ مَوَاضِعِهَا لِأَنَّهَا لِأَهْلِ اَلْوَلاَيَةِ وَ أَمَّا اَلصَّلاَةُ وَ اَلْحَجُّ وَ اَلصِّيَامُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

۞ برید بن معاویہ عجلی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ عمل اور کام جو کوئی شخص اپنی ناصبیت اور گمراہی کے دور میں بجالائے پھر اللہ اس پر احسان کردے اور اسے ولایت کی معرفت ہوجائے تو اسے اپنے (سابقہ کئے ہوئے) عمل کا اجر ملے گا سوائے زکوٰۃ کے کیونکہ وہ اسے غیر موضوع جگہ (یعنی نااہل کو) دیتا رہا ہے جبکہ یہ اہل ولایت کے لئے ہے البتہ نماز، حج اور روزہ کی قضا اس پر نہیں ہے۔ [1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ [2]

{1555} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ اِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنِ اَلْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ فِي حَدِيثٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ إِنَّ شِهَاباً يُقْرِئُكَ اَلسَّلاَمَ وَ يَقُولُ لَكَ إِنَّهُ يُصِيبُنِي فَزَعٌ فِي مَنَامِي قَالَ قُلْ لَهُ فَلْيُزَكِّ مَالَهُ قَالَ فَأَبْلَغْتُ شِهَاباً ذَلِكَ فَقَالَ قُلْ لَهُ إِنَّ اَلصِّبْيَانَ فَضْلاً عَنِ اَلرِّجَالِ لَيَعْلَمُونَ أَنِّي أُزَكِّي مَالِي قَالَ فَأَبْلَغْتُهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ. قُلْ لَهُ إِنَّكَ تُخْرِجُهَا وَ لاَ تَضَعُهَا فِي مَوَاضِعِهَا.

۞ ولید بن صبیح سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ شہاب (اسدی) آپؑ کو سلام عرض کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے خواب میں بڑی گھبراہٹ ہوتی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اسے کہنا کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے شہاب کو یہ پیغام پہنچایا تو انہوں نے کہا کہ امامؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ مرد تو بجائے خود بچے بھی جانتے ہیں کہ میں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ان کا پیغام امامؑ کی خدمت میں پہنچایا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اسے کہنا کہ بے شک تو زکوٰۃ نکالتا ہے لیکن اسے موزوں جگہ پر صرف نہیں کرتا ہے (یعنی مستحقین تک نہیں پہنچاتا تو ادا ہی نہیں ہوتی)۔ [3]

---

[1] تہذیب الاحکام: ۵/۹ ح ۲۳؛ الاستبصار: ۲/۱۴۵ ح ۴۷۲؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۱۶؛ الکافی: ۳/۵۴۶ ح ۵؛ الفصول المہمہ: ۱/۶۶۶؛ الوافی: ۱۲/۲۹۷

[2] ملاذ الاخیار: ۷/۱۹۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۸۳۳؛ مدارک الاحکام: ۷/۲۷۲؛ فقہ الحج: ۲/۳۳۲؛ مصباح الہدیٰ: ۱۲/۵۰؛ فقہ الصادقؑ: ۹/۲۰۸؛ تفصیل الشریعہ کتاب الحج: ۳۱۵

[3] الکافی: ۳/۵۴۶ ح ۴؛ تہذیب الاحکام: ۴/۵۲ ح ۱۳۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۱۷ ح ۱۱۸۷۳؛ الوافی: ۱۰/۹۱؛ بحار الانوار: ۴۷/۳۶۴

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ①

{1556} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ الرَّجُلُ يَمُوتُ وَ يَتْرُكُ الْعِيَالَ أَ يُعْطَوْنَ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ نَعَمْ حَتَّى يَنْشَئُوا وَ يَبْلُغُوا وَ يَسْأَلُوا مِنْ أَيْنَ كَانُوا يَعِيشُونَ إِذَا قُطِعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ لاَ يَعْرِفُونَ قَالَ يُحْفَظُ فِيهِمْ مَيِّتُهُمْ وَ يُحَبَّبُ إِلَيْهِمْ دِينُ أَبِيهِمْ فَلاَ يَلْبَثُونَ أَنْ يَهْتَمُّوا بِدِينِهِمْ فَإِذَا بَلَغُوا وَ عَدَلُوا إِلَى غَيْرِ دِينِ أَبِيهِمْ فَلاَ تُعْطُوهُمْ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک (عارف) شخص مرجاتا ہے اور اہل وعیال چھوڑ جاتا ہے تو کیا ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں تاکہ وہ نشوونما پائیں اور بالغ ہوں اور اگر یہ سلسلہ قطع ہوجائے تو ان کی گزر اوقات کہاں سے ہوگی۔

میں نے عرض کیا: وہ ہنوز معرفت (حق) نہ رکھتے ہوں تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ان کے مرنے والے کا لحاظ نہ کیا جائے گا اور ان کے لئے ان کے باپ کے دین کی محبت پیدا کی جائے گی پس امید ہے کہ وہ اپنے باپ کے دین کو قبول کرنے میں دیر نہیں کریں گے اور اگر بالغ ہوکر تم (اور تمہارے دین سے) عدول کرلیں (منہ موڑلیں) تو پھر ان کو زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔ ②

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ③

{1557} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَقُولُ: يَأْخُذُ الزَّكَاةَ صَاحِبُ السَّبْعِمِائَةِ إِذَا لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ قُلْتُ فَإِنَّ صَاحِبَ السَّبْعِمِائَةِ تَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ قَالَ زَكَاتُهُ صَدَقَةٌ عَلَى عِيَالِهِ وَ لاَ يَأْخُذُهَا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ إِذَا اعْتَمَدَ عَلَى السَّبْعِمِائَةِ أَنْفَدَهَا فِي أَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ فَهَذَا يَأْخُذُهَا وَ لاَ تَحِلُّ الزَّكَاةُ لِمَنْ كَانَ مُحْتَرِفاً وَ عِنْدَهُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ.

۞ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے پاس سات سو (درہم) ہیں وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اس کے پاس اس کے سوا کچھ نہ ہو۔

---

① جیۃ الآمال فی شرح زبدۃ المقال: ۵/۲۲؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۸۲؛ ملاذ الاخیار: ۶/۱۳۱

② الکافی: ۳/۵۴۸ ح ۱؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۰۲ ح ۲۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۲۶ ح ۱۱۸۹۶؛ الوافی: ۱۰/۱۸۰

③ شرح العروۃ: ۲۴/۱۳۶؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۴۹۰؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۳؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۱۳۰؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/۸۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۵۸؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۸۷؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۶۹

میں نے عرض کیا: جس کے پاس سات سو (درہم) ہوں اس پر تو خود زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو (وہ کیسے لے سکتا ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی زکوٰۃ اس کے اہل وعیال پر صدقہ ہوجائے گی اور یہ لے اس صورت میں سکتا ہے جب صرف سات سو پر اعتماد کرے گا (اور مزید اس کے پاس کچھ نہ ہو) کیونکہ یہ تو سال سے پہلے ختم ہوجائیں گے اور جو شخص کسی صنعت وحرفت کا مالک ہو اور اس کے پاس اس قدر (مال) ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہے تو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔ ①

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن ہے۔ ②

{1558} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَصِيرٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ إِنَّ لَنَا صَدِيقاً وَهُوَ رَجُلٌ صَدُوقٌ يَدِينُ اللَّهَ بِمَا نَدِينُ بِهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الَّذِي تُزَكِّيهِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْوَلِيدَ بْنَ صَبِيحٍ مَا لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَهُ دَارٌ تَسْوَى أَرْبَعَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ وَلَهُ جَارِيَةٌ وَلَهُ غُلاَمٌ يَسْتَقِي عَلَى الْجَمَلِ كُلَّ يَوْمٍ مَا بَيْنَ الدِّرْهَمَيْنِ إِلَى الْأَرْبَعَةِ سِوَى عَلَفِ الْجَمَلِ وَلَهُ عِيَالٌ أَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَلَهُ هَذِهِ الْعُرُوضُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَتَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَبِيعَ دَارَهُ وَهِيَ عِزُّهُ وَمَسْقَطُ رَأْسِهِ أَوْ يَبِيعَ جَارِيَتَهُ الَّتِي تَقِيهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ وَتَصُونُ وَجْهَهُ وَوَجْهَ عِيَالِهِ أَوْ آمُرَهُ أَنْ يَبِيعَ غُلاَمَهُ وَجَمَلَهُ وَهُوَ مَعِيشَتُهُ وَقُوتُهُ بَلْ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهِيَ لَهُ حَلاَلٌ وَلاَ يَبِيعُ دَارَهُ وَلاَ غُلاَمَهُ وَلاَ جَمَلَهُ.

❂ عبدالعزیز نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں اور ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابوبصیر نے آپؑ سے عرض کیا کہ ہمارا ایک دوست ہے جو ہماری طرح اللہ کے سچے دین پر ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! وہ کون ہے جس کی بات کر رہے ہو؟

اس نے عرض کیا: وہ عباس بن ولید بن صبیح ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ ولید بن صبیح پر رحم کرے۔ اے ابومحمد! تم اس کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہو؟

اس نے عرض کیا: میں آپؑ پر فدا ہوں! اس کے پاس چار ہزار درہم کا قیمتی گھر ہے، اس کے پاس ایک کنیز ہے اور اس کا ایک غلام بھی ہے جو اونٹ پر پانی مہیا کرتا ہے جس سے اونٹ کے چارہ کے علاوہ دو سے چار درہم یومیہ کمالیتا ہے اور اس کے اہل وعیال بھی ہیں تو کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

---

① الکافی: ۵۶۰/۳ ح ۱؛ وسائل الشیعہ: ۲۳۱/۹ ح ۱۱۹۰۵؛ الوافی: ۱۶۷/۱۰؛ ھدایۃ الامہ: ۶۸/۴

② شرح العروۃ: ۲۴/۲۴؛ مصابیح الظلام: ۸۹/۱۰؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۳۰۳؛ مصباح الفقیہ: ۳۸۵/۱۳؛ فقہ الصادقؑ: ۲۱۱/۷؛ جواہر الکلام فی ثوبہ الجدید: ۲۴۲/۸؛ ذخیرۃ المعاد: ۴۵۳/۳؛ المرتقی الی الفقہ: ۲۱۳/۲؛ مرآۃ العقول: ۱۰۶/۱۶؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۴۸۹/۳

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

اس نے عرض کیا: چاہے اس کے پاس یہ ملکیت ہے تب بھی لے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! کیا تم مجھ سے یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اسے حکم دوں کہ وہ مکان فروخت کر دے جو اس کے لئے باعث عزت اور جائے پیدائش ہے یا اسے حکم دوں کہ وہ اپنی کنیز بیچ دے جو اسے سردی اور گرمی سے بچاتی ہے اور اس کی اور اس کے عیال کی روزی کا سامان کرتی ہے یا اسے حکم دوں کہ وہ اپنا غلام اور اپنا اونٹ بیچ دے جو اس کی معیشت کا ذریعہ ہے اور اس کی طاقت ہے بلکہ وہ زکوۃ لے جو اس کے لئے جائز (حلال) ہے اور اپنا گھر، اپنا غلام اور اپنا اونٹ فروخت نہ کرے۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1559} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ ٱلرَّحْمَنِ بْنِ ٱلْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي ٱلْحَسَنِ ٱلْأَوَّلِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَكُونُ أَبُوهُ أَوْ عَمُّهُ أَوْ أَخُوهُ يَكْفِيهِ مَئُونَتَهُ أَ يَأْخُذُ مِنَ ٱلزَّكَاةِ فَيَتَوَسَّعَ بِهِ إِنْ كَانُوا لاَ يُوسِّعُونَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ.

❂ عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں امام موسیٰ کاظمؑ سے سوال کیا کہ ایک شخص کا باپ یا اس کا چچا یا اس کا بھائی جو اس کی ضروریات پوری کرتا ہے تو کیا وہ زکوۃ لے سکتا ہے تا کہ اس سے اسے وسعت حاصل ہو جائے جو کہ وہ لوگ اس کی ضروریات وسعت سے پوری نہ کرتے ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1560} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ ٱللَّهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلاَمُ عَنِ ٱلرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ ثَلاَثُمِائَةِ دِرْهَمٍ أَوْ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَلَهُ عِيَالٌ وَهُوَ

---

[1] الکافی: ۳/۵۶۲ ح ۱۰؛ الوافی: ۱۰/۲۷۱؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۳۶ ح ۱۱۹۱۸

[2] مرآۃ العقول: ۱۲/۱۱۲؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی المقارن مکارم: ۲/۱۳۳

[3] الکافی: ۳/۵۶۱ ح ۵؛ تہذیب الاحکام: ۴/۱۰۸ ح ۱۰۳؛ المقنعہ مفید: ۲۶۳؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۳۸ ح ۱۱۹۲۲؛ الوافی: ۱۰/۲۷۰؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۷۵

[4] غنائم الایام: ۴/۲۷۰؛ منتھی المطلب: ۸/۳۳۶؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۳۵۶؛ مستمسک: ۹/۲۹۱؛ فقہ الصادق: ۷/۲۷۰؛ المرتقیٰ الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۲/۳۵۸؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/۳۰۴؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۲۷۶؛ ریاض المسائل: ۵/۱۴۳؛ شرح العروۃ: ۲۴/۱۴۷؛ شرح فروع الکافی مازندرانی: ۳/۳۹۰؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۱۰۹؛ ملاذ الاخیار: ۶/۲۸۴

يَحْتَرِفُ فَلاَ يُصِيبُ نَفَقَتَهُ فِيهَا أَ يُكِبُّ فَيَأْكُلُهَا وَ لاَ يَأْخُذُ اَلزَّكَاةَ أَوْ يَأْخُذُ اَلزَّكَاةَ قَالَ لاَ بَلْ يَنْظُرُ إِلَى فَضْلِهَا فَيَقُوتُ بِهَا نَفْسَهُ وَ مَنْ وَسِعَهُ ذَلِكَ مِنْ عِيَالِهِ وَ يَأْخُذُ اَلْبَقِيَّةَ مِنَ اَلزَّكَاةِ وَ يَتَصَرَّفُ بِهَذِهِ لاَ يُنْفِقُهَا.

✿ معاویہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس تین سو یا چار سو درہم ہیں اور وہ عیال دار ہے اور وہ ہنرمند بھی ہے مگر اسے اس سے نان و نفقہ میسر نہیں آتا تو کیا وہ تنگی کے ساتھ اسی پر گزارا کرے اور زکوٰۃ نہ لے یا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ اپنی بچت کی طرف دیکھے گا اور اس سے اپنی ذات پر اور اپنے بعض عیال پر جو ممکن ہو بندوبست کرے گا اور باقی زکوٰۃ میں سے لے گا اور اصل سرمایہ رہنے دے گا اسے خرچ نہیں کرے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[2]

{1561} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ اَلْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: قَدْ تَحِلُّ اَلزَّكَاةُ لِصَاحِبِ اَلسَّبْعِمِائَةِ وَ تَحْرُمُ عَلَى صَاحِبِ اَلْخَمْسِينَ دِرْهَماً فَقُلْتُ لَهُ وَ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا فَقَالَ إِذَا كَانَ صَاحِبُ اَلسَّبْعِمِائَةِ لَهُ عِيَالٌ كَثِيرٌ فَلَوْ قَسَمَهَا بَيْنَهُمْ لَمْ تَكْفِهِ فَلْيُعِفَّ عَنْهَا نَفْسَهُ وَ لْيَأْخُذْهَا لِعِيَالِهِ وَ أَمَّا صَاحِبُ اَلْخَمْسِينَ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَ هُوَ مُحْتَرِفٌ يَعْمَلُ بِهَا وَ هُوَ يُصِيبُ مِنْهَا مَا يَكْفِيهِ إِنْ شَاءَ اَللَّهُ.

✿ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زکوٰۃ کبھی سات سو درہم والے پر حلال اور کبھی پچاس درہم والے پر حرام ہوتی ہے۔

میں نے آپؑ سے عرض کیا: یہ کیسے ہوجاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب سات سو درہم والا کثیر العیال ہو اور اپنی تمام رقم کو ان پر تقسیم کردے تو وہ ان کے لئے کافی نہیں ہوگی لہٰذا وہ اس سے اپنی ذات کو تو زکوٰۃ سے بچا سکتا ہے لیکن اپنے عیال کے لئے لے سکتا ہے اور رہی بات پچاس والے کی تو اس پر اس طرح حرام ہے کہ جب وہ تنہا ہو اور ساتھ صاحب صنعت وحرفت ہو تو وہ اس سے اتنا کما لیتا ہے جو اس کے لئے کافی ہوتا ہے ان شاء اللہ۔[3]

---

[1] الکافی: ۳/۵۶۱ ح۶؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۳۸ ح ۱۱۹۲۳؛ الوافی: ۱۰/۱۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۶۷

[2] الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۱۷؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۴۹۱؛ جواہر الکلام: ۱۵/۴۰۹؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۳۳۸؛ شرح العروۃ: ۲۴/۲۴۶؛ مفاتیح الشرائع: ۱/۲۰۵؛ ریاض المسائل: ۵/۱۲۶؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۴۷۸؛ جواہر الکلام فی ثوبہ: ۸/۲۴۶؛ مستمسک العروۃ: ۹/۲۱۶؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۵۳؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰/۱۶۱؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۹۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۱۴؛ تعالیق مبسوطہ: ۶/۴۳؛ تبصرۃ الفقہاء: ۳/۲۱۵؛ شرح مازندرانی: ۳/۴۹۱؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۱۰۹

[3] الکافی: ۳/۵۶۱ ح۹؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۳۳ ح ۱۶۳۰؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۳۹ ح ۱۱۹۲۴؛ الوافی: ۱۰/۱۶۸؛ تہذیب الاحکام: ۴/۴۸ ح ۱۲۷

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔ ①

{1562} مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ صَدَقَاتُ بَنِي هَاشِمٍ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ تَحِلُّ لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ صَدَقَةُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ تَحِلُّ لِجَمِيعِ النَّاسِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ غَيْرِهِمْ وَ صَدَقَاتُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ تَحِلُّ لَهُمْ وَ لاَ تَحِلُّ لَهُمْ صَدَقَاتُ إِنْسَانٍ غَرِيبٍ.

✪ زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا بنی ہاشم میں سے بعض کا صدقہ دوسرے بعض پر حلال ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ بنی ہاشم کے تمام لوگوں کے لئے اور ان کے غیر کے لئے حلال ہے اور ان میں سے بعض کے صدقات دوسرے بعض کے لئے حلال ہیں اور کسی غیر (ہاشمی) انسان کے صدقات ان کے لیے حلال نہیں ہیں۔ ②

## تحقیق:

حدیث حسن موثق یا موثق ہے۔ ③

{1563} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمَوَالِي بَنِي هَاشِمٍ قَالَ نَعَمْ.

✪ سعید بن عبداللہ الاعرج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا بنی ہاشم کے غلاموں کے لئے صدقہ حلال ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ ④

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔ ⑤

---

① مصابیح الظلام: ۱۰/۹۷۳؛ مفاتیح الشرائع: ۲۰۵؛ المرتقی الی الفقہ کتاب الزکاۃ: ۲/۲۲۳؛ مدارک الاحکام: ۵/۱۹۹؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۱۰؛ شرح العروۃ: ۲۴/۲۹؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۳۱۰؛ مرآۃ العقول: ۱۶/۱۱۱

② تہذیب الاحکام: ۴/۶۱ ح ۱۶۴؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۷۵ ح ۱۲۰۰۸؛ الوافی: ۱۰/۱۹۸

③ ملاذ الاخیار: ۶/۱۹۰؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۲۶۰؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۷۵

④ الکافی: ۴/۵۹ ح ۴؛ الوافی: ۱۰/۱۹۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۷۷ ح ۱۲۰۱۳

⑤ مرآۃ العقول: ۱۶/۱۹۱؛ فقہ الصادقؑ: ۱۰/۳۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۶۱؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/۳۳۸؛ الحدائق الناضرۃ: ۱۲/۲۲۱؛ مجمع الفائدۃ: ۴/۱۹۱

{1564} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: إِذَا أَخَذَ اَلرَّجُلُ اَلزَّكَاةَ فَهِيَ كَمَالِهِ يَصْنَعُ بِهَا مَا يَشَاءُ قَالَ وَ قَالَ إِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَ لِلْفُقَرَاءِ فِي أَمْوَالِ اَلْأَغْنِيَاءِ فَرِيضَةً لاَ يُحْمَدُونَ إِلاَّ بِأَدَائِهَا وَ هِيَ اَلزَّكَاةُ فَإِذَا هِيَ وَصَلَتْ إِلَى اَلْفَقِيرِ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ مَالِهِ يَصْنَعُ بِهَا مَا يَشَاءُ فَقُلْتُ يَتَزَوَّجُ بِهَا وَ يَحُجُّ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ هِيَ مَالُهُ قُلْتُ فَهَلْ يُؤْجَرُ اَلْفَقِيرُ إِذَا حَجَّ مِنَ اَلزَّكَاةِ كَمَا يُؤْجَرُ اَلْغَنِيُّ صَاحِبُ اَلْمَالِ قَالَ نَعَمْ.

۞ سماعہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص زکوٰۃ وصول کرے تو وہ اس کے اپنے ذاتی مال کی مانند ہے۔وہ اس میں جس طرح تصرف کر سکتا ہے۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال میں غریبوں اور ناداروں کے لئے کچھ فریضہ فرض کیا ہے جس کی ادائیگی کے بغیر ان کی تعریف نہیں کی جاسکتی ہے اور اس کا نام زکوٰۃ ہے پس جب وہ فقیر کے پاس چلی جائے تو وہ بمنزلہ اس کے ذاتی مال کے ہے وہ اس میں جیسے چاہے تصرف کرے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ اس سے حج اور شادی کر سکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں یہ اس کا اپنا مال ہے

میں نے عرض کیا: فقیر جب زکوٰۃ سے حج کرے تو کیا اسے وہی اجر دیا جائے گا جو مالدار غنی کو اجر دیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔[1]

## تحقیق:

حدیث موثق ہے۔[2]

{1565} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنِ اَلْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ وَ أَنَا جَالِسٌ فَقَالَ إِنِّي أُعْطَى مِنَ اَلزَّكَاةِ فَأَجْمَعُهُ حَتَّى أَحُجَّ بِهِ قَالَ نَعَمْ يَأْجُرُ اَللَّهُ مَنْ يُعْطِيكَ.

۞ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں وہاں موجود تھا کہ مجھے زکوٰۃ کا مال دیا جاتا ہے جسے میں جمع کرتا ہوں یہاں تک کہ اس سے حج کرتا ہوں تو (کیا یہ جائز ہے)؟

---

[1] الکافی: ۳/۵۵۷ ح ۱؛ الوافی: ۱۰/۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۸۹ ح ۱۲۰۴۲

[2] مرآۃ العقول: ۱۶/۱۰۱؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۷۵۳؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۳/۴۷۲

آپؑ نے فرمایا: ہاں اور تمہیں (زکوٰۃ) دینے والے کو اللہ اجر عطا فرمائے گا۔[1]

## تحقیق:

حدیث صحیح یا حسن یا موثق ہے۔[2]

{1566} مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ: أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. يَكُونُ عِنْدِي الْمَالُ مِنَ الزَّكَاةِ أَفَأُحِجُّ بِهِ مَوَالِيَّ وَ أَقَارِبِي قَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ.

علی بن یقطین سے روایت ہے کہ انہوں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے عرض کیا کہ میرے پاس زکوٰۃ کا کچھ مال ہے تو کیا میں اس سے اپنے غلاموں اور رشتہ داروں کو حج کرا سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے۔[3]

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[4]

{1567} مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ دَيْنٍ لِي عَلَى قَوْمٍ قَدْ طَالَ حَبْسُهُ عِنْدَهُمْ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى قَضَائِهِ وَ هُمْ مُسْتَوْجِبُونَ لِلزَّكَاةِ هَلْ لِي أَنْ أَدَعَهُ وَ أَحْتَسِبَ بِهِ عَلَيْهِمْ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ نَعَمْ.

عبد الرحمن بن الحجاج سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ میں نے کچھ لوگوں سے قرضہ لینا ہے جو بہت عرصہ سے ان کے ذمے ہے اور وہ اس کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ زکوٰۃ کے مستحق بھی ہیں تو کیا میرے لئے جائز ہے کہ ان سے اس کا مطالبہ ترک کر دوں اور اپنی زکوٰۃ سے وضع کر لوں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔[5]

---

[1] الکافی: ۳/۵۵۶ ح ۳؛ الوافی: ۱۰/۷۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۹۱ ح ۱۲۰۴۷

[2] مصابیح الظلام: ۱۰/۴۵۶؛ کتاب الزکاۃ خمینی: ۴/۷۲۴؛ مراۃ العقول: ۱۶/۱۰۲

[3] من لا یحضرہ الفقیہ: ۲/۵ ح ۱۳۳۳؛ الوافی: ۱۰/۸۷؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۹۰ ح ۱۲۰۴۵؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۸۶

[4] روضۃ المتقین: ۳/۱۰۰؛ لوامع صاحبقرانی: ۵/۵۳۸؛ موسوعہ الفقہ الاسلامی: ۲/۲۰۹؛ شرح العروۃ: ۲۴/۱۱۳؛ کتاب الزکوٰۃ خمینی: ۳/۱۱۶؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۶۴؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۲۵۱؛ تنقیح مبانی العروۃ کتاب الزکاۃ: ۲۳؛ المعتمد فی شرح المناسک: ۳/۱۹۶؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۵۷۴؛ جواہر الکلام: ۱۵/۳۶۸؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲۰۴؛ المناظر الناضرہ: ۲/۱۰۴؛ تفصیل الشریعہ: ۹/۲۶۰

[5] الکافی: ۳/۵۵۸ ح ۱؛ الوافی: ۱۰/۱۴۹؛ وسائل الشیعہ: ۹/۲۹۵ ح ۱۲۰۵۷؛ ھدایۃ الامہ: ۴/۸۷

## تحقیق:

حدیث صحیح ہے۔[1]

الحمدللہ رب العالمین! کتاب ''توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ'' کی جلد اوّل اللہ تعالیٰ کی مدد اور محمد وآل علیہم السلام کی تائید وامداد سے تکمیل کو پہنچی۔ اب ان شاء اللہ جلد دوم شروع ہوگی۔

قارئین سے تمام مرحومین بالخصوص مولف کے مرحوم والدگرامی اور انتہائی شفیق دوست مرحوم سیّد اظہر علی کاظمی ایڈووکیٹ کے لیے سورہ فاتحہ کی التماس ہے۔

**وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین**

[1] مراۃ العقول: ۱۶/۱۰۴؛ مصباح الفقیہ: ۱۳/۵۲۶؛ کتاب الزکاۃ منتظری: ۲/۲۷۳؛ الزکاۃ فی الشریعہ: ۲/۹۰؛ مدارک الاحکام: ۵/۲۲۶؛ مصابیح الظلام: ۱۰/۵۰۴؛ ذخیرۃ المعاد: ۲/۴۶۴؛ شرح العروۃ: ۲۴/۱۰۶؛ مدارک العروۃ کتاب الخمس: ۲/۲۶۲؛ مستمسک العروۃ: ۹/۲۶۲؛ فقہ الصادقؑ: ۷/۵۵؛ المناظر الناضرۃ: ۲/۱۰۴؛ مصباح الہدیٰ: ۱۰/۲۲۶؛ ریاض المسائل: ۵/۱۴۵

# فہرست

| صفحہ نمبر | تفصیلات | نمبر شمار |
|---|---|---|